ذخیرۂ خوارزم شاہی

اردو ترجمۂ محشی

فن طب

منتہی درجہ کی مبسوط کتاب کلیات و معالجات طب میں بہت نادر انتخاب

جسکے

دس حصہ ہیں اور ہر حصہ بنام نہاد ایک کتاب کو ہے

مجلد اول

مشتمل بر چہار حصہ

حصۂ اول — میں تعریف و منفعت علم طب کی اور ذکر ارکان - اخلاط - امزجہ اور قوتوں کا حال
اور تشریح اعضاء و احشا کا مفصل بیان

حصۂ دوم — احوال جسم انسان کا صحت اور بیماری کی لحاظ سے اور انواع اعراض و اسباب کا ذکر
اور احوال نبض و قارورہ کا اور اونکی شناخت

حصۂ سوم — کا ... تدبیر ہوا اور مکان سکونت - اور غذا - اور لباس سے اور ...
اعراض نفسانی [illegible] رنج و خوف

حصۂ چہارم — [illegible]

[illegible]

[illegible]

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال میں نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب طب اردو،

کتب طب زبان فارسی و مجموعات علم وغیرہ و کتب نایاب زمانہ و کتب متفرق کچھ ذیل میں درج کرتے ہیں

کتب طب اردو

زبدۃ الحکمت — فصول اربعہ کی روزمرہ چیزوں کے کھانے کا بیان تقسیم کے

مفید الاجسام — مع فوائد عجیبہ امراض کے نسخہ جات مجرب منتخب ہیں —

علاج الغربا — اصلی جڑی بوٹیوں کی دوا تمثیل کا نام [illegible] ہے —

مخزن الادویہ — اردو دو جلد ترجمہ مولوی محمد نور کریم مرحوم [illegible]

زینت الحکمت [illegible] میں مع [illegible] ہے —

[illegible]

ترجمہ اردو علاج الامراض — مشہور و معتبر جامع فن طب ہے —

مرکبات احسانی — یہ کتاب شامل [illegible] احسانی کے نافع و جامع از تصنیفات جناب حکیم احسان علی مرحوم

علاج احسانی — اسمیں علاج ہیں جو طبیبوں کے عمدہ نسخہ مجرب لکھے ہیں اور شناخت امراض بھی خاص کا بیان ہے

مجموعہ میزان الادویہ و القاب الادویہ [illegible] مخزن الادویہ — یہ ایک مجموعہ نادر [illegible] کا ہے —

مخزن الطب اردو — مع رسائل [illegible]

[illegible]

رسالہ بیضہ و بائی اردو — رسالہ بیضہ کی [illegible] میں لکھا ہے حکیم غلام یحییٰ صاحب

تشریح الاجسام — یہ ایک مجموعہ اقسام علاج امراض جلدیہ مجربات [illegible] میں [illegible] حکیم میر فضل علی صاحب مطبع علوی

مجمع البحرین — یہ کتاب لاجواب تصنیف حکیم محمد رضا خان صاحب [illegible] ملازم سرکار ریاست [illegible]

[illegible]

فہرست جلد اول ترجمۂ ذخیرۂ خوارزم شاہی

فہرست جلد دوم ترجمۂ ذخیرۂ خوارزم شاہی

فہرست جلد سوم ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی

فہرست جلد چہارم ترجمۂ ذخیرۂ خوارزم شاہی



ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی





مطبع نامی منشی نولکشور میں طبع ہوکر مطبوع ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد زیبا ہے اوس علیم مطلق کو جو شفا بخش خلائق ہے اور سپاس بیحد سزاوار ہے اوس شافی برحق کو جو حکیم حاذق ہے ابداے آفرینش علی الاطلاق انتہا اوسکی حکمت کی بیپایان ہے اور ایجاد و تکوین اوسکا ازل سے ابد تک نمایان ہے اختلاف طبائع بعناصر دال قدرت پر اوسکی دلیل ہے قاطع اور حدوث امزجہ کا ارکان سے صمدیت پر اوسکی برہان ہے ساطع وہ خالق ہے کہ ظاہر کیئں نشانیاں اپنی قدرت کی ایجاد موجودات سے بلا مواد اور ہویدا کیے آثار صنائع بدائع اپنے سے احداث کائنات سے بلا استعداد اور خلق کیے جواہر مجردات اور مادیات مفردات اصلیات اور مرکبات فرعیات کو اور تقسیم کیا اونکو ساتھ اجناس اور انواع اور اشخاص کلیات اور جزئیات کو اور مخصوص کیا ہر واحد کو اونمیں سے ساتھ منافع اور افعال کے اور مخلع فرمایا اونکو ساتھ لباس صور اور الوان واشکال کے ہزار ہزار احسان ہے اوسکا کہ بزرگی دی انسانکو تعلیم سے علم حکمت کے اور زائل کیے اوس سے اسقام جہالت کے بعدہ عالی ترین جواہر صلوات زاکیات اور والاترین لآلی تحیات بابرکات نثار جناب فرادیس انتساب وایثار درگاہ عالی درجت فلک قباب شافی امراض صدور مزیل آلام قلوب خلاصۃ العناصر نقاوۃ الجواہر جناب خاتم انبیا حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قانون شفا اونکا کلیات معالجات پر حاوی ہے اور موجز تقویم اونکے اسباب اور علامات کی مغنی ہے اور درود نامحدود اور تسلیم مع التعظیم اولاد طاہرین پاک

اور

اوس ہر دو جگہ کے کہ سو ضرر ہے صحبت اونکی بالخاصیت واسطے تحصیل اغراض کے اور مفید ہے مناسبت اونکی واسطے
رفع اون امور کی جو مضر دارین ہین اعراض سے اما بعد ناچیز ترین بندگان وحقیر ترین جہان محمد ہادی حسینخان
طبیب مرادآبادی ولد حاجی محمد ہادی علیخان بخدمات اطبای عصر عالیقدر رجبت و حکمای بلند مرتبت التماس
رکھتا ہے کہ طبیب حاذق عزیز خلائق لائق وفائق فلاطون زمن ارسطو جاہ بقراط طبیعت سقراط خصلت
بوعلی ثانی اسمعیل بن الحسن محمد احمد الحسینی الجرجانی نے جو ایک کتاب لاجواب ترتیب اور تہذیب سے
آراستہ اور تکمیل جمیع فنون طبیہ سے پیراستہ کرکے موسوم بہ ذخیرہ خوارزم شاہی تصنیف فرمائی
اوس فی بضاعت فی حسب الارشاد فیض بنیاد امیر خورشید نظیر نیر برج امارت بدر البدر سپہر ریاست
لولوی دریای سخاوت انجم فلک معیشت اختر برج دانش سرچشمہ جود واحسان سر دفتر فیض بیابان تکمہ
گریبان حلم بار ارباب انجمن علم معدن اخلاق مخزن اشفاق شناور قلزم مروت جولانی میدان شجاعت
طوطی بوستان فصاحت بلبل گلستان بلاغت نازک خیال ارسطو تمثال سپہر حشم بلند نظر فیض بخش عالیقدر
جناب منشی نولکشور صاحب بہادر مالک مطابع لکھنؤ وغیرہ دام دولتہ وثروتہ واسطے طلبا کے سنہ ایک ہزار
سنہ بارہ سو ستاسی ہجری مین عبارت عجمی سے زبان اردو مین ترجمہ اوسکا کیا مرجو اطبا کاملین سے
یہ کہ اس ترجمہ مین جو کوئی سہو پاوین دامن عفو سے چھپا کر اصلاح فرماوین قال المصنف رحمۃ اللہ
علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد جو تقدیر خدا تعالی کی اس طریق پر تھی کہ جمع کنندہ کتاب ہذا دعا گوی
خداوند خوارزم شاہ الاجل العالم العادل المؤید المظفر المنصور ولی النعم قطب الدین نصرت الاسلام
جمال السلاطین قاہر الکفرۃ والمشرکین ثنا والدولہ فخر الاحتشام تاج المعالی امیر الامرای ارسلان تگین یمین الملوک
والسلاطین ابو الفتح محمد بن یمین الملک معین امیر المومنین ادام اللہ دولتہ وحرس قدرتہ نے جو قصد خوارزم کا
کیا اور خدمت مین اوس بادشاہ کے پہنچا پانسو چار سنہ ہجری ۵۰۴ جس وقت آب وہوا زندگی بخش
اوس ولایت کی دیکھی اور عدل ومروت اور سخاوت اور نیک خصلت اوس بادشاہ کی دریافت کی
بیخوفی اور بیخطری سے جو اس ولایت مین بسبب ہیبت اور سیاست بادشاہ کے ہے لطف بے اندازہ
پایا اور بخوشی خاطر اوسی جگہ مسکن اختیار کیا ہمیشہ سایہ عدل ودولت سلطانی مین پرورش پاتا رہا اور نعمت او
حشمت سے مستغنی رہا پس جبکہ آثار اوسکی نعمت کی احوال پر اپنے بخوبی دیکھے واجب جانا حق نعمت کا پہچاننا
اور شکر اوسکا ادا کرنا اور رسم خدمت کی بجالانا اور پھل اوس عمل کا جو مدت ہای مدید عمر اپنی سے وہان صرف
کی ہے ولایت مین اوس خداوند کے انتشار کرنا اس نیت پر یہ کتاب بنام اوس بادشاہ کے جمع کی اور نام
اوسکا ذخیرہ خوارزم شاہی رکھا کہ مثل نام اوس بادشاہ کے یہ کتاب بھی جہان مین مشہور اور معروف ہو

اور مانند ہمیشگی بادشاہ کے یہ بھی ہمیشہ تک قائم رہے اور تالیف کی گئی عبارت فارسی مین اسواسطے کہ ساتھ برکت
دولت شاہ ممدوح کے منفعت اس کتاب کی سب لوگونکو پہونچے اور خاص و عام اوس سے بہرہ مند ہوں
انشاءاللہ تعالیٰ وحدہ جاننا چاہیے کہ ہوا اس ولایت کی شمالی ہے اور ایسی ہوا بہت اچھی اور بہت موافق
اور اکثر خلق کے موافق ہے اور جو کہ اس ہوا مین اوگتی ہے
ہوا مین دم لیتا ہے دماغ اوسکا قوی ہوجاتا ہے اور اسی طرح اور جاندار بھی تندرست رہتے ہیں اور گوشت
اون جانورونکا بہت نفیس ہوتا ہے اور پانی اوس ولایت کا سب پانیون سے عمدہ اور بہتر ہے پس جو زمین کہ اس
پانی سے ترکیجائے گہاس اوسکی خوشتر اور گوارندہ ہوگی اور زمین اس ولایت کی کچھ شور بھی ہے اور اس سبب سے
پوسیدگی کم قبول کرتی ہے اور وہان جانور موذی بہت کم پیدا ہوتے ہیں اور گہاس اوس مین کی بہت بہتر
اور گوارندہ ہوتی ہے لیکن باوجود سب نیکیون اور خوبیون کے ناموافق امراض ولایت مین بہت ہیں اول ان
سب باتوںمین سے یہ ہے کہ باوصف اس درستی اور پاکیزگی کے ہوا اس شہر کی بسبب بخرون پلید چیزون اور عفونتونکے
کہ اس شہر مین اکثر جگہہ مین ناخوش اور نقصان پہونچانیوالی اور اذیت دینے والی ہے دوسرے یہ کہ یہان کے
لوگ اکثر غذائین او کہانے کی چیزین مثل چقندر کے پالی اور شلجم کے پانی اور سوای اوسکے مچھلی خشک اور تازہ اور
روٹی بہت کہاتے ہیں اور سردی کے موسم مین خربوزہ کچے اور ٹھہرے ہوئے کہاتے ہیں اور بعضے اون خربوزون
مین سے رکھہ چھوڑتے ہیں اور بعد ایک مدت کے پھر اوسمین سے بھی کہاتے ہیں پس اس سبب سے بیماریان اون لوگونکو
سخت اور دشوار ہوتی ہیں اور ورم اعضا پر ہوتا ہے اور بسبب شدت سردی کے زکام اور نزلہ مین مبتلا رہتے ہیں
اور یہ لوگ نزلہ اور زکام کو سہل سمجھتے ہیں اور فصل بہار مین چونکہ ہوا مائل بگرمی ہوتی ہے مواد نزلہ کا جاری ہوتا ہے
اور سینہ اور آنتون پر اوترتا ہے اس سبب سے سل کی بیماری اور پیچش عارض ہوتی ہے اور طرح طرح کے دست
آتے ہیں جسوقت بندہ دعاگو جمع کنندہ کتاب ہذا اسمعیل بن الحسن محمد احمد الحسینی الجرجانی نے
احوال اس ولایت کا دیکھا اور حاجتمندی یہان کے لوگونکی ساتہہ علم طب کی دریافت کی لہذا اس کتاب کو
برسبیل خدمت اوس بادشاہ کے تالیف کیا اور جو کہ اس مدت مقام مین ہمیشہ بادشاہ کے دربار مین عالم و
فاضل سب طرحکے حاضر دیکھے کہ وہان جب کسی علم کی کوئی بات چھڑتی تھی تو بادشاہ کے زبان فیض ترجمان سے
ایک ایک بات باریکی اور نکتہ کی مسموع ہوتی کہ اکثر بزرگوار اوس سے غافل رہتے اور جو کسی وقت کسی مسئلہ مین
بادشاہ سوال فرماتا تو کوئی شخص علما اور فضلا سے اوسکے جواب کے عہدہ سے ہرگز باہر نہ آسکتا تھا پس یہ بات
گواہی دیتی ہے بزرگی نفس اور گوہر پاک اور ہمت بزرگ اور علم وافر اور خاطر روشن اور تیزی فہم اور دانائی
تمام اور رسائی عقل اور خوش نصیبی پر اوس بادشاہ کی لہذا بندہ نے کوشش کی کہ ایسے وقت مین حق خدمت کا

بجالاوے اور جیسا کہ لائق ہی عرض کرے اور اگرچہ یہ کتاب فارسی مین تصنیف ہوئی ہی مگر کہ الفاظ او لغت عربی کے
جو مشہور اور معروف ہین اور عوام کی زبان پر جاری ہین انکا بھی ذکر کیا ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ جو کوئی کتاب
جس کسی علم کی تصنیف ہوئی ہی اوسمین فائدے اور خاصیتین اور طرحکی ہین مگر خاصیت اس کتاب کی تمامی اسے
اسواسطے قصد کیا گیا ہے کہ طبیب کو جس بات کی تلاش ہو اور جو کچھ اوسکو چاہیے علم و عمل سے تمام و کمال بیان
کیا جاوے اور واضح رہے کہ اس طرح کی علم طب مین کوئی کتاب جامع نہین ہے اور اگرچہ علم طب مین اکثر بڑی بڑی
کتابین موجود ہین مگر کوئی ایسی کتاب نہین ہے کہ طبیب اوسکی ذریعہ سے اور سب کتابون سے بے پروا ہو جاوے
اور ہر غرض اور مقصود کیلیے اور کتابون کی طرف رجوع نکرے اور ہر جگہہ نہ ڈھونڈھے اور یہ کتاب ایسی جمع
کیجاتی ہے کہ طبیب کو کسی امر مین دوسری کتاب کی احتیاج نہووے اور بسبب رجوع کرنے کے اور کتابون کیطرف
خاطر پریشان نہو اور خادم دعاگو جس زمانہ مین علم طب پڑہتا تہا اور طب کی کتابین دیکہتا تہا تو اوس عرصہ مین
بہت تمنا ہتی تہی کہ کوئی کتاب ایسی ہوتی کہ جو کچھ علم طب مین درکار ہے سب اوس کتاب مین جمع ہو اس طرحکی کوئی
کتاب نپائی پس برکت سے اوس بادشاہ کے جو کچھہ دل کی تمنا تہی قصد کیا کہ پوری ہو جاوے اور غرض اس دعاگو
کی اس کتاب کے تصنیف سے یہ تہی کہ زمانہ مین اوس بادشاہ کے ایسی کتاب حاصل ہو جاوے اور یہ یادگار خادم
کیطرف سے بدولت اوسکی قائم رہے کہ حق نعمت کا اوسکی اس خدمت سے ادا ہو جاوے اور فضلای روزگار جو
اس کتاب کو ملاحظہ کرین جو فرق کہ اس کتابمین اور طب کی کتابون مین ہے بخوبی دریافت فرماوین اور گواہی
دیوین کہ یہ کتاب جامع ہی اور اس علم کے انصاف کرنیوالون نے اس کتاب مین داد دی ہے اور طریق سمجھانے کا
طرف مقصود علم طب کے سب پر کوتاہ کیا ہے ساتھ اوس چیز کے جو اس خطبہ مین وعدہ کیا گیا ہے وفا کیا جاوے
بحمد اللہ و منہ **پس معلوم کرین کہ اس کتاب کے دس حصے ہین** ہر حصہ اوسکا ایک کتاب ہی
واللہ اعلم بالصواب **کتاب پہلی** بیان مین تعریف اور منفعت علم طب کی ہے اور ذکر ارکان اور چارون
خلطون اور مزاجون اور قوتون اور احوال عادتون اور تشریح اعضا کا بہی اوسمین ہے اور اس کتاب کی چھہ
گفتار ہین **کتاب دوسری** بیان مین احوال جسم انسان کے ہی بابت تندرستی اور بیماری اور انواع
اعراض اور اسباب کی اور دریافت کرنے مین ہے احوال نبض اور قارورہ اور جو کچھہ آدمی کے جسم سے نکلتا ہی
مانند پسینہ اور تہوک اور پیشاب اور براز کے کہ یہ آدمی کے بدن کے اعراض سے ہین ان سب امور
کی اس کتاب مین نو گفتار ہین **کتاب تیسری** نگاہ رکہنے مین تندرستی اور تدبیر ہوا اور مکان سکونت کے
اور دریافت کرنے مین کیفیت پانیون کے اور تدبیر کہانے اور پینے اور سونے اور جاگنے اور تدبیر حرکت
اور سکون مین اور شناخت مین احوال لباس اور خوشبوون کے اور نگاہ رکہنے مین روغنون کے اور

تدبیر قے کرنے اور دوای مسہل پینے اور تدبیر فصد اور حجامت اور حقنہ اور شیاف اور جونک لگانے مین
اور تدبیر مین اعراض نفسانی مانند خوشی اور رنج اور فکرون سب قسم کے اور تدبیر مین اون حالات کے
جو بدن انسان مین ظاہر ہوتے ہین اور اونکے سبب بیماریان [illegible] ہین کہ آیندہ [illegible] ہونگے اور [illegible]
بچون اور بوڑہون اور ہر ایک عمر اور سن و سال کے آدمیون اور مسافرون کی سب اس کتاب مین [illegible]
اور اس کتاب کے دو حصے ہین ہر حصہ کی سات گفتار ہین کتاب چوتھی استخراج مرض مین ہے یعنے
تشخیص مین ہر مرض کی کہ کونسی بیماری ہے اور شناخت مین نضج اور بحران اور احوال بیمار کے کس طرح
پر ہے ساتھ طرح طرح کی دلیلون کے طبیب اوسکو تقدمۃ المعرفت کہتے ہین واللہ اعلم اور اس کتاب کی
چار گفتار ہین کتاب پانچوین ذکر مین تپون اور احوال اور علاج مین اونکے اور یہ گفتار چھہ گفتار پر
شامل ہے کتاب چھٹی علاج مین سب قسم کی بیماریون کے ہین جو اعضاء انسان مین ہوتی ہین سر سے
پاؤن تک اور یہ کتاب اکیس[۲۱] گفتار پر حاوی ہے کتاب ساتوین علاج مین ورمون اور [illegible]
اور تدبیر مین چیرنے اور داغ دینے اور علاج مین [illegible] اور [illegible] ہوتے ہین اور تدبیر
مین توڑنے اور اوکھاڑنے اور اصلاح سب طرح [illegible] کے اور اس کتاب [illegible] گفتار ہین
کتاب آٹھوین تدبیر مین پاکیزگی اور آراستگی ظاہر جسم کے [illegible]
کتاب الزینت ہی تین گفتار پر شامل ہے کتاب نوین [illegible] لئے زہر خارجا اور
داخلاً اور ذکر مین خاو زہرون کے اور بیان مین منافع [illegible] اور اس کتاب کی چھہ گفتار ہین
کتاب دسوین ذخیرہ سے ترتیب دیتی مین ہے دواؤن مفرد اور مرکب کی اور اس کتاب کے
دو مقالہ ہین مقالہ پہلا دسوین کتاب ہی مفرد دواؤن مین ہے اور اس مقالہ کے اٹھتیس[۳۸] باب ہین مقالہ
دوسرا دسوین کتاب ہے کہ تتمہ ذخیرہ کا ہے ترتیب مین مرکب دواؤن کی ہے اور اس مقالہ کے اکتیس[۳۱]
باب ہین فہرست اول ہے اور فہرست جملہ کتاب کی علحدہ ایک جلد مین لکھی گئی ہے اور اس کتاب کی
چھہ گفتار ہین کتاب پہلی شناخت مین ہی تعریف اور حقیقت علم طب کے اور دریافت کرنے مین مزاجون
اور خلطون اور تشریح اعضا کے اور اس کتاب کی چھہ گفتار ہین گفتار پہلی بیان مین تعریف اور
منفعت علم طب کے اور ذکر مین ارکان کے اور اس گفتار کے تین باب ہین باب پہلا بیان مین
تعریف علم طب کے اور ذکر مین جزو علمی اور عملی کے علم طب سے باب[۲] دوسرا شناخت مین منفعت طب کی
ہی باب[۳] تیسرا شناخت ارکان مین ہی گفتار دوسری مزاج کے بیان مین ہے اور اس
گفتار کی آٹھہ باب ہین باب پہلا ذکر مین اس بات کی ہے کہ مزاج کیا شے ہے اور کس طرح اور کہان سے

مزاجون کی شناخت مین ہی باب چوتھا شناخت مین مزاج مرد اور عورت کی باب پانچوان شناخت
مین مزاج فربہ اور لاغر کے باب چھٹا مزاج عمرون کی شناخت مین ہی باب ساتوان شناخت
مین مزاج معتدل کے ہی بطریق کلی باب آٹھوان شناخت مین مزاج ہر عضو کے ہی اور اس
باب کی چھ فصلین ہین فصل پہلی شناخت مین مزاج دماغ کے ہی فصل دوسری آنکھون کے
مزاج مین ہے فصل تیسری دل کے مزاج کی شناخت مین ہی فصل چوتھی مزاج جگر کے پہچان مین ہے
فصل پانچوین معدہ کے مزاج کی شناخت مین ہی فصل چھٹی خصیون کی مزاج کی پہچان مین ہے
گفتار تیسری شناخت مین چارون خلطون کے ہی اور اس گفتار کے چھ باب ہین باب
پہلا شناخت مین اس بات کی کہ خلط کونسا غالب ہی اور کتنی خلطین ہین باب دوسرا شناخت مین
احوال خون کے باب تیسرا شناخت مین احوال بلغم کے باب چوتھا شناخت مین احوال صفرا کے
باب پانچوان شناخت مین احوال سودا کے باب چھٹا اس بات کی پہچان مین ہی کہ خلطین
آدمی کے جسم مین پیدا ہوتی ہین اور ایک جگہ نہین ہوتین ہین اور وقت باہر نکلنے کے جسم انسان سے
ساتھ مدد داؤن کے آپس سے کیونکر جدا ہوتی ہین اور کس طرح باہر آتی ہین گفتار چوتھی اعضای
انسان کی تشریح مین ہے اور اس گفتار کے پانچ جزو ہین جزو پہلا شناخت احوال استخوان یعنے ہڈی
اور غضروف یعنے نرم ہڈی کے کہ جسکو چپنی ہڈی کہتے ہین اور یہ جزو بارہ باب پر شامل ہے باب پہلا
دریافت کرنے مین احوال ہڈیون اور نرم ہڈیون کے بطریق کلی باب ۲ دوسرا تشریح مین سر کی ہڈیون کے
ہی باب تیسرا نیچے اور اوپر کے کلے کی ہڈیون مین ہی باب ۴ چوتھا دانتون کی تشریح مین ہے
باب ۵ پانچوان تشریح مین مہرہ ہای گردن اور پشت اور مہرہ ہای نشستگاہ مین ہی باب چھٹا
بیان مین پہلو کی ہڈیون کے ہی باب ۷ ساتوان سینہ کی ہڈیون مین ہی باب ۸ آٹھوان چنبر
گردن کی ہڈیون مین ہی باب ۹ نوان شانہ کی ہڈیون مین ہی باب ۱۰ دسوان ہاتھ کی
ہڈیون مین ہی باب ۱۱ گیارہوان تہیگاہ کی ہڈیون مین ہی باب ۱۲ بارہوان پاؤن کی ہڈیون مین
ہی جزو دوسرا عضلون کی تشریح مین ہی اور اس جزو کے تیرہ باب ہین باب ۱ پہلا عضلہ مین ہے
اور شناخت منفعت اوسکی اور جو کچھ اوس سے شامل ہے بطریق کلی باب ۲ دوسرا عضلون مین ہے
کہ جسم کی حرکت اونسے ہی باب ۳ تیسرا سر اور گردن کے عضلون مین ہی باب ۴ چوتھا حنجرہ اور عظم
لامی کے عضلون مین ہی باب ۵ پانچوان حلقوم کے عضلون مین ہی باب ۶ چھٹا زبان کے عضلون مین ہے

باب ۷ ساتوان شانہ کے عضلونمین ہی باب ۸ آٹھوان ہاتھہ کے عضلونمین ہی باب ۹ نوان سانس لینے
کی عضلونمین ہی کہ سینہ اور پہلو کو ہلاتے ہین باب ۱۰ دسوان پشت کی عضلونمین ہی باب ۱۱ گیارہوان
شکم کے عضلونمین ہی باب ۱۲ بارہوان قضیب کے عضلونمین ہی باب ۱۳ تیرہوان پاؤن کی عضلونمین ہے
جزو تیسرا پٹھون کی تشریح مین ہی اس جزو کے چھہ باب ہین باب ۱ پہلا شناخت اور منفعت مین
پٹھون کے ہی بطریق کلی باب ۲ دوسرا ان پٹھون کے بیانمین ہی جو دماغ سی اوگے ہین باب ۳ تیسرا
ان پٹھون کی تفصیل مین ہے جو حرام مغز سے اوگے ہین اور گردن کی مہرونسے باہر آئے ہین باب ۴ چوتھا
ان پٹھون کی تشریح مین ہی جو حرام مغز سے اوگے ہین اور پشت کی مہرونسے باہر آئے ہین باب ۵ پانچوان
ان پٹھون مین ہی جو سینہ کی مہرونسے باہر آئے ہین باب ۶ چھٹا ان پٹھون کی شناخت مین ہے
جو حرام مغز سے اوگے ہین اور عجز اور عصعص کے مہرونسے نکلے ہین جزو چہارم رگون کی تشریح مین ہے جو جگر سے
اوگی ہین اونکو اوردہ کہتے ہین اور یہ جزو چار باب پر شامل ہے باب ۱ پہلا ان رگون کے بیانمین ہے
جو جگر سے اوگی ہین باب ۲ دوسرا رگہای اجوف مین ہی جو اوپر سے آئی ہین باب ۳ تیسرا ہاتھہ کی
رگون مین ہی باب ۴ چوتھا بخش دوم اجوف مین ہی جزو پانچوان شریان یعنی پھڑکتی رگون کی تشریح
مین ہی اس جزو کے سات باب ہین باب ۱ پہلا ذکر شریانون کا بطریق کلی باب ۲ دوسرا شریان
وریدی مین ہی باب ۳ تیسرا شریان بزرگ مین ہی باب ۴ چوتھا ان شریان مین ہی جو اوپر کی طرف آئی ہین
باب ۵ پانچوان شریان سباتی کے بیانمین ہی باب ۶ چھٹا ان شریانون مین ہی جو نیچے کی طرف آئی
ہین باب ۷ ساتوان ہاتھہ پاؤن کی شریان کے تذکرہ مین ہی گفتار پانچوین اعضاے
مرکبہ کی تشریح مین ہی اور اس گفتار کے سترہ باب ہین باب ۱ پہلا دماغ کی تشریح مین ہی باب ۲ دوسرا
آنکھون کی تشریح مین ہی باب ۳ تیسرا کان کی تشریح مین ہی باب ۴ چوتھا ناک کے بیان مین ہے
باب ۵ پانچوان زبان کی تشریح مین ہی باب ۶ چھٹا حنجرہ اور حلق کی تشریح مین ہی باب ۷ ساتوان
قصبۂ حلق اور قصبۂ شش مین ہی باب ۸ آٹھوان دل کی تشریح مین ہی باب ۹ نوان مری اور معدہ
مین ہی باب ۱۰ دسوان جگر کے بیان مین ہی باب ۱۱ گیارہوان زہرہ یعنی پتہ کی تشریح مین ہے
باب ۱۲ بارہوان سپرز یعنی تلی کی تشریح مین ہی باب ۱۳ تیرہوان آنتون کے بیانمین ہے باب ۱۴ چودہوان
گردہ کی تشریح مین ہی باب ۱۵ پندرہوان مثانہ کی تشریح مین ہی باب ۱۶ سولہوان خصیہ اور قضیب
کی تشریح مین ہی باب ۱۷ سترہوان رحم کی تشریح مین ہی گفتار چھٹی جسم کی قوتون کے بیانمین ہے
اور اس گفتار کی پانچ باب ہین باب ۱ پہلا اس بات کی پہچان مین ہے کہ قوتین آدمی کے جسم مین کتنی

ہین بطریق کلی باب ۲ دوسرا قوت طبعی مین ہی باب ۳ تیسرا قوت حیوانی مین ہی باب ۴ چوتھا
قوت نفسانی مین ہی باب ۵ پانچوان بیان جسم کے افعال کا اور شناخت اس امر کی کہ ہر فعل افعال سے
کتنی قوت مین تمام ہوتا ہی گفتار پہلی علم طب کی تعریف مین ہی اور اس گفتار کے تین باب ہین

باب پہلا طب کی تعریف مین ہی اور بیان جزو علمی اور عملی کا علم طب سے

جاننا چاہیے کہ طب ایک صناعت ہی کہ طبیب اسکے وسیلہ سے احوال جسم انسان مین تندرستی اور بیماری کو اوسکی
نگاہ رکھتا ہی کہ جب آدمی تندرست ہو تو صناعت طب سے تندرستی کو نگاہ رکھے اور جب بیمار ہو تو صواب
تدبیر و نسے اوسکو حالت تندرستی پر پھیر لاوے اور جسطرح ممکن ہو سکے ساتھ نزدیک رکھنی چیزون فائدہ مند اور
دور رکھنی چیزون نقصان دینے والیون کے بیماری کو دور کرے پس چارہ نہین ہی طبیب کو شناخت سے
اسباب تندرستی اور بیماری کے کہ کیا کیا سبب ہین اور کتنے ہین اور دریافت کرنے سے چیزون فائدہ پہنچانیوالیون
اور نقصان دینے والیون کے پس ان چیزونکی شناخت کو جزو علمی کہتے ہین اور نیز چارہ نہین ہی طبیب کو اس بات سے
کہ جانے تندرستی کیونکر نگاہ رکھنی چاہیے اور بیماری کس طرح دور کرنی چاہیے اسکو جزو عملی کہتے ہین پس جب
طبیب چاہی کہ جزو علمی طب کا تمام دریافت کرے تو چاہیے کہ جو کچھ آدمی کے جسم مین طبعی ہے معلوم کرے اور جو
کچھ نا طبعی ہے اوسکو بھی پہچانے اور طبعی چیزین آدمی کی چار گونہ ہین گونہ اول وہ چیزین ہین کہ جسم آدمی کا
اونکے سبب سے قائم اور بر پا ہی اور یہ چھ چیزین ہین ایک مادہ ہاے چہارگانہ ہی جنکو ارکان کہتے ہین کہ بدن
انسان کا اونسے ترکیب دیا گیا ہے اور اون چارونمین سے ایک آگ ہی اور ایک ہوا اور ایک پانی ہے
اور ایک خاک دوسرے اعضاء یکسان ہین یعنی اعضای مفردہ اور وہ اعضا ہین جو اعضاء یکسان سے جمع کیے گئے ہین
اور باہم ملے ہوے ہین اور اعضاء یکسان وہ اعضا ہین کہ اگر کوئی ٹکڑا اونمین سے لیا جائے تو وہی نام
اور وہی صفت اوسکی ہوگی جو اور ٹکڑون کی ہے مثلاً ہڈی اور گوشت اور پوست اور سوا اسکے
کس واسطے کہ مثلاً گوشت سر کا وہی نام اور وہی صفت رکھتا ہے جو گوشت پاؤن کا اور ہڈی اور پوست
وغیرہ بھی اسی طرح اور وہ اعضا جو اعضاء یکسان سے جمع کیے گئے ہین اور باہم ملے ہوے ہین نام اور صفت اور مزاج
ہر ایک کا اور طریق پر ہے مثلاً ہاتھ کا ایک جزو انگلی ہے اور دوسرا جزو ناخن ہی اور تیسرا شانہ ہے اور چوتھا کلائی ہے
اور نام ہر ایک کا اور کام ہر ایک کا اور ہی اس سبب سے اون اعضا کو غیر یکسان کہتے ہین اور ان کو اعضاء پیوستہ اور
عربی مین اونکو بسیط یعنی مفرد اور متشابہ الاجزا بھی کہتے ہین اور ان اعضا کو مرکبہ کہتے ہین اور اعضاء آلیہ بھی کہتے ہین
تیسری خلطین ہین مانند بلغم اور خون اور سودا چوتھی روحون کی شناخت ہے مانند روح طبعی اور روح حیوانی
اور روح نفسانی اور شرح اونکی اپنی جگہ مذکور ہوگی پانچوین مزاج ہے ان چارون چیزونکا جو بیان کی گئین

چھٹی قوتہای حس و حرکت اور اور قوتین مانند جاذبہ اور ماسکہ اور مغیرہ اور دافعہ اور نامیہ اور مولدہ اور مصورہ گوشہ دوم چار چیزین ہین ایک احوال آدمی کے جسم کا اصلی ہے جس طرح مخلوق ہوا ہے دوسرے احوال آدمی کا ہی ہر عمر اور سال مین تیسرے مزاج مرد اور عورت کا چوتھے عادت اور خو ہے ساتھہ ہر چیز کے گوشہ سوم احوال اون چیزون کا ہے جو خارج جسم سے ہین اور احوال شہرون اور مکانون کا گوشہ چہارم احوال تندرستی کا ہے کہ مزاج ہر عضو کا اعضا یکسان سے اور مزاج خلطون اور مزاج روح مناسب ویسا ہی جیسا چاہیے اور قوت اعضا کی مثل قوت معدہ اور جگر اور سوای اوسکے سب کام اپنا کرتے ہین تمامی اور راستی اور یہ سب چیزین طبعی ہین پس جسوقت ان سب چیزون سے اگر کوئی اپنی حالت اصلی سے پھر جائے اور برخلاف اوسکے ہو جیسا کہ چاہیے وہ حال ناطبعی ہے اور ناتندرستی اور معلوم کرین کہ ہر ایک کام کے لیے ایک سبب ہی اور سبب طبیبون کے نزدیک اوس چیز کو کہتے ہین جو پہلے وہ چیز ہو اور اوسکی ہونے سے آدمی کے جسم مین ایک حالت ظاہر ہو بعضے سبب سبب تندرستی کے ہین خاصۃً اور بعضے سبب بیماری کے ہین خاصۃً اور بعضے وہ سبب ہین کہ جسوقت پر اونکا ہونا چاہیے تو سبب تندرستی کا ہونگی اور جسوقت برخلاف اوسکے ہون تو سبب بیماری کا ہونگی ایسے سببونکی چھہ قسمین ہین اور طبیب اونکو اسباب ستہ ضروریہ کہتے ہین ایک ہوا ہے دوسرے کہانا پینا تیسرے سونا جاگنا چوتھے حرکت اور سکون پانچوین استفراغ اور احتباس یعنی باہر آنا کسی شے کا جسم سے اور نہ آنا گوہ کے کہ اجابت کرے یا نکرے اور پسینہ کہ باہر آوے یا آوے اور کوئی شے سر سے ناک کی راہ نکلے یا نہ نکلے اور مثل اوسکی اور چیزین ہین چھٹے اعراض نفسانی مثل شادی اور غمی اور خوشی اور غصہ اور مانند اوسکی یہ ہین سب چیزین کہ طبیب کو دریافت کرنا اونکا لازم ہے اوسوقت جزو علمی سے واقفیت بخوبی حاصل ہوگی اور جزو عملی وہ ہی کہ طبیب معلوم کرے کہ جو کچہہ اوسکو واسطے نگاہ رکھنے تندرستی ہر شخص کے اور دور کرنے بیماری ہر آدمی کے کام مین لانا چاہیے وہ کیا چیز ہے اور اوس چیز سے کسقدر اور کب اور کیونکر کام مین لاوے اسواسطے کہ مقصود علم طب ہی اوسوقت حاصل ہوگا جب طبیب سب قسمون جزو عملی اور قسمون جزو علمی سے کہ بیان کی گئی ہین بخوبی واقف ہوگا دوسرے چاہیے کہ طبیب موضوع علم طب کا دریافت کرے پس موضوع طب کا یہ ہی کہ جانے طبیب اس بات کو کہ اسباب سب کائنات کی جسم انسان مین چار چیز ہین مادہ و فاعل و صورت و غائی لیکن اسباب مادی کے جاننا چاہیے کہ جسم انسان مین مادہ نزدیک زیادہ کہ بیماری اور صحت کہ جسم مین ظاہر ہو اول عضو ہے یا روح اور مادہ دور تر اخلاط ہے اور دور تر اخلاط سے ارکان ہین کہ بعد اسکے معلوم ہوگا اور یہ سب اسباب بھی ترکیب قبول کرتے ہین اور بھی استحالت اور انجام پانا اس ترکیب اور اس استحالہ کا

یا یگانگی ہے اور یگانگی اس جگہہ یا مزاجی ہے یا ہیئتی استحالہ مزاج ہے اور ہیئت ترکیب عضو کی ہے اور اسباب
فاعلی وہ اسباب ہین کہ جسوقت جیسا کہ چاہیے اور جتنا کہ چاہیے جسم انسان کے احوال کو اپنے حال پر نگاہ رکھے
اور سبب تندرستی کا ہو اور جسوقت کہ اوسکے برخلاف ہو کہ چاہیے اور نہ اوسقدر ہو کہ چاہیے اور نہ اوس وقت ہو
چاہیے احوال جسم انسان کا پھیر دیوے اور باعث بیماری کا ہو اور طبیب اوسکا اسباب ستہ نام رکہتے ہین وہ ہوا ہے
اور جو کچھ ساتھ اوسکے شامل ہے مانند احوال شہرون اور گھرون اور سال کی فصلون کے اور کھانا پینا اور
حرکت اور سکون اور سونا جاگنا اور استفراغ اور احتباس اور اعراض اور اسباب صوری مزاج ہین اور ترکیب
اور قوتین کہ بعد مزاج کے ظاہر ہون اور اسباب غائی کہ افعال ہین بعد مزاج اور ترکیب کے ظاہر ہوتے ہین اور
معرفت افعال سے معرفت روحونکی کہ مرکب قوتون کے ہین حاصل ہو جیسا کہ بیان کیا جائیگا پس موضوع علم
طب کا چونکہ نظر طبیب کی آدمی کے جسم مین واسطے تندرستی اور بیماری کے ہے طبیب کو یہ اسباب اور احوال اور
کیفیت اور تصرف جاننا واجب ہے کہ سب سے واقف ہو جائیگا واللہ اعلم **باب دوسرا** گفتار اول سے
شناخت مین معرفت علم طب کے ہے معلوم کرنا چاہیے کہ جسم آدمی کا وہ شے ہے جو ترکیب دیا گیا ہے مادہ اور
صورت سے اور مادہ وہ چیز ہے کہ جمع کیا گیا ہے چار مادہ نا موافق سے کہ آپسمین وہ چارون مخالف ایک دوسرے کے
ہین اور نا گنجیدہ ہین یعنی جسوقت کہ چارون مادہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائین فعل اور طبیعت اور جگہہ ہر ایک کی
جدا ہو اور ایک دوسرے سے گریزان ہون اور ایک دوسرے کو تباہ کرین پس جسم آدمی کا بسبب ناموافقت کی اونکی کہ
مادہ اوسکا اونسے جمع ہوا ہے ناچار تباہ ہونیوالا ہے اور اس سبب سے کہ مقام اور جگہہ ہر ایک کی مخالف مقام
دوسرے کے ہے ہمیشہ ہر ایک جویا ہے یعنی تلاش کرنیوالا مقام اپنے کا ہے کہ اوس سے جدا ہو وے اور اپنے
مقام کیطرف رجوع کرے اور صورت ایک قوت ہے کہ ہمیشہ کوشش کرنیوالی ہے کہ اوس مادہ کے ساتھ رہے
اور وہ پیوند جو باہم مادہ مین ہے ٹوٹ نجاوے جس حال پر کہ ہے رہے لیکن کام صورت کا ایک کام ہے ساتھ
جہد اور کوشش کے اور مادہ جو ہین اپنی طبیعت سے کشادگی اور گریز ڈھونڈتے ہین پس ہرگز وہ کام جو کوشش سے
ہو ساتھ اوس کام کے جو طبعی ہو برابر نہین ہوتا اور یہ اس سبب سے ہے کہ یہ صورت ہمیشہ اونکو بہتری اور
پیوستگی کی حالت پر نگاہ نہین رکھہ سکتی اور ایک کام اور ہے اور وہ یہ ہے کہ جسم آدمی کا درمیان ہوا اور گرمی
اور سردی کے اوسی طرح رہے اور ساتھ پانی اور آگ اور خاک کی سروکار رکھے اور غذائین طرح طرح کی کھائے
اور حرکت اور سکون جس طرح چاہیے کرے اور شادی اور غم کو بھی پاتے اور یہ سبب تمام جسم سے باہر ہین
کہ اوسکو ایک حال سے طرف دوسرے حال کے پھیر دیتے ہین اور مددگار ہوتے ہین اون سببون کے جو تباہ
کرنیوالے ہین اندر جسم کے اور جسم اونسے جمع کیا گیا ہے جیسا کہ آئندہ مذکور ہوگا پس ضروری ہے کوشش کرنا صورت کا

واسطے نگاہ رکہنی ان پیوندون کے اور کوئی اثر نہین ہے پس بضرورت ایک ایسی شے چاہیے کہ اسصورت کو
[illegible] باہر سے نو قوت اوسکی تمام ہو جاوے وہ مطلب ہی کہ اللہ تعالی جل شانہ نے عنایت فرمایا ہے اوسکو
[illegible] اللہ [illegible] کو ایسا اتفاق پڑے کہ قوت صورت کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] چاہیے کہ جسم آدمی کا اور
جانورون کا اور گہاس کا سب جمع کیا گیا ہے اور گوندہا گیا ہے آگ اور ہوا اور پانی اور خاک سے اور مادہ سب
چیزونکا جو نیچے آسمان کے ہی یہ چارون چیزین ہین اور ان چارونکو [illegible] ارکان کہتے ہین اور عناصر بہی کہتے
ہین اور ہر ایک کا جسم یکسان ہے اور کوئی جزو اوسمین سے مخالف جزو دوسرے کے نہین ہے لیکن ہر ایک جدا اوسمین
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پانی کا مایہ زیادہ ہے [illegible]
چارون مایہ ضد ایک دوسرے کے ہین [illegible]
پس اللہ تعالے جلشانہ نے ان چارون دشمنونکو باہم ملایا اور اونکے درمیان مین صلح ڈالی [illegible]
مدت تک جو خدا کے علم مین ہے قیام اوسکا اور اتفاق تمام باہم ظاہر ہوا اور بسبب اس [illegible]
کسی مایہ مین جو ملے ہوئے ہین اوس طبیعت کو یکسانی نہین رہی ہے اور قوتین سب ٹوٹ گئین ہین [illegible]
اون چارونمین [illegible] جاننا چاہئے کہ یہ چارون مایہ دو سبک ہین اور دو گران [illegible]
دو بہاری سبک مطلق آگ ہی اور سبک اضافی ہوا ہے اور گران مطلق زمین ہے اور گران اضافی پانی ہے لیکن
زمین ایک جسم ہی یکسان جگہ اوسکی نیچے سب ارکان کے ہی اور اوسجگہ بالطبع آرام سے ہی اور اگر کوئی ٹکڑا اوسمین سے
بزور جگہ اوسکی سے باہر لاوین تو ساتھ طبیعت اپنی کے پہر جاتے اور یعنے اوسکے گرانی کے [illegible] اور اسی جہت سے
سب سے گران زیادہ ہی اور سب سے نیچے ہے اور طبیعت اوسکی سرد اور خشک ہی اور منفعت اوسکی ہر ایک جسم مین یہ ہے
کہ اس جسم کو ہستی اوسکی سے پایداری ہوا اور [illegible] پانی ایک جسم ہے یکسان مقام طبعی
اوسکا وہ ہی کہ گرداگرد تمام روی زمین کے پہیلا ہوا ہے [illegible] ہوئی ہے اس سبب سے کہ وہ سبک
زیادہ زمین سے ہے اور یعنے اوسکے سبکتری کے سوا اسکے نہین ہین کہ اوپر زمین کے ہی اور گرداگرد اوسکو

پہیلا ہوا ہے لیکن ایک سبب ہے کہ ٹکڑا زمین کا پانی سے برہنہ کیا گیا ہے اور شناخت اس امر کی علم طب مین درکار
نہین ہے لیکن اس کتاب مین ایک اشارہ اوسکی طرف کیا جاتا ہے تاکہ کلام تمام اور آراستہ ہوجائے پس معلوم
رکھنا چاہیے کہ وہ خداے پاک کی عنایت کا سبب ہے کہ ٹکڑا زمین کا پانی سے برہنہ فرمایا ہے تاکہ آرامگاہ آدمیون
اور جانورون کی وہ ہووے اور دوسری مہربانی اللہ تعالی کی یہ ہے کہ یہ جگہہ جو پانی سے برہنہ کی ہے اکثر
اوسمین سے طرف شمال کے ہے کہ آرامگاہ خوشتر ہو اور ہوا اوسکی درست زیادہ اور صاف زیادہ ہو اور رہنے والے
اوس جگہہ کے قوی اور تندرست ہون اور اور عنایت یہ ہے کہ جو یہ جگہہ پانی سے برہنہ کی ہے علم ازلی پہلے سے تہا
کہ زمین کے رہنے والون کو پانی سے چارہ نہوگا اور اوپر اس ٹکڑے زمین کے جگہہ پانی اور جگہہ زمین کی ایک
مقرر کی ہے اور پانی کو اوس زمین پر پراگندہ کیا کہ سب مقام پر پہونچے اور سب رہنے والے زمین کے اوس پانی سے
بہرہ یاب ہون پس جہان کہ طبعی پانی ہے پانی سبک زیادہ زمین سے ہے اور مقام اوس کا زمین کے اوپر ہے اور خدا کی
مہربانی جو شامل حال بندون کی ہے اسواسطے اس زمین کو ٹکڑے پر کہ جاندارون کو آرام کی جگہہ ہے اوسکی پانی سے طرف
ہوگئی ہے اور بحکم ربانی جگہ زمین اور جگہہ پانی کی ایک کی گئی ہے اور سبکی اور گرانی دونون کی یکسان ہوگئی ہے
نہ وہ اس سے بہاری زیادہ ہے اور نہ یہ اوس سے ہلکا زیادہ ہے پس واسطے بہتری اور آرام جانورون کے
دونون آپسمین ملے ہوئے رہتے ہین اور طبیعت پانی کی سرد اور تر ہے اور خاصیت اوسکی یہ ہے کہ اوسکو پراگندہ
کرسکتے ہین اور واسطے ہر ایک کام کے مقام سے اوسکو جدا کرسکتے ہین پس ہیئت کو باآسانی قبول کرتا ہے
مگر اوس شکل کو نگاہ نہین رکھہ سکتا اور اوس طریقہ پر نہین رہ سکتا اور منفعت اوسکی موجود کی اوسکی ہر چیز
مین یہ ہے کہ مادہ کو جلدی اور آسانی سے جس نہاد پر چاہین رہ سکتا ہے اور فرمانبردار ہوتا ہے اوسکا اسواسطے
کہ کوئی چیز تر اگرچہ نہاد اپنے سے جلد پہر جاتی ہے لیکن جلد قبول کرنیوالی اوسکی ہوتی ہے جس طرح خشک چیز
دیر مین نہاد قبول کرتی ہے اور دیر مین ہے اوس نہاد سے پہرتی ہے پس اللہ تعالے جلشانہ نے اپنی حکمت
اور عنایت ازلی سے پانی کو زمین کے ساتھہ ملایا تاکہ خاک بسبب اوس آمیختگی کے ساتھہ پانی کے قبول
کرنیوالی ہر نہاد کی ہوتی ہے اور پیوستگی اوسمین ظاہر ہوجاتی ہے اور پانی مین خاک کے ملنے کی جہت سے
ایستادگی ہوتی ہے اور ہوا ایک جسم ہے یکسان اور مقام اوسکا پانی کے اوپر ہے اور آگ سے نیچے اس سبب سے
کہتے ہین کہ ہوا پانی سے ہلکی ہے اور آگ سے بہاری ہے طبیعت اوسکی گرم اور تر ہے اور منفعت اوسکی موجود
کی ہر چیز مین یہ ہے کہ چیزونکو لطیف اور سبک کردیتی ہے اور ہر ایک جسم کے جزو مین اوسکے سبب سے کشادگی
ظاہر ہوتی ہے اور جو شے جلانے اور روشن کرنے اور بہڑکانے کی لائق ہے بسبب کشادگی اجزا کے
جلد تر اوسکو افروختہ کرتی ہے **سوال** اگر ہوا تر ہے تو کسواسطے وہ چیزین جو ہوا مین ہین تر نہین ہوتی ہین

جس طرح پانی سے تر ہوتی ہین جواب اوسکا یہ ہی کہ تر اوس چیز کو کہتی ہین جو آسانی سے پراگندہ ہو جائے اور جدا ہووے اور بآسانی پھر ملجائے اور شکلون کو جلد قبول کر لیوے اور جلد چھوڑ دیوے جیسا کہ حال پانی کا معلوم ہے اور ہوا اس معاملہ مین لطیف زیادہ اور فرمانبردار ہے نہین دیکھتے ہین اس بات کو کہ ہوا کیونکر آسان اور جلد مونہہ سے آواز نکالنے سے وقت کلام کے حرکت کرتی ہی اور موج مارتی ہے اور تقطیع اور شکل حرفون کی قبول کرتی ہی اور پانی مین یہ لطافت کہان ہی پس اگر یہ کہا جائے کہ تری ہوا کی پانی کی تری سے زیادہ ہے یہ بجا ہے الا سبب تر کرنے پانی کا یہ ہے کہ قوام پانی کا ہوا کے قوام سے غلیظ زیادہ ہی اور قوام غلیظ کا خواص یہ ہی کہ جو اوسمین ملے اوس شی سے آلودگی اختیار کرے نہین دیکھتے ہین کہ اگر کوئی شخص اونگلی روغن مین ڈبووے تو آلودگی اوس روغن کی ساتھہ اوسکی اونگلی کی زیادہ پانی کی آلودگی سی ہوگی اسواسطے کہ قوام روغن کا پانی کے قوام سے غلیظ یعنی گاڑہا زیادہ ہی اس بات سے معلوم ہوا کہ سبب تر کرنے پانی کا یہ ہی کہ قوام اوسکا قوام ہوا سے گاڑہا زیادہ ہی اور سبب تر نکرنے ہوا کا یہ ہی کہ قوام اوسکا لطیف ہی اور جس چیز پر گذر کرتی ہی کچھ اوسکا اثر اوسپر نہین ہوتا ہی واللہ اعلم اور آگ ایک جسم ہی یکسان اور سب سی اوپر ہے اور سبک بھی زیادہ سب سی ہے اس سبب سی کہ جگہہ اوسکی مقعر فلک قمر ہے یعنی چاند کے آسمان کی ادہر کے رخ کیطرف ہی اور طبیعت اوسکی گرم اور خشک ہی اور منفعت اوسکی ہر چیز مین موجود ہونے سی یہ ہے کہ سب چیزین بسبب اوسکی لطیف اور گہل ملجاتی ہین اور پختہ ہو کر کامل ہو جاتی ہین اور اوسکی قوت سی جسم ہوا کا سب جسمون مین گذرتا ہے اور غایت سردی پانی اور زمین کی بسبب اوسکی ٹوٹ جاتی ہی اور طبیعت یکسانی سے ساتھہ طبیعت آمیختگی کے ہو جاتی ہی اور چونکہ تقدیر خدا تعالی کی یہ ہی کہ سب کائنات کو سوائے ان چارون منفعتون کے کہ یاد کی گئین حاجت نہین ہے اور تکمیل سب کائنات کی ان چار معنی سے حاصل ہی پس سمجہا گیا کہ ارکان سوائے ان چار کے اور نہین ہین اور جاننا چاہیے کہ سردی زمین کی پانی کی سردی سے کمتر ہے اور گرمی ہوا کی آگ کی گرمی سے کم ہے اور یہ چارون مایہ کہ مذکور ہوئے اعضاء یکسان کے لیے مایہ اول ہین کہ باب گذشتہ مین مذکور ہوئین آدمی کے جسم کیواسطے اور اور چارون کے جسم کیواسطے اور مایہ دوم اعضاء یکسان ہین اور بعضے اعضاء یکسان مین مانند ہڈی اور گوشت اور پوست کے مایہ خاکی زیادہ ہے اور بعضی خون اور اور خلطون مین مانند صفرا اور سودا اور بلغم کے مایہ آبی زیادہ ہی اور روح مین مایہ ہوائی زیادہ ہے اور ہڈی مین [illegible] مایہ خاکی زیادہ ہے بہ نسبت پوست کی اور پوست مین زیادہ ہی مغز سے اسی طرح اور سب اعضاء یکسان مین ہر مایہ باندازہ دوسرے کے ہی اور اعتدال اور تندرستی ہر ایک اندام کی اوسی سے ہی آور معلوم کرنا چاہیے کہ آگ دشمن پانی کی ہے دشمنی تمام اسواسطے کہ گرمی اور خشکی مین ضد اور برخلاف اوسکے ہے اور دشمن زمین کی ہی نہ دشمنی

تمام اسواسطے کہ گرمی کی کیفیت مین تنہا ضد اوسکی ہی اور اسی طرح دشمن ہوا کی ہی نہ دشمنی تمام اسواسطے کہ تری کی کیفیت مین تنہا ضد اوسکی ہی اور ایسی ہی دشمن پانی کی ہی نہ دشمنی تمام اسواسطے کہ گرمی کی کیفیت مین تنہا ضد اوسکی ہی اور گرمی اور سردی دونون کی فعل کرنیوالی ہی اور گرمی قوی زیادہ ہی اور خشکی اور تری فعل اونکے سے اثر قبول کرنیوالی ہین اور تری جلد اثر قبول کرنیوالی ہی اور گرمی ہر چیز کے کام کرتی ہین اور تری ہر ایک چیز مین جلد اثر قبول کرنیوالی ہی اور پیدا ہونا چیز دنکا یعنے جمنا اور بڑھنا بوٹیون اور اعضا کا گرمی اور تری سی ہے تو جاننا چاہیے کہ ان مایہ سی ہر ایک مین ایک قوت ہی فعل کرنیوالی اور ایک قوت ہی فعل قبول کرنیوالی اور جسوقت گرمی آدمی کے جسم مین اثر کرتی ہی تو خشکی ظاہر ہوتی ہی اور جب سردی اثر کرتی ہے تری ظاہر ہوتی ہے اور اسیطرح جب خشکی اثر کرتی ہی سردی ظاہر ہوتی ہے اور جب تری اثر کرتی ہے سردی ظاہر ہوتی ہی اور سردی تری ہی جلد زیادہ ظاہر ہوتی ہے بہ نسبت اوسکی کہ خشکی سے ہو یہ سب اس سبب سی ہے کہ یہ مایہ سب دشمن ایک دوسرے کے ہین اور ایک دوسرے مین اثر کرنیوالی ہین اور ایک دوسرے سے اثر قبول کرنیوالے ہین اور ہر عضو مین اعضا ریکسان سے ہر مایہ باندازہ دیگر ہے اور مزاج ہر عضو کا یعنی ساخت آمیزش ہر اندام کے اور طریق پر ہے اور گرمی اور سردی ہر ایک اندام کی اور گرانی اور سبکی اور کھلنا اجزا کا اور باہم ملنا اور نرمی اور سختی ہر ایک کی اور وضع پر ہے یہ اس سبب سے ہی کہ پیدائش آدمی کی مان باپ کے پانی سے ہی اور دونون پانی خون سے بنتے ہین اور خون غذا سے بنتا ہے اور غذا گھاس اور بوٹیون یا حیوان سی تیار ہوتی ہے اور حیوان کی غذا گھاس ہے اور گھاس پانی اور زمین سے اوگتی ہے اور یہ سب مایہ چار ہین اثر ہر مایہ کا ہر ایک گھاس اور بوٹی مین اور وضع پر ہے اور ہر بوٹی ہر ولایت مین اور ہر مقام موافق طبیعت اور مزاج پانی اور زمین اوسجگہ کے ہی پس ہر ایک غذا جو ہر ایک بوٹی سے تیار ہوتی ہے اور جو خون کہ اوس غذا سے بنتا ہے اور جو پانی مرد اور عورت کا اونکے خون سے بنتا ہے اور جو کوئی جسم کہ اوس پانی سے پیدا ہوتا ہے دوسری طبیعت اور مزاج پر ہوتا ہے اسی سبب سی احوال اور طبیعت اور مزاج جسمون کے موافق مزاج اور طبیعت باپ اور مان کے ہوتے ہین پس اسیقدر جو بیان کیا گیا ہے احوال آدمی کی جسمون اور احوال اونکے مایہ کا طبیب کو تمام اور بکمال جاننا چاہیے جب طبیب تصور کیا جائیگا واللہ اعلم

گفتار دوسری بیانمین طریق پہچاننے مزاج ہر جسم کے ہے اور اس گفتار کی آٹھہ باب ہین

باب پہلا دوسری گفتار سی شناخت مین اس بات کے کہ مزاج کیا ہے اور کیونکر ظاہر ہوتا ہے

جاننا چاہیے کہ ہر ایک جسم جو نیچے چاند کے کرہ کے ہی گوندہا گیا ہے چار مایہ سے کہ اونکو ارکان کہتے ہین اور عناصر بھی لکھتے ہین اور ہر مایہ کی ایک کیفیت ہی اور کیفیت کو فارسی مین چگونگی کہتے ہین اور حکیم ان کیفیتون کو صورت کہتے ہین اور طبیعت بھی کہتے ہین اور یہ چارون

کیفیتین ضد ایک دوسری کی ہین اور گوہر سبکا ایک ہی یعنے ہیولائی تمامی عناصر ایک ہی مگر چار ان کیفیتومین مخالف ایک دوسرے کی ہین اور کیفیتین اثر کرنیوالی ہین اور گوہر اثر قبول کرنیوالا ہے اور ہر ایک عناصر ساتھ کیفیت اپنی کے ایک دوسریکے گوہر مین اثر کرنیوالا ہے اور گوہر ہر ایک کا کیفیت سی ایک دوسریکی اثر قبول کرنیوالا ہے اور جسوقت دو ضد ایک دوسرے مین اثر کرین کہ غلبہ ایک اونمین سے کرے اور قوی ہو جائے اوس غلبہ اور قوت کرنے والی کو کائن کہتے ہین اور جسپر غلبہ ہوا ہے اوسکو فساد لکھتے ہین اور جو دونون کیفیتین ایک دوسرے مین کوشش کرین اور ہر ایک کیفیت گوہر مین ہر ایک کی اثر کرے اور گوہر دونون کا اپنے حال سے متغیر ہو جائے اور ایک کیفیت درمیانی ظاہر ہو اوسکو مزاج کہتے ہین اور جو چار کیفیتون سے کہ ایک گرم ہے اور دوسری سرد اور تیسری خشک ہی اور چوتھی تر دو کیفیت ایک دوسرمین کوشش کرین اور برابر رہین اور دیگر دو کیفیتین کہ باقی ہین ایک قوی ہو جاوے اور ایک ضعیف ہو تو مزاج اون دونون کیفیتومین جو برابر ہین معتدل ہوگا اور یہ دو کیفیت باقیمانده کہ ایک قوی ہے اور دوسری ضعیف تو اوس کیفیت قوی کے ساتھہ نام مزاج کا ہوگا چنانچہ اگر سردی اور گرمی مین معتدل ہووے اور خشکی اوپر تری کے غلبہ کرے تو کہینگے کہ یہ مزاج خشک ہی اور جو تری خشکی پر غلبہ کرے تو کہینگے یہ مزاج تر ہے اور جو تری اور خشکی مین معتدل ہوا اور گرمی اوپر سردی کے غلبہ کرے تو کہینگے یہ مزاج گرم ہے اور جو سردی گرمی پر غلبہ کرے کہینگے کہ یہ مزاج سرد ہے اور اس طرح کے مزاجونکو مزاج مفرد کہتے ہین اور یہ چار مزاج مفرد ہین جو بیان کیے گئے اور زیادہ اس سی کوئی مزاج مفرد اور نہین ہے اس سبب سی کہ ارکان چار سے زیادہ نہین ہین اور جسوقت کوئی دو کیفیت ہین سے برابر نہووی لیکن دو کیفیت غالب ہون اور دو مغلوب تو چار مزاج مرکب ظاہر ہونگے گرم اور خشک اور گرم اور تر سرد اور خشک اور سرد اور تر پس زیادہ اس سے ممکن نہین ہے کہ کوئی مزاج ہو اسواسطے کہ اگر مزاج پانچوان ظاہر ہووی تو واجب کرے کہ اوس مزاج مین ایک کیفیت ایک حال مین غالب ہو اور نیز مغلوب اور یہ محال اور دشوار ہے اسواسطے کہ ممکن نہین ہی کہ کوئی مزاج ہو گرم اور سرد یا کوئی مزاج ہو خشک اور تر اور ممکن ہے کہ بعضے سمونمین چارون کیفیتین ساتھہ ایک دوسریکے کوشش کرین اور چارون برابر رہین کہ ایک کیفیت راست ظاہر ہووی اور معتدل راستی کہتی ہین پس اگر مزاجونمین نگاہ کیجائے تو معلوم ہوگا کہ مزاج نو ہین ایک معتدل اور چار مفرد اور چار مرکب جیسا کہ مذکور ہوا اور معتدل مزاج از روی قسمت عقلی کے معتدل راستی ہے اور معتدل راستی وہ شی ہے کہ ترکیب اجزاء ارکان کی اوسمین بالکلیہ برابر ہوا ور قوت کیفیتون کی ساتھہ ایک دوسری کے برابر ہو اور یہ اعتدال جہانمین موجود نہین ہی اور طبیبون کے نزدیک معنی اعتدال کے حصہ ہر ایک اندام کا ہی ہر ایک کیفیت سی اور یہ اس طرح پر ہے کہ ہر ایک اندام اعضای یکسان سی جتنا کہ اوسکو درکار ہے ایک مزاج گرمی اور

سردی اور تری اور خشکی سے حاصل کرے اور جیسا کہ لائق ہے ایک مزاج اوسمین ظاہر ہوا سواسطے کہ ہر ایک اندام
اندام یکسان سے جتنا کہ درکار ہے ایک مزاج اور اعتدال خاصہ ہے اور اگر مزاج کسی اندام کا پہر جائے اوس حد کو کہ
مزاج دوسرے کسی اندام کا اختیار کرے اعتدال اوسکا باطل ہوگا چنانچہ اگر مثلاً مزاج ہڈی کا پلٹ جائے اور
مغز کا مزاج حاصل کرے یا مزاج جگر کا اختیار کرے تو اس حالتمین اعتدال ہڈی کا جاتا رہیگا اور اس سبب سے اعتدال
تمامی جسم کا باطل ہوجائیگا اسواسطے کہ اعتدال آدمی کے جسم کا یہ ہے کہ ہر ایک عضو اوسکا مزاج اعتدال خاصہ اپنی پر ہو جیسا کہ اسکا
آخر مین بیان کیا جائیگا اور ہر اندام کے مزاج کو ہر جسم مین ایک حد ہے کہ جسوقت اوس حد کو پہونچے معتدل ہوگا
اور جو اوس حد سے گذر جائے یا کمی یا زیادتی پر مائل ہو اعتدال اوسکا باطل ہوگا اور یہ اعتدال اعضا کا جو اس وضع
پر کیا گیا ہے پیدا کرنیوالے کی عنایت بزرگ سے ہے اور مزاج کسی اندام کا کہ گرم و خشک ہے مثل دل کے
اگر وہ ساتھ مزاج اوس عضو کے جو سرد اور تر ہے مانند دماغ کے کوشش کرے اور برابری چاہے اور مزاج اوس
اندام کا کہ گرم اور تر ہے مثل جگر کے ساتھ مزاج اوس اندام کے جو سرد اور خشک ہے مانند ہڈی کے برابری کرے
یا مزاج سب اعضا کا ساتھ ایک دوسرے کے برابری کرے تو بھی مزاج ہر ایک کا معتدل ہوگا نہ معتدل
راستی لیکن وہ اعتدال جو یہ جسم ساتھ اوسکے درست ہووے اور معلوم کرنا چاہیے کہ جس طرح ہر ایک عضو کا ایک
مزاج خاص ہے ہر ایک جسم مزاج اور اعتدال خاص پر ہے اور چندین ہزار خلقت سے کہ حقتعالی نے پیدا کی ہین ہرگز
دو جسم ایک مزاج راست پر نپائے جائینگے اسواسطے کہ چندین ہزار سے کہ ایک شہر مین رہتے ہین ہرگز دو جسم درازی
اور چوڑائی اور توانائی اور ناتوانائی اور بردلی اور دلاوری اور کم خوردنی اور بسیار خوردنی اور موٹاپا اور لاغری
اور خوبی اور برائی اور عقلمندی اور بیوقوفی اور شناوٗن اور عادتون اور آوازون اور رنگون مین ساتھ
ایک دوسرے کے یکسان نہونگے اور کامل ہونا ان سبکا موافق مزاجون کے ہوگا یہ کمال قدرت اور رحمت آفریدگار
سے ہے کہ ہر ایک آدمی دوست اور دشمن اور بیگانہ اور آشنا اور فرزند کو جلد پہچانتا ہے مثلاً حق جعفر کا احمد
نہین لے سکتا اور اسی طرح مزاج ہر ایک ولایت کا مزاج اور اعتدال خاص ہے مثلاً ہندوستان کے
آدمیونکا مزاج اعتدال خاص پر ہو کہ ساتھ اوس مزاج کے تندرست ہون اور صقلات کی آدمیونکا مزاج
اعتدال خاص پر ہو کہ ساتھ اوس مزاج کی تندرست ہووین اور اگر ہندی کا مزاج پلٹ جاوے اور صقلابی کے
مزاج کی طرف پہر جائے تو اعتدال سے گر جائیگا اور بیمار ہوجائیگا اور جو صقلابی کا مزاج ہندی کے مزاج کیطرف
پہر جائے تو اعتدال سے خارج ہوجائیگا اور بیمار ہوگا اور معتدل کو ساتھ غیر معتدل کے آٹھ طرح سے قیاس
کرنا چاہیے ایک یہ کہ مزاج ایک نوع کا انواع موجودات سے ساتھ اوس مزاج کے جو خارج اوس نوع کی ہے
قیاس کرین جیسا کہ مزاج معتدل ساتھ مزاج آدمیون کے ہو دوسرے وہ کہ ایک شخص کو انواع انسان سے

ساتھ انواع اوسکی کے قیاس کرین اور اس قیاس مین اول معلوم کرین کہ اعتدال مزاج آدمیونکا عرضی فراخ ہے
اور اوسکی دو طرفین مین ہر طرف کی ایک حد ہے کہ اگر کوئی شخص اوس حد سی باہر نکلے من حیث المزاج تو مزاج
انسانی سے خارج ہوگا اور احوال زندگانی پر نرہیگا اور ان دونون طرفونکے درمیان وجود وسط یعنی میانہ
حقیقی ضروری ہی اور یہ میانہ ساتھ قیاس اوس چیز کے جو مائل بطرف ہی معتدل ہوگا اور جو میل کسی طرف
نرکھے بنسبت ساتھ اس میانہ کی معتدل ہوگا تیسرے یہ کہ ایک صنف کو انواع سی ساتھ اصناف اوس نوع کی
قیاس کرین جیسا کہ اعتدال اشخاص کا عرضی ہے اعتدال اصناف کا بھی عرضی ہے لیکن یہ عرض ساتھ اوس
فراخ کے نہین ہے اور جو اصناف کو ساتھ ایک دوسرے کے قیاس کرین بیشک دو طرف مین ایک وسط ظاہر
ہوگا اور وہ صنف جو وسط مین ہوگی بقیاس ساتھ اطراف کی معتدل زیادہ ہوگی دونون طرف سی چوتھے
یہ کہ ایک شخص کو ایک صنف سی ساتھ اشخاص اوس صنف کی قیاس کرین اشخاص مین اسیطرح دو طرف اور
وسط ہوگا پس یہ وسط اس صنف سی قیاس باطراف اس صنف کی معتدل زیادہ ہوگا پانچوین یہ کہ ایک
شخص کو ایک صنف سی ساتھ دوسرے شخص کے صنف اوسکی سے قیاس کرین تو مزاج اس شخص کا بقیاس جسم
اوس شخص کے معتدل ہوگا اور بنسبت ساتھ شخص دیگر کے معتدل نہوگا اسواسطے کہ ہر ایک شخص کا ایک اعتدال
اور مزاج خاص ہی جیسا کہ بیان کیا گیا چھٹے یہ کہ اعضا کو ساتھ ایک دوسرے کے قیاس کرین تو مزاج ہر ایک عضو کا
لائق اپنے معتدل ہوگا اور ساتھ قیاس اندام دوسرے کے معتدل نہوگا مثلاً اعتدال ہڈی کا یہ ہی کہ سرد اور
خشک ہو اور خشکی اوسکی زیادہ سب اعضا کی خشکی سے ہو تو یہ مزاج ہڈی کا اوسکے حق مین معتدل ہوگا اور
بقیاس ساتھ اعضاء دیگر کے معتدل نہوگا اسیطرح اعتدال دماغ کا یہ ہے کہ سرد اور تر ہو اور تری اوسکی سب
اعضا کی تری سے زیادہ ہی یہ مزاج حق دماغ مین معتدل ہوگا اور ساتھ قیاس اور اعضاء کے معتدل نہوگا
ساتوین یہ کہ ایک شخص ہو کہ مزاج تمامی اندام کا بطریق اعتدال ہووے اگر اس شخص کو اور اشخاص کے ساتھ قیاس
کرین تو مزاج اوس شخص کا معتدل زیادہ ہوگا آٹھوین وہ کہ یہ شخص جو اعتبار ہفتم مین بیان کیا گیا ہی صنف ایسکے
معتدل زیادہ ہو اور معتدل زیادہ ہو ایک عمر مین روزگار عمر سے جیسا کہ مزاج سالہاے عمر مین مذکور ہوگا
اور معلوم کرنا چاہیے کہ جسوقت مزاج انواع پتھرون اور بوٹیون اور جانورون کا باہم قیاس کرین تو مزاج
انسان کا معتدل زیادہ ہوگا اور جسوقت اصناف انسان کو ساتھ ایک دوسرے کے قیاس کرین تو خط
استوا کے رہنے والے آدمی معتدل زیادہ ہون گے بشرطیکہ مزاج اونکے مسکن کا کسی سبب سے اسباب
زمینی سے متغیر نہوجائے مانند پہاڑ اور دریا اور سوائے اوسکے اور بعد اوسکے رہنے والے آدمی چوتھی
ولایت کی معتدل ہین اور اشخاص انسان سے بہ نسبت معتدل ترین صنفی کی معتدل ترین شخصی ہین اور

انسان کے اعضا سے پوست معتدل زیادہ ہی اسواسطے کہ پوست ساتھہ اعتدال راستی کے نزدیک ہی اور
سب جگہہ کے پوست سی پوست ہتیلی کا اور پوست ہتیلی سے پوست اونگلیون کے پورونکا اور سب پوست
اونگلیون کے پورون سے پوست سبابہ اونگلی کے پورون کا ساتھہ اعتدال راستی کے نزدیک زیادہ ہے
اس واسطے کہ پوست ایک جسم ہے لیف اعصاب یعنی پٹہون کے ریشہ اور باریک رگون سے بنا ہوا اور حرارت
اون رگون کی اور حرارت اونکے خون کی اور سردی پٹہون کی ریشون کی ایک دوسرے سے معتدل ہو گئی ہے
اور درمیان اونکے ایک مزاج معتدل ظاہر ہوا ہے پس بدین سبب ممکن ہے کہ آدمی پانی سرد اور پانی گرم ہے
کہ باہم ملا دین اس طرح کہ کوئی ایک دوسرے پر غالب نہو تو چہونے سے اوس پانی کے ہرگز خبردار نہو گا جیسے اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ آدمی کوئی زخم رکہتا ہی یا فصد کہلوائی ہی اور خوابمین اوس زخم یا فصد سی خون جاری ہوجائے اور بدن
اوسکا آلودہ ہوجائے تو اوس صورتمین آگاہ نہوگا مگر بعد ایک زمانہ کے کہ تری اوسکی سے مطلع ہوا اور خون سرد
ہوا اسوجہ سے کہ گرمی خون کی اور گرمی اوس چیز کی جو زخمون کے اندر سے نکلی موافق مزاج اوس آدمی کے ہوگی
اور جسم آدمی کا اوس شے کے چہونیکی جو موافق مزاج کے ہی حس نہین کرتا اور جب تک گرم زیادہ یا سرد زیادہ
اوس سے نہو چہونے اوسکے سے خبردار نہین ہوتا پس اسیواسطے حق تعالی نے پوست آدمی کا ساتھہ
اعتدال راستی کے نزدیک کیا کہ چیزون کی حقیقت اور کیفیت سی شعور اور خبر جلد ہو اور یہ اسی جہت سی ہے کہ
انسان سب چیزون کی سردی اور گرمی اور سختی اور نرمی کو ہتیلی سے آزماتا ہے خصوصاً پورونسے اسوجہ سے
کہ یہ ٹکڑا تمامی پوست سی معتدل زیادہ ہے اور مثل حاکم کے ہی کہ کسی طرف میل نہین کرتا اور جس چیز کا میل کسی
طرف ہوا اوسے جلد پہچانتا ہے اور حکم کرتا ہے کہ وہ چیز کس طرح کی ہے اور کیسی ہے اور کیا ہے اور اعتدال سی
کس طریق پر ہے اور یہ بہی خدا کی بڑی عنایت ہی کہ سردی اور گرمی ہوا کی جو اوسکے پوست کو پہونچتی ہے
دونون سے اپنے کو نگاہ رکہتا ہے اور تدبیر اوسکی کرتا ہے جیسا کہ اعضا گرم اور خلطون کو جو آدمی کے
جسم مین ہین ساتھہ پوست پورون کے قیاس کرین دل اوسکا گرم زیادہ سب سے ہی پہر خون کہ شریانون کے
اندر ہوتا ہے پہر جگر پہر صفرا پہر خون کہ اور رگونمین ہی پہر گوشت پہر رگین شریانون کی پہر اور رگین پہر پوست
اور جو اعضا سرد کو اور آدمی کے جسم کی خلطونکو ساتھہ اوسکے قیاس کرین بلغم سرد اور تر سب سے ہی پہر بال پہر
ہڈی پہر غضروف یعنی نرم ہڈی اور غضروف ایک شی ہے نرم زیادہ ہڈی سے اور سخت زیادہ پٹہی سے اور ہاتھہ کی
شانہ اور سر پہلو پر ظاہر ہے پہر رباط پہر وتر پہر جہلی پہر پٹہا پہر حرام مغز پہر دماغ اور تشریح ان اعضا کی دوسرے
جزمین چوتہی گفتار سے مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے اور جو اعضا اور خلطون تر کو ساتھہ سر انگشت مذکور کے
قیاس کرین پہلے بلغم ہے پہر دماغ پہر پہیپہڑا پہر جگر پہر تلی پہر گوشت عضلہ کا پہر گوشت دل کا پہر گوشت گردہ کا

اور جو اعضای خشک کو ساتھہ اوسکی قیاس کرین پہلے بال ہی پہر ہڈی پہر غضروف پہر رباط پہر وتر پہر جہلی پہر رگ
پہر عضلہ پہر دل پہر شحم جس کے اس بیان سے سمجھہ سکتے ہین کہ آدمی کے جسم مین دل گرم تر ہے اور بلغم بہت تر اور بال
خشک ہی اور جسوقت بنیاد اور پیوند اعضای مرکب کا مثل ہاتھہ پاؤن وغیرہ کے درست ہو اور مزاج اعضاے
یکسان کا با اعتدال ہو تو قوت سب اعضا کی اور کام اونکا انجام کو پہونچیگا اور جسوقت بنیاد کسی عضو کی یا مزاج
کسی کا پلٹ جائے تو خلل قوت اور کام مین اوسکے ظاہر ہوگا اور بنیاد اون اندامہاے مرکب کی اوسوقت درست
ہوگی جب مزاج اعضای یکسان کا ساتھہ اعتدال کے ہوگا پس اس بیان سے معلوم کر سکتے ہین کہ تندرستی اور
درستی اندامی کو واسطے تمامی کام ہر عضو کے سبب اول یہ ہی کہ مزاج سب اعضای یکسان کا معتدل ہو ساتھہ
اعتدال خاص کے کہ ہر ایک کو حاصل ہے اور جو کوئی اوس اعتدال سے پہر جائے سستی اور نقصان اور بیماری
ظاہر ہوگی واللہ اعلم

باب ۲ دوسرا دوسری گفتار سی شناخت مزاج سالہاے عمر اور پہچاننے مین مرگ طبعی کے

انسان کی عمر کے چار حصہ ہین ایک حصہ زمانہ پلنے اور بڑہنے کا ہی
اور یہ پندرہ سولہ برس کی عمر تک ہی دوسرا حصہ زمانہ رسیدگی اور تازگی کا ہے یہ تیس۳۰ برس کی مدت ہی اور
اس مدت مین بڑہنا اور پلنا ختم ہوتا ہے بعد اوسکے زمانہ کہلی کا ہے کہ اوس زمانہ مین رسیدگی تمام ہو چکی ہی
اور مدت اوسکی پینتیس۳۵ برس ہین اور بعضی کو چالیس۴۰ برس تک پس اس زمانہ تک ہنوز روزگار جوانی باقی رہتا ہے
تیسرا۳ حصہ عمر کا زمانہ کہلی کا ہے اور کہل کو فارسی مین دوموی اور ہندی مین ادہیڑ کہتے ہین اور اس زمانہ مین
کچھہ نصیبہ جوانی سی برقرار رہتا ہے مدت اسکی ساٹھہ برس ہی بعد اوسکے بڑہاپا ہی اور اس زمانہ مین سستی قوتون کی
ظاہر ہوتی ہی آخر عمر تک جو کچھہ جناب باری نے مقدر کیا ہی اور فضیلت عمر پیری کی یہ ہے کہ بعضے آدمی ایسے ہوتے
ہین کہ مدت اونکے بڑہاپے کی تمامہ ساٹھہ برس تک ہوتی ہے اور اسی مدت مین کودکی اور جوانی اور کہلی
اونکی ختم ہو جاتی ہے اور تمام عمر اونکی ایک سو بیس۱۲۰ برس تک پہونچتی ہے بحکم باری جلشانہ لیکن مزاج آدمی کے
جسم کا اندر مدت عمر کودکی اور طفلی اور نارسیدگی کے نزدیک روزگار رسیدگی تک گرم و تر ہوتا ہی اور نزدیک
مدت رسیدگی سی تری کم ہو جاتی ہی اور گرمی بحال رہتی ہی آخر سالہا جوانی تک پس روزگار جوانی مین مزاج
اوسکا گرم و خشک ہوتا ہے اور وہ گرمی جو عمر جوانی مین ہوتی ہی اوسی قدر ہوتی ہے جتنی طفلی اور کودکی
کی عمر مین ہوتی ہی لیکن زمانہ کودکی مین بسبب زیادتی تری کے گرمی اونکی جسقدر ہی اوتنی ہی رہتی ہی اور جسوقت عمر جوانی کو
پہونچتا ہی تو اوس تری مین سے کچھہ خرچ ہو جاتی ہے اور گرمی زیادہ بڑہ جاتی تا در بادصف اس بات کے آدمی عمر جوانی مین
معتدل زیادہ سب عمر وسے ہوتا ہی لیکن بقیاس ساتھہ کودکی کے گرم اور خشک ہے اور بقیاس ساتھہ پیری کے گرم ہی اس
سبب سے کہ زمانہ طفلی مین تری مادرزادی زیادہ ہوتی ہی اور زمانہ پیری مین تری مادرزادی بہت کم ہو جاتی ہے اور

اون مین تری غریبہ غالب ہوتی ہے اور پینتیس برس کے سن سے گرمی کم ہوتی ہی اور جب روزگار کہلی پر پہونچتا ہے
تو گرمی اور تری دونون بہت کم ہوجاتی ہین اور بعد ساٹھہ برس کی عمر کے بڑہاپے کے زمانہ کو پہونچتا ہے باقی
گرمی اور تری اصلی بالکلیہ کم ہوتی ہی آخر عمر تک اور یہ گہٹنا گرمی کا بعد پینتیس برس کے ضرور ہے اس سبب سے
کہ مایہ گرمی کا تری ہے جس طرح مایہ چراغ کی روشنی کا تیل ہے جب تیل کم ہوتا ہے تو چراغ کی روشنی بہی کم
ہوجاتی ہی بسبب اسکے کہ اصلی تری کو کچہہ ہوا اڑا دیتی ہے اور کچہہ تری کو گرمی اصلی خرچ کرتی ہے جسطرح روشنی
چراغ کی تیل کو خرچ کرتی ہے اور کچہہ تری ساتھہ حرکتون اور کامون کے کہ آدمی کرتے ہین خرچ ہوتی ہی اور
کچہہ ساتھہ اندیشون اور غمون کے خشک ہوتی ہے اور کچہہ تری شادیون مین تحلیل ہوتی ہے اور پراگندہ
ہوجاتی ہے اور یہ خرچ ہمیشہ رہتی ہین اور غذاؤن سے بدل اوسکا نہین پہونچتا اس سبب سے کہ ہرچند عمر بڑہتی ہی
گوارا ہونا غذا کا کم ہوتا ہے اور جب گوارا بدن کم ہوتا ہے تو بدل اوس شے کا جو خرچ ہوگئی ہے حاصل نہین
ہوتا لیکن تری غریبہ غالب ہوتی ہے اور سردی غریبہ بہی ترقی کرتی ہی اور گرمی کمتر ہوتی ہے پس یکبارگی اوس
گرمی کو جو باقی رہی ہی اسوجہ سی کہ یہ تری بہت ہی اور وہ گرمی نہایت کم ہے اور نیز اس سبب سی کہ یہ تری اسقدر
زیادہ ہی کہ اوس گرمی کو کم کرتی ہے فنا کردیتی ہی اور اسی سبب سی جسم آدمی کا ہمیشہ پایدار اور زندہ نہین رہتا ہے
آخر کو موت آتی ہے اور اس موت کا طبیبون نے مرگ طبعی نام رکہا ہے **باب ۳ تیسرا** گفتار دوسری سے
مزاج اصلی کی شناخت مین ہی جسوقت کہ مزاج اصلی یعنی مادرزادی گرمی سے خشکی کیطرف مائل ہو تو جسم تمام سالہا
عمر مین مثل جوانون کے ہوگا اور اگر یہ مزاج طرف سردی کے مائل ہو یا جانب تری کے تو جسم تمام سالہا سے
عمر مین بوڑہون کے مشابہ ہوگا اور ہر ایک جسم جو اپنی عمر مین اوس مدت کو پہونچے کہ مزاج اوسکا اوس سال
مین مانند مزاج اصلی کے ہو تو حال اوسکا بد ہوگا اور بیمار ہوجائیگا اسوجہ سی کہ جب وہ مزاج ایک گونہ سی اوپر
ایک جسم کے غالب ہو تو حد اعتدال سے خارج ہوگا مثلاً جو مزاج اصلی گرم اور خشک ہی جسوقت حد کودکی
سی باہر نکلے اور حد جوانی کو پہونچے تو بدحال ہوگا اسواسطے کہ مزاج جوانی کا بہی گرم وخشک ہی اور جسوقت
دو مزاج گرم اور خشک ایکبار اوپر کسی جسم کے ظاہر ہون وہ جسم اعتدال سے نہایت دور ہوگا اور جو کوئی
جسم کہ اپنی عمر مین اوس سال تک پہونچے کہ مخالف مزاج اصلی کے ہو تو اوس سال مین نیک حال ہوگا چنانچہ اگر
مزاج اصلی سرد اور تر ہو جسوقت جوانی کی حد کو پہونچے تو معتدل ہوجائیگا اسواسطے کہ مزاج عمر جوانی کا گرم
اور خشک ہوتا ہے کہ ضد سردی اور تری کی ہے اگر مثلاً مزاج اصلی گرم اور تر ہو تو سالہا کہلی مین نیک حال
زیادہ ہوگا اسواسطے کہ مزاج سن کہلی کا بقیاس مزاج سن جوانی کے سرد اور خشک ہوتا ہے اس سبب سے معتدل
ہوگا **باب ۴ چوتہا** دوسری گفتار سے شناخت مین مزاج مرد اور عورت کی ہے معلوم کرین کہ مزاج مردونکا

اور جسوقت کہ مزاج گرم اور تر ہو کام قوت طبعی کے سب انجام کو پہونچتے ہین اور قوت طبعی قوت پالنے اور بڑہانے
اور غذا قبول کرنیکو کہتے ہین اور یہ قوت جگر سے متعلق ہے اور اس سبب سے کہ مزاج لڑکون کا طفلی اور گودی مین گرم
اور تر ہوتا ہے تو وہ اوس عمر مین اچھی طرح پرورش پاتے ہین اور خوب بڑہتے ہین اور مزاج لڑکونکا سالہاے
جوانی مین گرم اور تر ہوتا ہی تو وہ اوس عمر مین زیادہ بڑہتے ہین اور سب عمرون مین کام قوت حیوانی اور
نفسانی کا مردونسے زیادہ ہوتا ہی اور قوت حیوانی قوت حرارت اور رگون کی حرکت کی قوت کو کہتے ہین
اور یہ قوت دلسے متعلق ہے اور قوت نفسانی قوت حس و حرکت اور قوت تفکر اور تدبیر کو کہتے ہین اور یہ قوت
دماغ سے متعلق ہی اور مزاج عورتونکا بہ نسبت مردونکے سرد اور تر ہوتا ہے اور اسی سبب سے کام قوت حیوانی اور
نفسانی کا عورتون سے کمتر ہوتا ہی اور رگین عورتونکی باریک زیادہ ہوتی ہین اور مسام اونکی بند ہوتے ہین
اور گوشت اونکے اعضا کا بیٹھا ہوا ہوتا ہے اور نازک زیادہ ہوتا ہی اسی سبب سے مایہ خام اونکے جسم مین بہت
ہوتا ہی اور کم تحلیل قبول کرتا ہے یعنی کم خرچ ہوتا ہے اور قوت حیوانی اور نفسانی مردونکی اسوجہ سے کہ مزاج اونکا
گرم اور خشک ہی بہت زیادہ ہوتی ہے اور رگین مردونکی کشادہ ہوتی ہین اور مسام اونکے کہلے ہوئے ہوتے ہین
اور کام اور تدبیر اور اندیشے اونکے بہتر اور درست زیادہ ہوتے ہین اور بدن بہی سخت ہوتی ہین اور رطوبتین
خام اونکے جسم مین کم ہوتی ہین اور ساتھ تحلیل کے زیادہ خرچ ہوتی ہین واللہ اعلم بالصواب **باب پانچوان**
دوسری گفتار سے شناخت مین مزاج فربہی اور لاغری کے ہی جسم آدمی کا فربہ ہوتا ہی اور لاغر اور
معتدل درمیان فربہی اور لاغری کے اور اندام اونکے گندہ بہی ہوتی ہین اور گوشت اونکا سخت ہوتا ہے
اور بعضے ایسے ہوتے ہین کہ اوسقدر سخت اور گندہ نہین ہوتے لیکن فربہی دو قسم پر ہے ایک بہت گوشت سے
دوسرے بہت چربی سے اور جو بدن کہ بسبب زیادتی گوشت کے موٹا ہو تو مزاج اوسکا گرم اور تر ہوگا اور جو بدن
کہ بسبب زیادتی چربی کے موٹا ہو تو مزاج اوسکا سرد اور تر ہوگا اور لاغری بہی دو طرح کی ہوتی ہی ایک
کم گوشتی سے دوسری کم چربی ہونے سے لیکن جس بدن کہ گوشت کم ہو سردی اور خشکی مزاج پر اوسکے غالب
ہوگی اور جس بدن کہ سردی کم ہو تو گرمی اور خشکی غالب ہوگی اور فربہی یعنی موٹا یا اگر اوسکا زیادہ ہو تو تری اوسکے
مزاج پر غالب ہوگی تو رگین اوسکے جسم مین باریک ہونگی اور خون اوسمین تہوڑا ہوگا اور اسی سبب سے اسطرح کے
آدمی بہوک پر صبر نہین کر سکتے اور اسیطرح جسکا مزاج گرم ہو چربی اوسکے جسم مین کم ہوگی اور رگین اوسکی فراخ زیادہ
ہونگی اور خون اوسکے جسم مین کم ہوگا اور بہوک پر صبر کر سکیگا اسوجہ سے کہ چربی اوسکی بسبب گرمی مزاج کے
غذا اوسکی ہو جاتی ہے اور جب غذا اوسکو پہونچیگی تو اگر طعام دیر مین ملیگا تو صبر کر سکتا ہی اور جو آدمی کہ رنج

یا غم سے چربی اوسکی پگہل جاتی اور رگین باریک ہوجاتین اور خون تہوڑا ہو تو بہونک پر صبر نہ کر سکیگا اور جس شخص کے اندام آگندہ ہون اور گوشت سخت ہو تو مزاج اوسکا سردی کے جانب مائل ہوگا یا خشکی کیطرف یا دونون کی جانب اور جس کسی کا گوشت نرم ہوا اور سخت اور آگندہ یعنی گٹہنسا ہوا نہو تو گرمی اوسکی مزاج پر غالب ہوگی یا تری یا دونون اور معتدل جسمونمین خون زیادہ چربی سے ہوتا ہی اور مزاج بہی معتدل ہوتا ہے اور گوشت سختی اور نرمی مین معتدل ہوتا ہی

باب چہٹا دوسری گفتار سے عادتونمین سے

جسوقت کہ کوئی کام بہت دفعہ تہوڑا تہوڑا کیا جاتے یا غذا بہت دفعہ تہوڑی تہوڑی کہائی جائے تو وہ کام اور وہ غذا عادت ہوجائیگی کیونکہ بہت جسم ایسے ہوتے ہین کہ بسبب عادت کرنے کی وہ عادت اونکی مثل مزاج اصلی کے ہوجاتی ہی اور عادت مثل مزاج اصلی کی اس حدکو پہونچتی ہے کہ اگر کوئی کام بد یا کوئی غذا بد کی عادت کرین تو نقصان نہ پہونچیگا اور اگر نقصان بہی ہوگا تو دیر مین ہوگا اور بہت کم ہوگا اور نیک غذا اور نیک کام کی اگر عادت ہو تو منفعت اوسکی جلد ظاہر ہوگی اور عادت بد چیزون کی نقصان دیتی ہی اور ہاتھ اوس عادت سے اوٹہانا اور اوس عادت پر رہنا بہی زیان رکہتا ہے لیکن رہنا اوس عادت پر اسواسطے برا ہے کہ وہ عادت بد ہی اور ہاتھ اوٹہانا اوس عادت سے اسلیے نقصان رکہتا ہی کہ عادت ہی اور عادت کرنا نیک چیزونکی بہت مفید ہی اور ہاتھ اوٹہانا اوس عادت سے بہت نقصان کرتا ہے اور معلوم کرین کہ جس طرح مزاج مادرزادی کا پلٹنا اور پہرنا دشوار اور خطرناک ہوتا ہے اسیطرح ہر عادت کا بہی پلٹنا اور پہرنا دشوار ہی لیکن اگر کسی جسم کو حاجت ہووے کہ عادت اوسکی پلٹنا چاہین تو بتدریج یعنی رفتہ رفتہ پہیرین اور جسوقت مزاج اور عادی بد ہو تو وہ بہی اندک اندک بتدریج ساتھ غذاؤن اور کامون کے جو ضد اوسکی ہون پہیرنا چاہیے اور کام اور پہر کتین جنسے آدمی کو ماندگی اور رنج پہونچے اور اسی طرح کام اور قوتین مثل لکہنے اور پڑہنے اور چیزون کی ہر ایک کو مزاج اور قوتونمین اندر جسم کے اثر تمام ہے طبیب کو ان باتون سے غافل نرہنا چاہیے بابت نگاہ رکہنی تندرستی یا معالجے کے واللہ اعلم

باب ساتوان دوسری گفتار سے شناخت مین مزاج معتدل اور غیر معتدل کی بطریق کلی

مزاج معتدل اور غیر معتدل پانچ طریق سے معلوم کرنا چاہیے ایک یہ کہ ہاتھ جسم پر رکہین اگر نہایت گرم ہو بے سبب تو معلوم کرین کہ مزاج گرم ہے اور اگر سرد ہو تو مزاج سرد ہے اور جو معتدل ہو مزاج معتدل ہی دوسرے یہ کہ خیال کرین کہ اگر گوشت اعضا کا سخت ہی تو مزاج خشک ہوگا اور جو نرم ہے تو مزاج تر ہوگا اور جو معتدل ہے تو مزاج معتدل ہوگا تیسرے یہ کہ معلوم کرین کہ اعضا پر گوشت اور چربی برابر ایک دوسرے کے ہے تو جان لینا چاہیے کہ وہ مزاج سرد اور تر ہے مگر سردی اور تری بہی برابر ہوگی اور جو چربی زیادہ ہی تو سردی تری پر غالب ہوگی

اس بیان سی سمجھنا چاہیئے کہ زیادتی گوشت اور چربی کی نشانی تری مزاج کی ہے اور چربی کا تھوڑا ہونا نشان
گرمی مزاج کا ہے اور جسوقت گوشت اور چربی دونون قلیل ہون تو نشان گرمی اور خشکی کا ہے اور مادہ چربی
اور فربہی مین جزوی خون سے ہے اور مزاج سرد مین بہت ہوتی ہے اور گرم اعضا پر چربی کچھ نہین ہوتی ہے جیسے
مثل دل اور جگر کے اور جو کچھ ہوتی ہے سرد اعضا پر ہوتی ہے مانند غشا یعنے جھلی کے اور اوس گوشت مین
جسکا مزاج سردی مائل ہو فسردہ ہوتی ہی جیسے عورتون کے گوشت پر اور اور جانورونکی مادہ کے گوشت پر
چوتھے مزاج انسان کا بالونمین نگاہ کرین اور بال تین طریق سے نشان دیتے ہین اوپر مزاجون کے ایک بہت
اور موٹے ہونے سی دوسرے رنگ سی تیسرے موڑی ہونے اور سیدہی ہونے سی اگر بال بہت کثرت سی
ہین اور موٹے ہین تو مزاج انسان کا گرم ہوگا اور جو بال تھوڑے ہین اور باریک مزاج اوسکا سرد ہوگا اور
جو دونون صورتونمین معتدل ہے تو مزاج معتدل ہوگا اور جو موڑی ہوتے اور برہم شکستہ ہین مزاج خشک
ہوگا اور جو سیدہی ہین اور ناشکستہ مزاج تر ہوگا اور جو دونون صورتونمین معتدل ہین مزاج معتدل
ہوگا اور جو سیاہ ہین مزاج گرم ہے اور جو سرخ ہین یا بہورے مزاج معتدل ہے اور جو رنگ سرخ مائل بسفیدی ہے
اور زردی کی ہو مزاج سرد ہوگا پانچوین رنگ پوست سی نگاہ کرین اگر سرخ ہی مزاج گرم ہے اور اگر پوست
انسان کا سفید ہے مزاج سرد اور جو رنگ تیرگی مائل ہے تو معلوم کرین کہ سردی کم غالب ہی اور جو سیاہ ہے
مزاج گرم اور خشک ہی اور جسوقت مزاج سب اعضا کا ساتھ ایک دوسرے کی برابر ہو تو اعضا بھی کوچکی اور بزرگی
اور سردی اور گرمی اور خوبی اور برائی مین ساتھ ایک دوسرے کے برابر ہونگے اور سینہ چوڑا اور رگین کشادہ اور نبض عظیم
اور گوشت سخت اور وہ رنگ جو مائل بسیاہی ہو یا سرخی اور کثرت بالون کی اور لاغری یہ سب نشانیان
گرمی اور خشکی مزاج کی ہین اور جو کچھ برخلاف اسکے ہو نشان سردی اور تری کا ہے اور جو کچھ اس کے اور اوسکے
درمیان مین معتدل ہے تو مزاج معتدل ہوگا **باب آٹھوان دوسری گفتار سی شناخت**
مین مزاج صحیح ہر عضو کے ہی اور وہ چھہ فصل کہتا ہے **فصل پہلی شناخت مین مزاج دماغ**
کی ہے دماغ معتدل اگر سر بڑا ہو اور شکل اوسکی طبعی ہو جیسا کہ تشریح مین مذکور ہوگا اور ساتھ بزرگی سر کے گردن
موٹی ہو اور سینہ چوڑا اور ہڈیان پشت کی مہرونکی قوی ہون تو حال دماغ کا نیک ہوگا اور دماغ گرم کی نشانی
یہ ہی کہ رنگ چہرہ اور آنکھون کا سرخ ہوگا اور رگین آنکھون کی کہڑی ہوتی اور ظاہر ہونگی اور بال سر کے بعد
مادرزادگی کے جلد پیدا ہونگے اور رنگ بالونکا نیک ہوگا سرخ ہو یا سیاہ اور اگر سخت گرم ہو تو رنگ بالونکا
بہورا ہوگا اول اور جتنی عمر بڑہتی جائیگی بال سرخ ہونگے یہانتک کہ آخر درجہ سیاہ ہو جائینگے اور بڑہاپے مین دور
ہو جائینگی خصوصا اگر حرارت غالب ہو اور صاحب دماغ گرم کو ہوای گرم اور سورج اور طعام اور شراب گرم سے

درد سر میا ہوگا اور خواب اوسکی سبک ہوگی اور نشانیان دماغ سرد کی یہ ہین کہ بال سر کے سپید ہونگے اور
ناشگفتہ اور رنگ چہرہ کا ساتھہ زردی اور سفیدی کے مائل ہوگا اور صاحب اوسکا ہوس سرد اور ہواے سرد اور طعام سرد اور
شراب سرد سے رنجیدہ ہوگا اور زکام اور نزلہ بہت ہوگا اور رنگ آنکھونکا سرخ نہوگا اور رگین باریک ہونگی اور
پوشیدہ اور نیند اچھی طرح آئیگی دماغ خشک کی علامت یہ ہے کہ اوسکے سر مین کچھہ تری نہوگی اور حواس تیز ہونگے
مثلاً آواز آدمیون کی اور خوشبوئین اور بدبوئین اور مزہ سب چیزون کے جلد دریافت کرلیگا اور نیند اوسکو
کم آئیگی اور سر کے بال جلد نکلینگے اور موٹے موٹے ہونگے اور کچھہ موٹی ہوتے ہونگے اور جلد دور بھی ہو جائینگے
دماغ تر مین حواس کند ہونگے اور تری بہت دماغ سے جاری ہوگی اور نیند بہت غالب ہوگی دماغ گرم اور خشک
مین دماغ سے کچھہ رطوبت نہ جاری ہوگی اور حواس تیز ہونگے اور نیند بہت کم آتی ہے اور بال بہت کثرت سے
اور سیاہ اور موٹے ہوتے گھونگھر والے ہوتے ہین اور جلد نکلتے ہین اور رنگ چہرہ کا سرخ ہوتا ہے یا گندم گون
اور جلد بال دور ہوجاتے ہین دماغ گرم اور تر مین وہ تری جو دماغ سے جاری ہوگی تو قوام اوسکا اور رنگ اوسکا
پختہ ہوگا اور چہرہ کا رنگ خوب ہوگا اور روشن اور رگین آنکھونکی بھری ہوئی ہونگی اور ظاہر اور بال سر کے
ناشگفتہ ہونگے یا کم شکن اور مائل بسرخی ہونگے اور گرم چیزون سے سر اوسکا اندکے گران ہوگا اور تری دماغ
مین اتنی ہوگی کہ گرمی اور تری مین اعتدال سے باہر نہوگی اور جسوقت اعتدال سے دور ہو تو ہواے جنوب
اور دھوپ اور سب چیزین گرم اور تر سخت نقصان دیتی ہین اور سر کی بیماریان بہت عارض ہوتی ہین
اور بیداری کم ہوتی ہے اور اگر چاہے کہ خواب کرے نیند اچھی طرح نہ آویگی اور خیال اور خواب شوریدہ بہت
دیکھیگا اور حواس کند ہونگے اور جو حرارت غالب ہو تو نشانیان حرارت کی ظاہر ہونگی اور جو تری غالب ہو نشانیان تری کی
ظاہر ہونگی اور دماغ سرد اور خشک مین رنگ چہرہ کا تیرہ ہوگا اور سب سرد چیزون سے صدمہ اوسکا ضرر پائیگا مگر قدرے دماغ
اوسکا سبک ہوگا اور عمر جوانی مین حواس تیز ہونگے اور بڑھاپے مین بال سر کے ضعیف ہونگے اور رنگ
چہرہ کا زرد ہوگا اور جلد سفید ہوجائیگا اور جو خشکی سردی کے اوپر غلبہ کرے تو جلد بال دور ہوجائینگے اور
دماغ سرد اور تر مین وہ کیفیت ہوگی جو سرد دماغ کے مزاج مین کہا گیا ہے نشانیان سردی اور تری کی دونون
غالب ہونگی **فصل دوسری مزاجہاے چشم کی شناخت مین ہے** چشم گرم مین حرکتین
آنکھونکی جلد جلد ہوتی ہین اور رگین ظاہر اور رنگ اوسکا سرخی مائل ہوتا ہے چشم سرد مین سب علامتین
برخلاف اوسکے ہونگی چشم خشک چھوٹی ہوتی ہے اور خشک اور آنسو اور میل چیپڑ نہین ہوتے اور حرکت اوسکی
سبک ہوتی ہے اور درد چشم کم ہوتا ہے اور رگین باریک ہوتی ہین چشم تر بزرگ ہوتی ہے اور میل بہت نکلتا ہے
اور آنسو باعتدال جاری ہوتے ہین **فصل تیسری دل کے مزاج کی شناخت مین ہے**

دل گرم مین سانس اور نبض دونون عظیم ہوتی ہین اور سریع اور متواتر اور مرد شجاع ہوتا ہی اور کام کرنے مین
خوش ہوتا ہے سستی نہین کرتا اور کچھ کسل نہین رکھتا اور اگر سخت گرم ہو تو صاحب اوسکا جلد باز اور بہادر
اور غضبناک ہوگا اور سینہ اوسکا چوڑا ہوگا اور سینہ پر اور گرد اگرد سینہ کے بال بہت ہونگے اگر چہ یا وجود چوڑا
ہونے سینہ کے سر چھوٹا ہو تو نشان درست ہی اس بات کا کہ مزاج دل کا سخت گرم ہے اور چوڑا ہونا سینہ کا
ساتھ بزرگی سر کے نشان کمال ہے کہ مزاج دل کا سرد ہے اور جسوقت سینہ اور سر دونون لائق ایک
دوسرے کے ہون تو اعتبار اور نشانون پر کرنا چاہیے اور جسوقت دل گرم ہو تو تمام جسم گرم ہوگا اگر مزاج جگر کا
سرد ہوگا اور ساتھ دل کے مقابلہ کریگا کہ ساتھ گرمی دل کے بدن گرم ہو وے اور دل سرد مین نبض صغیر ہوتی ہی
اور متفاوت اور سانس بھی اسی طرح پر ہوتی ہے اور صاحب اوسکا بد دل ہوتا ہے اور سب کامون مین سستی
کرتا ہے اور سینہ بالون سے برہنہ اور فربہ ہوتا ہے اور جسوقت دل سرد ہووے تو تمام بدن سرد ہوگا اگر مزاج
جگر کا گرم ہوگا اور ساتھ سردی دل کے برابری کریگا اور دل خشک مین نبض صلب ہوتی ہی اور صاحب اوسکا
سب کامون مین آہستگی کرتا ہی اور کسیوقت اس مزاج کا آدمی جو غصہ کریگا تو مشکل سے خاموش ہوگا اور سب جسم
اوسکا خشک ہوگا اگر تری جگر کی ساتھ خشکی دل کے برابری نکرے اور دل تر مین نبض نرم ہوتی ہی اور صاحب
اوسکا جلد ہر ایک کام سے متغیر ہوگا اور جلد غصہ اختیار کریگا اور جلد ساکن ہوگا اور تمام جسم نرم ہوگا اگر خشکی جگر کی
ساتھ تری دل کے برابری نکرے اور دل گرم اور خشک مین نبض صلب ہوتی ہے اور عظیم اور سریع
اور متواتر اور سانس بھی اسی طرح پر ہوتی ہی اور سینہ پر اور گرد اگرد سینہ کے بال بہت ہوتے ہین اور صاحب اوسکا سب کامونمین
سبک ہوتا ہی اور جلد باز اور جلد غصہ کرتا ہی اور جلد ساکن ہوتا ہی اور جس کسی کا سینہ چوڑا ہو تو دل گرم اور خشک ہوگا اور سانس عظیم اور
سرعت اور تواتر کی حد سے باہر ہوگی اور دل گرم اور تر مین نبض اور سانس دونون عظیم ہوتی ہین اور سریع اور
متواتر نہین ہوتین اور سبکی اور جلدی کامونمین بہ نسبت مزاج گرم و خشک کی کمتر ہوتی ہے اور بال سینہ پر کم ہوتے
ہین اور جلد غصہ اختیار کرتا ہے اور جلد خاموش ہوتا ہے اور دل سرد اور تر مین نبض نرم ہوتی ہی اور صاحب اوسکا
بد دل اور کسلمند ہوتا ہی اور سینہ پر بال نہین رکھتا اور سب سے موافقت اور خوشامد کیا کرتا ہے اور دل سرد اور خشک
مین نبض صلب ہوتی ہی اور صغیر اور سانس معتدل ہوتی ہی اور سینہ پر بال نہین جمتے اور کسلمند ہوتا ہی مگر اسدرجہ
نہین ہوتا۔ جیسا کہ مزاج سرد اور تر مین ہوتا ہے اور سبکی ہوتی ہی اور صاحب اوسکا نہایت جلد باز ہوتا ہے
اور ... خوشی کبھی نہین رکھتا اور غصہ ... اور کسی وقت غصہ کرتا ہے تو ... آہستہ آہستہ ...

فصل پانچوین مزاج جگر کی شناخت مین — سمجھنا معلوم کرنا چاہیے کہ رگین جو جگر سے اوگی ہین
اونکو اوردہ کہتے ہین پس جسوقت کہ مزاج جگر کا گرم ہووے تو اوردہ فراخ ہونگے اور صفرا بہت پیدا ہوگا اور

خون گرم ہوگا اور تمام جسم بھی گرم ہوگا اگر سرد دل اوسکے ساتھ برابری نکرے اور سن کہولت مین سودا
پیدا ہوگا اور ایسی مزاج والے کے شکم پر تھوڑا نصف شکم پر اپنی طرف بال بہت پیدا ہونگے اور جگر سرد مین
اور رگین تنگ ہوتے ہین اور باریک اور رطوبت اونمین بہت ہوتی ہے اور خون سرد ہوتا ہے اور سب
اعضا بھی سرد ہوتے ہین اگر دل گرم ساتھ اوسکے برابری کرے اور شکم پر بال مطلق نہین ہوتے اور جگر
خشک مین خون گاڑھا ہوتا ہے اور قلیل اور رگین اور وہ سخت اور بدن خشک ہوتا ہے اور جگر تر مین خون
بہت ہوتا ہے اور رگین اور وہ نرم اور سب اعضا بھی نرم ہوتے ہین اگر خشکی دل کے ساتھ اوسکی برابری نکرے
اور جگر گرم اور خشک مین بال شکم پیٹ ہوتی ہین اور خون سخت غلیظ اور تھوڑا ہوتا ہے اور صفرا بہت
پیدا ہوتا ہے سب مزاجون سے زیادہ اور عمر کہلی مین سودا پیدا ہوتا ہے اور رگین اور وہ فراخ ہو جاتے ہین اور
سخت اور سب اندام بھی ایسی ہی ہوتی ہین اور جاننا چاہیے کہ حرارت دل کی ساتھ سردی جگر کے برابری کر سکتی ہے
اور سردی دلکی ساتھ گرمی جگر کے برابری نہین کر سکتی اور جگر گرم اور تر مین خون سب مزاجون سے زیادہ ہوتا ہے اور بال
شکم کے بہ نسبت مزاج گرم اور خشک کے کم ہوتی ہین اور رگین موٹی اور سب اندام گرم اور نرم ہوتی ہین اور کیموس تولد کرتا ہے اور
بہت بیماری ہوتی ہے پس جس وقت گرمی تری پر غالب ہے تو کیموس کم تر ہوگا جگر سرد اور تر مین شکم اور حوالی جگر بال سے برہنہ ہوتا ہے اور
خون ساتھ رطوبت کی ملا ہوا ہوتا ہے اور رگین اور وہ اور سب اعضا سرد ہوتے ہین اگر حرارت دلکی غلبہ
نکرے جگر سرد اور خشک مین خون کم پیدا ہوگا اور رگین اور وہ باریک ہونگی اور حوالی جگر اور شکم بالون سے برہنہ
رہتا ہے اور سب اعضا سرد ہوتے ہین اگر حرارت دلکی غلبہ نکرے **فصل پانچوین شناخت مین**
مزاج معدہ کے سے ہے معدہ گرم کی علامات سے یہ ہے کہ بھونک سے زیادہ طعام ہضم ہوگا اور وہ غذا
جو اور کسی طرح کے معدہ مین نہ ہضم ہوتی ہو ایسی گرم معدہ مین بخوبی ہضم ہو جائیگی جو طعام اور کسی طرح کے معدہ مین
ہضم ہوتا ہو اس معدہ مین سوختہ ہو جائیگا اور دہوان سا اوٹھیگا اور درد سر پیدا ہوگا اور معدہ سرد مین بھونک طعام کی
زیادہ ہضم سے ہوگی اور کہانا ترش ہو جائیگا اور کھٹی ڈکارین پیدا کریگا اور بھونک سرد چیزونکی ہوگی اور اونکو
اچھی طرح صاحب اوسکا کہا سکیگا مگر اوسنے رنجور ہوگا اور معدہ تر مین پیاس کم ہوتی ہے اور تر چیزون کی
آرزو کرتا ہے اور معدہ خشک مین پیاس بہت ہوتی ہے اور قدرے پانی اوسکو کفایت کرتا ہے اور
اگر بہت پانی پیا جائے تو اوسپر گران ہوگا اور صاحب اوسکا خشک چیزون کی آرزو کرے گا اور وہ
خشک چیزین اکثر نقصان دینگی اور فرق اصلی اور عارضی مزاج مین یہ ہے کہ صاحب مزاج اصلی
اون چیزون کی خواہش کریگا جو اپنے مزاج کے موافق ہونگی اور صاحب مزاج عارضی مخالف اپنے
مزاج کی چیزونکی آرزو کریگا مگر اگر ایک مدت گذر جائے اور مزاج عارضی مثل مزاج اصلی کے ہو جائے تو وہ بھی

چیزین مثل غذا کی خواہش کریگا **فصل چھٹی شناخت مین مزاج خصیون اور اوعیہ منی کے**
خصیہ گرم مین پیڑو پر اور گرد اگرد پیڑو کے بال بہت ہوتی ہین اور صاحب اوسکا بہت جماع کرنیوالا ہوتا ہی اور فرزند
نرینہ بہت اوس سے پیدا ہوتی ہین اور خصیہ سرد مین احوال اوسکا برخلاف اسکے ہوتا ہی اور خصیہ تر مین بہت منی
پیدا ہوتی ہی اور خصیہ خشک مین منی گاڑہی ہوتی ہی اور جلد جلد خواب دیکھتا ہے اور جماع پر حریص ہوتا ہے
اور بہت اولاد پیدا ہوتی ہے اور پیڑو پر اور گرد پیڑو کے بال بہت ہوتی ہین لیکن جلد کام سے عاجز ہوتا ہے
اور اگر زیادتی جماع پر زیادہ حرص کریگا تو نقصان سخت اوسکو پہونچیگا اور خصیہ گرم اور تر مین بہت منی ہوتی ہے
اور قوام اوسکا نیک ہوتا ہی اور شہوت جماع کی زیادہ صاحب مزاج گرم و خشک سے ہوتی ہے لیکن کثرت
جماع کی اوسکو نقصان کم دیتی ہے اور بال پیڑو کے گرداگرد باندازہ ہونگے اور خصیہ سرد اور تر مین صاحب اوسکا
دیر مین بالغ ہوگا اور دیر مین کام سے فارغ ہوگا اور جماع پر حریص نہوگا اور منی بہت رقیق یعنی تنک ہوگی اور
گرد پیڑو کے بال نہونگے اور فرزند کم پیدا ہونگے مگر دختر بہت ہونگی اور خصیہ گرم اور خشک مین تہوڑی منی ہوگی اور
پتلی اور صاحب اوسکا جماع پر حریص ہوگا اور بال پیڑو پر کم ہونگے اور دونون خصیہ اوسکے نہایت چہوٹے
ہونگے اور اکثر فرزند اوسکے سقط ہوجائینگے اور خصیہ سرد اور خشک مین منی گاڑہی اور تہوڑی ہوتی ہے
اور باقی سب جانتو نین ساتھہ مزاج خشک کی برابر ہوگا **گفتار تیسری شناخت مین خلطونکے**
ہی اور اوسکے چھہ باب ہین باب پہلا گفتار تیسری سے اس امر کی بیان مین ہے
کہ خلط کیا ہے اور کتنی ہین خلط ایک رطوبت ہی آدمی کے جسم مین روان اور مقام طبعی اوسکا
رگین ہین اور وہ اندام جنکا درمیان خالی ہے مانند جگر اور تلی اور پتہ کے اور یہ خلطین غذا سے پیدا ہوتی ہین
پس بعض خلطین نیک ہین اور بعضی بد جو نیک ہین وہ ایسی ہین کہ جسم کے اندر کی تری جو خرچ ہوجاتی ہے
یہ اوسکی عوض قائم ہوجاتی ہین اور بد خلطین ایسی کام کے لائق نہین ہوتین پس ایسی بد خلطون سے بدن کو
پاک کرین ساتھہ دواؤن کے اور خلطین جسم مین چار ہوتی ہین خون بلغم صفرا سودا **باب دوسرا**
شناخت مین احوال خون کے ہے طبعی خون گرم ہے اور تر اور جو کہانے کی چیزین کہائی
جاتی ہین اوسوقت غذا ہونگی جب خون بنجائینگی اور کہانے کی چیزون کو غذا اسواسطے کہتی ہین کہ آدمی کا جسم
ہین خون ہوجاتی ہین اور اعضا مین پہنچتی ہین اور جسم اوسنے پرورش پاتا ہے اور خون کی دو قسمین ہین
ایک سخت اور بہت سرخ ہوتا ہے اور پتہ کاڑہا ہوتا ہے ایسا خون جگر مین رہتا ہے اور اون
رگونمین جو جگر سے اوگین ہین کہ عربی ہین اوردہ کہتی ہین اور دوسری قسم خون کی سرخ ہی اور روشن اور گرم
اور روان زیادہ اوس سی اور یہ دل مین رہتا ہی اور اون رگونمین جو دل سے اوگی ہین اور اسی سبب سے

گرم زیادہ ہوتا ہے اور عربی مین اون رگونکو شرائین کہتے ہین اور ایک رگ کو شریان کہتی ہین
اور خون طبعی غلظت اور رقت مین معتدل انتہائی اور سرخ اور میٹھا اور خوشبو بس ایسا خون جگر معتدل مین ہوتا ہے اور غذائے
معتدل سے اور سا لہا سے کودکی مین زیادہ پیدا ہوتا ہے اور فصل بہار اور بعد حرکتون معتدل اور بعد
شادیون کے بھی خون طبعی بہت ہوتا ہے اور منفعت خون کی یہ ہے کہ بدن کو پرورش کرتا ہے اور اعضا کو بڑہاتا ہے
اور سردی کے موسم اور بڑہاپے کی عمر مین جسم کو گرم رکھتا ہے اور حرارت اوسکی سے قوتین طبعی اور حیوانی مدد
پاتی ہین کہ ہر قوت کام اپنا تمام کرتی ہے اور ایسا خون پوست کو روشن کرتا ہے اور چہرہ کا رنگ سرخ رکھتا ہے
اور خون غیر طبعی کی دو قسمین ہین ایک یہ کہ مزاج اوسکا بد ہو جیسا کہ گرم اور تر ہو یا سرد اور تر بدون اسکے کہ کوئی شے
اوسمین ملے دوسرے یہ کہ صفرا یا سودا یا بلغم اور فنی اوسمین ملا اور اوسکو تباہ کرے اس سبب سے مزہ اور بو اور رنگ
اوسکا پلٹ جاتا ہے اگر صفرا ملجائے تو تلخ ہوجاتا ہے اور روشن اور اگر سودا ملجاے تو ترش ہوجاتا ہے اور سیاہ
اور گاڑہا اور جو بلغم ملجائے تو شیرینی کم ہوگی کچھہ مزہ نہوگا اور جو ساتھہ بلغم کے کچھہ حرارت غلبہ کرے اور خون مین ملے
تو وہ خون بنسبت خون طبعی کے کم رنگ زیادہ سب خون کی قسمون سے ہوگا اور گاڑہا بھی ہوگا اور جو حرارت
ضعیف ہو تو قوام پتلا اور مزہ کہٹا ہوگا

باب تیسرا گفتار تیسری سے شناخت مین احوال بلغم کے

ہے بلغم دو طرح پر ہے طبعی اور نا طبعی لیکن طبعی ایک غذا ہے کچی کہ حرارت اور قوت معدہ نے
اوسکو تمام نہ ہضم کیا ہوا اور یہ قسم بلغم کی ہوسکتا ہے کہ جو حرارت اصلی اور قوت ہاضمہ کی یعنی قوت گوارندہ
قوی ہو تو ہضم ہوجاتیگی اور غذا ہوگی اسواسطے کہ وہ ایک خون ہے تمام ناپختہ اور رنگ اوسکا سفید ہوتا ہے
اور خون سے گاڑہا زیادہ اور کچھہ مزہ نہین رکھتا اور طبیعت اوسکی بقیاس اوسکے ساتھہ خون اور صفرا کے
سرد ہوتی ہے اور اللہ تعالی نے بلغم کے واسطے کوئی جگہہ خاص مقرر نہین کی ہے جسطرح صفرا اور سودا کی
جگہہ خاص ظاہر کی ہے اور تمام جسم مین آدمی کے بلغم کو پراگندہ چھوڑ دیا ہے مانند خون کے اسواسطے کہ
بلغم طبعی خون کے مشابہ ہے اور جسم کی احتیاج اوس سے ضروری ہے کئی طرح سے ایک یہ کہ جسوقت کوئی ایسا
سبب عارض ہووے کہ غذا اعضا مین دیر مین پہونچیگی تو نزدیک ہر اندام کے کچھہ اوسمین سے حاصل ہو کہ
حرارت اصلی اور قوت ہاضمہ جو ہر ایک اندام مین ہے اوسمین توجہ کرے اور اوسکو تمام پکا دے اور ہضم کرے
پس وہ غذا ہی بدن ہوجاتی اور یہ حاجت جو مذکور ہوئی ہے نہ صفرا مین ہے نہ سودا مین ہے کیونکہ یہ دونون ایسے کام کے لائق
نہین اسواسطے کہ یہ دونون پختہ ہین اور تمامی سے گذر گئی ہین اور قوت ہاضمہ اوسمین تمامی پختگی سے پھر نہین عمل
کرسکتی ہے دوسری مرتبہ پکانے اور ہضم کرنے مین لیکن اس بلغم کو کہ ہنوز خام ہے قوت ہاضمہ اوسکو
پکا سکتی ہے اور حاجت دوسری بلغم طبعی سے یہ ہے کہ کچھہ اوس بلغم سے خون مین اگر ملے تو خون اوسکے

سبب سے لائق غذا اون اعضا کی ہوگا جنکا مزاج سرد اور تر ہے مانند دماغ کی حاجت تفسیری یہ ہے کہ گاڑھا ہونا
اور گرمیونکو بدن کی کہ حرکت بہت رہتی ہے تر رکھتا ہی تا کہ بسبب اوس حرارت کے جو حرکت [illegible]
خشکی اونمین ظاہر ہونے پاوے اور معدن بلغم کا معدہ ہی جسوقت حرارت معدہ مین کم ہو [illegible] اور
ہاضمہ سخت ضعیف ہوتی ہی تو بلغم بہت پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر کہانے کی چیزین سرد اور تر ہوون اور موسم
سردی کا ہو اور آدمی بھی ریاضت اور حرکت کم کرے اور کوئی اندیشہ دلپر نہو اور بلغم ناطبعی چار طرح پر ہے
ایک قسم نہایت رقیق یعنی پتلی ہے اوسکا نام بلغم مائی ہے دوسری قسم نہایت غلیظ ہی اوسکو بلغم مخاطی
کہتے ہین تیسری قسم مانند شیشہ پگھلے ہوئے کے ہی اوسکو بلغم زجاجی کہتے ہین چوتھی قسم گاڑھی سب سے ہی اوسکو بلغم
جصی کہتے ہین اور جصی اسواسطے ہوتا ہے کہ گانٹھون اور گرہون مین دیر تک رہتا ہی اور جو لطیف ہے
اوسمین سے خرچ ہوجاتا ہی اور باقی مثل گچ کے رہتا ہے کہ عربی مین گچ کو جص کہتے ہین اور مزہ ہر ایک کا ساتھ
سبب دوسرے کے پلٹ جاتا ہی لیکن جو بلغم کہ بہت رقیق ہی مزہ اوسکا میٹھا ہوتا ہے اور جو اندر کے حرارت
اوسمین عمل کرے اور اوسکو جوش دیوے تو مزہ اوسکا ترش ہوجائیگا جس طرح میوونکا پانی اور دودہ کہ حرارت
ہوا سے جوش کہاتا ہی اور کہٹا ہوجاتا ہے اور پسینہ بو ہونگا اور اون آدمیونکا پسینہ جنکی جسم مین تری غالب ہے
اور مزاج اونکا از بس گرم ہو اور جسوقت حرارت قوی زیادہ اوسمین عمل کرے اور کوئی چیز سوختہ اوسمین ملے
تو اوسکو شور کردیگی چنانچہ پانی دریاؤن کے بھی اسی سبب سے کہاری ہوجاتی ہین اور جو بلغم کہ گاڑھا ہو اگر سبب
گاڑہی ہونیکا خامی ہو تو کچہ مزہ نہوگا اور نہایت سرد ہوگا اور جو بسبب دیر رہنے کے گاڑھا ہو اور صفرای سوختہ
اوسمین ملے اور اوسمین دخل کرے تو مزہ اوسکا تلخ ہوگا اور جو سودا اوسمین ملے تو مزہ اوسکا ترش ہوگا اور عفص
یعنی کسیلا اور جو ویسی ہی خالص رہے تو سرد و تر سب قسمونسے ہوگا واللہ اعلم

باب چوتہا تیسری گفتار سے شناخت مین احوال صفرا کے ہے

صفرا کی دو قسمین ہین طبعی اور ناطبعی لیکن صفرای طبعی
ایک خلط ہی تیز اور بہت گرم اور سبک زیادہ خون سے اسواسطے کہ وہ جہاگ ہی خون کا اور رنگ خاص اوسکا
زرد ہی اور مزاج گرم اور خشک اور مزہ تلخ اور تولد اوسکا جگر مین ہوتا ہے اور جسوقت جگر سے نکلتا ہی تو کچہ اوسمین سے
خونمین ملکر رگونمین گذرتا ہی واسطے دو کام کے ایک یہ کہ اگرچہ خون ایک خلط روان ہی مگر صفرا اوس سے روان [illegible]
اور جسم مین گذرگاہ تنگ اور رگین باریک بہت ہین اس صفرا مین سے قدری اوسمین ملتا ہی کہ خون بسبب [illegible] اوسکی
تیزی کے اون گذرگاہون اور رگون باریک مین گذرتا ہی اور سب اعضا مین پہونچتا ہے دوسرا یہ کہ [illegible]
خونمین ملکر غذا ششکی ہوتا ہی اور شش کو عربی مین ریہ اور ہندی مین پہیپہڑا کہتے ہین اور [illegible]
سے ہے کہ پہیپہڑا سبک ہوتا ہے اور درمیان مین اوسکے بہراو نہین ہوتا اور اوسکے اندر کشادگی بہت ہوتی ہے

اور ہمیشہ جنبش یعنی حرکت کرتا رہتا ہے بہت جلد جلد اور پھیلتا اور کشادہ ہوتا اور حرکت جلد جلد اوسکی اسی سبب سے ہے
کہ نہ ہووے اوسمین صفرا اور یہ ہے کہ اس اوسکی کہ ہو جاتا اس سبب سے ہووے اور کسواسطے جاتا ہے
رہتا ہے مقام پر اپنے مذکورہ اور پتہ صفرا کے لیے ایسا تھیلی ہے کہ اگر نہ ہو باہر پہلے ایک
جارہت ہوا اور وہ زہرہ یعنی پتہ ہے کہ اوس خزانہ مین جمع رہتا ہے اسلئے دو کام کے ایک یہ کہ زہرہ
ہر کہ غذا اوسکی صفرا ہوا چاہئے کہ اول یہ خزانہ غذا اپنی ساتھہ قدرے خون کے کہ اسمین ملا ہو حاصل کرتا ہے دوسرے
یہ کہ اسواسطے پتہ مین جمع رہتا ہے کہ تمام صفرا ساتھہ خون کے تمام بدن مین پراگندہ نہووے کیونکہ اگر ایسا ہوتا کہ تمام
خون کے ساتھہ تمام جسم مین جاتا تو وہ اعضا جنکی غذا صفرا نہین ہے اعتدال سے باہر ہوجاتے اور ہمیشہ آدمی کا
موںھہ تلخ رہتا اور ہمیشہ بدن آدمیون کے یرقان کی علت مین مبتلا رہتا اور یرقان ایک بیماری ہے اسطرح
کی کہ وہ راہ جو درمیان جگر اور پتہ کے ہے بند ہوجاتی ہے اور وہ صفرا جو پتہ کے اندر داخل ہے خون مین بلکہ تمام
بدن مین پھیلجاتا ہے اس سبب سے جلد انسان کی اور سفیدی آنکھون کی زرد ہوجاتی ہے اور مریض اوسکا لاغر ہوتا ہے
اگر کوئی تدبیر اور علاج نکیا جائے تو جسوقت اوس صفرا سے مقدار زائد دل کے پاس پہونچیگا تو آدمی مرجائیگا
تیسرے یہ کہ وہ صفرا جو پتہ مین جمع رہتا ہے قدرے اوسمین سے آنتون پر گرتا ہے اور آنتونکو بلغم اور خلطون غلیظ سے
دہوتا ہے اور تیزی اوسکی عضلہای مقعد کو خبر دیتی ہے کہ آدمی قضای حاجت کو اوٹہتا ہے اور جسوقت وہ
راہ جو آنتون اور پتہ کے بیچ مین ہے بند ہوجائے تو کرم دراز اور خورد اور وہ قسم جنکو کدو دانہ کہتے ہین آنتون مین
پیدا ہوتے ہین اور قولنج بھی عارض ہوگا اسواسطے کہ اون آنتون پر صفرا نہین گرتا اور اوس آدمی کے جسم مین
یہ دونون علتین یعنی قولنج اور پیدا ہونا کرم کا ہوگا جسکا مزاج سردی کیطرف مائل ہوا ور صفرا اوس جسم مین کم
پیدا ہوتا ہو اور اللہ تعالی نے کتنی منفعتین خلط صفرا مین رکہی ہین کہ آدمی کا جسم صحیح اور سالم رہے اور جاننا چاہئے
کہ پیدا ہونا اس خلط کا اکثر غصہ کے وقت ہوتا ہے اور گرمی کے موسم مین خصوصًا جب آدمی جوان ہو اور
کام اور رنج کرے اور چیزین گرم اور خشک کہائے اور یہ صفرا اسقدر ہوتا ہے کہ قدرے اوسمین سے ساتھہ خون کے
رگونمین گذر کرتا ہے اور اندام مین پہونچتا ہے اور جو باقی رہتا ہے پتہ کے اندر جاکر جمع ہوتا ہے پھر اوسمین سے
قدرے آنتون پر اوترتا ہے پس یہ صفرا طبعی ہے اور جو اس مقدار مذکورہ سے کم یا زیادہ ہوا وہ بیماری
ہے اگر ہے وہ صفرا سے ناطبعی ہے اور اسیطرح جبتک گرمی اور خشکی اندازہ سے باہر نہو یا کوئی چیز اور اوسمین
نملے تب تک وہ صفرا طبعی ہوگا اور جو اندازہ سے گذر جائے اور اوسمین کوئی شے ملے تو ناطبعی ہوگا اور
حال اوسکا دگرگون ہوجائیگا اور جو صفرا مین کسی طرح کی رطوبت ملی اور رنگ اوسکا کم ہو تو
اوسکی کم ہوجائیگی اور اگر صفرا خون سے تمام جدا ہوا ہو تو رنگ اوسکا سرخ ہوگا بعضے لوگ اوسکا نام حمرا رکہا

اور یہ صفرا ناطبعی نہین ہی مگر اسقدر گرم بھی نہین ہے جسقدر صفرای خالص ہے اور اگر بلغم اوسمین ملے اور قوام بھی
گاڑہا ہو تو حرارت اوسکی کم ہو جائیگی اور قوام اوسکا مانند انڈے کی زردی کے ہوگا طبیب اوسکو محی کہتے ہین
اور ایک قسم صفرا کی ہے کہ معدہ گرم مین پیدا ہوتی ہے اور رنگ سبز رکھتی ہے مانند گندنا طبیبون نے اوسکا
نام کراثی رکھا ہی کیونکہ گندنا کو عربی مین کراث کہتے ہین اور صفرا سے کراثی تپ نہین پیدا کرتا اس سبب سے کہ طبیعت
اوسکو معدہ سی جلد دفع کرتی ہی یاقے کے وسیلہ یا دستون کی راہ اوسے نہین چھوڑتی کہ بہت دیر تک اوسی معدہ مین رہکے
کہ عفونت پیدا کرے اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ یہ کراثی ساتھہ اوسی قسم صفرا کے جلجای اور سبز اور طبیعت زنگار
کی ہوا اوسکو طبیب زنگاری کہتے ہین اور بدترین قسمون صفرا کی یہ قسم ہے اور مثل طبیعت زہر کے ہی اور قتل
کرنیوالا ہوتا ہے اور اگر کوئی قسم صفرا کی جلے اور گاڑہی ہوجائے اور سیاہ رنگ ہو تو اوسکو سوداے
صفراوی کہتے ہین اور رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہے اور روشن اور تیز اور ترش اور مکہی گرد اوسکے نہین
پھرتی ہے اور زمین کو جوش دیتا ہے اور ایسا صفرا جس جگہہ کہ گذر کرتا ہے جلا دیتا ہے اور [illegible] پیدا کرتا
مگر باوجود اسکے صفراے زنگاری اس سی بھی تیز زیادہ ہوتا ہے اور حال ان قسمون کا اور حال زنگاری کا مانند
حال اوس لکڑی کے ہی کہ جلائی جائے اور جلکر کوئلہ ہوجائے اوسوقت کہ جب کچی رہے اور قدری تری اوسمین
باقی رہی ہو اور جسوقت کہ سب جلجاے اور کچھ تری اوسمین نرہے تو راکھہ سفید ہو جائیگی ایسا ہی نہایت
سوختگی سے رنگ صفرا کا برنگ زنگار کے ہو جاتا ہے واللہ اعلم **باب پانچوان تیسری گفتار سے**
شناخت مین احوال سودا کے ہی جاننا چاہیے کہ سودا دو طرح پر ہے طبعی اور ناطبعی لیکن سوداے طبعی گاد
خون کی ہی اور اسی سبب سے قوام اوسکا گاڑہا اور گران زیادہ قوام خون سی ہے اور طبیعت اوسکی مثل
طبیعت زمین کے ہی سرد اور خشک اور رنگ سیاہ ہی اور مزہ اوسکا ملا ہوا ہے کہٹائی اور مٹھائی سے
اور جگر کے اندر پیدا ہوتا ہے پھر جب جگر سے باہر نکلتا ہے قدرے اوسمین سے ساتھہ خون کے رگون مین
جاتا ہے واسطے دو کام کے ایک یہ کہ بعضے اعضا ایسے ہین کہ اعتدال اونکا اوس صورت مین قائم رہتا ہی
جب کہ غذا اونکی ایسا خون ہو جسمین حصہ تمام سودا سے اوسمین ملا ہوا ہو اور وہ ہڈی ہے دوسرے یہ کہ
خون بسبب سودا کے قوی ہو جاتا ہے کہ جب اعضا مین پہونچے اور غذا ہووے تو اعضا برقرار رہین چنانچہ
تیسرے باب مین گفتار اول سے مذکور ہو چکا ہے کہ مٹی زمین کی جسم کے اندر اسواسطے ہی کہ جسم مضبوط
رہی اور جس بنیاد پر کہ قائم ہے رہی اور سودا طبیعت زمین کی رکھتا ہے اور منفعت اوسکی یہ ہے کہ
خون ساتھہ اوسکے قوی ہو جاتا کہ اوس خون سے [illegible] غذا [illegible] بنیاد بدن کو قائم رکھے اور اوس
سودا سے حصہ [illegible]

اسی طرح سودا کا بھی ایک خزانہ ہی کہ برابر جگر کے رکھا ہوا ہے اور وہ سپرز یعنی تلی ہے کہ اوسمین جمع رہتا ہے
واسطے تین کامون کے ایک یہ کہ تلی ایک عضو ہی کہ غذا اوسکی سودا ہونا چاہیے پس وہ عضو اپنی غذا پاتا ہے
دوسرے یہ کہ تمامی سودا سارے جسم مین پراگندہ نہو جاوے کہ اگر ہمگی سودا ساتھ خون کے تمام جسم مین پراگندہ
ہوتا تو وہ اندام جنکی غذا سودا نہین ہی اعتدال سے خارج ہو جاتے اور ہمیشہ جسم آدمیون کا علت یرقان
سیاہ مین مبتلا رہتا اسواسطے کہ جسوقت وہ راستہ جو تلی اور جگر کے بیچ مین ہے اور سودا اوس راہ سے
تلی مین آتا ہے بند ہو جاوے تو سودا خون کے ساتھہ تمام جسم مین پھیل جائیگا اور اوسکی سبب سے جلد انسان کی
سیاہ ہو جائیگی اگر تدبیر کھولنے اوس راستہ کی نکیجائے اور جسوقت سودای زائد دماغ کیطرف پہونچے تو مالیخولیا
ہو جائیگا اور جب دل تک پہونچیگا تو ہلاک کردیگا اور تیسری منفعت سودا کی تلی مین یہی ہے کہ قدری اوسمین سے
[illegible] پر گرتا ہے [illegible] اوس راستہ کی جو دونو کے درمیان ہے کہ اوسکی سبب سے معدہ قوی ہوتا ہے
اور [illegible] بھوک کی خواہش انسان کو ہوتی ہے پس تدبیر اور تقدیر خدا تعالی سے یہ سودا اسقدر
تلی مین [illegible] اور ساتھ خون کے غذا اندام کی ہوتا ہے اور اوسمین سے ایک حصہ اوسکا
[illegible] جو کچھہ اوسکا کام ہے سب کرتا ہی ایسے سودا کو طبعی کہتے ہین اور جو اس اندازہ سے بڑھ جاوے
یا [illegible] سو وہ سودا نا طبعی ہے اور فصل خریف مین اکثر سودا پیدا ہوتا ہے اور سالہا کہولت اور
[illegible] سرد اور خشک [illegible] ہوتا ہی خصوصا کامون مشقت اور رنج کی سے اکثر پیدا ہوتا ہی اور خون
بوڑھون کا اور خون [illegible] کا جو بہت اندیشہ کرے علمون مین اور تدبیرون مین سیاہ ہوگا اور مشابہ سودا کے
ہوگا اور سودای نا طبعی کی بہت قسمین ہین ایک یہ کہ کوئی خلط سوختہ ہو جاوے اور پھوک اور راکھہ اوسکی
سودا ہو جاوے اور جاننا چاہیے کہ سوائے خون کے اور خلطون سے ثفل یعنی پھوک جدا نہین ہوتا اور سوائے
خونکی اور خلط مین گاد نہین ہوتی کیونکہ بلغم ایک خلط ہی غلیظ اور لزج یعنی گاڑھی اور چسپندہ اوس سے کچھہ
گاد جدا نہین ہوسکتی اور صفرا ایک خلط ہی رقیق یعنی پتلی کہ اوس سے بھی اتنی گاد نہین ظاہر ہوتی کہ اوسکی کچھہ
قدر ہو اور جو کچھہ کہ جدا بھی ہوتی ہے تو طبیعت اوسکو جلد دفع کردیتی ہے اسواسطے خلط صفراوی اور گاد اوسکی
تیز زیادہ اور گدازندہ زیادہ سب خلطون سے ہے لیکن جو کوئی خلط کہ سوختہ ہو جاوے تو پھوک اور راکھہ اوسکی
سودا ہو جائیگی اگر وہ خلط بلغم رقیق ہے تو مزہ اوسکا ترش یا کسیلا ہوگا اور اگر خون سوختہ ہووے تو مزہ اوسکا
مرکب ہوگا شیرینی اور شوریت سے اور جو سودا سے طبعی سوختہ ہو تو مزہ نہایت ترش ہوگا اور زمین کو جوش
دیگا اور مکھی گرد اوسکی نجاویگی اور اگر کوئی قسم صفرا سے سوختہ ہو تو اوسکا باب گذشتہ بیان ہوچکا ہی اور علتین جو
اوس سے پیدا ہون بد زیادہ سب علتون سے ہونگی جو سوختہ ہونے اور خلطون سے عارض ہون لیکن علاج

جلد قبول کرین گی یا جلد آدمی مرجائیگا اور جو بلغم سوختہ سی ہوگی وہ علاج بدیر قبول کریگی لیکن مثل اوس براقی کے نہوگی جس طرح صفرا مین ہوگی کیونکہ مادہ اس بلغم کا نرم زیادہ اور آہستہ تر ہی اور مضرت سوداکی کہ مزہ اوسکا ترش ہو نہایت عظیم ہی لیکن اسوجہ سی کہ ترش لطیف کنندہ ہی علاج جلد زیاد قبول کرنیوالا ہوتا ہی اور سوداے ناطبعی کی سب قسمون مین سی ایک ناطبعی سودا اسطرح کا ہوتا ہے کہ جسوقت سپرز یعنی تلی ضعیف ہو اور سودا کو کم نگاہ رکھی تو وہ سوداے تمامی تلی سے نکلکر ہمراہ خون کے رگونمین گذریگا اور ساری جسم مین پہیلیگا اور سوداوی بیماریان پیدا کریگا مانند مالیخولیا اور یرقان سیاہ کے یا کسی عضو مین ورم سوداوی ظاہر ہوگا اور جو کوئی خلط دیر تک بدنمین رہی اور لطیف اوسکا تحلیل ہوجاتے اور غلیظ اوسکا باقی رہے وہ سودا ہے اور جسوقت بلغم سرد فسردہ ہووی تو وہ بھی سودا ہوجائیگا اور جسوقت بیماری بہت طول کہینچی تو وہ حال سی خالی نہوگا یا تمام بدن خصوصاً جگر ضعیف ہوگا اور ہضم ثانی اور ثالث اوسکا باطل ہوگا اور وہ خلطین جو اعضا کے اندر رہینگی سب سودا ہوجائینگی اور جسوقت کہ جگر ضعیف ہو تو ہضم ثانی ضعیف ہوگا اور خون بلغمی پیدا کریگا در آخر مین خون سودا بن جائیگا اور اگر جگر گرم ہووے تو کیلوس اوسکا [illegible] جائیگا اور لطیف اوسکا صفراے ناطبعی ہوگا اور غلیظ اوسکا سوداے ناطبعی ہوگا باب [illegible] گفتار سے شناخت مین اس امر کو ہی کہ خلطین جسم مین آدمی کے [illegible] ظاہر [illegible] ہین اور کیونکر [illegible] باہر [illegible] ساتھ دواؤن [illegible] پیدا ہوتی ہین اور کیونکر باہر آتی ہین جاننا چاہی کہ طعام [illegible] اور [illegible] ہے تو گرمی معدہ کی اوسکو ہضم کرتی ہی اور پانی جو بعد کہانا کہانے کی پیا جاتا [illegible] شامل ہوتا ہے کہ حرارت معدہ کی اوس پانی کی جہت خوب پکاتی ہی اور اچھی طرح ہضم کرتی ہے پس وہ طعام مثل کشکاب کی بنجاتا ہے اوسکو کیلوس کہتی ہین اور اس ہضم کا نام ہضم اول طبیبون نے رکہا ہے مگر معلوم کرین کہ حرارت معدہ کی اس ہضم مین تنہا نہین ہے بلکہ حرارت اور اعضائی بہی کہ گرد معدہ کے [illegible] مددگار اوسکے ہو[illegible]تی ہے مانند جگر کے کہ داہنی طرف معدہ کی ہے حرارت اوسکی بہی مدد کرتی ہے اور بائین طرف سی حرارت شریانون کی کہ تلی مین ہی اور اوپر کے جانب سی حجاب سی ساتھ اوس حرارت کی جو دلسی ساتھ اوسکے پہونچتی ہے اور آگی کیطرف سی عضلہاے شکم سی ان سب اعضا سی مدد پہونچتی ہے تاکہ خوب پکجاتے اور کیلوس ہوجاے پس جب تمام پختہ ہوگیا تو جگر اوس کیلوس مین سے جو اچھا پختہ ہی اور لطیف زیادہ ہی اپنی طرف کہینچتا ہی اور بنیاد جگر کی اس طریق پر ہے کہ ایک رخ اوسکا داہنی طرف معدہ کی ہے اور گرد اوسکے ہی اسکا نام جانب مقعر ہے اور دوسرا رخ جگر کا جو اوس اندازہ پر ہے اوسکا نام محدب ہی اور دونون جانب جگر سے دو رگ بزرگ ہین اور جگر مین پراگندہ ہین مانند جڑون کے

اور یہ جڑین دونون آپسمین ملی ہوئی ہین اس طرح کہ دونومین سے اراستہ ہی ایک دوسریسے کہلا ہوا تا کہ جو کچہہ
جانب مقعر سی جگر مین جاتا ہی اون رگومین گذر کر جاتا ہی اور ساتھہ اوس رگ کی جو جانب محدب ہی اوگی ہے
باہر آتا ہے پس وہ رگ جو جانب مقعر سے اوگی ہے اوسکو باب کہتی ہین اور جگر کے باہر بھی ان رگومین سے
اور رگین پہوٹی ہین اونکا نام زبان یونانی مین ماساریقا ہے اور بعضی ان رگومین سے قعر معدہ سی ملی ہوئی
ہین اور بعضی رگین آنتوںسی اوپر کی جانب ملی ہوئی ہین اور جگر ساتھہ ان رگون کے جو کچہہ لطیف زیادہ ہے
کیلوس سی طرف اپنی کہینچتا ہے اور پکاتا ہے اور کیلوس جسوقت جگر مین آتا ہی تو اون رگومین سے
جنکی جڑ وہ رگ بڑی رگ ہی پراگندہ ہوتا ہے اسواسطے کہ وہ کیلوس بالکلیہ ساتھہ ہمگی جگر کے پہنچ جائے پھر حرارت
جگر کی تمامی کیلوس مین اثر کرتی ہے اور اوس حرارت سی پختگی اور ہضم بخوبی ہوتا ہے اوس ہضم کا نام کیموس ہے
اور ہضم دوم بھی کہتی ہین پھر جبکہ وہان بھی خوب پختہ ہوگیا تو اوس دوسری رگ سی جو جانب محدب اوگی ہے
بیرون جاتا ہے کہ اوسکو عربی مین اوردہ کہتی ہین اور ایک کو ورید کہتی ہین سب جسمومین اون رگون سے
گذر کرتا ہے اور تمامی اعضا مین پہونچتا ہے اور سبکو غذا دیتا ہے اور یہ کیموس جگر کے اندر تین حصہ ہوتا ہے
ایک حصہ یعنی جہاگ ہین وہ صفرا ہی اور بعضی تلچہٹ ہین وہ سودا ہے اور بعضی خلط صاف ہی وہ خون ہی اور
جسوقت کہ جگر گرم بہت ہووی تو جہاگ اوسمین زیادہ ہونگے اور جو بہت گرم اور کبھی ہو وہ صفرا سوختہ
اور تلچہٹ نہایت سوختہ ہوجاتی وہ سودا ہی اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جگر ایسا گرم نہین ہوتا اور کیموس
پکتی نہین کہ اوسکو ہضم دوم کہتی ہین کچہہ قصور ہوتا ہے اور کوئی شی اوسمین خام رہجاتی ہی اور اوسکو بلغم کہتی ہین
پس اس بیان سے واضح ہوا کہ جسوقت مزاج جگر کا معتدل ہو تو اوسوقت خون صاف ہوگا اور صفرا
اور سودا جو اوسمین پیدا ہوگا طبعی ہوگا اور جو مزاج جگر کا مائل بگرمی ہو تو صفرا زیادہ پیدا کریگا اور جسوقت سخت
گرم ہو تو صفراے سوختہ پیدا کریگا اوسکو سودا کہتی ہین اور جسوقت کہ مزاج جگر کا سرد ہوا اوسوقت بلغم پیدا
کریگا اور جب کہ مزاج اوسکا نہایت سرد ہو بلغم فسردہ پیدا کریگا اور اوسکو بھی سودا کہتی ہین اور مزاج سرد اور
خشک سی بسبب تمام نہ ہضم ہونی طعام کے رطوبت غیر طبعی پیدا ہوگی جسطرح بوڑہون کے بدنمین بسبب
سردی اور خشکی اور تمام نہ ہضم ہونے طعام کے ہو اور تولد بلغم کا اکثر معدہ مین ہوتا ہی اور اوپر کی آنتومین
اور جگر مین نادر ہوتا ہی اور صفرا اور سودا اکثر جگر مین پیدا ہوتا ہے اور معدہ مین شاذ و نادر ہوتا ہی اور رگومین
بھی نادر پیدا ہوتا ہے اور نیز معلوم کرنا چاہیے کہ طعام کا معدہ سی جگر مین جانا اور رگون باریک مین جو اندر
جگر کے ہین گذرنا ممکن نہین ہی جبتک کیلوس نہوجائے اور کیلوس ہونا ممکن نہین ہی جب تک پانی
نہ پیا جائے یا کوئی چیز تر جو بجائے پانی ہو نہ پی جاوے پس اسواسطے اللہ تعالی نے پیاس کو مقرر کیا تا کہ

... کہ پانی پینے کی حاجت ہووے اور جب پانی پایا آتا ہے تو معدہ مین ہمراہ طعام کے
اوترتا ہے اور طعام اوسکے سبب سے کیلوس بنتا ہے اور اون باریک رگونمین گہستا ہے اور تمامی پختہ ہوکر خون
ہوجاتا ہے پہر اوس رگ مین سے جو جانب محدب جگر سے اوگی ہے نکلتا ہے کہ اون رگون کو عربی مین الطالع
من الکبد کہتے ہین اور اوسجگہہ حاجت پانی کی نہین رہتی اور وہ پانی اوس سے جدا ہوتا ہے ساتھہ قدرے
خون کے اور اون دونون رگونمین سے کہ دو رگون بزرگ سے اوگی ہین اور وہ دونون گردہ سے پیوستہ ہین
جاری ہوتا ہے اور گردہ اوسکو طرف اپنے کہینچتا ہے اور قوت کشندگی گردہ کی اللہ تعالی نے دو کامون
کیواسطے اوسمین رکہی ہے ایک یہ کہ گردہ اوس اندک خون سے جو پانی کے ساتھہ اوسکی طرف آتا ہے
غذا اپنی پاتا ہے اور دوسری منفعت یہہ ہے کہ بسبب اوس قوت کی پانی کو خون سے جدا کرتا ہے اور اپنی
طرف کہینچتا ہے اور اپنی طرف سے مثانہ کی جانب پہنچتا ہے اور جاننا چاہیے کہ خون کو اور ہر ایک خلط کو
جو ساتھہ خون کے رگونمین جاتی ہے اوسکے واسطے پختگی اور ایک ہضم دیگر ہے اور ...
جب اعضا مین گذر ہوتا ہے تو وہان ہضم دیگر ہے اوسکو ہضم چہارم کہتے ہین اور ...
شی غیر منہضم یعنی تمام ناگوار نارہ باقی رہتی ہے پس اگر ہضم اول سے کچہہ ...
ہوتا ہے اور وہ شی آنتون کیطرف پہونچے تو اون آنتون سے باہر نکلجاتی ہے اور ...
باقی رہے اکثر اوسمین سے پانی ہے اور پانی قابل غذا کے نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اسقدر نہین لیاقت رکہتا ہے
ہمراہ طعام کے معدہ مین جائے اور کیلوس ہو بلکہ وہ اسواسطے ہے کہ غذا کو معدہ مین پہونچا دے اور وہ طعام
اوسکے سبب سے جلنے نپائے اور بخوبی کیلوس بنجائے کیونکہ اگر پانی طعام کے ساتھہ شامل نہوتا تو کہانا
بعض گرم معدونمین جلجاتا جس طرح اگر کسی دیگ مین گوشت اور چیزین ضروری ڈالین اور بغیر پانی کے آگ پر
رکہین تو کچہہ پختہ نہوگا اور سب جلجائیگا پس جسوقت کہ طعام ساتھہ پانی کے پختہ ہوجاتا ہے اور جگر مین آتا ہے
تو پہر پانی کی حاجت نہین رہتی اور وہ پانی فضول شے ہوجاتا ہے پس قوت کشندہ جو گردہ مین ہے اوسکو
خون سے جدا کرتی ہے اور طرف اپنے کہینچتی ہے اور وہ گردہ اوس فضول پانی کو مثانہ کیطرف بہیجتا ہے
کہ باہر نکلے اور فضولہای ہضم دوم سے کچہہ صفرا ہے وہ پتہ مین جاتا ہے اور کچہہ حصہ سودا ہے وہ تلی مین
پہونچتا ہے اور جو کچہہ رگونمین رہجاتا ہے اوسکو فضولی ہضم سوم کہتے ہین اور جو اعضا مین رہجاتا ہے
اوسکو فضولی ہضم چہارم کہتے ہین اور یہہ دونون فضولی بعضے ناک اور کان کی راہ سے نکلتی ہین اور بعض
غذائے ناخن اور غذا بالون کی ہوتی ہین اور بعض مواد منی کا ہوجاتی ہین اور کچہہ اونمین سے مسام سے
باہر نکلتی ہے اور مسام ایک کشادگی ہے جو اندر پوست آدمی کی ہوتی ہے کہ بال اوسمین سے نکلتے ہین اور

اور جاننا چاہیے کہ یہ خلطین سب جو مذکور ہوئین رگون کے اندر خون مین ملی ہوئی رہتی ہین اور ایک دوسری سے
جدا نہین ہو سکتین مگر بروقت دوا کے استعمال کے علحدہ ہو جاتی ہین کیونکہ دوای مناسب ہر ایک خلط کو دوسری
خلط سے صاف جدا کر دیتی ہی اور جسم سے باہر نکالتی ہے اور اللہ تعالی نے واسطے ہر ایک خلط کی دوائین جداگانہ پیدا
کی ہین کہ طبیب جس خلط کو چاہے اون دواؤن کے ذریعہ سے بدن سے خارج کرے اور جدا ایک کو دوسری
سے کر دے اور بآسانی باہر نکالے اور اگر سب خلطین ایکبار حد سے زیادہ ہو جائین تو فصد کرنی چاہیے
تا کہ ہر ایک خلط خون کے ساتھ باہر نکلے اور یہ خلطین اکثر وقتو مین جسم مین کام آتی ہین اور بدن اون سے
قائم اور برپا ہے اور اگر کبھی ایسا ہو کہ ایک خلط یا دو خلط حد سے زیادہ ہو وین یا [illegible] ہوئین تو اونین سے
کچھہ کم کرنا چاہیے اور اونمین سے اون خلطونکو جدا کرنا چاہیے اور اونکو باہر نکالنا چاہیے چنانچہ تیسری کتاب
مین کہ کتاب حفظ الصحت ہی تدبیر استفراغ کی بدوای [illegible] مسہل مذکور ہو گی انشاء اللہ تعالی اور مثال اوسکی
اور مثال اس آدمی کی اور مثال [illegible] اور باہر نکالنے کی اوسکی مانند اوس حصار کے ہی جسکے اندر بعضے
دوست ہون اور بعضے دشمن [illegible] باہر نکالنے کے قابل ہے مانند دشمن کے ہی اور وہ خلط جو نگاہ رکھنے کے
لائق ہے مثل دوست کے [illegible] حصار کے ہی اور طبیعت مانند حشم کے ہی جو حاکم اوس گروہ دشمن کے
بیچ ہین جس طرح چاہین کہ حصار کے اندر [illegible] ہین او منظور ہو کہ دوست محفوظ رہی اور دشمن پر [illegible] ہو پہنچے
اسیطرح طبیب کو چاہیے کہ [illegible] دوا کو استعمال کرے [illegible] نکالنی ہے
اور دوسری خلط سے کام [illegible] استعمال [illegible] بضرورت [illegible] خلط کو بھی حرکت
مین لاتی ہے اس سبب سے کہ خلطین باہم ملی ہوتی ہین تو طبیب کو چاہیے کہ دوا ایسی ہی دیوے اور اسی اندازہ پر
دیوے کہ اور خلطونکو کم حرکت مین [illegible] اور یہ بات بعد تجربہ اور قیاس اور مشاہدہ کے معلوم کر سکتے ہین اور جسوقت
دوا نوش کیجاے تو اس طرح کہ اسی خلط کو نکالے جسکا نکالنا منظور ہے تو وہ دوا پہلے اوس خلط کو جسکا نکالنا
مقصود ہے نکالیگی اور اگر ہنوز اوس دوا مین قوت باقی ہی تو اور کسی خلط کو بھی جو نزدیک ہے حرکت مین لائیگی
اور باہر نکالیگی مثلا ایسی دوا [illegible] سے تو پہلے سودا نکالیگی پھر صفرا پھر بلغم اور جو ایسی دوا ہی
کہ صفرا کو نکالتی تو پہلے صفرا نکالیگی پھر بلغم پھر سودا اور اگرچہ خون بہ نسبت بلغم اور سودا کی بہت پتلا ہی اللہ تعالی نے آدمی
کی طبیعت مین ایسی قوت رکھی ہی کہ اوسکو نگاہ رکھتی ہی اس سبب سے کہ بدن کو حاجت ساتھہ خون کی بہت ہی اور غذای
راستی ہی کہ جسم اوسکے سبب سے [illegible] طبیعت پر قہر کرے اور خون اوس
سے لیوے تو مقام خطرہ اور اندیشہ کا ہی چنانچہ میں ایک آدمی کو دیکھا ہے کہ واسطے درد اعضا کے قی کی دوا اوسنے
کہائی تھی اور مقصود بھی حاصل ہوا تھا مگر دوسرے دن رستہ سرخی آمیز آیا بیمار ڈرا اور وہ خوف کی جگہ تھی [illegible] اسواسطے اگر

وہ سرخی خون کی نتھی لیکن دوا نے خوب اپنا کام کرلیا تھا کیونکہ پہلے بلغم گاڑھا نکلا تھا اور اوسکے ساتھہ رقیق خلط صفرا
تھی اور معلوم کرین کہ ہمنے پہلے بیان کردیا ہے کہ صفرا جسوقت خون سے تمام جدا ہوا ہوا اور رنگ اوس صفرا کا
سرخ ہوا اوسکو حمرا کہتے ہین وہ سرخی جو اوس بیمار کے جسم سے نکلی تھی وہ حمرا خلط تھی یہ حال دیکھکر تخم بارتنگ
بریان کسی رُب کے ساتھہ اوسکو دیا گیا اور یہ فصل اس جگہہ اسواسطے مذکور ہوئی کہ اگر کوئی سرخی اس طریق کی
معاینہ کرے تو ہراسان نہو وے گفتار چوتھی شناخت مین اعضاء یکسان کے ہے اور اسکے
پانچ جزو ہین جزو پہلا شناخت مین ہڈیون اور غضروف یعنی نرم ہڈیون کے ہے
اور اس جزو کے بارہ باب ہین باب پہلا شناخت مین ہڈیون اور نرم ہڈیون کے
بطریق کلی جسوقت اندام مطلق یعنی عضو مطلق کہتے ہین تو مراد اوس سے اعضاے مرکب سمجھی جاتی ہین
مثل سر اور گردن اور ہاتھہ اور پاؤن اور سینہ اور پشت اور شکم وغیرہ کے اور یہ اعضاے مرکب اعضاے
یکسان سے بنائے گئے ہین جیسا کہ باب ۔۔۔ مین گفتار اول سے مذکور ہوچکا ہے اور اعضاے یکسان یعنے اندام
مفردہ ہڈی ہے اور گوشت اور پوست اور سواے ۔۔۔ اوسکے اللہ تعالے نے منجملہ اعضاے یکسان کی ہڈیکو سخت
زیادہ پیدا کیا ہے اسواسطے کہ بنیاد جسم کی ہڈی ہے اور راستی اور مضبوطی اوسکی اوسی سے ہے اور مثل ایک حصار کے
ہین وہ ہڈیان کہ اعضا کو نگاہ رکہتی ہین اور اوسکی درمیان ہین شمار رکھی ہوئے ہین اور بعنایت الہی وہ ہڈیان ٹکڑی
ٹکڑے پیدا کی گئین ہین آپس مین ۔۔۔ مطلب کی ایک یہ کہ اگر تمام ایک ہڈی ہوتی اور کوئی آسیب جب
اوسکو کبھی پہونچتا اور ٹوٹ جاتی تو وہ آفت تمام جسم کو پہونچتی اور اب جو کہ ہر ٹکڑا ہڈی کا جدا جدا ہے اگر کسی اندام پر
آفت پہونچے تو اوس آفت کا تمام جسم کو خوف نہین ہے فقط اوسی اندام پر صدمہ ہوگا اور اعضا سب بسلامت رہینگی
اور دوسرا فائدہ پارہ پارہ ہونے خلقت ہڈی سے یہ ہے کہ اوسکی سبب سے اعضا کو حرکت اچھی طرح ہووے ہر طرف سے
اور جناب باری نے سر ہر ایک عضو کا بذریعہ ہڈی قوی کے دوسرے عضو سے باندہے ہے کہ اعضا آپس سے جدا
نہوو ین اور نیز ہر ایک عضو مین پیوستگی عنایت کی ہے اور ساتھہ ہڈی کے مستحکم کردیا ہے جسطرح چاہین کہ کسی
چیز کو میخ سے باندہین اسی طرح سب جسم کے ٹکڑون کو بھی ساتھہ بندکشاد عجیب کے پیوستہ کیا ہے اور بندکشاد
سب کے مضبوط کیے ہین تاکہ ساتھہ اون بندکشاد کے منفعت جدائی اعضا کی اور منفعت جدائی ٹکڑونکی ظاہر
ہوتی ہے اور باہم اون سب کو استوار کیا تاکہ منفعت پیوستگی کی بھی حاصل ہوا اور ہر ایک اندام جس طرف سے
کہ حاجت ہو جداگانہ حرکت کر سکے اور یہ ہڈیان بعضی چھوٹی ہین اور بعضی بڑی بڑی ہین اور بڑی ہڈیون کا درمیان
خالی ہے اور بعضی جنکا درمیان خالی ہے بعضو کا درمیان بہت فراخ ہے اور بعضی کا نہایت تنگ ہے اور جن ہڈیون کا کہ درمیان بہت
فراخ ہے بعضی اونمین سے ایسی ہین کہ واسطے مضبوطی کے اونکے سرون پر سخت سخت ٹکڑے رکھی ہوئے ہین

اور وہ ہڈیان جنکے درمیان خالی نہین ہے اونکو ہڈیون کو پیوند نہین ہے کہ احتیاج ہوتی اور درمیان ہڈیون کا اسواسطے
خالی ہے کہ وہ ہلکی اور سبک رہین اور حرکت جلد باسانی کرسکین اور درمیان بعضی ہڈیونکا سلی بھرا ہوا ہے
کہ وہ بخوبی مضبوط رہین اور بعضی جگہہ مضبوطی چاہیے اونکا درمیان کچھہ خالی نہین ہے اور جسجگہہ مضبوطی سبکی سے زیادہ
چاہیے درمیان اوسکا کم خالی ہے اور جس جگہہ کہ سبکی زیادہ مضبوطی سے چاہیے درمیان اونکا زیادہ خالی ہے
پس ہر چیز جہان جیسی چاہیے ویسی بنائی ہے باندازہ حاجت اوسی جگہہ پیدا کی ہے اور جو ہڈی کہ درمیان
اوسکا خالی ہے وہ مغز سے بھری ہے دو مطلب ہے ایک یہ کہ ہڈی غذا اوس سے پاتی ہے دوسرا فائدہ یہ کہ درمیان
اوسکا خالی ہے اور بعضی ہڈیان متخلخل ہین یعنی پیوستگی اونکے اجزا کی محکم نہین ہے وہ ہڈیان تنگ ہین کہ
درمیان اونکا خالی نہین ہے اور جاننا چاہیے کہ بندکشاد دو قسم ہے ایک وہ بند ہین کہ ساتھہ اونکے
حرکتین تمام ہوتی ہین اور اونکو بندکشاد راستی کہتے ہین دوسرے وہ بند ہین کہ ساتھہ اونکے حرکت نہین ہوتی
لیکن بندکشاد راستی تین طرح پر ہے ایک یہ کہ اندر سرا ایک ہڈی کے گڑہا ہے اور اوپر سر ہڈی دوسری کے
مہرہ ہے باندازہ اوس غار کے پس یہ مہرہ اوس غار مین رکھا ہوا ہے اور اوسکی جہت سے حرکت حاصل
ہوتی ہے دوسرے یہ کہ بعضی ہڈیون کا غار گہرا ہے اور مہرہ دوسری ہڈیون کا بھی باندازہ اوس غار کی ہے
اور جسجگہہ کہ غار گہرا نہین ہے تو کنارے پر اوس غار کے چھوٹی چھوٹی ہڈیان پیوندکی ہوئی ہین مثل دندانہ انگوٹھی
کا تاکہ وہ ہڈیان گرد اون مہرون کے کنارے غار مین کہی ہوئے ہین پیوست ہوجائین اور اوسکو نگاہ رکھین جسطرح
دندانہ انگوٹھی کے نگین کو نگاہ رکھتے ہین اور ان چھوٹی چھوٹی ہڈیون کو عربی مین العظام السمسانیہ کہتے ہین تیسرے
یہ کہ سر ہڈیون کے ایک دوسرے مین چپٹے ہوئے ہین مثل مہرہ ہاے گردن اور پشت کی اور وہ ہڈیان
جنکے سرون پر غار ہے اور وہ ہڈیان جنکے سرون پر مہرہ ہے جو کچھہ سخت زیادہ ہین نیز وہ سر کہ غار اوسمین ہے
اور نیز وہ سر کہ گرد اوسکے مہرہ ہے دونون اصل اوس استخوان سے اوگی ہین اور جو کچھہ ضعیف زیادہ ہین یا حرکت
اونکی قوی ہے اور کام اونکا سخت ہے یا بار گران اوپر بہت ہے اسواسطے دوسری ہڈی سخت قسم کی ساتھہ
اونکے پیوند کیگئی ہے تاکہ ہر وقت حرکتون سخت اور گرنے ہڈیون کے ساتھہ ایک دوسرے کے صدمہ ان پارہا
پیوندی پر پہونچے اور اصل پر کوئی آفت نہ پڑے اور بعضی ہڈیون کے یہ پیوند اوپر بھی ہین اور نیچے کی جانب بھی
ہین جیسی ہڈیان پنڈلیون کی اور ہڈیان رانونکی اور ہڈیان کلائیونکی اور بعضی ہڈیون کے اوپر ہی تنہا پیوند ہے
نیچے نہین ہین جیسی ہڈیان بازونکی اور ان پارہ ہاے پیوندی کا نام عربی مین لواحق ہے اور اون بندکشاد
دیگر کی بھی کہ ساتھہ اونکے حرکت نہین ہے تین قسمین ہین ایک یہ کہ کنارون سے باریک دو ہڈیون کے دندانہ
باہر نکلے ہوئے ہین مانند ارہ کے اور وہ دندانہ باہم بیٹھے ہوئے ہین جسطرح آفتابہ گر ان بنانے مین تانبہ کے تختون کے

اور گوشت اور چربی اور دماغ اور ہڈیون کو ایک دوسرے سے جدا کرتی ہے [illegible]

کنارون کو برابر کرتے ہین اور جوڑتے ہین اور اوسمین حزز رہجاتی ہے اسی طرح درزین ہڈیون کی ہوتی ہین جیسے
درزین سر کی ہڈیون کی دوسرے ایسی ہین کہ دو ہڈیان ہموار باہم رکھی ہوتی ہین مثلاً ہڈیان پنڈلیونکی اور ہڈیان
کلائیونکی اور تیسرے ایسی ہین کہ ہڈیون کے سر مانند میخ کے ہین اور یہ میخین دوسرے ہڈیونمین پیوست کی گئی ہین مانند
دانتون کے اور اللہ تعالی نے جو جانا کہ جسم مین آدمی کے یہ پیوند ہونے چاہییں واسطے حرکتون کے بعض سر پر ہڈی
کی ایک غضروف پیدا کی اور غضروف ایک شی ہے سفید نرم زیادہ ہڈی سے اور سخت زیادہ گوشت سے کہ اوسکو چپنی
ہڈی کہتے ہین اور وہ مثل میانجی کے ہے دونون کے درمیان ہین تاکہ ہوسکتی نرم چیزون کی مانند پٹھے یا عضلے یا ہڈیون
با آسانی ہو کہ بسبب ہر ایک آسیب کو پٹھا اور عضلہ ہڈیون سے کوفتہ نہون اور جس عضو مین کہ حرکت بہت سے ہے
اون اعضا کی ہڈیون کے سرون پر ایک چپنی ہڈی بزرگ اور چوڑی زیادہ پیدا کی گئی ہے جیسی سر شانہ یا
دست کی تاکہ وہ حرکت کر سکے اور خوف ٹوٹنے کا نہوا اور وہ اعضا جو بیرونی ہین مانند کان اور ناک کے
اونکو غضروف یعنی نرم ہڈی سے پیدا کیا اگر اوسمین ہڈی ہوتی تو کسی آسیب سے ٹوٹ جاتی اور کان کے اوپر
سونا دشوار ہوتا اور جو حرکت کہ ناک کو ہے وقت سانس لینے کے راہ ناک سے نہوسکتی اور ناک پاک کرنی دشوار
ہوتی اور اگر کان اور ناک گوشت سے بنائے جاتے یا پوست سے تو سیدھے کھڑے نہوسکتے اور پڑے رہتے اور برے معلوم
ہوتے اور راستی سے اور سونگھنے کی بسبب افتادگی کے دونون بند ہوجاتے نہ آواز سننے مین آتی اور نہ بو
سونگھنی مین کیونکہ کان ایسا چاہیے کہ مثل بادبان کے کھڑا رہے کہ جسوقت ہوا قوت آواز سخن کو سے حرکت کر
دے سیدھے ہاتھ کھڑا رہے اوسکو بخوبی حاصل کرے کہ آوازین سنی جاتی ہین اور یہ منفعت نہ گوشت سے حاصل ہوتی اور نہ پوست سے اور
اندر جو اندر گوشت سے پیچیدہ ہے اوسمین ہوائین گھومتی ہین اور راہ اوسکی دماغ تک دراز ہے اسواسطے کہ قوت آوازون سخت
اور ہواونکی جو دماغ تک پہنچین ٹوٹ جاوے باب دوسرا بیچ گفتار کے جو کچھ سے شناخت مین
سر کی ہڈیون کی ہے آفریدگار عالم نے کاسہ سر کو ہڈی سے پیدا کیا کہ ایک سلاح ہے واسطے نگاہ رکھنے دماغ کے آفتون
سے اور شکل اوسکی گول پیدا کی دو منفعت کے واسطے ایک یہ کہ آفتون کو کم قبول کرے کسواسطے کہ دور تر ہین شکلون کی
آفتون سے گول شکل ہے دوسرے یہ کہ مغز اوسکی درمیان مین اچھی طرح سے بحفاظت رہے اور زیادہ سماوے اگر دو شکل ہو
کہ محیط دونون کا یعنی خط گرداگرد دونون کے ایک اندازہ پر ہون ایک گول ہو دوسرے چار سو یا پانچ سو ساتھ اور کسی
شکل کے اور محیط سب کا یکسان ہے تو درمیان گول شکل کے زیادہ اوس سے سماوے جتنی اور شکل کے درمیان
سماوے گول کا اس طریق پر ہوتا ہے کہ جیسے موم سے گول شکل بنائین اور ساتھ دو انگشت کے پہلو پر اوسکے
قدرت کرین اند کے تاکہ دونون پہلو بیٹھ جائین اور درازی اوسکی اندکے زیادہ ہو جاوے اس شکل کو مسقط
کہتی ہین اور شکل سر کی جو کہ طبعی ہے ایسی ہی ہے اور اور شکلین بھی سرون کی ہین اگر طبعی نہ ہون لیکن شکل طبعی نیز

پانچ درزین ہوتی ہین تین اون تمام مین سے درزہاے راستین ہین اور دو اوسمین سے اور درزین ہین اور شکل درزون کی اس طرح پر ہے کہ ایک درز سامنے سر کے ہی اوسمجھہ کہ کنارہ ٹوپی کا جسپر جھنتا ہی اوسکو درز اکلیلی کہتی ہین اور وہ اس شکل پر ہے ⌒ اور ایک درز اور ہے پیچھے سر کے مشابہ حرف دال عربی کے اور حرف لام یونانی کے اس طرح د طبیبون نے اسکا نام درز لامی رکھا ہے اور ایک درز اور ہی درمیان درز اکلیلی کے درمیان سر سے نکلی ہوئی ہے گوشۂ درز لامی تک اوسکا نام سہمی ہے اور سعودی بھی کہتے ہین اس واسطے پر شکل اوسکی ہے (لامی، سہمی) اکلیلی اور ہر ایک ہڈی سر کی ہڈیون سے حدین ہین اور یہ دونون ہڈیان کہ ایک حد اوسکی درز اکلیلی کے سامنے کیطرف سی ہے اور درز لامی کے پیچھے کیطرف سے اور درز سہمی کے اوپر کی طرف سی جتنی اوپر سی نیچے اوتری ہے باریک زیادہ ہی اور مثل پوست کے معلوم ہوتی ہے اور پوست کو عربی مین قشر کہتی ہین اور جو اس حد پر پہونچے اوس ہڈی پر جو نیچے اوسکی ہے پیوستہ ہی اور مانند ایک درز کے ظاہر ہوتی ہے کہ اوسکو درز قشری کہتی ہین اور یہ درز نیچے کان کی گذرتی ہی اور سب درزین اس شکل کی ہین (قشری، لامی) اور ابو علی سینا رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ اس درز کو قشری اس سبب سے کہتی ہین کہ یہ درز ہڈیون کے نیچے سے گئی ہے اور شکل ان دونون ہڈیونکی ٹکڑونکی کہ مذکور ہوئین چہار طرف سی نزدیک زیادہ ہین اور چار ہڈیان اور بھی ہین مانند چار دیوار کی ایک استخوان پیشانی ہے اور شکل اوسکی نیم دائرہ ہے اور حد اوسکی درز اکلیلی کے اوپر کیطرف سی ہے اور اوس درز کے نیچے کیطرف سی ہے جو مقام ابرو پر گذری ہوئی ہے اور دونون کنارہ اکلیلی سے ملی ہوئی ہے اور داہنی اور بائین دو ٹکڑے اور ہین کہ سوراخ کان کا اوسمین ہے اور یہ دونون ٹکری سخت زیادہ اور ٹکڑون سے ہین اس سبب سے ان دونون کو عظمان الحجریان کہتی ہین اور ہر ایک کی درز قشری کے اوپر کیطرف سے ہی اور اوس درز کے نیچے سے ہی جو کنارہ درز لامی سے آتی ہے اور ساتھ کنارہ درز اکلیلی کے ملتی ہے اور شکل ان دو ٹکڑون کی جسکے اندر سوراخ کان کا ہے ساتھ مثلث کی نزدیک زیادہ ہی اور پارۂ چہارم سر کے پیچھے کیطرف سے ہی حد اوسکی درز لامی کے اوپر کیطرف سی ہے اور اوس درز کے نیچے کیطرف سی ہے جو کنارۂ درز لامی سے آتی ہے اور ساتھ اوسکی کنارۂ دیگر درز کا ملا ہوا ہے اور یہ ایک درز ہی کہ حد اوسکی حد استخوان وتدی سے ظاہر ہوتی ہی اور استخوان وتدی ایک ہڈی ہے کہ قاعدۂ دماغ ہی اور تمام سر کی ہڈیان اوسپر رکھی ہین اور اوس سے ملی ہوتی ہین اس مقام سے معلوم کرنا چاہیے کہ سر ہڈیون کی خاص چھہ پارہ ہین اور وتدی ہڈی جو ساتوین ہے وہ حمال سر ہے اور حقتعالی نے آدمی کے سر کو چندین پارہ سے اسواسطے پیدا کیا ہے کہ اگر کوئی آفت پڑی تو سب ہڈیون پر صدمہ نہ پہونچے چنانچہ احوال اور ہڈیون کے سی معلوم کیا گیا ہے

دوسری یہ کہ بخاران درزون سے راہ باہر نکلنی کی پاوین اور دماغ مین نرہین تیسرے یہ کہ غشاء دماغ سے
اکثر اجزاان درزون مین سے باہر نکلین اور اون غشاءون سے ملین جو کاسہ سر کے اوپر ہین تاکہ اندرونی غشاء کو
لٹکائے رکھین اور دماغ سے علحدہ اوٹہائے رہین کہ بوجہ اوسکا دماغ پر نہ پڑے چہارم تاکہ عصبہا کے یعنی
پٹھی ریشہ داران درزونمین سے باہر نکلین اور پوست سر مین پراگندہ ہوجائین اور استخوان وتدی کہ قاعدہ
دماغ کا اوسکے اوپر ہے سب ٹکڑون سے سخت زیادہ ہے واسطے چند منفعت کے ایک یہ کہ بنیاد اور بارکش چاہیے
کہ مضبوط زیادہ ہو دوسری یہ کہ وہ راستہ جو کام سے دہن کیطرف آتا ہے اسی ہڈیمین سے ہے اور فضول جو
دماغ سے اوترتی ہین اسی راستہ سے آتی ہین حکمت الٰہی سے واجب ہوا کہ وہ مقام سخت زیادہ ہو کہ یہ فضول
اوسکو تباہ نکرین تیسرے یہ کہ اگر آدمی کو سامنے کیطرف سے کوئی آفت اور کوئی آسیب پہونچے تو آنکھہ دیدبان
اوسکی ہے کہ اوس آفت کو دیکھے اور اوس سے پرہیز کرے اور پیچھے کی طرف سے کوئی دیدہ بان نہین ہے پس
ازروی حکمت کے واجب ہوا کہ یہ ہڈی سخت زیادہ ہو کہ کسی آسیب سے شکستہ نہووے اور صدغ یعنی کنپٹیون کی
مقام پر دو ٹکڑے سخت ہڈیون کے ہین تاکہ اون پٹھون کو جو دماغ سے آتے ہین اور عضلہ صدغ سے ملے
ہین پوشیدہ رکھین اور وہ ٹکڑے اوپر سب ہین ایک سرا اونکا پیشانی کی ہڈیون سے ملا ہوا ہے اور دوسرا
سرو بنال ابرو تک پہونچا ہے اور اون دونون ٹکڑونکو زوج کہتے ہین اور فارسی مین جفت اور عدد اون ہڈیونکی
گیارہ ہین

باب تیسرا پہلے جزو سے اور گفتار چوتھی سے بیانمین اوپر اور نیچے کے فک یعنی کلہ کے

معنے فک کو فارسی مین زنخ کہتے ہین اور ہندی مین کلہ اوپر کے کلہ کی ہڈیومین
درزین ہین مشترک اور درزین ہین خاص اور دونون کے بیان سے حد اوسکی ظاہر ہوگی اور تشریح اوسکی
معلوم ہوگی لیکن حد اوسکی اوپر کی طرف کی درز سے ہے کہ مشترک ہے ساتھہ استخوان پیشانی کے کہ کنارہ درز
اکلیلی سے آتی ہے اور مقام ابرو پر گذرتی ہے اور دوسرے کنارہ سے ملتی ہے اور نیچے کیطرف سے جگہہ
رووہ دندان کی ہے اور داہنی طرف سے اور بائین طرف سے ایک درز ہے کہ وہ بناگوش یعنی کنپٹیون سے آتی ہے
اور یہ درز مشترک ہے ساتھہ استخوان وتدی کے دانتون کے پیچھے سے کہ اونکو دندان آسیا کہتے ہین لیکن درزین
خاص اوسکی یہ ہین کہ ایک درز اوسمین سے درمیان دونون ابروؤن کے آتی ہے اور آگے کے دونون
دانتون اور اندرون دہن سے گذرتی ہے اور کام کو دو نیم کئے ہوئے ہے اور دو درزین اور ہین کہ دونون
ابروؤن کے بیچ مین سے آتی ہین ایک داہنی طرف سے ایک بائین طرف سے اور دانتون کے درمیان تک پہونچی ہین
کہ اونکو نیش دندان کہتے ہین اور وہ دانت کہ اونکو رباعیات کہتے ہین نیش دندان کو جدا کئے ہوئی ہین اور رباعیات
چار دانت ہین کہ بیچ آگے کے دانتون کے ہین اور دونون طرف سے دو دو دانت ہین ایک نیچے اور دوسرا اوپر

اس درز سے جو مذکور ہو چکی دو ہڈیان ظاہر ہوتی ہین دونون بشکل مثلث ہین اور قاعدہ اون دونون
مثلث کا رودۂ دندان ہے لیکن پہلا اوس سے کہ دانتون کے رودہ پر پہونچے ایک چوڑی درز امین سے آگر آئی ہے
اور دانتون کے رودہ کے نیچے سے نزدیک موضع سوراخ ناک کے ایک درز ہے کہ قاعدہ مثلثون کا اس درز سے
ظاہر ہوتا ہے اور تینون درزون سے اس چوڑے درز کو کاٹتی ہے اور اوسپر گذرتی ہے دانتون کے پردہ تک
اور دونون قاعدون اون دونون مثلثون اور باقی تینون درزون اور حد رودۂ دندان سے دو ٹکڑے
ہڈیون کے ظاہر ہوئے ہین اور ہر ایک ٹکڑے کے درمیان کی درز کے نزدیک دو زاویہ ہین قائمہ نزدیک نیش
دندان کے زاویہ حادہ ہے اور نزدیک سوراخ ناک کے زاویہ منفرجہ ہے اور شکل دونون مثلثون کی اور اون دونون
ہڈیون کے ٹکڑون کی اور ان دونون درزون کی کہ مذکور ہوئے ہین یہ ہے اور خاص
اوسکی درزون مین سے ایک اور درز ہے کہ پہونچی ہے صحیح کیطرف سے اوس مقام سے کہ درز مشترک ہے درمیان کلہ
اور درمیان ہڈی وتدی کے آئی ہے اور نیچے کا نکلا خانہ چشم سے تین شاخ ہوا ہے ایک اوسمین سے شاخ
گرد خانہ چشم کے آئی ہے اور ساتھ اوس درز کے ملی ہے کہ حد کلہ کی ہے اوپر کی طرف سے اور شاخ دوسری
اندر کے خانہ چشم مین داخل ہے اور اوبھری ہوئی ہے اور سرا اوس درز سے جا ملی ہے اور شاخ تیسری چشم خانہ سے
بھی گئی ہے اور نیم اوسکی سے گذر کر اوپر پہونچی ہے اور اوس درز سے ملگئی ہے پس ان درزون سے
معلوم کرین کہ عدد اوپر کی کلہ کی ہڈیون کے چودہ ہین اس تفصیل سے کہ اندر ہر ایک آنکھ کے تین ٹکڑے ہین
اور دو ہڈیان دونون رخسارون کی ہین کہ رودۂ دندان آسیا کا اونپر ہے اور یہ دو ٹکڑے بزرگ ہین اور
دو ٹکڑے وہ ہین کہ جنپر ناک لگی ہوئی ہے اور اندر ہر ایک کے ایک گذر ہے ناک سے طرف دہن کے اور یہ دونون
چھوٹی چھوٹی ہین اور دو ٹکڑے وہ ہین کہ دندان پیشین اور رباعیات اونپر جمی ہوتی ہین اور دو ٹکڑے
ناک کی جڑ کے ہین اور نیچے کی کلہ کی ہڈیون کے عدد دو ہین اور یہ دونون ٹکڑے پیوندگاہ زنخدان کے ہین اور
رودۂ دندان زیرین اونھین کے اوپر ہے پس عدد ہر دو فک یعنی دونون کلون کے سولہ ہین باب چوتھا
پہلے جزو اور چوتھی گفتار سے اوپر اور نیچے کے دانتون کی تشریح مین ہے دانت بتیس ۳۲
ہین سولہ اوپر اور سولہ نیچے منجملہ اونکے چار دندان پیشین ہین دو اوپر اور دو نیچے اونکو عربی مین ثنایا کہتے ہین
اور بعد اوسکے چار دانت اور ہین دو اوپر اور دو نیچے اونکو رباعیات کہتے ہین یہ آٹھ دانت چوڑے ہین
اور سرا اونکا تیز بہت ہین کہ کھانے کی چیز اونکو باسانی کاٹ سکین اور بعد ان رباعیات کے چار دانت
اور ہین وہ گول ہین اور سرا اونکے تیز نوکدار ہین دو اوپر اور دو نیچے ہر ایک طرف سے کہ سخت چیزون کا
توڑنا اونسے آسان ہوتا ہے اونکو نیش دندان اور انیاب بھی کہتے ہین اور بعد انیاب کے آٹھ دانت

اور ہین چار نیچے اور چار اوپر دونون طرف سے سب گول ہین اور سر اونکے چوڑے ہین اونکو دندانہاے آسیا کہتے ہین اور عربی مین طواحن لکھتے ہین اور اضراس بھی کہتے ہین اور بعد اضراس کے چار دانت اور ہین دو اوپر اور دو نیچے ایک طرف سے اونکو نواجذ اور دندان خرد کہتے ہین اور خرد اس سبب سے کہتے ہین کہ بعد بلوغ کے ظاہر ہوتے ہین اور دندان عقل بھی کہتے ہین یہ سب بتیس ۳۲ دانت ہین اور بعضے آدمیون کے یہ چار دانت اخیر کے جنکو دندان عقل کہتے ہین نہین نکلتے ہین اور نہ نکلنا اونکا عقل کو کچھ نقصان نہین دیتا اور دندانہاے پیشین اور رباعیات اور نیش دندان کے جڑ کی ایک شاخ ہے اور دندان آسیا جو اوپر کی ہین اونکی جڑ کے تین شاخین ہین اور جو نیچے کی ہین اونکی دو شاخین ہین اور وہ دانت اخیر کے جنکو دندان عقل کہتے ہین بعضون کے جڑون کی چار شاخ ہین اور بعضون کی تین شاخ اور کسی ہڈی کو حس نہین ہے مگر دانتون کی ہڈیون کو حس ہے کہ سردی اور گرمی کو دریافت کرتی ہین اور سرد کو گرم سے تمیز دیتی ہین اور آفریدگار تبارک و تعالے نے نیچے کے دانت اس سبب سے زیادہ کیے کہ سب لٹکے ہوئے اور سرنگون ہین تاکہ سخت چیزون کے چبانے اور توڑنے سے خوف گر جانیکا ہو

باب پانچوان پہلی جزو اور چوتھی گفتار سے مہرہاے گردن اور پشت کی تشریح مین ہے مہرہاے نشستگاہ تک

عدد مہرون کے تیس ہین اور پانچ حصہ پہلا مہرہ گردن ہے اور عدد اوسکے سات ہین دوم پشت کے مہرہ ہین عدد اوسکی بارہ ہین تیسرے کمرگاہ کے مہرہ ہین اور عربی مین اوس مقام کو قطن کہتے ہین اور حقو بھی کہتے ہین اور عدد اوسکے پانچ ہین چوتھے عجز کے مہرے ہین اور عدد اوسکے تین ہین اور عجز کو فارسی مین سرین کہتے ہین پانچوین وہ مہرہ ہین کہ آدمی جنپر بیٹھتا ہے اور عربی مین اونکو عصعص کہتے ہین اور عدد اونکے تین ہین اور یہ تینون مہرہ نرم زیادہ ہڈیون سے مانند چپنی ہڈی کے ہین اور جناب باری نے مہرونکو چار منفعتونکے لیے پیدا کیا ہے ایک فائدہ یہ ہے کہ یہ مہرہ تاکہ بنیاد محکم ہو آدمی کے جسم کے لیے اور سب ہڈیان اور اعضا کی اونسے پیوست رہین دوسرے منفعت یہ ہے تاکہ گردن اور پشت کو ہر طرف سے موڑ سکے اور گرد اگرد اپنے دیکھ سکے تیسرے منفعت تاکہ یہ مہرے سپر رہین اعضا رئیس اور نازک کی کہ اوسکے آگے رکھی ہوتی ہین اور واسطے اس کام کے ان مہرونکو ساتھ اون خارون کے جو پشت پر ہین استوار یعنی مضبوط کیا کہ کوئی آسیب اون مہرون پر نہ پہونچے اور ان خارونکو عربی مین سناسن کہتے ہین چوتھا فائدہ یہ ہے کہ نخاع یعنی حرام مغز جو مہرونکے بیچ مین سے آویزان ہے اوسمین پوشیدہ رہے کہ کوئی آفت اوسکو نہ پہونچے اور جاننا چاہیے کہ حکمت الٰہی نے واجب کیا کہ آدمی کو حس و حرکت ہووے اور آغاز دونون کا دماغ سے ہے اور دماغ ایک چیز ہے نرم اور نازک اور آلہ حس و حرکت پٹھے ہین اور پٹھون کو حرکت کو واجب کیا کہ سخت زیادہ ہون اور سخت پٹھون کا دماغ نازک

اور نرم سے اوگایا مصلحت یہی ہے اسواسطے اللہ تعالی نے پہلے حرام مغز کو دماغ سے اوگایا پھر پٹھون کو حرام مغز
سے اوگایا اور حرام مغز کو دماغ سے قوی زیادہ پیدا کیا اور پٹھون کو حرام مغز سے قوی زیادہ بنایا اور پٹھونکو
حرام مغز سے تین فائدے حاصل ہین ایک یہ کہ حرام مغز مثل میانجی کے ہے درمیان پٹھے اور دماغ کے کہ
اگر حرام مغز درمیان مین نہوتا تو جو اندام کہ حرکت کرتا دماغ کو کھینچتا اور ہلادیتا اور اوسکی مضرت کو کچھ
اندازہ نہوتا دوسرے یہ کہ اگر سب پٹھے دماغ سے اوگتے تو واجب کرتے کہ سر آدمی کا بڑا ہوتا کہ سب پٹھے
اوسمین سماتے اور جو اتنا بڑا ہوتا تو گردن پر گران گذرتا تیسرے یہ کہ اگر سب پٹھے دماغ سے اوگتے تو وہ پٹھے
جو اعضا مین پیوست ہین اور دماغ سے دور ہین ساتھ اون پٹھون کے دماغ سے اعضا کیطرف
مین خوف ٹوٹنے اور خطر اور کیطرح کی آفتون کا ہوتا اور قوت اوسکی ہلانے مین اعضای سنگین کی ضعیف
ہوجاتی پس اللہ تعالی نے اس حرام مغز کو مہرون کے بیچ مین دماغ سے نیچے اوتارا اور مانند نہر کے
نکالین اور اوس نہر سے شاخین نالیون کیواسطے زمین کے لیجاوین اسی طرح حرام مغز سے عضو کے
دونون مہرون کے بیچمین سے دو پٹھے اوگائے ایک داہنی سے اور ایک بائین سے اور اون عضونمین
پیوست کردیے تا کہ راہ پٹھون کی اون اعضا سے نزدیک ہو اور قوت اوسکی تمام پہونچے اور خوف
آفت نکانہ ہے اور جسطرح سے کہ سر نہرونکے چوڑی زیادہ رکھنی چاہیے اسی طرح اللہ تعالی نے راہ حرام مغز
کی کہ مہرے نخستین سے ہے یعنی گردن کے پہلے مہرون مین سے ہی فراخ زیادہ پیدا کی تا کہ سر حرام مغز بزرگ
اوسمین سماوے اور اسی طرح بتدریج آخر تک پہونچے اور جسطرح کہ درخت زمین سے پیوستے اور درخت
موٹا ہوا اور سر باریک زیادہ اسی طرح اللہ تعالی نے نیچے کے مہرونکو بزرگ اور مستحکم پیدا کیا اور جو مہرے اوپر کے
ہین اونکو کوچک اور سبک بنایا اور جو کہ مہرے گردن کے چھوٹے چھوٹے ہین اور سبک زیادہ اور
گذر حرام مغز کی کہ اوسمین ہے فراخ نہایت ہے تو یہ دونون سبب ضعیفی کا ہین اسلیے جناب باری نے
گوہر ان مہرون کے سخت زیادہ اور مہرونسے کیے اور خارجو ان مہرون کے پشت پر ہین کوچک زیادہ
ہین اسواسطے جناح اوسکے بزرگ زیادہ ہوگئے اور جناح دو ہڈیان ہین کہ مہرون کے پہلووسنے نکلی ہوئی ہین
ایک داہنی سے اور ایک بائین سے اور جناح اونکو اسواسطے کہتے ہین کہ مانند دو بازو جانور کے ہین کہ کشادہ
ہوتے ہین اور جو منفعت گردن کی حرکت کرنمین اونکی بہت ہے اسواسطے بند کشادہ اوسکے مہرون کے
ایسے محکم نہین کیے گئے جیسے اور مہرون کے تا کہ تمام حرکتین اوسکی با آسانی ہون اور راہ پٹھون کی جو حرام مغز
سے نکلی ہے اور اعضا سے جا ملی ہے مشترک ہے درمیان دو مہرون کے اسواسطے کہ یہ راہ ناچار اون مہرون
ہونی چاہیے کیونکہ اگر راہ ایک مہرہ مین ہوتی اور جب رخنہ پڑتا تو وہ جگہہ کیلجاتی اور اوسکے سبب سے مہرہ مین ضعف

ظاہر ہوتا کس واسطے کہ بنیاد آدمی کی جسم کی یہ مہرے ہین اور مضبوطی بھی بدن کی اونہین سے ہی تو نہین چاہیے
کہ کوئی سبب ضعف کا اوسمین دخل کرنے پاوے پس خدای تعالی نے جس جگہہ کہ احتیاط کی حاجت تھی
یہ راہین بشرکت مقرر کین درمیان دو مہرون کے اس طرح کہ راہ پٹھے کی دو مہرون کے کنارون پر پڑے
کہ ایک نیمہ کنارہ پر ایک مہرہ کی پڑے مانند نیم دائرہ کے اور دوسرا نیمہ کنارہ پر دوسرے کی پڑے مانند
نیم دائرہ دیگر کے پس دونون کنارے مہرہ کی آپسمین جو ایک دوسرے پر رکھی ہوئی ہین مانند در کے ہین
تاکہ راہ بخوبی ظاہر ہو اور ہر مہرہ مین نیمہ رخنہ سی زیادہ نہووے کہ ضعف نہ دخل کرے اور پیدا کرنیوالے نے
عدل اور حکمت اور رحمت کو خلقت جسم مین ایسا دخل دیا ہے کہ شرکت ہر مہرہ کی کہانے مین اس راہ کے
ساتھہ دوسری مہرہ کے باندازۂ قوت اور مصلحت کی رکھی ہے اور یہ راہ دونون مہرون کے درمیان
مین کم اور بیش کھولی ہے چنانچہ راہ نیم دائرہ خورد کی ایک پر ڈالی اور راہ نیم دائرہ بزرگ کی اوسکی شریک پر
تاکہ دونون سے راہ تمام حاصل ہو اور کسی مہرہ پر ضعف آنے نہ پائے اور یہ خاصیت دس مہرونمین ہے
مہرہاے پشت سی اور یہ کم و بیش راہون اور پٹھون کا اس طرح پر ہے کہ حصہ زیادہ اوپر کے مہرے پر ہے
اور حصہ کم نیچے کی مہرے پر اسی طریق پر جو اوپر کا مہرہ ہے بتدریج بڑہتا گیا ہے اور جو نیچے کا مہرہ ہی گھٹتا گیا
دسوین مہرہ پر جب نوبت پہونچی ہے تو راہ تمام ہوگئی ہے یہ اسواسطے ہی کہ بوجہہ اوپر کے مہرونکا نیچے کے
مہرون پر ہی پس وہ مہرے نیچے بوجہہ دوسرون کا پڑتا ہوا وسنے وہ قوی ہونی چاہئین اسلیے بتدریج
نصب نیچے کے مہرونکا اس راہ سی گھٹتا گیا ہے تاکہ رنج بارکشی کا ساتھہ نقصان اس راہ کے اوٹھا سکین
لیکن اور مہرے جو دسوین مہرے سی نیچے ہین وہ دو مہرے ہین پشت کی مہرونمین سے اور تین مہرے
قطن کے ہین اور تین عجز کے ہین یہ راہ اندر ہر ایک کی بے شرکت ہی اسواسطے کہ حرام مغز جسقدر نیچے اوترا ہی
باریک زیادہ ہوتا آیا ہے اس سبب سے کہ پٹھے اوس سے پھوٹے ہین اور شاخ شاخ پھیلے ہین حرام مغز جسقدر
باریک ہوتا گیا ہے یہ راہ اوسکی کہ مہرون کے اندر ہے تنگ زیادہ اور باریک زیادہ ہونی چاہیے اور جسقدر
یہ راہ تنگ ہوتی گئی ہے مہرہ قوی زیادہ ہوتا گیا ہے واسطے دو سبب کے ایک یہ کہ جہان راستہ حرام مغز کا
تنگ ہی مہرہ اوسجگہہ کا موٹا زیادہ ہونا چاہیے تاکہ کوئی جگہہ خالی نرہے دوسری یہ کہ مہری جہان بزرگ زیادہ
ہین قوت بھی اونکو زیادہ ہی اور جب قوت اونکو زیادہ ہی تو از روی حکمت کے روا ہے کہ یہ راہ پٹھون کی
اونکے اندر بے شرکت ہو اور اوپر کے مہرون کے پہلے مہرہ مین اکثر ایسی خاصیتین ہین کہ اور مہرونمین نہین
ہین ایک خاصیت یہ ہی کہ اوسمین دو راہین کھلی ہوتی ہین نہ بشرکت ہر دو نیمہ بالا پیچھے کی طرف سے دوسرے
یہ کہ خار جس طرح اور مہرونکی پشت پر ہین اسکی پشت پر نہین ہین تیسرے یہ کہ جناح بھی اسکے نہین ہین اور یہ

سبب اسواسطے ہی کہ یہ مہرہ جو کہ عضلون اور پٹھون مین پوشیدہ ہی بہت گندہ ہی اور مضبوط اور جاننا چاہیے
کہ حرکتین بھی تین طرح کی ہین زیادہ نہین ہین ایک حرکت دکھنی کی ہے داہنین اور بائین سے دوسری حرکت
موڑنے کی ہے داہنین طرف سی اور بائین طرف سی تیسری حرکت موڑنے کی ہے پیچھے اور آگے کی طرف سے
لیکن حرکت دکھنے کی اور موڑنی کی داہنین اور بائین بندکشاد مہرۂ اول سے ہی سر تک اور یہ بندکشا دو
ہڈیونکا ہی کہ سرا اون دونونکا باہر نکلا ہوئی ہین مانند دو سر پستانکی اور دو گڑہی ہین سر مہرۂ اول مین اور ہر ایک ہڈی کا سرا اوس غار
مین پیوست ہی اور مضبوط ڈورون سے بندہا ہوا ہے اور حرکت موڑنے کی آگے پیچھے بندکشاد مہرۂ دوم سے ہی
اور وہ ہڈی جو دوسرے مہرے کی سر سے نکلی ہے آگے کی طرف سی مانند دندانہ کے مہرۂ اول مین بیٹھی ہوئی ہے
اور مضبوط ڈورون سے بندہی ہے اور باہم پیوست ہی اور منفعت گردن کے مہرونکی یہ ہی کہ گذرگاہ نفس یعنی
مقام آنے جانے سانس کا کہ اوسکو عربی مین قصبۂ ریہ کہتے ہین اور گذرگاہ طعام اور شراب یعنی مقام غذا اور
پانی کے جانے کا جسم مین کہ اوسکو زبان عربی مین مری کہتے ہین دونون گذرگاہ اوسمین رکھی ہوئی ہین
اور ساتھ مضبوطی کے وہ آفتین جو پشت کی جانب سی پڑین اونکو باز رکھے ہوئے ہی اور گذرگاہ نفس آگے
کیطرف رکھا ہے اور گذرگاہ طعام و شراب اوسکے پیچھے اور جسوقت سر حرکت کرتا ہے آگے کیطرف سے
یا پیچھے کی طرف سی تو مہرۂ اول ساتھ سر کے حرکت کرتا ہی اور جسوقت سر حرکت کرتا ہے داہنین اور بائین
طرف سی تو مہرہ پہلا اور دوسرا دونون حرکت کرتے ہین اور دونون مثل ایک مہرہ کے ہوجاتے ہین اور پشت کے
مہرونسے گیارہ مہرے ایسے ہین کہ اونکے پشت پر خار قوی ہین اور داہنی طرف ایک جناح ہی اور بائین طرف
بھی ایک جناح ہی اور اوسکو جناح اسلی کہتے ہین کہ مانند دو بازو مرغ کے ہین کہ کہلی ہوئی ہون اور بارہوین مہرہ
پر یہ دونون جناح نہین ہین اسواسطے کہ یہ مہرہ مہرہ ہاے قطن کے مہرۂ اول سے ملا ہے اور بندکشاد قطن کے
مہرون کے اور مہرون کے بندونسے مضبوط زیادہ ہین اس سبب سے کہ اور مہرونکا بوجہ اوپر ہے واسطے
مضبوطی اوسکے مہرون کے فردنی اور خار کہ مہرون کی ہڈیون پر ہین اور اونکو طبیب زوائد المفصلہ کہتے ہین اور
بند مہرون کے اونہین سے ہین اس بارہوین مہرہ کو بھی اوسکے ساتھ ملایا اور رہا یہ کہ جناح مین درکار ہے
اس زوائد اور اس جوڑا مین صرف ہوگیا تا کہ جوڑا اوسکا بجاے جناح کے ہووے اور زیادہ زوائد سے
مضبوطی زیادہ رہی اور پہلو کی ہڈیان ان بارہ مہرون سے پیوستہ ہین اور منجملہ ان بارہ مہرون کے سات مہرے
کہ اوپر ہین خار اونکی قوی زیادہ ہین اور جناح بھی اون کے جوڑی ہین اس واسطے کہ دل آگے اون کے رکھا
ہوا ہی تا کہ یہ سپر دل کی رہین اور سر ان خارون کے سب نیچے کی طرف خمیدہ ہین مگر خار دسوین مہرے کا
کچھ خمیدگی نہین رکھتا اور سیدھا کھڑا ہی اور اور مہرے جو اوسکے نیچے ہین سر اونکی خارون کی اوپر کی طرف خمیدہ ہین

چنانچہ وہ خار جو اوپر ہے مہرون پر ہین دسوین مہرہ کی خار کی طرف ... ہوئے ہین اور چار پیچہ
اسیطرح اوسیطرف رخ کیے ہوئے ہین اور خار دسوین مہرے کا بیچون بیچ سیدھا کھڑا ہوا ہے اور یہ مہرہ دسوان درمیان
ہی ہے از روے پہلو کے لیکن از روی پہلو و پشت کے اوپر ہے اور نیچے کے مہرے بزرگ زیادہ ہین اور بندا ون کے
مضبوط بہت ہین سب مہرون سے جو اوسکے اوپر ہین اور جناح اونکے چوڑے زیادہ ہین اور ہڈیان کہ
پیڑو کی ان مہرون سے ملی ہوی ہین اور عجز کے مہرے تین ہین لیکن اندام مین سخت بیٹھے ہوئے ہین اور جوے
پیوست ہین اور جناح بہی اونکے بہت چوڑے چوڑے ہین اور اوسکے بندون کی استواری سے وہ ایک ہڈی سا
کی مانند معلوم ہوتی ہے اور اونکے جناح کے اوپر دو گڑھے ہین اور ہڈیان تہی گاہ کی اونکے کنارون سے کے اندر
رکھی ہوئی ہین اور مضبوط دونون سے پیوست ہین جسوقت کہ ہڈی عجز کی کاٹی جاوے اور بند الیس
جدا ہوون مہرونکو پہچان سکتے ہین اور راہین پٹھون کی جو مہرونکے اندر ہین مہرونکے پہلوون پر ہین ہر ایک طرف سے
اور عجز کے مہرونمین ایک ہی ہے کہ ... سے اور ایک ہی پشت کی جانب ہے تاکہ بندکشادہ اوس ... کا ساتھ
پٹھون کے رحمت نکرے اور تنہا سب مہرونکی عجز کے مہرے ہین اور بوجہ سبکا اونپر ہے اور لیکن عصعص کے
تین مہرے ہین اور پشت پر ان مہرون کے خار نہین ہین اور پہلوون پر جناح نہین ہین اور راہین پٹھون کی
ان مہرونمین بشرکت ہے جسطرح گردن کے مہرونمین اور اس تیسرے مہرہ سے باقی حرام ...
اور وہ ایک پٹھا ہے نیچے سب پٹھون کے سب جفت جفت ہین ایک داہنی اور ایک بائین طرف سے

واللہ اعلم بالصواب باب چھٹا پہلے جزو اور گفتار چوتھی سے تشریح مین پہلو کی ہڈیون کے

ہے ہڈیان پہلو کی مانند صندوق کی ہین اور خزانہ مضبوط واسطے اعضای شریف کے
کہ اندر اوسکے رکھی ہوئی ہین اور عدد اون ہڈیون کے چوبیس ہین ہر طرف سے بارہ ٹکڑے اور اون سب
مین سے چودہ ٹکڑے ہین کہ اونکو پہلو ہای سینہ کہتے ہین ہر طرف سے سات ٹکڑے اور بہت لنبے لنبے ہین اور
ٹکڑون سے اور یہ ہر ایک ساتھ ہر ایک مہرہ کے پشت کے مہرونسے پیوستہ ہی ساتھ اوس بندکشادہ کے
جو اوسجگہہ ہے اور سر ہر ایک ہڈی کی ٹکڑے کا سینہ کی ہڈیون سے ملا ہوا ہے تاکہ دل کہ معدن حرارت اصلی ہے
اور شریف زیادہ تمام اعضا سے ہے اور پھیپھڑا کہ آلہ سانس کا ہے درمیان مین رہے اور یہ سات پہلو
کہ ہر طرف سے ہین ایک ٹکڑا درمیان کا بہت لنبا سب اوسکے ٹکڑون سے ہے اور تین ٹکڑے جو نیچے
اوس سے ہین ہر ایک بتدریج کوتاہ زیادہ ہے اور تین ٹکڑے اور جو اوسکے بہی نیچے ہین وہ بیچ مین ہین
تاکہ سر سب پہلوون کے مانند ایک پارہ کے ہین دائرہ سے اور درازی ان پہلوون کی اس طریق سے ہے
کہ میانگاہ ہر ایک کی نیچے اوتری ہوئی ہے اور سر سینہ کی ہڈیون کی طرف نکلی ہوئی ہین اور ساتھ

اوسکے ملے ہوتے ہین اور نفع اس نہاد سے یہ ہی کہ درمیان اوسکا بہت فراخ رہی کہ وہ اندام جو اوسکے
بیچ مین ہین حرکت کرسکین اور سکڑے نہ رہین اور وس اور پہلو جو باقی ہین ہر طرف سی پانچ پانچ ٹکڑے ہین
کہ عربی مین اونکو اضلاع الخلف کہتی ہین یعنی پہلو ہای پشت اور نہاد اونکی اس طرح پر ہے کہ ہر ایک دوسرے سے
کوتاہ زیادہ ہے اور ہر ایک کی جڑ پشت کی مہرون سے پیوست ہی اور سر اونکے حجاب کی غشا سی ملے ہوی ہین
اور سر پر ہر ایک ان پہلوؤن کے ایک غضروف ہی یعنی نرم ہڈی تاکہ پیوستہ ہونا ہڈی کا ساتھ غشا اور گوشت
حجاب کی بتدریج ہو چنانچہ باب اول مین مذکور ہو چکا ہی اور یہ پہلو مانند ایک سپر کے ہی داہنی سی اور بائین سی
اعضا کیواسطے جو شکم مین ہین اور سامنی ان پہلوؤن سے رکھی ہوتے ہین اوس جانب کہ نگاہ اوپر نہین پڑتی
کہ آفتون کو باز رکھی اور سامنی کے جانب سی جو آفت پہونچتی ہے ہاتھ سی رد کرسکتے ہین اور منفعت نہ پیوستہ
ہونے پہلو کے سرون کے ساتھ ایک دوسری کے بیشتر ہے اسواسطے کہ اگر سر پہلوؤن کے ساتھ ایک دوسری کے
پیوستہ ہوتے اور پیش شکم کا ہڈیون سے استوار ہوتا تو جسوقت کہ معدہ طعام اور شراب سی سیر ہوتا یا ریح
شکم مین لپیٹتی تو ہڈیان تمام اعضا کو فشار دیتین اور خوب دبوچتین اور مقام تنگ ہو جاتا اور سانس کھینچنا
دشوار ہوتا اور منفعت پہلوؤن کے چند پارہ ہونے سے یہ ہی کہ اگر کوئی آفت پڑی تو ایک ٹکڑے سے زیادہ نہ پہونچے
دوم جسوقت کہ آدمی سانس کھینچے عضلے جو پہلوون کے بیچ مین ہین کشیدہ ہوون اور مقام فراخ ہو جائے

باب ساتوان جزو اول چوتھی گفتار سے تشریح مین سینہ کی ہڈیونکے

سینہ کی ہڈیون کے سات پارہ ہین بعد پہلوؤن کے اور جو اونمین پیوست ہین اور منفعت سینہ کے
ہڈیون کے مانند منفعت پہلوون کے ہی تاکہ حرکت اندک کہ وقت بوجہہ کھینچنے کے اوسکو چاہیے کر سکے
اور سر اور ہے کہ بند سینہ کی استوار ہوون اور بسبب استواری بندون کے حرکت نہین ہو سکتی اس لیے
خدای تعالی نے ان ہڈیون کو نرم پیدا کیا اور نرم ہڈیون سے پیوست کیا تاکہ جسقدر حرکت اونکو چاہیے
کرسکین اور ان سینہ کی ہڈیونمین ایک غضروف یعنی نرم ہڈی پیوست ہی جو چوڑی اوسکو خنجری کہتے ہین
کہ شکل خنجر کے ہی اور یہ غضروف مانند سپر کے ہی سر معدہ کیواسطے کہ اوسکو طبیب فم معدہ کہتی ہین اور اوس
فم معدہ کو حس قوی ہے اور مقام اوسکا نازک ہی پس اسلیے اللہ تعالی نے اس غضروف کو سپر اوسکی
بنائی کہ کوئی رنج اور آسیب اوسپر نہ پہونچے واللہ الموفق

باب آٹھوان جزو اول چوتھی گفتار سے تشریح چنبر گردن مین ہے

معلوم کرین کہ چنبر گردن کو عربی مین ترقوہ کہتے ہین
اور وہ دو ٹکڑے ہڈی کے ہین ناہموار اور خمیدہ ایک داہنی طرف سی اور ایک بائین طرف سی سینہ کی
ہڈیون کے سر پر رکھی ہوتے اور ہر ایک پارہ کا ایک سر سینہ کی ہڈی کے سر سے ملا ہوا ہے اور دوسرا سرا اوسکا

سر شانہ اور بازو کی ہڈی سے پیوست ہی اور ناہمواری ان دونون ہڈیون کی یہ ہی کہ یہ جگہہ سینہ کی ہڈی سے
ملی ہوئی ہے اور چوڑی اور موٹی زیادہ ہے اور گول پہر پتلی ہوتی گئی ہے مگر گول چلی گئی ہے جب شانہ کے
پیوند پر پہونچی ہے تو کچھہ چوڑی ہو گئی ہے اور اوسجگہہ مضبوط ہو گئی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سر ان
ہڈیون کے ٹیڑہے نہین ہین دونون کے بیچ مین کشادگی ہے اور پشت خمیدگی اس چنبر کی اوپر کیطرف ہی
اور آگے کیطرف مائل ہے اور اندر اس خمیدگی کے گذرگاہ اون رگون کی ہے جو سر کیطرف گئی ہین اور گذرگاہ
پٹھون کی ہے جو سر سے اوترے ہین اور ان ہڈیون کو چنبر بسبب خمیدگی کے کہتے ہین اور واسطے اوس گذر کے
جو درمیان مین اوسکے ہے واللہ اعلم **باب ۹ نوان پہلے جزو اور گفتار چوتھی سے تشریح
کتف مین** ہے کہ کتف کو فارسی مین شانہ کہتے ہین اور بنا اوسکی اس طریق پر ہے کہ سر چوڑا اوسکا
جانب چہاتی کا ہی اور سر دوسرا اوسجگہہ ہی کہ اوس مقام کو عربی مین منکب اور فارسی مین دوش اور
ہندی مین کاندہا کہتے ہین اور اس سر مین ایک غار ہی کہ بہت گہرا ہے اور بازو کی ہڈی پر ایک مہرہ ہے
کہ اندر اوس غار کے رکہا ہوا ہے اور اس مہرے اور اوس غار کے گرد بند کشادہ ہین اور گرداگرد اوس غار کے
لب کی چہوٹی چہوٹی ہڈیان ہین کہ اونکو عربی مین عظام السمسانیہ کہتے ہین اوس غرض سے جسطرح اس جزو کے
باب اول مین بیان ہو چکا ہے اور کتف یعنی شانہ کے ہر طرف پیوند ہین کہ حرکتون کے سبب سے اپنی جگہہ سے
باہر نہ نکلی پاوین ایک پیوند اوپر کیطرف سی ہے سر کے نیچے کی ہڈی کے ساتھہ بمیانجی عصب اور عضلہ اور رباط
اور وتر کے اور چوڑا اوس سر کا اوسکے نیچے کے گوشہ پر ہے اور پشت کی مہرون سے پیوست ہی بمیانجی اوس
غضروف چوڑی کی ساتھہ اوسکے پیوست ہی اور بمیانجی رباط کے اور اس طرف سی کہ بند کشادہ بازو کے
سر کا ہے اوپر دو کنارون اوس غار کے کہ مہرہ بازو کا اوسمین رکہا ہی دو ہڈیان کہ باہر نکلی ہین مانند
دو منقار خرد کے ایک اوپر کیطرف اور ایک نیچے کیطرف ہی ایک جو اوپر کیطرف ہی طبیب عربی مین اوسکو
منقار الغراب کہتے ہین اور اس منقار کے سر سے ایک رباط اگا ہے اور گرد سینہ کے پیوستہ ہی اور استوار
کیا گیا ہے اور یہ پیوند اسلیے ہے کہ بازو اوپر کیطرف نہ چڑہے اور اپنے مقام سے نہ گرے اور وہ منقار دوسرا
جو نیچے کیطرف ہی ایک رباط اور اوسمین اوگا ہے اور مہرہ بازو سے ملا ہے اور استوار کیا گیا ہے اور یہ پیوند
اسواسطے ہی کہ سر بازو کی ہڈیون کے شانہ کے گڑہے پر نہ چڑہین اور اپنے مقام سے نہ گرین اور اوس مقام کا
نام کہ شانہ سے ساتھہ چنبر گردن کے پیوستہ ہی قلتہ الکتف ہی اور بعضی اصحاب تشریح یون فرماتے ہین کہ
قلتہ الکتف تیسری ہڈی ہے جزو شانہ اور جزو چنبر گردن سے اور کہتے ہین کہ یہ تیسری ہڈی سوائے انسان کے
اور کسی حیوان مین نہین ہی اور شانہ کی پشت پر ایک ہڈی دراز ہے سر تا سر شانہ مثل شکل کے کہڑی ہی یہ ہڈی

عصب کی ہندی میں پٹھا ہے اور فارسی مین پے کہتی ہین ۱۲
عضلہ ایک جسم ہی مرکب پٹھے اور رباط اور گوشت سرخ اور جھلی سے ۱۲
رباط وہ ... ہی کہ اوسکو ساتھہ کسی ... باندھتی ہین اور وہ مثل ... ہین ۱۲

شانہ کی بجاے خار ہی کہ مہرون کی پشت پر ہین تا کہ شانہ کی لیے بھی سلاح ہو کہ آفتون کو باز رکھے اور اس
ہڈی کا نام طبیبون نے زبان عربی مین حمیر الکتف رکھا ہے یعنی خرک کتف اور یہ نام اوسکا اسواسطے ہے
کہ جو کچھہ شانہ پر رکھا جاے بوجھ اوسکا اوسکے اوپر رہے انشاء اللہ تعالی جلشانہ نے شانہ کو دو منفعتون کے
واسطے پیدا کیا ہے ایک یہ کہ ہڈیان بازو کی ساتھہ اوسکے پیوستہ ہون تا کہ حرکتین اور کام ہاتھہ کے
ہر طرف سی تمام ہون اور اگر شانہ نہوتا تو ہڈی بازو کی سینہ کی پہلو کے ساتھہ پیوستہ ہوتی اور حرکتین تمام
نہو سکتین اور ہاتھہ فراخ نہو سکتی اور بغل نہ کھل سکتی اور دوسری منفعت یہ ہی تا کہ دل اور پھیپھڑہ کیواسطے
اوپر پہلو کے دوسرے سپر ہووی اور یہ احتیاط اسواسطے کی گئی کہ دل رئیس اور شریف ترین اعضا کا ہے
اوسکی حق مین احتیاط تمام کرنی واجب تھی اور مقتضی حکمت اور منفعت یہ ہی کہ دیدار چشم ایک دیدبان ہے
کہ آفتون کو جو اوسکی طرف رخ کرین دیکھو اور پشت کی طرف یہ دیدہ بان نہین ہے اس سبب سے حکمت الہی نے
اقتضا کیا کہ یہ سپر دل کی واسطے دوہری ہووے **باب دسوان پہلے جزو اور چوتھی گفتار سے**
ہاتھہ کی ہڈیون کی تشریح مین ہے جالینوس اور اور محققین اور اصحاب تشریح نے اس طرح
بیان کیا ہے کہ ہر ایک ہاتھہ مین چونتیس ۳۴ ٹکڑے ہڈیون کے ہین اس تفصیل سے کہ بازو کی ہڈی بصورت
ایک ہی اور بتحقیق دو ٹکڑے ہین ایک اصل ہے اور بزرگ اور ایک پارہ اوسکے سر پر پیوند ہی چنانچہ شرح
اوسکی کیجاتی ہے اور ہڈیان کلائی کی بصورت دو ٹکڑے ہین اور بتحقیق پانچ ٹکڑے ہین دو اصل ہین اور
بزرگ اور سر اور جڑ ہین اوپر کی جانب کلائی کے دو ٹکڑے پیوند ہین ایک اوپر سر کے اور ایک اوپر جڑ کے
اور نیچے کیطرف کلائی کے ایک پارہ ہی یہ سب پانچ پارہ ہین پس ان تینون پارہ پیوندی سے دو پارہ
رسغ کے نزدیک ہین اور ان دونون ٹکڑون سے ایک جو طرف انگوٹھے کے ہی اوسکو کوع کہتے ہین اور
دوسرا جو طرف چھوٹی اونگلی کے ہی اوسکو کرسوع کہتے ہین اور پشت دست کی ہڈیان چار ہین اور اونکو
عربی مین مشط کہتے ہین اور اونگلیون کی ہڈیون کے پندرہ ٹکڑے ہین ہر اونگلی کے تین ٹکڑے ہین اور ان
ہڈیون کو عربی مین سلامیات کہتے ہین اور بازو کی ہڈی کا درمیان پر مغز اور خمیدہ ہی اور خم اوسکا باہر کی
طرف ہی اور اوسکی نیچے کی سر پر کہ شانہ سے پیوست ہی ایک ہڈی گول مانند مہرہ کے پیوستہ ہی اور اس مہرہ سے
اور اوس غار سے کہ شانہ کی سر مین ہی ایک بند کشادہ بہتر اور مضبوط ظاہر ہی کہ وہ رباطات سی استوار کیا
گیا ہی اور دوسری طرف اوسکی دو مہرے ہین بھی اصل اوسکی سے ایک باہر کیطرف سی دوسرا اندر کیطرف سے
وہ ہڈیان جو اندر کیطرف ہین باریک اور دراز ہین اور وہ کسی اور ہڈی سے پیوند نہین کیگئی ہین اور ہم بیان
کر چکے ہین کہ ہڈیان کلائی کی جو اصل ہین وہ دو ٹکڑے ہین پہلو دونون کے باہم رکھے ہوئے ہین اور

استوار کی ہوئے ایک کو جو آخر اوسکی چہوٹی اونگلی کیطرف ہی زند الاسفل کہتے ہین یعنی ساعد فرودین اور ساعد
برسوین یعنی اوپر کی طرف کلائی مین ایک گڑہا ہے اور مہرہ کہ بازو کی ہڈی کے آخر مین ہی اس غار مین پیوست
ہی اور اوس مہرہ سے اور اس غار سے ایک بندکشاد ظاہر ہے اور وہ رباطات سی مضبوط کیا گیا ہی اور
موڑنا اور پہیرنا ہاتھ کا آگے کیطرف سی اور پیچہے کی طرف سی بسبب اس بندکشاد کے ہی اور درمیان مین
ان دونون ہڈیون کے کہ آخر بازو سے پیوست ہین ایک رہگذر ہے اور اوس جگہہ یہ گذر تمام ہوگیا ہے اور
آخر مین اوسکی طرف سی ایک غار ہے ایک اوپر کیطرف ہی اور چہوٹا ہے اور آگی کیطرف سی ہے اور دوسرا پیچہے
کیطرف ہی اور نیچی کی جانب ہی اور بزرگتر اور اندر اس غار بزرگ کی کہ آخر مین اس گذر کی ہے میانگاہ اوپر
کیطرف کلائی کے نیچی کیطرف کی کلائی سے باندازہ اوسکی اوسمین پیوست ہی اور بندکشاد اور پہرنا اور اونچا ہونا
کلائی کا اسی گذرگاہ پر ہے اور منفعت شکل غار بزرگ کی یہ ہی کہ کلائی جب پہرتی ہی ایک کنارہ سر کا اس کلائی
کا اوس گذر پر جاتا ہے اور اس غار مین پہونچتا ہے اندر اوسکے داخل ہوا اور جب کلائی اونچی ہوتی ہی تو دوسرا
کنارہ دوسرے غار مین بیٹہتا ہے اور کلائی کو زیادہ اونچی ہونے سی باز رکہتا ہے اور عرب اطبا نے ان دونون
غارون کا نام عتبہ رکہا ہے فارسی مین آستانہ کہتے ہین اور جو منفعت ہم بیان کرچکے ہین کہ ہڈیان بازو کی
خمیدہ ہین اور پشت خم باہر کیطرف سی وہ اس سبب سے ہی کہ اگر اس شکل پر نہوتین تو جو چیز کہ آدمی بغل مین لیتا
اور نگاہ رکہنا چاہتا تو گرفت نکر سکتا اسیطرح سب چیزین بغل مین ٹہرنی دشوار ہوتین اور ہاتہون کا رخ ایک
دوسرے کیطرف ہونا دشوار ہوتا اور اس شکل پر ہونے اور جگہہ اس خم کے شکم کی پٹہون سے استوار کی گئی ہے
کہ اگر یہ خم اس طریق پر نہوتا تو یہ جگہہ اور یہ مضبوطی نہوتی اور کلائی کی دونون ہڈیون کی پہلو باہم رکہی ہوی ہین اور
خوب پیوست نیچی کی ہڈی باریک ہی اور دوسری موٹی اور درمیان کا مقام دونونکا باریک ہی اس سبب سے
کہ اس میانگاہ مین عضلہ بزرگ ہین اگر میانہ گاہ باریک نہوتی تو ہاتھ سنگین ہوتا اور بدشکل معلوم ہوتا اور سرے
اور جڑ دونون ہڈیون کی موٹی ہین اسوجہ سی کہ سر اور جڑ کے اوپر اون کے بندکشاد ہین کہ اون دونون بندکشاد سے
حرکتین بہت اور کام سخت آدمی کرسکتا ہے اور عضلہ اوسجگہہ نہین ہین مگر بسبب اوس بندکشاد کے جانب سے
کہ سر اور جڑ مین اوسکی رباطات بہت اوگین اس سبب سے سر اور جڑ دونون ہڈیون کی بزرگ ہونا چاہیے اور
کلائی کی ہڈی سیدہی ہے اور اوپر کی جانب کلائی کی آگے کیطرف گونہ میل رکہتی ہی اسوجہ سی کہ ہلنا اور موڑنا اور
پہیرنا اور اٹہانا ہاتھ کا خوب اور آسان ہووے اور خردہ کی ہڈیان آٹھ پارہ ہین اور خردہ لفظ فارسی ہے
عربی مین رسغ کہتے ہین اور اوسکی دو صف ہین صف پہلی کہ کلائی کے جانب ہی تین پارہ ہین اور صف
دوسری چار پارہ ہین اور آٹہوان پارہ وقایہ عصبی ہے کہ ہتیلی سے پیوستہ ہی اور ہڈیان سخت اور پراگندہ ہین

اور درمیان کسی ہڈی کا ان ہڈیون سے خالی نہین ہے اور بند کشاد ساتھہ ایک دوسرے کے استوار ہے
اسوجہ سے کہ سب کام بوسیلہ ہاتھہ کے کیے جاتے ہین اگر ایسی مضبوطی اونمین نہوتی تو ہر روز تہک جاتے اور
ناطاقت ہوتے اور آپس سے جدا ہوجاتے اور جو چیز کہ آدمی ہاتھہ مین لیتا گر جایا کرتی اور تہم نہ سکتی اور صف
اول کی ہڈیون کے سر باریک نہایت ہین اور پیوستگی اونکی ایک دوسرے کے ساتھہ استوار زیادہ ہے اور سر
دوسرا کہ صف دوسری سے پیوست ہے چوڑا زیادہ ہے اور پیوند اون ٹکڑون صف دوم کا بہتر ہے لیکن چوڑا
اس سبب سے ہے کہ پیوستگی اونکی ساتھہ دوسری صف کے کہ چار پارہ ہین بہتر ہو لیکن بہتری اس سر کی بندون کے
ساتھہ بندون صف دوسری کے اسواسطے ہے کہ جو کچھہ ہتیلی پر لیوین اوسمین ٹہر سکے اور جو چاہین کہ قدرے
پانی اوٹہاوین تو چلو مین اوٹہا سکین پس ہر ایک مین ان ہڈیون مین سے کچھہ خم بھی ہے اور پشت خم طرف
پشت دست کی اور شکم خم طرف ہتیلی کے اسواسطے ہے کہ گہراو ہتیلی کا اچھی طرح ہووے اور جو سزاوار تہا کہ ہتیلی
مین گہراو ہونا چاہیے اور نہین لائق تہا کہ بند خردہ کے ہڈیون کے سست ہون اسلیے اللہ تعالی نے ساتھہ
اس خمیدگی کے گہراو ہتیلی کا تمام کیا کہ مضبوطی بھی بندون کی ہووے اور گہراو بھی ہتیلی کا تمام ہووے
اور خردہ مین ساتھہ کلائی کے دو بند کشاد ہین ایک بزرگ زیادہ ہے اسواسطے کہ سر تینون ہڈیون کی کلائی
کی دونون ہڈیون مین پہنچی ہین اندر ایک غار کے کہ مشترک ہے درمیان دونون کے کہ حرکت اونچا ہونے
اور موڑنے خردہ کے اس بند کشاد سے ہے اور دوسرا بند کشاد چھوٹا ہے اور اسکی شکل یہ ہے کہ ایک ہڈی نیچے
کیطرف کلائی کی چھوٹی اونگلی کیطرف سے نکلی ہے اور تیسری ہڈی کے غار مین کہ اسطرف ہے رکھی ہوئی ہے کیونکہ
حرکت لپٹنے اور موڑنے خردہ کی آگے اور پیچھے کیطرف سے اوسی سے ہے اور درمیان خردہ اور اونگلیون کے
چار ٹکڑے ہڈیون کے ہین کہ اونکو مشط کہتے ہین اور ان ہڈیون اور خردہ مین ایک بند کشاد ہے مضبوط کہ اوسمین
کچھہ حرکت ظاہر ہے اور اونگلیون مین ایک بند کشاد ہے استوار اور حرکت انگلیونکی اوس سے ہے اور سر ہڈیون کے کہ خردہ سے ملے ہوئے
ہین اونمین بھی بند لگا ہوا ہے اور سر ہای دیگر کہ اونگلیون سے ملے ہوئے ہین ایک دوسرے سے دور ہین اسواسطے کہ وہ بھی ساتھہ
انہین کے پیوست ہین اور سب اونگلیان پراگندہ ہین اور ہر ایک اونگلی مین مشط کی ہڈیونسے اسطرف ہتیلی کی گہراو بھی مثل گہراو
خردہ کی ہڈیون کے اور چار اونگلیان نہین چار ہڈیون سے پیوست ہین اور اونگوٹھا خردہ سے پیوست اور ہر اونگلی کے تین
پارہ ہڈیون کے ہین اور ہر ایک پارہ مانند مشط کی ہڈیون اور خردہ کے ہڈیون کے گہراو رکھتا ہے اور
ہر ایک دوسرے سے باریک زیادہ ہے اور چھوٹی ہے انگوٹھے تک اور ناخن تین کام کے لیے ہین ایک یہ کہ بدن کو
اونسے کہجاوین اور چیزین اوٹہاوین دوسرے یہ کہ چھوٹی چھوٹی چیزونکو پورون سے اوسکے ذریعہ اوٹہا سکین
تیسرے یہ کہ جو کام پورون سے کرین پورین کہس نجاوین اور وہ کام تمام ہوجائے اگر ناخن نہوتی تو چیزین

چھوٹی چھوٹی زمین سے نہ اوٹھہ سکتیں اور گوشت پورون کا ہر ایک کام مین جوڑ ہو جایا کرتا اور نا طاقت ہو جاتا اسواسطے کہ ناخن ہر ایک کام مین گھس جاتے ہین اللہ تعالی نے اسلیے اونکو بالیدہ کیا کہ ناقص ہو جاوین اور نرم ہیں ایک اگر ٹوٹ جاوین

باب ۱۱ گیارہوان پہلے جزو اور چوتھی گفتار سے تھیگاہ کی ہڈیون مین

سے مخفی نرہے کہ عجز مین دو پارہ ہڈیون کے پیوست ہین ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے اور یہہ دونون ہڈیان بزرگ حجم ہین مگر ان ہڈیون کے نام کچھ نہین ہین لیکن اس ہڈی کو جو نیچے اوس سے ہے اور چوڑی زیادہ ہے عظم الخاصرہ کہتے ہین اور حرقفہ یعنی استخوان تھیگاہ بھی کہتے ہیں اور وہ ہڈی جو اوپر کیطرف ہے اور باہر کے جانب ہے اوسکو عظم الورک کہتے ہین یعنی استخوان سرین اور جو ہڈی کہ آگے کیطرف ہے اور باریک زیادہ ہے اور اوسمین سوراخ بھی ہے اوسکو عظم العانہ کہتے ہین یعنی استخوان زہار کہ جسکو پیڑو کہتے ہین اور پیوستگی دونون کے سرون کی زہار تک ہے اور جو کچھہ اندر کیطرف ہے پوشیدہ ہے اور اندر اوسکے ایک غار ہے بزرگ اوسکو حقو اور حق الفخذ کہتے ہین یعنی حقہ ران اور مقعد اور مثانہ اور اندام مخصوص مردون اور عورتون کے انہین دونون ہڈیون پر رکھے ہوتے ہین اور اونمین پیوستہ ہین

باب ۱۲ بارہوان جزو پہلے اور گفتار چوتھی سے پاؤن کی ہڈیون کی تشریح مین ہے

ہر ایک پاؤن مین تیس ۳۰ پارہ ہڈیون کے ہین اس تفصیل سے پہلا پارہ پاؤن کی ہڈیون مین سے ہڈی ران کی ہے اور وہ ایک پارہ ہے اور دوسری ہڈی پنڈلی کی ہے اور وہ دو پارہ ہین اور زانون کے سر پر کہ پیوندگاہ ران کی ہے پنڈلی تک ایک پارہ ہڈی کا ہے اوسکو رضفہ کہتے ہین اور شتالنگ یعنی ٹخنہ ایک پارہ ہے اور پاشنہ یعنی ایڑی ایک پارہ ہے اور کف پا ایک پارہ ہے اوسکو عظم الزورقی کہتے ہین اور رسغ یعنی خردہ پا چار پارہ ہین اور ہڈیان پاؤن کے پشت کی کہ عربی مین مشط کہتے ہین پانچ پارہ ہین اور اونگلیان چودہ پارہ ہین ہر اونگلی کے تین پارہ ہین مگر پاؤن کے انگوٹھے کے دو پارہ ہین یہ عدد بحسب صورت ہین اور جو تحقیق سے شمار کیا جاے تو چونتیس ۳۴ پارہ ہین اسواسطے کہ سر اور جڑ پر ران کے اور سر اور جڑ پر پنڈلی کے ہڈیون کے ایک قسم سخت ہڈی کے پیوند لگی ہے چنانچہ باب اول مین اس گفتار کے بیان ہو چکا ہے پس چار پارہ پیوندی سب مین شمار کر لینا چاہیے جسطرح ہاتھہ کے ہڈیون مین شمار کیا گیا ہے پس سب چونتیس ۳۴ پارہ ہوتے ہین لیکن سب سے بڑی ہڈی ہڈی ران کی ہے اور خم تیک اوسمین ہے اور پشت خم آگے کیطرف ہے اور کچھہ باہر کیطرف مائل ہے اور سر زانو کا میل اندر کیطرف رکھتا ہے اور عضلے اور رگے اور رگین گہری ہوتے ہین اگر اس شکل پر ہوتے اور عضلے اور پٹھے اور رگین باہر رکھی ہوتین تو آسیب اور آفتون سے نزدیک ہوتے اور آدمی پاؤن پھیر کر نہ بیٹھ سکتا اور راہ چلنا برا معلوم ہوتا اور دشوار

ہوتا اور مانند چال اوس آدمی کی معلوم ہوتی جسکی پاؤن مین بند ہووی اور ٹانگین پھیلا کر چل سکتا کیونکہ
اگر خم نہوتا اور زانو میل اندر کیطرف نرکہتا تو زانو دور معلوم ہوتے اور مثل قیدیون کی چل سکتے اور ٹانگین موڑکر
بیٹھنے مین قدم کو اور عضلون کو شکم ران مین گنجایش ہوتی اور بیٹھنے مین سرا پر پنڈلی اور ران کے عضلے انکو
کج نہوتا اور زانو پر بیٹھنے سے بھی ایسا ہی ہوتا اور ران کی ہڈی پر کچھ اوبھرا ہوا ہے مانند گردن کے اور میل اندر کے
جانب رکھتا ہی اور اس گردن پر مہرہ بزرگ پیوستہ ہی اور اوس غار مین رکھا ہوا ہے کہ اوسکو حقۂ ران کہتے
ہین اور اس مہرہ اور اوس غار مین ایک بندکشا د ہرا اور مضبوط لگا ہوا ہے اور حرکت ران کی اور چلنا
پھرنا اسی بندکشا د سی ہے اور نیچے اس گردن سے کہ اس مہرہ سے اوسکی اوپر پیوست ہی دو ہڈیان کہ اوس سے
نکلی ہوئی ہین جو باہر کیطرف ہی بزرگ تر ہی اور ساتھ اس سرکے کہ پنڈلی سے پیوست ہی دو مہری ہین اور یہ
ہڈی اس مقام کی کہ نزدیک اون دونون مہرون کے پہونچتی ہے کچھی زیادہ ہی اور ہڈیان پنڈلی کی دو
پارہ ہین ایک بڑی اور موٹی زیادہ ہے اور دوسری پتلی اور کوتاہ ہے اور یہ دوسری زانو تک نہین پہونچی ہے
اور دونون سرے اوسکے اس بڑی ہڈی کے پہلو مین پیوستہ ہین اور استوار کیے گئے ہین اور درمیان دونو کے
ایک دوسرے سے جدا ہے اور اوپر سر اس ہڈی بڑی کے ایک ہڈی اور سخت پیوند کی گئی ہے اور اون کے
اندر دو غار ہین اور وہ دو مہرے جو ران کی ہڈی کے آخر مین ہین ان دونون غارونمین رکھی ہوئے ہین
اور بندکشا د زانو کا یہ ہی ہی اور درمیان مین ان دونون غارون کے ایک شئی اوبھری ہوئی ہے غضروف
یعنی چپنی ہڈی سے نرم زیادہ اور پٹھے سے سخت زیادہ اور درمیان مین اون دونون مہرون کے کہ
اون غارونمین رکھی ہوئی ہین پیوند کی ہوئی ہے اور یہ بندکشا د رباطات سی مضبوط کیا گیا ہے اور وہ دو ہڈیان
جو ٹخنہ کے مقام پر ظاہر ہین اکثر آدمیون نے گمان کیا ہے کہ وہ شتالنگ یعنی ٹخنہ ہے اور حالانکہ یہ
غلط ہی اسواسطے کہ شتالنگ کو نہین دیکھ سکتے اور ہاتھ اوسپر نہین پہونچ سکتا اور جو دیکھنے مین آتا ہے وہ
پیوند اوسکا ہے اور اندر اوسکے ایک گہراو ہے اور شتالنگ اوس گہراؤ کے اندر رکھا ہوا ہے اور ساتھ
بندکشا د زانو کے سر پر دونون ہڈیون کے ایک ہڈی رکھی ہوئی ہے گول اور چوڑی اور اوس چوڑاؤ کے
اندر ایک گہراؤ ہے اور سر دونون ہڈیون کے اوس گہراؤ مین رکھی ہین اور انکو ساتھ رباطات کے
باندھا ہے کہ کچھ حرکت بھی کر سکے لیکن اوس مقام سے علحدہ اور اوچٹے نہووی یہ اسی سبب سی سخت اور
خشک مانند ہڈی کے ہی اور چپنی ہڈی سے نزدیک ہی اور منفعت بڑی اوسمین یہ ہی کہ جسوقت آدمی زانو
پر بیٹھی اور جسوقت کہڑا ہووی اور جسوقت معلق بیٹھے بوجھ تمام جسم کا اپنے بندکشا د پر رہے اگر یہ اس بندکشا د
کے سر پر نہوتی تو بیٹھنے اور کہڑے ہونے سے گر پڑتی اور اگر یہ سخت نہایت اور خشک ہوتی تو ہڈیون کے

سر کو کوفتہ کرتی اور آسیب اور آفتون سے جلد ٹوٹ جاتی ہے اور ہڈی پنڈلی کی بھی خم رکھتی ہے اور پشت
خم آگے ایطرف سی ہے اور کچھہ خمی باہر کیطرف مائل ہے اور یہ سر کہ قدم سے پیوست ہی کچھہ میل اندر کیطرف رکھتا ہے
اور منفعتین شکل پنڈلی اور منفعتین شکل ران کی ایک ہین اور راستی اسکی سی بھی آفت ظاہر ہوتی وہ راستی جس طرح
بیان ہوچکی ہے اور شتالنگ یعنی ٹخنہ پنڈلی اور ایڑی کی بیچ مین رکھا ہوا ہے اور بند کشاد پنڈلی کا قدم تک
اوسی سے ہی اور پنڈلی کے سر سے جس طرف کہ شتالنگ اوسمین رکھا ہوا ہے دو سر ہڈیون کے باہر
نکلے ہوتے ہین مانند دو دندانہ کے اور پاشنہ یعنی ایڑی کے اندر دو غار ہین کہ وہ دونون سر ہڈیون کے
اون غارونمین بیٹھے ہوتے ہین اور قدم کی بڑی ہڈیونمین سے ایڑی کی ہڈی ہے اور شکل اوسکی پیچھے سے
اور دونون پہلو سی گول ہے اور وہ مقام جو زمین پر رکھا جاتا ہے چوڑا ہے تا کہ سیدہی کھڑا ہو سکین اور
پیچھے کیطرف سی سر طرف پنڈلی کے نکلا ہوا ہے قدرے اور اسطرف سی برابر انگوٹھے کے مانند کٹی ہوئی کے ہے
اور برابر شتالنگ سی گذرا ہوا ہے تا کہ کف پا یعنی تلوا پاؤن کا خالی ہووے واسطے اوس کام کے جو بیان
ہوگا اور اسطرف سی جو برابر چھوٹی اونگلی کے ہی اوس جگہہ تک پہونچا ہے کہ ایڑی سے اونگلی تک بیچ مین ایک
ہڈی معلوم ہوتی ہی اوسکو طبیبون نے نرد سے مشابہ کیا ہے اور عربی مین نام اوسکا عظم نردی رکھا ہے
اسواسطے کہ شش پہلو ہی اور دوسری ہڈی کو اوسکے زورقی کہتے ہین پیچھے کیطرف سی شتالنگ تک پیوستہ ہے
اور ایڑی نیچے اوسکے رکھی ہوئی ہے اور دو دندانہ پاشنہ یعنی ایڑی سے باہر نکلی ہوئے ہین اور اس زورقی
مین بیٹھے ہوئے ہین تا کہ مضبوطی بخوبی ہو اور سامنے کیطرف سی رسغ یعنی خردہ کی ہڈیون سے پیوستہ ہین
اور وہ جگہہ جو برابر چھوٹی اونگلی کی ہے ساتھہ ہڈی نردی کے پیوستہ ہی جس طرح مذکور ہوا اور ایک گروہ نے
ارباب تشریح سے اس ہڈی نردی کو خردہ کی ہڈیون سے شمار کیا ہے اور ایک گروہ نے اوس ہڈی کو
جداگانہ سمجھا ہے اور خردہ کی ہڈیون کے چار پارہ ہین اور پشت پا کی ہڈیون کے کہ اونکو مشط کہتے ہین پانچ
پارہ ہین بعدد اونگلیون کے اور عدد اونگلیون کی ہڈیون کے چودہ پارہ ہین ہر ایک اونگلی کے تین
پارہ مگر انگوٹھے کے دو پارہ ہین اور خردہ پا ایک حصہ ہی برخلاف خردہ دست کے اسواسطے کہ حرکتین اور
کام پاؤن کے بہت کم ہین اور اگرچہ پاؤن کے کام کم ہین مگر اکثر ایسے وقت ہین کہ ناہموار زمین پر چلنا ہوتا ہے
اور سیڑہی پر چڑہنا ہوتا ہی اور جو چیزین کہ زمین سے اوٹھی ہوتی ہین مانند پتھرون اور ڈھیلون ناہموار کے
کف پا یعنی تلوون کے تلے آجاتے ہین پس اللہ تعالی پیدا کرنیوالے نے خردہ اور مشط اور اونگلیونکی
ہڈیون کے بند کشاد ظاہر کیے اور زورقی ہڈی مین گہراؤ کیا تا کہ کف پا ان چیزونکو حاصل کرے اور چلنا
اور کھڑا ہونا آدمی کا اوس چیز پر آسان ہووے اور کف پا کو اندر کیطرف سی خالی کیا ہے اور زمین سے

اوٹھا ہو تا کہ چلنے مین زمین سے سبک پاؤن اوٹھا سکین اور دوڑ سکین تین عدد آدمی کے جسم کی ہڈیون کے
ازروے ضرورت دو سو اڑتالیس ۲۴۸ ہین بدون لامی ہڈی کے جو حنجرہ مین ہے اور بدون ہڈی جزوے کے
اوسکو سمسمانیہ کہتے ہین اور شرح استخوان لامی کے ساتھ شرح حنجرہ کی اپنے مقام پر بیان کی گئی ہے اور اگرچہ عدد
آدمی کے جسم کی ہڈیون کے مفصل مذکور ہو چکے ہین لیکن اب دوسری مرتبہ بتفصیل ہر ایک اندام کی ہڈیون
کی بیان کیجاتی ہے پس معلوم کرین کہ سر کی ہڈی کے گیارہ پارہ ہین اس تفصیل سے کہ جو ہڈیان مغز کو ڈھکے
ہوی ہین اور عربی مین اونکو یافوخ کہتے ہین دو پارہ ہین اور چار درز اکلیلی اور لامی اور سہمی اور قشری سے
چار حد ہر ایک کی ظاہر ہین اور چار پارہ دیوارون کے ہین اور ایک پارہ وتدی ہڈی ہے اور چار پارہ
استخوانہاے زوج کے ہین یہ سب گیارہ پارہ ہین اور ہڈیان اوپر اور نیچے کے کلّے کی سولہ ہین اور بتیس ۳۲
دانت ہین اور مہرے گردن اور پشت اور قطن اور عجز اور عصعص کے تیس ۳۰ پارہ ہین جنبر گردن دو پارہ ہے،
اور شانہ دو پارہ ہے اور سر شانہ کی ہڈی کا کرا اوسکو قلنسۃ الکتف کہتے ہین دو پارہ ہے اصلی ہڈیان دونون
ہاتھون کی ساٹھ پارہ ہین سواے پارہ ہاے پیوندی کے ہر ایک ہاتھ مین تیس ۳۰ عدد ہڈیون کے ہین
ایک بازو کی دو کلائی کی اور آٹھ خردہ کی اور چار مشط کی اور پندرہ انگلیون کی اور پہلون کی چوبیس ہین
ہر طرف سے بارہ پارہ اور سینہ کی ہڈیان سات عدد ہین اور تہیگاہ کی ہڈیان دو پارہ ہین اور پاؤن کی
ہڈیان سواے پارہ ہاے پیوندی کے ساٹھ پارہ ہین دو پارہ رانون کے اور چار پارہ پنڈلیون کے اور دو
زانو کے اور دو شتالنگ اور دو ایڑی کے اور دو زورقی کے اور آٹھ خردہ کی اور دس مشط کے
اور اٹھائیس ۲۸ پاؤن کی اونگلیون کے اور اصحاب تشریح ذی حق الفخذ کو پارہ سمجھا ہے جداگانہ اور ایک
گروہ نے حق الفخذ کو ساتھ ہڈی تہیگاہ کے ایک شمار کیا ہے پس اگر بقول اول شمار کیا جاوے تو
تو اصلی ہڈیان دو سو اڑتالیس ۲۴۸ پارہ ہین اور جو پیوندی ہڈیون کو بھی شمار کرین تو [illegible] پارہ
پارہ ہوتے ہین واللہ اعلم بالصواب جزو دوسرا چوتھی گفتار سے پٹھون کی شناخت
مین ہے باب پہلا دوسرے جزو چوتھی گفتار سے بیان مین عضلہ کی تشریح
اور منفعت اوسکی مین ہے اور جو کچھہ متعلق اوس سے ہے بطریق کلی مذکور ہے معلوم کرنا چاہیے
کہ اصل عضلہ کی عصب ہے اور عصب کو فارسی مین پے کہتے ہین اور ہندی پٹھا مشہور ہے اور اس پٹھے کی تین قسمین ہین
ہر ایک قسم کا ایک نام ہے ایک نوع اول جو دماغ سے اوگی ہے اور یا نخاع یعنے حرام مغز سے کہ خلیفہ
دماغ کا ہے اوس نوع کا نام عصب ہے دوسری قسم ہڈیون کے سر سے اوگی ہے اوسکو رباط کہتے ہین
تیسری قسم عضلہ کی باہر سے اوگی ہے اوسکو وتر کہتے ہین پس جہان کہین کہ اس کتاب مین نام عصب

اور وتر اور رباط کا لیا جاوے تو چاہیے کہ یہ معنی یاد رہین کہ شرح سخن کی بخوبی معلوم ہو جایا کرے پس جو محل قوت
اور تفکر اور تمیز کا میانگاہ دماغ ہے اور آغاز حرکتون اختیاری کا قوت ممیزہ سی ہے کہ ساتھہ میانجی پٹھون کے
طرف اعضای حساس کی اوترتی ہین آور دماغ ایک عضو ہے نہایت نرم اور نازک اور پٹھے جو اوسمین سے
اوگے ہین نرمی اور نازکی سے نزدیک ہین اگر ممکن ہوتا کہ بمیانجی ان پٹھون نازک کے اندامون کو حرکت
ہوتی تو وہ پٹھے رنج پاتے اعضا کا کھینچتے اسلیے اللہ تعالی نے ساتھہ لطف اور تدبیر کے جس جگہہ کہ حاجت
حرکت کی ہے اوسکے واسطے عضلہ پیدا کیا ہے اور پٹھے ساتھہ رباط کے ملاتے اور آخر عضلہ کو اوس اندام سے
پیوستہ کیا تا کہ بمیانجی عصب یعنی بوسیلہ پٹھے کے قوت ممیزہ کام اپنا تمام کرے اور ساتھہ قوت رباط اور
وتر کے حرکت ہوتی ہے وَذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ اور جاننا چاہیے کہ یہ رباط جو مذکور ہوئے بعضی ایسی ہین
کہ استواری بند کشادون کی اونسے ہے اور وہ کہ ہڈیون کے سرون سے اگا ہے اور کشیدہ ہے اور راست
معلوم ہوتا ہے اور درمیان اوسکی کچہہ راست بناوٹ ہے اور کچہہ مانند لیف یعنی ریشون کے شاخ شاخ پھیلا
ہوا ہے اور درمیان مین اون لیفون کے گوشت بھرا ہوا ہے اوسکو عضلہ کہتے ہین اور دوسرے یہ کہ ٹکری ریشون کی کہ گوشت سے
علیحدہ ہین اور کچہہ راست بافتہ ہین اور آپسمین لپٹی ہوئی ہین اونکو وتر کہتے ہین اور وتر ہڈی سے ملا ہوا ہے اور غشا یعنے
جھلی عضلہ پر کھنچی ہوئی ہے اور حرکت سب اعضا کی عضلہ سے ہے جسوقت آدمی ساتھہ قوت تمیز کے کسی حرکت کو اختیار
کرے اور چاہے کہ کسی عضو کو اپنی طرف کھینچے وہ عضلہ کہ مخصوص اوس عضو کے واسطے ہے حرکت کریگا یعنی کوتاہ ہوگا اور
موڑیگا تا کہ اوس اعضا کو جو اوس سے پیوستہ ہے اپنی طرف کھینچے اور جسوقت آدمی چاہے کہ کسی عضو کو اپنے سے دور کرے
یعنی پھیلاوے تو عضلہ اوس عضو کا دراز ہو جائیگا اور وہ عضو اپنی جگہہ لوٹ جائیگا پس ہر عضلہ باندازہ اوس عضو کے ہے
کہ حرکت جس عضو کی اوس سے ہے اگر عضو بڑا ہے تو عضلہ بھی بڑا ہے اور جو عضو چھوٹا ہے تو عضلہ بھی چھوٹا ہے اور غشا یعنی جھلی ایک چیز ہے پٹھون
اور رباطات سے بنی ہوئی ہے مانند ریشم کے اور عضلہ کے موٹہہ پر اور اور اعضا کے اوپر مانند دل اور تلی اور حجاب اور اندرون شکم کے
سب پر مانند استر کے کھنچی ہوئی ہے اور شفاف ایک قسم غشا کی سے ہے لیکن قوی زیادہ ہے باب ۲ دوسرا دوسری جزو اور

چوتھی گفتار ہے اون عضلون کے بیان مین ہے کہ جنسے چہرہ کے اندامونکو حرکت ہوتی ہے

پس آگاہ ہونا چاہیے کہ اندامہاے روے مین متحرک عضو پیشانی ہے اور پلک آنکھہ کی اور آنکھہ اور گال
اور ہونٹھہ اور نیچے کا کلا اور سب عضلے ان اعضا کے پینتالیس ۴۵ ہین اس تفصیل سے کہ عضلہ ماتھے کا ایک
عضلے گال کے دو ۲ عضلے ہونٹھہ کے چار ۴ عضلے ناک کے دو ۲ اور عضلے آنکھہ اور آنکھہ کی پلک کے چوبیس ۲۴ ہین کہ
ہر ایک آنکھہ کے بارہ ہین اور عضلے نیچے کے کلے کے بارہ اور اس باب مین سبکی شرح بتفصیل بیان ہوتی ہے
انشاء اللہ تعالے لیکن عضلے پیشانی کے عضلے ہین باریک اور چوڑے اور جلد پیشانی کے اندر ہین اور

وس سے ملی ہین کہ پوست یعنی جلد اوس سے جدا نہین کر سکتی اور حرکت پوست پیشانی اور حرکت ابرووٗنکی
اونہین سے ہے اور جہپکنا اور اوٹھانا آنکھہ کی پلک کا انہین کی امداد سے ہے اور پیوستگی ان عضلون کی
ساتھہ ان اعضا کے بدون وتر کے ہے اسواسطے کہ ان اعضا مین ہڈیان ہین اور گال کے عضلے دو ہین
ہر طرف سے ایک اور بعضی لب کی حرکتین بھی انہین دو عضلونسے ہین اور یہ دونون عضلے چوڑے ہین عربی مین
عضلتان العراضتان کہتی ہین اور ہر ایک کی چار رباط ہین کہ اون چار ہڈیون سے اوگی ہین جو اونسے دور ہین ایک
رباط چنبر گردن سے اوگا ہے اور آخر اوسکا دونون ہونٹھہ کے گوشون سے ملا ہوا ہے جسوقت کہ یہ شاخ تشنج کرتی ہے تو دہن کو بہت
نیچے کیطرف کہینچتی ہے اور رباط دوسرا چنبر گردن سے اوگا ہے اور پہہ سینہ کی ہڈی سے وہ رباط کہ داہنی طرف سے اوگا ہے آخر اوسکا
بائین طرف پہونچا ہے اور گوشہ دہن سے پیوستہ ہے اور وہ کہ بائین طرف سے اوگا ہے اور آخر اوسکا داہنی طرف آیا ہے
اور گوشۂ دہن سے پیوستہ ہے پس جسوقت یہ دونون شاخین تشنج کرتی ہین تو ہونٹھہ دونون باہر اوٹھہ جاتے
ہین مانند ہونٹھہ ہتھیلی کے وقت ڈورا کھینچنے کے اور رباط تیسرا دونون ہڈیون سے اوگا ہے جو پشت پر دونون
شانون کے ہین اور یہ شاخ کہ داہنی طرف سے اوگی ہے داہنی ہی طرف کو آئی ہے اور اوسی طرف سے ہونٹھہ کے
گوشون سے ملی ہے جسوقت کہ دونون شاخین تشنج کرتی ہین تو ہونٹھہ آپس سے کہینچتے ہین اور رباط چوتھا
گردن کے مہرونسے اوگا ہے ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے اور دونون کانون کے نیچے سے
گذرا ہے اور آخر اوسکا رخسار سے پیوستہ ہے کہ حرکت رخسار یعنی گال کی اسی شاخ سے ہے اور حرکت آپس سے
اوٹھنے اور باہم ملنے کی اسی سے ہے اور بعضے آدمیون کا کان ہلتا ہے اس سبب سے کہ یہ شاخ اونکی کان سے
نہایت نزدیک سے ہی ہے اور اس سے پیوستہ ہوتی ہے اور ہونٹھونکی چار خاص عضلون سے دو اوپر گال کے
پہونچے ہین اور نیچے کے ہونٹھہ کے کنارہ سے ملے ہین اور دو عضلے او زنخدان یعنی ٹہوڑی سے نیچے کے ہونٹھہ کے
کنارہ سے ملے ہین پس تمامی حرکت ہونٹھون کی انہین چار عضلون سے ہے اور یہ چارون عضلے ہونٹھہ کے
گوشت سے ایسے ملے ہوے ہین کہ اونکو ایک دوسرے سے نہین پہچان سکتے ہین اور جدا نہین کر سکتے ہین
مانند اور عضلون کے اسواسطے کہ گوشت ہونٹھہ کا نرم ہے اور ہڈیان اور غضروف یعنی نرم ہڈیان وہین
نہین ہین کہ بسبب اوسکی عضلہ مین وتر کوئی ہو اور اوسکی سبب سے یعنی وتر سے عضلہ ظاہر ہو اور عضلے ناک کے
دو ہین ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے اور حرکتین ناک کے کنارون کی اونہین سے ہین
اور وہ رخسارہ سے اوگے ہین اور رخسار کے عضلہ سے ملے ہین اور وتر اونکا غضروف بینی سے پیوستہ ہے
اور عضلے آنکھون کے اور آنکھون کی پلک کے چوبیس ۲۴ ہین ہر ایک آنکھہ کے بارہ عضلے ہین اور حرکت کہولنے
اور بند کرنے اور اوٹھانے آنکھہ کی نیچے کی پلک کو حاصل ہے اور عضلے خاص آنکھہ کی پلک کے تین ہین ایک

عضلہ آنکھ کے کنارہ سے اوگا ہے اوپر کیطرف سے اور وترا وسکا میانگاہ پلک سے پیوستہ ہے اور حرکت آنکھ کے
کہلنیکی اسی عضلہ سے ہے اور دو عضلے اور ہین دونون گوشون مین آنکھ کے اور یہ دونون باریک زیادہ ہین
اون دونون پہلے عضلون سے اور وتر ان دونون کے برابر لگے ہین اوپر نیچے کی پلک کی میانگاہ سے ملگئے
ہین اور حرکت بند کرنیکی آنکھ کی حالت خواب یا بیداری مین انھین دونون سے ہے اور جسوقت کہ یہ دونو
عضلے تشنج کرتے ہین تو آنکھ کو بالکلیہ بند کر دیتے ہین اور جسوقت انمین سے کسیپر آفت پہونچے آنکھ بالکلیہ نہین بند
ہوتی ہے اور وہ گوشہ جسطرف سے آفت پہونچی ہے کہلا رہتا ہے اور عضلہ دوسرا آنکھ کے اندر عصبہ مجوفہ کو
نگاہ رکہتا ہی تاکہ جسوقت آدمی کسی چیز پر نگاہ کرے اور خوب اوسپر نظر کرے تو وہ عصبہ مجوفہ سست نہو جائے
اور آنکھ اوپر کو نہ اوٹھے اور حقیقت اس عصبہ کی پٹھون کی تشریح مین بیان کیجائیگی اور اس سبب سے کہ یہ عضلہ
اور عضلونکی شکل پر نہین ہے بعضے اصحاب تشریح کہتے ہین کہ یہ دو عضلے ہین اور بعضے لکھتے ہین کہ یہ تین عضلے ہین
اور اسی جہت سے عضلونمین آنکھ کے اور آنکھ کی پلک کی اختلاف واقع ہے اور جوامع جالینوس مین عضلے آنکھ کے
اونتیس [29] لکھے ہوئے ہین چنانچہ عضلے خاص آنکھ کے چھہ ہین ان چھہ مین سے چار عضلے گرداگرد آنکھ کے رکھے ہوئے
ہین ایک اس گوشہ پر جو کان کیطرف ہے اور دوسرا اوس گوشہ پر جو ناک کیطرف ہے اور ایک اوپر اور ایک
نیچے ہر ایک عضلہ آنکھ کو اپنی طرف حرکت دیتا ہے اور دو عضلے ہین ترچھے رکھے ہوئے کہ آنکھ کو پہیرتے ہین
اور نیچے کے کلّہ مین تین حرکتون سے زیادہ نہین ہین ایک حرکت کہولنے دہن کی دوسری حرکت بند کرنے
موںھ کے تیسری حرکت چبانے کی اور حرکت کہولنے دہن کی دو عضلونسے ہے کہ بناگوش کی ہڈی سے
اوگے ہین اور گذرا اونکا گردن پر ہی ہے اور وترا اونکا نیچے ان سے ملا ہوا ہے جسوقت یہ عضلے تشنج کرتا ہے
تو فک یعنی کلہ کہیچتا ہے اور موںھ کہلجاتا ہے اور حرکت بند کرنے موںھ کی چار عضلون سے ہے اور ان چار
مین سے دو عضلونکو عضلہ صدغ کہتے ہین اور یہ دونون عضلے نرم زیادہ اور عضلون سے ہین اور نازک
نہایت ہین اس سبب سے کہ دماغ سے اوگے ہین اور اوس سے بہت نزدیک ہین اور دماغ معلوم ہے کہ
ایک عضو نہایت نرمی اور نازکی کے ساتھہ ہے اور جو کہ یہ عضلہ ایسا نرم اور نازک ہے اور دماغ سے اسقدر
نزدیک ہے تو جو آسیب کہ اوسپہ پہونچتا وہ دماغ کو دیتا اور خطرے طرح طرح کے متصور ہوتے اسلیے حق تعالی آفریدگار
اون دونون ہڈیون کو کہ مقام صدغ یعنی کنپٹی سے پیوستہ ہین اور نام اونکا زوج ہے دہلیز مقرر فرمایا مانند
ایک برج کے تاکہ یہ عضلہ اونمین پوشیدہ ہے اور آسیب اور آفتون سے دور رہے اور وتر اس عضلہ کا
نیچا اوترا ہوا ہے اور کلہ کے کنارہ سے ملا ہوا پس جسوقت کہ یہ عضلہ تشنج کرتا ہے کلہ کو کہینچتا ہے اور موںھ بند
ہوجاتا ہے اور جو کہ یہ عضلہ اسدرجہ نازک ہے اور شش کی حرکت کو بہت بڑی قوت درکار ہے اور اوس قدر

قوت سی کام نہ چل سکتا اسلیے اللہ تعالی نے واسطے مددگاری اس عضلہ کے دو اور عضلے دہن کے اندر پیدا کیے ہر طرف سی ایک اور وتر بھی اس عضلہ کے زبردست بنائے تاکہ مدد خاطر خواہ اوسکو ملے اور چبانے کی حرکت کے لیے ایک گروہ کہتا ہے کہ دو عضلے ہین اور ہر طرف سی ایک او شکل ان عضلونکی تین طرف ہے ایک طرف اوسکی گال کی ہڈی سے ملی ہے اور ایک سرا اوسکا اوپر کے کلّہ سے اور ایک سرا اوسکا زوج ہڈی کے نزدیک ہی اور جناب باری نے اس عضلہ کو اسواسطے پیدا کیا کہ ہر ایک سر سے ہر ون عضلہ سے کلّہ کو حرکت ہووی طرح طرح کی تاکہ اون حرکتون سے چبانے کی حرکت بخوبی حاصل ہوا اور بعضی کتابونمین یون لکہا ہے کہ اس حرکت کے لیے چھ عضلے ہین ہر طرف سی تین عضلے بشکل مثلث رکہی ہوئے ہین اور جوامع جالینوس مین اسطرح مذکور ہی کہ عضلے نیچے کے کلّہ کے بارہ ہین اور بارہ عضلے جب ہون گے اگر یہ عضلے چھ شمار کیے جائین اور معلوم کیا چاہیے کہ سب جانورون کا نیچے کا کلّہ ہلتا ہے مگر تمساح کا کہ اوسکا اوپر کا کلّہ ہلتا ہے اور سب جانورون کے نیچے کے کلّہ ہلنے مین تین حکمتین ہین ایک یہ کہ کلّہ اوپر کا بزرگتر اور سنگین ہی اور نیچے کا کلّہ ہوتا اور ایک ہوا اور چھوٹی اور سبک شی ہلنے کیواسطے سزاوار ہے دوسرے یہ کہ اگر اوپر کا کلّہ ہلتا ہوتا تو جوڑ سر کا ساتھ گردن کے مضبوط نہوتا اور یہ پیوند جالانا محکم ہونا چاہیے تیسرے یہ کہ اوپر کا کلّہ مقام دو عضو شریف کا ہی اور اون دو عضو سی پیوستہ ہی جو ان دونون سے شریف زیادہ ہین لیکن دو عضو شریف مین سے کہ کلّہ اوپر کا مقام اونکا ہے ایک آنکھ ہے اور آنکھ کو کہ آلہ بینائی کا ہے اوسمین رکہا ہے اور دوسری ہڈی ناک کی بیچ اوسکی ہے ہی اور راہ ناک کی کہ آلہ بویائی کا ہے اوسکے اندر ہے اور وہ دو عضو شریف کہ اونسی پیوستہ ہین ایک ہڈی بناگوش کی ہے کہ راہ شنوائی کی اوسکے اندر ہی دوسری ہڈی کاسہ سر کی ہے کہ موضع دماغ ہے اور محل بینائی اور مقام خیال اور وہم اور عقل اور تفکر اور تمیز اور حفظ کا اور اصل سب حواسون کی وہ ہی اگر اوپر کا کلّہ ہلتا ہوتا تو دماغ اور یہ سب عضو بھی ہلتے اور حواس شوریدہ ہوجاتی اور دماغ کے ہلنے سے خطرے بہت اور نقصان طرح طرح کے وقوع مین آتے اور نیچے کا کلّہ ان سب مقامات سی بہت دور ہی اور اوسکے ہلنے مین کچھ مضرت نہین ہی پس از روے حکمت کے ہلنے کے لیے نیچے کا کلّہ اولی اور انسب ہی اور جیسا اوپر بیان ہوچکا ہی کہ اوپر کا کلّہ محل دو عضو شریف کا ہی اور دو عضو شریف کہ مقام سے پیوست ہی اون دو عضو کو شریف تر دماغ اور حس شنوائی بیان کیا ہی پس شرف دماغ کا معلوم ہی لیکن شرف شنوائی کا اوپر بینائی اور بویائی کے اسوجہ سی ہے کہ آدمی جو شکم مادر سے پیدا ہوتا ہے عقل بیہودہ اور ضعیف ساتھ آدمی کی ساتھ عقل کے تعلیم پاتا ہے اور راہ عقل تعلیم پانے کی شنوائی ہی اگر آدمی شنوائی کا نہو تو ہرگز کچھ نہ تعلیم پا سکے اور کچھ نہ سیکھے بے شعور سادہ رہے اور نادان رہے

اسی سبب سی ہی کہ جو آدمی شکم مادر سے گونگا پیدا ہووی تو کوئی بات نہ سنسکہ سکے اور نہ کچہہ کہہ سکے گونگا رہے
اور نابینائی اور نابویائی سے یہ نقصان نہین ہے اور معلوم کرنا چاہیی کہ آدمی کا نیچے کا کلہ سبک زیادہ ہے
اور چہوٹا ہے اور سب جانورون کے کلّون سی سبک ہی اور کلہ سب جانورونکا بہاری ہے اور بزرگ
اسواسطے کہ منفعت پہلی کلہ کی حرکتون سے چبانا اور کہانا ہے اور کہانے کی چیزین آدمیونکی سب لطیف
ہین اور نازک مانند میوون پختہ اور گوشت پختہ کی اسواسطے حاجت نہین ہے کہ نیچے کا کلہ اوسکا بہاری
اور بڑا ہووے اور اور جانور بعضے ایسے ہین کہ ہڈیان توڑتے ہین اور بعضے بہائم ہین کہ علف اونکا کہانا ہین
سخت ہین مانند کاہ اور جَو کی اور مثل اوسکی اسلیے اونکو حاجت ہی کہ کلّہ نیچے کا بڑا ہو پیدا کرنیوالے نے
جس جانور کو جو حاجت تہی عطا فرمائی **باب تیسرا دوسری جزو اور چوتہی گفتار سی شناخت**
مین سر اور گردن کے عضلون مین سے حرکتین گردن کی تین طرح پر ہین ایک خاص سر کو
حرکت ہی بے حرکت مہرہ گردن کے دوسری حرکت ہی بشرکت ساتہہ مہرہ گردن کے تیسری حرکت ہے
خاص گردن کے مہرونکو اور یہ حرکت چار طرح کی ہے ایک حرکت ہی آگے کیطرف سی دوسری پیچہے
کیطرف سی تیسری حرکت مڑنے اور پہرنے کی داہنی اور بائین طرف سی چوتہی حرکت دیکہنی کی اور پہیرنے سر
اور گردن کی دائین اور بائین طرف سی اور عضلے ان سب حرکتون کے متقیس ہین اون سب مین سے
عضلے خاص سر کے اٹہارہ ہین اور اٹہارہ مین سے چار عضلے ہین کہ حرکت سر کی آگے کیطرف اونہین سے
ہی دو عضلے اونمین سی داہنی طرف سی ہین اور دو بائین طرف سی اور رباط اور عضلے اس مقام کی ہڈیون
چنبر گردن اور سینہ کی ہڈیون سے اوگی ہین اور باہر نکلے ہوی اور وترا اون کے بنا گوش کی ہڈی سے پیوستہ ہین
اور ہر چند اوپر کو چڑہتے گئے ہین سب عضلے ایک دوسری سی نزدیک ہوگئے ہین اور باہم ملگئے ہین اس نظر سے
ایک گروہ کہتا ہی کہ وہ دو عضلے ہین اس سبب سے کہ اون دونون عضلون سی کہ ہر طرف سی نکلے ہوے ہین ہر ایک کے
دو شاخ ہین اور بعض گروہ کا مقولہ ہے کہ وہ تین عضلے ہین اور جامع جالینوس سی دو لکہی ہوی ہین
اگر ان عضلون کو تین جفت شمار کرین اور جسوقت کہ سب عضلے ایکبار تشنج کرین تو سر آگے کی طرف میل کریگا اور
جسوقت عضلے ایک طرف تشنج کرین تو سر بہی اوسی طرف کو میل کریگا اور یہہ گردش اسطرح کی ہے کہ جو چاہے
کسی چیز مین خوب نگاہ کرنے اور معلوم کرین کہ چار جفت اور ہین کہ حرکت پیچہی کیطرف کی اون سی ہی اور وتر
ان عضلونکا پس سر کی ہڈی سی ملا ہوا ہے اندک اوپر بندگاہ سر سے ساتہہ گردن کی اور رباط پہلی جفت کا چار
مہرہ دائیم سی اوگا ہی مہرون گردن سے اور وتر ہر ایک کا پس سر کی ہڈی سی پیوستہ ہی اور رباط دوسری جفت
کا مہرہ اول کے پہلوون سی اوگا ہی اور وہان سی نکلکر سر کی آخر ہڈی مین پیوستہ ہوا ہی اور یہہ جفت دوسرا.

نیچے اوس جفت اول کے آیا ہی اور جسوقت کہ یہ چار عضلے تشنج کرین سر کو اندک اپنی طرف کھینچینگے اور جفت تیسرا نیچے سے اون دونون جفت کی نکلا ہی اور ہر طرف سی ایک عضلہ ہی اور رباط ہر ایک کا مہرہ اول کے پہلو سے اوگا ہی اور ترچھا آیا ہی اور ہر طرف سی ایک عضلہ ہی اور سر کی ہڈیون کی آخر ہڈی کسی میانگاہ سی پیوستہ ہے کہ سر دونون عضلون کے باہم ملگئی ہین جسوقت کہ ایک عضلہ ان دو سی تشنج کری تو سر کو ترچھا پیچھے کی طرف کھینچیگا جسطرح کہ شانہ کیطرف سر میل کرتا ہی اور جفت چوتھا رباطات سی مہرہ دوسرے سی اوگا ہے اور ترچھا آیا ہی اور مہرہ اول کی پہلو سی جس سے رباط جفت دویم اوگا ہے پیوستہ ہی اور کجی اس جفت چہارم کی برخلاف جزو سیوم کی ہی کہ جسوقت یہ جفت چہارم تشنج کری میل سر کا کہ تشنج جفت سیوم سی ہوا ہو سر راست ہو جایگا اور چار عضلے اور ہین کہ میل خاص سر کا داہنین اور بائین طرف سی اونہین سی ہے اور اون چار عضلون مین سی دو آگے کی طرف آتے ہین ایک داہنین سی اور ایک بائین سی اور دو پیچھے کی طرف جو ہین اونمین سی ایک داہین طرف ہی اور ایک بائین طرف اور وہ دو عضلے جو آگے کی طرف ہین دو مہرہ سے آخر ہڈی سی سر کی پیوستہ ہین اور وہ دو عضلے جو پیچھے سر کے ہین مہرہ اول سی آخر ہڈی سی سر کی پیوستہ ہین [illegible] دو عضلے آگے کی تشنج کرتے ہین اوس حرکت کی مددگار ہوتے ہین جو سر کو آگے کی طرف حرکت ہوتی ہے اور جسوقت چارون عضلے ایکبار تشنج کرتے ہین تو سر کو سیدہا رکہتے ہین اور جب کہ ان چار مین سی ایک عضلہ تشنج کری تو سر اوسی عضلہ کیطرف میل کریگا کجی کے ساتھ لیکن عضلے مشترک حرکتون کی دس ہین اون سے دو عضلے ایسے ہین کہ سر کو ساتھ گردن کے آگے کی طرف لاتے ہین اور نیچے مری کے رکھی ہوئی ہین اور مری گذرگاہ طعام اور شراب کی ہے اور مہرہ اول اور دوسری سی پیوستہ ہین پس اگر وہ سر عضلہ کا جو مری کی طرف ہی تشنج کری تو سر کو تنہا آگے کی طرف لایگا اور جسوقت وہ سر عضلہ کا جو سینہ کیطرف ہی تشنج کری تو سر کو ساتھ گردن کے آگے کیطرف لائیگا اور چار جفت اور ہین کہ سر کو ساتھ گردن کے پیچھے [illegible] کھینچتا ہے [illegible] شکل اوسکی مثلث ہی اور قاعدہ مثلث سر کی آخر ہڈی سی پیوستہ ہی اور تمامی مثلث گردن پر اوتر آیا ہے اور وہ تین جفت جو باقی ہین ایک جفت نزدیک مہرہ گردن کے رکھا ہے ہر طرف سی ایک اور دوسرا جفت نزدیک چار مہرون کی ہے ہر طرف سی ایک اور تیسرا درمیان ان دونون جفت کو رکھا ہوا ہی اور حرکت پھیرنے سر اور گردن کی اور حرکت موڑ کر دیکھنی کی تشنج ان چارون جفت کی سی ہے اور وہ عضلے جن سے خاص گردن کی حرکت ہوتی ہے چار ہین دو داہنی طرف سے اور دو بائین طرف سی اور ہر طرف سی ایک آگے اور ایک پیچھے جسوقت ایک ان چار مین سی تشنج کرتا ہی تو گردن اوسی عضلہ کیطرف پھر جاتی ہے اور جسوقت کہ دو عضلے داہنی طرف کے تشنج کرتے ہین تو گردن داہنی طرف میل کرتی ہی اور جسوقت دونون عضلے بائین طرف کی تشنج کرتے ہین تو گردن بائین طرف کو میل کرتی ہی اور جسوقت چارون عضلے ایکبار تشنج کرین تو گردن سیدہی رہیگی

اور معلوم کرنا چاہیے کہ بند کشا د سر کو جو ساتھ گردن کی ہی اور بند کشا د پانچون مہرون کو گردنکی مہرون سی کہ حرکت کرنے
والی ہین وہ چیز کیطرف حاجت ہی دونون ضد ایک دوسری کی ہین ایک زیادتی احتیاط کی بند کشادون کی مضبوطی اور گردنکی مضبوطی
مین دوسری سستی ان بند کشادون کی لیکن حاجت ساتھ زیادتی احتیاط کے بند کشادونکی مضبوطی اور گردن
کی مضبوطی مین اسواسطی ہی تاکہ قاعدہ دماغ کا اپنی مقام پر قائم رہے اور بسبب سستی بند ونکی اوسکی پانچون مہرے اور
بلند اور پست نہو جاوی کہ بسبب اونکے ہلنے کے حواس شوریدہ اور تباہ ہوجاوین اور تاکہ پٹھے دماغ اور حرام مغز سی اوگ ہین بسبب
سستی بندون اور بسبب چڑہنے اور اوترنے مہرون کے کہنچ نجاتین اور خوف اون آفتون کا جو اونسی پیدا ہوتا ہے نہو
اور حاجت سستی ان بند کشادون کی اسواسطے ہی کہ سر اور گردن کو حرکتین طرح طرح کی ہوجاوین اور سیرتے رہین کیونکہ
آنکھ اور کان یہہ دو دیدہ بان آدمی کے ہین اونمین سی آنکھ سامنی کی خبر رکھتی ہی اور کان دونون طرف سی خبردار
ہین اور حالانکہ دیدہ بان ایسا چاہیے کہ سب طرف کی خبر رکھے اور اسی واسطی اِن بند کشادون کو استوار نہین
بنایا بلکہ استواری یعنی مضبوطی اون عضلون اور رباطون سی کی ہی جو گردا گرد ان بند کشادون کی ہین اور ساتھ
اون کے پیوستہ ہین اور اونکے اوپر لپٹے ہوے ہین اور اونکو البتہ استواری پیدا کیا ہی تا کہ حاجت زیادتی دونون امر کی
ظاہر ہو یعنی ایک یہہ کہ بندہی ساتھ ان عضلون کے مضبوط ہین اور یہہ ...
حاصل ہی اور دوسرے یہہ ... طرف ... ہر طرف سی خبر ہے اور ایسا
حال ہی گویا ... کان کی سب طرف ہے

باب چوتھا دوسری جلد اور چوتھی گفتار مین ساخت مین خنجرہ کے عضلون کی تشریح اور عظم لامی کی اور اونکی تفصیل مین ہے

... کہ آدمی کی آواز کا خنجرہ ہی اور وہ تین غضروف سی
... ایک ... اوسکو نیچے ... ان کی مقابل حلقوم دیکھ سکتی ہین اور اونگلی سی دریافت کر
سکتے ہین اوسکو درقی کہتے ہین اسواسطی کہ پشت اوسکی اوبہری ہوئی ہی اور اندر اوسکی گہرا ہی مانند سپر کے
اور ہر وقت بند ہونی خنجرہ کی سرا اوسکا مری تک پہونچتا ہی اور اوسپر بیٹہتا ہی کہ کہانے کی سب چیزین اوسکی پشت
پر گذرتی ہین اور دوسرا ... غضروف ... پشت اوسکی گردن سی ملی ہی برابر درقی کے اسکا کچھ نام نہین ہے
مگر اوسکو عربی مین الذی لا اسم لہ کہتے ہین اور ہر وقت بند ہونی خنجرہ کے سر اوسکا زبان کی جڑ سی ملتا ہے
تیسرے ایک غضروف ہی جو مانند مکبہ یعنے سرپوش کی کہ کسی شی پر ڈہکین اسی سبب سے اوسکو مکبی کہتے ہین اور طرجہالی
بہی کہتے ہین اور ان مین اور الذی لا اسم لہ مین بند کشاد ہی اس طریق پر کہ الذی لا اسم لہ مین دو
... باندازہ دو غار ... دونون زوائد اون دونون غارون مین رکھے ہوے ہین کہ دہرا ہو
اور استوار ہین ساتھ ایک رباط ... مکبی ساتھ اس بند کشاد کے حرکت کرتی ہے اور درقی غضروف ...

یہ ہوتجتی ہی اور بند ہونا او کھلنا حنجرہ کا ساتھ انکباب درقی اور لا اسم لہ کے ہی اور دور ہونی سے ایک دوسرے
کی اور وقت بات کہنے اور آواز دینے کے حنجرہ کھلجاتا ہی اور مکبی بھی دور ہوجاتی ہی اور وقت خاموشی اور ہنگام تناول غذا
کی حنجرہ بھی بند ہوجاتا ہی اور مکبی سر پر درقی اور لا اسم لہ کے ہوتجتی ہے کیونکہ جسوقت مکبی اوسپر آتی ہی تو کہانا اور
پینا اوسکی اوپر گذرتا ہی اور مری مین پہونچتا ہے اسواسطی کہ حلقوم کہ راہ سانس لینے اور راہ آواز کا ہی آگے رکھا ہی اور
مری کہ راستہ کہانی اور پینے کا ہے اوسکی پیچھے رکھا ہوا ہی اور طعام اور شراب مکبی کے پشت پر گذرتا ہی اور مری کے اندر جاتا ہے
پس جسوقت درمیان کہانا کہانے کے اتفاقا کوئی بات کہی تو مکبہ اوٹھ جاتا ہے اور حنجرہ کھلجاتا ہی اوسوقت اگر کوئی چیز
حلقوم مین داخل ہو وی کہ راہ سانس لینے کی ہی قوت دافعہ کہانسی سے اوٹھاتی ہے یہانتک کہ اوس چیز کو نکالدیتی ہے
اسلیئے کہ جو چیز اس راہ مین جاتی ہے اوسکو کوئی گذر نہین ہے کہ اوترے لہذا اوپر آجاتی ہی پس اللہ تعالی نے اسواسطی
مکبی کو پیدا کیا تاکہ راہ حلقوم اور حنجرہ کی بکڑی رہی کہ اوسمین کوئی شی نہ داخل ہو اور سامنے حنجرہ کی ایک ہڈی ہے کہ اوسکو
طبیب عظم لامی کہتے ہین اسوجہ سی کہ یونانی خط مین حرف لام سی مشابہ ہے اس شکل پر [illegible] اور منفعت اس ہڈی
کی یہہ ہی کہ رباط اور عضلے حنجرہ کے اوس سی اوگے ہین اور اس ہڈی کے کچھ عضلے خاص ہین سوای عضلون حنجرہ کے اون
کچھہ عضلون مین سی دو عضلے اوپر کے کلہ سی آئی ہین ایک داہنی سی اور ایک بائین سی اور لامی ہڈی کی دونون شاخون
سی ملگئی ہین تاکہ اوسکو طرف کلہ کے اوٹھاتی ہین اور دوسرا زنخدان کے نیچے سی آیا ہی کہ زبان کے نیچے گذرا ہی اور اوس
ہڈی کی کنارہ سی جو درمیان دو شاخ کے ہے پیوستہ ہوا ہی تاکہ اس کناری کو بھی کلہ کیطرف سے اوٹھاوے اور دو عضلے اور
بناگوش کی ہڈی کے کنارہ سی آتے ہین ایک داہنی طرف سی اور دوسرا بائین طرف سی اور اون دونون شاخون سے
اس ہڈی کی ملگئے ہین کہ نہ اوپر چڑہنے دیتے ہین اور نہ اترنے اور لیکن حنجرہ کی سولہ عضلے ہین منجملہ اون کے چھہ عضلے ایسے
ہین کہ حنجرہ کو کھولتے ہین اور دس عضلے ایسے ہین کہ حنجرہ کو بند کرتی ہین منجملہ اون عضلون کے جو حنجرہ کو کھولتے ہین دو
عضلے لامی ہڈی سی اوگے ہین ایک داہنی طرف سی اور ایک بائین طرف سے اور غضروف درقی سی پیوستہ ہین کہ جسوقت یہہ
دونون عضلے تشنج کرتی ہین تو اوسکو آگے کیطرف لاتی ہین اور اوس سی دو غضروف دیگر کو دور کرتی ہین تاکہ حنجرہ کھلجاوے اور
چار عضلے اور ہین کہ الذی لا اسم لہ مکبی کے پاس سی کھینچتے ہین تاکہ حنجرہ بہت فراخ ہوجاوے اور منجملہ ان چار کے دو عضلے پیچھے
کیطرف رکھے ہین تاکہ اوسکو پیچھے کیطرف کھینچین اور دو عضلے اور دونون طرف سے ہین تاکہ مدد دیوین ہلانے مین اس غضروف
کو کہ حنجرہ بالکلیہ فراخ ہوجاوے اور منجملہ اون دس عضلون کے جو حنجرہ کو بند کرتی ہین دو عضلے ایسے ہین کہ لامی ہڈی سی آتی ہین
اور درقی غضروف سی پیوست ہین اور اوس سی گذر گئے ہین اور الذی لا اسم لہ سے ملگئے ہین چنانچہ سر دونون عضلون
کی الذی لا اسم لہ کی پیچھے سی آتے ہین اور ساتھ ایک دوسری کی پیوستہ ہوگئی ہین پس جسوقت یہہ دونون عضلے
تشنج کرتی ہین تو درقی اور الذی لا اسم لہ کو بند کرتے ہین اور چار عضلے اور ہین ساتھ ایک دوسری کی ملے ہین کہ کنارہ غضروف

درقی کو ساتھہ کنارہ الذی لا اسم لہ کے جمع کرتی ہین تاکہ حنجرہ تنگ ہو جاوی اور جو مناسب تھا کہ عضلہ جو حنجرہ کو بند کرے اندرون حنجرہ کی ہو تاکہ جسوقت تشنج کری درقی اور الذی لا اسم لہ کو طرف اپنی کھینچے اسلئی اللہ تعالی نی دو عضلی پیدا کئے اندر حلقوم کی کو چلک زیادہ اور عضلون سی اور قوی تر سب سے لیکن کو چلی اون کی اس غرض سی ہی تاکہ اندرون حلقوم کا تنگ ہووی اور قوت اونکی اس نظر سی ہی کہ جب تک آدمی چاہی سانس نہ لیوی اور دم روکے رہی تو روک سکے پس یہہ عضلہ یہہ کام کر سکتا ہی چنانچہ جسوقت آدمی کسی چیز پر گذر کری کہ وہ ناخوش بو رکھتی ہو تو اپنا دم روکے اور سانس نہ لیوی تاکہ ہوای ناخوش اوسکی حلق مین نہ پہونچی اور دو عضلی اور اندر کو نیچی غضروف مکبی کے پیدا کئی تاکہ مکبی کو بھی اسیطرح پکڑی رہے

باب پانچوان دوسرے جزو اور چوتھی گفتار سے حلقوم کی عضلون کی شناخت مین

ہی عضلی حلقوم کے چار ہین دو عضلی سینہ کی ہڈی سی نکلی ہین ساتھہ ہڈی لامی کے اور حلقوم کی سر سی پیوستہ ہین کام ان چارون عضلون کا یہہ ہی کہ حنجرہ کے غضروفونکو پکڑی ہوی ہین تاکہ جسوقت آدمی آواز بلند کری تو اسقدر کشادہ ہون کہ آواز نکل سکے اور نگاہ رکھین کہ سر حلق کا نیچی نہ اوتری اور نہ اوپر کو چڑہی اور دو عضلی اور ہین کہ حلقوم سی مخصوص ہین قالع عربی مین اونکو کہتے ہین حلقوم کی کنارہ پر رکھی ہوی ہین کہ کہانا اور پانی جو اپنی راہ سی اوترتا ہے اون کو بخوبی مدد دیوین کہ طعام اور شراب جلد اور آسان اوتر جاوی اور سانس لینے کی راہ سے فراحمت نکری سب اوسکی یہہ عضلے ہین

باب چھٹا دوسرے جزو اور چوتھی گفتار سے زبان کی عضلون کی تشریح مین

سب سے معلوم کرین کہ عضلی زبان کے نو ہین منجملہ اونکی دو عضلی بنا گوش کی ہڈی کی کنارون سی اوگی ہین ایک داہنی طرف سی اور ایک بائین طرف سی اور دونون پہلوون زبان سی پیوستہ ہین اور یہہ دونون عضلی چوڑی ہین اور حرکت زبان کی دہن سے دونون طرف انہین عضلون سی ہوتی ہی جسوقت ایک عضلہ اون دو مین سے تشنج کرتا ہی تو زبان اوسی عضلہ کیطرف کہچ جاتی ہی اور دو عضلی اور لامی ہڈی سے اوگی ہین نیچی سی اوسکی اور یہہ دو عضلی دراز ہین اور زبان کے درمیان مین پیوستہ ہین کہ حرکت باہر نکلنی اور پھر اندر جانی زبان کی انہین دو عضلون سی ہے اور دو عضلی اور لامی ہڈی کے دونون پہلوون سی اوگی ہین سب سے نیچی ایک داہنی طرف سی اور ایک بائین طرف سی اور یہہ دونون عضلی درمیان اون پہلے دونون عضلون کی ساتھہ زبان کی پیوست ہوے ہین کہ حرکت پھرنے زبان کی گرد دہن کی انہین دونون عضلون سی ہے پس جسوقت کہ ایک عضلہ تشنج کرتا ہی تو زبان کو ترچھی کہینچتا ہی اپنی طرف کو اور اس حرکت کی سے حرکت گردش زبان کی بخوبی ہوتی ہے اور دو عضلی اور کلہ کی ہڈی کے کنارہ سی اوگی ہین اور نیچی ان تمام عضلون کے نکلی ہین اور چوڑی ہو کر زبان کی نیچی بچھے ہوی ہین کہ حرکت اور دوہری ہونا زبان کا انہین دونون عضلون سے ہی اور نوا ایک عضلہ اور ہے کہ اوسکو بھی زبان کے عضلون سی شمار کیا ہے اور لامی ہڈی کے کنارہ سی اوگا ہی منفعت اوسکی یہہ ہی کہ کبھی زبان

کو لامی کی طرف لاتا ہی اور کبھی لامی کو اندر کیطرف زبان کے لاتا ہے **باب ٧ ساتوان دوسرے جزو**
اور چوتھی گفتار سے شانہ کے عضلونکی تشریح مین ہے شانہ کے عضلے تین قسم کے ہین ایک
عضلے اس قسم کے ہین کہ خاص شانہ کو حرکت اونکی سبب سی ہے دوسرے وہ عضلے ہین جو حرکت بازو اور
شانہ کی مشترک اونسی ہے تیسرے وہ عضلے ہین جنسی حرکت خاص بازو کو ہوتی ہے لیکن وہ عضلے کہ خاص شانہ کو
حرکت جنکی سبب سی ہے وہ بارہ عضلے ہین چھہ واسطے حرکت داہنی شانہ کے اور چھہ واسطے حرکت بائین شانہ کے
منجملہ ان چھہ عضلون کے دو گردن کے پیچھے سے آئے ہین ساتھ کجی کے اور ایک عضلہ خرک شانہ سی پیوستہ ہے
اور سر شانہ تک پہونچا ہی جنبر گردن تک اور ایک عضلہ جنبر گردن کے پیچھے سے آیا ہے اور آخر شانہ سی پیوستہ ہے
اور عضلہ تیسرا مہرہ اول سے گردن کے مہرونمین سے اوگا ہے اور خرک شانہ کے سر سی پیوستہ ہی اور عضلہ
چوتھا لامی ہڈی سے اوگا ہے اور اوپر کے پہلو سے شانہ کے پیوستہ ہی نزدیک سر شانہ کی ساتھ اوس بادی
کی کہ اوسکو منقار کہتی ہین اونکی حرکت سی شانہ طرف کان اور گردن کے میل کرتا ہے اور عضلہ پانچوان اور چھٹا
ایک سر سے بارہوین خار کے کہ مہرون کے پشت پر ہین اوگا ہے اور خرک شانہ سی پیوستہ ہی اور دوسرا پانچوین
خار سے نیچے کے مہرون سی پشت کی مہرون مین سے اوگا ہے اور شانہ کے غضروف سی پیوستہ ہی سرتاسر پس
جسوقت کہ دونون عضلے تشنج ایکبار کرتے ہین تو شانہ کو اپنی طرف کھینچتے ہین اور جسوقت پانچوان عضلہ حرکت
کرتا ہی تو شانہ نیچے کیطرف پیچھے سے میل کرتا ہے اور جسوقت چھٹا عضلہ تشنج کرتا ہے تو میل شانہ کا اوپر کیطرف ہوتا ہے
اور ایک عضلہ اور ہی مشترک درمیان بازو اور شانہ کے اور عضلہ مہرہ قطن سے اوگا ہے اور وہان سے نکلکر
شانہ کے نیچے کے پہلوون سے ملا ہے سر شانہ تک حرکتین اس عضلہ کی شانہ کو طرف اپنی کھینچتی ہین اور اندر کے
میل طرف جائے نشستگاہ کی کرتا ہے اور بازو کو بھی کچھہ حرکت ہوتی ہے طرف پشت کی اور ان عضلونکو بازو کے
عضلونکے ساتھہ بیان کیا گیا ہے **باب ٨ آٹھوان دوسری جزو اور چوتھی گفتار سی ہاتھہ کے**
عضلون کی شناخت مین ہی ہاتھہ کی حرکتون مین پہلی حرکت بند کشادہ شانہ کی ہی کہ حرکت
بازو کی اوس سے ہی اور ان حرکتون کے چبیس عضلے ہین ہر طرف سی تیرہ اور اون تیرہ مین سے ایک عضلہ سر
پستان سی اوگا ہے اور سینہ کی ہڈی تک آیا ہی اور بازو کی ہڈی کے سر سے ملگیا ہی آگے کیطرف نزدیک لب غار
شانہ کے کہ سر بازو کی ہڈی کا اوسمین پڑا ہی اور حرکت نزدیک آنی بازو کی ساتھہ سینہ کے ایسی ہے کہ میل اوسکا نیچے
کیطرف ہوتا ہی اسی عضلہ سی ہے اور شانہ کو اندر کیطرف اپنی کھینچتا ہی اور عضلہ دوسرا سینہ کی ہڈی سے اوگا ہی اور
بازو کی ہڈی کے سر سی پیوست ہی آگے کیطرف سی اور حرکت نزدیک آنی بازو کی ساتھہ سینہ کے اس طرح ہی کہ میل
اوسکا اوپر کیطرف ہوتا ہی اسی عضلہ سی ہے اور عضلہ تیسرا عضلہ بزرگ ہی دو سرا یعنی دو توکہ مثل دو عضلون کے ہی

کہ سر پر ایک دوسری کے رکھا ہے اور سینہ کی ہڈی سے اوگا ہے اور بازو کی ہڈی ملا ہے آگی کیطرف سے نیچے اوس مقام
کی کہ جہاں دوسرا عضلہ پیوستہ ہے پس جسوقت کہ لیف یعنے ریشہ توئی بالائی حرکت کرتا ہے تو بازو سینہ کیطرف
آتا ہے اسطرح کہ میل اوسکا اوپر کیطرف ہوتا ہے اور جسوقت کہ لیف یعنی ریشہ توئی زیرین حرکت کرتا ہے تو بازو سینہ
کیطرف آتا ہے راست اور اس عضلہ کو اگر دو عضلے کہین تو زیبا ہے اور عضلہ چوتھا اور پانچوان دو عضلے ہین کہ
تہیگاہ اور پہلوون راست سے اوگے ہین اون دو مین سے ایک بڑا ہے اور تہیگاہ کی ہڈی سے اوگا ہے اور دوسرا
باریک ہے اور پوست تہیگاہ سے اوگا ہے اور وتر دونون کا بازو کی ہڈیون سے پیوستہ ہے اندر کیطرف سے اور
ساتھ وتر اوس عضلہ کے جو سینہ کی ہڈی سے آیا ہے اور ساتھ وتر اس عضلہ کے کہ جو دو تو یعنی دوہرا ہے
اور ابھی مذکور ہو چکا ہے پیوستہ ہے پس جسوقت کہ بڑا عضلہ تشنج کرتا ہے تو بازو کو طرف پہلوون پشت کے
کہنچتا ہے اور عضلہ دوسرا مانند بارکے ہے اس عضلہ پر اور پانچ عضلے اور شانہ سے اوگے ہین اور بازو کی
ہڈی سے پیوستہ ہین منجملہ اون پانچ عضلون کے ایک عضلہ شانہ کے اوپر کے کنارہ سے خرک شانہ تک پہونچا ہے
اور وتر اس عضلہ کا بازو کی ہڈی کے سر سے پیوستہ ہے باہر کیطرف سے جسوقت یہ عضلہ تشنج کرتا ہے تو بازو کو
اوٹھاتا ہے اور میل اوسکا اندر کیطرف کرتا ہے اور دو عضلے شانہ کی ہڈی سے بھی اوگے ہین اور اوپر کے
کنارہ سے بھی اور لیف اونکی خرک شانہ کے اوپر سے آتے ہین اور خرک شانہ سے نیچی پہلو تک پہونچے ہین اور
وتر اونکا بازو کی ہڈی کے سر سے پیوستہ ہے باہر کیطرف سے جسوقت کہ یہ عضلے تشنج کرتے ہین تو بازو کو پہلو اور
سینہ سے دور کرتے ہین اور میل اونکا باہر کیطرف رہتا ہے اور عضلہ دوسرا اس عضلہ مین ملا ہے چنانچہ دونون
عضلے ایک ہو گئے ہین اور کام دونون کا ایک ہے اور دو عضلے اور ہین ایک وہ ہے کہ شامل ہوتا ہے مقام شکم
شانہ کا ہڈی سے شانہ کی اور وتر اوسکا بازو کی ہڈی سے پیوستہ ہے اندر کیطرف اور حرکت پہیرنے بازو کی پیچھے
کیطرف اسی عضلہ سے ہے اور عضلہ دوسرا شانہ کے نیچے کے کنارہ سے اوگا ہے اور وتر اوسکا بازو کی ہڈی سے پیوستہ ہوا ہے اندر کیطرف
اور وتر اوسکا متصل ہے اوس عضلہ بزرگ سے جو تہیگاہ کی ہڈی سے اوگا ہے اور منفعت اوسکی یہ ہے کہ بازو کو باہر کیطرف کہنچتا ہے اور
عضلہ گیارہوان وہ ایک عضلہ ہے کہ جنبر گردن سے اوگا ہے اور خرک شانہ سے آیا ہے سر شانہ تک اور وتر
اوسکا نزدیک پیوندگاہ اور وتر عضلہ بزرگ کی کہ سینہ سے آیا ہے اندر کے باہر کیطرف پیوستہ ہے اور کام اس
عضلہ کا یہ ہے کہ بازو کو سیدھا کرتا ہے اور عضلہ بارہوان ایک عضلہ ہے کہ جو شانہ کے اوپر رکھا ہوا ہے اور
کام اوسکا یہ ہے کہ بازو کو اوٹھاتا ہے کجی کے ساتھ اور معلوم کرین کہ اگر اوس عضلہ دو تو یعنی دوہرے کو
جو سینہ سے نکلا ہے ایک عضلہ شمار کرین تو عضلے بندکشا وشانہ کے بارہ ہونگے اور اگر اوسکو دو عضلے تصور
کرین تو تیرہ عضلے قرار دیئے جاینگے اور بعضون نے کہا ہے کہ گیارہ عضلو سے زیادہ نہین ہین اسوجہ سے

کہ عضلہ دو کو ایک شمار کرتے ہین اور اس بارہوین عضلے کو گیارہوین عضلہ کا ایک پارہ تصور کرتے ہین مگر
جالینوس کا قول یہی کہ یہ عضلے تیرہ ہین اور بعد بازو کے حرکتون کے کلائی کی حرکتین ہین اور حرکتین کلائی کی
چار قسم پر ہین ایک حرکت نزدیک آنے کی ساتھہ بازو کے دوسری دور ہونے کی اوس سے اور تیسری
حرکت آنے کی طرف اندر کے چوتھی حرکت پھرنے کی طرف باہر کے اور ان حرکتون کے اٹھارہ عضلے ہین
اونمین دس عضلے ایسی ہین کہ کلائی کو بازو کی طرف لاتے ہین اور اوس سے دور کرتے ہین ہر ایک دست مین
پانچ عضلے ہین اور یہ پانچ عضلے بازو کی ہڈی پر رکھے ہوئے ہین اون پانچ مین سے دو عضلے اسطح کی ہین کہ
کلائی کو نزدیک بازو کے لاتے ہین اور ایک دوسرے پر گذرے ہین بشکل حرف حا کہ یونانی تحریر مین اسطرح
پر ہے X پس ان دو عضلون سے ایک بڑا ہی اور اوسکے دو سر ہین ایک سر اوسکا لب غار سر شانہ سے اوگا ہی
نیچے کی طرف سی اور سر دوسرا لب غار بالا سے اوگا ہے اوس فرونی سے جسکو منقار الغراب کہتے ہین اور یہ عضلہ
سرے بازو کی ہڈی کے آیا ہے اور اندر کے جانب اوترا ہے اور کلائی کے آخر ہڈی سے جو اوپر کی ہے جسکو
زند الاعلی کہتے ہین پیوستہ ہی آگے کی طرف سی کام اس عضلہ کا یہ ہی کہ کلائی کو طرف بازو کے پھیر لاتا ہے کہ میل
بازو کا اندر کیطرف ہوتا ہی اور اونگلیان اندر کیطرف سی آخر شانہ تک پہونچ جاتی ہین اور چھاتی تک بھی پہونچتی
ہین دوسرا عضلہ بہت چھوٹا ہی اور بازو کی ہڈی کے سرے اوگا ہی اور اس عضلے کے بھی دو سر ہین اور رباط اوسکی
بسبب لطافت کی نہین دریافت ہو سکتی ہین اور ان دو سر مین سے ایک بازو کی ہڈی کے پیچھے سے اوگا ہی
اور سر دوسرا اوسکے آگے سی اوگا ہے اور کلائی کے نیچے کی ہڈی سے جسکو زند الاسفل کہتے ہین پیوستہ ہی آگے کیطرف سے
پس جسوقت کہ یہ عضلہ تشنج کرتا ہے تو کلائی کو نزدیک بازو کے لاتا ہے اور میل کلائی کا طرف باہر کے ہوتا ہے
اور سر اونگلیون کا آگے بازو کی ہڈی کے پہونچتا ہے اور جسوقت دونون عضلے ایکبار تشنج کرین تو کلائی
سیدھی نزدیک بازو کے آتی ہی اور کسی طرف میل نہین کرتی ہے اور وہ عضلے جو کلائی کو بازو سی دور کرتے ہین
تین ہین اون تینون مین سے دو عضلے مانند اون عضلون کی ہین جو نزدیک لانے والے ہین اور ایک
دوسرے پر گذری ہین اون دو مین سے ایک عضلہ بڑا ہے اور رباط اوسکا شانہ کے نیچے کے پہلوون سی اوگا ہے
اور بازو کی ہڈی کے پیچھے سے آیا ہے اور کلائی کی ہڈی کے اندر کے گوشہ سے ملگیا ہے پشت کلائی کی طرف سے
پس جسوقت کہ یہ عضلہ تشنج کرتا ہی تو کلائی کو بازو سے دور رکہتا ہی اور میل کلائی کا طرف اندر کے ہوتا ہے
اور عضلہ دوسرا بازو کی ہڈی کے پیچھے سے اوگا ہے اور پھر کلائی کی ہڈی کے باہر کے گوشہ سے ملگیا ہے
طرف پشت کلائی کی پس جسوقت یہ عضلہ تشنج کرتا ہی تو کلائی کو بازو سے جدا اور دور کرتا ہے اور میل کلائی کا باہر
کیطرف ہوتا ہی اور جسوقت کہ دونون عضلے ایکبار تشنج کرین تو کلائی کو بازو سی دور رکھتے ہین اور میل کلائی

اور یہہ کہ جسوقت وہ تنہا حرکت کرتا ہی تو کلائی کو ہلا دیتا ہی کہ وہ کلائی کسی طرف مائل نہین کر سکتی ہے بدستور سیدہی رہتی ہے اور کچہہ میل بہی اگر کرتی ہے تو اندر کے جانب اندر کے میلان اوسکا ہوتا ہے اور خواجہ ابو علی سینا رحمۃ اللہ علیہ کتاب قانون مین فرماتی ہین کہ شبہہ ہوتا ہی اس بات کا کہ وہ عضلہ تیسرا ایک جزو ہی اوس دوسرے عضلہ کا جو کلائی کو بازو کے پاس پہیر لاتا ہے اور وہ عضلے جو کلائی کو اندر کیطرف لاتے ہین اور باہر کیطرف پہیرتے ہین آٹہہ ہین ہر ایک دست مین چار عضلے ہین اور کلائی کے اوپر موضوع ہین اون چار مین سے دو عضلے ایسے ہین کہ کلائی کے شکم پر رکہے ہوئے ہین ایک اون دو مین سے کنارہ زندالاسفل سے اوگا ہے اور زندالاعلی سے پیوستہ ہوا ہی درمیانمین اور کام ان دونون عضلون کا یہہ ہی کہ کلائی کو اندر کیطرف آگے سے پہیرتے ہین اور دو عضلے کلائی کی پشت پر موضوع ہین ایک زند اسفل سے اوگا ہے اور کلائی کے کنارہ سے لگیا ہے اور عضلہ دوسرا آخر استخوان بازو سے اوگا ہے اور وہ اپنے نکلکر اوس پہلے عضلہ پر گذرا ہے اور کلائی کے اندر کنارہ سے پیوست ہی کام ان دونون عضلون کا یہہ ہی کہ کلائی کو پہیرتی ہین باہر کیطرف اور سوای ان آٹہہ عضلون کے جو مذکور ہوئے پچیس عضلے اور کلائی کے اوپر موضوع ہین ہر ایک کلائی پر تیرہ عضلے ہین اور تیرہ مین سے ایک عضلہ واسطے حس کے ہی اور باقی واسطے حرکت کے ہین پس وہ ایک عضلہ جو واسطے حس کے ہے ایک عضلہ لطیف کلائی کی شکم پر رکہا ہوا ہے اور وتر اوسکا نہایت لطیف ہی اور پیوست ہتیلی اور انگلیون کے نیچے بچہا ہوا ہے تاکہ ہتیلی اور انگلیونکو حس ہووے اور ہتیلی اور انگلیون پر بال جمنے سے مانع ہو اور وہ عضلے باقی جو واسطے حرکت کے ہین بعضے اونمین سے واسطے حرکت خود کے ہین اور بعضے واسطے حرکت انگلیون کے چنانچہ دونون قسم کے عضلے اب بیان کئے جاتی ہین لیکن پہلے اس سے یہہ بہی معلوم کرین کہ ہر انگلی کا جو عربی مین نام ہے کیونکہ ان عضلون کی تشریح مین نام ہر ایک کا عربی مین خوب یاد کر لینا چاہیے تاکہ ہر جگہہ آسانی ہو اور جو کہ ہر بار نام ہر ایک کا فارسی مین بیان کرنا دراز معلوم ہوتا تھا لہذا عربی مین نام ہر ایک کا مذکور ہوتا ہی پس آگاہ ہونا چاہیے کہ جوڑ دست کو الرسغ کہتی ہین اور پشت دست کی ہڈیون کو المشط اور انگوٹہی کو الابہام اور جو اوسکے پاس انگلی ہے نام المسبحہ بہی اور السبابہ بہی اوسکو کہتی ہین اور درمیان کی انگلی کو الوسطی لکہتی ہین اور اوسکے پہلو کی انگلی کو البنصر اور چہوٹی انگلی کو الخنصر کہتی ہین اور وہ تیرہ عضلے پشت کلائی پر جو موضوع ہین اونمین سے تو عضلے ایک درمیان پشت کلائی پر رکہا ہوا ہی اور بازو کی ہڈی کے سر سے اوگا ہی گوشہ بیرونی سے اور اوس مین سے چار وتر نکلے ہین اور چارون انگلیون پر پیوستہ ہین جسوقت یہہ تشنج کرتا ہے تو یہہ چار انگلیان کہلجاتی ہین اور ایک عضلہ اور عضلہ اول سے اوگا ہے اور اوس سے دو وتر نکلے ہین ایک خنصر سے پیوست ہی اور دوسرا بنصر سے پس جسوقت یہہ عضلہ تشنج کرتا ہی تو ان دونون انگلیون کو اندر کہینچتا ہی اور دو عضلے اور ساتہہ ایک دوسرے کے پیوستہ ہین گویا دونون عضلے ایک ہین ایک

زندالاسفل سے اوگاہے اور اوس سے دو وتر نکلی ہین ایک درمیان کی اونگلی کو اندر کہینچتا ہی اور دو مسبحہ کو اور عضلہ دوسرا جو زندالاعلی سے اوگا ہے وہ اونگوٹھی کو یعنی ابہام کو اندر کہینچتا ہی اور ایک عضلہ اور زندالاسفل پر رکھا ہوا ہی اور آخر استخوان بازو سی اوگاہے پس حرکت سی اس عضلہ کی خردہ آگے کی طرف موڑتا ہے اور دو عضلے اور زندالاعلی پر رکھی ہوئے ہین اور دونون ساتھ ایک دوسریکے پیوست ہین ایک میانگاہ زندالاعلی سی اوگاہے اور ساتھ ہڈی پہلی کی خردہ کی ہڈیون سے پیوستہ ہی برابر ابہام یعنی انگوٹھی کے پس جسوقت وہ دونون عضلے ایکبار تشنج کرتے ہین تو خردہ اوبہر آتا ہے اور ہتیلی کہلجاتی ہے اندر کے اور جسوقت عضلہ پہلا تنہا تشنج کرتا ہے تو ابہام مسبحہ سی دور ہوجاتا ہے اور جسوقت عضلہ دوسرا تنہا حرکت کرتا ہے تو خردہ طرف پشت کے پہرجاتا ہی اور ایک عضلہ اور زندالاسفل پر موضوع ہی اور رباط اس عضلہ کا بازو کی ہڈی سے اوگاہے اور اوسکی وتر کی دو شاخین ہین وہ دونون شاخین میانگاہ ہڈیون پشت دست پر نزدیک اونگلی وسطی اور مسبحہ کو ایک دوسرے پر گذری ہین وہ شاخ کہ مسبحہ کی طرف سی آئی ہے طرف وسطی کے پیوستہ ہی اور وہ شاخ جو وسطی کی طرف سے آئی ہے طرف مسبحہ کی پیوستہ ہی پس جسوقت یہ عضلہ تشنج کرتا ہے تو خردہ کو کہولتا ہے اور اصحاب تشریح کا ان عضلونمین جو کلائی کے پشت پر موضوع ہین خلاف ہی ایک گروہ کہتا ہی کہ آٹھ عضلے ہین اسواسطے کہ اون دونون عضلونکو جو وسطی اور مسبحہ کو ہلاتے ہین ایک عضلہ شمار کیا ہے اور اور دو عضلونکو کہ وتر ایک عضلہ کا دونون طرف استخوان خردہ سے پیوستہ ہی نزدیک ابہام کے ایک عضلہ تصور کیا ہے اور ایک گروہ کا مقولہ ہی کہ نو عضلے ہین اسواسطے کہ ان چار عضلونمین سے کہ اونہون نے دو عضلے شمار کیے ہین اونمین سے ایک کو یہ گروہ دو شمار کرتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ دس عضلے ہین اسواسطے کہ یہ دونون عضلونکو فرق کرتے ہین اور چار عضلے شمار کرتے ہین مگر جالینوس نے اکثر کتابونمین ذلکہکر نو عضلے قرار دیتے ہین پس اگر ان عضلونکو بموجب اون لوگون کے قول کے جو ان عضلون کو دس شمار کرتے ہین شمار کیا جاوے تو عضلے دونون ہاتھون کے ایکسو بیس ہونگے اور کلائی کی شکم پر جو سات عضلے ہین اون سات مین سے ایک عضلہ واسطے حس کے ہے چنانچہ پہلی تشریح اوسکی مذکور ہوچکی ہے اور دو عضلے جو واسطے حرکت کلائی کے ہین ذکر اونکا بھی ہوچکا باقی رہے چار عضلے اور اون چار مین ایک عضلہ بڑا ہی اور درمیان مین کلائی کے رکھا ہوا ہی اور رباط اوسکا کلائی کے دونون ہڈیون سی اوگاہے اور اوس سی پانچ وتر نکلے ہین اور پانچون اونگلیون سے پیوستہ ہین ایک وتر جو انگوٹھے سی پیوستہ ہے بند کشادہ دوم اور سوم انگوٹھے کو بلند کرتا ہی اور ایک اور عضلہ ہے بہت چھوٹا اور اوپر اوس عضلے کے ہے رباط اس کا بھی دو ہڈیون سے اوگاہے اور آخر ہڈی [illegible] ایک ساتھ ایک [illegible] چار اونگلیون سے کہ بند کشا [illegible]

اور دو عضلے اور ہین ایک بازو کی آخر ہڈی سے اوگا ہے اور مشط کی ہڈی سے پیوستہ ہے آگے کی [illegible]
خنصر اور بنصر کے اور عضلہ دوسرا بازو کی ہڈی کے سر سے اوگا ہے اور اوسکا وتر اندر کیطرف سے مشط کی [illegible]
پیوستہ ہے آگے کیطرف نزدیک انگوٹھے کے پس جسوقت یہ عضلہ دوسرا تشنج کرتا ہے [illegible]
اندر کو [illegible] ہے اور جو دونون عضلے ایک بار تشنج کرین تو ہاتھ کو بالکلیہ اندر کی [illegible] موڑتا ہے [illegible] ہتھیلی کا
کہلنا اور موڑنا بہی انہین دونون عضلون سے ہے اور دونون کف دست مین چھبیس عضلے رکھے ہوئے ہین
ہر ایک ہتھیلی مین اٹھارہ عضلے ہین دو صف پر ہین اونمین سے سات عضلے اوپر کی صف مین ہین پس اون
سات مین سے چار عضلے چارون اونگلیونکو طرف مسبحہ کی لاتے ہین اور عضلہ پانچوان انگوٹھے کو طرف مسبحہ کے
لاتا ہے اور دو عضلے دو کنارون پر ہتھیلی کے رکھے ہوئے ہین ایک عضلہ اونمین کا انگوٹھے کو اور چارون انگلیونکو
دور کرتا ہے اور دوسرا عضلہ اور اونگلیون سے خنصر کو دور کرتا ہے اور گیارہ عضلے نیچے کی [illegible] ہین اون
گیارہ مین [illegible] سے آٹھ عضلے بندکشاد اول کو مسبحہ اور وسطی اور خنصر اور بنصر کے ہلاتے ہین اور تین عضلے ابہام
یعنی انگوٹھے [illegible] بندکشاد [illegible] ونکو ہلاتے ہین اونمین سے ایک عضلہ بندکشاد اول کو ابہام کے ہلاتا ہے اور دو [illegible]
اونمین [illegible] بندکشاد دوم ابہام کو ہلاتے ہین پس عضلے ہاتھ کی یہ ہین [illegible]

جزو اور چوتھی گفتار سے شناخت مین عضلہ ہاے دم زدن سے ہے کہ سینہ اور
پہلو کو حرکت مین لاتی ہین عضلہ ہاے دم زدن تین طرح کے ہین ایک طرح کے عضلے ایسے ہین کہ سینہ کو کہولتے
ہین کہ سینہ بسبب اونکے فراخ ہو جاتا ہے اور اعضاے تنفس بہی کشادہ ہو جاتی ہین اور ہواے خوش اور خنک کو
اندر کیطرف کہینچتے ہین اس طرح کے عضلون کو العضلات الباسطہ کہتے ہین اور دوسری طرح کے عضلے سینہ اور سانس کے
اعضا کو فراہم کرتے ہین تاکہ ہواے گرم اور حرارت دل سوختہ اور دردناک باہر نکلے ان عضلونکو العضلات القابضہ
لکہتے ہین اور تیسری طرح کے عضلے پہلوؤن کے بیچ مین ہین اور یہ عضلے بسط اور قبض دونون کرتے ہین لیکن
باسطہ عضلے بارہ ہین داہنے اور بائین طرف سے رکہے ہوئے ہین ہر طرف سے چھ عضلے پس بارہ مین سے دو عضلے
حجاب کے ہین اور حجاب ایک پردہ ہے کہ شکم کو دو حصہ کئے ہوئے ہے اور سانس کے آلہ کو غذا کے آلہ سے جدا کئے ہوئے ہے
اور جو آلہ سانس کا ہے حجاب کے اوپر ہے اوسکو شکم زبرین کہتے ہین اور جو آلہ غذا کا ہے نیچے حجاب کے موضوع ہے اوسکو
شکم زیرین کہتے ہین اور منفعت اور تشریح اس حجاب کی اس باب کے آخر مین بیان کی جائیگی انشاء اللہ تعالی
اور دو عضلے اور چنبر گردن سے اوگے ہین اور پہلوے اول سے ملے ہین اور کام ان دونون عضلون کا یہ ہے کہ پہلوؤنکو
طرف اپنی کہینچتے ہین اور سب عضلے جو درمیان مین پہلوؤن کے ہین ہر ایک عضلہ اوس پہلو کو ہلاتا ہے اور کہینچتا ہے
کہ جسکے وہ نیچے ہے اور دو عضلے اور ہین دوہرے یعنی ہر ایک کی دو جزو ہین اوپر کا جزو گردن سے پیوستہ ہے اور گردنکو

حرکت دیتا ہی اور ہنچے کا جزو سینہ کو ہلاتا ہی اور متصل ہنچے کے عضلہ کے ایک عضلہ کہ دوسری مہرہ سی اوگا ہی مہرہ ہای
گردن سی اور پانچوین اور چھٹے پہلو پر پہلوون سینہ کے اوترا ہی آور دو عضلے اور شکم شانہ پر موضوع ہین ہر ایک
شانہ پر ایک عضلہ اور مہرۂ اول سے گردن کے مہرونکی اوگا ہی اور وترا وسکا نیچے اوترا ہے اور ساتھ پہلو پہلی اور
دوسری کے پہلو ہای پشت سی پیوستہ ہی اور دو عضلا اور ہین کہ رباط ہر ایک کا دو مقام سے اوگا ہی ایک ساتوین
مہرہ سی مہرہ ہای گردن کے اور دوسرا مہرۂ اول اور دوم مہرہ ہای سینہ سی اور وتر سینہ کے پہلوون سے پیوستہ نیچے
اور قابضہ عضلے آٹھ ہین ہر طرف سی چار عضلے اونمین سے دو عضلے پشت کی مہرونکے نزدیک رکھی ہوئے ہین
درازی مین صف پہلو ہای بالا کے کہ اونکو پہلو ہای سینہ کہتی ہین اور دو عضلے اور ہین کہ سینہ کی ہڈیون کے دونون
طرف موضوع ہین درازی سینہ پر نزدیک چنبر گردن سے غضروف خنجری تک کہ فم معدہ پر ہین اور سر پہلوون کے
ساتھ ان عضلون کے سینہ کی ہڈی سے پیوستہ ہین اور نیز اس عضلہ سی ساتھ عضلہ دراز کے کہ شکم پر ہے
پیوستہ ہین اور چار عضلے اور ہین کہ ان عضلونکو مدد دیتی ہین ہر طرف سی دو عضلے اور حجاب کو قبض سینہ مین
ایک فعل ہی نہ بقصد لیکن جسوقت کہ حرکت بسط سی باز رہتا ہی تو وہ کشادگی جو حرکت اوسکی سے ہوتی ہی فراہم
آتی ہے اور لیکن قبض اور بسط دونون کے عضلے ایسی ہین کہ پہلو مین ہین اور قبض اور بسط ساتھ ہی کرتے
ہین اور معلوم ہو چکا ہی کہ عدد پہلوون کے ہر طرف سی بارہ ہین پس بضرورت مقام کے وہ عضلے جو اندر پہلوونکے
ہین ہر طرف سی گیارہ ہین لیکن یہ عضلے سب دو دو یعنی دوہرے ہین ایک پرت اندر کیطرف سی ہے اور دوسرے
باہر کیطرف سی اور سب دوگانہ ہین اور لیف ان عضلون کے نہاد مین مخالف ایک دوسرے کے ہین اسواسطے کہ
بعض لیفین بسط کرتی ہین اور بعض قبض کرتی ہین آور جسوقت باسطہ لیفین اپنے کام مین مصروف ہوتی ہین تو
قابضہ لیفین بیکار ہو جاتی ہین اور جسوقت قابضہ اپنے کام مین مصروف ہوتی ہین تو باسطہ بیکار رہتی ہین
اس بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ لیفین ہر ایک لیف عضلۂ دیگر کی ہین پس عدد ان عضلون کے ہر طرف سی
بائیس ۲۲ ہوتی ہین اور یہی خلاف بعینہ درمیان سر اور جڑ ان عضلون کے بھی ہے اسواسطے کہ لیف ان عضلونکی
جو نزدیک مہرہ کے ہین حرکت برخلاف حرکتون اون لیفون کے کرتے ہین جو نزدیک سرون پہلوون کے
ہین کسواسطے کہ لیفین بیرونی عضلون کی جو نزدیک مہرۂ پشت کے ہین بسط کرتی ہین اور لیفین سب عضلونکی
جو نزدیک سر پہلوون کے ہین قبض کرتی ہین اور لیفین اندرونی عضلونکی جو نزدیک مہرۂ پشت کی ہین قبض
کرتی ہین اور لیفین سب عضلونکی کہ نزدیک سرون پہلوون کے ہین بسط کرتے ہین آور جو کہ کام سر پہلوونکی
لیفون کا اور کام لیفون پہلوون کی جڑون کا مخالف ایک دوسرے کے ہی تو سمجھا گیا کہ عضلے پہلو کی جڑونکی
اور عضلے پہلو کے سرون کے اور ہین پس واجب ہوا بالیقین اس امر کا کہ درمیان مین ہر پہلو کے

حجاب عضلہ ہین تو اس حساب سے عدد پہلوون کے عضلون کے اٹھاسی ہوتے ہین اور عدد باسط عضلون کے
بارہ ہین اور عدد قابضہ عضلونکی آٹھ ہین سب ایکسو آٹھ عضلے ہوتے ہین اور آگاہ ہونا ضرور ہے کہ شریف ترین
عضلون کا عضلہ نامے دم زدن ہین حجاب ہے اسواسطے کہ آمد و رفت سانس کی بدون قصد اور بے تکلف جو
سوتے وقت اور جاگتے وقت اور مستی اور غشی اور بیہوشی کی حالت مین ہوتی ہے وہ اوسی کی حرکت کے
سبب سے ہے اور سب عضلونمین قوی ہے زیادہ وہ ہی ہے اسواسطے کہ سب سے بڑا ہے اور بعد اوسکے وہ دو عضلے
جو چنبر گردن کے اوپر ہین اس غرض سے ہین کہ اگرچہ اندرون کے سب عضلونمین کوئی آفت پہونچے
جب تک یہ دونون عضلے سلامت ہونگے فرق تنفس مین نہ آئیگا یعنی سانس کی آمد و رفت برابر رہیگی
اور جو کہ منفعتین اس حجاب کی بہت طرح پر ہین اسلیے پیدا کرنیوالے نے اندرون شکم کا ساتھ حجاب کے دو حصہ کیا اور
اعضائے تنفس یعنی سانس کے اندامون کو غذا کے اندامون سے ساتھ اوسکے جدا کیا اور اوس حجاب کو درمیان
ان دونون کے رکھا تاکہ بخار غذا کے اندامون کا سانس کے اندامون مین جو بالائے حجاب ہے نہ پہونچے اگر یہ حجاب
درمیان مین نہوتا اور یہ اگر ایسا قوی نہوتا تو بخار غذا کے اندامون کا اور بخار ثقل کا سانس کے اندامون مین
پہونچتا اور روح تیرہ اور مکدر ہوجاتی اور طبیعت ناخوش ہوتا اور منفعت اور اوس سے یہ ہے کہ قبض جب کرتا ہے
تو ثقل کو اور بچہ کو کہ شکم مادر مین ہو باہر نکلنے کی مدد دیتا ہے اور حجاب بنیاد پہلوؤن بالائی سے اوگا ہے اور
پہلوون کے سرون پر آیا ہے اور گرد شکم کے اوترا ہے مانند دو کمان کے کہ باہم ہوئین مانند دائرہ کے
اور جسوقت کہ وہ حجاب کھنچتا ہے تو شکم اوسکا کم ہوتا ہے اور سینہ اور پہلوؤنکو باہر لاتا ہے اور بلند کرتا ہے اور یہ حجاب
ایک عجیب عضلہ ہے برخلاف سب عضلون کے اسوجہ سے کہ ہر ایک پٹھا ساتھ عضلہ کے جو پیوستہ ہے برابر اوس
عضلہ کے حرام مغز سے نکلا ہے اور اوسمین پیوستہ ہوگیا مگر جو پٹھا کہ حجاب سے پیوستہ ہے مہرہ گردن سے سیدھا
اوترا ہے سر حجاب تک اور حجاب مانند ایک رواق کے ہے کھنچا ہوا گول اور جس مقام پر گوشت اوسکا پورا ہوتا ہے
پٹھا ہے اور جھلی کے مانند چھوٹے دائرہ کے درمیان دائرہ بزرگ کی ہے اور سر حجاب کا مرکز اس چھوٹے دائرہ کا ہے
اور پٹھا جو مہرہ گردن سے نیچے اوترا ہے سیدھا اس مرکز مین آیا ہے اسواسطے کہ کام حجاب کا یہ ہے کہ سینہ اور پہلو کو
حرکت دیوے اور جو عضلہ کہ کسی عضو کو ہلاتا ہے چاہیے یہ کہ سر اوسکا برابر اوس عضو کے ہو کہ اوسکو ہلانا چاہے
پس واجب ہے کہ سر اوسکا مرکز اس دائرہ کا ہوتا کہ برابر سینہ اور پہلو کے ہووے اور جو کہ راہ اس مرکز کی اس
عصب سے یعنی پٹھے سے دور تھی اور نکلنا اور داخل ہونا اوسکا درمیان سینہ کے مثل ایک معلق کے ہونا اسواسطے
اللہ تعالے نے اس عصب یعنی پٹھے کو ساتھ اوس غشا یعنے جھلی کے پیوستہ کیا جو سینہ کو دو حصہ کیے ہوے
ہے اور غشاء مذکور کو پناہ اوس عصب کی کیا کہ اوسپر اعتماد کرے اور معلق نرہے اور جو حاجت حیات کی ساتھ

حرکت حجاب کی ضروری تھی اسلیے واجب کیا کہ وقت اوترنے اس پٹھے کے کہ اس حجاب مین پیوند ہی احتیاط تمام
کی جائے لہذا اوسکو چند جڑون سے مدد دی ہے اور ساتھ اوسکے پیوستہ کیا ہی تا کہ اگر ایک جڑ مین کچھ خلل واقع
ہو تو اور جڑین صحیح اور سالم رہین اور حرکت اوسکی ٹوٹ نجائے اور نیز یہ بھی چاہیے تھا کہ جس عضو کی حرکت پے در پے
ہو تو پٹھا بھی اوسکا قوی ہوتا ضرور ہی اسواسطے جناب باری عز اسمہ نے اس پٹھے کو تین جڑون سے باہر نکالا ایک جڑ
عصب چہارم سے کہ درمیان مہرہ تیسری اور چوتھی کے حرام مغز سے باہر نکلی ہے مانند مکڑی کے تارون کے
اور جڑ دوسری پانچوین عصب سے اور جڑ تیسری چھٹی عصب سے ہی پھر ان تینون جڑون کو ایک کر دیا اور پناہ مین
اوس غشاء کی کیا جو ابھی بیان ہو چکی ہے اور اوتارا اونکو سر حجاب تک پس جو کوئی اس صنعت الٰہی مین غور
اور تامل کرے رحمت جناب باری کی جو خلقت مین جانورون کے نازل ہوئی ہی بخوبی دریافت کرے
فتبارک اللہ احسن الخالقین اور معلوم کرین کہ ان عضلون کی شمار مین بڑی مشکل پڑی ہی اور نہایت دشواری
واقع ہوتی ہے جو آسح جالینوس مین تفصیل ان عضلون کی ایک سو سات لکھی ہے اور مقام تعجب یہ ہی کہ سب
عضلے جفت ہین اور اوسمین کسی فرد کا مذکور نہین کرتا کہ ایک کم رہی یا زیادہ وہ بیان کرتا ہے اور خواجہ ابو القاسم
بن ابی صادق نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کہ ہم سے پہلے لوگون کے متاخرین مین سی ہے اوسنے ایک کتاب تصنیف
کی ہے شرح کتاب تشریح منافع الاعضاء جالینوس کی اور اوسمین نہایت درجہ کو اس باب مین مستغرق کیا ہے
وہ لکھتا ہی اپنی کتاب مین کہ اطبای متقدمین جس جس اعضا کی عضلے کہ جفت ہین اون عضلون کے عدد مین
ایک فرد بھی اضافہ فرماتے ہین اور کہتا ہی کہ مین نہین جانتا ہون کہ وہ تحریر اصحاب تشریح سے کیون علحدہ ہے
اور شمار مین ان عضلون کے یہ تفصیل کہتا ہی کہ عضلے باسط چھ جفت ہین اور قابضہ چار جفت ہین اور جو پہلو کے
اندر ہین چوالیس جفت ہین بالاتفاق سب کی یہی تفصیل ہے اور نیز بالاتفاق سب کے عضلے جفت ہین برابر ایک دوسرے کے
رکھی ہوتے ایک داہنی طرف سی اور دوسرا بائین طرف سی اور کوئی فرد عضلہ نہین ہی تو اسصورت مین اولی یہ ہے کہ
اعتماد جفت عدد و پر کیا جائے اور وہ ایک سو ساٹھ ہین اور دو حجاب ہین سب ایکسو دس عضلے ہین باب

دسوان دوسرا جزو چوتھی گفتار سے پشت کی عضلون کی تشریح مین ہے

معلوم کرین کہ عضلے پشت کی دو طرح کے ہین ایک یہ کہ پشت کو پیچھے کیطرف خم دیتے ہین دوسری عضلے ایسے
ہین کہ پشت کو آگے کیطرف خم دیتے ہین اور سب حرکتین پشت کی انہین دونون قسم کے عضلون سے
حاصل ہوتی ہین لیکن وہ عضلے جو پشت کو پیچھے کیطرف خم دیتے ہین دو عضلے ہین ایک داہنی طرف سے اور ایک
بائین طرف سی اور ان دونون عضلونکو خاصہ پشت کہتے ہین اور یہ دونون عضلے تئیس ۲۳ عضلون سی جمع کیے گئے ہین
اسواسطے کہ ہر ایک مہرہ مین سے پشت کی مہرونسے ایک شاخ نکلی ہے مگر مہرہ اول سی اور پشت کے مہرے چوبیس ہین

اور یہ ہر شاخ بھی ہر عضلہ ہے اور سب عضلے باہم پیوستہ ہین اور یہ عضلے ترچھے رہتے ہوتی ہین پس جسوقت ایک عضلہ تشنج کرتا ہے تو پشت اوسی کی طرف میل کرتی ہے اور جسوقت کہ دونون عضلے ایکبار تشنج کرتے ہین باعتدال تو پشت راست رہتی ہے اور جسوقت تمام تشنج کرین تو پشت پیچھے کیطرف میل کرتی ہے اور وہ عضلے جو پشت کو آگے کیطرف خم دیتے ہین چار ہین اون چار مین سے دو عضلے ایسے ہین کہ حرکتون سر کے عضلونمین مذکور ہوچکے ہین اور وہ دو عضلے ہین کہ نیچے بالون کے موضوع ہین اور ساتھ مہرہ اول اور دوم کے گردن کے مہرون سے پیوستہ ہے اور نیچے ہین اوسکا ساتھ چھٹے مہرہ کی اور بیچ بالائی اوسکا مہرون سے پشت کی کہ اوسکو مہرہ سینہ کہتے ہین پیوستہ ہے اور اکثر آدمیون کے جسم مین ساتھ چار مہرون کے پیوستہ ہے جسوقت کہ اس عضلہ مین سے ایک کا سر تشنج کرے تو سر کو ساتھ گردن کے ہلاتا ہے اور جسوقت ہمگی عضلہ تشنج کرے سینہ کے مہرونکو آگے کیطرف خم دیتا ہے اور دو عضلے اور ہین وہ دونون مہرہ گیارہوین اور بارہوین سے مہرہ ہائے پشت سے نیچے اوترے ہین پس جسوقت کہ یہ دونون عضلے تشنج کرتے ہین تو پشت کو آگے کیطرف سے خم دیتے ہین اور جو عضلے پشت کو پیچھے کیطرف خم دیتے ہین چھیالیس ہین ہر طرف سے تئیس اور دو عضلے اور ہین جو پشت کو آگے کیطرف خم دیتے ہین سب اڑتالیس عضلے ہین

باب ۱۱ گیارہوان دوسرے جزو اور چوتھی گفتار سے شکم کے عضلونکی شناخت مین ہے

واضح رہے کہ عضلے شکم کے آٹھ ہین اون آٹھ مین سے دو عضلے دونون طرف شکم کے بچھے ہوئے ہین اور سیدھے ہے اور ترے ہین درازی شکم مین نزدیک غضروف خنجری کے سے زہار تک اور دو عضلے اور ہین نیچے ان عضلون کے اور ردی غشا پر بچھے ہوئے ہین اور چوڑا وہ مین شکم کے موضوع ہین اور چار اور عضلے ہین نیچے اون چارون کے جو مذکور ہونگے ہین وہ دونون طرف شکم کے بچھے ہوئے ہر طرف سے دو عضلے ترچھے ایک دوسرے پر رکھے ہوئے ہین ایک عضلہ کا سر طرف پہلو کی ہے اور جڑ طرف زہار کے اور دوسرے عضلہ کا سر طرف غضروف خنجری کی ہے اور جڑ طرف تہیگاہ کی دونون طرف سے شکم کے اسی طرح اور ان عضلونمین تین منفعتین ہین ایک فائدہ یہ کہ شکم کو فشار دیتے ہین کہ پیشاب اور گوہ نکلتا ہے اور عورتون کو بچہ پیدا ہونے کے وقت مدد دیتے ہین اور یہ کام اکثر اوس عضلہ کا ہے جو چوڑا رکھا ہے اور دوسری منفعت یہ کہ حجاب کے مددگار ہوتے ہین بوقت سانس لینے کے اور کسی شئے مین ہوا ہونکنے کے وقت اور تیسری منفعت یہ ہے کہ معدہ کو گرم رکھتے ہین کہ طعام بخوبی پچہ ہوا اور آنتون کو بھی گرم کرتی ہین تاکہ ثقل یعنے گوہ اوسمین بستہ نہووے واللہ اعلم بالصواب

باب ۱۲ بارہوان دوسرے جزو اور چوتھی گفتار سے قضیب اور مقعد اور خصیونکی عضلونکی شناخت مین

ہے جاننا چاہیے کہ عضلے قضیب یعنے ذکر کے چار ہین اون چار مین سے دو عضلے دونون طرف قضیب کے رکھے ہوئے ہین بوقت جماع کے یہ دونون کھچتے ہین کہ گذر منی کا فراخ ہو جاتا ہے اور منی با آسانی باہر نکلتی ہے اور دو عضلے اور استخوان زہار سے اوگے ہین اور قضیب کی جڑ سے پیوستہ ہین ترچھے پس جسوقت کہ یہ دونون عضلے باعتدال کھچتے ہین تو قضیب

زہار کیطرف میل کرتا ہی اور جسوقت ایک عضلہ کہیچتا ہی تو قضیب اوسی عضلہ کیطرف میلان کرتا ہی اور عضلے مردون کے خصیون کے چار ہین ہر طرف سی دو عضلے اور عورتون کے خصیون کے دو عضلے ہین ہر طرف سی ایک عضلہ اسوجہ سے کہ مردون کے خصیے لٹکے ہوئے ہوتے ہین او نمین چار عضلے ہونا ضرور تہا کہ وہ عضلے اون خصیون کو اپنے مقام پر رکہتے ہین اور عورتون کے خصیے اندر کیطرف ہین لٹکے ہوئے نہین ہین اس جہت سے اونکو دو عضلے کافی ہین اور دہنہ مثانہ پر ایک عضلہ اور ہے اور لیف اوسکا چوڑی ہوکر اس دہنہ کے اندر اوترے ہین اور اوسکو فراہم کئے ہوئے ہین کہ پیشاب کو آدمی روکے رہتا ہے اور جسوقت کہ چاہتا ہی کہ پیشاب کو باہر نکالے لیف اوس عضلے کی اوسوقت سست ہو جاتے ہین اور دہنہ مثانہ کا فراخ ہو جاتا ہی اور عضلے شکم کے مدد دیتی ہین تا کہ قوت دافعہ پیشاب کو باہر نکالتی ہے اور عضلے مقعد کے چار ہین ایک عضلہ گوشت مقعد ہی اوسکو شرج کہتی ہین اور ساتہہ پوست کی ملا ہوا ہی مانند گوشت ہونٹ کے اور کام اس عضلہ کا یہ ہی کہ مقعد کو یعنی لب رودہ یعنی آنت کو کہیچتا ہی اور دباتا ہے تا کہ بوقت حاجت ثقل یعنی گوہ کو باہر نکالے اور عضلہ دوسرا بہی اس آنت کی لب پر رکہا ہوا ہی نیچے اوس پہلے عضلے کے کام اسکا بہی وہی ہے کہ مقعد کو کہینچی ہوئی ہے اور دونون سر اس دوسرے عضلے کے قضیب کی درمیان مین پیوستہ ہین اور دو عضلے اور نیچے رکہی ہوئے ہین سب عضلون کے اوپر اور کام ان دونون عضلون کا یہ ہی کہ مقعد کو اپنی مقام پر قائم رکہے ہوئے ہین جسوقت یہ عضلے دونون سست ہو جاتی ہین تو مقعد باہر نکل آتی ہے

باب ۱۳ تیرہوان دوسرے جزو اور چوتہی گفتار سے عضلہ ہای پاے کی شناخت مین ہے

آگاہ ہونا چاہیے کہ اندامہای پاے ران ہی اور پنڈلی اور قدم حرکت پہلی اوپر کیطرف سی حرکت ران کی ہے اور یہ حرکت اوس بندکشادگی سے ہے جو درمیان سرین کے ہی یعنی چوتڑ کے بیچ مین ہے پس اون بندکشادون کی حرکتون کی باتیس ۲۲ عضلے ہین اندر ہر سرین کے گیارہ عضلے منجملہ اون گیارہ کے پانچ عضلے ایسی ہین کہ اوترنا ران کا سینہ اور شکم کیطرف اونہین کے سبب سی ہے اور اس حرکت کو حرکت بسط کہتی ہین اور ان عضلون کو عضلات باسطہ کہتے ہین اور چار عضلے ایسی ہین کہ جہنا ران کا طرف شکم اور سینہ کے اونہین کے سبب سے ہی اور اس حرکت کو حرکت قبض کہتی ہین اور ان عضلون کو عضلات قابضہ کہتی ہین اور دو عضلے ایسی ہین کہ حرکت گردش ران کی اونکے وجہ سی ہے پس پانچ عضلون باسطہ سی ایک عضلہ بندگاہ سرین پر رکہا ہوا ہے اور اوسکے تین رباط ہین اسوجہ سے کہ تین مقامون سی اوگے ہین اور دو وتر ہین اور رباطات مین سے ایک رباط سرین کی ہڈی سی اوگا ہی اور ایک تہیگاہ سی اور ایک عصعص سے اون تینون مین سی دو رباط گوشتی ہین اور ایک مانند غشا کے ہی اور ہر وتر پیچہے کیطرف سی ساتہہ ہڈی ران کے پیوستہ ہی جسوقت کہ ایک وتر تشنج کرتا ہے تو ران نیچے اوترتی ہی اور میل اوسکا اوسی وتر کیطرف ہوتا ہی اور جسوقت دو وتر ایکبار تشنج کرتے ہین تو ران سیدہی اوترتی ہی اور عضلہ

دوسرا تھیگاہ کی ہڈی سے اوگا ہے پیچھے کیطرف سے اور اوترکر ساتھہ ہڈی ران کے اوس فرزونی سے نیچے اوس مہرہ کے
کہ سر ران اوسکے اندر ہی پیوستہ ہی باہر کیطرف سے اور آگے کیطرف کچھہ اوترا ہی پس جسوقت کہ یہ عضلہ تشنج کرتا ہے
ران نیچے اوترتی ہے اور میل اوسکا اندر کیطرف ہوتا ہے اور عضلہ تیسرا مانند دوسری عضلہ کے ہی اور اوسیطرح اوگا ہے
اور پیوستہ ہوا ہے اور پیوستگی کچھہ زیادہ نیچے اوتری ہوئی ہی اور حرکت اوسکی سے بھی وہی حرکت ہی لیکن اوترنا
ران کا کچھہ کمی کے ساتھہ ہی اور میل زیادہ ہی اور عضلہ چوتھا اسی طرح اوگا ہے اور پیوستہ ہی اور وہی حرکت کرتا ہے
اور اوسی طرح میل اور عضلہ پانچوان سب عضلون سے جسم کے بڑا ہی اور سرین کی ہڈی اور ران کی ہڈی پر پھیلا ہوا ہے
پیچھے کیطرف سے اندر کیطرف اور زانو تک پہونچا ہے اور زہار کی ہڈی پر بھی پھیلا ہوا ہے اور اس عضلہ کے چار فعل ہین
اسوجہ سے کہ اوس کے چار سر ہین اور چار جگہہ سے اوگے ہین ایک سر اوسکا زہار کی ہڈی سے اوگا ہی اوس فرزونی سے
کہ اوس سے اوٹھا ہے اور حرکت سے اس سر کی ران اندر کے اوترتی ہی اور میل طرف اندر کے رکھتی ہے اور سر
دوسرا بھی اوس ہڈی سے اوگا ہے مگر اوس سے برتر اور حرکت سے اس سر کی ران کچھہ اوپر چڑہتی ہے اور سر
تیسرا بھی اسی ہڈی سے اوگا ہے لیکن بہت اونچا اور حرکت سے اس سر کی ران اکثر باہر نکلتی ہے اور اندر کیطرف
میل کرتی ہے اور سر چوتھا سرین کی ہڈی سے اوگا ہے اور حرکت سے اس سر کی ران سیدہی اوترتی ہے
اور کسی طرف میل نہین کرتی اور عضلے قابضہ چار ہین اونمین سے پہلا عضلہ دو جگہہ سے اوگا ہی ایک تھیگاہ کی
ہڈی سے اور دوسری مہرۂ قطن سے اور وتر اوسکا ایک ہی اور ران کی ہڈی سے پیوستہ ہی ساتھہ اوس فرزونی کے
جو نیچے مہرۂ ران کے ہی اور حرکت سے اس عضلہ کی ران اوپر کی طرف چڑہتی ہے اور میل اوسکا اندر کیطرف ہوتا ہے
اور عضلہ دوسرا استخوان زہار سے اوگا ہی اور اسی مقام سے پیوستہ ہی اور حرکت سے اوسکی بھی ران اوپر کو
چڑہتی ہے اور میل اوسکا اندر کیطرف بہت ہوتا ہی اور عضلہ تیسرا نہایت دراز اون دونون عضلون سے ہے
اور استخوان زہار سے اوگا ہے اور زانو تک اوترا ہے ساتھہ پہلو عضلہ دوسرے کے اندر کے ترچھا اور فعل اوسکا
بھی فعل دوسرے عضلہ کا ہے اور عضلہ چوتھا تھیگاہ کی ہڈی سے اوگا ہے اور وہ اوترا ہے اور وتر اوسکا بند گاہ
زانو سے گذر گیا ہے اور حرکت اوسکی سے پنڈلی ساتھہ ران کے اوپر چڑہتی ہے اور لیکن وہ دو عضلے کہ حرکت
گردش ران کی اونکی وجہ سے ہے وہ دونون عضلے زہار کی ہڈی سے اوگے ہین اور دونون ترچھے اوترے
ہین اور باہم پیوستہ ہین اور ساتھہ مہرہ بزرگ کے کہ ران کی ہڈی کے سر پر ہے پیوستہ ہین اندر کیطرف ہر ایک
عضلہ جسوقت حرکت کرتا ہی تو ران اوسی طرف میل کرتی ہے اور معلوم کرین کہ ان عضلون کی شمار مین
بھی دشواری واقع ہوئی ہے اور نہایت مشکل پڑی ہے چنانچہ خواجہ ابو القاسم بن ابی صادق نیشاپوری
رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ جالینوس نے کتاب عمل تشریح مین ابتدا پانچوین عضلہ سے

کی ہے باسطہ عضلونسی کہ اس باب مین مذکور نہین ہے وہ کہتا ہے یعنی جالینوس کہ بعضی نشان عضلہ کا پاتے ہین
اور بعضی نشان دو عضلون کا پاتے ہین اور بعضی تین عضلون کا نشان پاتے ہین لیکن ہمگی وہ ایک
عضلہ ہے اور فعل طرح طرح کے اسواسطے کرتا ہے کہ چند مقامات سے اوگا ہے اور اگر کوئی اس عضلہ کے
نشانو نسے ہر ایک کو عضلہ شمار کرے تو روا ہے کہ کبھی یہہ عضلے گیارہ ہین اور روا ہے کہ کبھی بارہ ہین اور روا ہے کہ کبھی تیرہ ہین یہہ
حکایت ابو القاسم بیان کرتا ہے جالینوس سے اور مینے کتاب جامع جالینوس مین مطالعہ کیا ہے منجملہ ان بعض
عضلون کے مقام پر تیسرے عضلے کے کہ اس کتاب مین بیان ہو چکا ہے وہ کہتا ہے کہ عضلہ تیسرا استخوان
سرین سے اوگا ہے اور رنگ اوسکا سبزی مائل ہے اور ساتھہ ہڈی فرونی کو چاک کے کہ نیچے مہرہ سر ران کے ہے
پیوستہ ہے اور حرکت اوسکی سے ران اندر کے اوپر چڑھتی اور میل بہت کرتی ہے اندر کیطرف سے اور بعضے
تنہا اس عضلہ کو ساتھہ اور عضلون کے پیوستہ پاتے ہین کبھی ساتھہ ایک عضلہ کے اور کبھی ساتھہ دو عضلونکے
اور کبھی ساتھہ تین عضلون کے پاتے ہین پس اسی سبب سے روا ہے کہ کہا جاے کہ عضلے ران کے گیارہ
ہین یا بارہ یا تیرہ چنانچہ بعینہ عبارت عربی کتاب جامع جالینوس کی لکھی جاتی ہے العضلۃ الثالثۃ
منشاءہا من قاعدۃ عظم الورک وہی عضلۃ لونہا الی الخضرۃ وتتصل بالجزء الاسفل فی الزائدۃ الصغری
فیقبض الفخذ قلیلاً ویمیل میلاً کثیراً من الجانب الایسر وقد یجد واہذہ العضلۃ المتصلۃ بعضلات اخر
حصۃ فمرۃ یتصل بہا عضلۃ واحدۃ ومرۃ عضلتان ومرۃ ثلاثۃ عضلات ومن اجل ذلک یجوز ان
یقال ان العضل المتحرک للورک احد عشرۃ واثنی عشرۃ وثلثۃ عشرۃ فی الجملۃ شمار مین ان عضلون کے
[illegible] اور جالینوس [illegible] تصانیف سے معاملہ تشریح اعضا مین تین کتابین ہین مشہور ایک کتاب
تشریح [illegible] [illegible] عمل تشریح الاعضا تیسری کتاب منافع الاعضا پس اون تینون کتابون
[illegible] کے سخن مساوی ہے ایک دوسرے سے اور خواجہ ابو القاسم کتاب منافع اعضا کی شرح
مین لکھتا ہے کہ مین کلام جالینوس کا درباب شمار عضلون کی جو ہر کتاب مین بیان کیا ہے ساتھہ ایک دوسرے کے
برابر نہین کر سکتا ہون [illegible] اور عبارت اوسکی یہ ہے لم یمکن ان اطبق کل واحدۃ من ہذہ العضلات علی نظاہرہا فی العدد
[illegible] لانہ یتجوز فیہا بقولہ فی ہذا الکتاب تخشنت السہو وہذا لا یعرفہ الا من قائل کلامہ فی ہذا الکتاب
[illegible] علاج عمل التشریح العضلۃ ولم اعتقد لشاءما قالہ فی العضلۃ ہہنا دون الرجوع الی کتابین الآخرین
ولعل غیری یمکنہ ان یجمع بین ما قالہ بینہما وبین ما قالہ ہہنا اور جاننا چاہیے کہ یہ تشریح عضلون کی بہت دشوار
اور مشکل ہے ہڈیون کی تشریح سے اس سبب سے یہ اضطراب واقع ہے اور غرض اس بیان سے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص
کسی اور کتاب مین ان عضلونکے شمار مین قول مطلق پاوے مخالف اس کتاب کے جو ذکر ان عضلونکا اسمین حسب طرح سے

اوسوقت معلوم کریگا کہ قول مطلق مین اوراسمین خلاف کس مقام سے اور کسقدر ہی اور جو واقع مین جالینوس کسیا ہی
کہ عدد ان عضلون کے چھبیس ہین ہر طرف سے تیرہ تو چھبیس عدد بشمار ہونگے اگر پانچوین عضلہ کو تین شمار کرین جسطرح
ابوالقاسم بن ابی صادق اوس سے حکایت کرتا ہی اور اس تعبیر سے عضلہ کو جو مینے حکایت کی ہے کہ مقام عضلہ
ثالث پر وصف کرتا ہی تب بھی اوسکو تین عضلے تصور کرتا ہی اوس صورت مین چھبیس شمار مین آتے ہین
اور معلوم کرین کہ اگرچہ شمار مین ان عضلون اور اور بعض اعضا کے عضلونمین اضطراب واقع ہی لیکن علاج مین
اعضا کے اوس اضطراب سے کچھہ نقصان نہین ہے اس جہت سے کہ فائدہ عضلون کی شناخت سے یہ ہے
کہ اگر حرکت مین کسی عضو کے خلل واقع ہو مانند تشنج یا سستی یا رعشہ کے اوسوقت طبیب معلوم کرے کہ حرکت
اوس اندام کی کون سے مقام عضلہ سے ہے اور کس عضلہ مین ہے پس علاج لائق اوس عضلہ کے جو سناسب ہے
فرمائے اگرچہ شمار مین عضلونکی اختلاف ہی لیکن کچھہ نقصان نہین ہی اور بعد ران کی حرکتون کے حرکت زانو کی
ہی کہ حرکت پنڈلی کی اوس سے ہی اور تعداد مین ان عضلونکی بھی اوسی طرح سے تفاوت اور اختلاف ہی مگر بیان سے
جملہ اقوال کے سخن دراز ہوتا ہی لاکن اکثرونکے کلام کے بموجب اٹھارہ عضلے اوسمین ہین ہر ایک مین نو عضلے
پانچ اندر کیطرف ران کے رکھی ہوئی ہین پیچھے سے اور تین سر پر ران کے موضوع ہین اور ایک بندگاہ زانو پر یعنے
گھٹنے کے جوڑ پر رکھا ہوا ہے اور اون پانچ عضلونمین سے ایک عضلہ ہی دراز اور تہیگاہ کی ہڈی سے اوگا ہے اور
ران کے اندر اوترا ہے اور پنڈلی کی ہڈی کے اوپر کیطرف نصف مقام تک پہونچا ہی اوس جگہہ تک جو گوشت سے
برہنہ ہی اندر کیطرف ساتھہ اوسکے پیوستہ ہی اور حرکت سے اوس عضلہ کی پنڈلی اوپر آتی ہے اور میل اوسکا باہر
کیطرف رہتا ہی مانند پنڈلی رقاصون کے یعنی ناچنے والون کے کہ ناچ کیوقت پاؤن اوبہرتا ہی اور پنڈلی کی
حرکت کی عضلونمین کوئی عضلہ کج اس عضلہ سے نہین ہی اور عضلہ دوسرا پیوندگاہ استخوان زہار سے یعنے پیڑو کے ہڈی کے
جوڑ سے اوگا ہے اور ران کے اندر اوترا ہے اور پنڈلی کی ہڈی سے پیوستہ ہی اوسی مقام پر کہ جہان عضلہ پہلا
پیوستہ ہی اور حرکت اس عضلہ کی پنڈلی نیچے کیطرف میل کرتی ہے اور کچھہ میلان اندر کے جانب ہوتا ہی اور
حرکت سے دونون عضلون کی کہ ایکدفعہ تشنج کرین پنڈلی سیدھی رہتی ہے اور عضلہ تیسرا سُرین کی ہڈی سے اوگا ہے
باہر کیطرف سے اور ران کے پیچھے سے اوترا ہے اور اوسیجگہہ پیوستہ ہی اور حرکت سے اس عضلہ کی پنڈلی اندر کیطرف
میل کرتی ہی اور نیچے کے جانب بھی میلان اوسکا ہوتا ہی اور عضلہ چوتھا اور پانچوان وہ دو عضلے ایسے ہین کہ ران کے
پیچھے کیطرف سے درمیان مین اون دونون عضلون کے جو مذکور ہو چکے رکھے ہوئے ہین اور یہ دونون عضلے
قاعدہ استخوان سُرین سے اوگے ہین ایک اندر کیطرف سے اوگا ہے اور ساتھہ پنڈلی کے اندر کیطرف سے پیوستہ
ہی اور دوسرا باہر کیطرف سے اوگا ہی اور اوسی طرف پیوستہ ہی اور حرکت سے ہر ایک کی پنڈلی کو کچھہ گردش

ہوتی ہے اور کچھ اوپر کو اوبھرتی ہی اور تین عضلے اور جوان کی سامنی رکھی ہوئی ہین سر ران پر ایک عضلہ دو سرا ہے
یعنی دونو کہ مثل دو عضلون کی ہے ایک دوسری پر چڑہی ہوئی ہین اور دو مقام سی اگی ہین ایک افروفی بزرگ سی کہ مہرہ
سر ران مین ہی اور دوسرا نیچی او تر کر اوس سے سامنی ہڈی کی اور آخر بھی اوس عضلہ کا دو حصہ ہی ایک حصہ گوشتی
ہی اور زانو کی چپنی اوسی پیوستہ ہی اور حصہ دوسرا غشائی ہے یعنی مثل پردہ یعنی جھلی کی ہی اور کنارہ اندرونی ران سے
پیوستہ ہی پس اس عضلہ کو اگر دو کہین تو بعید نہین ہے اور عضلہ دوسرا اور تیسرا دونون اس پہلے عضلہ سی بڑی ہین ایک
عضلہ انمین سی استخوان فروانی ہی کہ مہرہ سر ران کی نیچی ہی اگا ہی اور دوسرا عضلہ عانہ گاہ کی ہڈی کی سر سی اوگا ہی اور پیچھے
دونون عضلی ساتھ ایک دوسری کے پیوستہ ہین اور دونون سی ایک وتر نکلا ہی اور پیچھے وتر جوڑا ہی اور سب سرین کی
کو گرفت کیی ہوی ہی اور اوسکو مضبوط کیی ہوی ہی اور وہان سی او تر کر اور زانو کی جوڑ سی گذر کر پنڈلی کی ہڈی کے آگے
سی پیوستہ ہی پس حرکت سی اس وتر کی پنڈلی نیچی او ترتی ہی اور ایک عضلہ جو بندگاہ زانو مین رکھا ہوا ہی کام اوسکا
ہی کہ زانو کو ملنی سی باز رکھتی ہی یعنے او بھارتا ہے کہ میل پنڈلی کا کچہ باہر کیطرف ہوتا ہی اور بعد پنڈلی کی عضلون
کی قدم کی حرکتین ہین اور عضلی اوسکی حرکتونکی پنڈلی پر رکھے ہوی ہین شمار مین اٹھائیس ہین ہر پنڈلی پر چودہ اور ان
چودہ مین سے سات عضلی آگی کیطرف رکھے ہوی ہین اور سات عضلی پیچھے کیطرف سی رکھی ہوی ہین پس وہ سات
عضلے جو پیچھے کیطرف سی رکھی ہوئی ہین اونمین سے تین عضلے ساتھ ایڑی کے پیوستہ ہین اون تین مین سے
دو عضلی ران کے اوپر کے سری سے اُگے ہین اور دونون باہم پیوستہ ہین اور گوشت شکم پنڈلی کا اکثر اونہین سے
اور ان دونون عضلونسی ایک وتر نکلا ہے اور ایڑی کے اوپر پیوستہ ہی اور کام اوسکا یہ ہی کہ قدم کو پیچھے کیطرف
کھینچتا ہی کہ میل اوسکا باہر کیطرف ہوتا ہی اور ساتھ قوت اس وتر کے قدم زمین پر ثابت ہوتا ہی اور عضلہ تیسرا
سر قصبہ بیرونی پنڈلی سے اوگا ہے اور رنگ اوسکا مثل رنگ بادنجان کے ہی اور اوس عضلے سے ہی ایک وتر
نکلا ہے اور ساتھ اون دو عضلون کے اوترا ہے نزدیک پیوندگاہ ایڑی کے اور ساتھ اوس مقام کی پیوستہ ہے
اور یہ عضلہ مددگار اون دونون عضلونکا ہے کہ جسوقت اون دونون عضلونکو کوئی آفت پہونچتی ہی پاؤن
کام سے باز رہتا ہے اگرچہ اور عضلے صحیح اور سالم ہون اور اگر سب عضلون پر آفت پہونچی اور یہ تینون عضلے
سلامت ہو وین یا دو عضلے پہلے کے سالم ہون تو آدمی کھڑا ہوسکیگا اور چل بھی سکیگا اور تین عضلے اور ہین کہ
پاؤنکو اور انگلیون کو نیچے کھینچتے ہین اور ان تین عضلونمین سے ایک عضلہ سر قصبہ بیرونی پنڈلی سے اوگا ہی
اور تینون عضلونسی یہ عضلہ بڑا ہی اور اوسکا ایک وتر ہی بزرگ دو حصہ پر ہی اور درمیان ایڑی اور گوشت
پنڈلی کی ہڈی کے داخل ہے اور قدم کے اوپر تک پہونچا ہے ایک حصہ اوسکا ساتھ بندکشا پہلے اور دوسری کے
انگشت وسطی اور بنصر سے پیوستہ ہی اور حصہ دوسرا ساتھ بندکشا پہلے اور دوسری انگلی خنصر اور بنصر اور وسطی کے

پہنچے ہیں اور یہ وترون جاتے ہیں انگلیون کو نیچے کیطرف کھینچتے ہین اور عضلہ دوسرا بھی اسی قصبہ کی سر سے اوگا ہے
نیچے اوسکے اور یہ عضلہ اسی سبب سے چھپا ہے اور وتر بھی اوسکا باریک ہے اور دو حصہ اوسکے ہین ایک حصہ ساتھہ بندکشا و
پہلے اور تیسرے عضلہ کے پیوستہ ہے اور دوسرا حصہ ساتھہ بندکشا دپہلے اور تیسرے مسبحہ کی پیوستہ ہے اور دونون
وتر دونون انگلیون کو نیچے کھینچتے ہین اور بعضے سے ان دونون وتر کی کچھ قوت نہین ہی ہے اور دونون ضروری
ایک ہو گئے ہین اور ساتھہ بندکشا ابہام کے پیوستہ ہین اور اوسکو بھی انبساط کیطرف کھینچتا ہے اور عضلہ تیسرا سر قصبہ
اندرونی پنڈلی سے اوگتا ہے اور درمیان دونون قصبون کے اوترا ہے اور وتر اوسکا ساتھہ ہڈی
خردہ کے پیوستہ ہے نیچے انگوٹھی کے سبب حرکت سے اس عضلہ کے قدم نیچے اوترتا ہے اور اس عضلہ کے وتر سے
ایک جزو ساتھہ بندکشا دپہلے انگوٹھے کے پیوستہ ہے اور انگوٹھے کو نیچے اوتارتا ہے کہ میل اوسکا اندر کیطرف ہوتا ہے
اور عضلہ ساتوان ران کی ہڈی سے اوگتا ہے اور ساتھہ اوس عضلہ بزرگ کی کہ وتر اوسکا نیچے ایڑی کی ہے
پیوستہ ہے پس اندرون شکم پنڈلی کا اوس سے جدا کیا گیا ہے اور وتر اوسکا اوترا ہے اور کف پا یعنے
پاؤن کے تلوے کے اندر چھپا ہوا ہے اور مثل استر کے ہے کہ خردہ اور مشط اور انگلیون کو اوسکی نگاہ رکھتا ہے
اور معلوم کرین کہ متقدمین نے ان سات عضلونکو کہ مذکور ہوئے پانچ عضلے شمار کیے ہین اس تفصیل سے کہ دو
عضلے وہ ہین کہ دو وتر اونسے نکلی ہوتے ہین کہ پے پاشنہ ہین اور کہتے ہین کہ ایک شاخ اوس وتر سے قدم کے
نیچے بھی ہوتی ہے اور عضلہ تیسرا وہ کہ رنگ اوسکا مثل بادنجان کے ہے اور چوتھا وہ ہے کہ انگلی وسطی اور
بنصر کو نیچے کھینچتا ہے اور پانچوان عضلہ وہ ہے کہ ابہام اور مسبحہ کو خم دیتا ہے اور جالینوس نے کتاب منافع الاعضا
مین چھہ عضلہ لکھے ہین اور اوس عضلہ کو کہ رنگ اوسکا بادنجانی ہے اور اوس عضلہ کو کہ وتر اوسکا کف پا
کی اندر چھپا ہوا ہے ایک عضلہ تصور کیا ہے پس درمیان کلام مین یہ بھی کہتا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اونکو دو
عضلے شمار کرین اور کتاب عمل تشریح مین اندر تیسری مقالہ کے لکھتا ہے کہ وہ عضلہ کہ وتر اوسکا پے پاشنہ ہے
باہر پاشنہ کے ایک وتر اوس سے نکلا ہے اور عضلہ ہو گیا ہے اور وتر اوسکا کف پا کے اندر چھپا ہوا ہے
یہ کلام دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ یہ عضلہ ہے بذاتہ اور وہ کہ برنگ بادنجان ہے عضلونمین سے نہین ہے اور
کتاب تشریح مین لکھتا ہے کہ یہ عضلہ جو وتر اوسکا کف پا کے اندر چھپا ہوا ہے عضلہ ہے کہ ران کی ہڈی سے
اوگتا ہے باہر کیطرف سے اور وہ عضلہ کہ وتر اوسکا پے پاشنہ ہے جدا ہے اور یہ تفاوت جالینوس کی کتابونمین
اس سبب سے ہے کہ بعضے عضلات کو پہلے ظاہر ہوئے ہے اور پر عمل تشریح کے بیان کیا ہے مگر اعتماد اخیر کے قول پر
کرنا چاہیے اور پہر یہ بھی کہتا ہے کہ یہ عضلے سات ہین وہ سب معلوم کرنا چاہیے پس اون سات عضلون
مین سے کہ ساتھی پنڈلی کے رکھے ہوئے ہین ایک عضلہ بزرگ ہے اور سر قصبہ اندرونی پنڈلی سے اوگتا ہے اور

اوسی قصبہ کی پہلو مین اوترا ہے اور وترا وسکا قوی ہی اور انگوٹھی کے نزدیک پیوستہ ہی اور حرکت اوسکی ہی
پاؤن اوپر آتا ہی اور عضلہ دوسرا اس قصبہ سی اوگا ہی اور ساتھ پہلو دوسری عضلہ کی رکہا ہوا ہی اور ساتھ ہڈی
پہلی کے انگوٹھے کی ہڈیون سی پیوستہ ہی اور اوسکو کہیچتا ہی اور عضلہ تیسرا درمیان دونون قصبہ کی رکہا ہوا ہے
اور وترا وسکا بھی ساتھ انگوٹھی کے پیوستہ ہی اور کام اس عضلہ کا بھی کام دوسرے عضلہ کا ہی اور عضلہ چوتھا
سر قصبہ بیرونی پنڈلی سے اوگا ہی اندر کیطرف سی کہ ساتھ قصبہ اندرونی کے پیوستہ ہی اور درمیان عضلونکی
اوترا ہے اور اوس سے چونتیس ۳۴ وتر نکلی ہین کہ چارون اونگلیون کو اوپر کو اوبہارتے ہین اور عضلہ پانچوان بھی
اسی قصبہ سی اوگا ہی اور وترا وسکا اونگوٹھی سے پیوستہ ہی اور اونگوٹھے کو نیچے کہیچتا ہی اور عضلہ چہٹا بھی اسی قصبہ سے
اوگا ہی اور یہ عضلہ باریک ہی وترا وسکا خنصر سی پیوستہ ہی پس جسوقت یہ عضلہ اور عضلہ پہلا ان ساتون عضلونسے
تشنج کرتا ہی تو قدم اوپر کیطرف آتا ہے اور جسوقت کہ ایک عضلہ کہیچتا ہی تو قدم اوسیطرف میل کرتا ہی اور دونون
قدم یعنے دونون پاؤن مین باون ۵۲ عضلے ہین ہر ایک پاؤن مین چھبیس ۲۶ عضلے رکھے ہوئے ہین منجملہ اونکے پانچ پشت پای
پر موضوع ہین نزدیک اونگلیون کے اور حرکت سی ان پانچون عضلونکی سب اونگلیونکو حرکت پشت پای کیطرف
ہوتی ہی اور اکیس عضلے کف پای یعنے پاؤن کے تلوی پر موضوع ہین نزدیک اسکے انہا ہی مشط کی پانچ عضلے انمین سے
پانچون اونگلیونکو اندر کیطرف موڑتی ہین اور دو عضلے ایک انگوٹھے کو اور ایک خنصر کو نیچے کیطرف کہیچتا ہی اور چار
عضلے اور نزدیک ہڈیون خرد کے رکھے ہوئے ہین یہ عضلے چار اونگلیون کے بند کشادون اول کو نیچے اوتارتی ہین
اور دس عضلے جو باقی رہے سامنے ہر ایک اونگلی کے دو عضلے رکھے ہوئے ہین جسوقت دو عضلے ایکبار تشنج کرتے ہین
تو بند کشادہ اول نیچے کیطرف میل کرتا ہی اور جو ایک عضلہ تشنج کرے تو اونگلی طرف اوسی عضلہ کے میل کرتی ہے
یہ ہین سب عضلے ران اور پنڈلی اور قدم کے چنانچہ عضلے ران کی حرکتون کے چھبیس ۲۶ ہین اور عضلے پنڈلی کی
حرکتون کے اٹھارہ ہین اور عضلے قدم کی حرکتون کے کہ پنڈلی پر ہین اٹھائیس ہین اور عضلے کہ دونون قدم پر
موضوع ہین باون ۵۲ ہین پس سب عدد اونکے ایکسوچوبیس ۱۲۴ ہین اور تمام جسم کے سب عضلے پانسو ہین اور جوامع
جالینوس مین عدد سب عضلونکی تمام جسم مین پانسو انتیس ۵۲۹ ہین اور خواجہ ابو القاسم بن ابی صادق لکہتا ہی
کہ صاحب جوامع اور بعض متقدمین نے چند عضلونکو دوبارہ شمار کیا ہے اور چند عضلون کو زیادہ لکہا ہی پس اس
کتاب مین وہ عضلے جو دوبارہ شمار مین آئی ہین اور وہ عضلے جو زیادہ تصور کیے گئے ہین سب کی شرح بیان کی گئی ہے
واللہ اعلم بالصواب جزو تیسرا چوتھی گفتار سے اعصاب کی شناخت مین ہی باب پہلا
تیسرے جزو اور چوتھی گفتار سے بیان اور منفعت مین پٹھون کی سے تشریح کلی معلوم کرنا چاہیے
کہ حیوان گھاس پونٹھون اور پتھرون وغیرہ سی جدا ہے وہ چیز کے جدا کیا گیا ہی ایک حس [illegible] دوسری حرکت اختیاری

اور آغاز ان دونون کا دماغ سے ہی اور دماغ خاص اون دونون کیواسطی مانند ایک چشمہ پانی کے ہے
کہ پانی اوس مین سے ہر ایک زمین پر پہونچتا ہے اسیطرح قوت حس و حرکت کی معرفت اور توسط سی
پٹھون کے دماغ سی تمام اعضا مین پہونچتی ہی۔ اور جس طور سی کہ دہقان لوگ واسطی بہرنے کہیتون کے
نہرین بناتی ہین اور نالیان ہر طرف کہودتی ہین کہ ہر نالی سے پانی زمینونکو بخوبی پہونچے لائق ہر ایک زمین
کی نالی بعضی بڑی اور بعضی چہوٹی کہودتے ہین اسیطرح جناب باری نے دماغ سے پٹھے جماتے ہین کہ
قوت حس و حرکت کی بمیانجی اون پٹھون کے جسم کو پہونچتی ہے اور جو مصلحت نہ تھی کہ سب پٹھے کہ سب اعضا
مین پیوستہ ہین دماغ سی اوگائے جائین جسقدر مصلحت تھی دماغ سی اگائے اور واسطی اون اعضا کے جو
دماغ سی بہت دور ہین مانند ایک بڑی چشمہ کے کہ دریا سے نکالین اور اوس چشمہ سی شاخین اور نالیان کہودین
اور اون نالیون سی پانی دور دور مقامات پر پہونچائین خدا تعالی نے حرام مغز کو دماغ سی اوگایا ہی پس حرام مغز
سی برابر ہر اندام کے ایک پٹھا باہر نکالا اور ساتھ اوس اندام کے پیوستہ کیا تاکہ اون اندامونکو بمیانجی پٹھون کے
حس و حرکت بخوبی پہونچے بحکم الٰہی اور اعصاب حس کو یعنی وہ پٹھے جن سے قوت حس کی پہونچتی ہی اسواسطے پیدا
کیا کہ اعضا بتوسط اونکی جو کچھہ اونپر پہونچے جلد خبردار ہوجائین اور یہ پٹھے حس کے نرم اور لطیف زیادہ اور اثر پذیرندہ
اور خبردہندہ پیدا کیے تاکہ وہ جو کچھہ اثر کسی شے کا قبول کرین جلد اعضا کو خبر دیوین اور جو کہ پٹھے حرکت کی واسطے
ہلانے اندامونکی ہین اسلیے اونکو قوی اور سخت زیادہ پیدا کیا کہ اپنی کام سے عاجز نہین اور جملہ عصب یعنی سب پٹھے
جفت ہین ایک داہنی طرف سی اور ایک بائین طرف سی برابر ایک دوسرے کے باہر آتی ہین اور اعضا مین پیوستہ
ہوگئی ہین مگر ایک پٹھا سب سے اخیر کا کہ وہ فرد ہی باب دوسرا تیسری جزو اور چوتھی گفتار سے اون پٹھونکی
شناخت مین ہی جو دماغ سی اوگے ہین آگاہ ہونا چاہیی کہ پٹھے جو دماغ سی اوگے ہین سات جفت
ہین مگر پہلے شرح سی ہر ایک جفت کے یہ بہی معلوم کرلینا چاہیی کہ ان پٹھون کی گذرگاہین ہین کہ ہر ایک پٹھا
اوس گذرگاہ سی دماغ سے باہر آیا ہے اور اون گذرگاہونکو عربی مین ثقبہ کہتی ہین اور منفذ بہی مشہور کرتی
ہین کہ بالونکی اندر ذکر اونکا اکثر آویگا اس لیے بیان کیا گیا کہ مطلع رہین پہلا جفت دماغ کی آگی سی اوگا ہی اور دماغ کی آگی سے
دو فردتی باہر نکلی ہین مانند دو سر پستان کے پس حس سونگہنی کی اونہین کے سبب سے ہی عربی مین اونکو
حلمتی الثدی کہتی ہین اور ہمسایہ مین ہر ایک فردتی کی ایک پٹھا باہر نکلا ہے مجوف یعنی درمیان اوسکا خالی
ہی اس پٹھے کو اسی نام سے مشہور کرتے ہین یعنی عصب مجوف اور خالی درمیان اوسکا اسقدر کہ سوئی
باریک اوسمین داخل ہوسکے پس جو پٹھا جو داہنی طرف سی اوگا ہی بائین طرف آیا ہی اور وہ پٹھا جو بائین
طرف سی اوگا ہی دائین طرف آیا ہی اور ایک دوسرے پر پہونچا ہی اور باہم پیوستہ ہوا ہی اسطرح کہ خالی درمیان

دونون کا آپسمین کشادہ ہوگیاہی اور خلو دونونکا ایک ہوگیاہی اور نہایت فراخ ہی کیونکہ جس جگہہ
دو تجویف کہلجاتی ہین تو بیشک ہر ایک تجویف فراخ ہوجاتی ہے اور اس مقام تجویف کو مجمع النور
کہتے ہین پہر وہ دونون پٹھے آپس سے علحدہ ہوکر دو شاخ ہوی ہین اس شکل پر ✕ اور جو داہنی طرف سے
آیا ہے پہر داہنی طرف کو ہی پہر گیا ہے اور داہنی آنکہہ مین اوترا ہی اور جو بائین طرف سے آیا ہی پہر بائین
طرف کو ہی پہر گیا ہی اور بائین آنکہہ مین اوترا ہی اور دونون کے لب فراخ زیادہ ہوگئی ہین اور گرد
رطوبت جلیدی کے جو موضع بصر ہی اونرمی ہین یہ قول جالینوس کا ہے اور اور ون نے یون
بیان کیا ہی کہ پٹھا داہنا بائین آنکہہ مین پہونچا ہے اور پٹھا بایان داہنی آنکہہ مین داخل ہوا ہے
اور اس مجمع النور کی چار منفعت ہین پہلی یہ کہ نور نگاہ کا جو درمیانین اس پٹھے کے آنکہہ کیطرف آتا ہے
اگر ایک آنکہہ پر کوئی آفت پہونچے تو اس مجمع نور مین جمع ہووی اور پہر تمام نور دوسری آنکہہ مین چلا جاوے
اور نگاہ اس آنکہہ کی بہت قوی ہوجاوے تاکہ نور آنکہہ آفت رسیدہ کا ضائع نہوا اور بینائی کم نہو یہ
اسوجہ سی ہے کہ جسوقت ایک آنکہہ ضعیف ہوجاتی ہے تو دوسری قوی ہوجاتی ہے اور بہتر معلوم
ہوتا ہی اور ثقبہ عنبیہ فراخ ہوجاتا ہے اور دوسری منفعت یہ ہی کہ دونون آنکہونکا ایک موضع ہو کہ
خبر اوس شی کی جسکو دیکہا ہے اوسی جگہہ پہر پہونچائین تاکہ ایک شکل دو صورت نہ معلوم ہون اور وہ مقام
کہ یہ خبر جسجگہہ پہر پہونچائین مجمع نور ہی آگاہ ہین اس بات سی کہ حدقہ یعنی پتلی آنکہہ کی ایک اوپر کو جسوقت
چڑہتی ہی اور ایک نیچے اوترتی ہے اور بسبب بڑہنے حدقہ کے دونون پٹھے بہی بڑہ جاتے ہین تو دیکہنے والا
احول ہوجاتا ہی یعنے ایک صورت کو دو صورتین دیکہتا ہی یہ اسوجہ سی ہے کہ دونون پٹھے جو مجمع نور سے
گذرے ہین راہ راست سی ساتہہ ایک دوسریکے گذر جاتے ہین اور خبر جو مجمع نور کیطرف پہر آتی ہے
اوسی طرح دو طرف سی پہر آوے گی گویا ایک پٹھا بلند مقام سے خبر لاتا ہی اور دوسرا پٹھا نیچے جگہہ
سی اسی سبب سے ایک چیز کو دو چیز دیکہتا ہی اور جبکہ ان پٹھونکو یہ برافزونی نہ پڑے تو دونون پٹھے
خبر ایک صورت کی لاوینگے اور براہ راست ایک زمانہ اور ایک حال مین مجمع نور مین پہیر لاوینگے
اور منفعت تیسری یہ ہی کہ راہ پٹھے کی جو مجوف ہی مبدء سی حدقہ تک دور ہی جسوقت درمیانین راہ کے
دونون پٹھے ملتے ہین تو اعتماد کرتے ہین جسطرح دو آدمی ہاتہہ ایک دوسریکا پکڑتے ہین اور قوی
ہوتے ہین اسی طرح یہ مجمع نور ان پٹھون کے لیے مبدء دوم ہے نزدیک حدقہ کے تاکہ بسبب
دوری راہ کے چڑہنا اور اوترنا ونکا کم ہووی اگر یہ مجمع نور نہوتا تو اکثر اوقات ایکصورت کی دو صورتین
معلوم ہوتین اور منفعت چوتہی یہ ہی کہ یہ مجمع نور جوہر نور کے لیے مبدء دوم ہے نزدیک آنکہہ کے تاکہ

[illegible]
پانی کی ہاریک ہوا گئی پانی اوس زمین کیطرف لائین تو زمین ایکدفعہ سیراب نہو وے اور کچھہ زمین پانی پائی
اور کچھہ نپائے پس نزدیک زمین کے ایک گڑہا کہودلین اور پانی اوسمین کثرت سے جمع کرین جسوقت وہ گڑہا
پانی سے بہرجاے راہ پانی کی کہولدین تاکہ زمین ایکبار سیراب ہوجاے پس وہ گڑہا پانی کی لیے جو مبداء دوم ہے
پانی اوس سے بہت کثرت سے جاری ہوگا اسیطرح بہ تحقیق نور بصر کو انتہا مبداء دوم کے ہے ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ
اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ اور جفت دوسرا پشت اول کے پیچہے سے اوگا ہے اور ہر ایک کا ایک ثقبہ ہے کہ سکرہ چشم مین
اوس ثقبہ مین سے داخل ہوا ہے اور اوسکے اندر چہہ شاخ ہوگیا ہے اور ہر ایک شاخ ساتہہ ایک عضلہ کی آنکہہ کے
عضلونسے پیوستہ ہے اور قوت حرکت کی ان عضلونمین پہونچاتی ہے اور جفت تیسرا میانگاہ دماغ کے کنارہ سے
اوگا ہے اسطرح کہ آدہا حصہ دماغ کا اوسکے آگے ہے اور آدہا حصہ دماغ کا اوسکے پیچہے ہے اور اولاً کہ دماغ سے
اوگا ہے جفت چہارم سے ملگیا ہے اور پہر مقام جفت چہارم سے علحدہ ہوکر چار شاخ ہوگیا ہے ایک شاخ اوسکی
کہوپڑی سے اوتری ہے اور گردن پر پہونچکر حجاب سے بہی گذر گئی ہے اور احشا پر کہ نیچے حجاب کے ہے پراگندہ ہوگئی ہے
اور شاخ تیسری ثقبہ اور کنپٹی کی ہڈی سے باہر آئی ہے اور یہ شاخ جفت پنجم کی شاخ سے ملگئی ہے اور شاخ تیسری
ثقبہ جفت دوم سے باہر آئی ہے اور تین حصہ اوسکے ہین ایک حصہ طرف گوشہ چشم کے میل کرتا ہے جو کان کی
طرف ہے اور کنپٹی کے عضلہ سے جا ملا ہے اور حصہ دوسرا طرف گوشہ چشم کے آیا ہے جو ناک کیطرف ہے اور اوس جگہہ سے
کہ یہ پہٹا اوس ثقبہ مین ہوکر ناک کے اندر اوترا ہے اور اندرون ناک کے پوست سے ملگیا ہے اور حصہ تیسرا اوس
منفذ مین جو مخصوص اوسکے لیے ہے داخل ہوا ہے اور گال کی ہڈی مین اوترا ہے اور اوسکے بہی اوسجگہہ دو حصہ
ہوگئے ہین ایک حصہ دہن مین آکر اوپر کے جبڑے کی گوشت اور دانتون اور دانتون کی جڑ مین پہیلگیا ہے
اور حصہ دوسرا باہر کیطرف میل کرتا ہے اور پوست رخسار اور سر بینی اور اوپر کے ہونٹہہ مین پراگندہ ہوگیا ہے
اور شاخ چوتہی اندر اوس منفذ کے کہ واسطے اوسکے مقرر ہے اوپر کے کلہ مین اوتری ہے اور اکثر حصے اوسمین سے
طبقہ زبان پر بچہی ہوئی ہے اور حس ذوق کی اوسکو پہونچاتی ہے یعنی شناخت کرنا مزہ چیزونکا اور باقی وہ شاخ
اوترتی ہے نیچے کے دانتون کی جڑ مین اور مسوڑہونمین اور نیچے کے ہونٹہہ مین جاکر پہیلگئی ہے اور جفت چوتہا بعد
بعد جفت تیسرے کے اوگا ہے اور کہوپڑی کے اندر تیسرے جفت سے ملگیا ہے اور پہر اوس سے جدا ہوکر تالو کی طرف
اوترا ہے اور قوت حس کی اوسکو پہونچاتا ہے اور جفت پانچوان مضاعف ہے یعنی دو تو ہے بلکہ ایک گروہ نے
کہا ہے کہ ہر فرد اس جفت کی دو پٹہے ہین اور بعضون کا یہ مقولہ ہے کہ ہر ایک فرد ساتہہ دو شاخ کے ہے اوسمین سے
ایک شاخ اوس غشا پر جو کان کے اندر ہے اور صماخ پر لپٹی ہوئی ہے پراگندہ ہے اور حس شنوائی کی اوسمین پہونچاتا ہے

اور شاخ دوسری داخل ہے اوس ثقبہ مین جو حجری ہڈی مین ہی اور پیچیدہ ہی اور اس ثقبہ کو اعور اور اعمی بھی کہتی ہین
بسبب پیچیدگی کے کہ سخت پیچیدہ ہی تاکہ راہ پٹھی کی اوسمین دراز ہووی مبدا سی دور ہوجاتا ہی کہ بسبب اوس دوری
راہ کے پٹھا سخت زیادہ ہوتا ہے پس جسوقت وہ پٹھا اوسمین سی باہر نکلتا ہی تو جفت تیسری کے پٹھی سے ملجاتا ہے
اور اکثر اوسمین سی منجملہ اون دونون کے طرف رخسار کے پہونچا ہے اور ساتھ عضلہ چوڑی کے کہ اوسپر رکھا ہی پیوستہ
ہوگیا ہی اور قوت حرکت کی اوسکو دیتا ہی اور جو کچھ باقی رہتا ہی اون دونون سی عضلہ غدغین یعنی کنپٹیون کی
عضلون پر پہونچا ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ پیدا کی گئی ہے حس ذوق کی چوتھی پٹھی مین اور حس شنوائی کی پانچوین
مین اس غرض سی کہ آلہ شنوائی کا احتیاج رکھتا تھا واضح ہونی کی غیر مسدود کہ اوسمین راہ ہوا کی کشادہ ہی اور
سماعت بخوبی حاصل ہو بسبب گسنی ہوا کے پس اس پٹھی کو واجب کیا کہ نہایت سخت ہوا ہی اور جہہ سے یہ پٹھا موخر
دماغ سی اوگا ہے یعنی مغز کے پیچھے کیطرف سی نکلا ہے اور جفت چھٹا بعد پانچوین جفت کے اوگا ہے اور اوس سے
پیوستہ ہی اور رباطات اور غشاؤن سی ملگیا ہی گویا دونون پٹھے ایک ہوگئے ہین پھر اوس سے علیحدہ ہو کر تین حصہ ہوا ہے
تینون حصے اوسکے اوس ثقبہ کے اندر سے جو آخر درز لامی کی اندر ہے باہر نکلے ہین ایک حصہ اوسکا عضلہ حلق
اور زبان کی جڑ مین ملگیا ہی واسطے مددگاری ساتوین جفت کی اور زبان کو حرکت دیتا ہی اور حصہ دوسرا
شانہ کے عضلونمین اوترا ہی اور اکثر اوسمین سی ساتھ عضلی چوڑے کی کہ اوپر شانہ کے ہی پیوستہ ہی اور حصہ تیسرا اوس
ثقبہ کے اندر سی نکلا ہے جسمین سے عرق سباتی نکلی ہے اور پھر احشا مین جا ملا ہے اور راستہ مین جسوقت حنجرہ
تک پہونچا ہے تو اوس سے چند شاخین ظاہر ہوئی ہین اور ساتھ عضلون حنجرہ کے کہ اوپر کیطرف سر اوٹھاتے
ملگئی ہین اور جب حنجرہ سی وہ شاخین گذر گئی ہین تو سینہ پر آئی ہین اور چند شاخین اوراوسمین سی ہوئی ہین
اور پھیلکر اوپر چڑھ گئیں ہین اس سبب سے اونکو العصب الراجع کہتے ہین پس بعض ان شاخون سی اندر پھیپھڑہ اور
دل اور مری اور قصبہ ریہ اور رگون پھڑکنے والی اور رگون غیر جہندہ کے پراگندہ ہوا ہی اور باقی اوترکر اور حجاب
سی گذر کر ساتھ اوس شاخ کی کہ پہلی اس سے بیان ہوگیا ہی کہ جفت سوم سے احشا مین اوتری ہے ملگئی ہے
اور جفت ساتوان دماغ سے اوگا ہی اوس مقام سے کہ بعد اوسکے حرام مغز ہے چند حصہ ہوا ہے اکثر اوسمین کا
عضلہ زبان مین پراگندہ ہوا ہے اور باقی اوترکر اون عضلونمین پیوستہ ہوا ہی جو درمیان غضروف ورقی
اور لامی کے بشرکت ہی واللہ اعلم بالصواب باب تیسرا ایتیسرے جزو اور چوتھی گفتار سے

اون پٹھون کی شناخت مین ہی جو حرام مغز سے اوگے ہین اور مہرہ گردن سی باہر

نکلے ہین جو پٹھے کہ مہرہ گردن سی باہر آتی ہین وہ آٹھ جفت ہین جفت پہلا ثقبہ مہرہ اول سے نکلا ہے
چنانچہ تشریح مین ان مہرونکا بیان مفصل ہوچکا ہے اور وہ جفت اول سر کے عضلونمین پراگندہ ہوا ہی

اور قوت حس کی پہونچاتا ہے اور یہ پٹھے باریک ہین اسواسطے کہ احتیاط یہ تھی کہ یہ ثقبہ تنگ ہی اور جفت دوسرا
اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو مہرہ اول اور مہرہ دوم مین ہی اور ترچھا ہوکر آیا ہے پیچھے سر کے اور پوست بیرونی
کان پر اور حوالی اوسکے پراگندہ ہوا ہی اس جہت سی کہ عصب اول باریک ہی اوسکی گرد سب پھیلا ہوا ہے
اور باقی ساتھ اون عضلون کے جو گردن کے پیچھے ہین پیوستہ ہی اور قوت حرکت کی پہونچاتا ہی اور جفت
تیسرا اوس ثقبہ سے باہر آیا ہے جو درمیان دوسری اور تیسرے مہرہ کے ہے اور ہر ایک فرد اوسکی دو شاخ
ہوتی ہی ایک شاخ اوسکی اون عضلونمین پیوستہ ہی جنسی حرکت موڑنے گردن کی متعلق ہی اور اوسی سے آگے
آگے ہی اور مہرہ گردن کے خارون کے ساتھ پیوستہ ہی اور شامل ہوتی ہے ساتھ اون رباطات کے جو جہلی کی
شکل ہین اور سناسن سے اوگے ہین پھر ساتھ اون رباطات کے دونون کانون کیطرف مڑگئی ہے اور
گرداگرد اونکی پراگندہ ہوگئی ہے واسطے حرکت پہونچانے کی طرف کانون کے عضلون کے اور شاخ دوسری
رخسار کی طرف سی آئی ہے اور عضلہ عریضہ اور عضلہ کنپٹی پر پھیلگئی ہے اور بہائم مین کانون کے عضلون تک
بھی پہونچی ہے اور قوت حرکت کی پہونچاتی ہے اور جفت چوتھا اوس ثقبہ سی باہر نکلا ہے جو درمیانمین
تیسرے اور چوتھی مہرہ کے ہی اور ہر فرد اوسکی ساتھ دو شاخ کے منقسم ہی شاخ پہلی بہت بڑی ہی اور پیچھے کیطرف سے
آئی ہے اور عضلونمین سے ہوکر اور مہرون کے خارون کے نزدیک پہونچکر اوسی جگہہ پیوستہ ہوتی ہے
اور اوس مین سے اور بہت شاخین نکلین ہین کہ بعضی اون شاخونمین سی اون عضلونمین پیوستہ ہین
جنکے سبب سی حرکت پشت کی مہرون کی ہے اور شاخ دوسری بہت چھوٹی ہے اور آگے کی طرف سے
آئی ہے اور پانچوین جفت سی ملگئی ہے اور جفت پانچوان اوس ثقبہ سی جو درمیان مہرہ پانچوین اور چوتھی کے
ہی باہر نکلا ہی اور اوسکی دو حصے ہین ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا اور مثل شاخون جفت چہارم کے ایک حصہ آگے
کیطرف آیا ہے اور دوسرا حصہ پیچھے گیا ہی اور جو حصہ چھوٹا ہے شانہ کے نزدیک آیا ہی اور شانہ کی عضلون مین پھیل
گیا ہی اور حصہ دوسرا دو شاخ رکھتا ہے ایک شاخ اوسکی عضلہ چوڑی سی کہ رخسار کی اوپر ہی پیوستہ ہی اور اون
عضلون مین شامل ہے جو سر و گردن کو آگی کیطرف لاتی ہین اور شاخ دوسری ساتھ شاخون چھٹی اور ساتوین
جفت کی پیوستہ ہوکر درمیان میں پہونچی ہی حجاب کے جوامع جالینوس مین شرح اس جفت کی اوسی تفصیل سی ہے
جسطرح مذکور ہوچکی اور خواجہ ابو علی سینا قانون مین لکھتے ہین کہ اس جفت اعصاب کے دو حصہ ہین
اونمین سے چھوٹا حصہ آگے کیطرف آیا ہی اور عضلہ رخسار سی پیوستہ ہوا ہی اور اون عضلونسے بھی ملا ہے جو سر اور گردن کو آگے کیطرف
لاتی ہین اور حصہ دوسرا دو شاخ رکھتا ہے ایک شاخ اوسکی چھٹی اور ساتوین جفت سے ملی ہی اور وہان سے اوتر
کر حجاب مین پیوستہ ہوئی ہے اور شاخ دوسری درمیان مین اس شاخ اور حصہ اول کے طرف شانہ کے

آئی ہے اور نصف شانہ سی نیچی پیوستہ ہی اور ابو القاسم بن ابی صادق شرح جالینوس مین لکھتا ہے کہ ہر ایک فرد کے دو حصہ ہین ایک حصہ پیچھے کیطرف آیا ہی اور سر اور گردن کے پوست اور عضلو نمین پھیلا ہی اور حصہ دوسرا ساتھ دو شاخ کے منقسم ہی ایک شاخ اوسکی آگے کیطرف آئی ہے اور عضلہ جسا ہے اور اوس عضلہ سے جو سر اور گردن کو آگے کیطرف لاتے ہین پیوستہ ہی اور شاخ دوسری بہت چھوٹی ہی اور درمیان مین اس شاخ او رحصہ اول کے گذر کر نصف شانہ کے نیچے سے پیوستہ ہوتی ہے اور شاخ عضلہ پیر اگندہ ہو گئی ہے اور جو کچھ اس عصب سے باقی ہے ساتھ شاخون چھٹی اور چوتھی جفت کے شامل ہو کر اور وہانسے او تر کر حجاب مین پیوستہ ہی اور اوسی جگہ پراگندہ ہے اور جفت چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان تینون برابر ہین اور ایک دوسرے سے اوگے ہین اور تینون شامل ہین اور ہر ایک فرد انکی ایک شاخ رکھتی ہے اور ہر ایک شاخ عضلہ سر اور گردن اور حجاب کیطرف آئی ہے اورا نہین عضلون پر پھیلگئی ہے مگر ساتوین جفت سی کوئی شاخ ان عضلونکی طرف نہین پہونچی ہے اور ہر ایک فرد سی ایک پٹھا خاص جدا ہوا ہی اور پشت کی مہرون کے اول مہرہ سی کہ برابر سینہ کی ہے ایک شاخ باہر آئی ہے اور چارون ان شاخین ملکر ایک عصب ہو گیا ہی اور شانہ کے شکم کیطرف او تر کر اور وہانسے طرف بازو اور کلائی اور کف دست کی آکر پھیلگیا ہی پس جو شاخ کف دست کیطرف آئی ہی وہ آٹھوین جفت سی ہے اور جو بازو کیطرف آئی ہے وہ ساتوین جفت سی ہی اور جو کلائی کیطرف آئی ہی وہ چھٹی جفت سے ہی اور شرح ان تینونکی جوامع جالینوس مین بہت واضح اور روشن ہی باب چوتھا تیسری جزو اور چوتھی گفتار سی اون پٹھون کی شناخت مین ہی جو حرام مغز سے اوگے ہین اور پشت کے مہرونسی باہر نکلے ہین جو پٹھی کہ پشت کی مہرون سے باہر آئے ہین وہ بارہ جفت ہین جفت پہلا اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو درمیان دوسرا اور پہلے مہرہ کے ہی اور ہر ایک فرد کی اوسکی دو شاخین ہین ایک شاخ جو بہت بڑی ہے درمیان عضلون پہلوون سینہ اور عضلون پشت کی پراگندہ ہوتی ہی اور شاخ دوسری پہلو کے اوپر گئی ہے اور آٹھوین جفت سی کہ مہرۂ گردن سی نکلا ہی پیوستہ ہوتی ہے اور وہانسے او تر کر کلائی تک پہونچی ہے اور جفت دوسرا اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو درمیان مہرہ دوسرا اور تیسرے کی ہے اور جفت تیسرا اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو درمیان مہرہ تیسرے اور چوتھے کی ہی اور جفت چوتھا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہرۂ چوتھے اور پانچوین کے ہی اور جفت پانچوان اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو درمیان مہرہ پانچوین اور چھٹے کے ہی اور جفت چھٹا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو چھٹے اور ساتوین مہرہ کے درمیان مین ہے اور جفت ساتوان اوس ثقبہ سے

نکلا ہی جو ساتوین اور آٹھوین مہرہ کے درمیان مین ہی آور جفت آٹھوان اوس ثقبہ سی نکلا ہی جو آٹھوین اور
نوین مہرہ کے درمیانمین ہی آور جفت نوان اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو نوین اور دسوین مہرہ کے درمیانمین
اور جفت دسوان اوس ثقبہ سی نکلا ہی جو دسوین اور گیارہوین مہرہ کے درمیانمین ہے آور جفت گیارہوان
اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو گیارہوین اور بارہوین مہرہ کے درمیان مین ہی اور جفت بارہوان اوس ثقبہ سی
نکلا ہی جو نفس مہرہ بارہوین کے درمیان مین ہی لیکن جفت دوسرا دو حصہ ہو گیا ہی ایک حصہ اوسکا پشت
بازو تک پہونچا ہی اور قوت حس کی اوسجگہہ پہونچاتا ہی آور دوسرا حصہ ساتھہ ہر ایک فرد کے دسوان جفت
سی کہ باقی ہین شامل ہوا ہے اور شاخ شاخ نکلکر بعض اوسمین سے پشت کلائی کی عضلون سی ملگیا ہی اور
بعض شانہ کے عضلونمین اور بعض پشت بازو کے عضلونمین اور بعض اون عضلونمین جو درمیان پہلوون کی ہین
اور بعض اون عضلونمین جو سرون پر پہلوون کے ہین پراگندہ ہو گیا ہے اور قوت حرکت کی پہونچاتا ہی آور جو
پٹھے کہ اوپر کے پہلوون کے مہرون سی نکلی ہین کہ اونکو پہلوہای پشت کہتے ہین وہ پٹھے درمیانمین اون عضلون کی
جو پہلوون کے بیچ مین ہین اور شکم کے عضلونمین جاکر پہیلگئی ہین اور ہمراہ پٹھون کی شاخون کی رگین جہرکنیوالی
اور رگین غیر جہرکنیوالی یعنی اوردہ اور شرائین جاری ہوی ہین اور اون سوراخون مین جن سے پٹھے نکلے ہین ساتھہ
حرام مغز کے جا ملے ہین اور قوت حیات اور غذا کی اوسکو پہونچاتی ہین **باب ۵ پانچوان تیسرے جزو**
اور چوتھی گفتار سے اون پٹھون کی شناخت مین ہی جو قطن کی مہرونسی باہر نکلی ہین
معلوم کرین کہ جو پٹھے کہ قطن کے مہرونسی نکلی ہین اوسکے پانچ جفت ہین ہر مہرہ سی ایک جفت اور سب یہ پٹھے مشترک
ہین اس باتمین کہ ہر ایک انمین سے باہر نکلا ہی ثقبہ مخصوصہ اپنے سے پس ہر ایک سی ایک شاخ پیچھے کیطرف جو گئی
ہی وہ پشت کی عضلونمین پراگندہ ہو گئی ہے اور جو شاخ آگے کیطرف آئی ہی شکم کے عضلونمین پہیلگئی ہے اور
ایک شاخ پشت بازو کی عضلونمین ہے آور تین جفت بالائی مین عصب دماغی شامل ہوا ہی آور دو جفت
باقی سے دو شاخین بزرگ نکلی ہین اور پنڈلیون تک اوترگئی ہین آور ایک شاخ اور بہت چہوٹی تیسری جفت
کی ان شاخونمین ملی ہے اور ایک شاخ اوس جفت اول عجز سے شامل ہوئی ہے آور پہر دونون شاخین یعنی
شاخ جفت تیسری کی اور شاخ اوس جفت کی جو استخوان عجز سے نکلی ہے اونسے جدا ہوی ہین اور سرین کے
عضلونمین پہیلگئی ہین آور وہ دو جفت پنڈلیون سی بہی اوترکر قدم تک پہونچی ہین اور پنڈلی اور قدم کے
عضلونمین پہیلگئی ہین **باب ۶ چہٹا تیسرے جزو اور چوتھی گفتار سے اون پٹھون کی**
شناخت مین ہی جو عجز اور عصعص کی مہرون سے باہر نکلے ہین جو پٹھے کہ عجز اور
عصعص کے مہرونسی نکلے ہین چھہ جفت ہین اور ایک فرد منجملہ تین جفت کی جو عجز کے مہرونسی نکلے ہین جفت پہلا

پنڈلی کے عضلونمین جاکر اوسی جگہ پہیلگیا ہی اور دو عضلت باقی اور تین عضلت جو کہ عصعص کے مہرون سے
نکلے ہین اور ایک فرد جو فقرہ آخرین عصعص سے اوگا ہی یہ سب بیچ درمیان این عضلون قضیب او عضلات
مثانہ اور عضلون مقعد او عضلون رحم اور اون عضلونمین جو خرز کی ہڈی سے اوگے ہین پراگندہ ہوگئی ہین
یہہ ہین سب بیچ اور عدد اون کا تمام جسم مین اونتیس عضلت ہین اور ایک فرد واللہ الموفق جزو چوتھا
گفتار چوتھی سے اون رگونکی شناخت مین ہی جو جگر سے اوگی ہین اور اونکو اوردہ
کہتے ہین باب پہلا چوتھے جزو سے شناخت مین اون رگونکی ہی جو جگر سے اوگی ہین
بطریق کلی جگر سے دو رگین اوگی ہین ایک شکم جگر سے اور دوسری پشت جگر سے پس وہ رگ کہ شکم
جگر سے اوگی ہے باب کہتی ہین اور وہ رگ جو پشت جگر سے اوگی ہی اجوف کہتی ہین اور جس رگ کا کہ باب
نام ہے اوسمین سے پانچ شاخین نکلی ہین اور جوامع جالینوس مین مسطور ہی کہ ہر ایک بخش کے پانچ بخش ہین
اور یہ سب بخش بہت شاخین کہتی ہین اور وہ سب شاخین شکم جگر پر پراگندہ ہین اور جگر کے کنارہ ونیز پہونچی
ہین اور باب رگ جو جگر سی باہر نکلا ہی تو آٹھ قسم پر منقسم ہوئی ہی ہر ایک حصہ ایک رگ ہے پس اون آٹھ رگونمین سے
دو رگین بہت چہوٹی ہین اور چھہ رگین بہت بڑی ہین لیکن وہ دو رگین جو چہوٹی ہین اونمین سی ایک رگ اثناعشری
آنت پر پہونچی ہی اور غذا اوس سی پہنچتی ہے اور آنتون کی تشریح مین مفصل بیان کیا جایگا اور رگ دوسری اون دو
چہوٹی رگونمین سی معدہ کے نیچے پہیلگئی ہی تا کہ جو غذا کہ اوسجگہہ موجود ہووی جذب کری اور اون چھہ رگون بزرگ سی ایک رگ
باب کی نزدیک سی طرف معدہ کی آئی ہی اور ظاہر معدہ پر پراگندہ ہی داہنی طرف سی تا کہ اس ظاہر کو غذا دیوی اسواسطے کہ
باطن معدہ جو کچہہ اوسکی اندر ہی خود اوس سے غذا پاتا ہی اور تشریح معدہ مین اپنی مقام پر مذکور ہوگا اور رگ دوسری اون
چھہ رگون سی طحال یعنی سپرز کیطرف کہ جسکو ہندی مین تلی کہتے ہین آئی ہے تا کہ اوس کو غذا دیوی اور راستہ مین ایک
شاخ اوسمین سی نکلی ہے اور معدہ کے بائین طرف آکر ظاہر معدہ پر پہیلگئی ہے تا اوسکو غذا دیوی اور بعد پہونچنے کے
طرف طحال کے اوس رگ کے دو حصہ ہوی ہین ایک اوپر کیطرف چڑہا ہے اور دوسرا نیچے کیطرف اوترا ہے
لیکن وہ حصہ رگ کا جو اوپر کیطرف چڑہا ہے اوسکی دو شاخین ہین ایک شاخ نیمہ بالای سپرز پر پہیلی ہے
کہ اوسکو غذا دیتی ہی اور ایک شاخ پشت معدہ پر پہونچی ہے اور دو شاخ ہو گئی ہے ایک شاخ ظاہر معدہ پر
پراگندہ ہی بائین طرف سو کہ اوسکو غذا دیتی ہے اور ایک شاخ فم معدہ پر آئی ہے اور معدہ کی اندر گئی ہے تا کہ
فضلہ خلط سودا تلی سے معدہ کیطرف پہونچی اور معدہ کو کہجلاتے اور بہونک غذا کی پیدا کرے چنانچہ تیسری گفتار
مین شناخت مین احوال سودا کے مذکور ہوچکا ہے اور لیکن وہ حصہ رگ کا جو نیچے کیطرف اوترا ہے اوسکی بھی
دو شاخ ہین ایک شاخ نصف تلی کے نیچے پراگندہ ہوئی ہے اور اوسکو غذا دیتی ہے اور شاخ دوسری شرب کے

نزدیک آئی ہے اور اوسی جگہ پھیلگئی ہے واسطے غذا دینے کے اور رگ تیسری اون چھہ رگون بزرگ سے بائین طرف ساتھہ رگون کے پیوستہ ہے جو گرد معاء مستقیم کی ہین تا جو کچھہ اوس جگہ باقی غذا سے طرف اپنی کھینچکر جانب جگر پہونچاوے اور رگ چوتھی کی بہت شاخین متفرق ہوئی ہین مانند بال کے پس بعضے اون شاخون سے ظاہر پشت معدہ پر پراگندہ ہین بائین طرف سے اور بعضی شاخین داہنی طرف نزدیک ثرب کے آئین ہین مقابل اوس رگ کے کہ تلی سے پاس اوسکی بائین طرف سے پہونچی ہے تاکہ اوسکو غذا دیوے اور رگ پانچوین اون چھہ رگون بزرگ سے اوس طرح سے رگون مین پیوستہ ہے جو گرداگرد قولون آنت کے ہین تاکہ جو کچھہ وہان موجود باقی غذا سے طرف اپنے کھینچکر جانب جگر پہونچاوے اور رگ چھٹی بہت شاخین رکھتی ہے اور سب شاخین انتون کے گرداگرد پراگندہ ہوئی ہین کہ جو کچھہ اوس جگہ موجود باقی غذا سے طرف اپنی کھینچکر جانب جگر پہونچاوے لیکن رگ دوسری کہ نام اوسکا اجوف ہے پشت جگر سے اوگی ہے اور جڑین اوسکی پشت جگر کیطرف پھیلی ہین جس طرح جڑین رگ باب کی کہ نصف شکم جگر مین پھیلی ہین اور جگر کے درمیان جڑین دونون رگون کے ساتھہ ایک دوسرے کے پیوستہ ہین اور رگذرگاہین سب ایک دوسرے مین کہلی ہوئی ہین تاکہ جو غذا کہ باب اور شاخین اوسکی طرف اپنی کھینچین اوسکی جڑون مین گذر کر اور اجوف کی جڑون مین جاکر اندرون جگر کے وہ غذا داخل ہوتی ہے اور یہ اجوف رگ جسوقت جگر سے برآمد ہوئی ہے تو اوسکی دو حصہ ہوگئے ہین ایک حصہ اوس رگ کا نصف جسم مین اوپر کو گیا ہے اور دوسرا حصہ نصف جسم مین نیچے کو اوتر گیا ہے

باب دوسرا چوتھے جزو گفتار چہارم مین شناخت مین اون اجوف رگون کے ہے جو اوپر کی طرف گئی ہین

اس جزو کے باب اول کے اخیر مین ہم لکھہ چکے ہین کہ ایک حصہ اجوف رگ کا اوپر کو چڑھ گیا ہے پس جسوقت یہ حصہ اوپر کو گیا ہے تو حجاب مین داخل ہوا ہے اور دو رگین باریک اوسمین سے نکلی ہین اور حجاب مین پھیلگئی ہین تاکہ اوسکو غذا دیوین اور جسوقت حجاب کے اندر سے نکلی ہین اور برابر دل کے پہونچی ہین تو اونمین سے اور بہت شاخین رگون کی پیدا ہوئی ہین مثل بال کے اور غلاف دل مین پھیلگئین ہین واسطے پہونچانے غذا کے اور پھر منقسم ہوئی ہے وہ رگ اجوف چار حصہ پر ایک حصہ اوسکا نزدیک داہنے کان دل کے نکلکر داخل قلب ہوا ہے اور یہ قسم رگ کی سب رگون سے بہت بڑی ہے اسوجہ سے کہ اور سب رگین ٹھنڈی ہوا کھینچکر دل مین پہونچاتے ہین اور یہ رگ غذا پہونچاتی ہے کیونکہ غذا ہوا کی بہ نسبت غلیظ نہایت ہے اسواسطے منفذ اوسکا وسیع ہونا ضرور تھا پس اسی سبب سے یہ رگ بڑی پیدا ہوئی اور جسوقت یہ رگ داخل قلب ہوئی ہے اوسمین دو جھلی پیدا ہوئی ہین اور جھلیان اس رگ کی بہت سخت ہین تمام جسم کی جھلیون سے اور اوسمین دو منفعتین ہین ایک یہ کہ یہ رگ تجویف راست دل سے طرف پھیپڑے کے گئی ہے کہ اوسکو غذا دیوے اور حجاب باری نے

اس رگ کو سخت سخت جہلیونسی پوشیدہ کر دیا ہی اسلیے کہ خون جو اوسمین ہے سخت رقیق اور لطیف ہوتا
اور پہیپہڑہ کی غذا کیواسطے ایسا ہی خون چاہیے جو پتلا اور صاف ہو اور یہ غذا بہت ایزدی ہی اس وجہ سے
ہی اگر جو خون کہ اس رگ میں ہی موجود ہی قریب التعہد بالقلب ہی اور خون وہان کا مثل خون شریان وریدی کے
ہو گیا ہی اور تشریح شریان وریدی کی اپنی مقام پر بیان کی جائیگی اور دوسرا حصہ اوس رگ اجوف کا گرد گرد
دل کے پہرکر اور اندر ہی دلکی چلا گیا ہی اور وہان پہیلگیا ہی تاکہ وہ بھی اپنی اندازہ کی موافق غذا دیوی اور حصہ تیسرا بائین طرف
دل کی جھکا ہوا ہی اور طرف پانچوین مہرہ کے پشت کی مہرون سی نکلکر اوسی پر تکیہ کیا ہی اور آٹھون پہلوون سینہ اور
اوسکی عضلون پر پہیلگیا ہے کہ غذا اونکو دیتا ہی اور قسم چوتھی دل سے گذر گئی ہے اور اوسمین سے بہت شاخین
باریک بال کے برابر اُگی ہین اور اون جہلیون کے اوپر جو سینہ کو نصفا نصف کئی ہوتے ہین پہیلگئین ہین اور
گوشت نرم پر جو اوس جگہہ موجود ہی اور چنبر گردن پر پراگندہ ہوئی ہین پہر نزدیک چنبر گردن کے دو شاخین نکلی ہین
اور ہر ایک شاخ کچھ ہوکر چنبر گردن تک پہونچی ہی لیکن ان دونون شاخونمین سی ہر ایک کی ایک شاخ نکلی ہے اور
دونون شاخین سینہ کی ہڈیون سی اوتر آئی ہین ایک داہنی طرف سی اور ایک بائین طرف سی اور غضروف خنجری
تک پہونچی ہین اور ان شاخونمین سی راہ مین بہت شاخین باریک برامد ہوئی ہین بعضی پہلوون کے عضلونمین پہیلگئی
ہین اور بعضی اون عضلونمین جو باہر سینہ کے ہین متفرق ہوئی ہین اور جو غضروف خنجری تک پہونچی ہین کچھہ اوسمین سے
اندر اوسکے پہیلی ہین اور کچھہ اوس مقام سے اوپر چڑہ گئین ہین اور اون عضلونمین کہ حرکت شانہ کی جنسی ہین پراگندہ
ہو گئین ہین اور بعضی شاخین اون رگون کی نیچے اوتری ہین اور عضلہ مستقیم پر جو سیدہا عضلہ شکم پر موضوع ہے
پراگندہ ہوئی ہین اور آخر اونکا ساتہہ اون رگون کے پیوستہ ہی جو سُرین کی ہڈی سی نکلی ہین چنانچہ عنقریب
انشاء اللہ ذکر اوسکا بہی مفصل ہوگا اور اون شاخونسی جو قسم چہارم سے نکلی ہین اور پانچ شاخین پیدا ہوئی ہین
ایک شاخ سینہ کی اندر پہیلی ہے اور چار دن اوپر کے پہلوونکو سینہ کے غذا دیتی ہے اور شاخ دوسری دونون شانونکو
غذا دیتی ہی اور شاخ تیسری گردن کیطرف آئی ہے اور اوسی جگہہ پہیلی ہے اور غذا اوسکو دیتی ہے اور شاخ چوتھی گردنکے
چھہ اوپر کے مہرونکے سوراخونمین سی نکلکر سر تک برگئی ہے اور شاخ پانچوین بہت بڑی ہی سب رگونسی اور بغل
کیطرف یعنی کش دست مین داخل ہوئی ہے اور وہان بہی چار شاخین اور پیدا ہوئی ہین ایک شاخ اوس
عضلہ پر جو سینہ پر رکہا ہوا ہی اور شانہ کو ہلاتا ہے پہیلی ہوتی ہی اور شاخ دوسری عضلۂ بزرگ مین جو نیچے بغل کے
ہی پراگندہ ہی اور شاخ تیسری اوتری ہے اوپر سینہ کے مراق تک اور شاخ چوتھی سب سے بڑی ہی اور منقسم ہوتی ہے
طرف تین قسم کے قسم پہلی متفرق ہوتی ہی اون عضلون پر جو شانہ کے [illegible]
اوس عضلۂ بزرگ مین جو نیچے بغل کے ہی اور قسم تیسری بڑی ہے سب سے [illegible]

اوسکا نام ابطی ہے اور جو کچھ باقی رہا ہے تتمہ چہارم سے اصل اول مین سے جو چار حصہ کیے گئے ہیں اور ہم بیان
کر چکے ہین کہ آئندہ مفصل مذکور ہوگا بلغو وہ شاخ جو جبہ گردن تک آئی ہے اور ہنوز اوس سے شامل ہین کہ قبل انتہ
الصال کے وہ بین سے پھر ایک دو قسم کی گئی ہے ایک اون دو قسمون مین سے باہر کیطرف ہے اوسکو ودج ظاہر اور دوسری
اندر کیطرف ہے اوسکو وداج باطن کہتے ہیں اور وداج کو رگ جان کہتے ہیں اور وداج ظاہر کی بھی دو قسم ہین
ایک بخش اندر کے آگی کیطرف میل کرتی ہے اور پھر اوسی طرح پیچھے کیطرف میل کرتا ہے اور بخش دوسرا آگے کیطرف
میل کرتا ہے اور اندر کے پنچے کی جانب میلان رکھتا ہے اور پھر لوپر چڑھ گیا ہے اور گرد اگرد جبہ گردن کے پھرا ہے
اور پھر جبہ سے بھی اوپر چڑھ کر پیچھے کیطرف اوتر گیا ہے اور ادپر ظاہر گدی کے ساتھ بخش اول کے کہ بار اوسکا ہے
شامل ہو گیا ہے اور قبل شمول کے بہت شاخین اوسمین سے نکلی ہین باریک باریک اور بعضی آدمیون کی رگین
بوجہ نہایت باریکی کے معلوم بھی نہین ہوتین کہ مثل مکڑی کے تار کے ہوتی ہین اور اون شاخون سے دو جفت رگ کے
نکلے ہین ایک جفت نے چوڑائی کو اختیار کیا ہے اور جس جگہ پٹھان جبہ گردن کی سر ساتھہ ایک دوسری کو لاتی ہین
یہ جفت رگ کی اون سرون سے پیوستہ ہے اور جفت دوسرا پیچ طرف گردن کے آیا ہے ظاہر گردن پر اور ساتھہ
ایک دوسرے کے پیوستہ ہے اور اس جفت سے تین کہین حاصل ہوتی ہین باریک شاخون سے باہر کہ کچھہ معلوم ہوسکتی ہین
اور عام رگین غیر محسوس ہین سے اور اون تین رگون سے ایک رگ شانہ کی اوپر تک پہونچی ہوتی ہے اور اوسکو قیفال کہتے ہیں
اور قیفال یعنی سر اور رگ بھی اوسی سے ہے اور دو رگین باقی دونون جانب اوس رگ کتفی سے ہو کر شانہ کے نزدیک
آئی ہین اور ایک اوس جگہ سے بڑھ لیتی ہے اور گرد اگرد اوس موضع کے پراگندہ ہو گئی ہے اور دوسری رگ بازو
تک پہونچی ہے اور اوسی جگہ پھیل گئی ہے اور یہ رگ وداج کہ مذکور ہوئی پہلے اس سے کہ وہ دونون بخش مل گئے ہین
پھر وہ ساتھہ دو بخش کے منقسم ہوتی ہے ایک بخش اندر کیطرف سے ہے اور اوس سے شاخین بہت چھوٹی چھوٹی
سر اندر ہوتی ہیں اور اوپر کے کلّے کے اندر پھیلی ہین اور شاخین بڑی بڑی ہین اون شاخون کی نسبت نکلی ہین
اور پنچے کے کلّے پر پہونچی ہین اور اوسمین پراگندہ ہو گئین ہین اور ان دونون طرح کی شاخون سے شاخین اندر
گرداگرد زبان اور اوسکے عضلون کے پراگندہ ہوئی ہین اور بخش دوسرا گرداگرد سر اور کان کے پراگندہ ہے
لیکن وداج باطن مری کے برابر ہے او بلند ہوتی ہے ساتھہ اوسکے سیدھی اور راستہ مین شاخین
اوس سے نکلی ہین اور وداج ظاہر کی شاخون کے ساتھہ مل گئین ہین اور سب کی سب وہ شاخین مری
اور حنجرہ اور عضلون اندرونی مین پراگندہ ہین اور اوپر اوسکا درزلامی کے نزدیک پہونچا ہے اور اوس جگہ
اوس سے بہت شاخین اوٹھی ہین اور سہون اور عضلون اور رباطون مین کہ درمیان مہرہ اول اور دوم
مین گردن کے مہرہ وغیرہ پراگندہ ہوتی ہین اور وہان سے رگین باریک مانند بال کی ساگاہ سر اندر گردن کے

ستر وک آئی ہین اور شاخین اونکی نکلکر کاسہ سر کے غشا یعنی جہلی مین پراگندہ ہوتی ہین اور کچہ کہوپری کی اندر
آ گئین ہین اور جو نالی سے ہین اندر دماغ کے پہونچی ہین اور کہوپڑی مین جال اور اوس سے شاخین غشاء دماغ
مین پراگندہ ہوتی ہین تاکہ اوسکو غذا دیوین اور غشا یعنی جہلی کو ساتھ کہوپڑی کے پیوستہ کرین اور یہ غشا سخت
کاہی ہے اوسکو الغشاء الثخین کہتے ہین اور صفیق بھی لکہتے ہین پہر درزون مین سے کاسہ سر کے باہر نکلکر
کاسہ سر کی غشا سے پیوستہ ہین اور اوسکو غذا دیتے ہین اور شاخین ہر اندر کہوپری کے ہین اونمین سے
کچہ اندر والی غشا سے پیوستہ ہین اور اس غشا ماید رقیق کو الغشاء الرقیق کہتے ہین وہ اوسکو غذا دیتے ہین
پہر دماغ کے اندر پہیلگئی ہین اور اس غشا کو پہلی غشا کے ساتھ ملاتی ہین اور بعد اوس حجاب کے جو درمیان پہلی
اور دوسری بطن دماغ کے ہے ایک میدان ہے کہ جہان اونمین آکر جمع ہوتا ہے اور اوسکو معصرہ کہتے ہین اور معصرہ
یعنی کفگیر دماغ ہے اخیر ان رگون کی شاخون کا حوالی مین اوس معصرہ کی آیا ہے اور جبکہ پہونچا اون رگون
اس میدان مین سب شاخین باہم شامل ہوگئی ہین اور رگین بڑی بڑی اس مقام پر ہوگئی ہین اسواسطے کہ
یہان حاجت ہے رگون بزرگ کی تاکہ جو کون کو معصرہ سے جوس لیوین پہر یہ رگین پہنچی ہین بطن اوسط دماغ سے
بطن اول تک اور وہان جاکر شرائین یعنی پہڑکتی ہوئی رگونمین شامل ہوگئی ہین اور تمام اوس جہلی سے جسکا
نام مشیمہ ہے بنی ہوتی ہین اور تشریح دماغ کی اپنے مقام پر بیان کیجاویگی انشاء اللہ تعالی باب تیسرا

چہوٹے حروف سے ہاتھ کی رگونکا [illegible] شناخت مین ہے کہ اونکو اوردة الیدین

کہتے ہین رگین جو ہاتھ کی اندر آئی ہین وہ مین ایک رگ شانہ کی ہے اوسکو کتفی کہتے ہین قیفال
یعنی سر ارورگ اوسی سے دوسری الٹی ہے کہ قیفال سے ساتھ بازو کے آئی ہے اور اوس سے شاخین بہت
نکلی ہین اور پوست اور عضل نچین بازو کے پراگندہ ہوتی ہین پس جس وقت کلائی کے جوڑ پر پہونچی ہے تو
وہان پہونچکر تین حصہ اسکی ہوئی ہین ایک حصہ حبل الذراع ہے وہ رگ ظاہر زند الاعلی پر پہنچی ہوئی ہے
پہر باہر کیطرف حبل کہنچ ہوتی ہے اور زند الاسفل کے قریب سے بلند نکل آئی ہے اور ظاہر خنصر وہ گاہ اسکی
اور حصہ دوسرا توجہ کرتا ہے بیچ مین ظاہر لائی پر اور ایک شاخ ابطی کی اوسمین ملی ہے اور ایک رگ
ہوگئی ہے اوسکا نام اکحل ہے اور حصہ تیسرا عمیق ہے یعنی وہ رگ گہرائی مین اوتری ہے اور ایک شاخ ابطی کی
بہی اوسمین ملگئی ہے وہ باسلیق ہے اور ابطی بازو کے اندر جو شاخین پہیلاتی ہے تو بعضی بازو کے عضلونمین
پراگندہ ہین اور بعضی کلائی تک پہونچی ہین اور ابطی جب سندگاہ طائی یعنی کہنی کے جوڑ پر پہونچی ہے تو اوسکی
دو قسمین ہوگئیں ہین ایک قسم رگ کی سمت گہرائی مین ہے اور ساتھ اوس شاخ کے جو سر ارورگ سے گہرائی مین
پہونچی ہے پیوستہ ہے اور اندر کے ساتھ اور سے لگی ہے پہر اپس سے جدا ہوگئی ہے اور اونکے اندر کیطرف بیل

کو پہونچتی ہی یہانتک کہ خنصر اور بنصر ... شاخ
ہین ہی اور اونگلیون کے گرد پہیلگئی ہے اور قسم دوسری نزدیک کلائی کے ... شاخ پہلی
پہونچی ہے اندر کلائی کے مقام ... تک اور شاخ دوسری اندر کلائی ... اول سے
پراگندہ ہوئی ہے اور شاخ تیسری درمیانین کلائی کے پہیلگئی ہے ...
بڑی ہی اور وہ رگ ظاہر ہی اور اوبہری ہوئی ہے اور ایک شاخ اوسکی قیفال یعنی سر رگ کی شاخ
پیوستہ ہی اور اکحل یعنی ہفت اندام رگ وہی ہے اور باقی باسلیق ہی لیکن اکحل میانہ گاہ سر کلائی سے
شروع ہوئی ہی اور سر اوسکا اندر کیطرف مائل اور ترچہی نکلی ہے اور زند اعلی کی جانب میل کیے ہوی ہے
اور پہر میل کرتی ہی باہر کیطرف اور دو شاخ ہوگئی ہے یونانی خط حرف لام کی شکل پس شاخ اوپر کی
زند اعلی کے کنارہ پر نکلی ہے اور ... تک پہونچی ہے اور انگوٹھے کے بیچ اور درمیانین انگوٹھے اور مسبحہ کے
پراگندہ ہوئی ہی اور شاخ نیچے کی زند اسفل کے کنارہ کیطرف ہوکر نکلی ہے اور وہ تین شاخ ہوگئی ہے
ایک شاخ درمیان اونگلی وسطی اور مسبحہ کی آئی ہے اور ساتھ اوس شاخ کے جو کنارہ زند اعلی سی طرف
مسبحہ کی آئی ہے ملگئی ہے اور ایک رگ ہوگئی ہے اور شاخ دوسری درمیان وسطی اور بنصر کی آئی ہی
اور وہ رگ اسیلم ہی اور شاخ تیسری نزدیک خنصر اور بنصر کے آئی ہے اور آخر سب شاخونکا اونگلیون کے
اندر پراگندہ ہی

باب چوتھا چوتھے جزو اور چوتھی گفتار سی رگ اجوف کی دوسری قسم کی تشریح مین ہے

قسم دوسری اجوف کی نیچے کیطرف اوتری ہے پس اولاً جسوقت جگر سے
برآمد ہوئی ہے پشت کیطرف میلان کیا ہی اور قبل تکیہ کرنے کی اوپر مہرہ ہای پشت کی اوس سے باریک
شاخین مانند بال کے نکلی ہین اور داہنی گردہ کے غلاف کی جانب اگر اوسکے گرد اگرد اور اوسکے
ہمسایہ اعضا کے گرد پراگندہ ہوگئی ہین پہر اوس سے دو شاخین اور اوٹھی ہین بڑی بڑی اور ان دونون
شاخون کو طالعین کہتے ہین دونون شاخین دونون طرف کی گردہ پر پیوستہ ہین ایک داہنی طرف
اور دوسری بائین طرف اور گردہ بسبب ان رگون کے پانی او رقدری خون کو جسقدر واسطے غذا کے
درکار ہوتا ہی طرف اپنی کہینچتا ہی تاکہ گردہ اور حوالی گردہ اوس سے غذا پاتے ہین اور پانی خون سے
جدا ہوکر مثانہ کیطرف چلا جاتا ہی اور ان دونون رگون مین سے ... رگ جو بائین گردہ کیطرف آئی ہے
اوسمین سے ایک شاخ نکلی ہے اور عورتون اور مردون کے بائین خصیہ کیطرف آئی ہی اور بعد
اوسکی دو شاخین اور نکلی ہین ایک داہنی خصیہ کیطرف آئی ہی اور دوسری بائین خصیہ کیطرف اور
باقی جیسا مذکور ہوا ہی طرف مہرہ پشت کی آئی ہے اور اوسپر تکیہ کیے ہوتی ہے پہر رخ نیچے کیطرف کیا ہے

اسیطرح فرمایا ہین مفرح القلوب

اور نزدیک ہر ایک مہرہ کی ایک شاخ اوس سے اوٹھی ہے اور اوس مہرہ مین داخل ہوئی ہے اور شاخین
اور اون عضلونمین جو نزدیک مہرون کی ہین پراگندہ ہوئی ہین اور شاخین اور بھی اوس سے نکلی ہین اور تہیگاہ
کیطرف شکم کے عضلونمین اوتری ہین اور اوسجگہہ سب پہیلگئین ہین پس جسوقت پشت کی آخر مہرہ پر پہونچی ہے
وہان دو حصہ اوسکی ہوگئی ہین ایک داہنی طرف سی آیا ہی اور ایک بائین طرف سی اور ہر ایک حصہ ران کیطرف
اوترا ہے مگر پہلی ران پر اوترنے کی ہر ایک سی دس شاخ نکلی ہین ایک اوسمین سے حوالی کمر کے عضلونمین پراگندہ ہے
دوسری شاخ اوسکی مانند بال کے صفاق کے نیچے پہیلی ہے اور شاخ تیسری استخوان سرین کے عضلون مین
پہیلگئی ہے اور شاخ چوتھی ظاہر سرین اور مقعد پر پراگندہ ہوگئی ہے اور شاخ پانچوین عورتون کے جسم مین گردن
رحم اور گردن مثانہ اور گرداگرد اوسکے پراگندہ ہی اور مردون کی بدنمین اندر قضیب اور مثانہ اور حوالی مین اوسکی
پہیلی ہوئی ہی اور یہ رگ مردونکے بدنمین بہت قوی ہی واسطے قضیب کے اور عورتون کی جسم مین یہ رگ رحم سے
اوپر کیطرف آتی ہے اور پستان یعنی چہاتیونسی ملگئی ہے چنانچہ مشارکت رحم کی ساتھہ پستان کے اسی رگ سی ہے
شاخ چھٹی اون عضلونمین جو زہار یعنی پیڑو کی ہڈی پر ہے پراگندہ ہوئی ہے اور شاخ ساتوین عضلہ راست پر جو شکم
مین ہی پہیلی ہوئی ہے اور آخر ان رگونکا ساتھہ آخر اون رگون کے جو سینہ سی اوتری ہین پیوستہ ہی اور جو [illegible]
مین مسطور ہی کہ مشارکت رحم کی ساتھہ پستان کے اسی ساتوین شاخ سی ہے اور اس ساتوین رگ کا نام یونانی
زبان مین امعسانا اور عربی مین ذات الراسین یعنی صاحب دو سر مشہور ہے اور شاخ آٹھوین مردون کے
بدنمین طرف قضیب کے اور عورتون کی جسم مین فرج کے اندر پہونچی ہے اور اوسی جگہہ پہیلگئی ہے اور شاخ نوین ران کے
اندرونی عضلونمین پراگندہ ہی اور شاخ دسوین ران کی جڑ تک آتی ہے اور تہیگاہ کیطرف گئی ہے اور ساتھہ آخر
اون رگون کی جو پستان کے گرداگرد سی اوتری ہین پیوستہ ہی پس ان رگونمین سی بڑی رگ عضلہ خصیہ مین
پراگندہ ہی اور اوسمین سے ایک رگ اور نکلی ہے اور سرین کے عضلونمین پہیلگئی ہے اور بعد اوسکے ران کے
اندر بہت شاخین اور قسمین اون رگون کی ہوگئی ہین ایک شاخ اوس عضلہ مین جو ران کے سامنے موضوع ہے
داخل ہے اور دوسری شاخ ران کے نیچے کی جانب جو عضلہ ہی اوسمین پہونچی ہے اندر کیطرف اور باطن مین
اوسکے پہیلگئی ہے اور بہت شاخین رگون کی باطن ران مین متفرق ہوگئی ہین اور جو کچہہ ان رگونسے باقی رہا ہے
جسوقت نوبت بندگاہ زانو تک پہونچنے کی آئی ہے تو اوس مقام پر تین بخش ہوگئی ہین بخش باہر کی جانب کا
یعنی شعبہ وحشی قصبہ کوچک پنڈلی پر اوترا ہے ٹخنہ کے جوڑ تک اور بخش اوسط بندگاہ زانو کے اندر اوترا ہی اور
اوس سے شاخین شکم ساق کے عضلونمین پہیلی ہین اور باقی ساتھہ دو شاخ کے منقسم ہین ایک رگ پنڈلی کے اندر
پوشیدہ ہی اور دوسری رگ درمیان مین دونون قصبہ کی اوتری ہے اور قدم کے نزدیک پہونچی ہے

اور بخش تیسرا بخش انسی ہی پنڈلی کے اندر کیطرف اوترا ہی اوسجگہہ تک کہ جو مقام گوشت سی برہنہ ہی اور وہ رگ
اندر کیطرف پہونچی ہے اور آگی کیطرف میل رکھتی ہی اوسکو رگ صافن کہتے ہین پس آخر ان تینون بخش کا ایک ہو گیا ہے
اور وہ تینون بخش چار قسم پر منقسم ہین یعنی چار شاخین نکلی ہین دو شاخین وحشی جانب سی یعنی طرف بیرونی قدم کے
آئی ہین قصبہ صغری کیطرف اور دو شاخ قدم کے انسی طرف یعنی باہر کی جانب اوتری ہین اور منجملہ ہر دو شاخ
وحشی کے ایک قدم کے اوپر چڑہ گئی ہے اور حوالی خنصر کے پراگندہ ہی اور دوسری شاخ ہمراہ شاخ وحشی کے
قسم انسی مذکور سی شامل ہو گئی ہے اور اجزای قدم مین متفرق ہی **جزو پانچوان شناخت شرائین مین**
ہی باب پہلا پانچوین جزو سے اور چوتھی گفتار سے بیان شرائین کا بطریق کلی اندرون
دل کے دو تجویف ہین یعنی دل کے اندر دو مقام خالی ہین ایک داہنی طرف سی اور ایک بائین طرف سے
اور بائین تجویف سی دو رگین نکلی ہین ایک بزرگ ہے دوسری کوچک اور خاصیت شریان کی یہ ہی کہ دو طبقہ
رکھتی ہے ایک دوسری پر پوشیدہ و لیکن اس رگ کوچک کی یہ خاصیت نہین ہے اور اسی سبب سے اوسکو
شریان وریدی کہتے ہین اور اندرونی طبقہ شریان کا سخت زیادہ ہی اسوجہ سی کہ حرارت غریزی اور روح ان کو کسی
جسم مین پہونچتی ہے اور جو کہ احتیاط نگاہ رکھنا اون دونون کی از روی حکمت کے واجب تھی اسواسطے خدا تعالی نے
ان رگون کو کہ پہونچانیوالی اون دونون کی ہین دو تو یعنی دوہرا پیدا کیا تاکہ خوب مضبوط رہین اور نیز جو کہ
روح کو رگون مین حرکت قوی ہوتی ہے اور آسیب حرکت کا اول اندر کے طبقہ پر آتا ہے اس سبب سے
جناب باری نے اس طبقہ اندرونی کو سخت پیدا کیا کہ بروقت حرکت روح کے پائدار ہی اور شرائین کو بائین
تجویف سی اسوجہ سے جایا کہ داہنی تجویف جگر سے نزدیک ہی پس اوس نصف کو واسطے غذا کھینچنے اور ہضم
غذا کے مشغول کیا اور شرائین کو نصف دیگر سے اوگایا تاکہ ہر ایک کار بزرگ مین مصروف رہی کہ قوام بدن کا
اونہین دونون کا ہونسی بندہا ہوا ہے واللہ الموفق والمعین **باب دوسرا پانچوین جزو اور چوتھی**
گفتار سے شریان وریدی کی شناخت مین ہے یہ شریان وریدی دل کیطرف سی
پہیپہڑہ کیطرف آئی ہے اور اوسجگہہ پراگندہ ہوئی ہے واسطے دو کام کے ایک یہ کہ خون لطیف کہ غذا اوسکی
مناسب ہے پاس اوسکی پہونچاتی ہے دوسری یہ کہ ہوا سی پہیپہڑہ سی طرف دل کے لیجاتی ہی اور پھر اوسکی طرف
پہیر لاتی ہے اور اس شریان کا ایک طبقہ اسواسطے پیدا کیا گیا کہ وہ نرم ہونا چاہیے تھا تاکہ خون اوسمین سے
جلد ٹپکے اور حرکت انبساط اور انقباض اوسکی سبک زیادہ ہووی اور حرارت دل کی تمام پہیپہڑہ کیطرف
پہونچاوی اور ریہ اسواسطے ہے کہ پہیپہڑا ایک عضو ہی کہ اوسکے سبب سے سکون مطلق نہین ہے اور ہمیشہ متحرک ہے اور
ہمیشگی حرکت کیواسطے دو کام بزرگ کی ہے کہ زندگی انسان اور حیوان کل مخلوقات کی جو سانس لیتی ہین

مہم تر اوس سے اور کوئی کام نہین ہے ایک یہ کہ ساتھہ حرکت انبساطی کے ہوا طرف اوسکی پہونچتی ہے اور وہ ہوا کو باہر سے طرف اپنی کہینچتی ہے اور معتدل کرتی ہے اور پہر دل کے پاس پہونچاتی ہے تاکہ اوس ہوا سرد سے دل راحت پاتا ہے اور حرارت غریزی بہڑکتی ہے جسطرح کوئی آگ کو جو بہی ہووے پہونکے اور وہ روشن ہوجائے دوسری یہ کہ ساتھہ حرکت انقباض کے اوس ہوای سرد کو جو دلکو پہونچتی ہے اور بسبب حرارت دل کی سوختہ اور دودناک ہوجاتی ہے اوس سے باہر کرتی ہے اور جو عضو ایسا ہو کہ ایسی دو کام بزرگ کہ مصلحت تمام جسم کی اونسے وابستہ ہے اوس سے وقوع مین آئین تو اسطرح کے عضو کی غذا کے لیے ایسا خون ہونا ضرور ہے جو اوپر اندامون مین بخوبی پختہ ہوجاتے اور پختگی کمال کو پہونچا ہو کہ پہر دوسری مرتبہ اوس خون کو حاجت پختگی کی نرہے تاکہ وہ عضو ان دو کامونسے باز نرہے اور دوسرے یہ کہ جو عضو کہ ہمیشہ متحرک ہو اوسمین کوئی شے پختہ نہین ہوسکتی اسواسطے کہ جناب باری نے اس شریان کو نرم پیدا کیا کہ حرکت انبساط اور انقباض اوسکی سبک اور آسان ہو اور وہ خون جو غذا اوسکی ہے اول دل کے اندر نیک پختہ ہوتا ہے پہر بوسیلہ اس رگ کے اوس تک پہونچتا ہے اور ساتھہ حرارت زائد کے کہ دل سے طرف اوسکے پہونچتی ہے یہ خون جلد غذا اوسکی ہوجاتا ہے اور جس طرح سے کہ پہیپہڑہ دل کو یہ دو منفعتین پہونچاتا ہے چونکہ پہونچین اسیطرح دل سے بہی دو مکافات طرف اوسکی پہونچتی ہین ایک یہ کہ غذا سب اعضا کی وہ خون ہے جو جگر مین نیم پختہ ہوکر رگون کی راہ سے اعضا مین پہونچتا ہے اور اعضا اوسکو بخوبی پکا دیتے ہین تاکہ اوس سے غذا اپنی پاتے ہین مگر غذا پہیپہڑہ کی ایسا خون ہے جو دل کے اندر پکتا ہے اور اس رگ کی راہ سے پاس اوسکے پہونچتا ہے اور دوسری یہ کہ ساتھہ اوس حرارت زائد کے جو دل طرف اوسکی بہیجتا ہے خون بخوبی پکتا ہے اور جلد غذا اوسکی ہوجاتا ہے پس جسطرح سے کہ وہ انجرے گرم دل سے باہر کرتا ہے اور ہوای تازہ اندر پہونچاتا ہے دل بہی اسی طرح رنج اور مشغولی غذا پکانے کی اوس سے اوٹہاتا ہے اور غذا پکی ہوئی تیار طرف اوسکی پہونچاتا ہے چنانچہ عدل معاملہ مین ہر عضو کے نگاہ رکہا گیا ہے **باب ۳ تیسرا پانچوین جزو اور چوتہی گفتار سے شریان بزرگ کی شناخت مین ہے** اس شریان بزرگ کا نام ارسطاطالیس نے اورطی رکہا ہے اور جسوقت یہ رگ دل سے برآمد ہوتی ہے تو اوس سے دو شاخین نکلی ہین جو بڑی شاخ ہے وہ گرد دل کے گشت کہا رہی ہے اور اوسکے اندر پہیلی ہوئی ہے اور شاخ دوسری تجویف راست دل کیطرف آئی ہے اور اسی جگہہ پہیل گئی ہے اور باقی ساتھہ دو بخش کے منقسم ہے ایک بخش اوسکا بزرگ ہے اور نیچے کیطرف اوترا ہے اور دوسرا بخش چہوٹا ہے اور اوپر کیطرف چڑہ گیا ہے واللہ اعلم **باب ۴ چوتہا پانچوین جزو اور چوتہی گفتار سے اوس شریان کی شناخت مین ہے** جو اوپر کیطرف گئی ہے اس شریان کی نہی

دو شاخین ہو گئی ہین ایک ہڈی ہی اور سینہ کیطرف آئی ہے پھر داہنی طرف کو ترچھی ہو گئی ہی اور وہان
تین شاخین اوسمین سے پہوٹی ہین دو شاخونکو شریان سباتی کہتی ہین ایک داہنی طرف سی آئی ہی
اور دوسری بائین طرف سی اور ہر ایک نزدیک دواج اندرونی کے پہونچی ہے چنانچہ تشریح اوردہ کے
باب مین بیان ہو چکا ہی اور جسطور سی دواجین پراگندہ ہین سباتین بھی پراگندہ ہوتی ہین اور شاخ
تیسری بائین طرف درمیان ہڈیون اور پہلو ہای سینہ اور حوالی چنبر گردن مین پراگندہ ہی اور اوسجگہ
سی سر شانہ پر پہونچی ہے اور پہر ہاتھہ کے اندامون تک گئی ہے اور بخش دوم یعنی دوسری شاخ اوس
شریان کی جو اوپر چڑہ گئی ہے وہ دوسری شاخ اوسکی کش دست کیطرف ہی اور جسطرح شاخ تیسری بخش
اول سے پراگندہ ہوتی ہی یہ بھی بائین جانب سی پراگندہ ہی باب پانچوان پانچوین جزو اور

چوتھی گفتار سے شریان سباتی کی شناخت مین ہے

شریان سباتی دونون مین سے ہر ایک جسوقت گردن کے پاس پہونچی ہے تو ساتھہ دو قسم کے منقسم ہوتی ہی ایک قسم
آگے کیطرف آتی ہے اور دوسری قسم پیچھے کیطرف گئی ہے اور جو قسم کہ آگے کیطرف آتی ہی اوسکی دو شاخین
ہین ایک شاخ اندر کیطرف گئی ہے اور اندر زبان اور نیچے کے جبڑے کے عضلون مین پہیلی ہوئی ہے اور
اور شاخ دوسری ظاہر کیطرف نکلی ہے اور سامنے کان اور کنپٹی کے عضلات کے اوپر آتی ہی اور [illegible]
شاخون مین سی ان عضلون مین رہ کر باقی شاخین سر کے بیچ مین پہیلی ہین اور موتہہ رگون کے جو
داہنی طرف سی آتی ہین ساتھہ موتہہ اون رگون کی جو بائین طرف سی آتی ہین پیوستہ ہین اور اندر
ایک دوسری کے کشادہ ہین اور دوسری بخش یعنی دوسری قسم شریان کی جو پیچھے کیطرف گئی ہی اوسکی بھی دو شاخین
ہین چھوٹی شاخ اوس مین کی کچھہ اوس سے برآمد ہو کر اون عضلون مین جو حوالی بند کشادہ سر کی ہین
پراگندہ ہوتی ہے اور کچھہ اندر اوس ثقبہ کے جو نزدیک درز لامی کے ہے داخل ہی اور بڑی شاخ
اوسمین کی اوس سوراخ مین داخل ہے جو ثقبہ کہ استخوان حجری مین ہے اور اس شاخ بزرگ کی بہت
شاخین نکلی ہین اور شبکہ دماغ تک پہونچی ہین بلکہ شبکہ اونہین شاخون سے بنا ہوا ہے اور آخر اون
شاخون کا ساتھہ آخر شاخون ورید کے جو دماغ کیطرف آتی ہین پیوستہ ہے اور موتہہ دونون کے اندر
ایک دوسری کی کہلی ہوئی ہین تا کہ قوت روح اور حرارت غریزی شریان کی شاخون سی طرف شاخون ورید کے
کی پہونچتی ہے اور شاخین وریدی کی شریان شاخونکو غذا پہونچاتی ہین اسی سبب سے بہاو شریان کی
شاخون کے اوپر چڑہنے والی ہے اور قوت روح اور قوت حرارت غریزی کی بھی اوپر چڑہنے والی ہوتی ہے
اور دونون ساتھہ قوت اپنی کے طرف شاخون وریدی کے پہونچ سکتے ہین اور بہاو وریدی کے

شاخون کی نیچے اوترنی والی ہی تاکہ غذا اوس سے اون شریانون مین جاتی ہے اور مہنا دہر ایک کی موافق یہی
ہی جو بیان ہو چکی کیونکہ اگر شاخین شریان کی نیچے اوترنے والی ہوتین اور شاخین وریدی کی اوپر چڑہنے والی
تو ہرگز غذا شاخہای شریان کو نہ پہونچتی اور قوت حرارت اور روح کی جو اونہین شرائین کے آگے پہر آتی ہی
غذا کو واپس پہیر دیتی اور دفع کردیتی ہی اور وہ شاخین غذا سے بی نصیب رہتین اور خشک ہو جاتین
اور مضرت اونکی گرد اگرد بہی اونکے پہونچتی اور شبکہ نیچے دماغ کے مفروش ہی درمیان ہڈیون اور درمیان
غشا جلب یعنی جہلی سخت کی تاکہ خون شریانی اوس شبکہ مین جاوی اور موافق مزاج دماغ کے اوسکہ نضج
پاوی پہر بتدریج دماغ کے اندر پہونچے کیونکہ پہونچنا خون شریان کا طرف دماغ کی کہ مخالف اوسکی مزاج کے ہی
ممکن نہین ہوتا واللہ اعلم بالصواب

باب چہٹا پانچوین جزو اور چوتھی گفتار سے اوس شریان کی شناخت مین ہی جو نیچے اوتری ہے

لیکن شریان بزرگ جو نیچے اوتری ہے
اور طی کی قسمون سے وہ پہلی سیدہی آئی ہے پشت کی پانچوین مہرہ تک اور یہ مہرہ مقابل یعنی برابر دل کے
ہی اور مقام پہیپڑہ کا اوسی جگہہ ہے اور حائل درمیان شریان اور پشت کی ہڈیون کے پہیپڑہ ہی اور جسوقت
اس مہرہ تک پہونچی ہے تو وہانسی اوتر کر سرین کی ہڈی تک پہونچی ہے اور راہ مین ایک شاخ چہوٹی اوس سے
نکلی ہے اور سینہ مین پراگندہ ہوتی ہی اور آخر اوسکا قصبہ ریہ سی ملا ہوا ہی اور اوسی جگہہ پراگندہ ہی اور اسی طرح سے
برابر ہر مہرہ کی پشت کی مہرونسی ایک شاخ اوس سے برآمد ہوئی ہے اور دو بخش یعنی دو قسمین ہو اوسکی ہوگئی ہین ایک
قسم داہنی طرف کو آئی ہے اور دوسری شاخ بائین جانب کو گئی ہے اور وہ شاخین پہلوون اور حرام مغز
کے اندر جاکر پہیلگئین ہین پہر جسوقت برابر سینہ کی گذرا اوسکا ہوا ہے تو دو شریان اور اوس سے نکلی ہین اور
دونون حجاب مین داخل ہو گئی ہین اور داہنی اور بائین طرف سے اوس مین پراگندہ ہین اور بعد اوسکے دو
شریان اور اوس سے برآمد ہوئی ہین اور ہر ایک کی بہت شاخین نکلی ہین اور معدہ اور جگر اور تلی مین پراگندہ
ہوئی ہین اور ایک شاخ اور جگر سے نکلی ہے اور مثانہ مین پہیلگئی ہے اور بعد اوسکی ایک شریان گرد آنتون
باریک اور قولون کے پراگندہ ہی اور تین شریان اور اوس مین سے اوٹہی ہین ایک چہوٹی شریان بائین گردہ
کیطرف آئی ہی اور اوس جگہہ اور اوسکی چوگرد پہیلگئی ہے اور دو شرائین باقی جو ہین وہ بہی دونون گردہ کیطرف
گئی ہین ایک اس گردہ کیطرف اور ایک اوس گردہ کیطرف تاکہ جذب کریں گردہ اون دونون سے مائیت
خونون کو یعنی قدر پانی جو خون مین شریان کے ہوتا ہے اونہین سے گردہ چوستا ہے [illegible] اکثر اوقات
[illegible] معدہ اور آنتون سے جذب [illegible] آتا ہی پہر دو شریان [illegible]
[illegible] ہے اور دوسری بائین [illegible]

شاخ شریان بائین گردہ کی ہمراہ اوسکی ہوتی ہے اور بسا اوقات ایسا ہے کہ شریان جو بائین خصیہ کی جانب
آتی ہے یہ بالکلیہ بائین گردہ ہی کیطرف سے آتی ہے اور جو شریان کہ داہنے خصیہ کی طرف آتی ہے ہمیشہ اصل
شریان سے آتی ہے یعنی شریان بزرگ سے اور نادر یہ بات ہے کہ جو شریان داہنے خصیہ تک پہونچتی ہے ایک شاخ
داہنے گردہ کی شریان کی اوسمین ملگئی ہے اور بعد اوسکی شاخین بہت اصل شریان سے نکلی ہین یعنی شریان کبیر سے
اور اندر رگون کے اور اوس آنت مین جسکا نام معاء مستقیم ہے پھیلگئی ہین اور سوراخونمین مہرون پشت کے اور
حرام مغز مین پراگندہ ہوگئی ہین اور رگونمین تہیگاہ کے پھیلگئی ہین اور ایک شاخ ان شاخونمین سے دو حصہ ہوگئی ہے
اور دونون خصیون کیطرف آتی ہے اور دو شاخین اور اونمین سے نکلی ہین اور عورت کی فرج اور مرد کے ذکر
تک پہونچی ہین اور شاخہای وریدی سے ملگئین ہین پھر اصل شریان یعنی شریان کبیر جسوقت پشت کی آخر مہرہ تک
پہونچی ہے اور ہمراہ وریدی کے ملی ہوئی ہے بعد اسکی وہ شریان دو شاخ رکہتی ہے بشکل حرف لام یونانی
اور دونون رانون تک وہ شاخین اوترآئی ہین اور قبل پہونچنے کے رانون تک راہ مین ہر ایک شاخ اوسکی سے
ایک ایک شاخ نکلی ہے اور مثانہ کیطرف آئی ہے اور کچھ ناف تک بھی پہونچی ہے ایک داہنے طرفسے اور ایک
بائین طرف سے اور دونون شاخون کے سر ملگئے ہین اور سران دونون شاخون کے اون بچون کے بدنمین
جو شکم مادر مین ہوتی ہین ظاہر ہوتے ہین اور اونکے جسم مین پوشیدہ مگر اصلین ان شاخونکی البتہ ظاہر ہوتی
پھر اون دونونسی شاخین اور برآمد ہوئی ہین اور اوس عضلہ کے اندر جو سرین کی ہڈی پر رکھا ہوا ہے
پراگندہ ہین اور وہ شاخ جو مثانہ کیطرف آئی ہے کچھ اوسکے اندر پھیلی ہے اور باقی مردونکی گرداگرد ذکر اور عورتون
کی فرج مین داخل ہوگئی ہے اور اصل شریان ران سے جو طرف قدم کے اوترتی ہے تو اول رانمین دو قسم پر
منقسم ہوتی ہے ایک باہر کیطرف سے اوترتی ہے اور ایک اندر کیطرف اور وہ اندر کی قسم بھی باہر کیطرف میل
رکہتی ہے اور دو قسمین اور شاخون کے ساتھ پراگندہ ہین **باب ساتوان پانچوین جزو اور
چوتھی گفتار سے شناخت مین اون رگون شریان کے ہے جو ساتھہ ورید کے ہین**
شریانونمین سے بعضی ساتھہ اور ورید کے مصاحب ہین اور بعضی شریانات تنہا ہین لیکن جو جو شریان کہ تنہا جسم
مین موجود ہین اونمین سے دو شریان وہ ہین جو جگر سے طرف ناف کی آئی ہین اور شاخین شریان وریدیکی اور وہ
شریان جو برابر پانچوین مہرہ کی پشت کی مہرونسے اور وہ شریان جو سینہ کیطرف آئی ہے اور وہ شریان جو بغل کیطرف پہونچی ہے اور شریانات
سباتی اوسجگہہ جو شبکہ اور مشیمہ مین پراگندہ ہین اور وہ شریان جو حجاب کی اندر گئی ہین اور وہ شریان
جو مثانہ کیطرف آئی ہے اور شاخین اوسکی وہ کہ معدہ اور جگر اور آنتون اور تلی کے اندر آئی ہین اور وہ شاخ جو
عضلہ شکم سے اوترتی ہین اور وہ شریانات جو سرین کی ہڈی کے پاس آئی ہین اور جو شریان کہ ہمراہ ورید کے

گئی ہین وہ شرائین ہین جو اندامون ظاہری ہین ہین اور تمام شرائین مذکورہ یعنی جو ہمراہ اوردہ کے ہین وہ
اوردہ کے ہین تاکہ وریدین شریان سے قوت حرارت اور قوت روح کی حاصل کرتی ہے اور شریان ورید
غذا پاتی ہے **گفتار پانچوین شناخت مین اعضای مرکبہ کی ہے اور اس گفتار**
کی ستّرہ باب ہین تشریح اعضای مفردہ کی کہ بیان ہوچکی مناسب اور بہتر متصور ہوا کہ تشریح
اعضای مرکبہ کی بھی برابر اوسکے بیان کی جائے تاکہ مبتدی اس کتاب مین جو تشریح اعضا کی ڈھونڈھی
تو غرض اوسکی ایک ہی جگہہ حاصل ہوجائے اور طبیب اعضای مرکبہ کو الاعضاء الآلیہ کہتے ہین اسوجہ سے
کہ ہر عضو دوسری عضو کے کام کا آلہ ہی اور اعضای مفردہ کو متشابہ الاجزا کہتے ہین **باب پہلا پانچوین**
گفتار سے شناخت اجزاے سر اور تشریح دماغ مین ہے اجزای ذاتی سر کے
بال ہین پھر چمڑا پھر گوشت پھر کھوپڑی یعنے قحف دماغ پھر غشاء صلب یعنی گاڑہی اور سخت جھلی پھر غشاء رقیق
یعنی پتلی جھلی کہ اوسکو مشیمہ بھی کہتے ہین پھر گوہر دماغ اور تجویفین اوسکی اور جو کچھہ اون تجویفون کے اندر ہے
پھر وہ دو غشا جو دماغ کے نیچے ہین پھر شبکہ کہ آخر باب دوم جزو چہارم سے بیان کیا گیا ہے بعد اوسکے رہ
ہڈی جو قاعدہ دماغ ہی اور لیکن تشریح دماغ کی پس جاننا چاہیے کہ دماغ انسان کا سر کے آگے سی سر کے پیچھے
تک درازی مین ساتھہ دو حصہ کے تقسیم کیا گیا ہی اور ہر ایک حصہ کے غشائین اور تجویفین یعنی جھلیان اور
خلو ہر ایک کی جدا جدا ہین اور دونون حصے ایک دوسرے سے ملے ہوتے ہین اور جدائی ہر ایک حصہ کی دماغ کے
آگے کیطرف سی اندر کے ظاہر ہے اور منفعت دو حصہ ہونی دماغ کی یہ ہے کہ اگر ایک حصہ پر کوئی آفت یا سدہ
عارض ہو تو وہ آفت تمام دماغ کو نہ پہونچے چنانچہ ابواب گذشتہ مین مفصل لکھا گیا ہے اور مزاج دماغ کا
سرد اور تر ہے لیکن سرد اسواسطے ہی تاکہ بسبب حرکت پٹھون کے کہ اوس سے اگے ہین اور بسبب حرارت کے
جو حرکت سی پیدا ہوتی ہے حرارت زائد غالب نہووے تاکہ اوس کے جہت سی محل حواسہای باطنی کا ادراک
محسوسات سی ہمیشہ اثر قبول کرتا ہے اور منفعل ہوتا ہی اور محل قوتہای تخیلہ اور متفکرہ اور متذکرہ کہ ہمیشہ حرکت
مین ہی بسبب ہمیشگی حرکت اور انفعال کے جلنے نپاوے اور شعلہ ور نہووے اور منفعت دوسری ہی کہ روح
جو ہمیشہ ویسے کہ معدن حرارت ہی دماغ کیطرف جاتی ہی اون دو رگون مین جو دماغ سی طرف دل کے پیوستہ ہین
حرارت اوسکی ٹوٹ جائے اور معتدل ہوجائے اور تر اسواسطے ہی تاکہ بسبب ان حرکتون کے خشکی
اوسمین ظاہر نہووے اور چرب بھی ہے دماغ اور نرم لیکن چرب اسواسطے ہی تاکہ پٹھے جو اوس سے اوگے
ہین چپکے ہووین اور چپاک فارسی مین اوس چیز کو کہتے ہین جو کھینچنے سے نہ ٹوٹے اور دماغ نرم ہے اسواسطے
کہ تا جلد محسوسات کو ادراک کرے اور اثر اوسکا جلد قائم ہووے اور آگے کا جزو دماغ کا نرم زیادہ ہوا ہے

پیچھے حس کے اکثر اوس سے اوگے ہین خصوصاً پیچھا شنوائی اور بینائی کا اور پیچھے کا جزو دماغ کا سخت زیادہ ہی اسواسطے کہ پیچھے حرکت کا اکثر اوسی مقام سے اوگے ہین تو سبب حرکت کے پٹھون کا ناچار سخت ہونا چاہیے اسواسطے کہ پیچھے قوت کی قوی زیادہ ہین اور بیچ مین دماغ کے آگے اور پیچھے کے جزو کے ایک حجاب ہے لطیف تعبیہ کیا ہوا تاکہ جزو نرم جزو سخت سے جدا رہے اور تاکہ رگین کہ دماغ مین اوترتی ہین اس حجاب پر اعتماد کرین اور اوپر جزو آخرین دماغ کے معصرہ ہے اور یہ معصرہ ایک تجویف ہے مانند حوض کے کہ خون اوردہ سے جو دماغ مین آتا ہے اول اوسمین جمع ہوتا ہے تاکہ مزاج دماغ کا قبول کرے اور اوس جگہ شاخین اوردہ کی ہین کہ وہ خون اون شاخون مین گذر کرتا ہے اور دماغ مین پھیلجاتا ہے اور جوہر دماغ کے مانند ہوتا ہے اور دو ورکو مین جمع ہوتا ہے کہ مذکور ہوگا اور دماغ کے آگے مانند سر پستان عورت کی دو فزونی ہین یعنی دو زیادتی گوشت کی باہر نکلی ہوئی ہین کہ اوسکو طبیب حلمتی الثدی لکہتے ہین اور حس سونگہنے کی انہین حلمتان سے ہے اور دو غشا یعنی دو جہلیان تاؤ دماغ مین پوشیدہ ہین ایک جہلی باریک اور پتلی بہت ہے اور مماس دماغ ہے یعنی دماغ کو مس کیے ہوئے ہے اور دوسری جہلی صفیق یعنی گاڑہی نہایت ہے اور مماس قحف ہے یعنی کہوپڑی کو مس کیے ہوئے ہے کہ دونون جہلیان درمیان جرم دماغ اور کہوپڑی کی ہڈی کی حائل ہین اسواسطے کہ دماغ کو جو کہ حرکت انبساط اور انقباض یعنی حرکت فراخی اور تنگی کی ضروری ہے اگر وہ جہلیان بیچ مین نہوتین تو جوہر دماغ خواہ مخواہ حالت انبساط مین مماس قحف ہوتا اور جسوقت کہ جوہر دماغ زیادہ ہوتا اور جسوقت کہ آدمی آواز بلند کرتا یا غصہ ہوتا تو حرکت انبساط کی زیادہ ہوتی اور جوہر دماغ مماس قحف ہوتا یعنی چہونیوالا کہوپڑی کا ہوتا لہذا جناب باری نے اون دونون جہلیونکو حجاب بنایا تاکہ جوہر دماغ کہ نرم اور نازک ہے ساتہہ کہوپڑی کے کہ ہڈی سخت اور خشک ہے مماس نہو یعنی چہونیوالا نہو اور آسیب اوسکو سے دور رہے اور دو جہلیان اسلیے پیدا کین کہ ایک جہلی ملاقات جوہر دماغ اور ملاقات قحف یعنی کہوپڑی کے لیے سزاوار نہوسکتی اسواسطے حکمت الٰہی نے یون اقتضا فرمایا کہ ایک جہلی جو ملاقات قحف کو ضرور ہے وہ سخت زیادہ ہونی چاہیے اور دوسری جہلی جو ملاقات جوہر دماغ کے لائق ہے وہ نرم اور پتلی ہونی چاہیے اور یہ دونون جہلیان وقایہ یعنی پناہ دماغ کی ہین اور مانند تکیہ گاہ کے ہین کہ تمسک یعنی قرار پکڑنا اوردہ اور شرائین کا جو دماغ کے اندر آتی ہین اونہر ہے اور دونون مثل مشیمہ کے ہین کہ رگون کو سیدہا اور درست رکہتی ہین اور غشاء صلب یعنی جہلی موٹی جو کہوپڑی کو مس کیے ہوئے ہے پتلی جہلی پر کہ نیچے اوسکے ہے رکہی ہوئی ہے اور بوجہ اوسکا اوسپر نہین ہے بلکہ اوس سے جدا ہے اور آزاد اور دماغ کے اندر رگین ہین کہ راہ درز قحف سے اوترتی ہین اور دونون جہلیون کے اندر گذری ہین اور غشا صفیق سے شاخین باریک آوگی ہین اور تمسک غشا کا قحف پر بسبب اون شاخون نکلنے ہے تاکہ گرانی اوسکی دوسری غشا سے اوٹہ جاوے یعنی ایک جہلی کا بوجہ دوسری جہلی پر نہو ... بیشاخین کہوپڑی کی درز سے باہر نکلی ہین اور ظاہر کہوپڑی پر اوس سے ایک غشا بنی ہوئی ہے اور قحف مین ڈہلی ہوئی ہے اور ...

دماغ مین تین تجویف ہین یعنی تین خانہ ہین کہ طبیب انکو بطون دماغ کہتے ہین اور ہر ایک خانہ اوسکا ساتھہ دو
حصہ کے منقسم ہے اسوجہ سے کہ جوہر دماغ ازروی طول کے دو حصہ پر منقسم ہی جسطرح مذکور ہوچکا ہے اور بطن اول طرف
مقدم دماغ کی ہی اور بزرگ زیادہ ہی کیونکہ آدمی ناک کی راہ سی ہوا کو ساتھہ اوسکے کہینچتا ہی اور فضلہ دماغ کا ساتھہ چہینک
اوس سے باہر آتا ہے اور روح حساسہ اوسمین سے اعضا کو تقسیم ہوتی ہے اور حصہ ہر ایک عضو کا اوس سے بخوبی پہونچتا ہے
اور کام قوت مصورہ کی اوسمین انجام پاتی ہین اور تمام ہوتے ہین اور بطن آخر دماغ کا بہت چہوٹا ہی اور مبدء حرکتونکا
حصہ بازپسین ہی یعنی حصہ اخیر اور روح محرکہ اوس سے اور اعضا پر تقسیم کیجاتی ہی اور حصہ ہر ایک عضو کا اوس سے ساتھہ اوس
عضو کی پہونچتا ہی اور کام قوت حافظہ کا اوسمین ظاہر ہوتا ہی اور حصہ اول دماغ بزرگ زیادہ ہی اور درمیان کا
جزو چہوٹا ہی اور اخیر کا جزو دونونسے کوچک ہی بتدریج اوس مقام تک کہ حرام مغز او گاہ ہے وہ دنبال اوسکا ہے
اور تجویف درمیانی شکل ایک منفذ کے ہی کہ تجویف اول سے تجویف آخر کو جو راستہ جاتا ہی اور تجویف درمیانی
مانند دہلیز کے ہی درمیان دونون کے اور وہ ہوا جو اوسمین ہے طبیب اوسکو روح کہتے ہین اور اجزا روح کے کہ تجویف
اول مین ہین ساتھہ اجزا روح کے جو تجویف اخیر مین ہین پیوستہ ہین اور جملہ محسوسات کہ حاصل ہوتی ہین جزو اول
سی طرف جزو اخیر کے پہونچتی ہین اور اوسمین قرار پکڑتی ہین اور صورت چیزونکی کہ یاد آتی ہے جزو اخیر سے طرف جزو
اول کے پہر آتی ہین اس سبب سی تینون تجویفین آپسمین کشادہ ہین اور شکل درمیانی تجویف کی گول ہی اور اسمانہ
اوسکا مانند چکی کے ہی اس سبب سی اوسکو ارحی کہتے ہین اور مجمع البطنین بہی مشہور کرتے ہین اور اس سبب سے کہ محل
ادراک محسوسات کا جزو اول دماغ ہی اور محل یاد رکہنے کا جزو اخیر ہے اور صورتین محسوسات کی بہی تجویف اول سے
طرف تجویف اخیر کے پہونچتی ہین اس جہت سے تجویف درمیانی محل تفکر کے واسطے زیبا اور لائق ہو تا کہ جو کچہہ حس سے
لیوے اوسکو تمیز کرے اور خزینہ حفظ کو سپرد کرے اور بروقت یاد کرنے کی اوس سے پہیر لینا چاہی اور مقام حس کیطرف
پہیر لاوے پس جسوقت کسی جزو مین اجزای دماغ سے کوئی آفت پہونچی تو خلل کام مین اوس جزو کے ظاہر ہوگا
اس طریق سی سمجہا گیا ہی کہ ہر ایک جزو دماغ کا محل کونسی قوت کا ہی اور کام ہر ایک جزو کا کیا ہے اور غشای رقیق
یعنی پتلی جہلی جو مماس دماغ ہے دماغ پر پڑی ہوئی نہین ہے بلکہ اوس سی آزاد ہے اور سب دماغ کی لیئے مثل
ایک غلاف کے ہی اوس مقام تک کہ آخر دماغ ہے نزدیک درز لامی کے اور جس جگہہ کہ جرم دماغ سے اکثر
جزو بتدریج سخت ہے اور لیکن جو شکن کہ جرم دماغ مین ظاہر ہین مانند جوشن کے ہین کہ ٹکڑی ٹکڑے
برہم رکہے ہوئی ہین اور گند ہے ہوئی کہ طبیب اوسکو ترزید کہتے ہین پس یہہ ترزید اسواسطے ہی کہ روح
نفسانی جسطرح تجویفون مین گذر کرتی ہے اور پختہ ہوتی ہے اس ترزید مین بہی آتی ہے کیونکہ بعض اوقات
روح زیادہ اندازہ تجویف دماغ سے ہوتی ہی اور وہ فزونی اس ترزید مین نضج پاتی ہی یعنی پختہ ہوتی ہے

اورجسطور سے کہ جزو اول دماغ بزرگتر جزو آخر اور درمیانی سے ہی تو درمیان جزو درمیانی اور جزو آخر دماغ کی
دونون کے اندر بخشگاہ دو بڑی بڑی رگون کے ہین کہ شاخین وہانسے نکلی ہین اور غشاء مشیمی نہین دونون رگونکی
شاخونسے بنی جاتی ہے اور یہ وہ دو رگین ہین جس جگہہ ذکر معصرہ کا ہم بیان کر چکے ہین وہان لکھدیا ہی کہ ہم شرح
دونون رگون کی بعد کو بیان کرین گے اور چونکہ ان شاخون کی کوئی تکیہ گاہ ہونی چاہیے کہ جسپر وہ اعتماد کرین
لہذا پارہ گوشت جنس غددسی درمیان شاخونکی رکھا ہوا ہی تاکہ جسجگہہ کہ خالی ہو ٹکڑا اوس گوشت کا جگہہ پکڑے اور
شاخین اوسپر اعتماد کرین اور یہ غدد وشاخونکی نہاد کی تشکل ہین اور جو اصل ان شاخون کی وہ ہی دونون رگین
ہین کہ پاس ایک دوسری کے رکھی ہوئی ہین اور شاخین اونسے پھیلی ہوتی ہین اور بتدریج فراخ ہوتی گئین ہین
اور پراگندہ ہوگئی ہین اور شکل فراخی اور پراگندگی ان شاخون کی مانند صنوبر کے ہی کہ سر اوسکا نزدیک اصل رگونکے
ہی اور قاعدہ اوسجگہہ ہی جہان نہایت شاخونکا ہی اور منتہا شیمہ کا اور اجزاء دماغ کے کہ گرد تجویف درمیانی کے
ہین کرمی شکل ہین اور وہ اوسکا اوسکے درپر ہی جس طرح کیڑا یعنی کرم کبھی اپنی کو دراز کرتا ہی اور کبھی خود بخود کھچتا ہے
اور سمٹتا ہی پس یہ اجزاء دماغ کے بھی اسیطرح یہی دونون حرکتین کرتے ہین اسی سبب سے اونکو دودہ کہتے ہین
اور جسوقت کہ یہ دودہ اپنی کو دراز کرتا ہے تجویف اوسکی بھی دراز ہوجاتی ہے اور بستہ ہوتی ہی اسکو حرکت
انقباض کہتے ہین اور جسوقت اجزای مذکور خود بخود کھچتے ہین اور سمٹتے ہین تو تجویف بھی کوتاہ ہوجاتی ہی اور کشادہ
ہوتی ہے اس کو حرکت انبساط کہتے ہین اور اندرون تجویف سقف کی ایک استر ہی اوسکا جھلی سے کہ وہ استر دماغ ہے
اوس حد جزو دماغ تک جو بشکل ران ہی اور معنی شکل ران کی یہ ہین کہ دونون رانین کبھی ایک دوسیکر سے مل سکتی ہین اور کبھی
ایک دوسری سے جدا ہوسکتی ہین تاکہ جسوقت کہ دودہ حرکت انقباض کرے تجویف بند ہوجائی اور جسوقت حرکت
انبساط کرے تجویف کشادہ ہوجاوے پس انون کا نام طبیبون نے العنقان رکھا ہے اور ران رانون کے
اندر تر زیدہ نہین ہے لیکن ایک پارہ ہی تاکہ حرکت انبساط اور انقباض کی قوی زیادہ ہووی اور بستہ ہونا
اور کشادہ ہونا تجویف کا ساتھہ اوسکی حرکتون کے محکم اور جلد اور تمام ساتھہ قوت کی ہو کیونکہ حرکت اوس
شی کی جو چند پارہ ہی مثل حرکت اوس شی کے نہین ہی جو ایکپارہ ہی اور اس قدر احتیاط ساتھہ ان حرکتون کے
کہ وہ حرکتین قوی زیادہ ہوجین اسواسطے ہی کہ قوت دافعہ دماغ کی دفع فضلا ساتھہ حرکت انقباض کی کرسکے
پس اللہ تعالی جلشانہ نے بسبب نرمی اور نازگی دماغ کے یہ احتیاط اون حرکتون مین کی ہے تاکہ دافعہ دماغ کے
بقوت تمام فضول کو دماغ سے دفع کرے اور دماغ سے فضول نکالنے کے تین راستہ ہین
ایک اوس جزو مین جو آگے کیطرف دماغ کے ہے نزدیک اوس حد کے جو مشترک ہی درمیان
آگے کے جزو اور درمیان کے جزو کے اور دوسرا راستہ جزو درمیانی دماغ مین ہے اور جزو پانچین

دماغ مین کوئی مجری ظاہر نہین ہے یعنی پیچہے کے جزو دماغ مین ظاہری راستہ کوئی نہین ہی واسطے دو کام کے
ایک یہ کہ جرم اوسکا بہت چہوٹا ہی اور اوسکا اور درمیانی جزو کا ایک مجری تمام ہوتا ہے اور دوسرا کام یہہ کہ
بعض فضول اوسکی حرام مغز کی طرف دفع ہوتے ہین اور دونون راستے جسجاپہ کہ غشا رقیق ہی ساتھہ ایکدوسرے کے
ملتے ہین اور ایک راہ ہو جاتے ہین اور شروع اس سوراخ کا جو دونون راستون سے پیدا ہوا ہی فراخ زیادہ ہے
اور آخر اوسکا تنگ نہایت ہی بشکل قمع اسواسطے اوسکو قمع اور مستنقع بہی کہتے ہین اور جو یہ سوراخ غشا صلب کے
اندر سے کشادہ ہی بشکل اوس مہرہ کے ہی جو درمیان غشا صلب اور درمیان مجری کام کے یعنی بیچ مین راستہ
تالو کی رکہا ہوا ہے اور کوئی طرف مہرہ کی خالی نہین ہے اور جب وہ سوراخ جسکو منفذ لکتے ہین یعنی وہی راستہ
اس مہرہ میں گذرتا ہی تو مشاشی ہڈی سے کہ اوسکو مصفات کہتے ہین اوترتا ہی اور مجری یعنی راستہ تیسرا اوس دو
فرونی سے ہی جو دماغ کے آگے سے باہر نکلا ہین بشکل سر پستان کے کہ اونکو طبیب حلمتان کہتے ہین اور نیچے اوسکے ایک
ہڈی ہے اور منفذ اوسکا ناک مین کہلا ہوا ہی اور اوس ہڈی کو مصفات کہتے ہین اور بعض فضول دماغ کے اس راہ سے
نکلتے ہین پس تمامی شرح اور تفصیل اوسکی ناک کی تشریح مین بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالے باب دوسرا

پانچوین گفتار سے آنکہہ کی تشریح اور رطوبات چشم کے بیان مین ہے آنکہہ کے

اجزا مین سے جہلی ہے اور پٹھے اور طبقے اور رطوبتین اور عضلے اوسکے مین اور رگین اور شرائین رگین لیکن پٹھے دو مین ایک
پٹھا واسطے حس کے ہی اوسکو عصب مجوف کہتے ہین اور دوسرا پٹھا واسطے حرکت کے ہے چنانچہ تفصیل اور تشریح
ان دونون پٹھون کی تشریح مین پٹھون کے بیان کیگئی ہے اور جہلی یعنی غشا بہی دو ہین ایک غشا صلب یعنی موٹی
جہلی ہے دوسر غشا رقیق یعنی پتلی جہلی ہے اور ہر ایک پٹھا جو دماغ اور حرام مغز سے اوگا ہے ان دونون جہلیون مین
پوشیدہ ہی اور موٹی جہلی مماس استخوان ہے یعنی ہڈی کو چہوتی ہے اور پتلی جہلی پٹھے کو چہوتی ہے اور آنکہہ کی رطوبتین
تین ہین زجاجیہ جلیدیہ بیضیہ اور طبقات کی شمار مین اختلاف سب طبیبون کا ہے مگر بقول جالینوس
آنکہہ کے سات طبقات ہین پہلا طبقہ صلبیہ ہے دوسرا مشیمیہ ہے تیسرا شبکیہ ہی چوتہا عنکبوتیہ ہی پانچوان
عنبیہ ہی چہٹا قرنیہ ہی ساتوان ملتحمہ ہے اور عضلات چشم یعنی آنکہہ کے عضلے نو ہین اور تشریح اون عضلون اور
تشریح اور رگ اور شرائین چشم کی اعضا مفردہ کی تشریح مین مذکور ہو چکی ہے لیکن عصب مجوف جسوقت سکورہ
چشم مین آیا ہی تو غلیظ ہو گیا ہی اور سرا اوسکا فراخ ہے تاکہ گرد آنکہہ کے رطوبتونکی حاوی ہو اور درمیانی رطوبت کا نام
جلیدیہ ہی اور جلیدیہ اسواسطے کہتے ہین کہ صاف ہی اور روشن اور سپید مانند یخ کے اور روہ اوسکا گولا ہی سے
(اندر سے کے چپٹا ہوتا ہے تاکہ اشباح دیدنی ... [illegible] ... اور زجاجیہ ... [illegible] ...
جو وہی اور پشت ... [illegible] ... درازی کے سیلان کرتی ہے تاکہ ... [illegible]

بخوبی داخل ہون اور بعد اس رطوبت جلیدیہ کے ایک رطوبت اور ہی صاف اور قوام اوسکا غلیظ ہی مانند کانچ پگھلائی ہوئی کے اس سبب سے اوسکو زجاجیہ کہتے ہین رنگ اوسکا سرخ ہی لیکن صاف اسوجہ سے ہی کہ غذا رطوبت جلیدیہ کی اوس سے ہی اور سرخ اس سبب سی ہے کہ گوہر خون سے ہی اور پہلی ہمنے لکھدیا ہی کہ شکل رطوبت جلیدیہ کی گول ہے اور یہ رطوبت زجاجیہ پشت کیطرف سی جلیدیہ کے گرد اوسکے حاوی ہے اور پشت کیطرف اسوجہ سی ہے کہ وہ غذا ہی کہ دماغ سے آتی ہے واسطے جلیدیہ کے بمیانجی طبقہ شبکیہ کے اور سامنے جلیدیہ کی ایک رطوبت اور ہے مانند سپیدہ بیضہ مرغ کے اس جہت سی اوسکو رطوبت بیضیہ کہتے ہین اور سامنے اوسکے اسلیے ہی تاکہ تابش آفتاب اور سخت روشن چیزین ایکبارگی اوپر جلیدیہ کی نہ پڑین پس مانند ایک سپر کی ہے تاکہ عکس ایسی چیزون کا بتدریج طرف اوسکی پہونچے یہہ ہین رطوبتین آنکھہ کی اب بیان طبقات ہوتا ہی معلوم کرین کہ پہلا طبقہ آنکھہ کا کنارہ غشای سلب یعنے جہلی سخت سے اوگا ہی اور گرد طبقہ مشیمیہ کے گرد اوسکا بھی مفصل مذکور ہوچکا اندر اوسکے حاوی ہے اس طبقہ کا نام طبقہ صلبیہ ہے اور طبقہ صقیقیہ بھی اوسکا نام ہی اور ایک گروہ طبیبونکا اسکو طبقہ نہین شمار کرتا ہے بلکہ اوسکو غشا یعنی جہلی کہتے ہین اسی جہت سی بعض لکہتے ہین کہ طبقات آنکہ کے چھہ ہین اور طبقہ دوسرا طبقہ مشیمیہ ہے اور کنارہ غشا رقیق یعنے پتلی جہلی کے اوگا ہی اور جرم سی اس جہلی اور اون رگون سے جو اندر اوسکی ہین یہہ مشیمیہ بنا گیا ہی اور اوسکو مشیمیہ اس وجہ سی کہتے ہین کہ جسطرح بچہ شکم مادر مین مشیمہ کے اندر ہوتا ہی اسیطرح طبقہ مشیمیہ بھی شبکیہ طبقہ پر مشتمل ہوتا ہے اور یہہ طبقہ شبکیہ کو غذا پہونچاتا ہی اور شبکیہ اوس غذا سے حصہ اپنا حاصل کر لیتی ہی اور باقی کو صاف کرکے جلیدیہ کو پہونچاتی ہے اور طبقہ تیسرا شبکیہ ہے اور کنارہ عصبہ مجوفہ سے اوگا ہے اور گرد رطوبت زجاجیہ کی ناشی ہوا ہی پشت کیطرف سی اوس جگہہ تک جو نہایت زجاجیہ کا ہی اور وہ حد مشترک ہی درمیان زجاجیہ اور بیضیہ کی اور شبکیہ کو فارسی مین دام کہتے ہین یعنی جال اور اس طبقہ کو شبکیہ اس سبب سے کہتے ہین کہ مثل جال کے گرد رطوبت زجاجیہ اور جلیدیہ کے محتوی ہی اور اونکو خوب گرفت کیے ہوی ہی اور طبقہ چوتھا عنکبوتیہ ہی وہ کنارہ شبکیہ سی اوگا ہی اور شاخین اوسکی سخت باریک ہین مانند مکڑی کے جالہ کی بنی ہوہین ہین اسلئے اوسکو عنکبوتیہ کہتے ہین اور شاخین باریک طبقہ مشیمیہ سی ساتھہ اس عنکبوتیہ کے ملی ہوی ہین اور یہہ عنکبوتیہ ایک پردہ ہے حائل درمیان رطوبت جلیدیہ اور بیضیہ کے اور یہہ طبقہ لطیف اس وجہ سی ہے کہ نور نگاہ کو مانع نہووے اور طبقہ پانچوان عنبیہ ہی کنارہ مشیمیہ سی اوگا ہی اور اوس سے صفاق غلیظ پیدا ہوا ہی رنگ اوس صفاق کا آسمان گون ہی دو مطلب کیواسطے ایک یہہ کہ نور نگاہ کا اوسمین جمع ہووے اور رنگو مین معتدل زیادہ کوئی رنگ سوای آسمان گون کے نہین ہے کہ واسطے نور بصر کے بہتر اوس سے اور موافق تر اوس سے اور نہین ہے

اس سبب سے کہ سفیدی نور بصر کو پریشان کرتی ہے اور سیاہی اوسکو جمع کرتی ہے اور آسمان گون یعنی نیلا رنگ
جو کہ معتدل ہے لہذا نور نگاہ کو باعتدال جمع کرتا ہے اور دوسرا مطلب یہ ہی تا کہ چمک روشن چیزون کی
اوسمین عتدل ہو جائے اور غلظت اوس طبقہ مین اس غرض سے ہے تا کہ میانجی رہے درمیان رطوبتون اور
طبقہ صلب کے جو آگے اوسکے ہی یعنے طبقہ قرنیہ پس وہ قرنیہ غذا اس عنبیہ سے پاتا ہی اور طبقہ عنبیہ کو اسوجہ سے
موسوم کرتے ہین کہ بیچ مین مقابل موضع نگاہ کے ایک ثقبہ ہی یعنے سوراخ مانند سوراخ انگور کے جسوقت کہ
خوشہ سے جدا کرتے ہین تا کہ نور نگاہ عصبہ مجوفہ سے رطوبت جلیدیہ پر گذر کرے اور اس سوراخ سے باہر نکلے پس جسوقت
ایہ سوراخ بند ہو جاتا ہی تو نظر باطل ہوتی ہی یعنے آدمی اندہا ہو جاتا ہے اور اندرون اس طبقہ کا نرم ہے اور ذی خمل
واسطے تین کامون کے ایک یہ کہ فضلہ جو آنکھہ مین گرتا ہے خمل مین ٹہر جائے اور سوراخ پر نہ پڑے یعنی ثقبہ عنبیہ
پر گرنے نہ پائے دوسرے یہ کہ رطوبت بیضیہ کہ صاف اور لغزندہ ہی بسبب ہمسائگی جسم ذی خمول کے اپنی جگہہ پر
قائم رہے اور سائل نہووے تیسرے یہ کہ جسوقت پانی اوترتا ہے اوپر عنبیہ کے اور قادح یعنی آنکھہ بنانے والا اوس
پانی کو ساتھہ دستکاری کے نکالنا چاہتا ہے تو اوس خمول مین وہ پانی جمع کرتا ہی پس آب نزول اوسمین بند
ہوتا ہے اور ثقبہ کے آگے سے یکسو ہو جاتا ہے اور یہ خمول اوس آب نزول کو نہین چہوڑتا کہ پہر سوراخ عنبیہ
کیطرف رجوع کرے اور روی ظاہر اس طبقہ کا سخت ہی خصوصاً گرداگرد واسطے دو کام کے ایک یہ کہ روے
اوسکا مماس قرنیہ ہی اوسکی سختی سے یہ ایذا نپائے دوسرے یہ کہ کنارہ ثقبہ راست کھڑی رہین اور ثقبہ یعنی سوراخ
عنبیہ کا کشادہ نہووے کیونکہ اگر سست اور نرم ہوتا تو ثقبہ اپنی حال پر نرہتا از حقیقت یہ ہی کہ یہ طبقہ دو تہی یعنے
دوہرا ہے ایک تو یعنی ایک پرت جو طرف باطن کے ہی نرم نہایت ہی اور دوسرا پرت جو ظاہر کی جانب ہی
سخت زیادہ ہی آور طبقہ چہٹا غشاء صلب کے کنارونسے نکلا ہے اور عنبیہ پر محیط ہی اوسکا نام قرنیہ ہی پس یہ طبقہ
نہایت شفاف ہی اور شفاف اوس شی کو کہتے ہین کہ باہر اوسکے سی جو چیز کہ اندر اوسکے ہو دیکہہ سکین اور اندر سے
جو چیز کہ باہر ہو اوسکو دیکہہ سکین اور صاف اور سخت ہی مانند سفید سنگ تراشے ہوے کے مشابہ ہے
لیکن صفائی اور شفافی اوسکی اسوجہ ہی کہ نور بصر کو حجاب نکرے یعنی مانع نہو اور سخت اسلیے ہے تا کہ سب آنکہہ کے
اجزا کو مضبوط رکہے اور بمقام ثقبہ عنبیہ پر ڈہکا ہوا ہے اور یہ طبقہ چار تو ہے یعنی چار پرت اوسکے ہین اسوجہ سے
کہ اگر ایک پرت ہوتا تو آنکہہ ادنی آفت سی بگڑ جاتی اور اب اگر ایک پرت پر کوئی آفت پہونچے تو اور پرت صحیح و سالم
رہین آور طبقہ ساتوان ملتحمہ ہے اور وہ ایک طبقہ ہی ملا ہوا گوشت سفید اور چربی سی ساتھہ اون عضلون کے
جو حرکت دینے والے آنکہہ کے ہین اور شروع نکلنے یعنے آغاز جنبش اس طبقہ کا باریک شاخون سے ہی کہ وہ شاخین
غشاء صلب سے اوگی ہین اور آنکہہ کے آگے وہ طبقہ موٹا ہو گیا ہے اور سب اجزاے آنکہہ کے محتوی ہے مگر

قرنیہ پر کہ قدرے اوس سے واسطے نفوذ نور کے کھلا ہوا ہے اور حوالی اوسکے نے ساتھ طبقہ مذکور کے التحام
اور اتصال قبول کیا ہے لہذا ملتحمہ کہتے ہین اور یہ طبقے جو سامنے جلیدیہ کے ہین ہر ایک غذا اوس طبقہ کی رگوں سے
پاتا ہے کہ جس سے وہ او گاہے اور تشریح عضلون اور رگون اور دہ اور رگون اور شرائین کی جو آنکھ مین ہین
اعضای مفردہ کی تشریح مین بخوبی مذکور ہو چکی ہے لیکن شرح آنکھ کی رنگتون کی جاننا چاہیے کہ آنکھ کے رنگ
چار ہین اکحل ازرق اشہل اشغل اکحل یعنی سیاہ آنکھ کے سات سبب ہین پہلا اور دوسرا سبب
کم ہونا یا تیرہ ہونا روح باصرہ کا ہے اسوجہ سے کہ عصبۂ مجوفہ کا درمیان نور سے بھرا ہوا ہے روح باصرہ اوسی
نور سے مراد ہے چنانچہ نور اوس عصب یعنی مجوف پٹھے سے آنکھون کے طبقون پر روشنی پہیلاتا ہے اور سبکو
پر نور کرتا ہے پس جسوقت کہ نور کم ہو یا تیرہ ہو تو رنگ آنکھ کا کحل یعنی کالا ہوگا اسواسطے کہ جسوقت نور
اسقدر ہنو وے کہ آنکھ کے طبقات کو پر کرے اور اوسکے رنگ پر غلبہ کرے رنگ طبقہ عنبیہ کا ظاہر ہوگا اور نور
پر غالب ہوگا تو آنکھ خواہ مخواہ اکحل معلوم ہوگی اور سبب تیسرا اور چوتھا یا کوچکی رطوبت جلیدیہ کی ہے
یا اندر کیطرف نہاد اوس رطوبت جلیدی کی ہے اسلیے کہ یہ رطوبت مانند آئینہ کے ہے کہ دیکھنی کی چیزین اور
شکلین اوسمین بخوبی نظر آتی ہین پس جسوقت کہ رطوبت مذکور کوچک ہو یعنی مقدار اوسکی چھوٹی ہو یا اندر
کیطرف نہایت بیٹھی ہو تو صفائی آنکھ کی کم ہوگی اور رنگ آنکھ کا سیاہ ہوگا اور سبب پانچوان اور
چھٹا کثرت یعنی بہت ہونا رطوبت بیضیہ کا ہے یا تیرہ ہونا اوسکا اسوجہ سے کہ یہ رطوبت جلیدی کے
سامنے ہے اور جسوقت بہت ہووے یا سخت صافی ہنو تو روشنی اور صفائی رطوبت جلیدیکی روک لیگی
پس آنکھ اکحل معلوم ہوگی اور سبب ساتوان سیاہی طبقہ عنبیہ کی ہے اسلیے کہ رنگ اس طبقہ کا بعضی
آنکھ مین سیاہ ہوتا ہے اور بعضی آنکھ مین آسمان گون اور بعضی آنکھ مین مائل بسرخی ہوتا ہے اور جو آنکھ
عنبیہ اوسکی سیاہ ہو وہ آنکھ اکحل ہوگی اور اگر یہ سب اسباب جمع ہون تو آنکھ نہایت سیاہ ہوگی اور
ازرقی یعنے آسمان گون آنکھ کے اسباب برخلاف اکحل کے ہونگے اسوجہ سے کہ اگر روح باصرہ صاف
اور تمام ہو اور رطوبت جلیدی بزرگ ہو اور باہر کیطرف مائل ہو اور رطوبت بیضیہ صاف اور باندازہ ہو
تو آنکھ ازرق ہوگی اور جسوقت بعض اسباب ازرقی کے جمع ہون اور بعض اسباب اکحلی کے ہون
تو آنکھ شہلا ہوگی اور جسوقت اسباب اکحلی کے زیادہ ہون تو آنکھ اشہلا ہوگی یعنی مائل بسرخی واللہ اعلم
بالصواب **باب تیسرا پانچوین گفتار سے کان کی تشریح مین ہے** کان مرکب ہے
گوشت اور ہڈی نرم اور پٹھون سے اور مانند بادبان کے اوٹھا ہوا ہے تاکہ ہوا و آوازون کی تو [illegible]
حرکت کرے اور جمع ہو کر طنین کرے اور کان کا سوراخ جو حجری ہڈی مین ہے وہ پیچیدہ ہے تاکہ آواز

آوازون

آوازون اور سرد اور گرم ہوا کا کہ اندر کان کے جاوین دراز ہوا ور قوت اوسکی درازی اور پیچیدگی اور گردانی
راہ کے سبب سے لوٹ جانے اور سوراخ گوش کے پیچھے جو بہ ہے اور سوراخ اندر اوسکے کھلا ہوا ہے اور ہوا اوس مقام پر
کھڑی ہوتی ہے اور پٹھا حس شنوائی کا اوس جوبہ کے اوپر بچھا ہوا ہے اور یہ پٹھا پانچوین جفت سے ہے اون پٹھونسے
جو دماغ سے اوگے ہین اور اس پٹھے مین اند کے سختی بھی ہے کہ ہوا اور آواز کی قوت سے رنجور نہووے اور بزرگی اس
پٹھے کی کان کے اندر مانند بزرگی رطوبت جلیدی کے ہے آنکھ مین اور جسطور سے کہ سب اجزا آنکھ کے واسطے خدمت
اور مصلحت اس رطوبت کی ہین اسی طرح تمام اجزا کان کے واسطے خدمت اور مصلحت اس پٹھے کے ہین اور فائدہ سوراخ
کا کہ اوسکو صماخ کہتے ہین مانند فائدہ ثقبہ عنبیہ کی ہے اور فائدہ غضروف یعنے نرم ہڈی کا جو کان مین ہے آخر باب
اول مین جزو اول سے اس گفتار کے بیان کیا گیا ہے **باب ۴ چوتھا پانچوین گفتار سے ناک کی
تشریح مین ہے** تشریح ناک کی ہڈیون اور غضروف یعنے نرم ہڈیون اور عضلونکی تشریح سے معلوم ہوگی اور
تشریح ان سب کی اپنے اپنے مقام پر لکھی گئی ہے چوتھی گفتار مین اور ناک آلہ دو کام کا ہے ایک سونگھنا اور دوسرے
آواز کو صاف کرنا اور نصف ناک کے اوپر کی جانب مین ہڈی ہے اور نصف ناک کے نیچے کیطرف مین غضروف یعنے نرم
ہڈی ہے لیکن مجرای بینی یعنے راستہ ناک کا مصفاۃ تک کہ آخر باب اول مین اس جزو کے مذکور کیا گیا ہے کھلا ہوا ہے
اور غشاء دماغ مین برابر اس مصفات کے ایک منفذ یعنے سوراخ ہے کہ بو ہر طرح کی اوس منفذ سے دماغ مین پہونچتی ہے
اور حس بویائی کی اون دو فرونیون کے ذریعہ سے ہے جو سرپستان کے مشابہ ہین اور دماغ کے آگے سے برآمد ہوئی ہے
کہ اونکا نام حلمتان رکھا ہے اور ناک کے دونون سوراخون سے دو منفذ اور تالو کے اندر کشادہ ہین چنانچہ آواز انہین
دونون منفذ سے صاف ہوتی ہے سب آگاہ ہین اس بات سے کہ جسوقت آدمی کو زکام اور نزلہ عارض ہوتا ہے
بسبب رطوبتون کے ان منفذونمین اوترتی ہین تو آواز بیٹھ جاتی ہے اسی طرح ناک سے اندر ہر گوشہ آنکھ کے ایک منفذ ہے
کشادہ پس اوس منفذ سے مزہ سرمہ کا زبان تک پہونچتا ہے **باب ۵ پانچوان زبان کی تشریح مین ہے**
زبان ایک گوشت ہے نرم اور سفید اور اوسمین رگین اور شریانات باریک ہین بہت اور خون سے اون رگون
اور وریدون اور شریانون کی سرخی اوسمین ظاہر ہوتی ہے اور زبان مین ایک گوشت ہے مانند غدود کے کہ اوسکو
مولد اللعاب کہتے ہین اسوجہ سے کہ لعاب یعنے آب دہن اوسمین سے نکلتا ہے اور زبان کے اندر دو منفذ کھلے ہوئے ہین
اوس گوشت غدودی تک کہ لعاب دہن اونہین راستون سے نکلتا ہے اور تری زبان کی اونہین کے جہت سے ہے
اور غشاء زبان غشاء مری اور معدہ سے پیوستہ ہے اور زبان کے نیچے دو رگین بزرگ ہین بہ رنگ سبز اور اون دونون
رگونسے بہت رگین اوٹھی ہین اور زبان کے اندر سے اندر متفرق ہوگئی ہین اور زبان کی دو شاخین ہین لیکن
اسوجہ سے کہ ایک غلاف مین ہے ایک صورت معلوم ہوتی ہے اور غلاف اوسکا بھی دو تحشش ہے اور دو زبان ہین

اوسکے پوست کی ایک درز ہی اور بعضی جانورون کی زبان کی دو شاخین ظاہر ہوتی ہین جسطرح زبان سانپ کی اور رفقیر اور حیلہ گر زبان اپنی کو ورز کی جگہہ سی چیرتے ہین اور ایک کالبد سیسہ کا اوسکے اندر رکہتے ہین تاکہ زخم درست ہوجاتی اور شگاف درست ہووی پس جسوقت لوہا اوس شگاف سی نکالین ایسا معلوم ہو کہ زبان اونکی کا فرون نے شگافتہ کردی ہے تاکہ گواہی ندی سکین اور جب لوہا باہر نکالین استانی زبان کی اپنی مقام پر ہوجاوے نہ حرکت مین اور نہ حس مین کسی طرح کا خلل واقع ہوئی اسوجہ سی ہے کہ زبان کی دو شاخین ہین اور مادہ سخن کا ایک آواز کشیدہ ہی اور زبان اوسکے لیے آلہ ہے کہ بمددگاری ہونٹھون اور دانتون اور تالو کی آواز کو توڑتی ہے اور چیرتی ہے اور حروف شنودنی باہر لاتی ہے اور محل حس طعم وہ ہی یعنی مزہ ہر ایک شی کا اوسی سے دریافت ہوتا ہی اور علاوہ اس بات کی کہ زبان آلہ سخن کا ہے اور مقام حس طعم ہے تیسری منفعت اوسمین یہ ہی کہ وہ مثل ایک جوف کی ہے کہ کھانے کی چیزونکو جو آدمی چباتا ہے دانتون کے نیچے پہیرتی ہے تاکہ تمام چبایا جاوے اور اوسکی حس و حرکت کی عضلے اور پٹھے اعضای مفردہ کی تشریح مین بیان ہوچکے ہین واللہ اعلم

باب چھٹا پانچوین گفتار سے تشریح حنجرہ اور حلق مین

ہے آلہ آواز کا فی الحقیقۃ حنجرہ ہی اور حلق اور حنک یعنی کام جسکو ہندی مین تالو کہتے ہین اور لہاۃ یعنی کاگ اور قصبہ شش اور شش یعنی پھیپھڑہ اور حجاب ہر ایک مددگار اوسکا ہے معاملہ آواز مین لیکن مددگاری حجاب کی یہ ہی کہ مادہ آواز کا وہ بہیجتا ہے اور عضلے سینہ کے اوس مادہ کو طرف حلق کے پہونچاتے ہین اور آواز کرنیوالے عضلے حنجرہ کے ہین کہ مادہ آواز کو جو قصبۂ شش مین آتا ہی پکڑتے ہین اور راہ اوسکی کھلجاتی ہے اور لہاۃ یعنی کاگ اوس تصرف حنجرہ کو ساتھہ درستی کے قائم رکھتا ہی تاکہ آواز موافق اندازہ کے اور آراستہ ہووی اور حنک یعنی تالو بھی مثل ایک قبہ کے ہی کہ آواز اوسمین زیادتی کرتی ہے اور زبان اور دانت آلہ ظاہر کرنے اور باہر نکالنے حرفون کے ہین اور ناک کی سوراخ کو واسطے آراستہ کرنی اور خوش کرنے آواز کے نصیب کامل ہے کہ آواز حرفونکی بسبب کشادگی ناک کے سوراخ کے خوش اور آسان اور درست نکلتی ہے اگر سوراخ ناک کا کھلا ہوا نہوتا تو ہوا کہ مایہ آواز کا ہے اوس موضع مین حرفون کے ظاہر کرنے سے تکلیف دیتی کیونکہ جسوقت کوئی ناک اپنے ہاتھہ سی پکڑے یا بسبب زکام کے راہ ناک کی بند ہوجاوے تو خواہ مخواہ آواز انسان کی گران معلوم ہوگی لیکن اجزای حنجرہ مین سے نرم ہڈی ہے اور پٹھے اور عضلے اور استخوان لامی اور وہ رطوبت جو درمیان حنجرہ کی ہی اور تشریح نرم ہڈیون اور عضلون حنجرہ کی اور تشریح استخوان لامی کی اندر اس گفتار اور باب چوتھی مین دوسری جزو سی بیان کیگئی ہی اور تشریح پٹھون کی بھی حنجرہ کے اس گفتار مین آخر باب دوسری جزو دوم سے مذکور ہوچکی ہے اور تشریح حجاب اور سینہ کے عضلونکی اسی گفتار مین باب نوین جزو دوسرے سے بیان کیگئی ہے اور لیکن رطوبت جو درمیان حنجرہ کے ہی ایک رطوبت ہی چرب یعنی چکنی اور لزج یعنی چپکنے والی اور فائدہ اس رطوبت کا یہ ہی کہ حنجرہ کو نر

رکھتی ہے اسوجہ سے کہ باہر نکلنا آواز کا اسی رطوبت سے ہوتا ہے معلوم کرین کہ جب کسی کو تپ محرقہ عارض ہو اور
یہ رطوبت سوختہ ہو جاتی ہے اور خشک ہو جاتی ہے تو آواز نکال نسکینگے اور ہوای گرم کی تشنگی [illegible] بھی یہی کیفیت
ہوتی ہے پس جب تک حلق تر نکرے آواز نہ نکل سکے اور فائدہ چربی اور لزوجت کا اس رطوبت کی یہ ہے
کہ جلد خشک نہو وے اور سیلان بھی نکرے اور حرکت نرم ہڈیون کی سہل اور نرم ہے اور حلق نام اوس
مقام کا ہے جسکی اندر راہ کہانے اور پینے اور سانس لینے کی ہے اور لوزتان اور غلصمہ اور لہات منجملہ حلق کے
ہین لیکن لہات ایک گوشت ہے کہ بیچ حنجرہ کے لٹکا ہوا ہے چنانچہ اوسکو مصنف کے ملک مین ملازہ کہتے ہین
اور منفعت اوسکی سے ایک یہ ہے کہ بیان ہو چکی ہے یعنی وہ تصرف حنجرہ کو حالت درستی پر قائم رکھتا ہے
تاکہ آواز موافق اندازہ کے اور راستہ نکلے اور دوسری منفعت یہ ہے کہ ہوای سرد [illegible]
یکایک پھیپھڑہ کو نپہونچے اور دوسرا [illegible] پھیپھڑہ سے باہر نکلتا ہے سبب اور [illegible] آواز اور پھیپھڑہ
کو نقصان پہونچاتی ہے اور لوزتان دو ٹکڑے گوشت کے گٹھیدار ہین سخت کہ اوپر زبان کی جڑ کے دونون
طرف سے اوٹھے ہوئے ہین مانند دو کان کے اور راستہ طعام اور شراب کا کہ مری ہین اور تر ابھی انہین
دونون کے بیچ مین ہے اور منفعت ان لوزتین کی یہ ہے کہ ہوا کو جو حلق مین جاتی ہے اندر کی بازرکھتی ہے
تاکہ بسبب حرکت انبساط کے دل اور انتہای دم زدن ہوا بہت ایکبارگی نہ آئین اور منفذ ہوا کا ایکبار
بند نہو جائے اس سبب سے کہ جسطور سے کہانا اور پانی اوتر کر حلق مین رہجائے اور آدمی اوسکے رکنے سے
پیچ اور تکلیف پاوے اور خطرناک ہوا سی طرح بہت ہوا سے کہ ایکبارگی حلق مین بھر جائے وہی کیفیت
اور ویساہی حال ہوگا اور غلصمہ ایک گوشت ہے مانند صفاق کے یعنی جلد کے مثل اور کاکلا تالو سے پیوستہ
ہے اور حلق کے سر قصبہ پر رکہا ہوا ہے اس مطلب کے لیے تاکہ گرد اور دہوان اور ٹھنڈی ہوا اتفاقا ایکبار
حلق مین نجاوے اور پھیپھڑہ پر نہ پہونچے باب ساتوان پانچوین گفتار سے قصبہ حلق اور شش
یعنی پھیپھڑہ کی تشریح مین ہے قصبہ حلق آلہ اندر جانے اور باہر نکلنے ہوا کا ہے کہ آدمی اوسکو سانس کے
وسیلہ سے کہینچتا ہے اور چھوڑتا ہے اور سوراخ اوسکا چوڑا کہلا ہوا ہے اور غضروف یعنی چپنی ہڈیان بہت
ہین بعضی بشکل دائرہ اور بعضی بصورت نیم دائرہ اور یہ ہڈیان نرم بریشم کی ہوتی ہین مانند شمار کے اور
ہر ایک کو ساتھ ایک دوسرے کے رباط سے مضبوط کیا ہے اور ہر ایک سے دوسرے تک اندر کے ذرہ ہے
یعنی سوراخ تنگ ہے اور غشا یعنی جہلی اون غضاریف یعنی نرم ہڈیون پر کچھی ہوئی ہین اور اندر اوسکے
اور ایک جہلی ہے سخت نہایت اور نرم زیادہ اور حنجرہ اوسکے سر پر رکہا ہوا ہے اور ساتھ اوسکے پیوستہ ہے
اور مری یعنی منفذ یعنی راستہ کہانا اور پانی کا ہے کہ اوسکے پیچھے ہے اور اون غضروفون سے جو شکل نیم دائرہ کے ہین

وہ طرف مری کے ہین اور تمامی دائرۂ غشاء نرم سے ہی کہ وہ مماس مری ہے تاکہ بروقت نگلنے کہانا اور پانی کے کہ
مری فراخ ہوجاتی ہی حلقہ یعنی دائرہ غضاریف کا اوسکو تکلیف ندیوی اور آخراس غضار کا ساتھ دو تجش کے منقسم ہی ہر ایک
تجش پھیپڑے کے اندر بہت شاخین ہوکر پھیلگیا ہی اور غضروف یعنی نرم ہڈیان ان تجشون کی سبب درست دائرہ
ہین اس سبب سے کہ اونکو ساتھ کسی شے کی مزاحمت نہین ہی اور وہ دائرہ چہوٹے چہوٹے ہین اور باندازہ موضع اور
بقدر حاجت کی ہین اور منفعت غضاریف یعنی نرم ہڈیون قصبہ کی یہ ہی کہ ہمیشہ کہلا رہے اور بند نہو جائے مانند جہلی
اور پوست وغیرہ کے تاکہ ہوا اندر جائے اور باہر آئے اور سختی غضروف سی اوسکی قوت مین مدد پہونچی اور منفعت اس
قصبہ کی جو رباطات سی پیوستہ ہی اور غشاء اوسپر بہی ہوتی ہے یہ ہی کہ بروقت دم لینے کے فراخ ہوسکے اور کہنچ سکے
اور جس طرح کہ بروقت کہانا اوترنے کی جہلی قصبہ کی کہ مری سے ملی ہوئی ہے مری کے ساتھ رہتی ہے تاکہ مری فراخ
ہوجائے اور کہانا اوترجائے اوسی طرح مری بہی بروقت دم لینے کے ہمراہ غشاء قصبہ کے کہ مماس اوسکی ہے مدد دیتی ہے
تاکہ فراخ ہوجائے اور بہت ہوا حلق مین داخل ہو اور معلوم کرین کہ سانس لینا اور کہانا اور پانی حلق مین اوترنا
ایک حالت پر نہین ہے اور غشاء یعنی جہلی جو اندرون قصبہ کی ہے سخت زیادہ اسوجہ سی ہے کہ نایر تیز جو نزلہ سی اوترائے
اوسکو نہ جلائے اور تباہ نکرے اور منفعت قصبہ کی شاخون کی جو پھیپڑہ مین بہت پہیلی ہوئی ہین یہ ہی کہ یہ شاخین
اور جرم پھیپڑہ کا بہی بسبب نرمی گوشت اور تخلخل مقام کے مانند ایک خزانہ کی ہے زیادتی ہوا کے لیی کہ آدمی سانس کے
ذریعہ سی کہینچتا ہی تاکہ جسوقت چاہی کہ آواز دراز کہینچے یا سر پانی مین لیجائے یعنی غوطہ لگائے یا بسبب کسی غبار یا بوے
ناخوش کے یا بسبب دہوئین کے سانس اپنی روکے اور ہوا کو اندر کہینچے ہوای تازہ اس خزانہ مین آمادہ ہو اور
دل تک پہونچی اور روح اوسمین سوختہ ہوو ی اور مدد دینا روح کا ساتھ ہوا کے ایسا نہین ہے جیسا کہ ایک
گروہ نے گمان کیا ہی کہ ہوا روح ہوجاتی ہے لیکن جسطرح سی کہ پانی جو آدمی پیتا ہے مرکب غذا کا ہے اور اوسکو باریک
رگو مین پہونچاتا ہی اور تمام بدن مین جاری کرتا ہے اسیطرح ہوا بہی مرکب روح حیوانی کی ہے کہ اوسکو تمام جسم مین پہونچاتی
ہی اور اجزای شش یعنی پھیپڑہ کے اجزا مین سے قصبہ ہی کہ اوسمین پراگندہ ہی اور شاخین ورید شریانی اور شاخین
شریان وریدی کی اور گوشت متخلخل اور سپیدی مائل اور غشاء یعنی ایک جہلی ہے جو اوسکے اندر کہینچی ہوئی ہے
اور سب اوسکی دو تجش ہین یعنی پھیپڑہ کے دو حصہ ہین ایک دائین طرف سی اور ایک بائین طرف سی لیکن وہ حصہ
جو دائین طرف ہی اوسکے تین حصہ ہین اور جو بائین طرف ہی اوسکی دو تجش ہین اسوجہ سی کہ دل بائین طرف
میلان رکہتا ہی اور میدان سینے سی کہ بائین طرف ہی دلکو اپنی طرف مشغول کیے ہوئے ہی اور میدان سینہ کا
جو دائین طرف ہی فارغ ہی اسوجہ سی دائین طرف ایک حصہ زیادہ بڑہایا گیا واسطے دو کام کے ایک یہ کہ مقام
خالی نرہنے پائے اور دوسرا مطلب یہ ہی تاکہ تجش سوم کے لیی تکیہ گاہ ہووی رگ اجوف سی جو اوپر کیطرف آتی ہی

اوراس

اوراس میدان سینہ مین گذر کرتی ہے اور منفعت غشا یعنی جھلی کے جو پھیپرہ کے اندر ہے یہ ہی کہ اوسکو اپنی وضع پر
رکھتی ہے اور گوشت نرم اور متخلخل اوسکا جدا نہین ہونے دیتی دوسری یہ کہ یہ غشا اوسکو حس دیتی ہے اور تشریح شراین
وریدی کی اس گفتار مین دوسری باب مین پانچوین جزو سے بیان کیگئی ہے اور تشریح ورید شریانی کی بھی اسی گفتار
مین دوسری باب نوع چہارم سے مذکور ہو چکی ہے اور میدان سینہ کے دو حصہ ہین اور بیچمین دونون حصون کے
ایک غشا ہی اور دونون حصونمین سے کسی مین کوئی راستہ نہین ہی اسلیئے کہ اس جھلی مین راستہ نہین ہے اور منفعت
اس امر کی کہ میدان سینہ ساتھہ دو بخش کے ہی یہ ہی کہ اگر ایک بخش یعنی ایک حصہ پر کوئی آفت پہونچے تو دوسرا حصہ
سلامت رہی اور سانس لینے کے کام سے حاجز نہ ہے اور مری اور پھیپرہ اور آلہ ہای فضای سینہ سب اس غشا کی
ساتھہ پیوستہ ہین **باب آٹھوان پانچوین گفتار سے دل کی تشریح مین** ہی دل مرکب ہے
گوشت اور پٹھے اور جھلی اور چپنی ہڈی اور رگون شراینہ سے جو اوس سے اوگی ہین اور تجویفین اور جو کچھہ اون
تجویفونمین ہے ان سب اجزاسی ترکیب پائی ہے لیکن گوشت اوسکا سخت ہی اور موٹا اور قوتین جاذبہ اور
ماسکہ اور دافعہ ریشہ گوشت مین اوسکے ہین کہ وہ ریشہ یعنی لیفین گوشت کی تین طرح کی ہین لنبی اور چوڑی اور
ترچھی اور شکل دل کی صنوبری ہے اور طرف بزرگ اوسکی کہ جڑ اوسکی ہے اوپر کیجانب ہی اور شریانات اسیطرف
سی اوگے ہین اور رباطات کہ اوسکو اپنی مقام پر رکہتی ہین ساتھہ اسطرف کی پیوستہ ہین اور نرم ہڈی اوسکی یعنی
غضروف دل کی قوی زیادہ سب غضروفون سی ہے اور اسی جانب ہی اسلیئے کہ بنیاد دل کی وہی ہے اور
منفعت غضروف کی یہ ہی کہ بنیاد مضبوط ہو وی اور غشا اوسکی سخت ہی کہ ایسے غشا سخت کسی عضو کی نہین ہے
اسوجہ سی کہ دل عضو شریف ہی اور نہایت لطیف اور یہ غشا اوسکے لیے ایک سپر ہے تاکہ آفتین اور آسیب اسکو
نہ پہونچین اور غشا اوس سے جدا ہے واسطے دو کام کے ایک یہ کہ اگر کسی وقت کوئی آفت اس غشا پر پڑے
تو دل اوس آفت سی علحدہ رہی اور کوئی آفت اوسپر نہ پہونچے اور دوسری یہ کہ غشا ساتھہ حرکت انبساط کے
اوسکے اندر فسردہ نہو وی اور دل کے اندر تین تجویفین ہین یعنی تین مقام خالی ہین دو مقام بڑی ہین اور ایک
درمیانمین جو بہت چھوٹا ہے جالینوس اس تجویف سوم کو دہلیز اور منفذ لکھتا ہی اسلیئے کہ دونون تجویفین اس منفذ
مین کشادہ ہین اور قاعدہ تجویف راست یعنی داہنی تجویف کا قاعدہ نیچے کیطرف ہی تاکہ راہ غذا کی ساتھہ اوسکی
نزدیک ہو اور شریانات بائین طرف سی اوگے ہین اسلیئے کہ داہنی طرف واسطے جذب غذا کے مشغول ہے اور
اور داہنی تجویف دل مین خون گاڑہا ہے اسلیئے کہ گوشت دل کا بہت سخت ہی اور اوسکی غذا کے واسطے
گاڑہا ہی خون لائق ہے اور تجویف بائین مین خون پتلا ہے اسلیئے کہ ساتھہ روح کے ملا ہوا ہے اور داہنی تجویف
بڑی بہت ہی تاکہ غذا بکثرت اوسمین سمائے اور گوشت اس طرف کا بہت لطیف ہی اسوجہ سی کہ خون گاڑہا اوسمین

باہر نکلتا ہے اور وہ گوشت جو تجویف بائین کے گرداگرد ہی سخت اور موٹا ہے اسلیے کہ خون اوسمین پتلا ہے اور گرم تر
اور ساتھ روح کے ملا ہوا ہے اور حکمت الٰہی نے ایسا اقتضا کیا کہ گوشت اسطرف کا موٹا ہووے کیونکہ خون اوسمین سے
باہر نہین ٹپکتا ہی اور روح واسطے تحلیل ہونیکے اوسمین سے نہین نکلتی ہے اور اوپر بزرگ طرف دل کے کہ راہ
داخل ہونے ہواے سرد کے وہ ہی طرف ہی دو ٹکڑے گوشت کے پتلے وار نکلے ہین مانند دو باد گیر کے اور شکل دو کان کی
کہ اونکو اذنی قلب کہتے ہین پس جسوقت دل حرکت انقباض کرتا ہے تو یہ دونو کان جمع ہو جاتے ہین تاکہ سرد
ہوا جو اونسی حاصل کی ہے دل کے اندر داخل ہوا اور جسوقت دل حرکت انبساط کرتا ہے تو دونون کان اوسکو
چوڑے پھیلجاتے ہین اور سیدھے کھڑے ہو جاتے ہین تاکہ نسیم ہوا کو بہت حاصل کرین اور دل بیچمین میدان
سینہ کے ہی اسلیے مضبوط زیادہ مقام جسم مین آدمی کے وہ ہی ہے اور بہتر اور بہنا سب مقام دل کیواسطے
وہ ہی سینہ ہی تاکہ حرارت اوسکی ہر طرف پہونچے اور اندکے میل بائین طرف بھی رکھتا ہی واسطے دو کام کے
ایک یہ کہ دل معدن حرارت ہی اور جگر بھی گرم ہے اور معدن پیدا ہونے خون کا اور داہنی طرف ہے
حکمت الٰہی نے اقتضا کیا کہ دل کچھ بائین طرف میلان رکھے تاکہ گرمی دل کے ساتھ گرمی جگر کی ایکطرف
غالب نہووے اور دوسرا کام یہ ہی کہ رگ اجوف کہ جگر سے دل کیطرف آئی ہے فراخ زیادہ ہووے اور تیسرے
یہ کہ تلی کہ بائین طرف واقع ہوا اور خزانہ سودا کا ہے اور سرد ہی حکمت نے اقتضا کیا کہ دل کی گرمی اسطرف زیادہ
پہونچے تاکہ تلی اوس سے نصیبہ حرارت کا پاوے اور معتدل ہوا اور جو حیوان کہ دل اوسکا بزرگ ہو وہ دلیر اور
قوی زیادہ ہوگا مگر جو حیوان کہ مزاج مین اوسکے گرمی کم ہو اگرچہ دل اوسکا بزرگ ہو بزدل ہوگا مانند گدہے
اور خرگوش کے اور بہت حیوان ہین کہ دل اونکا چھوٹا ہوتا ہے اور وہ دلیر ہوتے ہین بسبب اسکے کہ حرارت
اونکے جسم مین بہت ہوتی ہی ولیکن غالب یہ ہی کہ جو حیوان دلیر ہوگا دل اوسکا بزرگ زیادہ ہوگا اور گوشت
دل کا اور جھلی اوسکی سخت ہی اسلیے کہ وہ عضو نہایت شریف ہی اور رئیس تمام بدن کا ہے کہ کوئی عضو
زیادہ رئیس اوس سے نہین ہے پس بسبب اوسکے کوئی رنج نپہونچاوے اسی سبب سی ہے کہ جس حیوان کو
ذبح کرین دلمین اوسکے آفت کمتر پاوین گے اور باور اندامون مین بہت آسیب اور آفتین دیکھین گے اور دلمین
بعض حیوانات بزرگ اندام کے ایک ہڈی دیکھی ہے خصوصا بیل اور بکری کے دلمین اور یہ ہڈیان مشابہ
غضروف یعنی نرم ہڈیون کی ہین اور جو ہڈی کہ ہاتھی کی دلمین ہوتی ہے بزرگ زیادہ اور سخت نہایت ہوتی ہے
اس سبب سی کہ معدن حرارت اور کان پیدا ہونے روح کی دل ہے قوت اوسکی زندگی کے ساتھ اوس حد کی
ہی کہ اگر کسی حیوان کو قتل کرین اور جلد دل اوسکا باہر نکالین تو بہت دیر تک اوسمین سے ایک حرکت دیکھین گے
واللہ اعلم بالصواب باب نوان پانچوین گفتار سومری اور معدہ کی تشریح مین ہے اجزا مری کے

گوشت ہی اور جہلّی اور رگین اور وہ اور رگین شرائین کہ حرارت اور قوت حیوانی طرف اوسکے پہونچاتی ہین اور پٹھے بھی اوسمین ہین کہ قوت حس کی اوسکو پہونچاتی ہین لیکن غشا یعنی جہلی ایک اندر ہی اور ایک باہر اور لیف غشاء اندرونی طویل ہے یعنی ریشہ اندر کی جہلی کا لنبا ہے اور کام قوت جاذبہ کا اوسی لیف دراز سی ہے اور ریشہ باہر کی جہلی کا چوڑا ہے اور کام قوت دافعہ کا اوسی لیف عریض سی ہے اور اوترنا غذا کا دونون جہلیون کی لیفون سے ہوتا ہے اور قے باہر کی جہلی کی قوت سی ہوتی ہے پس یہی وجہ ہی کہ قے کرنا بہت دشوار ہوتا ہے اسواسطے کہ قے ایک جہلی کی قوت ہوتی ہے اور نگلنا نوالہ طعام کا دو جہلیون کی قوت سی ہوتا ہے اور مری گردن کے مہرونسی اوتری ہے اور دو پٹھے کہ دماغ سے اوترے ہین ساتھہ اوسکے ہمراہ ہین اور جسوقت مری پشت کی مہرونسی برابر چوتھے مہرہ کے پہونچی ہے اوس مقام پر داہنی طرف میلان اوسنے کیا ہی اسواسطے کہ راہ شریان کی جو دل سے آتی ہے خالی ہووی اور اسیطرح مری حجاب کی نزدیک پہونچی ہے اور رباطات ساتھہ اوسکے پیوستہ ہین اور مضبوط کیے ہوئی ہین چنانچہ یہ رباطات مری اور دونون پٹھونکو جو ہمراہ اوسکی ہین ہر ایک کو جداگانہ نگاہ رکھتی ہین تاکہ جسوقت آدمی کہانا حلق سے اوتارے تو مری فراخ ہوجاے اور رگون کو جو گرد اوسکی ہین حجاب کے اندر تکلیف نہ دیوی اور نہ دبیچے اور جسوقت معدہ طعام سے سنگین ہو پٹھونکو جو ہمراہ اوسکے ہین پیچ نہ کہینچے اور وہ مری جسوقت مقام حجاب سی گذر کر آگے بڑہی ہے اوسجگہ داہنی طرف سی طرف بائین کے پہر گئی ہے اور یہ وہ مقام ہے کہ مہرہ دہم سے گذر گئی ہے اور برابر گیارہوین اور بارہوین مہرہ کے پہونچی ہے پہر بتدریج کشادہ ہوگئی ہے وہ جگہ فم معدہ کی ہے اور جرم معدہ مری سے پیوستہ ہی اور اوسی سے اوگا ہے لیکن مری گوشت اور جہلی سے مرکب ہی یعنی دونون جہلیان اندر اور باہر کی کہ پتلی ہین اور حس و حرکت کی پٹھے اور اوردہ اور شرائین ہر ایک بقدر حاجت مری ہین موجود ہین کہ ذکر سب کا اعضای مفردہ مین مفصل ہوچکا ہے اور معدہ پٹھون سی مخلوق ہے اور اوسمین گوشت بہت کم ہی اور غشا جو معدہ کی اندر ہی اوپر کیطرف سی غشاء مری اور غشا اندرون دہان سی پیوستہ ہی بلکہ سب ایک غشا ہی اور یہی سبب ہے کہ اندر دہن کے قوت ہاضمہ ہی کیونکہ جسوقت آدمی کوئی چیز چباتا ہے اوسیدم مزہ اور بو اوسکی بدل جاتی ہی اسی باعث سی ہے کہ گیہون چبائے ہوئے دُمل پر جو رکہتی ہین تو فوراً دمل کو پکا دیتی ہین اور اگر گندم پختہ کو دمل پر رکہین تو کچھہ بھی اثر نکرے اور نیچے کیطرف سی وہ غشا آنتون کی غشا سے ملی ہوئی ہے لیکن وہ جو اندر مری کے ہی قوی زیادہ ہی اور مری فراخ زیادہ آنتون سے ہی اسوجہ سی کہ کہانا جو مری پر گذرتا ہی کچا اور بے ہضم

اور غلیظ ہوتا ہی جو کہانا کہ آنتون پر اوترتا ہی وہ پکا ہوا اور ہضم کیا ہوا اور رقیق اور نرم ہے اور جرم معدہ کے
دو طبقے ہین اور اندر کے طبقہ کے ریشہ بعضی لنبے لنبے ہین اسلیے کہ قوت جاذبہ دراز لیفونمین ہوتی ہے اور پہلا کام
معدہ کا جذب ہی یعنی کہینچنا اسوجہ سی بہتر ہوا کہ یہ لیفین جو آلہ جذب ہین اندر کیطرف ہونین تاکہ کہانا اور پانی ملاقی
اوسکے ہوا اور جذب بہتر کرے اور بعضی لیفین اس طبقہ کی ترچہی کجی کے ساتھہ ہین اور قوت ماسکہ مورب لیفونمین یعنی
ترچہی ریشونمین ہے اور بہتر ہوا کہ آلہ امساک کا ساتھہ آلہ جذب کے شامل ہے اسلیے کہ کام دوسرا معدہ کے
کامونمین سی امساک ہی یعنی روکنا اور تہامنا تاکہ جوکچہہ قوت جاذبہ سی کہینچے ماسکہ اوسکو لیوے اور روکے ہے
اور نگاہ رکہے اور لیفہای طبقہ بیرونی یعنی باہر کے طبقہ کے ریشہ چوڑی چوڑی ہین اسلیے کہ قوت دافعہ چوڑے
لیفونمین ہوتی ہے اور بہتر ہوا کہ آلہ دفع کا باہر کیطرف ہوا اسلیے کہ اخیر کا کام معدہ کا دفع ہے اور مری مین کوئی
لیف مورب یعنی ترچہا ریشہ نہین ہے اسوجہ سی کہ امساک کا کام اوسکا نہین ہے اور شکل معدہ کی گول ہی اور منفعت
اوسکی معلوم ہے اور پشت معدہ کی جو مہرہ ہای پشت کیطرف ہی چوڑا کیطرف مائل ہے تاکہ ملنا اوسکا ساتھہ
مہرونکے آسان ہوا اور باہر کے طبقہ مین اوسجگہہ جہان قعر معدہ ہی گوشت بہت ہی تاکہ سردی کم رہے اور ہضم بہتر
کرے اسلیے کہ قعر معدہ کا ہمسائگی دل اور جگر سے کہ اوسکو گرم رکہتین دور تر ہے اور ایک شاخ عصب حس کی یعنی
حس کے پٹھے کی شاخ فم معدہ یعنی معدہ کے مونہہ پر آئی ہے اور اوسپر بچہی ہوئی ہے تاکہ حس نقصان غذا کی ساتھہ
اوس آلہ کے جلد طرف اوسکے ہو پہنچے جناب باری نے جیسی فم معدہ کو حس دی ہے اجزای معدہ سی کسی جزو کو
اتنی حس نہین دی بلکہ اور کسی عضو کو تمام جسم سے ایسی حس نہین عنایت فرمائی اسلیے تقاضی غذا کافی ہوا
کیونکہ معدہ تقاضا غذا کا یعنی خواہش غذا کی اور ہضم اوسکو واسطے تمام جسم کے کرتا ہے اگر تمامی اعضا کو حس بہونک
کی جسطرح فم معدہ نے پائی ہے عنایت ہوتی تو روزہ دار آدمی تمام دن بسبب بہونک کی رنج اوٹہاتے اور
سب اعضا بہونکہون کے خارش اور سوزش مین آتے اور کوئی آدمی طاقت اس امر کی نرکہتا کہ ایکمرتبہ
کہانا اوسکے لیے کافی ہوا اور ایک رگ بڑی جگر کیطرف سی معدہ کیطرف آتی ہے اور معدہ کی درازی مین شاخین
باریک پہیلی ہوئی ہین اور اوسکے اوپر بچہی ہوئی ہین اور اسی طرح وہ شریان کہ دلسے آتی ہے اس رگ سے
پیوستہ ہی اور شاخین اوسکی اس رگ کی شاخونمین لگتین ہین اور اصل ثرب کی اوس سے بنی ہوئی ہے اور
شاخین صفاقی کہ مذکور ہونگی اور ایک رطوبت لزج یعنی چیپنے والی اور چکنی اوسمین جمع ہوکر چربی ہوگئی ہے اور
ظاہر معدہ کا اور آنتین اور ماساریقین اور احشا اس ثرب مین چہپے ہوتے ہین اور انکو گرم رکہتی ہے اسلیے کہ
چربی ایک رطوبت چرب ہی اور رطوبت چکنی حرارت کو بہتر نگاہ رکہتی ہے اور شاخین ورید اور شریان کی کہ
اصل ثرب ہی ساتھہ حرارت روح اور حرارت خون کے اوسکو مدد دیتی ہین اور دہاینے طرف سی جگر سینہ معدہ کے

اندر ہے اور بائین طرف سے تلّی زیر معدہ کے نیچے بچھی ہوئی ہے اور اوپر کیطرف سے مقام دلکا ہے اور سامنے کیطرف سے ثرب ہے
اور پشت کی طرف سے ایک رگ ساتھہ درازی پشت کی اوتری ہے جناب باری نے معدہ کو ان اعضا کی بیچ مین
رکھا ہے اسلیے کہ حرارت ہر طرف سے ہر ایک اندام کی اوسکو پہونچے تاکہ جسطور سے وہ متقاضی غذا واسطے سب اعضا کی ہے
اور ساتھہ ہضم طعام کے خدمت تمامی اعضا کے کرتا ہے اسی طرح وہ سب اعضا بھی اوسکو ساتھہ حرارت اپنی کے
مدد دیتے ہین اسلیے کہ کام اوسکا انجام کو پہونچے اور اوپر ثرب کی ایک قوی جھلی ہے کہ اوسکو صفاق کہتے ہین اور اوپر
اوس صفاق کے شکم کے عضلے ہین اور اوسکو مراق کہتے ہین اور اصل صفاق کی اوپر کیطرف سے جانب حجاب سے اوگی ہے
اور شکم کے اندر گرد سب کے بچھی ہوئی ہے اور نیچے کیطرف سے اندر مثانہ کے اوتری ہے اور وہان دو سوراخ ہین تنگ
باندازہ اوسکے کہ رگین اور رباط کہ خصیون سے پیوستہ ہین اوسکے اندر ہین جسوقت کہ کسی وجہ سے وہ سوراخ فراخ ہوجاتے ہین
تو جلد خصیہ اوسمین اوتر آتے ہین اور اون سوراخون کے فراخ یعنی کشادہ ہونے کو فتق کہتے ہین اور اوس صفاق
سے جو اوپر کیطرف سے بہت پتلا ہے اور جو نیچے کیطرف سے موٹا ہے اور شاخین باریک اس صفاق کے سرے ساتھہ
شاخون شریان و ورید کے کہ اصل ثرب کی ہین ملی ہوئی ہین اور ثرب اوس نوع سے بنا ہوا ہے اور آنتون کو یہہ
صفاق اوپر نہادا اپنی کے اور مقام اپنے کے نگاہ رکھتا ہے اور آخر معدہ مین ایک منفذ یعنی ایک راستہ
اثنا عشری آنت کیطرف کھلا ہوا ہے اوس منفذ کو بواب کہتے ہین اور یہ بواب مری کے مجری سے تنگ ہے
اسلیے کہ اوسمین کھانا ہضم کیا ہوا اور پانی مین ملا ہوا اوترتا ہے اور جب تک ہضم نہین ہوتا ہے یہ بواب بند رہتا ہے
اور جب ہضم بخوبی ہوجاتا ہے اوسیدم بواب یعنی وہ ہی راستہ کھلجاتا ہے اور جب تک قوت دافعہ اپنا کام تمام کرے
کھلا رہتا ہے اور وہ مقام کہ آخر مری ہے اور اول معدہ ہے کہ کھانا مری سے اوسجگہہ پہلے پہونچتا ہے اوسکا نام
فم معدہ ہے اور بعض گروہ اوسکو فواد بھی کہتا ہے **باب دسوان پانچوین گفتار سے جگر کی تشریح
مین ہے** جگر ایک عضو ہے کہ کیلوس اوسمین خون ہوجاتا ہے اور ماساریقا کے اندر اندکے متغیر ہوتا ہے
یعنی اپنے حال سے پھرجاتا ہے اسلیے کہ اوسمین بھی ایک قوت ہے مشابہ قوت جگر کے جس طرح دہن مین ایک
قوت ہے مشابہ قوت معدہ کی چنانچہ تشریح معدہ مین ہم لکھہ چکے ہین اور رنگ جگر کا اور گوشت اوسکا سرخ ہے
مانند اوس خون کے کہ جما ہوا ہو اور گوشت مین جگر کے بیٹھا کوئی نہین ہے اور رگین جو غیر جہندہ ہین
اور نام اور دہ ہے وہ جگر سے اوگی ہین چنانچہ تشریح اوسکی اس گفتار مین اندر باب اول جزو چہارم سے
ساتھہ تشریح اور رگون کے مذکور ہوچکی ہے اور جگر کیلوس کو معدہ اور آنتون سے کھینچتا ہے اور آلہ اوسکا واسطے
کھینچنے کیلوس کے ماساریقا کی شاخین ہین کہ جانب شکم جگر سے اوگی ہین اور اون ماساریقا کو باب کہتے ہین
اور کیلوس جگر کے اندر پکتا ہے اور جسوقت کیلوس تمام و کمال پک جاتا ہے تو جگر ہر عضو کا حصہ بھیجتا ہے

اور آلا اوسکا ہنسلی ہین اوسکے رگین ہین کہ جانب پشت جگر سے اوگی ہین اور پانی کو پشت کیطرف سے دور کو نین جو
دونون گردون سے ملی ہوئی ہین بہیجتا ہے اور خون کے جہاگ کو کہ صفرا ہے جانب مقعر یعنی شکم جگر سے اوس راہ سے
جو بائین کے اوپر ہے طرف زہرہ یعنی پتے کے بہیجتا ہے اور خون کے گاد کو کہ سودا ہے شکم جگر سے اوس راہ سے
جو تلی سے پیوستہ ہے طرف تلی کے بہیجتا ہے اور ایک جہلی پتلی سے ہے اوسمین پوشیدہ ہے واسطے تین مطلب کے
ایک یہ کہ جگر کے گوشت مین حس مطلق نہین ہے اگر اس جہلی مین جگر پوشیدہ نہوتا تو درد اور ورم جو اوسکے
اندر عارض ہوتا کوئی آگاہی اوس سے نپاتا اور علت اور بیماری بدستور اوسمین قائم رہتی اسلیے کہ جب انسان
درد کو نہ دریافت کرتا تو واسطے علاج کے نہ مشغول ہوتا اسی جہت سے پیدا کرنیوالے نے جہلی اوسمین پیدا کی
تاکہ حس ورم اور درد کی ظاہر ہو دوسرا مطلب اوس جہلی سے یہ ہے کہ گوشت جگر اور رگین جو اوسمین پراگندہ
ہین سب اس جہلی کے اندر اپنی وضع اور اپنی شکل پر قائم رہین تیسرا مطلب یہ کہ جگر بسبب اس جہلی کے معدہ
اور آنتون سے پیوستہ ہے اور اسیطرح ساتھ رباط مضبوط کے حجاب سے بھی پیوستہ ہے اور بذریعہ رباطات
باریک کے پشت کی پہلوؤنسے بھی پیوستہ ہے اور جگر کے اندر تجویف فراخ ہے یعنے ایک مقام خالی بہت کشادہ ہے
اسلیے کہ کیلوس جو معدہ سے جگر مین جاتا ہے اوس تجویف مین جمع ہووے ولیکن تمامی جگر مین رگین باریک باریک بہت پراگندہ
ہین چنانچہ کیلوس اون رگونمین آتا ہے اسطور سے کہ سب اجزا کیلوس کے تمامی اجزاے جگر سے ملاقی ہوتے
ہین تاکہ قوت حرارت جگر کی سب اجزاے کیلوس کو احوال اوسکے سے پہیر دیتی ہے اور خون بنا دیتی ہے
اور جگر سے ایک رگ دل کی ساتھ بھی ملی ہوئی ہے اور ایک گروہ طبیبونکا لکھتا ہے کہ یہ رگ دل سے اوگی ہے
اور جگر سے ملگئی ہے بہر حال پیوستگی جگر کے ساتھ دل کی اسی رگ کی سبب سے ہے اور جہلی اس رگ کی جگر کی جہلی سے
ملی ہوئی ہے اور ایک پٹھا باریک معدہ سے ساتھ جگر کے پیوستہ ہے اور بسبب باریکی اس پٹھے کے معدہ اور جگر مین
بیماری بشرکت ایک دوسرے کے نہین ہوتی مگر بسبب درد قوی کے اور جلن جو اندر جگر کے ہوا اور جگر کے اوپر
فرونیان بہت ہین اور اوس سے نکلکر بڑہی ہین مانند انگلیون کے اور گرد ان فرونیون کے معدہ اندر رکھا گیا ہے
جیسے کوئی کسی شے کو انگلیونمین لیوے اور ان فرونیونکو عربی مین زوائد کہتے ہین مگر بعضے آدمیونکی چار ہوتی ہین اور
بعضونکی جسم مین پانچ اور پتہ کیطرف ایک بڑا انگلا اون زوائد کا ہوتا ہے اور اوس سے جا ملا ہے اور بعضے آدمیونکے
جسم مین پشت جگر کی پشت کی پہلوونسے چہونیوالی ہے اور بعضے شخصونکی بدنمین ایسا حال نہین ہے اور بیماریان پشت
جگر کے ساتھ حجاب اور پہلوونکے باندازہ مماست ہوتی ہین یعنی چہونا پشت جگر ساتھ حجاب اور اون پہلوؤن کے
جس اندازہ پر ہوگا بیماری بھی از روی کمی اور بیشی کے ہوگی واللہ اعلم بالصواب باب ۱۱ گیارہوان پانچوین
گفتار سے زہرہ کی تشریح مین ہے زہرہ یعنے پتہ ایک کیسہ ہے لیفون دراز اور چوڑی اور کج اور

پہنچے یک تو وہ یعنی جو ایک پرت رکھتا ہی بنا ہوا ہی اور جگر سی لگا ہوا ہی اور شاخ جگر کیطرف ایک راہ اوسمین کشادہ ہی کہ صفرا اسی رستی سے
اوس پتہ مین آتا ہی اور ایک راہ اور اثنا عشری آنت کیطرف کشادہ ہی اور کچھ صفرا کی فرو فی اس راستہ سے آنتون پر گرتا ہی
اوس کا ہی کچھ جو پہلے باب مین گفتار سوم بیان ہو چکا ہی اور اکثر آدمیونکے بدنمین زہرہ مین ان دو راستہ کے سوا
بعضے آدمیون کے پتہ مین ایک راستہ چھوٹا ہی تہ معدہ کے اندر کشادہ ہوتا ہی اور
معدہ مین آتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ یہ راستہ جو تہ معدہ مین کشادہ ہی اوس راہ سے ہی اثنا عشری کے
اندر جاتا ہے اسی سبب سے صفرا معدہ مین زیادہ اوس سی جاتا ہے کہ اندر آنتون کے آتا ہے پس بسبب اوسکے
معدہ ہمیشہ صفرا سی رنج اور تکلیف مین رہتا ہی اور مزہ تلخ موتھہ کو دیتا ہے اور ہضم اوس معدہ کا ٹھیک نہین ہوتا
اور شرح اس قسم کی بیماریون کی باب اول مین گفتار چھٹی سے بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالی اور جسوقت کہ
پتہ صفرا کو جذب نکرے یا اگر جو کچھ کہ جذب کیا ہی تہ فرو فی اوس سے دفع نہووے تو آفتین ظاہر ہونگی کیونکہ اگر جذب
نکرے تو جگر پر ورم ہوگا اور جو سڑ جاتے تو تپ پیدا کرے گا اور جو زیادہ اندازہ سے طرف اعضا سے بول کی دفع کرے
زخم اور جلن مثانہ مین پیدا کرے گا اور جو یہ دفع کسی اور عضو کیطرف پڑے تو جمرہ اور نملہ اوس عضو مین ظاہر کریگا و جو تمام
ساری بدنمین پھیلجائے تو یرقان کی بیماری عارض ہوگی اور جو اندازہ سے زیادہ آنتون پر گریگا تو بیماری صفراوی دستون
کی ہوگی اور آنتون مین خراش ہوگا یعنی آنتین چھل جائینگی اور پیچش اور دستونمین جلن پیدا ہوگی باب بارہوان

پانچوین گفتار سے سپرز یعنی تلی کی تشریح مین ہے

تلی ایک عضو ہی کہ خلط سودا اوسمین رہتا ہی
اور گوشت اوسکا متخلخل ہے تا کہ خلط گاڑہی اوسکے اجزا مین آسکے اور رگین اور وہ اور شراینین اوسمین بہت
مین تا کہ اسقدر حرارت اوسمین پہونچتی ہے کہ ساتھ سودا کے برابری کرتی ہے اور اوسکو ہضم کرتی ہی اور جھلی
اوسکے اندر کھنچی ہوئی ہے تا کہ گوشت اوسکا اپنی شکل پر قائم رہی اور کبھی جو اوسمین ورم یا درد ہو تو دریافت ہوسکے
اور یہ جھلی صفاق سے ... اس صفاق کی ... آخرین ...
اور سبب اس صفاق کے اوس تلی کو ساتھ حجاب کے ایک شرکت ہی اسلیے کہ جھلی حجاب کی اس صفاق سے
پیوستہ ہی اور شکل تلی کی مانند شکل زبانی کے ہی اور مقام تلی کا معدہ سے بائین جانب ہی اور اکثر جسم تلی کا معدہ کے
نیچے ہے اور تھوڑا جسم اوسکا ظاہر نکلا ہوا ہے اور سرے تلی کے ایک راستہ بڑا کھچا ہوا ہے اور جگر کے شکم سے
ملگیا ہی طبیبون نے اوسکا نام گردن سپرز رکھا ہے اور آلہ اوسکا واسطے جذب سودا کے جگر سے اور آلہ جگر کا
واسطے دفع سودا کے طرف اوسکی یہی راستہ ہی اور یہ راہ نیچے راہ زہرہ کے ہی کہ صفرا جس راہ سے پتہ مین داخل
ہوتا ہی اور باطن مین تلی کے ایک راستہ اور معدہ کی اندر کشادہ ہی کہ کچھ سودا کی فرو فی اوس راہ سے معدہ مین
آتا ہے اور فم معدہ کو کھجلاتا ہی اور کہتا ہے جیسا کہ بیان اوسکا مفصل پانچوین باب مین تیسری گفتار سے

کرچکے ہین اور پشت تلی کی پشت انسان کی پہلوونسے ملی ہوئی ہے اور ساتھہ رباطات کی اندکے جہلی سے پہلوؤن کے
پیوستہ ہی اور شکم تلی کا کہ ایک جہلی رکھتا ہی وہ جہلی بذریعہ رباطون کے اکثر معدہ کی جہلی سے پیوستہ ہے
اور جسوقت کہ تلی سودا کو جذب نکری تو آدمی کے بدنمین سوداوی علتین بکثرت ہونگی مانند داد اور داء الفیل اور دوالی
اور جذام اور برص سیاہ اور چھیپ کالی اور مالیخولیا وغیرہ کی اور جسوقت کہ فزونی دفع نکرے تو تلی پر ورم ہوگا اور
بڑہ جائیگی اور بہونک کہانے کی جاتی رہیگی اسلیے کہ جو کچہہ سودا سے فم معدہ پر پہونچتا تہا اور اوسکو خبردار بہونک کا
کرتا تہا وہ اب نہین پہونچتا ہی اور اگر سودا زیادہ اندازہ سی معدہ پر گرے تو مرض شہوت کلبی کا عارض ہووی اور جو
سودا ترش ہووی اور نکہٹا ہنو اور قدرسے ہو وہ متلی پیدا کرتا ہے اور جو بہت ہوتا ہے قی سوداوی لاتا ہے
اور جسوقت سودای ترش معدہ سی آنتون کی طرف پہونچی تو سحج سوداوی پیدا ہوگا یعنی آنتو نمین زخم اور خراش ہوگا
اور ہلاک کریگا واللہ اعلم بالصواب

باب تیرہوان پانچوین گفتار سے آنتون کی تشریح مین ہے

آنت یعنی روده فضلہ کے دفع کرنیکا آلہ ہی خدای تعالی نے اوسکی چہہ قسمین چہہ طرح سی بنائین ہر ایک قسم مین منفعت
جداگانہ رکھی ہے کہ بیان کیجائیگی اور جو کہ آنت کی قسمین بہت تہین اسلیے اوسکا نام روده رکھا روده ٔ نخستین یعنے
پہلی آنت اثنا عشری ہے اور دوسری صائم ہے تیسری دقاق چوتھی اعور پانچوین قولون چھٹی مستقیم ہی لیکن
اثنا عشری آنت تہ معدہ سی پیوستہ ہی اور موہنہ اوسکا جو معدہ کیطرف کہلا ہوا ہے اوسکو بواب کہتے ہین اور
جسطورسے کہ مری واسطے جذب کی ہے یہ آنت واسطے دفع کے ہی اور اسی سبب سے بعضین اوسکی چوڑی چوڑی ہین اور
مری سے تنگ نہایت ہین اسلیے کہ کہانا جو مری مین ہوتا ہے کچا اور بے ہضم اور گاڑہا ہوتا ہے اور کیلوس جو معدہ سے
اس آنت پر گرتا ہی پکا ہوا اور ہضم شدہ اور پتلا اور پانی کے ساتھہ ملا ہوا ہوتا ہے اسوجہ سی احتیاج کچہہ نہین ہے
کہ موہنہ اوسکا فراخ ہووی اور سبب دوسرا یہ ہی کہ اگر طعام معدہ مین ہضم ہوا اور بواب بند ہو جاتے تو اوس صورتمین
یہ دہنہ فراخ ہونا چاہیے تا کہ بسبب حرکتون کی کہ اتفاق پڑے طعام اوسکے سبب سی اوپر کیطرف رجوع کری تو گرانی طعام
سی یہ بواب باسانی کہل سکتا ہی اور بے ہضم نیچے اوتر نہین سکتا اور یہ آنت سیدہی ہے کچہہ پیچیدگی اور خم اوسمین
نہین ہی تا کہ جوالی اوسکا واسطے اور احشا کے خالی رہنے اور دفع اوسکو آسان ہووی اور اثنا عشری اسواسطے کہتے ہین
کہ اندر ہر اک جسم کے طول مین وہ آنت بارہ اونگل ہے صاحب جسم کی اونگلیونسی یعنے اگر سب اونگلیان برابر ملاکر
چوڑی چوڑی رکھکر ناپین تو وہ آنت بارہ اونگل ہوگی اوسیکے ہاتھہ سی اور روده صائم یعنی آنت روزہ دار اثنا عشری سے
پیوستہ ہی اور صائم اسوجہ سی کہتے ہین کہ ہمیشہ ثفل سے خالی رہتی ہے اور کچہہ اوسمین نہین ٹہرتا واسطے دو کام کے
ایک یہ کہ رگین ماساریقا کہ اثنا عشری سے ملی ہوئی ہین اکثر اس آنت سی بہی پیوستہ ہین پس جو کچہہ غذا سے اوسمین
ہوتا ہی وہ کہینچ لیتی ہین اور جگر کیطرف لاتی ہین اور آنت خالی رہجاتی ہے اور دوسرا کام یہ کہ منفذ پتہ کا کہ

صفرا اوس راہ سی طرف رودہ کے آتا ہے اور رودہ کو ثفل سے دہوتا ہی اور اوسکو دفع کرتا ہی اسی آنت مین
کُہلا ہوا ہے کہ اول اوسمین پہونچتا ہی اور وہان صفرای خالص ہوتا ہی کہ اوسکو جلد جلد دہوتا ہی پس بوجہ ان سببونکی
ہمیشہ یہ آنت ثفل سے خالی رہتی ہے اور حالت بیماری مین تنگ ہوجاتی ہی اور بند ہوتی ہی اور رودہ دقاق
یعنی آنت باریک ساتھ اوس آنت کی جو ابہی مذکور ہوچکی ملی ہوئی ہے اور یہ آنت لنبی ہے اور آپسمین لپٹی ہوئی ہے
اور پیچدار ہی اوسکی دو منفعتین ہین ایک یہ کہ ثفل جو اوسمین اوترے تو درازی مین اوسکی پہرتا رہے اور دیر تک
ٹھہرے تا کہ جو کچہہ ثفل مین سی واسطے غذای بدن کے درکار ہو ماساریقا کی شاخین جو آنتون سے پیوستہ ہین
اوسکو جذب کرین اور دوسری منفعت یہ کہ اگر یہ آنت اس شکل اور اس درازی کی نہوتی تو ثفل سیدہا اوترجایا کرتا
اور جلد باہر نکلتا پس جو ثفل لائق غذا کے ہوتا ساتھ اوس ثفل ناکارہ کے نکلجایا کرتا اور اس سبب سے آدمی کو جلد
طرف غذا کے حاجت ہوتی اور جسوقت کہانا کہاتا اوسیوقت واسطے حاجت کی اوٹھہ کہڑا ہوتا اور کہانا کہانے
اور واسطے حاجت کی اوٹہنے سے اور کام دنیا کے نکرسکتا اور طرف مہمات اور مصالح عالم کے نہ پہونچ سکتا کام
اوسکا مانند کام ڈہور بیلون کے کہانا اور ہگنا ہمیشہ رہا کرتا اور ان تینون آنتون کو امعاء دقاق کہتی ہین اور
گوہر ان آنتونکا نہایت لطیف ہی اور رقیق اسوجہ سی کہ جو ثفل ان آنتونمین اترتا ہی ہنوز اوسمین وہ کیلوس جو غذا کی
لائق ہے بہت ہوتا ہی جناب باری نے ان آنتونکو اسی واسطے رقیق پیدا کیا تا کہ حرارت اور احشا کی اوسمین تمامہ
پہونچے اور باقی غذا جو اوسمین ہی ہضم ہوجائے اور چونکہ ان آنتونمین حرارت بہت ہی اور رقیق ہین اوسکی ظاہر پر
چربی نہین ہے اور اندر کے مقامات مین اون آنتون کی رطوبت ہی چپٹنی والی مشابہ لعاب گاڑہی رینٹ کی
تا کہ تیز چیزین اونکو نہ چھیلین اور بعد ان تینون قسمون کے کہ بیان ہوچکین اور نوع آنتونکی ہے کہ اونکو امعای غلاظ
کہتی ہین یعنی موٹی آنتین اور اگرچہ کیلوس کہ واسطے غذای بدن کے سزاوار ہے ان آنتونمین کم اوترتا ہی مگر اوس سے
خالی بہی نہین ہین اور رگین ماساریقا کی اندکے اوسمین ملی ہین تا کہ اوسکو اوس سے جدا کرین پس ان موٹی
آنتون سی پہلی آنت اعور ہی یعنے یک چشم اور اعور اوسکا نام اسلئے ہے کہ ایک منفذ سی زیادہ نہین ہے کہ اوس
منفذ مین جاتا ہی اوسی منفذ سی نکل آتا ہے یعنی واسطے مدخل اور مخرج کے ایکہی راستہ ہی اور وہ آنت مانند
ایک تہیلی کے ہی اور نہاد اوسکی داہنی طرف ہی اور اندکے میل اوسکا پشت کیطرف ہی اور اوسمین دو منفعتین
ہین ایک منفعت یہہ ہی کہ فضولی ثفل کو یہہ کیسہ مانند خزانہ کی ہے اور دوسری منفعت یہہ ہی کہ یہہ کیسہ
مانند معدہ دیگر کی ہی اور آنتون کے لئے جو اوسکی نیچے ہین اور نسبت اوسکے ساتھہ اور آنتون کے مانند نسبت
معدہ کی ہی ساتھہ تمام آنتون کے اسواسطے کہ وہ مانند معدہ دیگر کے ہی اور جو چیز کہ معدہ کی اندر کچی رہ گئی
ہو اوس آنت مین جاکر پکجاتی ہے بوسیلہ حرارت جگر کی اس سبب سے بہتر یہہ ہی کہ میلان اوسکا

داہنی طرف ہوتا کر اندر کیطرف سے نیچے جگر کے پٹے ہے اور دراز ہے تمام جگر سے اسکی طرف پہونچی اور اس آنت کو لیے ایک منفذ کافی ہے اسلیے کہ ہضم اوسکی [illegible] باہر نکلے اور بیماری قتق میں اکثر یہی آنت ہوتی ہے [illegible] سے بند نہیں ہوتی نہیں ہے اور بعد اوسکے آنت تہوڑی ہے اور وہ آنت سونی ہے اور اعور سے پیوستہ ہے اور جس مقام پر اوس سے گذری ہے اوسجگہ داہنی طرف میلان کئے ہوئے ہے کہ ساتھ جگر کے نزدیک سے پہر بائیں طرف کو پہر گئی ہے اور میل نیچے کیطرف کئے ہوئی ہے نزدیک بائیں ران کی جڑ کے اور پہر داہنی طرف کو پہر گئی ہے برابر مہرہ قطن تک اور میل بہی نیچے کیطرف کئے ہوئے ہے اور جسوقت بائیں طرف آئی ہے تو نزدیک تلی کے پہونچی ہے اور وہاں تنگ ہو کر ملگئی ہے اسی سبب سے ہے کہ جب تلی پر ورم ہوتا ہے تو ثقل اور ریح مثانہ آنت سے نکل نہیں سکتی اور حاجت اس امر کی ہوتی ہے کہ بائیں پہلو کو ملیں نزدیک اخراج کے تاکہ مدد دیوے اور برخروج کے اور منفعت اس آنت کی وہی ہے جو منفعت اعور کی ہے اور اللہ تعالی نے اس قولون آنت کو اعور کے نیچے رکہا ہے تاکہ اعور سے جو کچھ خام اسمیں آئی ہے خوبی پختہ ہوجائے اور شاخیں ماساریقا کی اوسکو جذب کریں اور جگر کیطرف لیجائیں اسلیے جسم حیوان کا جو کچھ غذا کے واسطے سزاوار ہے اوسمیں سے حصہ کامل حاصل کرے اور اوس سے قوت پائے اور کچھ ضائع نہو اور نام قولنج کا اسی آنت کے نام سے نکلا ہے اور بعد اوسکے مستقیم آنت ہے یعنی سیدہی ہے اور یہ آنت سب آنتوں سے آخر ہے اور قولون سے ملگئی ہے اور یہ آنت کشادہ ہے اور سیدہی کمر کی طرح بیچ میں ہے اور اوپر مہرہ قطن کے تکیہ کئے ہوئے اور فراخی اوسکی فراخی معدہ کے نزدیک ہے اور بعض لیفیں اس آنت کی جاذبہ لیفیں ہیں تاکہ اور آنتوں سے جذب کر سکتے ہیں اور ہمسایہ اپنے کو پاک کر سکتی ہیں خصوصاً قولون کو کہ نیچے اوسکے ہے اور ساتھ اوس خمیدگی کے ہے جو نزدیک ہو چکی پیدا کرنیوالے نے اس غرض سے جاذبہ لیفیں اوسمیں پیدا کیں کہ ثقل کو ساتھ قوت کے کہینچیں اور اوسکو آنتوں سے بہت کشادہ پیدا کیا کہ جسوقت آدمی کو حاجت ہو اور کسی وجہ سے اوٹہہ نہ سکے تو ثقل کے لیے ایسا مقام ہے کہ اوسمیں جمع ہو جائے کیونکہ وہ آدمی جسوقت اور کاموں سے فارغ ہو کر واسطے حاجت کے اوٹہے ایکبار فراغت پائے اور دفع اوسکو بآسانی کر سکے اس سبب سے کہ یہ ظاہر ہے کہ بہت ثقل کا دفع کرنا نہایت آسان ہوتا ہے اور تہوڑے تہوڑے کا دفع کرنا دشوار ہوتا ہے اسلیے کہ بہاری چیز اور بہت سی بسبب اپنے بوجہ کے جلد اوترتی ہے اور تہوڑی چیز ہلکی دیر میں باہر آتی ہے اور ان تینوں آنتوں کے اوپر چربی ہے کہ حرارت کو اوسکے اندر نگاہ رکہتی ہے کہ اوسکو ہضم [illegible] باہر ہے اور سب آنتیں ساتھ رباطات کے پشت کی طرف سے پیوستہ ہیں کہ ہر ایک نہایت بہتر جا سے اور سب آنتیں دو تہہ ہیں یعنی دوہری ہیں تاکہ ثقل کے تحمل کرنے میں قوی ہوں اسلیے کہ اگر ایک پرت

کوئی آفت پہونچے تو وہ سراپرت صحیح وسالم برقرار رہے اور جاننا چاہیے کہ لفظ جب تک اعور اور قولون مین نہین آتا ہے عفونت نہین قبول کرتا ہے اور کدو دانہ کیڑے اعور آنت مین پیدا ہوتے ہین اور تشریح اون عضلونکی جو آخر آنت مستقیم کی ہین آخر باب دوم جزو دوسری سے اس گفتار کے عضلونکی تشریح مین بیان کی گئی ہے

باب ۱۴ چودہوان پانچوین گفتار سے گردہ کی تشریح مین ہے گردے دو ہین ایک داہنی طرف اور ایک بائین طرف اور شکل ہر ایک کی مانند آدہے دائرہ کے ہے اور مقام اونکا نیچے پشت کی ہے جس مقام کو کمر کہتے ہین اور ہر ایک گردہ ساتھ ایک رباط کی مضبوط کیا گیا ہے اور ہر ایک گردہ کو ساتھ جگر کے ایک رگ کا پیوند ہے اور پانی جو خون مین ملکر جگر سے باہر آتا ہے اسجگہہ خون سے جدا ہو جاتا ہے اور اس رگ کی راہ سے گردہ مین آتا ہے پس کام گردہ کا یہ ہے کہ اوس پانی کو اپنی طرف کہنچتا ہے اور نزدیک بعضے طبیبون کے ایسا ہے کہ یہ رگ گردہ سے اوگی ہے اور جگر کے نزدیک آئی ہے اور ساتھ اوس رگ بزرگ کے جو پشت جگر سے اوگی ہے پیوستہ ہے پس وہ پانی کو چوستی ہے اور گردہ کیطرف لاتی ہے اوسکا نام عنق الکلیہ ہے یعنے گردن گردہ کی اور یہ درست ہے اسلیے کہ جسوقت گردہ کا کام یہ ہو کہ پانی کو خون سے جدا کرے اور اپنی طرف کہنچے تو بہتر یہ ہونا چاہیے کہ یہ رگ جو آلہ اوسکا ہے ایک جزو اوسکا ہووے اور ایک گروہ کے نزدیک یہ ہے کہ یہ رگ اوس بزرگ رگ سے اوگی ہے اور گردہ کے نزدیک گرد آئی ہے اور ساتھ اوسکے پیوستہ ہے اور ان دونون رگون کو جو دونون گردونکی طرف آتی ہین طالعین کہتے ہین اور اوپر دونون قولون کے آلہ جدا کرنے پانی کا خون سے یہ دونون رگین ہین کہ ان رگونمین ہوکر گردہ مین جاتا ہے اور تشریح ان رگون کی چوتھی باب مین چوتھی جزو سے اس گفتار کے بیان کیگئی ہے اور اسی طرح ہر گردہ سے ایک رگ اوگی ہے اور نزدیک مثانہ کے آتی ہے اور اوس سے پیوستہ ہے اور گردہ اون رگونکی راہ سے پانی کو طرف مثانہ کے بہیجتا ہے اور ان رگون کا نام طبیبون نے حالب رکھا ہے اور جہلی پٹہے سے اوسمین کہنچی ہوئی ہے تاکہ حس دیوے اسلیے کہ اوسکا گوشت بیحس ہے لیکن بسبب اوس پٹھے کے جہلی پر اوسکی ہے حس پاتا ہے اگر گوشت اوسکا حس رکہتا تو جلن اور تیزی صفرا سے کہ ساتھ پانی کے آتا ہے باخبر ہوتا اور اوسکو نگاہ نرکہہ سکتا یعنے وہ گردہ پانی کو روک نہ سکتا اور جلد طرف مثانہ کے بہیجتا اور مثانہ بھی نگاہ نرکہہ سکتا اور اوسکے سبب سے آدمی ہمیشہ بیماری تقطیر البول یعنی چنگ پیشاب اور سوزش گردہ اور مثانہ سے رنجیدہ اور تکلیف مین رہتا پیدا کرنے والے نے اسیواسطے گوشت گردہ کو بے حس مخلوق فرمایا تاکہ تیزی صفرا سے کہ ساتھ پانی کے اوسمین ملکر پہونچے بیخبر ہووے کہ اوس پانی کو اتنا نگاہ رکہہ سکے کہ اوسمین پختہ ہو جانے اور بسبب سردی اور تری مزاج گردہ کے تیزی اوس پانی کی ٹوٹ جائے اور جسوقت وہ پانی مثانہ مین جاوے مثانہ اوسکو نگاہ رکہے جب تک آدمی باختیار خود پیشاب نکرے اور گوشت گردہ کا سخت اور اگندہ ہے تاکہ سوای پانی پتلے کے

اور کوئی شے اندر نکرتے اور وہ مدد رگردون سے اسلیے پیدا ہوئے کہ جسم انسان کا اگرچہ ایک ہی لاکن اکثر اعضا
دوگانہ بھی ہین اور ہڈیان اور پٹھے اور عضلے اور رگین اور شرائین اور دماغ دو دو قسم ہین بعضی داہنی طرف ہی اور
بعضی بائین طرف مانند دو جسم کے ہین اس سبب سے واجب کیا کہ گردہ بھی دو ہون تاکہ ہر ایک ایکطرف سے کام
اپنا تمام کرے اگر ایک گردہ ہوتا تو بغیر اسکے دوسرے کے معلوم ہوتا تمامہ واسطے کام اپنے کے قیام نکر سکتا اور جگہ
اوسکی یا درمیان مین پشت کی مہرہ کے ہوتی یا داہنی طرف یا بائین طرف اگر درمیان مہرۂ پشت کی ہوتی تو
وہ گردہ معدہ اور آنتون کو تکلیف دیتا اور آدمی پیٹھ سیدھی نکر سکتا اور جسوقت خم دیتا تو گردہ درد کرتا اور اگر وہ
گردہ داہنی طرف ہوتا اور حجم ایک کا مانند حجم دو کے ہوتا تو ساتھ جگر اور اعور آنت کی مزاحم ہوتا اور اسی طرح اگر
بائین طرف ہوتا تو قولون آنت سے مزاحمت کرتا علاوہ اسکے جس طرفسے کہ ہوتا جسم آدمی کا اوسکی وجہ سے سیدھا نہو سکتا
اور گردہ کیطرف جسم کا میلان رہا کرتا اور معلوم کرین کہ دایان گردہ بائین گردہ سے اونچا ہی واسطے دو کام کے ایک
کام یہ کہ آنت اعور داہنی طرف رکھی ہوئی ہے تو واجب ہوا کہ گردہ دایان اونچا ہووے واسطے دو کام کے ایک
یہ کہ ساتھ جگر کے نزدیکی رہے اور اپنے کام مین قیام کرے اور دوسری تاکہ جگہہ آنت اعور کی کشادہ رہے سو اسلئے کہ
یہ اعور آنت ہی کہ کبھی خالی ہوتی ہے اور کبھی بھری ہووے جسوقت بھرتی ہے تو بضرورت جگہہ اوسکی کشادہ ہونی چاہیے
اسوجہ سے واجب ہوا کہ گردہ دایان بائین گردہ سے اونچا ہو اور دوسری یہ کہ تلی جو بائین طرف ہی اور خزانہ سودا کا اور
سودا گاد خون کی ہے اور منفذ اوسکا نیچے کیجانب ہی چنانچہ تشریح مین جگر کے مذکور ہو چکا ہے پس واجب ہوا کہ
مقام تلی کا جگر کے برابری سے نیچا ہووے تاکہ خلط سودا جگر سے تلی مین آسکے اور مقام تلی کا واسطے جگر کے نیچے ہونا
چاہیے اور قولون بھی نیچے کی تلی کے ہی تو مصلحت بغیر اوسکے نہ تھی کہ جگہہ بائین گردہ کے نیچے ہو تاکہ تکلیف تلی اور قولون سے
آزاد رہے اور آثار رحمت الٰہی سے ایک بات یہ بھی ہے کہ آدمی اور اور جانورون کے بدنمین گردہ پیدا کیا اور اوسکو
قوت جدا کرنے پانی کی خون سے عطا فرماتی تاکہ اوس پانی کو اپنی طرف کھینچے اور طرف مثانہ کے بھیجے اور مثانہ باہر
دفع کرے اسلیے کہ پانی غذا نہین ہی لیکن مرکب غذا کا ہے اور فائدہ پانی کا یہ ہی کہ کھانا جو معدہ مین ہوتا ہے اور
اوسمین پکتا ہی اور کیلوس بنتا ہی صحبت سے پانی کے شاخون ماساریقا اور رگون باریک سے جو جگر کے اندر ہین گذر کر
جگر سے باہر نکلتا ہی اور پھر احتیاج اور ضرورت پانی کی نہین رہتی اور جگر اوس پانی کو ساتھ مدد قوت جاذبہ کے
اون دو رگونسے جو گردہ سے ساتھ جگر کے پیوستہ ہین خون سے جدا کرتا ہے اور یہ دونون رگین اوس پانی کو چوستی
ہین اور گردہ کیطرف لاتی ہین اور گردہ اوسکو ساتھ قوت دافعہ کے طرف مثانہ کے دفع کرتا ہے اور اگر گردہ مین
قوت جدا کرنے اور کھینچنے اور دفع کرنے اوس پانی کے نہوتی تو غذا پانی مین ملکر اعضا مین پہونچتی اور آدمی ہمیشہ مستسقی
رہتا اور اسوجہ سے کہ شریف ترین اعضا دل ہے اور پھیپھڑہ بھی شریف ہی کیونکہ خدمت دل کی کرتا ہی اور ہمسایہ اوسکا ہے

پس غذا ان دونون شریف عضوونکی بہت صاف اور اچھی پکی ہوئی اور اعضا کی غذاسی ہونی چاہیے بلکہ ایسی ہونی چاہیے کہ اور اعضا پکانے مین اوس غذا کے مصروف ہون تاکہ دلکو محنت اپنی غذا پکانے کی بہت نکرنی پڑے اور پھیپڑہ بھی واسطے پکانے اور ہضم کرنے غذا کے بہت مشغول نرہے اس سبب سے خدا تعالی نے اوس رگ کو جو اون دونون عضوونکو غذا پہونچاتی ہے جگر سے طرف گردہ کے اوتارا اور پھر گردہ سے بڑا کر اور نیچے پہونچا کر پھر اوپر بڑا کر اور نیچے پہونچا کر پھر اوپر چڑہایا اور ان دونون عضوون پر پراگندہ کیا واسطے دو کام کے ایک یہ کہ تاکہ گردہ اوس غذا کو خوب صاف کرے اور پانی کو تمامہ اوس سے جدا کرے اور دوسری یہ کہ بسبب درازی راہ اور اوترنے اور چڑہنے کے وہ غذا تمام پختہ ہوجائے اور پکی ہووے اور صاف ہووے اون اعضا مین پہونچے اور بسبب اس رگ کے اکثر اتفاق ایسا ہوتا ہے کہ بیماریونمین ورم اور زخم گردہ کے موتہہ کا مزہ ناخوش ہوتا ہے اور وہ بیماریان دل اور پھیپڑہ اور آلتہاے نفس پر اپنا اثر کرتی ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ابخرے پلیدیون کے کہ زخم گردہ سے اوٹھتی ہین دل تک پہونچتی ہین اور خفقان اور غشی پیدا کرتے ہین چنانچہ ابوالحسن البرخی اوس مقالہ مین جو معالجہ گردہ اور مثانہ کی بیماریونمین ہے حکایت کرتا ہے کہ ایک بزرگ کو امیران دیلم سے ورم گردہ عارض ہوا بسبب تکلیف کے وہ مریض ہمیشہ ناخوش رہتا تھا وہ طبیب لکہتا ہے کہ مین معالجہ مین اوسکے بدل مصروف ہوا مگر اوسنے پرہیز کامل نکیا وہ ورم زخم ہوکر پہٹ گیا اور پیشاب کی راہ سے پیپ اور خون آنے لگا آخر پہر علاج کیا اور بہت محنت اور جانفشانی کی اور اوسکی دوا مین کی پس وہ زخم قریب درست ہونے کے پہونچا پہر اوس مریض کو اتفاق سفر کا کسی طرف ہوا دوسری مرتبہ گردہ اوسکا مجروح ہوا اور نوبت یہان تک پہونچی کہ تنگی سانس کی عارض ہوئی اور موتہہ مین بدبو آنے لگی اور پھیپڑہ اوسکا سڑ گیا آخر اسی علت مین وہ مرگیا

باب ۱۵ پندرہوان پانچوین گفتار سے مثانہ کی تشریح مین

ہے مثانہ پیشاب کی دفع ہونیکا آلہ ہے اور وہ ایک کیسہ ہے صفاق سے اور یہ صفاق کے لیے ایک استر ہے پٹہے سے اور یہ استر تینون جاذبہ اور ماسکہ اور دافعہ سے بنا ہوا ہے تاکہ یہ استر جذب اور امساک اور دفع تینون عمل کرے اور صفاق جو باہر کا ہے قوی ہے یعنے باہر کا طبقہ مثانہ کا صفاقی ہے اور ذی قوت تاکہ جسوقت مثانہ پانی سے بہر جائے تو ترنجیدہ نہووے اور پہوٹے تو صفاق طبقہ اندرونی کو کہ پٹہا ہے نگاہ رکہتا ہے کہ پہٹ نجائے اور اندر کے طبقہ مین عصب یعنی پٹہا اسلیے ہے کہ مثانہ پانی کی تیزی کو دریافت کرے اور قوت دافعہ واسطے اوسکے دفع کے مستعد ہووے کیونکہ اگر مثانہ کو ایسی حس نہوتی تو پانی کو دفع نکر سکتا اور تیزی اوسکی اوسکو چھیلتی اور ریح پیدا کرتی اور مثانہ اسواسطے پیدا کیا کہ آدمی پانی جو پیتا ہے اوسکی مقدار بہت ہوتی ہے اور گردہ اوسکو بتفاریق خون سے جدا کرتا ہے پس بضرورت اوسکے لیے ایک حوض ہونا چاہیے کہ وہ پانی بتفاریق اوسمین جمع ہو کہ ایکبار کی آدمی اوسکو اپنے اختیار سے دفع کرے وہ حوض مثانہ ہے

اگر مثانہ نہوتا تو دو چیز سے چارہ نہوتا ایک یہ کہ گردہ بہت بڑا ہونا چاہیے تھا تاکہ پانی اوسکی تجویف مین جمع ہوتا اور یہ ممکن نہوسکتا اسلیے کہ معدہ اور جگر اور تلی اور آنتون کو جگہہ نہوتی اور دوسری یہ کہ پانی جس طرح بتفاریق خون سے جدا ہوتا ہے تو بتفاریق دفع بھی ہوتا اور آدمی ہمیشہ چنگ پیشاب کی علت مین مبتلا رہتا اسلیے جناب باری عز اسمہ نے مثانہ کو واسطے دو مصلحت بزرگ کے مخلوق فرمایا ایک یہ کہ جگہہ اوپر والے اعضا کے تنگ نہو اور دوسری مصلحت یہ کہ آدمی چنگ پیشاب کی علت سے محفوظ رہے پس جو کوئی ان دونون باتون مین تامل کرے بزرگی نعمت اور اثر رحمت الہی کو بخوبی دریافت کرے تبارک اللہ احسن الخالقین اور شکل مثانہ کی اوس کدو کی ہے اور دونون رگین گردہ کی کہ انکو براتج کہتے ہین مثانہ کے اندر آتی ہین اور ایسا حال نہین ہے کہ جہانتک وہ براتج رگین مثانہ مین گئی ہین راہ پانی کی سیدھی مثانہ مین کشادہ ہے بلکہ اول جرم عضلاتی سے دو منفذ کشادہ ہین پھر وہ دونون منفذ درمیان عضلاتی اور عصبی کے کھلے ہوئے ہین اوپر درازی مثانہ کے آخر ... نزدیک منفذ باہر نکلنے کی ہے اوسجگہہ دونون منفذ ایک ہوگئے ہین اور اندر کے طبقہ مین کشادہ ہوگئے ہین کہ پانی اوسجگہہ مثانہ مین داخل ہوتا ہے اور یہ منفذ یعنی یہ راہ پوشیدہ ہے اسواسطے کہ مثانہ کے اندر ایک جھلی ہے چھوٹی اور اوس راہ کے پیوستہ ہے اور موضہ پر راستہ کی لٹکی ہوئی ہے پس جسوقت پانی مثانہ مین جاتا ہے تو قوت اندر لیجانے کی اوس جھلی کو دور کرتی ہے اور جتنا مثانہ اونچا اور بلند ہوتا جاتا ہے راہ پانی کے نکلنے کی بند ہوتی جاتی ہے دو سببون سے ایک سبب یہ کہ جب مثانہ بھر جاتا ہے تو تنجاتا ہے اور کھنچتا ہے اور جسقدر کھنچتا جاتا ہے منفذ اندرونی بند ہوتا جاتا ہے اور دوسرا سبب یہ کہ وہ جھلی بھی موضہ پر منفذ کے پڑتی ہے پھر ممکن نہین کہ ایک قطرہ پانی کا نکل سکے اور مثانہ کی ایک گردن ہے کہ پانی اوس گردن مین ہوکر مثانہ سے نکلتا ہے اور مردون کے مثانہ کی گردن مین تین خم ہین اور عورتون کی مثانہ کی گردن مین ایک خم سے زیادہ نہین ہے اور یہی سبب ہے کہ مرد پیشاب سے اسقدر جلد فراغت نہین پاتے ہین جسقدر جلد عورتین اور تشریح مثانہ کی عضلونکی اپنے مقام پر بیان ہوچکی ہے واللہ اعلم بالصواب

باب سولھوان پانچوین گفتار سے خصیہ اور قضیب کی تشریح مین ہے

خصیتین کو پیدا ہونیکا آلہ ہے اور منی اوس خون سے پیدا ہوتی ہے جو سب اندامون سے آتا ہے اور اوسمین پہونچتا ہے اور اوسمین یعنی خصیہ مین پکتا ہے اور راہ اس خون کی اون رگون اور شریانون کی شاخون سے ہے جو سب اندامون مین ہین اور موضہ اون رگون اور شریانون کے بہت اوس مجری مین جا ملے اور کشادہ پیوستہ ہین تاکہ جسوقت ایک رگ کو جو نزدیک اس مجری کے ہے اگر کاٹین تو ایسا اثر ہوسکتا ہو جیسے بہت رگین کاٹی ہون پس اسی سبب سے ہے کہ جب آدمی کو خصی کرین وہ قوت جو پہلے خصی کرنے سے تھی کم ہوجاے اور چال اوسکی اور حرکت اوسکی جسکو خصی کیا ہے مانند حرکت عورتون کے ہوجاتی اور جرم خصیہ کا جنس غدود سے ہے

اور رنگ اوسکا سفید ہی مانند گوشت عورت کی چہاتیون کے اور خون جو اوسمین جاتا ہی او سی کے رنگ پر متغیر ہو جاتا ہی یعنی سپید ہو جاتا ہی پس سبب سفید ہونے دودہ اور منی کا یہ ہی اور وہ مجری کہ موضع شرایان اور شرایین سے اوسمین ہوسنہ ہین صفاق کے اندر ہے کہ پیرو کی ہڈی پر پوشیدہ ہی اور وہ جہلی جو صفاق سے آئی ہی دونون خصیون پر مشتمل ہے اور مجری منی کا اگرچہ مماس خایہ ہی ایسا ہی کہ گویا اوسی مین پیوستہ ہی اور نوع اوسکی جرم کی نوع جرم خصیہ سی نہین ہے بلکہ مانند موری کہ ہے درمیان خصیہ اور جڑ ذکر کے کہ عربی مین اوسکو اوعیہ منی کہتے ہین اور جو کچہہ اس اوعیہ سی مماس خایہ ہی ابتداکے فراخ ہے اور پہر کچہہ تنگ ہو گیا ہے اور پہر کشادہ ہو گیا پہر تنگ نہایت ہو گیا ہی اور یہ اوعیہ خصیہ کو نزدیک سے اندر کے اوپر چڑہ گیا ہے پہر طرف گردن مثانہ کے میل کیے ہوسنے ہی اور ذکر کے اندر آیا ہے اور نیچے مجری پیشاب کے ہی لیکن قضیب یعنی ذکر ایک عضو ہی رباطات اور پٹہون اور رگون اور وہ او شرایین سے مرکب ہی اور اوسمین کچہہ گوشت بہی ہے اور جڑ اوسکی ایک رباط ہی کہ پیڑو سے اوگی ہے اور اس رباط مین تجویفین بہت ہین جسوقت اون تجویف یعنی خالی مقامو مین ہوا بہرتی ہے تو ذکر کہڑا ہوتا ہے اور جسوقت وہ عضو مرخاستہ نہین ہوتا تو تجویفین بند ہو جاتی ہین اور نیچے اس رباط کی شاخین شرایین کی ہین اور پٹہے اوسکے عجز کے مہرون سے آتی ہین اور ان پٹہونکو حس نہین ہے کیونکہ یہ پٹہے قسم رباط سی ہین اور اندر قضیب کے تین مجری ہین ایک مجری پیشاب کا دوسرا مجری منی کا تیسرا مجری ودی کا اور یہ ودی پانی ہے کہ بعضے آدمیون کے جسم سے بعد پیشاب کے تہوڑا تہوڑا نکلتا ہی اور قوت کہڑے ہونے ذکر کی دل سے ہی اور حس اوسکی حرام مغز کے پٹہو سے ہی کہ اصل اوسکی دماغ سے ہے اور غذا اوسکی جگر سے آتی ہے اور شہوت مباشرت یعنی خواہش جمع کی جگر اور گردہ کی شرکت سے ظاہر ہوتی ہے بخلاف اور اصل سب کی دل ہی اور عضو ذکر اور خصیونکی اپنی اپنی جگہیان ہو چکی ہین واللہ الموفق

باب ١٧

سترہوان پانچوین گفتار سے رحم کی تشریح مین ہے

اصل خلقت مین رحم آلہ تولد عورت ہی جیسے قضیب مرد کا جسم مین آلہ اوسکا ہی اور شکل رحم کی مانند شکل قضیب اور خصیہ مرد کے ہی لیکن قضیب اور خصیہ ایک آلہ سے ظاہر تمام باہر نکلا ہوا اور رحم آلہ ہی ناقص اندر کے طرف گویا رحم مانند قضیب مقلوب کے ہی یعنی جیسے شکل اُلٹی قضیب کی ہوتی ہی ایسی صورت رحم کی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رحم بجای کیسہ خصیہ کے ہی اور گردن رحم کی بجای ذکر ہی اسلئے کہ قضیب ایک کالبد کے مانند ہی خاص گردن رحم کے لئے اور گردن رحم مثل غلاف کی ہے خاص قضیب کے واسطے گویا دونون یعنے قضیب اور رحم باندازہ ایک دوسری کے ہین اور جو ایسا اتفاق ہو کہ باندازہ ایک دوسری کے نہون تو دشمنی اور عداوت باہم ظاہر ہو اور شرح اوسکی معالجہ مین اوسکے مذکور ہو گی اور خصیہ عورت کا مانند خصیہ مرد کی ہے

لیکن خصیہ مرد کا بڑا اور گول ہوتا ہے اور کچہ درازی کیطرف میلان رکہتا ہے اور باہر نکلا ہوا ہی اور دونون
اسیصورت کی ایک کیسہ کے اندر ہین اور خصیہ عورت کا چہوٹا اور گول ہے کہ پہنائی کیطرف میل رکہتا ہی یعنے چپٹا
ہوتا ہی اور اندر کیطرف پوشیدہ ہی اور اسیصورت کے دونون خصیہ دونون طرف فرج کے رکہی ہوتے ہین اور
ہر ایک خصیہ پر غشا ہی جداگانہ پوشیدہ ہی مگر ایک دوسری سی جدا ہی اور جسطرح مرد کے خصیہ اور قضیب کی جڑ کے
بیچ مین ایک منفذ ہی دراز تر مانند موری کے کہ اوسکو اوعیہ منی کہتے ہین اسیطرح عورت کی بہی اوعیہ منی کا ہے
لیکن منفذ مرد کا خصیہ کیطرف سی اوپر چڑہا ہوا ہے اور ساتہہ اوس منفذ کے کہ رگین اور معالیق خصیہ اوتری
ہین نیچے اوترا ہے پہر خم یعنے ٹیڑہا ہو گیا ہے اور قضیب کی اوترا ہے اور عورت کی جسم مین اوس اوعیہ نے
خصیہ سی میل طرف تہیگاہ کے کیا ہی اور پشت خم تہیگاہ کیطرف ہی اور موہنہ طرف گردن رحم کے ہی تاکہ
منی اوس سے رحم مین داخل ہوتی ہے اور وقت مباشرت کی گردن رحم کی سیدہی ہوتی ہے اور گوہر
رحم کا ایک شی ہے سفید اور نرم اور بے حس مانند عصب کے اسلیے کہ اصل اوسکے گوہر کی عصبی ہے یعنی پٹہہ دار ہے
کہ اوسکو حس نہین ہی اور جسقدر ایام حمل مین بچہ بڑہتا جاتا ہے رحم اوسکے اندازہ کے موافق فراخ ہوتا جاتا
اور کہچتا جاتا ہے اور اوس بچہ کے بڑہنے سے کہچہ نہین ہوتا ہی اور جسوقت حمل سے فراغت ہوتی ہے تو رحم سکڑ جاتا ہی
اور عصب دماغی سے اندکے اوسمین شامل ہوا ہی اور مشارکت اوسکی ساتہہ دماغ کے اوسی عصب یعنی اوسی
پٹہے کی سبب سی ہے اور رحم نارسیدہ دوشیزہ کا یعنی لڑکی نابالغ کا رحم چہوٹا ہوتا ہے اور جب تک جوان بالغ
نہو تجویف اوسکی ناتمام نہین ہوتی ہے جس طرح پستان یعنی جب تک پوری جوان عورت نہین ہوتی ہے
بزرگی اوسکی چہاتیونکی جیسی چاہی کامل نہین ہوتی اور رحم دوشیزہ عورت کا یعنی نابالغ کا مثانہ سی چہوٹا ہوتا ہی
اور جب وقت حیض کا آتا ہے رحم اوسکا مثانہ کے برابر ہوتا ہے اور جسوقت بچہ جنتی ہے رحم مثانہ سے
بڑا ہو جاتا ہے اور ایام حمل مین موہنہ مثانہ کا سکڑ رہتا ہے اور بچہ جننے کی ہنگام مین کہلجاتا ہی اور شکل رحم کی مانند
شکل مثانہ کے ہی اور قعر اوسکا فراخ زیادہ ہی اور اندرون لب اوسکی مین ایک طوق ہی عصب سی یعنی پٹہہ سے
اور پیچہے اوسکے بہی طوق دوسرا ہی عصب سے پیچہے کیطرف اوسکے اور بقراط اور دیوفلس لکہتے ہین کہ اندر رحم کے
چار فرزونی ہین مانند سر پستان کے دو داہنی طرف سی اور دو بائین طرف سے اور جڑ اوسکی چکلی اور سرا اوسکا پتلا
ہوتا ہے اور دیوفلس لکہتا ہی کہ یہ فرزونیان مانند بواسیر کے ہین اور رحم درمیان مین مثانہ اور آنت مستقیم کے
رکہا ہوا ہے کہ آنت طرف مہرۂ پشت کی ہے اور رحم آگے اوسکے ہی اور مثانہ آگے رحم کے ہی اور یہ تینون
عضو رباطات سی مضبوط پیوستہ ہین اور اصل اون رباطات کی اوپر مہرۂ پشت او صفاق شکم کے ہے
اور اوپر پیڑو کی ہڈی کے استوار ہین اور رحم اوپر کیجانب سی مثانہ سی افزون ہے اور مثانہ نیچے کیطرف سی فزون

رحم سے ہی اور یہ فرو فی گردن مثانہ کی ہے اور درازی رحم کی نزدیک ناف کے ہے تر دیک منفذ
فرج تک اور یہ منفذ فرج کا گردن رحم کی ہی اور درازی اوس گردن رحم کی چھ اونگل سی کم نہین ہوتی ہے
اور گیارہ اونگل سی زیادہ نہین ہوتی اور کوتاہی اور درازی اوسکی مرد کے آلت کی اندازہ کے موافق
ہوتی ہے اور بسبب کثرت جماع کبھی دراز ہوجاتی ہے اور آلت مرد کا بھی کثرت مباشرت سی دراز
ہوجاتا ہے اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ آخر رحم کا بالای آنتو نپر پہونچتا ہے اور رحم دو طبقہ رکھتا ہے
ظاہری اور باطنی طبقہ باطنی یعنی اندرونی طبقہ بہت رگین رکھتا ہے کہ موںھہ اون رگون کے ہر ایک
مانند مغاک کے ہی یعنے گڑھے کی طرح ہی چنانچہ اون گڑھونکو یعنی اون رگون کے دھنون کو نقر الرحم کہتے ہین
غشا جنین اونہین سی مرتبط ہوتی ہے یعنی جھلی اوس بچہ کی جو رحم مین ہوا نہین گڑھون سے پیوستہ ہوتی ہے اور
حیض اسی جگہ سی نکلتا ہے اور غذا بچہ کی رحم مین اسی مقام سے پہونچتی ہے اور طبقہ ظاہری یعنی باہر کا
طبقہ رحم کا مانند ایک غلاف کے ہے اور اوسمین تجویف زیادہ نہین ہے اور اندر کے طبقہ رحم کی دو تجویفین ہین یعنے
دو خانہ ہین گویا دو رحم ہین مگر دونون کی گردن ایک ہی پس اسی سبب سی عورتین بعضی ایک شکم سے
دو بچہ جنتی ہین اور رحم چوپایون اور جانورون کے تجویفین یعنی خانہای رحم دیگر حیوانات کی موافق عدد پستان کی
ہوتی ہین اور اوسی قدر بچہ جنتی ہین اور کتابونمین اکثر مطالعہ کیا گیا ہے کہ یونان مین ایک عورت کو بیس بچہ تھے
اور وہ سب بچے اوس عورت کو چار دفعہ جنے تھے ہر شکم مین پانچ پانچ اور طبقہ اندر کا جاذبہ اور ماسکہ اور دافعہ
لیفون سی بنا ہوا ہے پس جسوقت حیض کا وقت آتا ہے رحم موٹا اور چوڑا ہوجاتا ہی گویا فربہ ہوگیا ہے اور
جسوقت عورت پاک حیض سی ہوتی ہے تو رحم سکڑتا ہے اور بند ہوجاتا ہے اور بوقت جماع کے جرم رحم کا
گردن رحم کے پاس آجاتا ہے بسبب خواہش طبعی کے کہ وہ جذب منی کا شائق ہے اور گردن رحم کی
مانند عضلہ کے ہی لیکن باطن اوسکا نرم اور گوشت دار ہی تا کہ قضیب کو آسیب پہونچے اور یہ گردن رحم کی درمیان
واقع ہی کہ اوسکے سبب سی دراز ہوسکتی ہے اور اندرون اوسکا نرم ہے اور جتنا فربہ ہوتا ہے نرمی اوسکی
کم ہوتی ہی اور گردن [illegible] ایک جھلیان ہین سخت سخت گو نسبی بھی ہوتین ہین کہ دوشیزگی
عبارت اوس سی ہے اور ازالہ بکارت اونہین جھلیون کے پھٹنے سی مراد ہے

گفتار چھٹی کتاب اول سے قوتون کے بیان مین ہے بطریق کلی باب پہلا چھٹی گفتار سے اس بات کی شناخت مین ہے کہ قوتین کتنی ہین [illegible] ہے کہ آدمی کے

جسم مین قوتین ہین اور فعل کہ دونون کو ساتھ ایک دوسری کے [illegible]
ہر ایک فعل ایک قوت سی ظاہر ہوتا ہے اور فعل تین قسم پر ہین طبعی حیوانی نفسانی اور جب فعل تین [illegible]

تو سمجھنا چاہیے کہ قوتین بھی تین قسم پر ہین اول قوت طبعی ہے دوسری قوت حیوانی تیسری قوت نفسانی جالینوس
اور دیگر اطباے حاذقین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ ان قوتون کے اعضاے خاص ہین کہ ہر ایک عضو معدن قوت
ہے اور ان اعضا کو اعضاے رئیسہ کہتے ہین اور قوت طبعی دو قسم ہے ایک قسم کا کام یہ ہے کہ غذا مین اپنا تصرف
کرتی ہے اور بدن کو ساتھ غذا کے پرورش کرتی ہے جس طرح اور جہان تک کہ ممکن ہے اور معدن اس قوت کا
جگر ہے اور دوسری قسم کا کام یہ ہے کہ گوہر منی کو خلطون سے جدا کرتی ہے اور پکاتی ہے اور لائق تولد فرزند کی اوس کو
کرتی ہے اور معدن اس قوت کا دونون خصیہ انسان کے ہین اور آلہ ان دونون قسمون کا ان دونون کا نیز
رگین ہین کہ جگر سے اوگی ہین اور تمام جسم مین پراگندہ ہوگئی ہین اور قوت حیوانی کی ایک قسم ہے اور کام اوسکا یہ ہے
کہ قوت زندگی اور قوت حرارت غریزی کو کہ مرکب حس و حرکت ہے تمام جسم مین پہونچاتی ہے اور جو کچھ اس قوت سے
طرف دماغ کے پہونچتی ہے اوسکے اندر پذیرائی حس و حرکت کی ہوتی ہے اور پھر اوس سے ساری بدن مین پہونچتی ہے اور
معدن اس قوت حیوانی کا دل ہے اور آلہ اوسکا شرائین ہین جو دل سے اوگی ہین اور تمام جسم مین پھیلی ہین
اور قوت نفسانی کی دو قسمین ہین ایک حس ہے اور قوت حرکت اور تمیز کی اور معدن اوسکا دماغ ہے اور آلہ اوسکا
پٹھے ہین کہ اوس سے اوگے ہین اور حرام مغز سے اوگے ہین جو خلیفہ اوسکا ہے اور سب جسم مین پراگندہ ہین اور ارسطاطالیس
کہتا ہے کہ معدن ان سب قوتون کا دل ہے لیکن فعل اونکے اور اعضا مین ظاہر ہوتے ہین جسطرح سے کہ
طبیب کہتے ہین کہ معدن حس کا دماغ ہے لیکن دیکھنا اور سننا اور سونگھنا اور چکھنا اور چھونا ہر ایک اندام مین
ظاہر ہوتا ہے اور درست یہ ہے جو ارسطاطالیس کہتا ہے

باب ۲ دوسرا بیچ گفتار سے طبعی قوتون کے بیان مین ہے

طبعی قوتین بعضی خادمہ ہین اور بعضی مخدومہ ہین یعنی بعضی ایسی ہین
کہ کام واسطے اور قوتون کے کرتی ہین اوسکا نام قوت خادمہ ہے اور بعضی ایسی ہین کہ اور قوتین کام اوسکا
کرتی ہین اوسکا نام مخدومہ ہے اور مخدومہ کی دو قسمین ہین ایک قسم ایسی ہے کہ تصرف غذا مین کرتی ہے
واسطے بقاے جسم کے اوسکی دو قسمین ہین ایک غاذیہ ہے اور ایک نامیہ ہے اور مخدومہ کی قسم دوسری یہ ہے
کہ تصرف کرتی ہے غذا مین واسطے تولد فرزند کے کہ بقاے نوع اوس سے ہے اور اوسکی بھی دو قسمین ہین ایک کو
قوت مولدہ کہتے ہین اور دوسری کو قوت مصورہ نام رکھتے ہین لیکن قوت غاذیہ یعنی قوت پرورش کرنیوالی
وہ ایک قوت ہے کہ غذا کو اوسکے احوال سے پھیرتی ہے اور مشابہ اور مانند اعضا کے کر دیتی ہے تاکہ جو
کچھ ہر ایک سے تحلیل ہوگیا ہو اوسکے عوض مین قائم ہو جائے اور قوت نامیہ قوت ہے کہ غذا کو اعضا کے اندر
بڑہاتی ہے تاکہ ہر ایک اندام ساتھ اوس اندازہ کے کہ چاہیے بڑہے اور فزونی درازی اور چوڑاوی مین سکے
ظاہر آوے کہ جس طرح بڑہنا چاہیے بڑہے اور تمام ہو اور اس فزونی اور بالیدگی کو نشو و نما کہتے ہین اور قوت

غاذیہ قوت نامیہ کی خدمت کرتی ہے اور غذا کو اعضا مین پہونچاتی ہے تاکہ نامیہ کام اپنا بخوبی کرے اور غاذیہ کبھی غذا کو اوسی
چیز کے برابر جو کہ تحلیل ہوا ہے بدلا اوسکا پہونچاتی ہے اور کبھی کم تر اوس سے پہونچاتی ہے اور کبھی زیادہ اوس تحلیل سے پہونچاتی
ہے پس اگر زیادہ پہونچاتی ہے اور اوس سے نشو ونما یعنی جسم کا بڑہنا ہوتا ہے ولیکن بعد اوسکے کہ عضو تمام ہو گیا ہو اگر چیز زیادہ پہونچاوے
پہر ہو وہی [illegible] تو ذبول ظاہر ہوتی یعنی اعضا کا گہلنا اور اوس سے مراد وہی جسکو کاہش
[illegible] قائم ہے اور کام قوت غاذیہ کا تین طرح پر ہے [illegible]
غذا کا حاصل کرتی ہے اور وہ خون ہے کہ گوشت بن جانے والا ہوتا ہے اور دوسرا کام یہ ہے کہ غذا کو اندام مین پیوستہ کرتی
اور تیسرا کام یہ ہے کہ جب اعضا مین پیوستہ کرتی ہے تو غذا کو مشابہ اور مانند اون اعضا کے کرتی ہے اور یہ تینون
قوت غاذیہ کے ہین اور کام ان چارون کا بھی ہونا ضروری ہے تاکہ کام اون تینون [illegible]
اور ان چار قوتون مین سے جو کہ قوت غاذیہ کے ہین ایک جاذبہ ہے اور وہ قوت ہے کہ غذا کو جذب
کرتی ہے اور دوسری قوت ماسکہ ہے اور وہ قوت ہے کہ غذا کو نگاہ رکہتی ہے اور تیسری قوت ہاضمہ ہے اور ہضم
بہی کہتے ہین اور وہ قوت ہے کہ غذا اوسکے احوال سے پہیرتی ہے اور چوتہی دافعہ ہے اور وہ قوت ہے کہ فضول [illegible]
جسم سے باہر کرتی ہے [illegible] ہر ایک اندام میں [illegible] یکسان [illegible] یہ چار قوتین ہین [illegible]
ہر اندام کی جو کچھ اوسکو چاہیے غذا سے طرف اپنی کہینچتی ہے اور اوسکو نگاہ رکہتی ہے [illegible] فضول کو
[illegible] جسوقت کہ یہ چارون قوتین کام اپنا تمام کرتی ہین [illegible]
تمام ہوتے [illegible] طرح سے نوع اول حاصل کرنا گوہر غذا کا ہے اور وہ خون [illegible] او خواست
ان کا [illegible] ہوتا ہے اور وہ تقصیر تین مقامون سے سرزد ہوتی ہے ایک قوت مغیرہ معدہ ہے کہ طعام کو
ہضم نکر سکے [illegible] کو جیسا کہ چاہیے درست نکر سکے اور دوسری قوت مغیرہ جگر سے [illegible]
اور خون کو جیسا [illegible] چاہیے اور جس طرح کا چاہیے نہ بنا سکے اور [illegible] دونون کام ان دونون اعضا [illegible]
عام ہے [illegible] سب اعضا کے اور تیسری قوت جاذبہ اوس اندام سے اندام کہ غذا اوسکی نہین [illegible]
اوس سبب سے کوئی علت عارض ہو کہ اوسکو زبان یونانی مین اطروفیا کہتے ہین اور عربی [illegible] عدم الغذا
یعنی نہ پانا غذا کا اور نوع دوسری [illegible] غذا کو جو اندام مین پہونچی ہے اوسمین پیوند کرتی ہے پس جسوقت قوت یہ کام
نسق واجب پر ظاہر نہووے تو استسقا لحمی عارض ہوگا اور تقصیر اس کام مین قوت مغیرہ سے ہوتی ہے اور
دافعہ سے بہی اسوجہ سے کہ اس علت مین حاصل ہونا غذا کا ہے اور اندام مین پہونچنا اوسکا ہے لیکن پیوستہ
ہونا اور مشابہ اور مانند اون اعضا کے ہوتا نہین ہے اور باہر کرنا بہی فضول کا اوسمین نہین ہے اور
نوع تیسری غذا کو جو اعضا مین پیوستہ ہوئی ہو مانند اور مشابہ اوسکے کرتی ہے اور اگر اس کام مین کچھ

خلل واقع ہو تو بیماری برص اور جھیپ کی ظاہر ہوگی اور یہ بھی تقصیر قوت مغیرہ کی سے ہے اسواسطے کہ
کہ اس علت مین حاصل نہونا غذا کا ہے اور اندام مین بھی پیوستہ ہوتا ہے لیکن انماؤ اسکو نہین ہوتی ہی اور
معلوم کرنا چاہیے کہ نشو و نما اعضا کے بڑھنے سے ہوتا ہی سب طرف سے جسطرح کوئی حیوان کہ مادر زاد ہو یا کوئی درخت
جو جمایا گیا ہو اور وہ پرورش پائی اور بڑھی اور ہر روز اندام اوسکے متغیر ہون اور بڑھنا درازی کا اور چوڑاؤ میں
اور موٹاپے مین بھی اور یہ امر بجز عنایت الٰہی کے نہین ظہور پاتا ہے کہ طبیعت کو یہ قوت عطا فرمائی ہے
کہ اون اجسام طبعی کو اس طرح پر پالتی ہے آگاہ ہین سب اس بات سے کہ صناع دینار جسوقت چاندی یا سونے
ٹکڑے کو بڑھانا چاہے اور اوسکو خوب کوٹے تو بڑی مشقت سے دراز اور چوڑا ہوگا لیکن موٹاپا اوس ٹکڑے کا
بہت کم ہوگا اور یہ کسی صانع مین قدرت نہین ہے کہ قدرتی سب چیزون مین سب طرف سے ظاہر ہو یعنی لنباؤ
اور چوڑاؤ اور موٹاپے مین سب طرح بڑھے پس یہ قوت سوای طبیعت کے کسی مین نہین ہے کہ ساتھ مدد
اور عنایت صناع بیچون کے اس طرح پرورش کرتی ہی اور یون بڑھاتی ہے اور اسی طرح معلوم کرین کہ
جاذبہ اور ماسکہ اور مغیرہ اور دافعہ قوتون کو جو مذکور ہو چکین چار کیفیتین درکار ہین کہ کام اون قوتون کا تمامی
کو پہونچے اور وہ کیفیتین سردی اور گرمی اور تری اور خشکی ہے اور رای بعضے متقدمین کی یون ہی کہ قوت جاذبہ
کو گرمی اور خشکی مدد دیتی ہی اور قوت ماسکہ کو سردی اور خشکی اور ہاضمہ یعنی مغیرہ کو گرمی اور تری اور دافعہ کو
سردی اور تری اور رای جالینوس کی باطل ہے اسلیے کہ طبیعت حیوان کی سردی سے مدد نہین چاہتی ہے
اور سردی سے افعال طبعی ظاہر نہین ہوتی ہین اور وہ کہتا ہی یعنے جالینوس کہ قوت جاذبہ جذب ساتھ
گرمی اور خشکی کے کرتی ہے اور قوت ماسکہ امساک ساتھ گرمی اور خشکی کے کرتی ہی لیکن ماسکہ کو حاجت
ساتھ خشکی کے زیادہ جاذبہ سے ہے کہ امساک اوسکی جہت سے کرتی ہے اور جاذبہ کو حاجت گرمی کی زیادہ ہے
کہ اوسکے سبب سے جذب کرتی ہے اور ہاضمہ اور دافعہ کو حاجت گرمی اور تری کی ہے لیکن ہاضمہ کو
حاجت گرمی کی بہت ہی اور دافعہ کو حاجت تری کی زیادہ ہے اور خلاصہ ان قولون کا یہ ہے کہ
گرمی ایک کیفیت ہے ... مدد دیتی ہے اور سردی بعضی قوتون کو بعرض مدد دیتی ہے اسلیے
کہ کام سردی کا یہ ہے کہ بعضی قوتون کو کام سے باز رکھتی ہے کیونکہ وہ ضد سب قوتون کی ہی اسلیے کہ
کام سب قوتون کا ساتھ حرکتون کے تمام ہوتا ہے اور یہ قوت جاذبہ اور دافعہ مین ظاہر ہے اور
قوت ہاضمہ مین کہ اوسکو مغیرہ کہتے ہین کام اوسکا یہ ہے کہ جو کچھ غذا مین سے غلیظ ہی گاڑھا ہی اوسکو
لطیف کرتی ہی اجزا اوسکے آپس سے جدا کرتی ہے اور اوس شے مین جو لطیف نہایت ہی
اور جو غذا نہایت لطیف اور پتلی اور روان ہو اوسکے ساتھ اوس غذا کے جو گاڑھی بہت ہی شامل کردیتی

اور پکاتی ہی اور قوام درست کرتی ہی اور یہ کام ہاضمہ کا سوای حرکت غذا کے تمام نہین ہوتا اور ماسکہ کہ غذا کو نگاہ رکھتی ہے کام اوسکا بھی حرکت کرنے لیفون سے ہی کہ ترچھی رکھی ہوئی ہین اون لیفون کو ہلاتی ہے اور گرد غذا کے لاتی ہے تاکہ اوسکو نگاہ رکھے اور سردی وہ کیفیت ہی کہ عضو مین خدر پیدا کرتی ہے یعنی حس دور کرتی ہی اور قوت کو مارتی ہے کہ وہ عضو سُن ہوجاتا ہے پس وہ سردی سبب کاموں اور حرکتوں سی باز رکھتی ہے اور وہ ماسکہ مین خلل کرتی ہی بعرض اور وہ یہ ہی کہ جسوقت ترچھی لیفین کہ آلہ ماسکہ کا ہین گرد غذا کے آتی ہین تو کچھ سردی اونکی یاری کرتی ہے تاکہ یہ لیفین اپنی جگہ قائم رہتی ہین اور یہ خلل ایسا فعل نہین ہی کہ قوت ماسکہ کے سب کامون مین مداخلت کرے بلکہ اونکو غذا کو نگاہ رکھنے کی حیثیت سے قائم رکھنا ہی اور آلہ واقعہ سردی سے یاری ہے مگر بعرض اور وہ یہ ہی کہ سردی ہوا اور ریح کو تحلیل سے مانع ہوتی ہی کیونکہ ریح اور ہوا مددگار دفع فضولوں کی ہے اور نیز سردی مددگار اون لیفون کی جو چوڑی چوڑی ہین اور آلہ دافعہ کی ہین اور خشکی ایک کیفیت ہی کہ جاذبہ اور دافعہ اور ماسکہ کے کام آتی لیکن جاذبہ اور دافعہ کے لیے اسواسطے درکار ہے کہ کام جاذبہ کا کھینچنا ہے اور کام دافعہ کا باہر کرنا ہے پس ہر دو نون کام ساتھ قوت کی تمام ہوتے ہین کہ خشکی مددگار اونکی ہوتی ہے پس خشکی ان دونون کامون کے لیے تری سے زیادہ ہونی چاہئے اسوجہ سے کہ تری سے سستی آتی ہے اور ماسکہ کو بھی خشکی ضرور ہے اور ہاضمہ کو بھی گرمی اور تری کام آتی ہے اور تری بہت درکار ہے اور سردی اور خشکی کم چاہیے اس بیان سے خوب واضح اور تحقیق ہوا کہ ماسکہ کو خشکی بہت چاہیے بنسبت گرمی کے اسلیے کہ حرکت اوسکے لیفونکی کوتاہ ہی اور حرارت واسطے حرکت کے ضروری ہے اور مدت سکون اوسکے لیفونکی ہمیات امساک پر سخت دراز ہے اور خشکی واسطے امساک کے ضرور ہی اسوجہ سے کہ جب ان سب عضوون پر تری چڑھ جاتی ہے تو ماسکہ اونکی ضعیف ہوتی ہے اور جاذبہ کو حرارت زیادہ درکار ہے اور جذب طبعی کی تین قسمین ہین ایک ساتھ قوت جذب کے جسطرح مقناطیس مین ہی کہ وہ جذب کرتا ہے لوہے کو اور دوسرے واسطے ضرورت خلا کے جسطرح جذب کرنا پانی کے زراقات مین اور تیسرے ساتھ قوت حرارت کے جسطرح روشنی فتیلہ چراغ کی تیل کو جذب کرتی ہے اور نیز دیا اہل تحقیق نے یہ بھی رجوع کرتی ہے بضرورت خلا اور حرارت مدد پہنچاتی ہے پس جسوقت ساتھ قوت جاذبہ کے حرارت مددگار ہووے تو جذب قوی اور تمام اور کامل ہوگا اور دافعہ کو خشکی زیادہ درکار ہے لیکن اوسکو تری چاہیے جتنی جاذبہ اور ماسکہ کے لیے درکار ہوتی ہے اور بعض دوسری قوتوں مخدومہ ہوتی ہین مولدہ ہے اور اوسکی بھی دو قسمین ہین ایک قسم ایسی ہی کہ پیدا کرتی ہی منی کو نر اور مادہ مین اور قسم دوسری جدا

کرتی ہے قوتون کو جو منی مین ہین پہر لاتی ہے اونکو ساتھہ تاثیر مختلف کے جو نسی ہر عضو کے عضو دیکر قسم صورت ظاہر لاتی ہے مزاج اعضای مفردہ کے کہ جو منی مین ہین اور پیدا کرتی ہے اسلیے کہ مزاج اعضای مفردہ مانند ہڈی کے دماغ اور ہڈیون اور پٹھون اور رگون شریانون وغیرہ کے ہر ایک جدا اپنی پکڑین تاکہ جسوقت قوت مغیرہ ساتھہ اوس مزاج کے پہونچے وہ عضو خاص ہوجاوے جیسا کہ آگے معلوم ہوگا تفصیل تمام اور یہ قوت منی مین ہے اسکا نام طبیبون نے مغیرہ اولی رکہا ہے اسواسطے کہ مغیرہ دو قسم ہے ایک قسم مغیرہ اولی ہے جیسا مذکور ہوئی اور دوسری یہ ہے کہ جدا اور تقویت کے ... مغیرہ ثانیہ ہے اور جسوقت کہ قوت مغیرہ اولی اوس جزو منی پر پہونچے کہ مزاج اوسکا گرم اور تر ہے اور گرمی زیادہ تری سے ہو تو گوشت دل کا ظاہر ہوگا اور جسوقت ساتھہ اوس جزو کے پہونچے کہ دونون کیفیت مین مثل دل ... گوشت جگر کا پیدا ہوگا اور اگر وہ قوت اوس جزو تک پہونچے کہ سرد اور تر ہے دماغ ظاہر ہوگا اور جسوقت اوس جزو تک پہونچے کہ تری کم ہو تو نخاع یعنی حرام مغز ظاہر ہوگا اور اگر ساتھہ اوس جزو کے پہونچے کہ مزاج اوسکا سرد اور خشک ہے اور خشکی کم ہے تو پٹھے اور رگین شرائین اور رگین اور وتر اور رباط اور غشا یعنی جہلی ظاہر ہوگی اور جسوقت ساتھہ اوس جزو کے پہونچے کہ خشکی زیادہ سب سے ہو ہڈی ظاہر ہوگی اور کام مغیرہ دوم کا اسی طرح ہے اگر کام مغیرہ اول کا یہ ہے کہ ان اندامون کو ظاہر لاتی ہے اور کام مغیرہ دوم کا یہ ہے کہ غذا کو ان اندامون مین لاتی ہے اور مانند اونکے کرتی ہے اور قوت مصورہ ایک قوت ہے کہ اوس سے صورتین اور شکلین اعضا کی ظاہر ہوتی ہین اور لنبا اور چوڑا اور بزرگی اور خردی اون اعضا کی پیدا ہوتی ہے بحکم قادر مطلق پس اس تمام مضمون سے جو بیان ہوچکا معلوم کرنا چاہیے کہ قوت غاذیہ اگرچہ مخدومہ کی اقسام سے ہے لیکن وہ بھی ایک وجہ سے خادمہ ہے کہ خدمت قوت نامیہ کی کرتی ہے اور قوت نامیہ بھی ایک وجہ سے خادمہ ہے کیونکہ غاذیہ اور نامیہ دونون خدمت قوت مولدہ کی کرتی ہین اور قوت مولدہ بھی خدمت مصورہ کی کرتی ہے اور یہ قوتین مادہ کو تیار کرتی ہین تاکہ قوت مصورہ کام اپنا بخوبی ظاہر لاسکے پس ان قوتون مین سے قوت مصورہ مخدومہ ہے مطلق اور باقی تین ایک وجہ سے خادمہ ہین اور ایک وجہ سے مخدومہ اور قوتین جاذبہ اور ماسکہ اور دافعہ تینون خادمہ ہین لیکن جاذبہ اور دافعہ دونو خادمہ مطلق ہین اور ماسکہ ایک وجہ سے خادمہ ہے اور ایک وجہ سے مخدومہ اسلیے کہ جاذبہ خدمت اوسکی کرتی ہے اور وہ خدمت مغیرہ کی کرتی ہے اور طبعی قوتون کا کام چند مقام پر ہوتا ہے اور کبہی کام سے باز رہتی ہین اونمین سے ایک متولدہ ہے اور دوسری قوت مصورہ ہے کہ منی مین ہے جسوقت کام اون دونونکا جس طرح اوپر بیان ہوچکا تمام ہوجاتا ہے تو وہ کام سے اپنے باز رہتی ہین اور کام اونکا فرزند شرینہ

فا طبیبون نے اختلاف کیا ہے اس بات پر کہ مولدہ اور مصورہ نفس ... سے خالی ہوتی ہین اوپر ...

گرم مزاج والونمین تیس ۳۰ دنکی عرصه مین تمام هوتا هی اور اگر اوس حد کی گرمی پر نهو تو پینتیس ۳۵ دنمین تمام هوجاتا هی
اور فرزند ماده مین کام اون قوتون کا چالیس دن مین تمام هوتا هی یه مدت کام مولده کی هی اور مصوره کے کام
مین بهت مدت نهین هی اسلیے که جسوقت ظهور شکلونکا مواد مین ظاهر هو جسی وه اوسی ساعت بحکم رب العالمین کام
اپنا کرتی هی اور معلوم کرین طبیعت کے جتنے کام هین اتفاقی هین اور بیهوده نهین هین لیکن عنایت ایزدی هی
که طبیعت کو یه سب قوتین جو مذکور هوئین عنایت کی هین اور قوتون کو وه وه کام بخشی هین که لکهنے سے باهر هین
آور دلیل اس امر کی که یه قوتین جسم مین موجود هین یه هی که جوڑا اور ماده باهم نزدیک هون اور کام دونونکا ظاهر
تو لذت دونون کو حاصل هوا اور نر اور ماده کو سوای شهوت بجالانی اور خواهش برلانے کے کوئی قصد اور کوئی غرض
دوسری نهین هے اور کسی طرح کا کچهه اندیشه نهین هی که پانی اونکا کهان جائیگا اور کیا هوگا اور اوس سے بچه
حاصل هوگا یا نهوگا اگر یه قوتین طبعی رحم مین نهوتین تو وه پانی ضائع هوتا اسلیے جناب باری نے رحم مین اون
قوتونکو قائم کیا که اوس پانی کو اوسیوقت روک لیوین اور نگاه رکهین اور اگر قوت جاذبه نهوتی تو غذا کسطرح
پهونچتی کیونکه کام اوسکا یه هی که خون کو باندازه اور لائق غذا کے جذب کرتی هی پس اگر وه نهوتی نطفه کیونکر بڑهتا
اور پرورش پاتا اور اگر وه قوت زیاده جذب کرتی تو نطفه اوسمین غرق هوجاتا یا کمتر جذب کرتی تو پرورش نپاتا
یا غذای غلیظ کو جذب کرتی تو نطفه شایسته نهوتا اور غذای لطیف کو جذب کرتی تو ماسکه اوسکے پیوسته
نهوتی اور مانند نهوتی اور اگر قوت مغیره اولی نهوتی تو منی یکسان سی چند اندام مانند دل اور دماغ اور هڈی
اور پٹهے اور رگون اور شرائین کے کیونکر ظاهر هوتا اور اگر قوت مصوره نهوتی تو شکلین اور صورتین اندامونکی
اور خالی هونا اور بهری هونا اور چهوٹی اور بڑی هونا اور سخت اور نرم هونا ایک منی یکسان سی کس طرح طرحکی
ترکیبین کس طرح ظاهر هوتین اور اگر قوت غاذیه اور نامیه نهوتی تو کیونکر خون حیض غذا اوسکی هوتا اور کسطرح
رحم مین پکتا اور بڑهتا یه سب تقدیر اور تدبیر اور عنایت الٰهی سے هی اور دلیل دوسری قوتون کی موجودگی پر
یه هی که هر طعام اور شراب پر اور هر دوا پر جو کهائی جاتی هے پهلی طبیعت آدمی کی اور قوتین اوسکی اعضا کی
اوسپر غالب هوتی هین اور اوسکو احوال سے پهیر دیتی هین اور وه آدمی کی طبیعت اور اوسکے اندامون کی
قوتون سے منفعل هوتی هے پس گرمی اور سردی اوسکی جسم مین ظاهر هوتی هی اس بات سے واضح هوتا هے که
طعام کو واسطے غذا کے متغیر کرنیوالی اور دوا کو کام مین لانیوالی اور اپنی جگهه پهونچانے والی اور منفعت
اوسکی ظاهر کرنیوالی طبیعت آدمی کی سے هے اور قوتین اوسکے اندامون کی کیونکه معلوم هے سبکو که جسوقت
طبیعت ضعیف هووی اور قوتین اپنے کام سے باز رهین تو بدن طعام سے غذا پاوے اور نه دوا منفعت
کرے یه اسوجه سے هے که مثلاً اگر قوت آدمی کے زخم سے گوشت نهین اوبهارتا اور نه بند ... مروه درست نهین

اور معلوم کرین منی جو رحم مین حاصل ہوتی ہے اوسکو عربی مین نطفہ کہتے ہین اور اوسپر چند روز گذرین جس طرح
خمیر نم کو ایکساعت رکھ چھوڑین اور اوس خمیر کے منھ پر مانند پوست کی ظاہر ہے اوسکو درمیان سے سخت زیادہ
اسی طرح نطفہ کے اوپر بھی ایک پوست پیدا ہوتا ہے اوسکو غشا کہتے ہین یعنی جھلی اور جب بڑا ہوئے اس غشا کو علقہ
کہتے ہین اور جب چند روز اوسپر گذرین اور مانند گوشت کے ہو جاتے اوسوقت اوسکو مضغہ کہتے ہین اور حمل بھی
نام اوسکا ہے اور جسوقت شکلین اور صورتین اور خطوط اعضا کی سب ظاہر ہون اوسوقت مین نام اوسکا جنین
ہوگا اور جب حس و حرکت ظاہر ہوا اوسکو حیوان کہتے ہین تبارک اللہ احسن الخالقین باب تفسیر اچھی گفتگو
سے تذکرہ مین قوت حیوانی کے ہے اور بیان نطفہ رحم کا معلوم کرین کہ آدمی جبتک
زندہ ہے دل کو اور شریانون کو جو اوس سے اوگی ہین دو حرکتین ہین ایک کو حرکت انبساط کہتے ہین اور
دوسریکو حرکت انقباض اور حرکت انبساط ایک حرکت ہے کہ دل اور شریانون کو باہر کیطرف اوبھارتی ہے
اور حرکت انقباض ایک حرکت ہے کہ دل اور شرائین کو اپنی طرف کیھنچتی ہے اور سمیٹتی ہے اور قوت حیوانی
وہ قوت ہے کہ یہ دونون حرکتین اوس سے متعلق ہین پس جس عضو مین قوت حیوانی پہونچتی ہے اوسکو حس و
حرکت بخشتی ہے اور غصہ اور خوف کی حرکتین بھی اسی قوت کے تابع ہین اسلیے کہ روح کو خوف کی حالت مین
حرکت انقباض ہوتی ہے اور غصہ کی عالم مین حرکت انبساط ہوتی ہے کیونکہ رنگ چہرہ کا غصہ کی حالت مین
بسبب حرکت انبساط کے سرخ ہو جاتا ہے اور خوف کی حالت مین بسبب حرکت انقباض کے زرد ہو جاتا ہے
اور واضح رہے کہ جس طرح طعام کے اجزا مین سے لطیف زیادہ وہ جزو ہے جو اندر جگر کے خون ہو جاتا ہے
اسیطرح لطیف زیادہ جزو خون کا دل مین جاکر روح ہو جاتا ہے پس قیاس روح کا ساتھ خون کے
مثل قیاس خون کے ہے ساتھ طعام کی یعنی جسطرح سے کہ خون لطافت طعام سے پیدا ہوتا ہے اسطور سے روح
بھی لطافت خون سے بنتی ہے اور جسوقت روح پیدا ہوتی ہے تو اوسی وقت قبول کرنی والی قوت کی
ہوتی ہے اور ساتھ اوس قوت کی قبول کرنی والی قوتون نفسانی وغیرہ کی ہوتی ہے اور روح اور اندام اور
قوت نفسانی نہین قبول کرتے ہین جب تک یہ وہ قوت نہووے اور اگر نفسانی قوتین کسی عضو سے دور ہو جائین
اور وہ قوت حیوانی نہ دور ہووی ہو تو وہ عضو زندہ رہیگا سب جانتے ہین اس بات کو کہ صاحب فالج
کی جسم مین قوت حس و حرکت کی نہین ہوتی ہے مگر وہ عضو زندہ اور سلامت رہتا ہے اور تباہ نہین
ہوتا اور عضو مردہ باوجودیکہ حس و حرکت کچھ نہین ہوتی جلد تباہ ہو جاتا ہے پس ظاہر ہے یہ بات
کہ عضو مفلوج مین ایک قوت ہے کہ زندگی اوسمین نگاہ رکھتی ہے تاکہ جسوقت بیماری اور علت دور ہو
حس و حرکت پھر آوے اور حالت فالج مین اسوجہ سے کہ قوت اوسکی ہمراہ ہوتی ہے تو وہ شائستہ

ف کیفیتون کی خاص چار ہین ... اس سبب سے ... قوتون مذکورہ کی تمام نہین ہوتی ... اگر ساتھ حرکت کے اور حرکت ... کہ تمام افعال ان قوتون کی ہے بدون کیفیتون ... ظہور مین نہین آتی ہے اور اس وجہ سے کہ ... ترین اشیا حرکت کی حرارت ہے ... بالذات حرارت اوسکی محتاج ہے اور ...

... لیکن ... حرکت ... ان دونون کا فعل ... [illegible]

قبول حس و حرکت اختیاری ہوتی ہی اور یہ قوت قوت غاذیہ نہین ہی اسلیے کہ اگر قوت غاذیہ [illegible]
قبول قوت حس و حرکت اختیاری کا کرتی تو چاہیے تہا کہ نباتات [illegible] حرکت اختیاری
ہوتی پس بخوبی واضح ہوا کہ وہ قوت اور ہی اور جسوقت ایک مزاج ظاہر ہو کہ لائق قبول حس و حرکت کا ہو
دونون قوتین ظاہر ہونگی اور اس قوت کو قوت حیوانی کہتے ہین اور جسوقت کہ روح ظاہر ہوتی ہی [illegible]
حس و حرکت اختیاری کو کرتی ہے اور وہ پہلی ایک قوت ہی کہ اوسمین پیدا ہوتی ہی [illegible] ساتہہ
اوس قوت کی قبول کرنیوالی نفسانی قوتون کی ہوتی ہی کہ [illegible] قوتین [illegible]
قوتونکا اول حال مین روح سے ظاہر نہین ہوتا ہے جس طرح طبیبون کے نزدیک قوت نفسانی سے
کہ محل اوسکا دماغ ہی حواس [illegible] کے ظاہر نہین ہوتے ہین جب تک قوتین دماغ سے حواس کے مقام
تک نہ پہونچین مانند آنکہہ اور کان اور ناک اور زبان کی سوا ہی اوسکے اور جسوقت ایک جزو روح کا
تجویف دماغ مین حاصل ہوا اور سمجہہ ایک مزاج کو قبول کرے کہ لائق [illegible] اوس قوت
حیوانی کے کہ اوسمین ہین ظاہر ہون اور جو کچہہ دلمین ہو اسی طرح [illegible] اصل
مین ہو اسی طرح ہر ایک جزو کہ اوس عضو مین ہو ایک مزاج قبول کرے اور اسمجہہ فعل اوس قوت
پہلی کا ظاہر ہو اور نزدیک طبیبون کے جب تک روح دماغ مین اور مزاج کو قبول نکرے شایستہ قبول
قوت نفسانی کی کہ مبدء حس و حرکت ہی نہووے اگرچہ مزاج اول نے قوت اول کو کہ قوت حیوانی ہے
قبول کیا ہی اور اسی طرح جگر مین اور اور اندامونمین ہر جنس کو افعال سے طبیبون کے نزدیک نفس
دیگر ہے اور ایک نفس نہین ہے کہ سب قوتین اوس سے ظاہر ہون لیکن سب کے مجموع کو نفس
کہتے ہین اور اگرچہ روح نے ساتہہ مزاج اول کے قوت اول کو قبول کیا ہے اور پایا ہی مگر تنہا ساتہہ
اس قوت کا اور دوسری قوتون کو قبول نہین کرسکتی ہے جب تک ہر ایک عضو مین اوسکے لیے
ایک مزاج خاص ظاہر نہووے اور طبیب کہتے ہین کہ قوت حیوانی اس سبب سے کہ بدن کو اور اعضا کو
لائق قبول حیات کا کرتی ہی اسلیے آغاز پہونچنے روح کا تمامی اعضا مین اوسی سے ہی اور آغاز حرکت انبساط
اور انقباض کا بہی اوسی سے ہی پس یہ قوت حیوانی زندگی تک انداموں کو فعل پذیر کرتی ہی اوسکا نام
عربی مین انفعال ہی اور وہ قوت حیوانی شریانونکو ہلاتی ہی اور سانس کی آمد و شد برقرار رکہتی ہے یہ دو
کام عمل مین لاتی ہی اسکا نام فعل ہے اور یہ قوت حیوانی ایک وجہ سے مشابہ قوت نفسانی کے ہی اسلیے
کہ اوس سے کام اور حرکتین متضاد ظاہر ہوتی ہین مثل حرکت انبساط اور انقباض کے اور ایک وجہ سے قوت
طبعی کے مانند ہی اسلیے کہ کام اوسکے بے قصد اوسکے ظاہر ہوتے ہین اور [illegible]

کہ آغاز قوتون اور حرکتون گوناگون کا اوس سے ہے پس یہ قوت حیوانی اولین اس مذہب کی موافق قوت
نفسانی ہے پس اگر قوت نفسانی اوسکو کہتے ہین کہ آغاز حس و حرکت اور قصد اور ارادت کا اوس سے ہے تو
یہ قوت نفسانی نہو گی بلکہ طبعی اوسکو کہین گے لیکن درجہ اوسکا برتر اوس قوت کی درجہ سے ہے کہ طبیب اوسکو
طبیعت کہتے ہین اگر طبیعت اوس قوت کو کہین کہ غذا مین جو تصرف کرتی ہے واسطے بقای شخص یا بقای نوع کے
تو اس قوت کو طبیعت نکہنا چاہیے لیکن جنس سوم ہوگی اور تحقیق ان سب امور کی ذمہ فیلسوف کی ہے
طبیب کی ذمہ نہین ہے واللہ اعلم بالصواب **باب چوتھا چھٹی گفتار سے قوتون نفسانی کے**
بیان مین ہے معلوم کرین کہ قوت نفسانی کی دو قسمین ہین ایک قوت حس کی ہے اور دوسری قوت
حرکت کی اور قوت حس کی بھی دو قسم ہے ایک کو حس ظاہر کہتے ہین اور دوسری کو حس باطن اور حس ظاہر پانچ
ہین ایک حس دیکہنے کی دوسری حس سننے کی تیسری حس سونگہنے کی چوتھی حس چکہنے کی پانچوین حس چھونے
کی اور معنی حس کے آگاہی پانا ہے کہ عربی مین اوسکو ادراک کہتے ہین اور شعور بھی اوسکا نام ہے اور ایک گروہ
کہتا ہے کہ حس ظاہر آٹھ ہین اسواسطے کہ قوت لامسہ یعنی چھونے کی قوت کو چار جانتے ہین اور حس باطن پانچ
ہین ایک حس مشترک ہے کہ لغت یونانی مین اوسکو بنطاسیا کہتے ہین دوسری قوت خیالیہ ہے اور نزدیک طبیبون کی
یہ دونون قوتین ایک ہین اور نزدیک حکیمون کے ہر ایک قوت علحدہ ہے لیکن حس مشترک وہ قوت ہے کہ
سب محسوسات کو پاتی ہے اور سب صورتین دریافت کی ہوئین اوسمین جمع ہوتی ہین اور قوت مخیلہ
ایسی قوت ہے کہ جو کچھ حس مشترک دریافت کرتی ہے یہ قوت اوسکو نگاہ رکہتی ہے اور بعد غیبوبت کے اوسکو
یاد دلاتی ہے جیسے گویا دوسری مرتبہ اوس چیز کو دریافت کیا ہے اور معدن ان دونون قوتون کا بطون مقدم
دماغ ہے یعنے جگہہ اونکی پہلا خانہ ہے دماغ کا لیکن آدہا خانہ آگے کا معدن حس مشترک ہے اور آدہا خانہ پیچھے کی طرف کا
معدن قوت مخیلہ ہے اور اعتبار اس بات کا کہ حس مشترک اور قوت ہے اور قوت مخیلہ کہ اوسکو نگاہ رکہتی ہے
اور ہے پانی سے قیاس کر لینا چاہیے اسواسطے کہ پانی مین قوت سب نقشون کی قبول کرنی کی ہے اور قوت
نگاہ رکہنی کی نہین ہے اور تیسری قوت مفکرہ ہے اور اوسکو متصرفہ بھی کہتے ہین اور جگہہ اوسکی اول بطن اوسط
دماغ ہے یعنے دماغ کے درمیان کے درجہ مین سے آگے کا حصہ ہے اور فرق قوت مفکرہ اور مخیلہ مین یہ ہے
کہ مخیلہ اوس صورت کو جو حس مشترک سے اوسمین پہونچتی ہین نگاہ رکہتی ہے اور مفکرہ اوس چیز مین تصرف کرتی
ہے جس شئے کو مخیلہ نے نگاہ رکہا ہے اور کبھی صورتین دیکھی گئین مین بعض دوسری صورتین کہ دیکھی ہین ملاتی
ہے اور عجیب و غریب ترکیبین اوسمین کرتی ہے مثلاً مانند ایک مرغ کے کہ سر بیل کا سا رکہے اور جسم ہاتھی کا اور بازو
مرغ کے ہے اور مثل اوسکے ترکیبین طرح طرح کی کرتی ہے اور کبھی تمام صورتون کو کہ دیکھین ہین جدا کرتی ہے

اور آپس سے علحدہ کرتی ہے اور اوسکا تخیل کرتی ہے مانند سر بے تن کے اور شل اوسکے اور قوت مخیلہ اور جانورنکو
بجای قوت مفکرہ کے ہے اور اونمین مفکرہ نہین ہوتی ہے بلکہ مخیلہ بھی اونکی ضعیف ہوتی ہے اور حس کی گمین صورتونکو
اتنی نگاہ نہین رکہتی جسقدر مخیلہ انسان کی نگاہ رکہتی ہے اور چوتہی قوت وہم ہے اور قوت مفکرہ آلہ اوسکی ہے
اور حیوان بسبب اس قوت کے حکم کرتا ہے کہ بہیڑیا دشمن ہے اور بچہ دوست ہے اور جو کوئی کہانے کو دیتا ہے وہ بھی
دوست ہے اور اوس سے نہین ڈرتا ہے اور نہین گریز کرتا اور دشمنی بہیڑیے اور دوستی بچہ سے کچہ محسوس نہین ہے
لیکن یہ قوت حکم کرتی ہے اور دشمنی اور درندگی گرگ کی بغیر دیکہے ہوے پہچانتی ہے اور یہ شناخت نطقی
اور عقلی نہین ہے لیکن یہ قوت شخص محسوس سے معنی نامحسوس کے دریافت کرتی ہے جس طرح دشمنی بہیڑیے کی
پہچانتی ہے اور آدمی بھی اکثر جگہہ اس قوت کو کام مین لاتا ہے اور معدن اس قوت کی آخر بطن اوسط دماغ
ہے یعنے مقام اوسکا دماغ کے درمیان کی خانہ مین سے اخیر کا خانہ ہے پیچہے کیطرف سے اور بعضے آدمی اس قوت کو
مخیلہ کہتے ہین اور فرق اس قوت مین اور قوت خیال مین یہ ہے کہ خیال صورتون دریافت کی ہوئین کو نگاہ
رکہتی ہے اور یہ قوت اور وہم حکم کرتی ہے محسوسات مین یعنی غیر محسوسہ یعنے محسوس سے معنی نامحسوس کے
شناخت کرتی ہے اور نام مین قوتون کے اختلاف نہین ہے مگر طبیب کو ان امور کی تحقیق سے کچہ کام نہین ہے
لیکن طبیب کو ان قوتونکا دریافت کرنا ضرور ہے اور کام ہرایک کا معلوم کرنا لازم ہے کیونکہ اگر کام مین کسی
قوت کی کچہ خلل پیدا ہووے تو طبیب علاج مین اوس عضو کے کہ محل اوس قوت کا ہے مشغول ہووے
اور قوت پانچوین حواس باطنی سے حافظہ ہے اور اوسکو مذکرہ بھی کہتے ہین اور جگہہ اوسکی اور محل اوسکا
دماغ کے اخیر کے خانہ مین سے آگے کا خانہ ہے اور یہ قوت حافظ خزانہ ہے وہم کا یعنی یہ قوت حفظ کرتی ہے
اور نگاہ رکہتی ہے معنی اون صورتون کے کہ قوت وہم نے اوسکو سپرد کیے ہین اور لیکن قوت حرکت کی
ایک قوت ہے کہ وہ تابع حکم وہم ہے اور اوپر ہم کہہ چکے ہین کہ وہم چیزون محسوس سے معنی نامحسوس کے پہچانتی ہے
اور حکم کرتی ہے کہ فلان چیز سودمند ہے اور فلان چیز زیانکار اور جسوقت وہم یہ حکم کرتی ہے تو نفس مین قصد
تلاش شے سودمند اور عزم دور کرنے شے زیانکار کا پیدا ہوتا ہے اور قوت محرکہ اوسی وقت عضلون اور
وترونکو ہلاتی ہے اور کبھی اس طریق پر کہ فائدہ مند کو تلاش کرتی ہے اور کبھی اس طرح پر کہ زیانکار کو دور
کرتی ہے تاکہ اوس سے بہاگے اور بچے اور خوف کرے اور معدن اس قوت کی دماغ کے اخیر خانہ مین سے
پیچہ کا خانہ ہے اور آلہ اس قوت کا پٹہے ہین کہ ساتھ عضلون کے پیوستہ ہین کیونکہ پٹہے سے عضلہ مین پہونچتی
ہے اور اوسکو ہلاتی ہے

باب ۵ پانچوان بیچ گفتار سے اعضا کے افعال مین سے

اور دریافت کرنے مین اس بات کی کہ ہر فعل کتنی قوتون مین تمام ہوتا ہے

ف معلوم ہوتا ہے کہ قوت محرکہ دو قسم ہے باعتبار و فاعل [illegible] لیکن باعتبار ایک قوت ہے [illegible] فاعل کو [illegible] حرکت [illegible] یعنی نافع کے [illegible] فی الحقیقت نافع ہو [illegible] فاعل کو گمان کرکے نافع ہے یا [illegible] طرف اوس چیز کو دور کر کے [illegible] فی الحقیقت یا گمان کرکے دور [illegible] اور یا [illegible] اور قوت [illegible] بھی کہتے ہین اور قوت مذکور سوای متخیلہ اور واہمہ کے ہے ۱۲ مفرح القلوب

معلوم کرین کہ فعل اول فعل معدہ کا ہے خواہش طعام مین اور یہ کام ساتھہ دو قوتون کے تمام ہوتا ہے
اسواسطے کہ اس کام مین قوت جاذبہ طبعی اور قوت حس کام مین آتی ہے تاکہ جسوقت قوت جاذبہ لیفون
کو کہ آلہ اوسکی ہے واسطے خواہش اوس چیز کے جسکو جذب کرتی ہے ہلاتی ہے اور نیز جسوقت قدرے سودا سے
تلی کے اندر سے معدے کے مونہہ پر پہونچتا ہے شہوت کو تیز کرتا ہے اور حرکت دیتا ہے اوسوقت بہونک
کہانے کی قوی ہوتی ہے جس طرح تیسری گفتار مین سودا کے حال کی شناخت مین لکہا گیا ہے اور دلیل
اس امر کی کہ یہ کام دو قوتون سے تمام ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر گذر اوس قدر سودا کا جو بیان ہوچکا ہے بستہ ہوجائے
اور اوس سے کچہہ بہی معدے کے مونہہ پر نہ پہونچے اگرچہ حاجت طعام کی ہو آدمی بہونکا ہووے اور خواہش
طعام کی ہرگز نہ ظاہر ہو اور کہانا جو کہایا جاتا ہے نگلنا بہی اوسکا دو قوتون سے تمام ہوتا ہے ایک قوت
جاذبہ طبعی سے اور دوسری قوت اختیاری سے اور کام قوت جاذبہ کا ساتھہ لیفون کے ہے کہ درازی
مین رکہی ہوئی ہین اور کام قوت اختیاری کا ساتھہ عضلہ حلقوم کے ہے اور جسوقت کہ ایک آلہ کام اپنا
نکرے ہر چیز کا نگلنا حلق کے اندر دشوار ہووے سبکو یہ بات معلوم ہے کہ جو چیز بدمزہ ہوتی ہے اور ناخوش مانند
دواؤن کے اور مثل اوسکی اوسوقت اگرچہ قوت اختیاری کام اپنا کرتی ہے مگر چونکہ قوت جاذبہ طبعی
اوس سے گریز کرتی ہے لہذا حلق مین جانا ہر ایک چیز کا دشوار ہوتا ہے اور اگرچہ آلہ جذب معدہ کا دراز
لیفین ہین مگر مری مین اور چوڑی چوڑی لیفین ہین پس جس شے کو دراز لیفین جذب کرتی ہین چوڑی لیفین
اوس چیز کو دفع کرتی ہین اور بہت نیچے اوتار دیتی ہین پس اگر خوب غور کیا جائے تو یہ کام بمدد تین قوتون کے
انجام کو پہونچتا ہے ایک ساتھہ قوت لیفون دراز کے دوسری ساتھہ قوت چوڑی لیفون کے اور
تیسرے قوت عضلہ حلقوم کے کہ آلہ قوت اختیاری کا ہے اور اسیوجہ سے ہے کہ قے کرنا اور کوئی چیز
معدہ سے اوگلنا دشوار اور مشکل زیادہ ہوتا ہے اس بات سے کہ کوئی چیز حلق مین اوتارین یعنی نگلین
اس جہت سے کہ نگلنا یعنے حلق مین اوتارنا تین قوتون کی یاری سے ہے اور اوگلنا دو قوتون کی امداد
سے ایک قوت چوڑی لیفونکی دوسری قوت اختیاری اور قوت اختیاری اس کام مین نہایت
سست اور ضعیف ہے بہ نسبت نگلنے کے کام کے اس سبب سے کہ اوگلنا طبعی کام نہین ہے اور اوپر
طبعی کے قہر کرنا ہے مگر جسوقت کوئی بری خلط معدہ کی اندر موجود ہو اور معدہ کو اوس سے تکلیف دیتی ہو
اوسوقت قوت دافعہ معدہ کیطرف دوڑتی ہے اور اوس خلط بد کو کبہی قے کے ذریعہ سے دفع کرتی ہے اور
کبہی آنتون کیطرف لیجاتی ہے اور گذرنا غذا کا رگون مین ساتھہ دو قوت کے تمام ہوتا ہے ایک قوت دافعہ
اس عضو کی کہ جسمین سے جاتی ہے دوسری جاذبہ اوس عضو کی جسمین کہ آتی ہے اور باہر جانا ثفل کا آنتون مین سے

اور پیشاب کی گذرگاہ ہوتی ہین وہ کام بھی بمدد اسی قوت کی تمام ہوتا ہے اور بعضے کام ایسے ہین کہ ایک ہی قوت اور
ایک ہی کیفیت کی سبب سے انجام کو پہونچتے ہین اور تمام ہوتی ہین جس طرح سردی قوت دافعہ کو مدد دیتی ہے اس واسطے
کہ خلط کو گراتی ہے اور افسردہ قائم ہوتی ہے تو خلط سردی سے غلیظ ہو جاتی ہے اور مسامات جسم کے تنگ
ہو جاتے ہین اور حرارت بھی قوت سردی سے ضعیف ہو جاتی ہے اور جذب نہین کرتی ہے اور گرمی برخلاف اسکے
ہوتی ہے کہ خلط کو پتلی کرتی ہے اور مساموں کو کھولتی ہے اور ساتھہ اوسکی قوت کی جذب تمام اور کامل ہوتا ہے
اور گرمی اور ضرورت خلا دونوں پہلی پتلی خلط کو جذب کرتی ہین پس جو کچھہ کہ اوسی زیادہ ہے قوت جاذبہ طبعی ایک
عضو سے اوس خلط کو جذب کرتی ہے کہ جسکی وہ غذا کے قابل ہے اور معلوم کرین کہ قوت ماسکہ معدہ مین نسبت
جگر کے بہت ہے اور بدیر ٹہرنے والی ہے کیونکہ پہلے ہضم ہونا طعام کا معدہ مین درازتر ہے اور مدت درازی کا قوت
ماسکہ کی رحم مین سب سے زیادہ ہے اسلیے کہ بچہ رحم مین چھہ مہینہ مین تمام اور کامل ہوتا ہے اور جس طرح سے معدہ مین
کہانا کہانے کی وقت قوت جاذبہ کام اپنا بخوبی کرتی ہے اسی طرح ہضم کے وقت ماسکہ اور مغیرہ یعنی ہاضمہ کام
دیتی ہین اور جب ہضم ہو چکتا ہے اوس دم دافعہ اپنا عمل کرتی ہے اور رحم مین بھی جماع کے وقت قوت جاذبہ کام کرتی
ہے اور زمانہ حمل مین ماسکہ اور مغیرہ کام دیتی ہین اور جب بچہ کامل ہوگیا دافعہ کام کرتی ہے اور جو کچھہ چوتھے
جزو کے پہلی باب مین کہا گیا ہے کہ چھہ رگین اور دوسری ایک اور رگ کا بیان کیگئی ہے ایک رگ نزدیک باب سے
طرف معدہ کی آتی ہے اور ظاہر معدہ کی اندر پہیلگئی ہے دائین طرف سے تا کہ اوسکے ظاہر کو غذا دیوے اسلیے کہ باطن
معدہ خود جو کچھہ اوسکی اندر ہے اوس سے غذا بخوبی پاتا ہے اور اس فصل کو اکثر جس طرح بڑی بڑی کتابون مانند
جوامع جالینوس اور کتاب قانون وغیرہ کے لکہا ہوا ہے ہمنے بیان کیا لیکن تحقیق اوسکے برخلاف ہے کیونکہ
کیلوس جو معدہ سے نکلتا ہے اور جگر مین جاتا ہے نیم پختہ ہوتا ہے اور جگر مین تمام پختہ ہوتا ہے اور خون بنجاتا ہے
اور جب تک خون نہووے کسی عضو کی غذا کے قابل وہ نہین ہے اور اگر ممکن ہوتا کہ کیلوس معدہ مین غذا کے
قابل ہوتا تو کچھہ حاجت نہتی کہ جگر مین جا کر خون ہووے اور چند اعضا کو خدمت جگر کی بہر کچھہ ضرور ہوتی جیسے
پہلی خدمت یہ ہے کہ معدہ کہانیکو کیلوس کرتا ہے اور اوسکی طرف بہیجتا ہے دوسری خدمت زہرہ یعنی پتہ کرتا ہے
کہ صفراوی فضولی اوس جگر سے حاصل کرتا ہے دوسری تلی ہے کہ سوداوی فضولی اوس سے لیتی ہے چوتھی گردہ ہے
کہ پانی اوس سے لیتا ہے تا کہ غذا بہتر اور صاف اوس مین سے ہر ایک عضو کو پہونچے اور تمامی اعضا بسبب قوتون
جاذبہ اور ماسکہ اور مغیرہ اور ہاضمہ کے کہ سب مین موجود ہین کام اپنا کرتی ہین مثلا معدہ ساتھہ قوت جاذبہ
طعام کو جذب کرتا ہے اور ماسکہ نگاہ رکھتی ہے اور مغیرہ اوسکو کیلوس کرتی ہے اور دافعہ کیلوس کو طرف جگر کے
روانہ کرتی ہے اور جگر ساتھہ قوت جاذبہ کی کیلوس کو جذب کرتا ہے اور ماسکہ نگاہ رکھتی ہے اور مغیرہ اوسکو خون کرتی ہے

اور دافعہ خون کو تمامی اعضا مین پہونچاتی ہے پس تحقیق یہ ہے کہ معدہ اور جگر مین یہ قوتین ہر ایک دو قسم پرہین
کہ شمار مین آٹھ قوتین ہوتی ہین ایک قوت جاذبہ معدہ کی کہ غذا کو باہر سے جذب کرتی ہے واسطے تمام جسم کے
دوسری قوت جاذبہ خاصہ اوسکی کہ غذا کو راہ جگر سے جذب کرتی ہے واسطے اپنے اور قوت ماسکہ اسی طرح دو قسم ہے ایک قسم یہ ہے
کہ واسطے تمام جسم کے طعام کو معدہ مین نگاہ رکھتی ہے کہ کیلوس تیار ہو اور دوسری قسم ایسی ہے کہ ماسکہ خاصہ اوسکی کہ غذا کو
نگاہ رکھتی جب تک کہ مانند اوسکی ہو اور قوت مغیرہ بھی دو قسم ہے ایک قسم یہ ہے کہ طعام کو کیلوس کردیتی ہے واسطے تمام بدن کے
دوسری قوت مغیرہ خاص اوسکی ہے کہ غذا کو جو جگر سے اوسکی طرف پہونچتی ہے اوسکو مانند اور مشابہ اوسکے کرتی ہے
اور قوت دافعہ بھی دو قسم ہے ایک یہ کہ کیلوس کو معدہ سے دفع کرتی ہے اور طرف جگر کے بھیجتی ہے اور
قسم دوسری دافعہ کی خاص اوسکی ہے کہ فضلون کو دفع کرتی ہے اور احوال جگر کا بھی اسی پر
قیاس کرین اس واسطے کہ یہ دونون عضو کام سارے بدن کا کرتے ہین اور اور اعضا بجز
اپنے کام کے اور کسی دوسرے کا کام نہین کرتے ہین اور معلوم کرین کہ کام اندامون کے بعضے مرکب ہین قوت
حسی اور طبعی سے اور بعضے طبعی مجرد ہین اور بعضے مرکب ہین اختیاری اور طبعی سے اور بعضے اختیاری
مجرد ہین لیکن وہ اعضا جنکا کام حسی اور طبعی سے مرکب ہے وہ معدہ اور رحم ہے اسلیے کہ جسوقت ہو کہ
معدہ کا بہونک کی حس پاتا ہے تو جاذبہ بیقین حرکت مین آتی ہین بالطبع اور لائق اپنے شے کو ڈہونڈتی
ہین اسطرح کہ جب آدمی اوس چیز کو کہاتا ہے جس شے کو اوسکا جی چاہتا ہے اور جو مرغوب ہے تو معدہ اوسکو
نیچے جلد اوتار دیتا ہے اور نیک ہضم کرتا ہے اور پیٹ بہرے کی حالتمین جسوقت گرانی کی حس کو پاتا ہے
تو اوسوقت دافعہ حرکت مین آتی ہے اور کام اپنا بالطبع کرتی ہے اور رحم بھی اسی قیاس پر ہے کہ جسوقت
حس مباشرت کی پاتا ہے تو جاذبہ بیقین بالطبع حرکت کرتی ہین اور جب فرزند تمام ہوتا ہے تو حس گرانی کو
پاتا ہے اور دافعہ مشغول بدفع ہوتی ہے اور وہ اعضا جنکا کام طبعی مجرد ہے وہ تلی اور پہیپہڑہ اور گردہ ہے
اور سب مفرد اعضا ہین پس یہ اندام اگرچہ گرسنہ ہون یعنے حاجتمند ہووین واسطے بدلے اوس شے
کی جو اونسے خرچ ہوگئی ہے مگر حس گرسنگی کی نہین پاتی ہین اور قوتین حاجت کیوقت ہر ایک کام اپنا
بالطبع نہین کرتی ہین جب تک اپنی لائق شے کو نہین پاتی ہین مثلاً ہڈی جب تک کہ کوئی خلط سرد اور
خشک نہو کہ مزاج اوسکا اوسکی لائق ہو اوسکو تب تک جذب نہین کرتی ہے اور گوشت جب تک
کوئی خلط گرم اور تر نہو کہ لائق اوسکے مزاج کے ہے جذب نہین کرتا ہے اور اور اندام کو بھی اسی پر
قیاس کرین اور پتہ اسی طرح کچھ صفرا سے جذب نہین کرتا ہے جب تک قدری خون جو اوسکی غذا کے
لائق ہے اوس صفرا مین ملا نہو اور گردہ بھی پانی کو جذب نہین کرتا جب تک قدری خون جو اوسکی

غذا کے لائق ہی شامل نہو اور وہ عضو جسکا کام اختیاری اور طبعی سے مرکب ہی اور وہ مری ہے کہ راستہ کہانے پینے کے جانیکا ہے اسلیے کہ آدمی گرم موسم مین کہ پیاس اوسپر بہت غالب ہو اور کوئی سبب ایسا درپیش ہو کہ پانی پینا مصلحت وقت نہو ساتھہ پانی سرد کے غرغرہ کرے تو اوس سے ہو سکتا ہی کہ معدہ مین اوس سرد پانی کو جانے ندیوے اگرچہ قوت جاذبہ اپنے کام کے لیے برخاستہ ہو اور وہ کہ جسکا کام اختیاری مجرد ہے وہ عضلے اندامون کے ہین اور متقدمین نے دفع مثانہ اور دفع معا مستقیم کو بھی اسی باب مین یاد کیا ہی اور دفع دونون کے بوسیلہ عضلہ کے ہی اور جسوقت سب عضلے تمام جسم کے بیان کیے جائین تو اس معنی مین وہ بھی منجملہ اونکے یاد کیے جائین اور کام ماسکہ معدہ کا اوسوقت تمام ہوتا ہے جب معدہ بخوبی گرد طعام کے ہوتا ہے اور اوسکو خوب سمیٹتا ہی اسطرح کہ کوئی عضو معدہ کا طعام سے دور نہین ہوتا ہی اور درمیان معدہ اور طعام کے کوئی خلو نہین رہتا اور جسوقت قوت ماسکہ قوی ہو اور کام اپنا تمام کرے اگر طعام تہوڑا ہو تو اوسوقت معدہ اوسکو خوب سمیٹتا ہی اور ترچھی لیفین کہ آلہ اوسکی ہین اوسپر لپٹتی ہین تاکہ درمیان معدہ اور طعام کے کچھہ خلو نرہے اور کہانا اوسکی وجہ سے خوب ہضم ہو اور اگر قوت ماسکہ ضعیف ہو اور لیفین اوسکی گرد طعام کے نہ آوین تو درمیان معدہ اور طعام کے خلو باقی رہیگا اور ریح اور قراقر معدہ مین پیدا ہوگا اور کہانا ہضم نہو گا اور حال ماسکہ رحم کا بھی اسی قیاس پر ہی کہ جبتک لیفین ماسکہ رحم کی گرد نطفہ کے نہ آوین اور اوسکو اچھی طرح نہ پکڑین تو فرزند کے پیدا ہونی مین خلل ہوگا اور کام قوت دافعہ رحم کا اوسوقت تمام ہوتا ہے کہ جسوقت رحم کا موںنہہ کشادہ ہو اور فرزند رحم کے موںنہہ کی پاس آجانے اور قے کرنے کی وقت کام دافعہ معدہ کا بھی اسی قیاس پر ہے اور معلوم کرین کہ جو شے معدہ مین مدت تک رہتی ہے اور نہین ہضم ہونی باقی تو وہ اسواسطے نہین رہتی ہے کہ وہ چیز غلیظ ہی مثل کباب وغیرہ کے تاکہ اگر کوئی چیز رقیق معدہ مین ہوتی مثل شراب اور اشیاے آشامیدنی جلد باہر آتی لیکن وہ اسواسطے رہتی ہے کہ قوت ماسکہ اوسکو نگاہ رکھتی ہے جب تک مغیرہ کام اپنا کرلیوے آگاہ ہین اس باتسے کہ گاڑہی اور پتلی چیزین ہر ایک ایک مدت تک رہتی ہین پس ہر ایک شے اپنی وقت پر معدہ باہر سے نکلتی ہے پس اس بیان سے معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ مین قوت ماسکہ ہی کہ رقیق چیزونکو ایک مدت تک نگاہ رکھتی ہے اور قوت دافعہ ہے کہ غلیظ چیزونکو دفع کرتی ہی اور قوت مغیرہ ہی کہ دونون کو یعنے غلیظ اور رقیق کو احوال اونکے سے پھیرتی ہے بحکم ایزدی تمام ہوئی

کتاب پہلی بتوفیق اللہ تعالی عز اسمہ ۵

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ شروع ہوتی ہی دوسری کتاب ذخیرہ خوارزم شاہی سی پس اس کتاب مین احوال آدمی کی جسم کا بیان کیا جاتا ہی تندرستی اور بیماری اور اعراض بیماریون سی اور مذکور ہوتی ہین اسباب اونکی اور احوال نبض کا اور احوال ہر ایک چیز کا جو کچھہ آدمی کے بدن سی مسامات اور مجاری یعنی گذرگاہون اور رستون اور رگون اور جوفون سی جسم کے باہر نکلتی ہے مانند پسینہ اور تھوک اور پیشاب اور گوہ کی یہ سب اعراض احوال بدن انسان سی ہین اور یہ کتاب دوسری تو گفتار پر تقسیم کیگئی ہے گفتار پہلی شناخت مین تندرستی مطلق اور بیماری مطلق اور اجناس اور انواع بیماریونکی ہے اور اس گفتار کی بارہ باب ہین باب پہلا تندرستی اور بیماری اور اوسکی قسمونکی شناخت مین ہی باب دوسرا بیان مین فرق درمیان سبب اور عرض کی ہی اور بیچا نین احوال مرکب بیماریونکی کہ بسبب مشارکت اعضا کی پیدا ہوون باب تیسرا شناخت مین ہے مزاجی بیماریونکی اقسام مین باب چوتھا شناخت مین اون بیماریونکی قسمونکی ہے جو ترکیب اعضا سی متعلق ہین باب پانچوان اون بیماریونکی بیان مین ہی جنکو تفرق اتصال کہتی ہین باب چھٹا احوال ورم کے بیان مین ہی باب ساتوان اون احوالونکی بیان مین ہی جنکو بیماریونسی شمار کرتے ہین باب آٹھوان بیماریون منسوب کی شناخت مین ہی باب نوان احوال بیماریونکی بیان مین ہے باب دسوان اون بیماریونکی شناخت مین ہے جو باپ ماں سی بوراثت پہونچتی ہین باب گیارہوان شناخت مین اون بیماریونکی ہے جو تازہ پیدا ہوتی ہین اور سابق کی بیماریونکو دور کرتی ہین باب بارہوان بیان مین اون بیماریونکی ہی کہ جسوقت وہ اپنی احوال سی متغیر ہوتی ہین اور دوسری بیماری اونکی جگہہ قائم ہوتی ہی تو احوال بیمار کا اثر ہوتا ہی گفتار دوسری اعراض کی پہچانی مین ہی اور اس گفتار کے بھی بارہ باب ہین باب پہلا اعراض کی شناخت مین طریق کلی ہی باب دوسرا اس بیان مین ہی کہ جو کوئی چاہی کہ اعراض ظاہری سی اعراض باطنی کو پہچانی تو پہلا اوسکو لازم ہے کہ تشریح اعضا مفردہ اور ترکیب اعضا مرکب کی اور خاصیت اور مشارکت فعل اور قوت کی ہر ایک کو بخوبی دریافت کرے

مین ہے بسبب ناطبعی کے باب ۴ چوتھا شناخت مین بھینون وغیرہ کہ ہی مرکب ناطبعی کے ہی
باب ۵ پانچوان شناخت مین نشانیون وغیرہ ن کے ہی حرکتون سینہ سی گفتار پانچوین پیشاب
کی پہچان مین ہی اور طبیب اوسکو تفسرہ اور دلیل کہتے ہین اور عربی مین بول کہتے ہین اور اس گفتار کے
اونتیس باب ہین باب ۱ پہلا اس بات کی معلوم کرنے مین ہی کہ دلیل کس چیز سے نشان دیتی ہے
باب ۲ دوسرا شناخت مین اس بات کی ہے کہ کسبب نشان دینی دلیل کا ان احوال سے
کیا ہے باب ۳ تیسرا اس بات مین ہی کہ پیشاب شیشی کے اندر کسقدر بہر کرنا چاہیے اور شیشی کو کس طرح
رکھنا چاہیے باب ۴ چوتھا اس بات مین ہی کہ پیشاب کونسا لینا چاہیے باب ۵ پانچوان اون چیزونکی
شناخت مین ہی جو پیشاب کی رنگت کو بدلتی ہین باب ۶ چھٹا شناخت مین اسباب کی ہے کہ
پیشاب کو کس طرح اور کسوقت ملاحظہ کرین باب ۷ ساتوان فرق مین ہی درمیان پیشاب اور
درمیان اون چیزون کے کہ طبیب کو جس سی آزماتے ہین باب ۸ آٹھوان اس امر مین ہے کہ
طبیب کو پیشاب مین کتنی چیزونکی تلاش ضرور ہے باب ۹ نوان پیشاب کی رنگتون کے شمار مین ہے
باب ۱۰ دسوان احوال بدن انسان کی شناخت مین سفیدی پیشاب سے باب ۱۱ گیارہوان
احوال بدن انسان کی شناخت مین ہی زردی پیشاب سی باب ۱۲ بارہوان احوال بدن انسان کی شناخت
مین سرخی پیشاب سی باب ۱۳ تیرہوان احوال بدن انسان کی شناخت مین ہی سیاہی پیشاب سے
باب ۱۴ چودہوان احوال بدن انسان کی شناخت مین ہی مختلف پیشاب کی رنگتونسی اور رنگون مرکب سے
باب ۱۵ پندرہوان پیشاب کے توام کی شناخت مین ہی باب ۱۶ سولہوان شناخت مین احوال
بدن انسان کے ہی زیادتی اور کمی پیشاب سی باب ۱۷ سترہوان احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے
جھاگون سی پیشاب کے باب ۱۸ اٹھارہوان پیشاب کی گاد کی شناخت مین ہی جسکو رسوب بول کہتے
ہین باب ۱۹ اونیسوان فرق مین ہی درمیان گاد بری اور اچھی کے باب ۲۰ بیسوان احوال جسم
انسان کی شناخت مین ہی رسوبہای ناطبعی سے باب ۲۱ اکیسوان احوال جسم انسان کی شناخت
مین ہی کمی اور زیادتی پیشاب سی باب ۲۲ بائیسوان احوال جسم انسان کی شناخت مین ہی پیشاب
کی گاد کی رنگتون سی باب ۲۳ تیئیسوان احوال جسم انسان کی شناخت مین ہی پیشاب کی گاد کی رنگتونسی
باب ۲۴ چوبیسوان احوال جسم انسان کی شناخت مین ہی پیشاب کی گاد کے قرار کی جگہ سی شیشہ مین
باب ۲۵ پچیسوان احوال جسم انسان کی شناخت مین ہی وقت ظاہر ہونے پیشاب کی گاد سے

باب ٢٦ چهبیسوان احوال بیماری کی شناخت مین ہے بو پیشاب سے باب ٢٧ ستائیسوان پیشاب کی
حالتون کی شناخت مین ہے سالہای عمر [illegible] باب ٢٨ اٹھائیسوان فرق کی شناخت مین ہے درمیان
پیشاب عورتون اور مردون کے [illegible] ان عمر یا بہای گذشتہ مین ہے گفتار نوین احوال
بدن انسان کی شناخت مین ہے اجابت طبع سے اور اس گفتار کے گیارہ باب ہین باب ١ پہلا
اس باب مین ہے کہ نشانیان احوال جسم انسان کی اجابت طبع مین کتنی چیزون سے دریافت کرین باب ٢ دوسرا
شناخت مین نشانیون جسم انسان کے ہے زیادتی اور کمی اجابت طبع سے باب ٣ تیسرا شناخت مین احوال
جسم انسان کے ہے تری ثفل سے باب ٤ چوتھا شناخت مین احوال جسم کے ہے خشکی ثفل سے
باب ٥ پانچوان احوال جسم کی شناخت مین ہے رنگت سے ثفل یعنی گوہ کی باب ٦ چھٹا ثفل منفوخ
اور سمک کی شناخت مین ہے باب ٧ ساتوان احوال بدن کی پہچان مین ہے بو ثفل سے
باب ٨ آٹھوان گوہ کے جھاگون سے شناخت احوال بدن کرین باب ٩ نوان شناخت مین
احوال بدن کے ہے باہر آنے سے ثفل کے باب ١٠ دسوان احوال بدن کی شناخت مین ہے چربی اور
تری ثفل سے باب ١١ گیارہوان شرح مین اس قول بقراط کی ہے ومن کان بطنہ فی شبابہ لینا فانہ
اذا شاخ یبس بطنہ ومن کان فی [illegible] گفتار دسوین پسینہ سے
احوال جسم کے دریافت کرنے مین ہے اور اس گفتار کے پانچ باب ہین باب ١ پہلا دریافت مین اس امر کے
کہ پسینہ کیا چیز ہے اور کس سے بنتا ہے باب ٢ دوسرا شناخت مین حالہای جسم کی زیادتی اور کمی
پسینہ سے باب ٣ تیسرا احوال جسم کی شناخت مین ہے رنگ اور بو اور مزہ سے پسینہ کے باب ٤ چوتھا
احوال بدن کی پہچان مین ہے پسینہ کی گرمی اور سردی سے باب ٥ پانچوان احوال جسم کی شناخت
مین ہے قوام پسینہ سے گفتار آٹھوین احوال جسم انسان کی شناخت مین ہے حال رطوبت سے جو
کھانسی کی حرکت سے سینہ سے نکلتی ہے اور اوسکو عربی مین نفث اور ہندی مین تھوک اور کھانسی کو
عربی مین سعال اور فارسی مین سرفہ کہتے ہین اور اس گفتار کے چھ باب ہین باب ١ پہلا اس بات کے
بیان مین ہے کہ نشانیان تھوک کی کتنی وجہ سے تلاش کرین باب ٢ دوسرا احوال جسم کی شناخت
مین ہے زیادتی اور کمی سے تھوک کی باب ٣ تیسرا احوال جسم انسان کی شناخت مین تھوک کی
رنگتون سے باب ٤ چوتھا احوال بدن کی شناخت مین ہے تھوک کے اور بو اور مزہ سے باب ٥
پانچوان احوال جسم انسان کی شناخت مین ہے قوام اور ثقل سے تھوک کے باب ٦ چھٹا بیان مین
وقت نکلنے رطوبت کے سبب ہے اور [illegible] گفتار نوین احوال جسم انسان کے

اسباب کی شناخت مین ہی اوراس گفتار کے تین جزو ہین جزو پہلا عارضی اسباب کی شناخت مین ہے
بطریق کلی اوراس جزو کے تئیس باب ہین باب ۱ پہلا اسباب کی قسمون کی شناخت مین ہی باب ۲
دوسرا اون سببون کی شناخت مین ہے جو بدن کو گرم کرتی ہین باب ۳ تیسرا اون سببونکی
شناخت مین ہی جو بدن کو سرد کرتی ہین باب ۴ چوتھا اون سببونمین ہی جو تری بڑہاتی ہین باب ۵
پانچوان اون سببونمین ہی جو خشکی بڑہاتے ہین باب ۶ چھٹا اون سببونکی بیانمین ہی جو اعضاء
کی شکلونکو بگاڑتے ہین باب ۷ ساتوان اسباب سدہ مین ہی باب ۸ آٹھوان اون سببونمین ہے
جو راستونکو جسم کے کھولتے ہین باب ۹ نوان اسباب سختی کی شناخت مین ہی باب ۱۰ دسوان
اسباب نرمی کی شناخت مین ہی باب ۱۱ گیارہوان اون سببونکی شناخت مین ہی جو اعضا کو
اونکے مقام سے علیحدہ کرتے ہین اور ایک دوسرے سے دور کرتے ہین باب ۱۲ بارہوان حرکتون ناطبعی
اسباب کی شناخت مین ہے باب ۱۳ تیرہوان تفرق اتصال کے سببونکی شناخت مین ہے
باب ۱۴ چودہوان ورمونکے سببونکی پہچانمین ہی باب ۱۵ پندرہوان دردونکے اسباب کی شناخت مین ہے باب
سولہوان دردونکی قسمونمین ہی اور سبب ہر ایک کا باب ۱۷ سترہوان شناخت مین سبب الم اور سبب لذت
کی ہی اور شناخت مین اوس لذت کی ہے اور شناخت مین سبب اوس لذت کی جو خارش سے پیدا ہوتی ہی باب ۱۸
اٹھارہوان احوال طبعی اور ناطبعی کی شناخت مین ہی جو حرکتونسے پیدا ہوتی ہین باب ۱۹ انیسوان
شناخت مین احوال ناطبعی کے جو ورزش سے پیدا ہوتے ہین باب ۲۰ بیسوان شناخت مین ہی اون
احوالون کے جو ریحون سے پیدا ہوتے ہین باب ۲۱ اکیسوان اسباب تخمہ اور امتلا کی شناخت
مین ہے باب ۲۲ بائیسوان شناخت مین سببون ضعیفی اعضا کے ہی باب ۲۳ تئیسوان اون
سببون کی شناخت مین ہی جو بدن کے باہر اثر کرتے ہین اور اندرون جسم کے اثر نہین کرتی ہین
اور اون سببون کی شناخت مین ہی جو برعکس اونکے ہین جزو دوسرا اون اسباب کی شناخت
مین ہے جو احوال اور تغیر آدمی کے اوپر ظاہر ہوتے ہین سواے بیماریون کے اور طبیب کو شناخت سے
اونکی چارہ نہین ہے اور یہ جزو اکیس باب پر تقسیم کیا گیا ہی باب ۱ پہلا سبب لذت کی شناخت مین ہے
جو جماع مین ہوتی ہی اور سبب باہر نکلنے منی کا باب ۲ دوسرا شناخت مین سبب رکنی حیض کے ہی
حالت حمل مین اور شناخت مین سبب بچہ جننے کے باب ۳ تیسرا اس بات کی شناخت مین ہی کہ بچہ جو
ساتوین مہینے پیدا ہوتا ہے کس سبب سے تندرست اور قوی رہتا ہی اور جیتا ہے اور جو بچہ آٹھوین مہینے پیدا ہوتا ہے
کس وجہ سے مردہ پیدا ہوتا ہے یا بعد پیدایش کے جلد مر جاتا ہے باب ۴ چوتھا شناخت مین سبب پیدا ہو

نزاور یا دہ کا باب ۵ پانچوان شناخت مین ہی سبب پیدا ہونے شیدا ور پوست کی باب ۶ چھٹا
سبب درازی اور کوتاہی جسم بچہ کی شناخت مین ہی باب ۷ ساتوان سببون سوراخون اور دہن
بدن کی [illegible] باب ۸ آٹھوان سبب گر پڑنے دانتونکی شناخت مین ہی سات برس کی عمر مین
باب ۹ نوان نقصان اعضا کے اسباب کی شناخت مین ہی باب ۱۰ دسوان فزونی اعضا کی اسباب
کی شناخت مین ہی بزرگی مین خواہ عدد مین باب ۱۱ گیارہوان بالون کے نکلنے کے اسباب کی شناخت
مین ہی باب ۱۲ بارہوان ناخن کے نکلنے کے اسباب کی شناخت مین ہی باب ۱۳ تیرہوان شناخت
مین سبب پیدا ہونے دو بچہ یا تین بچہ کا ایک شکم مین باب ۱۴ چودہوان بیانمین ہی سبب ہر خیر کے
مزہ کے دریافت کرنے کا باب ۱۵ پندرہوان بیانمین بو کے دریافت کرنیکے سببون مین ہے باب ۱۶
سولہوان اسباب بازیدن اعضا کی شناخت مین ہی باب ۱۷ سترہوان اسباب خواب کی
شناخت مین ہی باب ۱۸ اٹھارہوان خندہ اور گریہ یعنی ہنسنے اور رونے کے اسباب کی شناخت مین ہے
باب ۱۹ انیسوان شادی اور غم کے اسباب کی شناخت مین ہی باب ۲۰ بیسوان شناخت مین
سبب غصہ اور شرمندگی کے ہی باب ۲۱ اکیسوان شناخت دلیری اور بزدلی اور جوانمردی اور بخیلی اور آہستگی
اور سبکساری کے اسباب مین ہے جزو تیسرا اسباب موت کے بیانمین ہی اور اس جزو کے تین باب
ہین باب ۱ پہلا زندگی اور موت کے سببونکی شناخت مین ہی باب ۲ دوسرا شناخت
مین سبب موت ضروری کے ہی باب ۳ تیسرا شناخت مین سبب مرگ مفاجات کی ہی گفتار پہلی
شناخت مین تندرستی مطلق اور بیماری مطلق اور اجناس اور اقسام بیماریون کے ہی اور اوسکے بارہ باب
ہین باب ۱ پہلا تندرستی اور بیماری کے بیانمین ہی اور پہلے ہمین اوسکی معلوم کرین کہ تندرستی مطلق وہ ہے
کہ مزاج ہر ایک عضو کا اعضای مفردہ سے معتدل ہووے ساتھ اعتدال خاص کے جو ہر ایک عضو کو ہی جسطرح
پہلے باب مین دوسری گفتار سے کتاب اول مین بیان کیا گیا ہی اور ترکیب سب اعضای مرکب کے درست
ہووے اوسی عدد اور اوسی اندازہ اور اوسی شکل پر ہو جیسی کہ چاہیے یعنی جو عضو ملا ہونا چاہیے وہ ملا ہوا اور جو عضو درہم
اور جدا ہونا چاہیے وہ علیحدہ اور دور ہو اور فعل اور منفعت سب اندام کی تمام اور کامل اور بے آفت اور بے تقصیر
اور جسوقت معلوم ہوچکا کہ تندرستی مطلق یہ ہی تو آگاہ ہونا چاہیے کہ ہر مزاج اور ترکیب کہ اوس سے پھر جاوے اور اوس
حالت تندرستی سے پلٹ جاوے یا بیماری ہوگی یا وہ حال ہوگا جو مشابہ احوال بیمارونکے ہوتا ہی اور لیکن
بیماری ایک احوال ناطبعی ہے جسم انسان مین اور اوس حال سے فعل مین ایک قوت کی قوتون اندامونکی
یا ایک سے زیادہ مین کوئی آفت پہنچتی ہے [illegible] حال یا مزاج ناطبعی ہو یا ترکیب ناطبعی اور حسب معلوم [illegible]

یہی قرار پاتا ہوتا ضرور ہے کہ بیماری تین جنس پر ہے ایک یہ کہ اعضا کے مزاجون مین سے ایک عضو کا مزاج معتدل نہو اوسکو عربی مین سوء المزاج الاعضا البسیطہ کہتے ہین اور دوسری یہ کہ ترکیب مرکب اعضا کی درست اور شکل اوسکی عدد طبعی کے موافق نہو اوسکو عربی مین سوء ترکیب الاعضاء المرکب کہتے ہین اور تیسری یہ کہ ... اوسکو عربی مین تفرق الاتصال کہتے ہین اور ان تینون قسمون مین فعل اور منفعت اعضا کی ... آفت کی ہو واللہ اعلم واحکم **باب دوسرا** کتاب دوسری گفتار پہلی سبب اور عرض کے فرق مین ... سبب اور عرض کے اور شناخت مین اون بیماریون کے جو بسبب مشارکت اعضا کے پیدا ہوتی ہین لیکن سبب وہ شی ہے جو پہلے ہوا اور ہونے اوسکے سے جسم کے اندر نیا حال پیدا ہوا اور عرض ایک حالت ناطبعی کہ مرض سے پیدا ہوتا ہے اور تابع مرض کے ہوتا ہے اور مرض اور عرض دونون حال ہین کہ جسم انسان مین ظاہر ہوتے ہین پس جو حال نیا کہ پیدا ہوا وسکے لیے ایک سبب ہے اور بیماری اور عرض کے لیے سبب ہے اور سبب بیماریون کے بہت ہین اور عرض کے لیے سبب مطلق بیماری ہے اسواسطے کہ عرض بطبع مرض ہوتا ہے **مثال** اوسکی جسم انسان مین عفونت ہوا اور اوس عفونت سے تپ پیدا ہوا اور نبض مختلف ہو لیس مرض اوسمین تپ ہے اور ایسی مرض کو مرض مزاجی کہتے ہین اور سبب اوسمین عفونت ہے یعنے سڑا ہونا مواد کا اور عرض اوسمین اختلاف نبض ہے **مثال دیگر** جسوقت کہ کسی آدمی کے مثانہ مین پتھری پیدا ہووے اور راستہ پیشاب کا بند ہو جاوے اور عسر البول یعنے دشواری پیشاب کا مرض ظاہر ہو تو اوسمین بند ہو جانا راستہ پیشاب کا مرض ہے اور اس مرض کو اعضاء مرکب کہتے ہین اور اوسمین پتھری کا پیدا ہونا سبب ہے اور دشواری پیشاب کی عرض ہے **مثال** جسوقت کہ کوئی خلط گرم اور تیز کسی عضو مین حاصل ہووے کہ اوس مقام مین ورم ہو جاوے اور وہ ورم زخم کو دیوے اور پیوستگی گوشت اور پوست اور رگون کی کھچ جاوے اور اجزا اوس عضو کے آپس سے جدا اور درد ہو جاتے ہین اور اوس سبب سے درد ظاہر ہو تو اس حالتین سمجھنا چاہیے کہ مرض زخم ہے اور اس مرض کو تفرق الاتصال کہتے ہین اور سبب خلط ہے اور عرض درد ہے اور عرض کی شناخت سے مرض کو پہچان سکتے ہین اور شناخت مرض سے سبب کو پہچان سکتے ہین اور عرض کو کبھی طبیب عرض کہتے ہین اور گاہے علامت بھی نام رکھتے ہین اسوجہ سے کہ وہ بعد مرض کے ظاہر ہوتا ہے اور تابع مرض کے ہے عرض کہتے ہین اور جسوقت طبیب اوسمین غور کرے اور بیماری کو اوسکی جہت سے پہچانے اوسوقت علامت کہین گے اور مرض اور عرض اور سبب تینون احوال ناطبعی ہین اور ہمیشہ مراد اور قصد اور کوشش طبیب کیواسطے دور کرنے مرض کے ہوتی ہے اور اسکی فکر مین پہلا کام یہ ہے کہ بیماری کو دور کرے لیکن اوسکے علاج مین پہلا کام یہ ہے کہ سبب کو دور کرے کیونکہ جسوقت سبب دور ہو جائیگا تو بیماری بھی جاتی رہیگی اور معلوم کرین کہ ہر ایک سکون اور

سوال آفت ... ایک ... ترکیب ... اتصال ...

سب طرح کا فتور کہ عضو مین ظاہر ہوا وسکو مرض کہنا بجا ہے اسلیے کہ قوتین جسمون کی حالت تندرستی
مین فعل اپنا ہمیشہ نہین کرتی ہین سب جانتے ہین اس بات کو کہ خواب مین یعنے سونے کی حالت مین
سب نفسانی قوتین ساکن ہوتی ہین یہانتک کہ قوت تخیل بھی بعض اوقات اپنے کام سے باز رہتی ہے
اور سوتا آدمی اوس وقت یعنی خواب نہ دیکھیگا اور نہ بیمار تصور کیا جائیگا اور قوتون طبعی سے قوت جاذبہ
بوقت حاجت جذب کرتی ہے اور بعض اوقات ساکن رہتی ہے اور ماسکہ جس شے کو حاصل ہو
اتنی دیر تک نگاہ رکھتی ہے کہ ہاضمہ کام اپنا تمام کرے پس جب ہاضمہ کام سے اپنے فارغ ہوتی ہے
ماسکہ اپنے فعل سے باز رہتی ہے اور دافعہ بھی بوقت حاجت بعض اوقات کسی شے کو دفع کرتی ہے
اور اکثر اوقات ساکن رہتی ہے اور بعض آدمی جو یہ گمان کرتے ہین کہ قوت ہاضمہ کے کام مین کچھ فتور نہین ہے
یہ قول اونکا غلط ہے کیونکہ یہ قوت ہاضمہ بھی بعض اوقات ساکن رہتی ہے اور سکون اس قوت کا
جانوران آبی مین ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اونکے جسم مین خون کم پیدا ہوتا ہے خصوصاً ہوای سرد مین اسلیے کہ
وہ جانوران دریائی اپنی جگہہ پوشیدہ اکثر رہتے ہین اور ایک مدت دراز تک غذا کو طلب نہین کرتے
ہین پس شک نہین ہے کہ قوت مغیرہ اونکی کسی چیز کو تغیر نہین دیتی ہے اور کچھ کام نہین کرتی ہے اور
اگرچہ جسم مین اونکے ان قوتون مین فتور پڑتا ہے مگر اوس فتور اور قصور کو یہ نہ کہنا چاہیے کہ یہ بیماری ہے
لیکن جو فعل کسی عضو کا فاتر ہو یا ساکن نہ اوس وقت مین کہ جب چاہیے ساکن ہو اور سکون اوسکا
بسبب کسی حاجز کے ہو اوسکو کہتے ہین ایک آفت ہے کہ فعل مین اوس عضو کے ظاہر ہوئی ہے پس ساکن
ہونا قوت عضو کا فعل سے یا پھر جانا اپنی جگہہ سے عرض ہے مرض نہین ہے جس طرح نہ ہضم ہونا طعام
معدہ مین عرض ہے اور مرض ضعیفی معدے کی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک چیز ایک طریق سے مرض
ہوتی ہے اور نیز وہی چیز بعینہ دوسری طریق سے سبب ہوتی ہے جس طرح سدہ کہ سوراخ مین ناک کے
ظاہر ہوا اور اوسکی وجہ سے آواز متغیر ہو تو وہ سدہ سبب تصور کیا جائیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک
مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے جیسے قولنج سبب غشی اور فالج اور مرگی کا ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے
ایک عرض کسی مرض کا سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے جس طرح درد سبب ورم کا ہو اور اکثر
ایسا ہوتا ہے کہ عرض خود مرض ہوتا ہے جس طرح دردسر کہ مطبع تپ کے ہو جب مستحکم ہو جائے
تو وہ مرض تصور کیا جائیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک چیز بقیاس ساتھ حال اپنی کے اور بقیاس
ساتھ اوس حال کے کہ پہلے اوس سے ہوا اور بقیاس ساتھ اوس حال کے کہ پیچھے اوس سے ہو وہی مرض ہو اور
وہی عرض اور وہی سبب ہو جس طرح تپ کہ سل کی بیماری سے پیدا ہو پس وہ بقیاس ساتھ اپنی مرض کے ہوگی

ہو جاتے تو وہ مرض ہوگا اور سبب سختی درد سر کے مواد طرف دماغ کے میل کرنا ہی اور سبب سرسام کا ہوتا ہے
اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بیماری ایک عضو کی سبب بیماری دوسرے عضو کی ہو بسبب مشارکت کہ درمیان اون دونون کے تھا
[illegible] تو اوس صورت مین طبیب کو چاہیے کہ سمجھے کہ اصل بیماری کونسے عضو سے ہوئی ہے اور عضو مشارک اوسکا کونسا ہے تاکہ
ساتھ علاج بیماری عضو اول کے مشغول ہو کہ سبب ہی پس جسوقت سبب دور ہو جائیگا تو بیماری عضو مشارک
بھی دور ہو جائیگی اور بیماری عضو کی بسبب مشارکت عضو دوسرے کے سات طرح پر ہے ایک یہ کہ دو عضو اگرچہ ایک
دوسرے سے دور ہون لیکن ایسا ہو کہ ساتھ ایک دوسرے کے پیوستہ ہو اور بسبب اس پیوستگی کے دونون ساتھ
ایک دوسرے کے مشارک ہون جس طرح معدہ کہ ساتھ دماغ کے مشارک ہے اور مشارکت دونون کی ساتھ
ایک دوسرے کے [illegible] ایک شاخ عصب سے یعنی پٹھے سے کہ دماغ سے طرف معدہ کے اوترتی ہے شاخون [illegible]
[illegible] بیان ہو چکی ہے پس اس سبب سے دماغ اور معدہ دونون شرکت [illegible] ایک دوسرے کے بیمار ہو جاتا
[illegible] کرتا ہی تو اوسوقت بھی [illegible]
سے بھی مشارکت [illegible] تو صرع اوسکی دماغ تک [illegible] دوسرے کو ہر ایک
عضو کا [illegible] شرکت اور
دوسرے عضو کے بیمار [illegible] قبول کرنیوالا ہے
اوس مواد کو جو اوپر سے پاؤن [illegible] آتا ہے اور اوسپر گذر کرتا ہے اور اوس سبب سے ورم کو قبول کرتا ہے اور درد
اوٹھتا ہی اور تیسری یہ کہ دو عضو ساتھ ایک دوسرے کے نزدیک ہون اور ایک عضو دوسرے عضو کے نیچے ہو اور مواد
کہ اوپر کے عضو سے اوترتا ہے نیچے کے عضو پر گرتا ہے پس نیچے کا عضو اس سبب سے بیمار ہو جاتا ہی جیسے کہ پھیپھڑے پر مواد نزلہ کا
دماغ سے اوترتا ہے اور اوسکے سبب سے کھانسی اور ضیق النفس یعنے تنگی سانس کی اور علت سل کی ظاہر ہوتی ہی چوتھی یہ کہ
دو عضو ایسے ہون کہ ایک عضو ہمسایہ دوسرے عضو کا ہو اور ایک عضو ضعیف زیادہ ہو اور وہ عضو ضعیف دوسرے
عضو کی فضول کو قبول کرے جیسے بغل دل کے فضلہ کو اور ران کی جڑ جگر کی فضلہ کو قبول کرتی ہی پانچوین یہ کہ دو عضو سے
ایک عضو مبدا اور اصل کا دوسرے عضو کا ہو کہ کام اوس عضو کا تمام نہو سکے مگر ساتھ مدد اوس عضو کی پس مواد
[illegible] گرتا ہے [illegible] پر آفت ظاہر ہوتی ہے اور جسوقت اوس عضو مین جو
[illegible] عضو دوسرے کے حاجتمند ہوتا ہے اور کام عضو دوسرے کا یا آفت
[illegible] اوسکا [illegible] پس جسوقت کہ حجاب مین کوئی آفت پہونچے تو
[illegible] کے کام مین ظاہر ہوگی جیسے حنجرہ کہ کام اوسکا آواز کرنا ہے اور مواد اوسکا ہوا سے ہے کہ حرکت

سینہ کی طرف جو عصبے کہ پہونچتا ہے پس جب مثلاً کہ سینہ مین کوئی آفت پڑی تو آواز میں بگاڑ ہوگا [illegible] طرف حنجرہ کے
پہونچنا ممکن نہو سکی تو آواز اوسکی باطل ہوگی چوتھی یہ کہ دو عضو ہون ایک خادم ہو اور دوسرا مخدوم تو خادم بشرکت
مخدوم کے بیمار ہوگا جیسے دماغ اور عصب کہ آلہ دماغ کا ہے مضرت آفت دماغ کی فعل عصب میں ظاہر ہوتی ہے
پانچوین یہ کہ ایک عضو مشارک ایک عضو کا ہو اور بیماری عضو دوم کے عضو اول کی ساتھ بسبب تیسرے کے شرکت ہووے
جیسے دماغ کو ساتھ جگر کے مشارکت ہے ساتھ اون رگون کے جو دماغ کی طرف پہونچی ہین اور غذا دماغ کو پہونچاتی ہین
اور ساتھ اوس منفذ کے جو جگر سے طرف گردہ کے آتا ہے اور غذا پہونچاتا ہے اور ساتھ اون منفذونکی جو گردہ سے
طرف جگر کے پیوستہ ہین اور پانی کو خون سے جدا کرتی ہین اور ساتھ قوت جاذبہ کے جگر سے طرف گردہ کے آتا ہے
پس بیماری جگر کے دماغ کو ساتھ گردہ کے مشارکت ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مشارکت عضو اول پر وبال ہوتی ہے
جس طرح اگر دماغ پر کوئی آفت پہونچی تو معدہ بشرکت دماغ کے ضعیف ہو جاویگا اور کھانا ہضم نکریگا اور اس سبب
سے بخارات بد دماغ پر معدہ سے چڑھین گے اور آفت دماغ کی زیادہ ہوگی [illegible] **بیان مزاج کی بیماریونکی قسمونکی شناخت مین ہے** معلوم کرین کہ ترکیب آدمی کے جسم کی [illegible] ایک ترکیب اعضاء مفردہ کی ہے
کہ وایہ گرم اور سرد اور تر اور خشک سے فراہم ہوتی ہین اور مزاج اعضاء [illegible] آمیزش گرم اور سرد اور خشک
اور تر سے حاصل ہوتی ہین پس باہر آنا کسی مزاج کا اعتدال سے یا ایسا ہو کہ [illegible] کیفیت مین اعتدال سے خارج ہو
جیسا کہ یا گرم ہو وہ معتدل یا سرد ہو یا تر ہو یا خشک ہو تو اوسکو سوء مزاج [illegible] یا ایسا ہو کہ دو کیفیتون مین
اعتدال سے باہر ہو جیسا کہ یا گرم اور خشک ہو یا گرم اور تر یا سرد اور خشک ہو یا سرد اور تر ہو تو اوسکو سوء مزاج مرکب
کہتے ہین پس زیادہ ان مزاجون سے کوئی اور مزاج نہین ہے جیسا کہ مذکور ہوا ہے سوای اوسکے ممکن نہین ہے اسلیے کہ
مزاج گرم اور سرد اور تر اور خشک ممکن نہین ہے پس معلوم ہوا کہ یہ سوء مزاج آٹھ قسم پر ہین جو مذکور ہوچکی ہین چار
مفرد اور چار مرکب اور سوء مزاج یا بے مادہ ہوتا ہے یا با مادہ پس سوء مزاج بے مادہ کو سوء مزاج سادہ کہتے ہین
اور با مادہ کو سوء مزاج مادی کہتے ہین پس اس حساب سے سوء مزاج کی قسمین سولہ ہوتی ہین اس تفصیل سے کہ
چار سوء مزاج مفرد بے مادہ ہین اور چار سوء مزاج مفرد با مادہ ہین اور چار سوء مزاج مرکب بے مادہ ہین اور چار
سوء مزاج مرکب با مادہ ہین **مثال** سوء مزاج گرم بے مادہ کی تپ دق ہے اور **مثال** سوء مزاج
گرم با مادہ کی تپ ہے کہ خون کی غلبہ سے یا صفرا کے غلبہ سے پیدا ہوتی ہے اور **مثال** سوء مزاج سرد کی
جو بے مادہ ہو مرض جمود ہے کہ سرد پانی یا سرد ہوا سے پیدا ہوتا ہے اور **مثال** سوء مزاج سرد با مادہ کی بیماری
فالج ہے اور **مثال** تر بے مادہ کی نرمی گوشت اور پوست کی ہے کہ عربی مین اوسکو ترہل کہتے ہین اور **مثال**
سوء مزاج تر با مادہ کی استسقا لحمی ہے اور **مثال** سوء مزاج خشک بے مادہ کی [illegible]

پیدا ہوا اور **مثال** سوء مزاج خشک با مادّہ کی سرطان ہی اور جسوقت تک کہ مزاج اعضا کے طبعی ہون تب تک
تندرستی اور صحت رہیگی اور جسوقت ناطبعی ہون تو سبب بیماری کا ہونگی اور جو کوئی خلط مقدار مین زیادہ ہو جائے
یا کم ہو جاتی یا کیفیت اوسکی قوی زیادہ ہو یا ضعیف زیادہ ہو تو وہ خلط باعث مرض کا ہوگی اسواسطے کہ جو کوئی خلط مقدار مین زیادہ
ہو جای یا کیفیت اوسکی قوی ہو جائے تو فزونی اوسکی اور قوت کیفیت کی اوسکی جسم مین یا ایک عضو پر غلبہ کرے تو وہ
عضو اعتدال سے خارج ہو جائیگا اور جسوقت کہ وہ خلط کم مقدار مین ہو یا کیفیت اوسکی ضعیف ہو تو ضد اوس خلط کی
غلبہ کریگی اور عضو پر مستولی ہوگی اور **حال روح کا** احوال اخلاط کے برخلاف ہی اسلیے کہ زیادتی روح کی سبب
بیماری کا نہین ہوتی ہی کیونکہ گوہر اوس روح کا ضد تندرستی کی نہین ہی لیکن جسوقت کہ مزاج روح کا اعتدال سے باہر ہو
اوسوقت البتہ باعث بیماری کا ہوگی اور یہ سولہ قسمین کہ مذکور ہوئین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ تمام جسم مین ہوتی ہین اور کبھی
ایک عضو مین اور جسوقت سوء مزاج سرد بے مادّہ دماغ پر مستولی ہو تو بیماری سکتہ کی عارض ہوگی کیونکہ حس و حرکت اس
علت مین تمام جسم سے باطل ہوتی ہے بسبب مشارکت تمام بدن کے ساتھہ دماغ کے اور حرارت غریزی سرد ہو جاتی
ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ سوء مزاج سرد سادہ کسی عضو پر غالب ہو کہ دماغ سے وہ عضو دور ہو مانند ہاتھہ پاؤن کی انگلیون
کہ سردی پائین اور تباہ ہون اور جسوقت کہ سوء مزاج گرم سادہ دل پر مستولی ہو تو جی متلائیگا اور قے اور تپ پیدا
ہوگی اور اگر سوء مزاج گرم سادہ روح پر کہ تجویف دل مین ہی غالب ہو نہ جرم دل پر تو اوسوقت تپ یک روزہ
عارض ہوگی کہ عربی مین اس تپ کو حمی یوم کہتے ہین اور معلوم کرین کہ سوء مزاج گرم سے کہ خون مین ظاہر ہو حمی دموی
یعنی تپ خونی پیدا ہوگی اور عفونت خون سے بھی تپ خونی پیدا ہوتی ہے لیکن اور خلطون مین جو سوء مزاج ہو تو کوئی تپ
پیدا نہین ہوتی جب تک کہ عفونت خلط مین نہ پیدا ہوا اور عفونت گندہ ہونے کو کہتے ہین اور خلطون آخرین کو خاصیت
اور بھی ہے کہ وہ خاصیت خون مین نہین ہے اور وہ خاصیت یہ ہی کہ اور خلطین سوای خون کے تجاویف مین گونکی
ہوتی ہین اور نیز باہر تجاویف رگون سے بھی ہوتی ہین اور عفونت کو بھی اندر تجاویف رگون کے قبول کرتی ہین اور
نیز باہر تجاویف رگون کے بھی عفونت قبول کرتی ہین پس جسوقت کہ عفونت خلط مین ظاہر ہوتی ہے تو تپ پیدا
ہوتی ہی اور خون بجز اندر تجاویف رگون کے باہر نہین رہتا ہی اور تپ خونی قوت کیفیت خون سے پیدا ہوتی ہے اور
عفونت اوسکی سے بھی ہوتی ہے اور قسمون سوء مزاج مفرد یا مرکب سے ایک قسم اندر تمام جسم کے یا اندر ایک عضو کے
ظاہر ہو اوسکو سوء مزاج کہتے ہین جب تک اعتدال سے چندان دور ہو کہ فعل اوس عضو کا متغیر اور تباہ اور با آفت
ہو اور مضرت اوسکی ظاہر ہو اور جسوقت کہ اس حد کو پہونچی تو وہ درجہ پہلا ہوگا سوء مزاج سے اور درجہ آخرین اوسوقت
ہوگا کہ سوء مزاج اوس حد کو پہونچے کہ عضو کی طبیعت کو متغیر کرے یعنی پھیر دیوے یہانتک کہ وہ عضو اعتدال خاصہ سے خارج
ہو وے اور فعل اوسکا تباہ ہو جائے **باب ۴ چوتھا** اون بیماریون کی قسمون مین ہے جو اندر اجسام

مرکب مین ہوتی ہین بیماریان جو اعضاے مرکب مین عارض ہوتی ہین آٹھ طرح کی ہوتی ہین پہلی قسم یہ ہے
کہ شکلو نمین اندامون کے آفت پڑے اور اوس سبب سے شکل طبعی سے وہ عضو پھر جائے اور فعل اوس اندام کا باطل ہو
جس طرح ہڈی کہ ٹیڑہی اور خمدار ہونی چاہیے سیدہی ہو جائے مانند ہڈی بازو اور ران اور پہلو کی اور مانند اوسکے
یا جو عضو سیدہا ہونا چاہیے ترچہا اور خمیدہ ہو جائے اور جو چہوٹا ہونا چاہیے بڑا ہو جائے اور جو بڑا ہونا چاہیے چہوٹا ہو جائے
اور جو گول ہونا چاہیے چپٹا ہو جائے اور جو چپٹا ہونا چاہیے گول ہو جائے مانند کہوپڑی دماغ کے کہ مستطیل چاہیے اور مثل
حدقہ کے کہ مفرطح چاہیے اور معدہ کہ گول ہونا چاہیے اور جسوقت کوئی عضو شکل طبعی اپنی سے بگڑ جاوے تو فعل بھی
بھی اوس عضو کی خلل پیدا ہوتا دوسری قسم سوء ترکیب کی یہ ہے کہ منفذ اور مجرا اور رگ کا خون بدن نے کوئی آفت
ظاہر ہو یعنی جو راستہ کہ تنگ یا زیادہ ہونا چاہیے وہ بہت کشادہ ہو جائے جیسے علت انتشار اور مثل مین ہوتا ہے آنکہوں کی
بیماریون سے ہے اور جیسے دوالی کہ پاؤن کی رگو نمین ہوتی ہے اور یا جو منفذ یعنی جو راستہ فراخ اور بہت کشادہ ہونا
ضرور تہا وہ نہایت تنگ ہو جائے جیسے خناق کی بیماری مین کہ راہ دم زدن اور راہ طعام و شراب کی تنگ ہو جاتی ہے
اور جیسے سدہ کہ ثقبہ عنبیہ مین پڑتا ہے آنکہ کے اندر اور رگون اور منفذو نمین جگر کے بھی سدہ پڑ جاتا ہے اور جیسے منفذ
دماغ کا حالت مرگی مین بسبب خلط بد کی تنگ ہو جائے اور حالت سکتہ مین کہ منفذ سب بند ہو جاتے ہین تیسری
قسم یہ ہے کہ بسبب کسی آفت کی تجویف بعض اندامہاے مجوف کی خالی ہو جائے مانند تجویف دل کی کہ وقت خوف
عظیم اور بہت ڈر کی خون سے خالی ہو جائے اور آدمی اوسکی وجہ سے مفاجاۃً مر جائے اور وقت لذت بہت اور
نہایت خوشی کے بھی ایسا ہی حال ہوتا ہے کہ تجویف دل روح سے خالی ہوتی ہے اور آدمی فوراً مر جاتا ہے
چوتھی یہ کہ آفت ظاہر ہو جہت خردی اور بزرگی اعضا سے مانند زبان کے کہ بزرگ ہو کہ بات اچھی طرح نہ کہہ سکے
اور مانند چہاتیون عورت کی اور چہاتیون مردونکی اور مانند گوشت کی جو گوشہ چشم مین ہوتا ہے اگر بزرگ ہو تو آنسو
اور فضول کو جو آنکہ سے اوترتے ہین باز رکہیگا اور اگر خرد ہو تو ہمیشہ آنسو جاری رہین گے اور مانند داء الفیل کے
اور یہ ایک علت ہے کہ پاؤن آدمی کا موٹا ہوتا ہے اور مانند علت فریسموس کی اور یہ بیماری ہے کہ قضیب انسانکا
سخت بڑا ہوتا ہے اور کہڑا رہتا ہے چنانچہ ملک یونان مین ایک آدمی کو یہ بیماری عارض ہوئی تہی سب اعضا اوسکے
بزرگ ہو گئے تہے یہانتک کہ وہ آدمی حرکتون سے باز رہتا تہا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معدہ چہوٹا ہو جاتا ہے اور اوسکے
سبب سے کہانے اور پانی کو آدمی جیسا کہ چاہیے نہین کہا سکتا اور بوجہ اوسکے علت ذبول کی حاصل ہوتی ہے اور
ذبول کو فارسی مین کاہش کہتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ بیماری تنہا اندر زبان یا آنکہ مین پیدا ہوتی ہے
پانچوین آفت یہ ہے کہ جہت عدد سے عارض ہوتی ہے مانند دانت کی اور سوا اونکے یا غدود جو جلد کے نیچے ظاہر ہو
اوسکو عربی مین سلعہ کہتے ہین یعنی رسولی اور ناخنہ کہ آنکہ مین ہو اور مانند پتہری کے کہ گردہ اور مثانہ مین ظاہر ہو اور مانند

مسّون کی جوناک کی اندر ہوتے ہین اور مانند عرق مدنی یعنی بیماری رشتہ کی کہ خراسان کے ملک مین اکثر ہوتی ہے
اور جو نقصان عدد کی جہت سی ہو جیسی دانت اوس آدمی کے یا سوای اوسکے یا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سی یا ایک آنکھ
دوسری آنکھ سی چھوٹی زیادہ ہو چھٹی آفت ہی جہت سختی اور نرمی سطح بعض اعضا سے جیسی سطح معدہ کا کہ سخت ہونا چاہیے
نرم ہو جائے کہ طعام اوسکی وجہ سی لغزش کرے اور مانند اوس ہڈی کے جو زخم کے نیچے ہوا اور اوس سبب سے ہڈی
چکنی ہو جائے اور جو مواد اندر گوشت کی جمتا ہے سطح اوس ہڈی سے اتنی دیر نہ ٹھہر سکے کہ قوت مغیرہ اوسکو بصورت
گوشت کی متغیر کرے پس جلد اوس سے پھسلجاوی اور وہ آفت جو درشتی یعنی سختی کی وجہ سی ہوتی ہے وہ مانند
سختی حنجرہ اور حلق اور قصبہ اور پھیپڑہ کی ہے کہ سخت ہوا اور اوسکی وجہ سی آواز متغیر ہو ساتوین آفت ہے کہ
بسبب باہر نکلنے عضو کی ہوتی ہے کہ وہ عضو اپنی جگہ سی علیحدہ ہوتا ہے مانند بند کشادگی کسی عضو کی اور مانند
آنت کی کہ کیسہ خصیہ مین اوتر آئے اور اس علت کو عربی مین فتق کہتے ہین اور مانند طبقہ عنبیہ کے آنکھ کے
طبقو نسے کہ بسبب قرحہ کی جو طبقہ قرنیہ مین پڑتا ہے باہر آوے اس علت کو طبیب مورسرج کہتے ہین اور مانند
آنکھ اور ہونٹھ اور گال صاحب لقوہ کے کہ نہاد طبعی سے پلٹ جاوین آٹھوین آفت ہی کہ کسی عضو مین ہو
اور وہ آفت دوسری عضو پر پہونچے اوسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ کوئی پٹھا جو عضو سی پیوستہ ہو مزاج اوسکا بسبب
نہایت تری کے مسترخی ہوا اور حرکت اوس عضو کی باخلل اور بے نظام ہووی جیسی ہاتھ اور پاؤن صاحب
فالج کے اور مانند تحجر مفاصل کے کہ عضو کو حرکت سی باز رکھتی ہین اور مانند تشنج امتلائی اور استفراغی کے
کہ دونون قسمین عضو کو حرکت سی باز رکھتی ہین اور دوسری یہ کہ بیماریان بعضی اندامون کی بشرکت دوسرے
اندامون کے ظاہر ہون چنانچہ باب دوسری مین بیان ہو چکی ہین

باب پانچوان شناخت مین اون بیماریون کے ہی جسکو تفرق اتصال کہتے ہین

تفرق اتصال کی بیس قسمین ہین
اونمین سی جو کہ پوست سی نیچے گذر جائے اوسکو عربی مین خدش اور سحج کہتے ہین اور جو گوشت مین ہووے
اوسکو جراحت کہتی ہین اور جسوقت زخم مین پیپ پڑ جائے اوسکو قرحہ کہتی ہین اور سبب پیپ پڑنے کا
وہ مقام زخم کا ہی جو بسبب سوء مزاج کے الم سے پیدا ہو ضعیف ہووی اور غذا کہ اوسکو پہونچتی ہی ہضم ہووے
بلکہ مواد کیطرف مستحیل ہو جائے اور جو تفرق اتصال کہ پوست اور گوشت مین گذر کر ہڈی مین اثر کرے
اور ہڈی کے دو ٹکڑے ہو جائین یا درازی مین شگافتہ ہو جائے اور غضروف یعنی نرم ہڈی اور عصب
یعنی پٹھے مین بھی اگر درازی مین شگاف ہو جائے اور ایک شگاف سی زائد ہوا اوسکو شق کہتے ہین اور اگر بہت
شگاف ہون اوسکو شرح کہتے ہین اور اگر خرد اجزا اوسکے ہو جائین اوسکو رض کہتے ہین اور جو دو پارہ ہو جائے
اوسکو کسر کہتی ہین اور عصب یعنی پٹھے کی تفرق اتصال کو اگر عرض مین پڑی اوسکو بتر کہتی ہین اور تفرق اتصال جو

عضلہ مین ہوا وسکو ہتک کہتے ہین اگر اوسکے عرض مین ہوا وسکو جبر کہتے ہین اور اگر اوسکی درازی مین ہوا وسکو مر
کہتے ہین اور جو تفرق اتصال کہ عضلہ مین پڑی درازی مین اور بہت شگاف رکہتا ہوا اور شگاف اوسکا اندر کہسا
ہوا ہو اوسکو فسخ کہتے ہین اور رض کہتے ہین اور تفرق اتصال جو درمیان عضلہ کے ظاہر ہوا وسکو صدع اور رض
اور فسخ تینون نام سے مشہور کرتے ہین اور رگ کا تفرق اتصال اگر درازی مین پڑے اوسکو صدع کہتے ہین اور
اگر عرض مین ہوا وسکو قطع اور فصل کہتے ہین اور جو موہنہ رگ کا کہلجائے اوسکو بثق کہتے ہین اور تفرق اتصال شریانکو
ام الدم اور بیت الدم اور جمہور الدم کہتے ہین اوس اگر شریان شگافتہ ہوجائے اور خون نیچے پوست کے جمع ہوا ور دبانے سے
ہاتھہ کے خون ہٹ جائے اور بعض گروہ شریان کے ہر ایک قسم کے شگاف کو ام الدم کہتے ہین اور جو تفرق اتصال
کہ غشاؤن مین پڑے اوسکو فتق کہتے ہین اور جو تفرق اتصال کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے دور کرے جیسے بند کشاد
کو کسی عضو کے جدا کردیوے اوسکو خلع کہتے ہین یعنے اوکہڑنا اور جو بیٹھا اپنی جگہ سے علیحدہ ہوجائے اوسکو فک کہتے ہین
اور جسوقت تفرق اتصال کسی عضو مین واقع ہو کہ مزاج اوس عضو کا درست ہو تو وہ تفرق اتصال اوس عضو کا
جلد درست ہوجاویگا اور جو تفرق اتصال اوس عضو مین واقع ہو کہ مزاج اوس عضو کا بد ہو تو دیر مین درست ہوگا
خصوصاً اگر عضو مین صاحب استسقا اور صاحب سوء القینہ کی تفرق اتصال پڑے اور گرمی کے موسم کا زخم اگر بہت
دنون تک رہے تو وہ گوشت کو کہا جائیگا اور شرح تفرق اتصال کی کتاب معالجات مین بتفصیل مذکور ہو گی
انشاء اللہ تعالی **باب چھٹا ورمون کی شناخت مین ہے** ورم ایک بیماری ہے مرکب
سب طرح کی بیماریون سے اسواسطے کہ کوئی ورم ایسا نہین ہوتا ہے کہ سوء مزاج مادی سے پیدا نہووے اور اسی طرح
کوئی ورم نہین ہے کہ شکل اور بہاؤ اور مقدار عضو کو پہیر دیوے اسلیے کہ عضو ورم سے موٹا اور بزرگ ہوتا ہے شکل طبعی
اوسکی نہین پلٹتی ہے اور کوئی ورم تفرق اتصال سے خالی نہین ہوتا ہے اسلیے کہ مواد ورم کا اجزاے عضو کو ایک
دوسرے سے کہینچتا ہے اور دور کرتا ہے یعنے علیحدہ کرکے درمیان اجزا کے جگہ اپنی خالی کرتا ہے پس اسی سبب سے
ہم کہہ چکے ہین کہ ورم مرکب ہے سب قسم کی بیماریون سے اور ورم اکثر نرم اعضا مین ہوتا ہے اور بعضون نے یہ
گمان کیا ہے کہ جو عضو کہ نہایت نرم ہوا وسمین ورم نہین ہوسکتا اسوجہ سے کہ اوسمین تمدد ممکن نہین ہے
یعنے اوس عضو کا کہنچنا دشوار ہے تو یہ گمان اونکا غلط ہے اسلیے کہ دماغ جو نہایت نرم ہے اور ہڈی بھی جو نہایت
سخت ہے دونون ورم کو قبول کرتے ہین کیونکہ وہ دونون غذا کو قبول کرتے ہین اور بڑہتے ہین اور طول اور
عرض اور عمق مین منتشنج ہوتے ہین یعنے لنباؤ اور چوڑاؤ اور گہراؤ مین کہنچتے ہین تو کوئی امر مانع نہین ہے اسبات کا کہ
وہ فضول کو بھی قبول کرین اور ورم اونمین حاصل ہو مثلاً اگر دانت فضلہ اخلاط کو قبول نکرتے اور وہ اوس عضو کے
کو ہرگز نہ پہونچ سکتا تو ہرگز جسم مین نہ بڑہ سکتا اور بعضے دانت زرد اور سیاہ اور سبز اور نیلے اور خوردہ شدہ ہوجاتے

شک نہین ہے اس امر مین کہ یہ ناطبعی دانت کی رنگ خلطون کے فضول سے ہین کہ دانتون کے جرم مین پہونچتی ہین
اور ساتھہ اوسکی غذا کے ملی ہوتے ہین پس کون مانع ہی اس بات کا کہ جسوقت یہ فضول بمقدار زائد نفوذ کرین اور
ورم پیدا کرین خصوصاً دانت وہ عضو ہی کہ ہمیشہ بڑہتا ہی اور زیادہ ہوتا ہے اور ہمواری اور ظہور اوسکے نہ بڑہنے کا
اسواسطے نہین معلوم ہوتا ہی کہ ہر ایک دانت دوسری دانت کی جو برابر اوسکے ہی گھستا ہی پس دونون سودہ ہوتے
ہین کسواسطے وہ دانت جو برابر دندان شکستہ یا افتادہ کے ہوا سوجہ کہ وہ نہین گھستا ہی دراز زیادہ اور سبب
اندفاع فضول ہوا ہے اور جب یہ بات معلوم ہوچکی کہ دانت ہمیشہ بڑہتا ہی اور بڑہنا سوای قبول غذا کے ممکن نہین ہے
تو یقین کر لینا چاہی کہ دانت ساتھہ صحت غذا کے فضول اخلاط کو بھی قبول کرتے ہین پس قبول کرنا ورم کا بھی
اس طریق پر دور نہین ہی خصوصاً ہم دیکھتے ہین کہ جسوقت کسی دانت مین درد ہوتا ہے تو آدمی حس ضربان کی
پاتا ہی اور یہ حس بسبب نرم عصب کے ہی کہ دانت کی گوہر کے ساتھہ پیوستہ ہی اور حس درد اور حس گرمی اور سردی
چیزونکی بوجہ اوسی عصب کے پاتا ہے اور اوس سے بیطاقت ہوجاتا ہی کیونکر منکر ہو سکتے ہین کہ گوہر اوسکا جو نرم ہے کہ
بسبب اوسکے مواد کو قبول کرتا ہے اور بسبب قبول کرنے مواد کے ورم کو حاصل کرتا ہے اور معلوم کرین کہ جو
ورم کہ کسی عضو مین واقع ہو سبب اوسکا یا وہ مادّہ ہوتا ہے جو ایک عضو سی جو اوپر اوس عضو کے ہے اوسپر گرتا ہے
اوسکو نزلہ کہتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مادہ بد ساتھہ خلطون نیک کے شامل ہوتا ہے اور اوسکے سبب سے بدی مواد
مین ظاہر نہین ہوتی ہی اور جسوقت کہ کبھی استفراغ کا اتفاق پڑے اور خلطین نیک ساتھہ اوس استفراغ کے خرچ
ہوجائین اور بُری خلطین جسم مین باقی رہین تو بدی اونکی ظاہر ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت اوسکو
طرف ظاہر جسم کے دفع کرتی ہے اور اوسکے سبب سی ورم اور پھوڑا پھنسی ظاہر ہوتی ہے اور بعض اوقات ایسا
اتفاق ہوتا ہی کہ طبیعت اوس مواد کو دفع نہین کر سکتی ہے پس اوسوجہ سی ماندگی وغیرہ ظاہر ہوتی ہے مثال
اوسکی ایک عورت ہی کہ اوسکے بدن مین بد خلطین نیک خلطون کے ساتھہ ملی ہوئی ہین اور وہ عورت بچہ کو دودہ پلاتی
ہی پس خلطین نیک اوسمین خرچ ہوتی ہین اور بد خلطین جو بدن مین باقی رہتی ہین طبیعت اوسکو دفع کرتی ہی اور جسم پر
اوس عورت کی خارش اور پھنسیان ظاہر ہوتی ہین اور مثال اوس آدمی کی کہ بدن مین اوسکی خلطین بد ساتھہ
خلطون نیک کی شامل ہون اور اوس آدمی کو کوئی زخم پہونچے تو نیک خلطین اوس جراحت سی دور ہونگی اور بد خلطین
بدن مین اوسکی باقی رہین گی پس اون بد خلطونکو طبیعت دفع کریگی اور دفع طبیعت سی جسم پر اوسکے ورم اور پھوڑا پھنسیان
ظاہر ہونگی اور معلوم کرین کہ شرہ یعنی پھنسی حقیقت مین وہ بھی ورم ہے مگر پھنسی چہوٹا ورم ہے اور آماس یعنے
ورم شرہ بزرگ ہی یعنے بزرگ پھنسی ہے اور آگاہ ہون کہ جس جس مواد سی کہ ورم لاحق ہوتا ہے وہ مواد چہ طرح کے
ہین چار چارون خلطین ہین مانند صفرا اور سودا اور بلغم اور خون کی اور دو اور ہین ہوا اور پانی اور سب طرح کے

ورم یا گرم ہین یا سرد تو یہ لکھنا چاہیے کہ جملہ ورم گرم یا خون سے ہوتے ہین یا صفرا سے لیکن بعضے ورم بسبب
عفونت مواد گرم کے لاحق ہوتے ہین چنانچہ شرح اس کی کتاب مطالبات ہین یاد کہینگی انشاء اللہ تعالے
اور طبیب ہر ایک ورم کو جو خون سے ہوتا ہے فلغمونی کہتے ہین اور جو ورم کہ صفرا سے ہوتا ہے اوسکو حمرہ نام رکھتے ہین
اور ورم صفراے خالص جو پوست ہی مین ہوتا ہے اوسکو اور صفرا سوختہ سے ہو اوسکو آتش پارسی کہتے ہین اور حمرہ اوس ورم کا
نام ہے جو پوست اور گوشت کے اندر ہو اور جو ورم کہ مرکب خون اور صفرا سے ہو اوسمین ملاحظہ کرین اگر خون
غلبہ کرے فلغمونی حمرہ کہتے ہین اور اگر صفرا غالب ہو حمرہ فلغمونی کہتے ہین اور جسوقت ورم مین پیپ پڑجاے
خراج کہتے ہین اور جو ورم کہ گوشت کے اندر ہو اور پوشیدہ ہو مقامات مین مانند گوشت کے کہ کان کے
پیچھے ہے اور وہ گوشت جو ران کی جڑ مین ہے اور ہوا داوسکا ورم سخت ہو اوسکو طاعون کہتے ہین اور
جو ورم کہ بلغم رقیق سے ہو نرم اور سپید ہوتا ہے اور جو بلغم غلیظ سے ہو سخت اور سپید ہوتا ہے اور جو ورم کہ
سخت اور تیرہ ہو اور سودا سے ہو [illegible] اور ان کے [illegible] اور ضرر ان بھی ہو اوسکو سرطان
کہتے ہین اور ورم سرطان تمام اندام مین ہو سکتا ہے اور غدد زیر جانب گردن اور بغل اور ران مین
ایسا ہوتا ہے اور سخت ہوتا ہے اور [illegible] گوشت سے جدا ہوتا ہے کہ اگر انگشت سے ہلا سکتے ہین اور
فرق درمیان سرطان اور غدد [illegible] پوست اور گوشت دونون سے
جدا ہوتی ہے اور غدد گوشت سے جدا ہوتا ہے پوست سے جدا نہین ہوتا اور سرطان گوشت اور پوست
دونون سے ملا ہوتا ہے اور فرق درمیان ورم صلب اور سرطان کے یہ ہے کہ ورم صلب ساکن ہوتا ہے اور عضو کی حس کو
باطل کرتا ہے یا کم کرتا ہے اور بے درد ہوتا ہے اور سرطان ساتھ درد کے ہوتا ہے اور جڑین اور شاخین
رکھتا ہے مانند سرطان یعنی مثل اوس جانور کے جسکو کیکڑا ہندی مین کہتے ہین اور اگر ایسا ہوتا ہے کہ بعد
ایک مدت کے گوشت عضو کا مردہ ہوتا ہے اور حس اوس عضو سے جاتی رہتی ہے اور خراج جو بغل سے
مین ہو اوسکو غروس کہتے ہین اور وہ خراج جو دو یا زیادہ سوراخ کرے اوسکو شہدی کہتے ہین کہ رطوبت مانند شہد کے
اوسمین سے بہتی ہے اور جو ورم گرم کہ جلد پختہ ہو وے اور سر نہ اوبھارے اور بیٹھ جاے اور رنگ اوسکا متغیر ہو پھر
قرحہ ہو جاے اور کشادہ ہو جاے اوسکو اکلہ کہتے ہین اور فارسی مین خورہ نام رکھتے ہین اور ورم صلب کہ ناخن کے
تلے ہو اوسکو داحس کہتے ہین اور قرحہ کہ پھنسیون ہو کہ باہم پیوستہ ہون اور ریم اوس سے بہے اوسکو ارکس بلخی
کہتے ہین ایسا زخم گرگان کے نواح مین بہت پیدا ہوتا ہے اور ہر ایک ورم مین کہ ابلا ہوا اور پانی سے بھرا ہو اوسکو
عربی مین نفط کہتے ہین اور چھوٹی چھوٹی پھنسیان کہ حوالی اونکا سرخ ہو اور ورم کم ہو اور جلد زخم کر دیوین اور فراخ
ہو جائین اور اکثر ہاتھ مین ظاہر ہون اور چبھنا اوسکا مانند چیونٹی کے کاٹنے کے ہو تو اون کو عربی مین نملہ کہتے ہین

[illegible]

جلد خشک یشیہ سیاہ یا سبز ظاہر ہوا اور حوالی اوسکا سرخ ہوا اور سخت سوزان اور گرم ہوا اوسکو آتش پارسی کہتے ہین اور
جو ورم گرم کہ سخت گرم اور خلندہ ہو یعنی چبہنے والا ہو مانند خار کے اوسکو شوکہ کہتے ہین وہ سخت بد ہوتا ہی اور مہلک
ہی اور وہ قرحہ جو شکم کے اندر ہوا اور پیپ بہت اوسمین سے نکلے اوسکو دبیلہ کہتے ہین اور وہ قرحہ جو کہنہ ہوا اور درمیان
اوسکا خالی ہوا اور اوسمین سے رطوبت بہی بہت یا کم اور لب اوس قرحہ کے موٹے اور سپید اور سخت ہون اوسکو
ناصور کہتے ہین اور ورم پراگندہ کہ یکایک جسم پر ظاہر ہوا اور سرخ سرخ تمام بدن پر یا بعض اعضا پر پہیلجاوی اور بعض
ایسا ہو کہ بہت سرخ ہوا اور اوسمین خارش اور جلن بہت ہووی اور تین دن تک سخت اور بشدت ہوا اوسکو شری
یعنی پتی کہتے ہین اور ورم صلب بعض اول ظہور مین صلب ہوتا ہی اور بعض آخر مین صلب ہوتا ہی خصوصاً ورم
خونی اور کبہی ایسا ہوتا ہی کہ بلغمی ورم بہی صلب ہوتا ہے اور سردی کے موسم کا ورم اکثر بلغمی ہوتا ہی اور ورم گرم بہی
جو سردی کے موسم مین ظاہر ہو میل بسپیدی رکہتا ہی اور اورام بلغمی موافق عدد قسمون بلغم کے ہوتے ہین جیسی بلغم
بعضی غلیظ ہین اور بعضی رقیق زیادہ ہین اسی طرح ورم بلغمی بعضی سخت بہت ہوتے ہین اور بعضی نرم بہت ہوتی ہین اور
جو ورم کہ سخت ہو مانند ورم سوداوی کے ہوتا ہی اور جو ورم کہ نرم بہت ہو مانند ورم بادی کے ہوتا ہی اور اکثر
ایسا ہوتا ہی کہ بلغم رقیق کہ مایہ نزلہ کا ہے درمیان لیفون پٹھون کے اوترتا ہے اور حنجرہ مین گرتا ہی اور گرداگرد اوسکے
جمع ہوتا ہے اور وہان رہتا ہی پس لطیف اوسکا تحلیل ہوجاتا ہی اور باقی صلب رہجاتا ہی اور ایسا ورم خوازم مین
بہت ہوتا ہی اور ورم آبی مانند استسقا اور مثل قیلۃ الماء وغیرہ کے ہوتا ہے اور ورم بادی دو قسم ہے ایک قسم کو
تہبج کہتے ہین کہ اجزای عضو مین باد شامل ہوتی ہے اور عضو مین تہبج ظاہر کرتی ہی اور دوسری قسم نفخ ہی کہ پوست
عضو کو پہلاتا ہی اور تانتا ہی اور ہاتہہ رکہنے سے ہٹ جاتا ہی اور ایسی ورم مین عضو پر کچہہ بوجہہ نہین معلوم ہوتا ہی اور پہنسیان
کئی طرح کی ہوتی ہین بعضی پہنسی خون صرف سے ہوتی ہی مانند آبلہ کے اور بعضی صفرای صرف سے ہوتی ہی مانند حصبہ یعنی چیچک اور نملہ کے
اور بعضی پہنسی سودا اور خون سے ہوتی ہی مانند جرب کی یعنی وہ بثورات جنکو خارش تر کہتے ہین اور بعضی پہنسی سودا اور بلغم سے
ہوتی ہے مانند مسامیر اور دمامیل کے

باب ساتوان اون احوالون کی شناخت مین ہے جنکو بیماری سے شمار کرتے ہین

سوای اون بیماریون کے جو بابہای گذشتہ مین بیان ہوچکین ہین بعض
احوال ایسے ہوتے ہین کہ ظاہر جسم انسان پر پیدا ہوتے ہین اور اونکو بیماریون مین سے شمار کرتے ہین پس وہ چار
قسم پر ہین ایک وہ احوال ہین جو بالون مین ظاہر ہوتے ہین مانند کوتاہی اور کم زوری اور ٹوٹنے اور اوکہڑنے اور
گرنے بالون کے اور سر بالون کے ساتہہ چند شاخ کے ہونا اور رنگ اپنے سے پہرنا اور جلد سپید ہونا مثل داء الثعلب اور
داء الحیہ کے دوسری وہ آفتین ہین جو پوست مین ظاہر ہوتی ہین مانند چہیپ اور برص کے اور مثل نمشان آبلہ

[illegible]

اور اثر آفتاب اور اثر باد وغیرہ کی تیسرے وہ آفتین ہین کہ پوست مین ظاہر ہوتی ہین اور پوست اونکے سبب سے خراشیدہ ہو جاتا ہے
مانند داد اور مسے کے اور سختی اور کھرکھراہٹ جلد کی کہ اوسکو عربی مین خصف کہتے ہین چوتھے وہ آفتین ہین جو بدن مین ظاہر
ہوتی ہین مانند فربہی با فراط اور لاغری با فراط کی **باب آٹھوان منسوب بیماریون کی شناخت**
مین ہے بیماری منسوب چھ جنس کی ہوتی ہے ایک یہ کہ نام سے اوس عضو کے جس عضو مین بیماری ہو مشہور
ہو جیسے شقیقہ اور سرسام اور برسام اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور مانند اوسکے دوسرے وہ بیماریان ہین کہ نام سے اوس چیز کی
جسکے مشابہ ہین مشہور ہین مانند داء الفیل اور داء الاسد اور داء الحیہ اور سرطان اور ناخنہ تیسرے وہ بیماریان ہین جو
ساتھ اعراض کی منسوب ہین مانند صرع یعنی مرگی اور سکتہ اور خناق ذبحہ کے چوتھے وہ بیماریان ہین جو نام سے اوس
طبیب کے مشہور ہین جسنے اوسکی دوا کی ہے مانند قرحہ جیرونی کے کہ اوس طبیب نے اوسکا علاج کیا ہے پانچوین وہ بیماریان
جو شہرونسے منسوب ہین کہ اون مقامون مین اکثر ہوتی ہین مثل ریش بلخی اور عرق مدنی کے چھٹے وہ بیماریان ہین کہ نام
سے اون جانورون کے منسوب ہین کہ اونمین اکثر ہوتی ہین جیسے داء الثعلب یا وہ بیماریان کہ نشان اونکا اوس جانور
کی شکل ہووے مانند داء الحیہ اور داء الاسد کی **باب ۹ نوان شناخت مین احوال بیماریونکی ہے**
معلوم کرین کہ بیماریون کے چار احوال ہین ہر حال کے لیے ایک وقت ہے معلوم اور طبیب کو اون وقتون اور
اون احوالون کی شناخت سے چارہ نہین ہے ایک وقت آغاز مرض کا ہے یعنے شروع زمانہ بیماری کا ہے اور آغاز اوسکا
اوسوقت کو شمار کرتے ہین کہ جب بیماری جسم انسان پر ظاہر ہو جیسا کہ مثلاً ایک آدمی کا بدن ٹوٹتا ہے اور ناطاقتی
سے گر پڑتا ہے اور بعد اوسکے تپ چڑھے تو آغاز اوسکا جب سے تصور کرنا چاہیے کہ جسوقت سے تپ ظاہر ہوئی ہے
اور بدن کی شکستگی اور ضعیفی جو تپ سے پہلے ہوئی تھی اوسکو روزگار مرض سے شمار نکرین اور غرض درست کرنے سے
آغاز مرض کے شناخت کرنا روز بحران کا مراد ہے دوسری زمانہ زیادتی مرض کا ہے جسدم تک کہ بیماری کو زور ہوتا ہے
اور بڑھتی جاتی ہے جیسے کہ تپ مثلاً کہ ہر ساعت یا ہر روز گرم اور تیز ہوتی جاتی ہے یا ورم کہ ہر روز بڑھتا ہے پس مدت
بڑھنے حرارت تپ کو اور ورم کے بڑھنے کی مدت کو منجملہ زمانہ بڑھنے مرض کے شمار کرین اور تیسری حال نہایت کو پہونچنا
بیماری کا ہے اور اسوقت کو وقت انتہا کہتے ہین اور وہ زمانہ ایسا ہے کہ مثلاً تپ اور اعراض اوس تپ کے آج تو
زیادہ کل کے دن سے ہووین چوتھی حال نقصان بیماری کا ہے اسوقت کو انحطاط کہتے ہین اور یہ وہ زمانہ ہے کہ مثلاً
تپ اور اعراض اوسکے آج کے روز کم کل کے دن سے ہوون پس جسوقت کہ بیماری وقت انحطاط کو پہونچے خطر سے
باہر ہو گی اور سب طرح توقع نجات اور امید سلامتی کی ہو گی مگر اوسوقت اگر کچھ خطا تدبیر اور علاج مین کیجائیگی تو البتہ
نکس ہو گا یعنے وہی بیماری پھر عود کریگی یا اور کوئی نئی بیماری لاحق ہوگی اور معلوم کرین کہ جو مرض لائق فصل سال اور
مزاج عمر کے ہو گا خطر اوسکا کمتر ہے جیسے گرمی کے موسم مین اور گرم شہر مین جوان آدمی کو گرم بیماری اور صفراوی ظاہر ہو

اسواسطے کہ کوئی سبب عظیم پایا نگا کہ ایسی فصل اور ایسے مزاج مین حرارت کو پیدا کرے اور جو بیماری کہ لائق فصل سال
اور مزاج عمر اور ہوای شہر کے ہو وہ خطرناک ہوگی جیسے سرد مزاج والہ آدمی کو سردی کے موسم مین اور شہر سرد مین
گرم بیماری لاحق ہو اسلیے کہ سب بیماریونمین یہ امید ہوتی ہے کہ اوس فصل مین کہ مزاج اوسکا ضد مزاج بیماری کی ہو
زائل ہوگی اور فصل جاڑے کی اور شہر سرد اور مزاج آدمی کا بھی سرد سبب ضد بیماری گرم کی ہین پس جسوقت کہ سردی کے
موسم مین بوڑہے آدمی کو بیماری گرم عارض ہو خصوصًا شہر سرد مین تو سبب اوسکا عظیم ہوگا اور وہ بیماری خطرناک
ہوگی

باب بیسوان اون بیماریون کی شناخت مین ہی جو باپ دادون سے اولاد کو وراثت پہونچتی ہین اور وہ بیماریان جو آدمی کو ایک دوسرے سے حاصل ہوتی ہین

پس معلوم کرین کہ وہ چھہ بیماریان ہین جو باپ دادون سے اولاد کو وراثت پہونچتی ہین ایک سل ہے دوسری نقرس
تیسری برص چوتھی جذام پانچوین کلی چھٹی اصلی اور جو عضو کہ بدن سے ضعیف ہو فرزند کا بھی وہ عضو ضعیف ہوگا اور چھہ
بیماریان کہ آدمی کو ایک دوسرے سے پہونچتی ہین وہ بھی چھہ ہین ایک سل دوسری برص تیسری جذام چوتھی آبلہ پانچوین
درد چشم چھٹی تپ وبائی خصوصًا اگر مکان تنگ ہو اور اندہیرے مکان کی ہوا کے بند ہون اوسوقت بہت یہ بیماریان
ایک سے دوسرے کو حاصل ہونگی اور درد چشم کی بیماری خصوصًا اوسوقت ہوگی اگر چشم دردمند کیطرف نگاہ کریگا

باب گیارہوان اون بیماریون کی شناخت مین ہی کہ تازہ ہوتی ہین اور سبب دور ہوے دوسری بیماری کا ہوتی ہین

وہ بیماریان جو تازہ ہوتی ہین اور سبب دور ہونے دوسری
بیماری کا ہوتی ہین وہ مانند نقرس کے ہی اور دوالی اور داء الفیل اور درد مفاصل سخت پس جسوقت صرع
یعنی مرگی والیکو ان بیماریون سے کوئی عارض ہو تو سبب اوسکے مرگی جاتی رہیگی اسوجہ سے کہ مرگی مرض دماغی ہے
اور دماغ مین ہوتا ہی پس جسوقت ان بیماریونمین سے کوئی بیماری عارض ہو تو مواد دماغ کا نیچے اوتر آویگا
اور علت دماغی دور ہوجائیگی اور جو علت کہ مواد اوسکا انتقال کرے وہ بھی اسی قیاس پر ہے اور آنکھہ کا درد
دستون اور زلق الامعا سے دور ہوجاتا ہی اسلیے کہ مواد خلط بد کا دستون کی راہ نکل جاتا ہی اور یہ دست اس علت
مین مثل دستور کے ہین طبیب کیواسطے تاکہ ساتھہ طبیعت کی پیروی کرے اور اصلاع آدمی کو دوالی کا مرض نہین
ہوتا ہی اور جسوقت دوالی کی بیماری عارض ہوتی ہے بال سر کے نکلتے ہین اور جسوقت صفراوی دستون والے کے
کان گنگ ہوجائین تو دست اوسکے بند ہوجائینگے اور جس کسی کے کان بہرے ہون اور اوسکو صفراوی دست
عارض ہون تو گنگ کانون کا دور ہوجائیگا بسبب استفراغ اور انتقال مادہ کے اور جسوقت حالت تپ مین
کان گنگ ہووین اور اوس تپ مین اگر خون آوے یا دست جاری ہون تو کری بالکلیہ دور ہوجائیگی بسبب
استفراغ اور انتقال مواد کے اور جو کسی شخص کو درد سر سخت عارض ہو اور ناک یا کان سے اوسکے پیپ یا ...

تو درد سر جاتا رہیگا بسبب استفراغ اور انتقال مواد کے اور اگر پرانے دستون والا لوٹنے بعد اوسکے قصد کے آرسے تو
دست سب بند ہو جاوینگے بسبب انتقال مادہ کے اور مالیخولیا اور دیوانگی ساتھ دوالی اور بواسیر کے
دور ہو جاتی ہے اسلیئے کہ دونون کا سبب زیادتی خلط سوداوی کی ہے دماغ مین پس جسوقت سر رگون کے
کھلجاتین اور بواسیر یا دوالی ظاہر ہو اور خون سوداوی دماغ سے نیچے اوترے تو دونون علتین بسبب انتقال مادہ کے
زائل ہونگی اور خصی آدمی کو اصلع اور نقرس نہین ہوتا ہے اور عورتون کو نقرس نہین ہوتا ہے مگر اوسوقت کہ غذائین
ناموافق اور بے ترتیب کہائین تو البتہ اونکو بھی نقرس ہوگا اسلیئے کہ جسم اونکا ساتھ حیض کے مادہ بدسے بہرا ہوتا ہے
تعجب نہین ہے جو نقرس لاحق ہو اور سبب صلع نہونے خصی کا یہ ہے کہ مزاج اونکا مثل مزاج عورتون کے ہوتا ہے
اور نقرس بھی اسی سبب سے اوسکو نہین ہوتا لیکن وہی طریق ہے مگر عورت کو اگر غذائے ناموافق اور بے ترتیب کہائے
نقرس لاحق ہوگا اور اگر خصی بھی ایسی ہی بے ترتیبی کرے تو اوسکو بھی عارض ہوگا اور نقرس ایک بیماری ہے کہ بسبب
ضعیفی پاؤن کے ہوتی ہے جس طرح مرگی ایک علت ہے کہ بسبب ضعیفی دماغ کے ہوتی ہے لیکن اگرچہ پاؤن یا دماغ
ضعیف ہو جب تک کہ مادہ بد جسم مین جمع نہووے اور رگونمین جاری نہو طرف پاؤن یا طرف دماغ کے رجوع نکریگا
اوسوقت تک نہ مرگی ہوگی نہ نقرس اور جالینوس کہتا ہے کہ خصی صاحب نقرس میری نظر سے گذرا ہے اور بچہ کو ودک کو
ہرگز صاحب نقرس نہین دیکہا ہے اور جو کسی کودک کو نقرس عارض ہو تو وہ وجع مفاصل کے اقسام سے تصور
کیا جائیگا اور وہ ... اور شدید نہین ہوگا اور سبب اوسکا غذائے بد اور ترتیب بد اور ہضم نہونا طعام کا ہے اور جو کہ
معلوم ہے کہ خصی اور کودک کو نقرس نہین ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو کودک کو نادر ہوتا ہے تو اس بیان سے یقین
کرلینا ضرور ہے کہ مجامعت کو تولد نقرس مین اثر قوی ہے اور درد جگر سخت ساتھ تپ کی دور ہو جاتا ہے لیکن
جاننا چاہیے کہ درد جگر یا ورم گرم سے ہوتا ہے یا باد غلیظ سے یا سدہ سے لیکن جو درد جگر کہ سدہ کے سبب سے ہو درد اوسکا
سخت نہوگا مگر گرانی درد سے زائد ہوگی اور جو درد جگر کہ ورم کے سبب سے ہو وہ بدون تپ کے نہوگا اور جو درد جگر
کہ ہوائے غلیظ سے ہو درد اوسکا سخت اور خلندہ ہوگا پس وہ باد یعنی ریح ساتھ حرارت تپ گرم کے ٹوٹ جائیگی اور
اور جس کسی شخص کے سر پہلو کے درد کرین اور ورم ہو تو وہ درد ساتھ تپ گرم کے جاتا رہیگا اور نقرس اور دوالی
اور وجع مفاصل اور گنگ اور خارش ساتھ تپ چوتہیا کے دور ہوتی ہے اور تشنج امتلائی تپ گرم سے جاتا رہتا ہے
لیکن آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ نقرس اور درد مفاصل اکثر رطوبتون خام او خلط غلیظ سوداوی سے ہوتا ہے اور گنگ اور
خاموش یا رطوبت شور سے ہوتی ہے یا خلط سوداوی سے لیکن جو کہ خام رطوبتون سے ہو ساتھ حرارت تپون گرم کے
پختہ ہوگا اور جو کہ سوداوی خلطون سے ہو ساتھ نوبتون چوتہیا کے تحلیل ہوگا اور تشنج امتلائی کا حال بھی ایسا ہی ہے
اسواسطے کہ مواد تشنج کا ساتھ حرارت تپ گرم کے پگھلتا ہے اور تشنج دور ہو جاتا ہے اور جسوقت کہ بحران یرقانی ظاہر

تو بیماریان گرم صفراوی دور ہو جائینگی اسلیے کہ مواد صفرا کا ظاہر تن کیطرف باہر نکلتا ہی اور فواق امتلائی یعنی ہچکی ساتھہ عطسہ یعنی چھینک کی دور ہوتی ہے کیونکہ فواق اور تشنج امتلا سی بھی ہوتے ہین اور استفراق سے بھی لیکن جو کہ امتلا کی وجہ سی ہوتا ہی اکثر احوال مین اوسکے لیے حرکت قوی ہونا چاہیے کہ اوس رطوبت کو ہلا دیوی اور اپنی جگہہ سے اوکھاڑ دیوی اور حرکت چھینک کی حرکت قوی ہے اور جس کسی شخص کو کھٹی ڈکارین بہت آتی ہون اوسکو علت ذات الجنب نہونے پائیگی اسلیے کہ مواد ذات الجنب کا مواد گرم اور تیز ہوتا ہی اور جس شخص کو کھٹی ڈکارین بہت آتی ہون اوسکے معدہ مین خلطین گرم اور تیز کمتر پیدا ہوتی ہین اور جو کہ جس آدمی کے جسم مین خلط گرم کم پیدا ہوتی ہے تو اوسکے بدن مین گرمی اور تیزی کمتر ہوتی ہی پس اوسکو ذات الجنب نہونے پائیگا باب ۱۲ بارہوان

اون بیماریون کی شناخت مین ہی کہ جسوقت اپنے حال سے پھر جاتین اور بیماری اور پیدا ہو تو حال بیماری کا ابتر ہوگا

جسوقت کہ ذات الجنب ذات الریہ ہو جاتے اور علت قرانیطس کی تشنج غشی ہو جاتی تو حال بیماریکا ابتر ہوگا لیکن ذات الجنب مین کہ ذات الریہ ہو حال بیمار کا اسواسطے ابتر ہوگا کہ مواد بیماری کا اپنے موضع مین نسماویگا بلکہ زیادہ بڑہیگا یہانتک کہ ذات الریہ پیدا ہو پس جب یہ شکل ہوگی تو کچھہ شک نہین ہی کہ حال بیماری کا ابتر ہوا اسلیے کہ ذات الجنب اپنی جگہہ قائم رہتا ہے اور ذات الریہ مدد گار اوسکا ہو جاتا ہی اور ذات الریہ ذات الجنب نہین ہوتا ہی اسلیے کہ ذات الریہ اگر سخت نہو تو مواد اوسکا کہانسی کی راہ سی نکلجاتا ہی اور پاک ہو جاتا ہے اور اگر سخت ہو تو پہلے اوس سے کہ مواد اوسکا دوسرے عضو کیطرف انتقال کرے بیمار ہلاک ہو جائیگا اور قرانیطس سرسام گرم کو کہتے ہین اور تشنج غشی سرسام سرد کو پس جسوقت کہ قرانیطس تشنج غشی ہو گا تو حال بیماریکا ابتر ہو جائیگا اسلیے کہ مواد لطیف قرانیطس مین تحلیل قبول کرتا ہے اور مواد کثیف رہجاتا ہے کہ تحلیل ہونا اوسکا دشوار ہوتا ہی اور جسوقت بیمار کو تپ محرقہ مین رعشہ اور ہذیان ظاہر آوے تو وہ تپ جاتی رہیگی اور ہذیان اختلاط ذہن یعنی بیہودہ بکنے کو کہتے ہین پس سبب اوسکا تپ محرقہ ساتھہ ہذیان کے جاتی رہتی ہی یہ ہی کہ مواد تپ محرقہ کا رگون مین ہوتا ہی جسوقت مواد رگون سی انتقال کرتا ہے اور پٹھون پر گرتا ہے اوسوقت رعشہ عارض ہوتا ہے اسلیے کہ پٹھے دماغ کی شاخین ہین اور جو مواد کہ پٹھون پر آتا ہی قوت اوسکی طرف اصل کے پہونچتی ہی اور ہذیان پیدا ہوتا ہی اور تپ دور ہو جاتی ہے بسبب منتقل ہونے مادہ کے لیکن علت سخت مین مبتلا ہو جاتا ہی

گفتار دوسری شناخت مین اعراض اور علامات کی ہے اور اس گفتار کے بارہ باب ہین باب پہلا دوسری گفتار سے اعراض کی شناخت مین ہے بطریق کلی

معلوم کرین کہ جس طرح سی سببونسے احوال جسم انسان مین تازہ ہوتے ہین اور اونکو امراض کہتے ہین اسی طرح سی بھی احوال تازہ ہوتے ہین اور اونکو اعراض کہتے ہین اور اعراض کو بقیاس ساتھہ امراض کے اعراض کہتے ہین اور بقیاس ساتھہ

اوسکے کہ طبیب اون اعراض سے نشان تلاش کرے واسطے شناخت کرنے احوال بیماریون کے علامات کہتے ہین اسلیے کہ اعراض نشان احوال جسم انسان کے ہین اور وہ نشان بعضی نشان تندرستی کے ہین اور نشان بیماری کے لیکن جو کہ نشان تندرستی کے ہین مثل تندرستی ہیئت اندامون کے ہین اور تمامی فعل ہر ایک کے اور ہر ایک اندام کی کہ کام اوسکا تمام ہووے وہ اندام درست ہوگا اور افعال اعضا سے یعنی اندامونکی کامونسے نشانیان اس طریق پر ڈھونڈہین کہ اگر دماغ کے کامونمین تلاش کرین تو احوال کامون اختیاری اور احوالون فعلون حس اور فعلون توہم اور تفکر اور مانند اوسکے مین نگاہ کرین اور جو نشان فعلہای دل سے ڈھونڈہین تو حالہاے دم زدن اور نبض کے احوال مین نگاہ کرین اور اگر نشان جگر کے کامون سے تلاش کرین تو پیشاب اور گوہ کے احوال مین نگاہ کرین اور جو کچھ معدہ کی کامونسے ڈہونڈہین تو احوال ہضم ہونے طعام اور احوال بھونک اور احوال ڈکارون اور قرار اور احوال قوتون معدہ مین نگاہ کرین پس ہر ایک عضو سے اسی طرح افعال اوسکے اور حال قوتون اوسکی سے ڈہونڈہین جو کچھ احوال طبعی پر پائین وہ نشان تندرستی کا ہے اور جو کچھ احوال طبعی سے پھرا ہو ملاحظہ کرین وہ نشان بیماری کا ہے اور طبیب عرض اوس احوال کو کہتے ہین جو ساتھ مرض کے ہوا اور ساتھ بیماری یا بعد بیماری کے ظاہر ہو پس عرض تین حال سے نشان دیتا ہے ایک حال گذشتہ سے دوسرے احوال حاضر سے تیسرے حال آیندہ سے پس جو کچھ احوال گذشتہ سے نشان دیوے اگر طبیب اوس حال سے خبر دیوے تو بیمار کا اوپر طبیب اور علم وعمل پر اوسکی بڑا اعتقاد ہووے اسلیے کہ جب سمجھے کہ طبیب نے گذری ہوی احوال سے جو کچھ خبر دیے وہ درست ہے تو جو کچھ احوال آیندہ ارشاد کریگا وہ بھی سچ ہوگا پس نہایت اوسپر اعتقاد کلی ہوجائیگا اور جو کچھ احوال حاضر سے نشان دیوے اگر وہ حال مطابق ہے اور مناسب احوال ہے تو منفعت اوسکی بزرگ ہوگی اور جو کچھ احوال آیندہ سے نشان دیوے منفعت اوسکی دو گونہ ہے ایک یہہ کہ استادی طبیب کی ظاہر ہو دوسری یہہ کہ تدبیر بیمار کی ایسی نہ کیجاے کہ اوس حال کو واجب کرے اور اعراض وہ ہے کہ حقیقت مرض کی دلالت کرتے ہین مثلاً نبض سریع مختلف تپ پر دلالت کرتی ہے اور بعضے اعراض ایسی ہین کہ دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ مواد کونسے عضو مین ہے چنانچہ نبض موجی بر دسینہ کی بیماریون مین دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ مواد ورم کا پھیپھڑہ مین ہے جیسے نبض منشاری دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ ورم غشا اور حجاب مین ہے اور بعضی اعراض سبب بیماری پر دلالت کرتی ہین جیسے اعراض بیماری امتلا کی دلالت کرتی ہین اوپر امتلا کی اور امتلا سبب بیماری کا ہے اور بعضی اعراض درازی بیماری پر دلالت کرتی ہین اور بعضی اوپر گرمی اور زودی حرکت اور رنگتون پر دلالت کرتی ہین اور بعضے اوپر سلامتی اور خطرناکی بیماری کے دلالت کرتے ہین جیسے اگر ذات الجنب مین جلد ساتھ کھانسی کے رطوبت پختہ نکلی تو دلیل سلامتی ہوگی اور جو وہ رطوبت دیر مین نکلی یا دشواری سے

آئی اور خام نکلے تو دلیل خطرناک ہوگی اور تیز ہونین پسینہ اور استفراغات دیگر بھی اسی قیاس پر ہین اور اعراض سے بعضے ایسی ہین کہ ساتھہ بیماری کے لازم ہوتے ہین اور اونہین کے ساتھہ ظاہر ہوتے ہین اور اونہین ساتھہ دور ہوجاتے ہین جیسی کہانسی اور نبض منشاری اور درد خلندہ اور تپ تیز کہ ساتھہ ذات الجنب کے ظاہر ہوا اور ساتھہ اوسی کے دور ہوا اور بعضی اعراض ایسی ہوتے ہین کہ لازم مرض کے نہین ہوتے ہین جیسی درد سر اور تپ کیونکہ بعضی تپ ساتھہ درد سر کے ہوتی ہے اور بعضی بغیر درد سر کے اور اعراض سے بعضے ایسی ہین کہ بعد کو ظاہر ہوتے ہین اور وہ تین قسم کے ہین ایک نشان بحران کے ہین دوسری نشان نضج کے تیسری نشان مرگ کی اور یہ اعراض حادہ مین یعنی تیز بیماریون مین بہت ظاہر ہوتے ہین اور بعضی اعراض ایسی ہین کہ ساتھہ حس نگاہ کی دریافت کیے جاتے ہین اور بعضی ساتھہ حس سمع یعنے سننے کی حس سے معلوم ہوسکتی ہین اور بعضے ساتھہ حس سونگھنے کے اور بعضی ساتھہ حس ذائقہ کے اور بعضی ساتھہ حس لمس یعنی چہونے کی پائی جاتی ہین لیکن وہ اعراض جو حس نگاہ سے دریافت کیے جاتے ہین مانند رنگت چہرہ کے ہو اور آنکھہ کی رنگت اور زبان کی رنگت اور ورمون کے رنگ اور آثار کہ پوست پر ظاہر ہوتے ہین مانند رنگت چھیپ اور برص اور رنگ پھنسیون اور زخمون اور رنگ پیشاب اور گوہ اور قے کا اور مانند حرکت اور سکون کے لیکن جو کچھہ جنس حرکت سے ہے مثل حرکت تشنج اور حرکت اختلاج اور رعشہ اور حرکت تمطی اور تثاؤب کے تمطی ہاتھہ پاؤن اور تمام جسم کا دراز کرنا ہے جسکو ہندی مین انگڑائی کہتے ہین اور تثاؤب موںھہ کھولنا اور کشیدہ ہونا ہے جسکو ہندی مین جمہائی کہتے ہین جسطرح آدمی خواب آلود اور ملول کرتا ہے اور اختلاج کودنا اور پھڑکنا اندام کا ہے اور رعشہ لرزنا سر اور پاؤن اور ہاتھون کا ہے اور تشنج کھینچنا اور اکڑنا اور کوتاہ ہونا عضلون اور پٹھون کا ہے لیکن جو کچھہ جنس سکون سے ہے مانند غشی اور سکتہ کی ہے اور جو کچھہ حس سمع سے دریافت کرین مانند قراقر کے ہے اور قراقر ریح اور باد ہوتی ہے کہ شکم مین پیدا ہوتی ہے اور آواز ڈکار دن کی اور آواز کہانسی کی اور آواز مرگی والی کی سننا اور جو کچھہ حس لمس سے دریافت کرین مانند حرکت اور سکون نبض کے ہے اور تڑپنا اور دھڑکنا دل کا اور سختی اور نرمی اور سردی اور گرمی اندامونکی اور جو کچھہ سونگھنے کی حس سے دریافت کرین مانند بو پسینہ کے ہے اور بو پیشاب اور موںھہ کی بو اور سوای اوسکے اور جو کچھہ ذائقہ سے دریافت کرین مانند مزہ موںھہ کے ہے کہ بیمار حکایت کرے اور معلوم کرین کہ بعضی حرکتین فعل اصلی طبیعت کے ہین مانند حرکت ہچکی کے کہ جسوقت معدہ مین فضلہ ہوا اور معدہ چاہے کہ اوسکو دفع کرے اور نہین دفع کرسکتا ہے پس طبیعت واسطے دفع اوس فضلہ کے حرکت ہچکی کی شروع کرے اور بعضی فعل عارضی طبیعت کی ہین مثل رعشہ اور تشنج کی اسواسطے کہ ہر ایک عضو جس مین تشنج اور رعشہ ظاہر ہو طبیعت اصلی اوس عضو کی باطل ہوتی ہوگی اور اوس عضو کی طبیعت اور مزاج عارضی کو پیدا کیا ہوگا اور فواق یا لیس یعنے خشک ہچکی منجملہ

تشنج کے ہی اور سیقیت بطن ہچکی نہین ہے اور بعضے ایسے فعل ہین کہ طبعی فعلونمین قصد اختیاری کا بھی دخل ہوتا ہے
جیسے حرکت اجزای سینہ اور حجرہ کی واسطے کہانسی کے اور حرکت مثانہ اور شرج کی واسطے استفراغ کے اسی طریق
ہی مگر بعضے وقتونمین کہ آنت مستقیم اور مثانہ پر ہوجاوے اور پیشاب اور گوہ مین حرارت اور جلن بھی ہو اگر حرکت اختیاری
اوسکو دفع نکرے تو حرکت طبعی پیشدستی کرے اور بعضے فعل طبیعت محض کے ہین اور قصد اختیاری کو اوسمین کچھ دخل نہین ہے
مثل حرکت لرزہ کے کہ شروع تپ مین ظاہر ہوتا ہی اور مانند حرکت اختلاج کی اور یہ حرکتین کہ سب بیان ہو چکین
مختلف ہین اور اختلاف بعضی حرکتون کا اسلیے ہی کہ ایک قوی زیادہ ہی اور ایک ضعیف زیادہ اور بعضی کی لیے حرکتین
اندامون کی بہت چاہیے کہ تمام ہون اور بعضی ساتھ حرکت ایک اندام کے تمام ہوتی ہے اور بعضی خطرناک زیادہ ہے
اور بعضی ساتھ مدد اوس عضو کے ہوتی ہے جو عضو اوس سے نزدیک ہی اور بعضی بمددگاری اوس چیز کے ہے
جو اوس سے نزدیک ہی اور بعضی کو مخالفت جہت فاعل سے ہی اور بعضی کو جہت مادہ سے ہے لیکن جو اختلاف اسوجہ سے ہے
کہ بعضی قوی تر اور بعضی ضعیف تر ہین مثل حرکت کہانسی اور حرکت اختلاج کے ہی اسلیے کہ حرکت کہانسی کی قوی ہے
اور حرکت اختلاج کی ضعیف اور جو کچھ اختلاف اس سبب سے ہی کہ بعضی ساتھ حرکت اکثر اعضا کے تمام ہوتی ہے
مثل اجزای سر کے ہی ساتھ حرکت اندامہای گردن کے اور بعضی ساتھ حرکت اندامہای کمتر کے مثل حرکت چھینک
اور حرکت کہانسی کی تمام ہوتی ہے اور جو کچھ اختلاف اوسکا بسبب خطرناکی اور کم خطری کے ہی مثل حرکت ہچکی
خشک اور حرکت کہانسی کے ہچکی خشک خطرناک ہی اور حرکت کہانسی کی ساتھ اوس خطرناکی کے نہین ہے اور
جو کچھ اختلاف اوسکا بسبب مددگاری کے ہی حرکت مثانہ اور شرج کی ہے اور باہر نکلنا پیشاب اور گوہ کا کہ ساتھ
مدد عضلون شکم کے تمام ہوتا ہی اور حرکت کہانسی کی کہ ساتھ مدد ہوا کی تمام ہوتی ہی اور جو کچھ اختلاف اوسکا بجہت فاعل کے ہی
مثل حرکت کہانسی کے ہی کہ فاعل اوسکا اجزای سینہ اور حجرہ کی ہین اور حرکت قی کی کہ فاعل اوسکا اجزای معدہ اور مری کے ہین اور جو کچھ
اختلاف اوسکا بسبب مادہ کے ہی مثل حرکت کہانسی اور حرکت اختلاج کے ہی اسلیے کہ مواد کہانسی کا رطوبت ہی اور مواد اختلاج کا ریح ہی اور سواے
ان اعراض کے جو بیان ہوچکی بہت اعراض ظاہر ہین کہ اوپر احوال باطن کے نشان دیتے ہین مانند سرخی رخسار کے کہ نشان ورم
پھیپھڑہ کا ہے کہ اوسکو سل کہتے ہین اور مانند کوتاہی اونگلیون کے کہ نشان کوچکی جگر کا ہے

باب ۲ دوسرا

گفتار دوسری ہے اس باتمین ہی کہ طبیب جو چاہی کہ احوال باطن کا اعراض ظاہری معلوم کرے

خصوصیت طبیب قصد کری کہ اعراض ظاہری احوال باطن کا پہچانے تو اول اوسکو چاہیے کہ تشریح
اعضای مفردہ اور گوہر اعضای مفردہ اور ترکیب اعضای مرکبہ کی اور ہمسایگی اور مشارکت ہر ایک عضو کی ساتھ
دوسرے عضو کے اور خاصیت اور فعل اور قوت ہر ایک کی بخوبی معلوم کر لیوے اور شکل اور نہاد ہر ایک عضو کی
پہچان لیوے تو بعد اوسکے یہ مطلب اوسکو حاصل ہوگا کیونکہ اگر تشریح اعضا اور اندامون کی شکلون سے مطلع نہوگا تو

[illegible] حال دریافت ہوسکیگا مثلاً اگر شکم کی [illegible] دریافت ورم [illegible]
یا عضلہ شکم مین [illegible] بوقت تشریح سے واقف ہوگا اور شکلون پر ورمون کے [illegible] ہوگا [illegible] کر سکیگا کہ ورم کون سے
عضو مین ہے اسلیے کہ شکل ورم جگر کی ہلالی ہوتی ہے بشکل جگر کے اور شکل ورم عضلہ شکم کی دراز ہوتی ہے اور شکل
[illegible] اگر مادہ [illegible] آنتون مین [illegible] ہو تو شناخت [illegible] آنت [illegible] معلوم
کرسکتا ہے تو کون سی آنت مین ہے کیونکہ خاصیت صائم آنت کی یہ ہے کہ ہمیشہ خالی رہتی ہے اور کچھ اوسمین دیر تک
نہین ٹھہر سکتا اور خاصیت اعور آنت اور قولون آنت کی یہ ہے کہ ثفل اوسمین دیر تک رہتا ہے اور قولنج اکثر قولون
مین عارض ہوتا ہے اور شناخت کرنی گوہر اعضا سے معلوم کرسکتا ہے کہ جو پیشاب یا گو مین نکلتا ہے یا کہانسی مین
نکلتا ہے کونسے عضو کا گوہر ہے مثلاً جسوقت دیکھے کہ پرانی کہانسی مین حلقہا کہن غضروفی کو جو نکلتی ہین تو حکم کرے
کہ وہ پھیپڑہ سے نکلتے ہین اور قصبۂ شش خستہ ہوگیا ہے اور اگر دستون مین آنتون کے جرم کا پوست باہر نکلے کہ اوسکو
عربی مین خراطہ اور ہندی مین [illegible] کہتے ہین خراطہ پارہ پارے پوست ہین مانند زخم کے چہلکون کے کہ عربی مین قشور القرحہ اور
فارسی مین خشکریشہ کہتے ہین پس جسوقت طبیب پارہ ہای پوست بزرگ کی ملاحظہ کرے تو حکم کرے کہ زخم آنت مین
اوپر کی آنتون مین سے اور جو خراطہ قشور دیکھے حکم کرے کہ تیز مواد آنتون پر گرا ہے یا گرتا ہے اور آنت کو کہاتا ہے اور جو
پیشاب مین رنگ سرخ یا کوئی چیز مانند گوشت کے ٹکڑے کی شکل نکلتی ہے تو حکم کرے کہ نیچے کی آنت سے ہے اور جسوقت
مخرد خراطہ دیکھے اور باریک حکم کرے کہ قرحہ آنت مین ہے کہ گردہ سے خراطہ نکلتا ہے اور اگر رنگ سپید ہو اور خراطہ مخرد اور
سپید نکلے تو حکم کرے کہ مثانہ سے نکلتا ہے اور موضع درد سے عضو دردمند کو دریافت کرنا چاہیے اور شناخت
فعلون اور قوتون اندامون سے دریافت کرین کہ اگر کسی فعل مین فعلون سے کوئی آفت ظاہر ہو تو حکم کرسکیگا
کہ بیماری کون سے عضو مین ہے اور یہ سب کتاب اول مین ہم لکھ چکے ہین اور غرض بیان کرنے ان مثالونکی
یہ ہے کہ معلوم ہو طبیب کو یہ بات کہ اعراض ظاہر سے نشانیان احوال باطن کی کیونکر ڈہونڈہنا چاہیے

باب ۳ تیسرا گفتار دوسری سے مشترک اور اصلی بیماریون کی نشانیون کی شناخت مین

یہ نشانیان اوسجگہہ ڈہونڈنی چاہیین کہ بیماری اوس عضو مین عارض ہو جو بشرکت عضو دیگر کے ہو اور ظاہر
نہو کہ اصل بیماری کون سے عضو سے پیدا ہوتی ہے اور کیا بیماری ہے پس وہ بیماریان جو بشرکت اور اندامون کے
ہون گفتار اول مین اس کتاب کے بیان ہو چکین ہین لیکن فرق درمیان بیماری اصلی اور شرکتی کے یہ ہے کہ
طبیب نگاہ کرے کہ پہلے آفت اور خلل فعل اور قوت مین کونسے عضو کی ظاہر ہوا ہے تاکہ ساتھہ اس طریق کے پہچانے کہ اصل بیماری
کون سے عضو مین ہے پس جس عضو مین کہ اصل بیماری ہے علاج مین اوسکے اول مشغول ہووے کہ دونون زائل ہونگی اور اسطرح نگاہ
کرے کہ الم کونسے عضو مین ہے اور کونسا عضو ہے کہ کبھی فاتر ہوا اور کبھی قوی تر ہو تو اس طریق سے پہچانے کہ جو کچھہ لازم اصلی ہے

اور دوسری شرکتی ہے یا بہت ہین دونون عضو کے الم کے آگاہ کرے کہ پہلے نوبت کونسے عضو کی ہے اس طریق سے پہچانے کہ جو حرکت اوسکی نوبت کی اول ہے وہ اصلی ہے اور دوسری شرکتی ہے لیکن اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ با وجود اس غور اور تامل کے فرق کر نہین درمیان بیماری اصلی اور شرکتی کے غلطی واقع ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیماری اصلی اوسکی اول ظاہر ہوتی ہے سخت ظاہر نہین ہوتی اور الم اور درد اوسکا سہل اور خفیف ہوتا ہے کہ بیمار اوس الم سے غافل رہتا ہے اور اوسکو بیماری مین شمار نہین کرتا پس جب بہت مدت گذر جاتی ہے تو شرکت اوس عضو کے کسی عضو مشارک مین اوسکی اتفاقاً بیماری شرکتی اور عارضی ظاہر ہوتی ہے اور الم اور رنج اس عارضہ کا قوی اور ظاہر تر ہوتا ہے تو بیمار مرض اصلی سے کچھ شکایت نہین کرتا اور نشانیان اوسکی نہین جان سکتا بلکہ بیماری اصلی کو عارضی جانتا ہے اور عارضی کو اصلی جانتا ہے تو اس مقام پر علم تشریح اور مشارکت اندامونکا ساتھ ایک دوسرے کے اور علم اس بات کا کہ فعل اور قوت اور خاصیت ہر عضو کی کیا ہے کام آتا ہے کہ جب آفت اور خلل فعل اور قوت مین کسی عضو کی پڑے اور نشان اوسکے پہچانے اور بیمار سے پوچھے تب نشانیان اصلی بیماریونکی دریافت کر سکیگا پس یہ امر سوا طبیب حاذق کے اور کوئی نہین جان سکتا ہے اور بہت اعضا ہین کہ بیماری اونکی اکثر اوقات بشرکت دوسرے عضو کے ہوتی ہے مثل بیماریون سر کے کہ اکثر اوقات بشرکت معدہ کی ہوتی ہین اور بیماری معدہ کی بشرکت دماغ کمتر ہوتی ہے اور نشان مزاج اصلی اور عارضی کے ساتوین باب مین دوسری گفتار سے اندر کتاب پہلی کے بیان کیگئین ہین

باب ۴ چوتھا دوسری گفتار سے امتلا کی نشانیونمین ہے

نشانیان امتلا کی گرانی اعضا کی ہے اور کسلمندی اور سستی اور ملولی اور اودہری ہونا رگونکا اور سرخ ہونا چہرہ کا اور گاڑہا ہونا پیشاب کا اور رنگین ہونا اور عظیم ہونا نبض کا اور سوتے مین خیال کرنا کہ کچھ بوجھ بھاری جسم پر ہے کہ اوسکو نہین اوٹھا سکتا ہے اور سر پر بوجھ ہونا اور رہونک کہانے کی باطل ہونا اور انگڑائیان لینا اور جمہائیان لینا اور خون جاری ہونا ناک سے اور دانتون کی جڑ سے امتلا کی نشانیون سے ہے لیکن سبب ملولی اور انگڑائی اور جمہائی کا حرارت غریبہ ہے اور رنجوری اور گرانی کا گرد آنا باد غلیظ کا ہے مفاصل مین اور سبب سستی اور کسلائی کا بلغم ہے یا سودا کہ مفاصل یعنے جوڑونمین ہوتا ہے کہ بدنکو گران اور سست کرتا ہے اور معلوم کرین کہ امتلا دو قسم پر ہے ایک قسم یہ ہے کہ خلطین اور روحین جسم مین افزون ہوتی ہین اور راستہ خلطون اور مدخونکا سبب بہرجاتا ہے اوسکو طبیب الامتلا بحسب الاوعیۃ کہتے ہین پس آدمی اس امتلا سے حرکت کرنے مین خطرناک اس بات کا ہو کہ جب حرکت کوئی کرے تو اوسکے جسم مین کوئی رگ ٹوٹ جائے یا پہٹ جائے یا کوئی خلط گذرگاہ نفس کو پکڑ لیوے تو اوسکی وجہ سے خناق یا مرگی یا سکتہ عارض ہو پس جسوقت نشانیان اس امتلا کی ظاہر ہون تو لازم ہے کہ فصد کرین اور دوا پئین اور کہانا اور پینا کم نوش کرین اور دوسری

قسم امتلا کی اسطرح کی ہو کہ اگرچہ خلطین زیادہ بدن مین نہون لیکن اسطرح کی ہون کہ بدی سے اونکی بدن کو تباہ
کر رکہا ہو یعنی اس قسم کے امتلا کو الامتلا بحسب القوۃ کہتے ہین اسواسطے کہ بدی اور تباہی خلطون سے
آدمی کی قوتون پر تھر گیا ہے اور قوت ہاضمہ پکانے اور اصلاح پر لانے سے عاجز ہوگئی ہے جسوقت ایسا
امتلا ظاہر ہووے تو اوس سے وہ بیماریان پیدا ہونگی جو عفونت اخلاط سے ہوتی ہین اور اسطرح کے امتلا
مین گرانی اندامون مین اور کسلمندی ہوتی ہے اور بھونک کہانے کی کم ہوجاتی ہے مگر رگین سرخ نہین ہوتی
ہین اور رنگ چہرہ کا بھی اس قسم کے امتلا مین سرخ نہین ہوتا اور اس امتلا اگرچہ حرکت کیجاوے تو جلد
ماندگی اور رنج ظاہر ہوتا ہے اور صاحب اوسکا خواب شوریدہ دیکہتا ہے اور نبض ضعیف ہوتی ہے اور
پیشاب اور پسینہ گندہ ہوتا ہے اور جو کوئی شخص وقت حرکت کی معلوم کرے کہ اعضا اوسکے زخمی ہوگئے ہین تو
نشان اس بات کا سمجہنا چاہیے کہ خلطین اوسکی بدن مین تباہ ہوگئی ہین اور جس کسی کے بدن مین ایک خلط
افزون ہون اور باقی خلطین اپنے اندازہ پر ہون تو کہنا چاہیے کہ فلان خلط نے غلبہ کیا ہے اور نشانیان
خلطون کے غلبہ کی آیندہ مذکور ہوتی ہین انشاء اللہ تعالی وحدہ **باب پانچوان دوسری
گفتار سے شناخت مین غلبہ خون کی نشانیون کے ہے اور اون بیماریونکی پہچان
مین ہے جو خون سے پیدا ہوتی ہین** نشانیان غلبہ خون کی گرانی اندامون کی ہے
اور گرانی سر اور گرانی اندرون چشم کی اور انگڑائی لینا اور جمہائی لینا اور رینک اور اونگہنا اور ملالت
اور ماندگی بغیر سبب ظاہر کے اور میٹھا ہونا موتہہ کا اور سرخی چہرہ اور زبان کی اور ظاہر ہونا دملون اور
پہوڑہ پہنسیونکا اور بہرا ہٹ چہرہ کی اور خون آنا ناک اور دانتون کی جڑ سے اور مقعد سے اور سرخ چیزین
خواب مین دیکہنا اور اپنی جسم کو خون مین بہرا ہوا خواب دیکہنا اور کہجانا مقام رگ زدن اور موضع حجامت
یہ سب نشانیان خون کے غلبہ کی ہین اور جوانی اور فصل بہار اور تن گوشت آلودہ اور بہت کہانا
گوشت اور مٹھائی کا ان نشانیون کو درست کرتا ہے کہ غلبہ خون کا ہے **باب چھٹا دوسری
گفتار سے نشانیون بلغم کی شناخت مین ہے اور بلغمی بیماریون کی پہچان مین ہے**
نشانیان غلبہ بلغم کی سپیدی رنگ چہرہ کی ہے اور نبض کو چاک اور نرم اور متفاوت اور بطی ہونا
اور سردی اور تری ظاہر پوست کی اور سستی گوشت اندامون کی اور کسلمندی اور بہت نکلنا تہوک
اور رال کا موتہہ سے اور گاڑہا ہونا تہوک کا اور کم ہضم ہونا طعام کا اور کہٹی ڈکارین اور سپیدی پیشاب
کی اور خواب مین چیزین سپید اور سرما اور پانی اور برف اور مینہہ برسنا دیکہنا اور بہت سونا اور
پیاس نہونا بلغم کی نشانیون سے ہے لیکن اگر بلغم شور ہو تو البتہ پیاس ہوگی اور وہ پیاس سرد پانی سے

درپیش ہوتی ہے اور فصل سردی کی اور پیری اور کودکی کی عمر اور بدن موٹا چربی سے بھرا ہوا اور غذائین تر کھانا
مثلاً پہل تازہ اور دہی کے اور مانند اوسکے تر چیزین کھانا ان نشانیون کو درست کرتی ہین کہ نشان غلبہ بلغم کے
ہین اور معلوم کرین کہ صناعت اور مسکن اور عادت کو غلبہ اخلاط مین شہادت درست ہی اور جس شخص کے
اندام بہت علمی سے سرخ نہون اور گرم نہون تو جاننا چاہیے کہ اوسکے بدن مین خلط خام غالب ہی اور جس کسی کے
موتھہ کا مزہ بعد کہانا کہانے کی ترش ہو یا شور تو معلوم کرین کہ اوسکے جسم مین بلغم ترش یا شور یا سرد غالب ہے
واللہ اعلم بالصواب

باب ساتوان دوسری گفتار سے غلبہ صفرا کی نشانیونکی شناخت مین ہے اور بیماریون صفرا کی پہچان مین

ہی نشانیان صفرا کے غلبہ کی زردی چہرہ کی ہے
اور خوش آنا ہوای شب کا اور زردی زبان اور آنکھون کی اور تلخی اور خشکی موتھہ کی اور جی متلانا اور شدت
پیاس کی اور اچھا معلوم ہونا ہوای سرد اور خنکی صبح کیوقت کی اور موافق ہونا موسم جاڑی کا اور سردی
ہوای جاڑی کی اور نبض سریع اور عظیم ہونا اور پیشاب ناری اور پتلا ہونا اور خواب مین آگ دیکھنا اور زرد چیزین
دیکھنا اور خواب مین خیال کرنا کہ حمام مین ہے یا سوراخ کے تلے اور فصل گرمی کی اور جوانی عمر اور مزاج گرم
اور بہت کہانا مٹھائیون اور دودہ تازہ کا یہ نشانیان درست کرتی ہین کیونکہ نشان غلبہ صفرا کا ہے اور شخص
صفراوی کا بدن کہلتا ہو اور دبلا ہوتا ہے اور پوست خشک اور آنکھین اندر کو گڑی ہوئین اور خلطین اوسکی
پتلی اور تری اوسکی تحلیل اور خرچ ہوتی ہے

باب آٹھوان دوسری گفتار اور دوسری کتاب سے غلبہ سودا کی نشانیون کی شناخت مین ہے اور سوداوی بیماریونکی پہچان مین

نشانیان غلبہ سودا کی تیرگی رنگ چہرہ کی اور خشکی پوست کی اور رنگ پیشاب کا سبزی
مائل یا سیاہ ہونا اور ہونک غذا کی بہت معلوم ہونا اور اندیشہ اور خیالات بہت اور غمگین رہنا اور
تنہائی ڈہونڈہنا ہر ایک چیز سے اور گمان بد اور ناامیدی سب کامون سے اور جلنا موتھہ معدہ کا اور بڑا
ہونا تلی کا اور ظاہر ہونا چہیب سیاہ کا اور خواب مین ترسناک چیزین دیکھنا اور دہوان اور خرابیان
دیکھنا اور فصل خزان اور سال کہولت یعنی ادہیر عمر اور بوڑہاپا اور سوداوی غذائین کہانا مانند گوشت شکار
اور گوشت خشک نمک سودہ اور مانند اوسکے سودا کی نشانیون کو درست کرتا ہے

باب ۹ نوان دوسری گفتار سے سدہ کی نشانیون مین ہے اور اون بیماریون کی پہچان جو سدہ وسے ہوتی ہین

جسوقت بعضے اندامونمین نشان امتلا اور گرانی کے پائین تو معلوم کرین کہ اوس عضو مین
سدہ ہی خصوصاً اگر اور اعضا مین نشانیان امتلا کی نپائی جائین اور جسجگہ سدہ ہوتا ہے وہان طرنجیدگی
ہوتی ہے اور گرانی اور الم طرنجیدگی کا محسوس ہوتا ہے اور معلوم کرین کہ جو گرانی سدہ سے ہوتی ہے وہ زیادہ

ورم کی گرانی سے ہوتی ہے اور فرق درمیان ورم اور سدہ کی یہ ہے کہ ورم جب شروع ہوتا ہی تو اول آغاز
مین تپ چڑہتی ہے اور سدہ بدون تپ کی بھی ہوتا ہی چنانچہ جسوقت اوس سے تپ ظاہر ہوتی ہی تو پہلے
نشانیان سدہ کی نمودار ہوتی ہین اور تپ اوسکے بعد ہوتی ہے اور جو سدہ کہ منفذ جگر مین ہو اوس مین
گرانی کمتر ہوتی ہی لیکن نہ گذرنا خون کا رگونمین اور نہ پہونچنا اوسکا اندامون مین ظاہر ہوتا ہی اور رنگ آدمی کا
زرد ہوتا جاتا ہے اسلیے کہ خون باریک اور گندہ رگونمین جاری نہین ہوسکتا ہی اور ظاہر تن پر نہین پہونچتا
پس صاحب سدہ اسوجہ سی زرد رنگ ہوتا ہے

باب ١٠ دسوان دوسری گفتار اور دوسری کتاب سی بادی بیماریون کی نشانیون کی شناخت مین ہے

معلوم کرین کہ اعضا
مین سے جس عضو مین کہ حس ہے اور اوسمین بادی بیماری ہو وہ عضو با درد ہوگا اور جسقدر حس اندام کی قوی تر
ہوگی درد سخت قوی ہوگا پس شدت درد کا سبب اوسمین یہ ہی کہ باد یعنی ریح درمیان اجزای گوشت اور پوست
کی اوڑجاتی ہے اور سبکو کہینچتی ہے پس اگر ریح اون اعضا مین ہو کہ جنکو حس نہین ہے مانند گوشت غدودی
اور ہڈی کے اونمین درد کمتر ہوگا اور کبھی درد مطلق نہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ریح ہڈی کو توڑتی ہے اور پارہ
پارہ کرتی ہے اور کچھ درد محسوس نہین ہوتا مگر البتہ اگر ہڈی ٹوٹی ہوئی عضلہ اور غشا اور گوشت مین کہ اوس سے
پیوستہ ہی چبھی تو اوسکے چبھنے سے درد پیدا ہوگا اور نشان ریح کا یہ ہے کہ درد اوسکا منتقل ہوتا ہی یعنی بدن مین
ایک جگہہ سی دوسری جگہہ پہرتا ہے اور اگر ریح درمیان گوشت اور پوست اور عضلون کے ہو تو اختلاج
ہوگا یعنے وہ عضو پہڑکیگا اور جو احشا مین ہو تو قراقر ہوگا اور نشان درست ریح کا یہ ہے کہ اگرچہ درد سخت ہو
اور عضو ترنجیدہ ہو یعنی پہولا اور تنا ہوا لیکن عضو مین گرانی مطلق نہوگی جس طرح خلطون کے غلبہ مین ہوتی ہی
اور ریح کی بیماری کو آواز سے پہچاننا چاہیے جیسے استسقای طبلی کو پہچانتے ہین کہ ہاتھ شکم پر مارتے ہین تو اوسمین سے
آواز نقارہ کی سی معلوم ہوتی ہے اور شکم پہولا ہوا اور تنا ہوا مانند مشک کے ہوتا ہے جسکو پہونک کر پہلائین
اور تلی مین جو ریح اٹرجائے ہاتھ اوسپر لین اور اوسمین قراقر ہو تو معلوم کرین کہ تلی مین ریح ہے اور حال ریح کا
حس لمس سے بھی معلوم کرسکتے ہین یعنی ہاتھ سی چہونے کی سبب سی کہ جسوقت اوس عضو پر ہاتھ رکہین تو ریح
ہاتھ کی تلے سی پراگندہ ہوگی اور جسوقت ہاتھ اوٹھاوین تو پہر جلد اپنی مقام پر موجود ہوجاویگی اور جسوقت
دیکھین کہ کوئی عضو پہولا اور تنا ہوا ہے تو فرق حس لمس سی دریافت کرین درمیان اوس شی کے کہ
ریح سی ہے اور اوس شی مین کہ اور کسی مواد سے ہی

باب ١١ گیارہوان دوسری گفتار اور دوسری کتاب سی ورمون ظاہر اور ورمون باطن کی نشانیونمین ہی

ظاہر ورم
مشاہدہ سی معلوم کرین اور باطن ورم اگر گرم ہون تو نشانی اونکی تپ ہی اور گرانی مقام ورم پر معلوم ہوگی

اگر عضو کو حس نہوا ور جو عضو صاحب حس ہی تو تپ کی ساتھہ درد اور جلن بھی ہوگی اور جو ورم اور جو الم اور جو آفت کہ کسی عضو مین ہوتی ہی تو فعل اور قوت مین اوس عضو کی آفت ظاہر ہوتی ہے اور نشان ورم بلغمی کا یہ ہی کہ نشانیان غلبۂ بلغم کی ظاہر ہونگی اور گرانی اوس عضو مین ہوگی اور اگر باوجود گرانی کے نشانیان غلبۂ سوداکی ظاہر ہون اور موضع ورم کا سخت ہو تو حکم کرنا چاہیی کہ ورم سوداوی ہے اور جو ورم پٹھے دار عضو مین ہو تو درد اوسکا سخت ہوگا اور تپ سخت گرم ہوگی اور خطر اس بات کا ہوگا کہ جلد تشنج اور اختلاط ذہن ظاہر ہوا ور نشانیان سب قسم کی ورمونکی احشا میں ہوتی ہین کہ گوشت شکم کے عضلونکا کہلیگا اور پوست شکم کا لاغر ہوگا اور جسوقت ورم پختہ ہووی تو درد بشدت ہوگا اور تپ جلتی ہوئی ہوگی اور نیند نہ آویگی اور گرانی مقام ورم پر زیادہ ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس حال مین جلد لاغر ہوا ور پیپ پڑجانے سے آنکھین اندر گڑجاتین اور جسوقت ورم پکجائے اور پیپ پڑی تو حرارت تپ کی شکستہ ہوگی اور ضربان اور درد موقوف ہوجائیگا اور جسوقت ورم سرا و بہاری تو اوسیوقت تپ لرزہ ظاہر ہوگا بسبب جلن پیپ کے اور نبض بسبب استفراغ کے عریض اور ضعیف او صغیر اور بطی ہوگی او بسبب تپ کی مختلف اور متفاوت ہوگی اور بہونک جاتی رہی گی اور اکثر اوقات ہاتھہ پاؤن سرد ہوجائین گے اور جب ورم سرا و بہارے تو مواد اوسکا نزدیک طریق سے دفع ہوگا یا پیشاب کی راہ یا دستون کی راہ اور بہتر یہ ہی کہ بعد سرا و بہارنے کی تپ جاتی رہے اور ورم لینا آسان ہوا ور قوت آجائے اور مواد راست طریق اور نزدیک راہ سے دفع ہوا ور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ باطن ورمونین مواد اوسکا ایک عضو سے طرف دوسری عضو کے پہونچتا ہی پس جسوقت مواد ورم کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے پہونچے تو حال بیمار کا نیک ہوگا جیسے مادہ ورم دماغ کا کان کے پیچھے اوترے اور مواد ورم جگر کا ران کی جڑ پر اوترتا ہے اور جو مواد ورم کا کمینہ عضو سے طرف شریف اور رئیس عضو کے پہونچے تو حال بیمار کا ابتر ہوگا جیسے ذات الجنب ذات الریہ ہوجائے یا مواد ذات الجنب کا نواحی دل تک پہونچے اور منتقل ہونے ورمون باطن کے مواد کی نشانیان یہ ہین مثلاً اگر کسی ورم کا اوپر کیطرف چڑھے تو سانس تنگ اور دشوار ہوگا اور گرد سینہ کے جلن معلوم ہوگی اور گرداگرد چنبر گردن کے گرانی محسوس ہوگی اور درد سر ہوگا اور اکثر اوقات بازو اور کلائی مین الم ظاہر ہوتا ہے اور اگر مواد دماغ کیطرف رجوع کرے تو سخت خطرناک ہی اور جو کان کے پیچھے رجوع کرے امید خلاصی کی ہے اور خون ناک سے جاری ہونا تمامی ورمون احشا مین سخت نیک ہی اور اگر مواد ورم باطن کا نیچے اوترے تو شراسیف مین بوجھ اور کشش ظاہر ہوگی **باب ۱۲ بارہوان دوسری گفتار اور دوسری کتاب سے تفرق اتصال کی نشانیون مین** سے ہے تفرق اتصال اگر ظاہر ہو تو مشاہدہ سے معلوم کرسکتے ہین لیکن جو تفرق اتصال

کہ باطن مین ہو علامت اوسکی درد خلندہ ہی خصوصاً اگر ساتھ اوس درد کے تپ گرم ہوا ور اکثر اوقات خلط باہر
نکلتی ہے پس اگر تفرق اتصال اعضای دموی مین ہو تو خلط غالب ... ہو کر کسی مین نکلے گی اور اگر آنتون اور
دیگر احشا مین تفرق اتصال ہو تو دستون یا پیشاب مین خون نکلیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ان راستون کی طرف سے کچھ
نہ نکلے اور فضای احشا مین جمع ہو جاوے اور بہت ایسا ہوتا ہی کہ تفرق اتصال کسی ورم مین ہوتا ہی کہ پختہ ہوا ور سر
اوبھارے اور ان راستون کیطرف سے نکلے اور جسوقت نشان ورم اور نشان پکنے اور سر اوبھارنے ورم کا ظاہر ہوتا ہے
تو پیپ اور خون نکلنی شروع ہوتی ہے اور تپ بالکلیہ جاتی رہتی ہے اور درد اور گرانی موضع کی بھی موقوف ہو جاتی
ہی اور راحت اور آرام معلوم ہوتا ہے اور اگر نشان پکنے اور سر اوبھارنے ورم کا ظاہر ہوا ور خون اور پیپ
نہ نکلے تو تپ اور درد زیادتی کرتا ہے اور باہر آنا بند کشادہ نکا اور فتق جملہ تفرق اتصال سے ہی **گفتار تیسری**

دوسری کتاب سی نبض کی شناخت مین ہے اور اس گفتار کی تیئیس ۲۳ باب ہین

باب پہلا گفتار تیسری اور کتاب دوسری سے اس امر مین ہی کہ نبض کیا چیز ہے

معلوم کرین کہ نبض حرکت شرائین کو کہتے ہین اور ہر ایک نبض دو حرکت اور دو سکون رکھتی ہے ایک حرکت
حرکت انبساط ہی اور ایک سکون وہ سکون ہے جو بعد حرکت انبساط کے ہوتا ہی اور حرکت دوسری حرکت
انقباض ہے اور سکون دوسرا وہ سکون ہے جو بعد حرکت انقباض کے ہوتا ہی اسوجہ سی کہ ممکن نہین ہے
کہ جسوقت کوئی چیز حرکت کری کسی جانب کو اور اوس جانب کی نہایت کو پہونچکر پھر پلٹ آوے اور درمیان
اوسکے کوئی سکون نہو کیونکہ ساتھ ایک دوسری کے ملنا دو حرکتون کا جو مخالف ایک دوسرے کی ہون
محال ہے اور چارہ نہین ہے اس بات سے کہ درمیان حرکت اول اور آغاز حرکت دوم کے سکون پڑے
اگرچہ محسوس نہوا ور معلوم کرین کہ حرکت انبساط حرکت کھلنے شرائین کو کہتے ہین اور حرکت انقباض حرکت فراہم ہونے
شرائین کو کہتے ہین اور حرکت انبساط کو ہمیشہ انگشت سے دریافت کر سکتے ہین مگر جسوقت آدمی نہایت ضعیف اور
بدحال ہوا ور حرکت انقباض دشواری سے معلوم کر سکتے ہین اور اکثر طبیبون کا یہ اعتقاد ہی کہ وہ معلوم ہی
نہین ہو سکتی لیکن صحیح یہ بات ہی کہ آدمی کم گوشت والے کے جسم مین دریافت کر سکتے ہین خاصۃً اگر نبض قوی ہو
یا صلب یا بطی اگرچہ غالب یہ ہے کہ دشواری سے معلوم کر سکتے ہین خصوصاً اگرچہ نبض مین کسیطرح
کی سرعت اور تواتر ہو لیکن نبض قوی مین بسبب حرکت کی دریافت کر سکتے ہین اور نبض صلب مین
بسبب صلابت کی فرق کر سکتے ہین درمیان مصادمت رگ کے اوپر اونگلی کے اور درمیان پلٹنے
اوسکے اور نبض بطی مین بھی بسبب دیری حرکت اور دیری پلٹنے کی فرق کر سکتے ہین جالینوس
لکھتا ہی کہ مین نے ایک مدت دریافت کرنے سی حرکت انقباض کے غافل تھا پھر جب مین نے خوب تامل کیا تو حس

اوسکی قدر بھی حاصل کی اور پھر اچھی طرح اوسکو بخوبی دریافت کیا اور بسبب زیادتی محنت اور کوشش کی بہت باتین
علم نبض سے مجھپر ظاہر ہوگئین اور بہت بھید مجھپر منکشف ہوگئے اور جاننا چاہیے کہ حرکت سب شریانون کی ساتھ
حرکت دل کے برابر ہوتی ہین اور کوئی دونون مین سے یعنی شریان اور حرکت دل سے زیادہ یا کم نہین ہوتی ہے
جس طرح جڑ درخت کی جب ہلتی ہے تو شاخین بھی اوسکی اوسکی ساتھ ہلتی ہین اسیطرح شریانین کہ شاخین دلکی ہین
یعنی اوسی سے اوگی ہین جب دل حرکت کریگا تو شرائین بھی ساتھ ہی متحرک ہونگی یہ سچ ہے لیکن جسوقت کسی عضو
مین بسبب کسی ورم یا دمل وغیرہ کے حرارت زیادہ ہوجاوے اور وہ شریان کہ اوس حرارت دمل سے نزدیک ہو وہ
شریان حرکت زیادہ اور جلد کریگی بہ نسبت حرکت دل اور شرائین کے بسبب اوس عارض کے اور اور شرائین
اور اور اعضا کا حال اونکا ساتھ حال دل کے برابر ہو حرکت اونکی ساتھ حرکت دل کے برابر ہوگی اور مخالفت
حرکت شریان اوس عضو کی کہ وہ عارض جسمین ہے دلیل ہے اس بات پر کہ تمام شرائین اپنی طبع پر حرکت کرتی ہین
اگرچہ حرکت اونکی ساتھ حرکت دل کے برابر ہے اور مطیع اوسکی ہین کیونکہ اگر حرکت شرائین کی اپنی طبع پر نہوتین
تو حرکت شریان اوس عضو کی کہ جسمین کوئی عارض ہے مخالف حرکت اور شریانون سے نہوتی پس جب حرکت
اس شریان کی جلد تر اور زیادہ پائی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ حرکت اس شریان کی بالطبع ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے
کہ حرکت شریان کی مدوجزر کے طرح پر ہے یعنی جسوقت کہ دل خون اور روح کو مانند مد کے شریانون مین بطرف
[illegible] شریانات اوٹھتی ہے اور پلٹتی ہے اور جسوقت دونون کو پھیر لاتا ہے تو شریان بحالہا ہوجاتی [illegible] اور یہ لوگ
اور کہتی ہین کہ حرکت شریان کی بسبب اس مد کے ہے اور سکون بسبب جزر کے [illegible] پس یہ قول غیر صحیح ہے جس طرح
وہ بیان رکھتے ہین بلکہ درست یہ ہے کہ حرکت شریان کی ساتھ طبع اپنی کے ہے اور دلیل اوسپر وہ ہے جو پہلے
بیان ہوچکی ہے کہ حرکت شریان اوس عضو کی جسمین کوئی عارض ہے مخالف حرکت شرائین دیگر اعضا کی ہوتی ہے

باب دوسرا تیسری گفتار سے اور دوسری کتاب سے نبض کی شناخت

مین ہے معلوم کرین کہ آدمی اور اور سب جانورونکا جسم بنایا گیا ہے اور گوندھا گیا ہے چیزون سے چار مایہ کے
کہ وہ چارون ساتھ ایک دوسری کے مخالف اور ناموافق ہین اور ہر ایک دوسری سے گریز کرنیوالے ہین اور ایک
دوسرے مین اثر کرنیوالے ہین اور ایک دوسری سے اثر قبول کرنیوالے ہین پس بسبب مخالفت اور ناموافقت اون چارون
مایہ کے اور بسبب اثر کرنے کی ایک دوسرے مین اور اثر قبول کرنے کی ایک دوسرے سے ہمیشہ بدن آدمی کا کٹتا
اور گھلتا ہے کہ حرارت رطوبت کو اوسکی [illegible] کر دیتی ہے اور خرچ مین لاتی ہے اور [illegible]
وہ بھی اثر کرتی ہے اور حرکتین بدنی اور نفسانی سب اوسمین اثر کرتی ہین [illegible] پس بدن آدمی کا ہمیشہ
گھلتا ہے اور گھٹتا ہے اور پگھلتا ہے اور خرچ ہوتا ہے اور اسمین بہت [illegible]

اور مس کان اور ناک اور میل سب جسم کا اور بڑہنا بال اور ناخن کا اور مانند انجروں کی کہ بالونکی جڑ ہوتی
جنکو مسام کہتی ہین خرچ ہوتے ہین اسوجہ سی سب جاندار حاجتمند ہین اوس عضو کے جو کچہہ اونسی خرچ ہو گیا ہے
اور ہونا اوسی کا نام ہے کہ جسم حیوان کو مبدل غذا کی احتیاج ہوتی ہے پس جس صورتین کہ بدن کثیف
سی اتنی چیزین خرچ ہوتی ہین اور بدن اونکے نکلنے سے گہلتا ہی تو روح متحرک اولیتر اون سببون سے گہلیگی اور
جلد گہٹیگی اور پہنانے سی عوض اور بدل کے ناشکیبا ہوگی اور جسوقت ایسا اتفاق پڑے کہ بدن کثیف سی اون
چیزونکا خرچ ہونا جو مذکور ہوئین کمتر ہو تو خلطین فزونی جسم مین جمع ہونگی اور حاجت آدمی کو واسطے ریاضت
اور حمام وغیرہ کے اسی سبب سی ہے تا کہ بدن خلطون فزونی سے پاک ہو پس جس طرح جسم کو حاجت ہی کہ
خلطون فزونی سے پاک ہو اسی طرح روح کو بھی حاجت ہی کہ بخار دود ناک اور سوختہ اوس سی جدا ہون اسلیے کہ
روح لطیف ہی اور وہ صبر جو بدن خلطون سی کر سکتا ہے روح نہین کر سکتی ہے پس بضرورت حاجت ہوتی ہی کہ
بخار دودناک اوس سی جدا ہون اور جس طرح سے کہ پانی جسم کی غذا کو جسم مین روان کرتا ہی اور فضول کو
بدن سی باہر کرتا ہے اسی طرح ہوا روح کی غذا کو روح کیطرف لیجاتی ہے اور فضول کو بدن سے باہر نکالتی ہے
پس منفعت نبض یہ ہی کہ ساتھ حرکت انبساط کے ٹھنڈی ہوا خنک اور تازہ اور پاکیزہ اندر دل کے پہونچاتی ہے
اور ساتھ حرکت دل انقباض کے ہوای دودناک کو دل سے باہر نکالتی ہے جس طرح لہار ہوا کو کہینچتا ہی
اور چہوڑتا ہے اسی طرح دل اور شرائین ساتھ حرکت انبساط کے ہوا کو کہینچتی ہین اور خنکی ہوا کی اور غذا کو
روح کی طرف روح کے پہونچاتی ہین اور ساتھ حرکت انقباض کے فضلہ بخار دودناک کو روح سی
جدا کرتے ہین اور باہر نکالتی ہین تا کہ روح صافی اور معتدل ہو اور یہ دو منفعت بزرگ ایک اندر لیجانا
ہوای تازہ اور روح کی غذا کا دوسرا باہر نکالنا ہوای دودناک اور صافی کرنا روح کا جملہ منفعون نبض سی ہے اور غذا ہونا
روح کا ہوای تازہ سے اس طریق پر نہین ہی جس طرح ایک قوم نے گمان کیا ہی کہ ہوا روح ہو جاتی ہے لیکن جس طرح سے
کہ پانی آدمی پیتا ہی اور مرکب غذا کا ہوتا ہی کہ اوس غذا کو باریک رگونمین پہونچاتا ہی اور تمام جسم مین
روان کرتا ہے اسی طرح ہوا بھی مرکب روح کا ہے کہ اوسکو تمام جسم مین پہونچاتی ہی اگرچہ یہ معنی باب ثانی مین
مین نوع چہٹی گفتار چوتھی کتاب اول سے بیان ہو چکین ہین اسجگہہ بھی واجب ہی پہر بیان کرنا اور حقیقت پہونچنے
ہوای تازہ کیطرف دل کے اور سبب دودناک ہونے ہوا کا اندرون دل کے نوع پانچوین اور گفتار چوتھی سے
دوسری باب مین تشریح شریان وریدی مین بیان ہو چکا ہی اور معلوم کرین کہ دل مثل مانند شریان وریدی کے
ہی اور ایک شریان مثل مانند دل ایک عضو کا ہے اور جس طرح سی کہ اوس روح کو کہ دلمین ہی حاجت دمزدن کی
راہ ہمیشہ سی اسی طرح اس روح کو جو شریان مین ہی حاجت دمزدن ہی راہ مسام اور اوس کشادگی سے جسکو

بی مین تخلخل کہتے ہین اور منجملہ اون چیزونکی جو تندرستی اور بیماری انسان سے نشان دیتی ہین نبض ہے کہ نشان اوسکا
ٹھیک اور درست اور بے شبہہ ہے اسلیے کہ وہ دل کے حال سے خبر دیتی ہے اور مبدء قوت حیوانی اور حرارت
غریزی کا دل ہے اور بدن ساتھہ قوت حیوانی کے زندہ ہے اور ساتھہ حرارت غریزی کے گرم ہے اور قوت
حیوانی تمام جسم مین نہین پہونچ سکتی ہے مگر ساتھہ قوت حرارت غریزی کے اور اعضا کسی قوت کو قوتون
بدنی اور نفسانی سے قبول نہین کر سکتے ہین مگر ساتھہ قوت حیوانی کے پس یہ دو قوتین ہین یعنی قوت حیوانی
اور قوت حرارت غریزی کہ تمام بدن کا اور قوام سب قوتونکا اون سے ہے اور صلاح اور فساد یعنے
نیکی اور بدی تمام جسم اور تمام قوتون کی صلاح اور فساد سے ان دونون قوتون کے وابستہ ہے اسی
سبب سے احوال سب قوتون کے احوال دل سے معلوم کر سکتے ہین اسلیے کہ دل ایک عضو ہے کہ سبب
حواسون سے دور ہے اور شرائین جو اوس سے اوگے ہین بعضے ساتھہ حس لمس یعنی چھونے سے دریافت کر سکتا ہے اور احوال
شرائین کے اکثر اوقات مطیع احوال دل کے ہین پس دریافت کرنے سے احوال شرائین کے احوال دل کا دریافت
ہو سکتا ہے اور جو کچھہ طبیب کو احوال دل سے معلوم کرنا ضرور ہے چار چیزین ہین ایک یہ کہ گوہر دل کا شناخت کرین دوسرے
صورت اوسکی تیسری فعل اوسکا چوتھے اوس چیز کو دریافت کرین جو اوسکی تجویف مین ہے لیکن گوہر دل کا ایک جسم ہے
کہ مایہ چہار گانہ سے جمع کیا گیا ہے اور صورت اوسکی قوت حیوانی ہے اور فعل اوسکا نبض ہے اور تجویف مین اوسکی خون اور روح ہے
پس ان چار چیزونسے جو کچھہ وسے شناخت کرتے ہین شریانونسے بھی دریافت کرتے ہین اسلیے کہ قوت اور فعل دلکا جو کچھہ اوسکی
تجویف مین ہے وسیلے سے شرائین کے اعضا مین پہونچتا ہے پس جسوقت احوال شریان کا بحقیقت دریافت کیا جاے تو احوال دلکا
کہ سبب دل ہے قوام بدن کی بتحقیق معلوم ہو سکتا ہے اور اگر ہم چاہین کہ احوال دل اور شرائین کا معلوم کرین تو اول قوت
حیوانی کا فاعل نام رکھین اور دل اور شرائین کو آلہ مقرر کرین اور خون اور روح کو اور جو کچھہ کہ تجویف دل اور شرائین مین ہے فعل نام
رکھین اور دل کی حرکت اور شرائین کی حرکت کا نبض نام رکھین پس فاعل سے قوت اور ضعف ڈھونڈہین اور آلت
سے بڑائی اور گرمی اور سختی اور نرمی دریافت کرین اور جو کچھہ تجویف دل اور شرائین مین ہے زیادتی اور کمی ڈھونڈہین
اور فعل سے تندی اور دیری اور ہمواری اور ناہمواری اور درازی روزگار حرکت اور سکون اور کوتاہی زمانہ حرکت و
سکون کو دریافت کرین پس جسوقت یہ سب چیزین بخوبی معلوم ہو جائین اوسوقت احوال جسم کا اور اوسکے
قوام کے اسباب کا حال سب مفصل دریافت ہو سکتا ہے یہ منفعتین نبض کی ہین جو مذکور ہوئین باب تیسرا

تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے اس بات مین ہے کہ احوال نبض کا کلائی کی شریان سے دریافت کرین

معلوم کرین کہ حالات نبض کے شریان ساعد یعنی کلائی کی شریان سے
پانچ چیز کے واسطے ڈھونڈہتے ہین ایک اسلیے کہ کلائی جلد دکھلا سکتے ہین دوسرے یہ کہ آدھی باہر نکالنے اور ظاہر کرنے

کلائی سے شرم نہین کرتا ہی اور برا نہین سمجہتا ہی تیسری یہ کہ کلائی کی شریان برابر دل کے ہی اور مقابل اوسکے ہی
سیدہی چوتھے یہ کہ یہہ شریان کلائی کے انجرون سی بہری نہین ہوتی ہے جیسی شریان صدغ یعنی کنپٹی کی شریان
پس ان سببونسی شریان کلائی کو اختیار کیا کہ اوس شریان سے احوال دل کا اور جسم کا درست معلوم ہوتا ہے

باب چوتہا تیسری گفتار اور دوسری کتاب کا بیچ اس بات بین ہے کہ نبض کیونکر دیکہنی چاہیے

نبض چار اونگلیونسی دیکہنی چاہیے سبابہ اور وسطی اور خنصر اور بنصر سے یعنی انگشت شہادت
اور درمیان کی اونگلی اور چہوٹی اونگلی کے نزدیک کی اونگلی اور چہوٹی اونگلی سے اور لازم ہے کہ طبیب اپنی کلائی کو
پہلو پر رکہے اسلیے کہ اگر اپنی کلائی کو اوس سے علیحدہ کریگا تو حرکت شریان کی عریض اور بلند معلوم ہوگی اور طول اسکا
کم ظاہر ہوگا خصوصاً اگر بدن لاغر ہوا اور جو پشت پر رکہیگا تو نبض بلند اور دراز معلوم ہوگی اور عرض اوسکا کم ہوگا اور
جس مریض کی نبض کو ملاحظہ کرنا چاہیے تو اوس بیمار کا ہاتہہ کسی چیز پر جما ہوا اور رکہا ہوا نہو اور ہاتہہ مین اوسکے کوئی چیز
نہو اور نبض قوی کو اگر دیکہے تو سرا اونگلیون کے شریان پر بقوت رکہے اور نبض ضعیف کو سبک اونگلیون سے دیکہے
اس طرح کہ کچہہ گرانی اونگلیون کی شریان پر نہ پہونچے اور ساتہہ آہستگی کے شریان ڈہونڈہنی چاہیے اسوجہ سے کہ
قوت ضعیف ہلانے شریان اور پوست کے سے جیسے وہ شریان ہے اور دفع کرنے سے اونگلیون کے کہ پوست رکہی
ہوئی ہین عاجز آویگی اور نبض ظاہر نہوگی بالجملہ نبض ضعیف کو بخوبی آہستگی سے دیکہین اور طبیب کی اونگلیان لطیف
ہونی چاہییں اور اون اونگلیونسے کوئی کام سخت نکرنا چاہیے کہ پوست پور دنکا گہرا اور سخت ہوجاتا ہے اور لازم ہے
کہ جسوقت اونگلیان شریان پر رکہے تو خوب نگاہ کرے اور غور اور فکر ملحوظ رکہے اور اونگلیان شریان پر ہر دو
اور ایک ایک قسم نبض کی قسمونسے کہ وہم اور خیال مین ہون اوسوقت ڈہونڈے تاکہ حقیقت نبض پر اوس شخص کے
بخوبی مطلع ہو اور اونگلیان شریان پر اوسوقت رکہے کہ جب بیمار غصہ اور خوشی اور غم اور فکر سے خالی ہو اور بعد
اور ریاضت اور حمام اور بیخوابی اور بہت سونے کے بعد اور پیٹ بہرے اور بہوک کی حالت مین نبض درست
نہین ہوتی اوسوقت نہ دیکہنی چاہیے اور معلوم کرین کہ جس طرح کہ مزاج آدمیونکا متفاوت ہی نبض بہی متفاوت ہی اسلیے کہ
نبض ہر ایک شخص کی لائق مزاج اور جسم اوسکی کے ہوتی ہے اور حرکتین بدنی اور نفسانی شریان کی حرکتون کو اولٹ
پلٹ کردیتی ہین یعنی بعض ایسے حال اور ایسے وقت مین دیکہنی چاہیے کہ آدمی تمام حرکتون سے خالی ہو اور طبیب اوس
آدمی کی نبض پر بخوبی واقف ہوگا جسکی نبض بارہا دیکہی ہو اور نبض اوسکی اون حرکتون اور حالات کی بعد بہی آزمائی ہو
جو اوپر بیان ہوچکی ہین اور عادت اوسکی نبض کی ہر حال مین شناخت کرلی ہو تاکہ اگر کسی وقت کوئی عارضہ
لاحق ہو اور نبض بیمار کی عادت سے متغیر ہوجاے اور پہر اوسکی نبض کو بہی طبیب دیکہے تو حکم اوسکی نبض پر کرسکتا ہی
اور حال اوسکا درست سمجہہ سکتا ہی اور سب نبضونکو ساتہہ نبض معتدل کے قیاس کرلینا چاہیے تاکہ سریع

اور بطی اور طویل اور قصیر وغیرہ ظاہر ہون **باب پانچوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے**
اس بات کی بیان مین ہے کہ نبض کی کتنی اجناس ہین بحسب ظاہر قول طبیبون کے
حرکت نبض کی دس جنس سے ہے ایک مقدار حرکت اور سکون کی دوسری سرعت اور بطوی تیسری تواتر اور تفاوت
چوتھی قوت اور ضعف پانچوین نرمی اور سختی رگ کی چھٹی گرمی اور سردی رگ کی ساتوین بھرا ہونا اور خالی ہونا رگ کا
آٹھوین استوا اور اختلاف حرکت کا نوین نظام حرکات اور سکون کا استوا اور اختلاف مین اور بے نظامی اوسکی
دسوین وزن زمان حرکت و سکون کا اگرچہ بظاہر قول اجناس نبض کی یہ دسون جنسین ہین جو اوپر مذکور ہو چکین
مگر تحقیق یہ ہے کہ نو جنس سے زیادہ نہین ہے اسلیے کہ جنس نوین کہ نظام اور بے نظامی کی ہے مانند ایک نوع کی ہے ماتحت نوع
آٹھوین کے کہ جنس استوا اور اختلاف کی ہے اور اجناس نبض کو ایک طریق سے بھی نسبت دی ہے اور یون بیان کیا ہے کہ
اجناس نبض کے پانچ ہین ایک جنس کو حرکت رگ سے ڈھونڈتے ہین اور وہ دو نوع ہے کہ نیچے ہر ایک نوع کی انواع بہت ہین
لیکن ایک نوع کو مقدار حرکت سے ڈھونڈتے ہین یعنی اندازہ حرکت رگ نبض طویل اور عریض اور قصیر اور دقیق اور عظیم اور صغیر
اور معتدل سے اور جو کچھ ترکیب ان انواع سے حاصل ہو منجملہ انہین کے ہوگی اور نوع دوسری کو چلنے کی حرکت رگ سے
ڈھونڈتے ہین کہ نبض سریع اور بطی اور معتدل اور نبض مستوی اور مختلف اور منتظم اور نا منتظم اور نبض موزون انہین تمام
مین سے ہے اور جنس دوسری کو سکون رگ سے ڈھونڈتے ہین کہ درمیان دو حرکتون کے پڑتا ہے اور یہ نبض متواتر اور متفاوت
مین ظاہر ہوتا ہے اور جنس تیسری کو قوت حیوانی سے ڈھونڈتے ہین اور یہ نبض قوی اور ضعیف مین معلوم ہوتی ہے اور جنس
چوتھی چلنے کی آلت سے ڈھونڈتے ہین یعنی حقیقت شریان سے اور یہہ دو نوع ہے ایک سختی اور نرمی شریان کی
دوسری سردی اور گرمی شریان کی اور جنس پانچوین یہ ہے کہ جو کچھ تجویف مین شریان کے ہے ڈھونڈتے ہین اور یہ پری
اور یہی یعنی بھری اور خالی ہونے رگ سے ظاہر ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب **باب چھٹا تیسری گفتار اور**
دوسری کتاب سے انواع نبض کی شناخت مین ہے پہلا مقدار اوسکی اندازہ حرکت رگ سے
ملاحظہ کرین یا درازی اور چوڑی اور افراشتگی رگ سے ڈھونڈتے ہین اسلیے کہ جسم مین اندازہ سے زیادہ نہین ہے سوا طول اور عرض اور
عمق کے پس اسوجہ سے انواع نبض بسیط کی جو ماتحت اس جنس کی ہین نو ہین تین نوع درازی رگ سے ظاہر ہوتی ہین اور
وہ طویل اور قصیر اور معتدل ہے لیکن طویل وہ حرکت ہے کہ درازی رگ مین سب انگلیون کو خبر دیتی ہے اور قصیر وہ حرکت ہے
کہ بعض انگلیون کو خبر دیتی ہے اور معتدل درمیان طویل اور قصیر کے ہے اور اوسکو معتدل فی الطول کہتے ہین اور تین
انواع چوڑائی یعنی عرض مین رگ کی پیدا ہوتی ہین اور وہ عریض اور ضیق اور معتدل ہے لیکن عریض ایسی نبض ہے کہ عرض
مین انگلیون کے زیادہ اور منبسط محسوس ہوتی ہے اور ضیق برخلاف اوسکے ہے اور معتدل وہ ہے جو درمیان
عریض اور ضیق کے ہو اور اوسکو معتدل فی العرض کہتے ہین اور نبض ضیق کو دقیق بھی کہتے ہین اور دقیق کو فارسی مین باریک

کہتے ہین اور تین انواع دیگر بلندی رگ سے ظاہر ہوتی ہین اور وہ نبض مشرف اور منخفض اور معتدل ہے لیکن مشرف وہ نبض ہے
کہ محسوس ہوتی ہین اجزا اوسکی بلندی ہین اور منخفض برخلاف اوسکے ہے یعنے اجزا اوسکی بلندی مین کم محسوس ہوتی ہین
اور نبض مشرف کو شاہق بھی کہتے ہین اور معتدل وہ ہے جو درمیان مین مشرف اور منخفض کے ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ
جسوقت ان نو قسمون کو ترکیب دی جائے تو ستائیس ۲۷ نبض کی مرکب قسمین ہونگی چنانچہ تفصیل اوسکی یہ ہے پہلی نبض طویل
اور عریض اور مشرف ہے اوسکو عظیم کہتے ہین دوسری نبض طویل اور عریض اور منخفض ہے تیسری طویل عریض معتدل
چوتھی نبض طویل ضیق مشرف پانچوین نبض طویل ضیق منخفض چھٹی نبض طویل ضیق معتدل ساتوین نبض طویل معتدل
مشرف آٹھوین نبض طویل معتدل معتدل منخفض نوین نبض طویل معتدل دسوین نبض قصیر عریض مشرف گیارہوین قصیر عریض
منخفض بارہوین قصیر عریض معتدل تیرہوین قصیر ضیق مشرف چودہوین قصیر ضیق منخفض پندرہوین قصیر ضیق معتدل
سولہوین قصیر معتدل مشرف سترہوین قصیر معتدل منخفض اٹھارہوین قصیر معتدل معتدل انیسوین معتدل عریض مشرف
بیسوین نبض معتدل عریض منخفض اکیسوین نبض معتدل عریض معتدل بائیسوین معتدل ضیق مشرف تیئسوین معتدل
منخفض چوبیسوین معتدل ضیق پچیسوین معتدل معتدل مشرف چھبیسوین معتدل معتدل منخفض ستائیسوین نبض معتدل
معتدل معتدل اور جو کچھ قرع انامل اور قوت مصادمت رگ سے ڈھونڈہین تو اوسکی تین انواع ہین ایک نبض قوی ہے
وہ ایسی ہے کہ بروقت انبساط کے پورون کو اونگلیون کے سخت کوٹتی ہے دوسری نبض ضعیف ہے کہ وہ برخلاف
نبض قوی کے ہے تیسری نبض معتدل ہے درمیان قوی اور ضعیف کے اور معلوم کرین کہ ہر ایک اجناس مین سے طرف
میانہ یعنے معتدل جنس پسندیدہ ہے مگر اس جنس مین نوع قوی بہتر ہے اور جو کچھ زمان حرکتون سے ڈھونڈہین اوسکی تین
نوع ہین ایک نبض سریع ہے اور وہ ایسی ہے کہ زمانہ اوسکی حرکت کا کوتاہ ہے یعنے تھوڑے عرصہ مین تمام ہوجاتی ہے
دوسری نبض بطی ہے وہ برخلاف نبض سریع کے ہے تیسری معتدل درمیان دونون کے ہے اور جو کچھ قوام آلہ سے
ڈھونڈہین یعنے سختی اور نرمی رگ سے وہ تین نوع ہین ایک نبض نرم ہے اور وہ ایسی ہے کہ اونگلی باسانی اوسپر
ٹھہرتی ہے یعنے زمانہ حرکت انبساط مین ساتھ تھوڑی قوت کے اونگلی اوسکو دفع کرتی ہے اور ٹھہراتی ہے دوسرے
نبض صلب ہے وہ برخلاف لین یعنے نرم کے ہے تیسرے معتدل درمیان دونون کے ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ
نبض صلب اور قوی مشتبہ ہوتی ہے فرق درمیان دونون کے یہ ہے کہ اونگلی نبض صلب پر نہین جمتی ہے
اور حرکت اوسکی اونگلی کو دفع نہین کرتی ہے اور حالت سکون مین اپنے حال پر صلابت اوسکی رہتی ہے اور نبض
قوی اونگلی کو دفع کرتی ہے اور ساتھ قوت حرکت کے اونگلی کو سخت کوٹتی ہے اور حالت سکون مین اونگلی کو جدا
کرتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صلب اور متواتر نبض بھی مشتبہ ہوتی ہے پس فرق اون دونون کے درمیان مین
یہ ہے کہ نبض متواتر اگرچہ رگ نرم ہوتی ہے کبھی ہوتی ہے مانند زہ کمان کے اور کسی وجہ سے ساتھ قوت اونگلی کے نہین

رہتی ہی اور صلب نبض اگرچہ اونگلی پر سخت معلوم ہوتی ہی لیکن اونگلی کے دبانے سی نیچے میٹھ جاتی ہی اور فرق دوسرا
یہ ہی کہ ممکن ہے یہ کہ نبض صلب عرض رکھتی ہے اور متواتر دقیق ہوتی ہے اور جو کچھ حال بھری ہونے اور خالی ہونے
رگ سی ڈھونڈہین اوسکی تین نوع ہین ایک نبض ایسی ہوتی ہے کہ اونگلی سے معلوم کرسکتے ہین کہ رگ خالی نہین ہے
اور اوسمین کچھ رطوبت ہی اوسکو نبض ہی اور عربی مین ممتلی کہتی ہین اور دوسری نبض خالی ہے وہ برخلاف ممتلی کے ہی تیسری
معتدل ہے درمیان دونون کے اور جو کچھ زمان سکون رگ سی ڈہونڈہین وہ بھی تین نوع ہی ایک متواتر ہی اور وہ
ایسی نبض ہی کہ زمان سکون کا اوسکے بہت کوتاہ ہوتا ہی اوسکو نبض متدارک بھی کہتے ہین دوسری نبض متفاوت ہے
وہ برخلاف متواتر کے ہے یعنی زمانہ اوسکی سکون کا بہت دراز ہوتا ہے تیسری نبض معتدل درمیان دونون کے ہی
اور بہت ایسا ہوتا ہی کہ سریع اور متواتر مشتبہ ہوتی ہین پس فرق اون دونونکے درمیانمین یہ ہی کہ سریع مین زمانہ
حرکت کا نہایت کوتاہ ہوتا ہی اور متواتر مین زمانہ سکون کا کوتاہ ہوتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ صغیر اور سریع مشتبہ
ہوتی ہی بسبب کوتاہی زمانہ حرکت کی پس فرق اون دونومین یہ ہی کہ کوتاہی زمان حرکت کی نبض صغیر مین بسبب
کوتاہی مسافت کی ہے اور سریع مین بسبب سرعت کی کوتاہی زمان حرکت کی ہے اور جو کچھ استوا اور اختلاف سے
ڈھونڈہین وہ بظاہر قول طبیبون کے دو نوع ہی لیکن حقیقت مین تین نوع ہی جیسے آگے بیان کیجاتی ہے لیکن
نبض مستوی وہ نبض ہے کہ جمیع قرعات مین برابر ہوتی ہے یعنی سب کھٹکو مین اونگلیون پر مساوی رہتی ہے دوسری
نبض مختلف ہی وہ برخلاف مستوی کے ہی اور تحقیق کلام کی نبض مستوی اور نبض مختلف مین ہم باب اول مین کرچکے
ہین کہ ہر ایک جزو شریان سی بالطبع متحرک ہی یعنی ساتھ طبیعت اپنی کے حرکت کرتا ہی واسطے حاجت اپنی کے جیسی بیان کرچکے
ہین کہ جسوقت کہ کسی عضو مین بسبب کسی زخم یا دُمل یا سوا ہی اوسکی کے حرارت زیادہ ہو گئی ہو تو حرکت شریان اوس
عضو کی جلدتر اور زیادہ تر حرکت دل اور جگر کیتون اور شرائین سی ہوگی پس اس اعتبار پر ممکن ہی کہ حرکت ایک جزو کی
ایک شریان سی مخالف حرکت جزو دوسری کے ہو ایک ہی کھٹکے مین جو اونگلی پر پہونچی اسلیے کہ حال اوس جزو کا برخلاف
حال دوسرے جزو کے ہی اور جس طرح یہ حال طریق اعتبار اور قیاس سے درست ہی طریق تجربہ سی بھی درست ہی پس
اختلاف دو قسمین ہین ایک اختلاف درمیان دو نبض کے دوسری اختلاف درمیان ایک نبض کے اور یہ دوسری قسم
ایسی ہے کہ ایک نبض مین ایک اونگلی سے دوسری اونگلی تک حرکت رگ کی بھری ہوئی ہوتی ہے اور اوس سی بھی
زیادہ اختلاف ایک اور ہی اور وہ ایسا اختلاف ہی ایک ہی اونگلی مین ہوتا ہے یعنی کھٹک اوسکی آدہی اونگلی پر بخلاف
دوسری آدہی کے ہوتی ہے پس اسوجہ سی نبض مختلف کی تین قسمین ہین ایک وہ نبض ہی کہ کھٹکا پیچھے کا مخالف آگے کے ہو
دوسری وہ نبض ہے کہ کھٹکا ایک اونگلی پر مخالف دوسری اونگلی کے ہو تیسری یہ کہ اختلاف ایک اونگلی مین ہو پس جو کچھ
استوا اور اختلاف سی ڈہونڈہین چار نوع تصور کرین ایک مستوی اور تین مختلف اور معلوم کرین کہ جو کچھ نظام اور بی نظامی

دو طرح پر ہی ایک نبض مختلف ہی اور اختلاف اوسکا بانتظام ہے یعنی وہ اختلاف بھی اوسی طرح پھر بھی آتا ہے اور یہہ
دو وجہ پر ہی ایک یہ کہ ایک باب مین مختلف ہو اور نیز وہ اختلاف اوسی نظام پر پھر آوے دوسرے یہ کہ دو یا تین
مختلف ہو یا زیادہ مین اور نیز اوسی نظام پر آوے مثلاً ایک نبض راست کی درمیان مین ایک نبض مخالف ہو یا پانچ
نبضو نمین دو نبض مخالف ہون اور ہر ایک مخالف دوسری کے ہو لیکن ایک نسق پر پھر آتی ہی اوسکو مختلف بانتظام
کہتی ہین اور جو اوس نظام پر نہ آوے اور دورہ اوسکا بگڑ جاوے اوسکو نا منتظم کہتے ہین اور استوا اور اختلاف پانچ بابو نمین
ہوتا ہے یا عظم اور صغر مین یا قوت اور ضعف مین یا سرعت اور بطوء مین یا تواتر اور تفاوت مین یا سختی اور نرمی مین رگ
کی پس جسوقت تمام نبضین یا اجزا ایک نبض کے ایک باب مین ان بابون سے مانند ایک دوسری کے ہون
وہ نبض مستوی مطلق ہی اور اگر پانچ نبضون سے کوئی نبض پھر جاوی یا ایک نبض کے اجزا مین سے ایک جزو دوسرے
باب سے آوے اور اجزا مانند ایک دوسری کے ہون تو اوسکو کہین گے کہ یہ مستوی فلان باب مین ہی جیسی کہین کہ مستوی
قوت مین ہی یا سرعت مین یا سوای اوسکے اور کسی مین اور اگر مثلاً پانچ نبض مین سے ہر ایک نبض دوسری باب سے دور
کرے اوسکو مختلف مطلق کہتی ہین اور اگر پانچ نبض سے ایک نبض یا دو مخالف آوین یا ایک نبض کے اجزا سے ایک جزو
مخالف آوی یا دو جزو تو کہین گے کہ یہ مختلف فلان باب مین ہی اور اختلاف کہ درمیان نبضون کے ہوتا ہی دو طرح
ہی ایک بتدریج دوسرا بے تدریج مثلاً ایک بزرگ ہو اور ایک کوچک اور تیسری چھوٹی اوس سے اور اسی طرح ہر ایک
چھوٹی زیادہ حد کوچکی تک اور اوسجگہہ سے سرے سے شروع کرے اوسکو متصل کہتے ہین اور بابو نمین بھی اسی طرح مثلاً یا سرعت
مین یا تواتر مین یا سوای اوسکے اور کسی مین جیسی مثلاً سریع سے شروع کرے اور سرعت کم کرے اوس حد تک کہ پھر آوے کہ
بطوء سے آغاز کرے اور کمتر کرے اور بتدریج سریع ہو جائے اور اوس حد تک پہونچے اور اوس جگہہ پھر سرے سے شروع ہو
اگر جس طریق پر کہ آئی ہے پھر شروع ہو اوسکو مختلف منتظم کہتی ہین اور اگر درمیان مین خلاف کرے وہ مختلف نا منتظم ہے اور نبض
منفصل جو بیان ہو چکی جسوقت کہ شروع ہو ساتھہ اوس نبض بزرگ کی شروع ہو لیکن اوسی طرح پھر آوے اوسکو عائد کہتی ہین
یعنی لوٹنی والی کوچک سی بزرگ کیطرف اور جو اختلاف ایک نبض مین پڑی وہ چھہ نوع پر ہے ایک یہہ کہ رگ مین ہو اور یہ نوع
نیچے اونگلی کے ایسی معلوم ہو کہ مثلاً ایک جزو رگ کا نیچے اونگلی کے داہنی طرف میل رکھتا ہے اور دوسرا بائین طرف میل
رکھتا ہی اور یا ساتھہ ایک جزو کے میل اوپر کی جانب رکھے اور دوسرا جزو میل نیچے کیطرف کو رکھے دوسری اختلاف ایک نبض مین
عظم اور صغر مین اور وہ ایسا ہی کہ اوسکا ایک اونگلی پر بزرگتر ہو اور دوسری اونگلی پر خردتر تیسری اختلاف تواتر اور تفاوت مین
اور وہ ایسا ہی کہ ایک اونگلی پر حرکت [illegible] متواتر ہو اور دوسرے پر متفاوت چوتھے اختلاف تقدیم اور تاخیر
حرکت مین ہی اور وہ اس طرح پر ہی کہ جو جزو کہ چاہیے کہ سبقت حرکت کرے [illegible] چاہیے کہ وہ پھر شروع اوسی جگہہ سے

ہو وہ نہو بلکہ برخلاف اوسکی ہو یا پانچوین اختلاف قوت اور ضعف مین ہو جیسے سردی اور گرمی مین رگ کی نبض یہ سب
اختلاف جو بیان کیے گئے ممکن ہو کہ ہون لیکن کمتر اتفاق پڑتا ہے اور دشواری سے شناخت ہوتی ہو اور جسوقت
اختلاف نبض کا اتنی مدت مین پڑے کہ شریان سے بینتیس نبضہ حاصل آوین تو منفعت اوسکی بزرگ ہوگی اور طبیب کو
حال بیمار کا معلوم ہوجاویگا اور جو اس علامت سے بہت زیادہ مدت مین اختلاف کرے تو طبیب کو احوال حاضر اوسکی سے
علم حاصل نہوگا اور معلوم کرین کہ ممکن نہین ہو کہ شریان اتنی مدت مین حال نرمی سے طرف سختی کے پھر جاوے
یا حال سختی سے نرم ہو یا بعد بھری ہونے کی خالی ہو یا خالی کے بعد بھری ہو لیکن البتہ اتنا ہوتا ہے کہ بعد گرمی کے
سرد ہو یا بعد سردی کے گرم ہو یا اور یا یون سے جو بیان ہو چکے اسی طرح لیکن نبض موزون وہ نبض ہو کہ زمان حرکت
انبساط اور انقباض مین مناسب ہوتی ہے اور اوسکی دو نوع ہین ایک نوع ایسی ہے کہ اگرچہ زمان حرکت اور سکون کا
مناسب ہو لیکن مثل تناسب طبعی کے نہو اور اوسکو ردی الوزن کہتے ہین یعنے وزن بد اور اگر طبعی ہو حسن الوزن کہتے ہیں
اور مستقیم الوزن بھی کہتے ہین یعنے وزن راست اور یہ ایسی نبض ہو کہ وزن نبض بچہ اور وزن نبض جوان اور وزن نبض
بوڑہے کا لائق اوسکی عمر کے ہوتا ہو اور وہ نبض ردی الوزن تین طرح کی ہو ایک وہ ہو کہ اوسکو عربی مین متغیر الوزن اور مخالف الوزن
کہتے ہین اور مجاوز الوزن بھی کہتے ہین اور یہ ایسی نبض ہے کہ وزن نبض کودک کا مانند وزن نبض جوان کے ہوتا ہو
یا وزن نبض جوان کا مانند نبض پیر کے ہوتا ہو اور دوسری قسم ردی الوزن کی مباین الوزن ہے اور یہ ایسی ہے کہ
وزن نبض کودک کا مانند وزن نبض بوڑہے کے ہوتا ہے تیسری قسم خارج الوزن ہے یعنے وزن سے باہر اور وہ وہ ہے
کہ وزن اوسکا مشابہ کسی وزن کے اوزان سے نہو اوسکو ناموزون بھی کہتے ہین **باب ساتوان تیسری گفتار**

اور دوسری کتاب سے مرکب نبضون کی قسمون مین ہے مرکب نبضین جنکا نام خاص ہے تیرہ ہین

ایک ذنب الفار ہو اور وہ دو طرح پر ہے کہ اون نبضون مین بھی ہوتی ہے اور نیز ایک نبض مین بھی لیکن جو اکثر نبضون مین ہوتی ہو
وہ ایسی ہو کہ پہلے نبض قوی یا عظیم یا سریع یا متواتر اوس سے آغاز کرے اور بتدریج ضعیف یا صغیر یا بطی ہوجاوے جیسے گویا
[illegible] ہے دو حال سے باہر نہین ہے یا ساتھ اوس حد کے پہونچے کہ غایت صغر سے مدرک اور محسوس نہو اوسکو عربی مین
ذنب المنقطع کہتے ہین یا ساتھ اوس حد کے پہونچے کہ مدرک اور محسوس ہو اوسکو ذنب ثابت کہتے ہین یعنے وہ جس جگہہ
پہونچی اوسی جگہہ سے دوسری دفعہ آغاز کرے اور بتدریج قوی یا عظیم [illegible] ہو جاوے اوسی طرح بحر و طاور یہ بڑہنا بھی
دو حال سے باہر نہین ہوتا یا انتہا مین مرتبہ کو آغاز اوسکا ہوا ہے قوت یا عظم یا سرعت سے پہر آوے یا کم اوس سے
پہر آوے دو نون کو ذنب راجع کہتے ہین اور عائد بھی کہتے ہین اور نام اوسکے حسب جو ع مختلف ہین اسواسطے کہ اگر
نبض عظم سے آغاز کرے اور صغر پر پہونچکر پہر عود کرے طرف اوسی عظم کی کہ آغاز جس سے کیا ہے بے کم و کاست یعنی
جہان سے کہ آغاز اوسنے کیا ہے قوت وغیرہ سے پہر آوے اوسکو ذنب مراجع تام الرجوع کہتے ہین اور اگر عظم سے

آغاز کرے اور طرف صغر کے پہونچکر عود کرے پہر طرف عظم کے لیکن ساتھ اوس عظم کے کہ آغاز مین تھی نہ پہونچے اوسکو
ذنب متراجع ناقص الرجوع کہتے ہین اور جو کہ ایک نبض مین ہو وہ ایسی ہوتی ہے کہ مثلاً اونگلی خنصر کی نبض کو قوی پائے تا بتدریج
کہ آغاز اوسکا ہے اور حرکت دوسری بنصر کی ضعیف پاتے اور اسی طرح وسطی اور سبابہ اور پہر اوسی نسق پر لوٹ آوے
دوسری نبض مسلی ہے اور یہ وہ نبض ہی کہ ظاہر ہوتی ہے قوت مین یا عظم مین یا سرعت مین یا سوا ہی اوسکی مین پہلے ناقص
ہوتی ہی اور بتدریج قوت مین یا غیر اوسکے مین زیادہ ہوتی ہی پہر میل کرتی ہے زیادتی سے طرف نقصان کی اور یہ
مانند ذو ذنب الفار کے ہی یعنے نبض مسلی مانند دم موش کے ہی مثال اس نبض کی یہی ہی اسلیے کہ حالت انبساط
مین ابتدا اونگلی پہلی سے منتہای ثانی تک بترتیب زیادتی مین ہوتی ہے پہر اوس جگہہ سے تا منتہای انگشت چہارم
نقصان مین ہوتی ہے تیسری نبض غزالی ہے اور وہ ایسی ہے کہ پہونچتی ہے اونگلیون پر ایک بار پہر پہونچتی ہے
اونگلیونپر دوسری بار ساتھ سرعت کے اس طرح کہ محسوس نہین ہوتا ہے اوسکا رجوع اور سکون یعنی درمیان حرکت اول کے
سکون نہین ہوتا ہی چوتھی نبض ذو قرعتین ہی اور یہ بھی ایک نبضہ مین ہوتی ہے گویا منقطع ہو گئی ہے اور اندک زمانہ مین
پہر آتی ہی اور پہر انبساط تمام کرتی ہے اور ہنوز حرکت پہلی تمام نہوئی ہو کہ حرکت دوسری پہونچتی ہے حقیقت یہ ہی کہ درمیان
حرکت پہلی اور دوسری کے اتنا زمانہ نہو وے کہ حرکت انقباض ہو سکے اور فرق اسمین اور نبض غزالی مین یہ ہے کہ اس نبض
مین حرکت دوسری ضعیف تر حرکت اول سے ہوتی ہے اور نبض غزالی مین حرکت دوسری کی قوی ہوتی ہی پانچوین
نبض مختلف القرعہ ہی اور وہ نبض ایسی ہے کہ آغاز حرکت انبساط کا ضعیف ہوتا ہی اور آخر اوسکا قوی یا آغاز اوسکا قوی
ہوتا ہی اور آخر اوسکا ضعیف چہٹی نبض موجی ہے کہ حرکت اوسکی درازی اور عرض مین مانند موج دریا کے ہوتی ہے
یعنی ایک نبض چند جزو مین بعد ایک دوسرے کے حرکت کرتی ہے اور معلوم کرین کہ نبض موجی بعد حمام اور پینے شراب بکثرت
اور حالت استسقا اور بیماری فالج اور سکتہ اور ذات الریہ مین ہوتی ہے اور اگر یہ نبض تپ مین ظہور کرے تو علامت پسینہ
کی ہے ساتوین نبض دودی ہی اور یہ نبض مشابہ نبض موجی کی ہے لیکن یہ صغیر ہوتی ہے اور متواتر مانند حرکت دود یعنی کرم
کی اور نیز یہ نبض ایک نبض مین ہوتی ہے اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ سریع ہی مگر سریع نہین ہے اور دلیل اس نبض کی اوپر
دور ہونے قوت کی ہے آٹھوین نبض نملی ہے اور یہ متواتر اور صغیر زیادہ دودی سے ہوتی ہے اور مشابہ نبض اوس
بچہ کے ہوتی ہے جو نوزادہ ہو اور یہ نبض نملی بالاتفاق وقت بی قوتی اور نہایت ضعیفی اور نزدیک موت کی ہوتی ہے
اور یہ بھی ایک نبض مین ہوتی نوین نبض منشاری ہے اور وہ مشابہ موجی کے ہی اسلیے کہ اجزا رگ کی بلندی اور انخفاض کی
اور پہنائی مین ناہموار ہوتے ہین اور فرق درمیان دونون کے یہ ہے کہ منشاری نبض صلب اور متواتر یا سریع ہوتی ہے
اور منشاری اوسکو اسواسطے کہتے ہین کہ اجزا رگ کے بلندی اور سختی اور نرمی مین ناہموار ہوتے ہین سبب اوسکا ورم گرم ہوتا ہے
کہ بعض پختہ ہی اور بعض خام پس بسبب نیم پختگی کے بعضے اجزا رگ کی نرم ظاہر ہوتی ہین اور بعضے سخت اور بسبب ورم کی سریع

نبض مسلی ۱۲
غزالی ۱۲
ذوقرعتین ۱۲
مختلف القرعہ ۱۲
موجی ج ۲ ۱۲
دودی ۱۲
نملی ۱۲
منشاری ۱۲

اور متواتر ہوتے ہین اور یہ نبض منشاری ذات الجنب مین اکثر ہوتی ہی بسبب ورم کے کہ غشاء عصبانی مین ہوتا ہے
دسوین متخلل ہے اور وہ دو طرح پر ہی ایک یہ کہ جہان توقع حرکت کی ہوا وہ جگہہ ساکن ہو اور یہ نشان دور ہونے
قوت کا ہی اوسکو ذوالفترہ کہتے ہین دوسری یہ کہ جسجگہہ سکون کی امید ہوا وسوقت حرکت ہووی اور یہ نشان پھر آنے
قوت کا ہی اور نشان سختی حاجت کا اور اسکو واقع فی الوسط کہتے ہین گیارہوین انواع نبض سے متشنج اور متواتر اور ملتوی
ہی ان سب انواع مین رگ مانند رشتہ کشیدہ ہوتی ہی اور نبض ملتوی اپنے اوپر پیٹتی ہے اور یہ اختلاف تمام رگ
مین ہوتا ہی اور متواتر وہ نبض ہے کہ اوسمین انبساط کمتر اور پوشیدہ ہوتا ہی اور کشیدگی رگ کی ظاہر ہوتی ہے
پس سب انواع خشک بیماریونمین ظاہر ہوتی ہین اور ایک نبض اور ہی کہ سب بیماریونمین خشک ہوتی ہی مانند
دق اور ذبول کے اوسکو ثابت کہتے ہین اور یہ نبض ہی باریک اور صلب اور کشیدہ اور اگرچہ مختلف نہین ہوتی ہے
اسلیے کہ خشک بیماریونمین ہوتی ہے بارہوین نبض مرتعش ہی اور اوسکو نبض مرتعد بھی کہتے ہین اور وہ ایسی نبض ہے
کہ رگ ساتھہ حرکتون کے لرزان ہوتی ہے اور حرکت اوسکی مثل حرکت رعشہ کے ہوتی ہی اور نشان اس بات کا ہے
کہ بسبب زیادتی خلط کے گرانبار ہے تیرہوین نبض مطرقی ہی اور وہ ایسی ہے کہ حرکت اوسکی مانند حرکت مطرقہ کے ہوتی ہی
اور مطرقہ کو ہندی مین ہتھوڑا کہتے ہین یعنی جس طرح ہتھوڑا اسندان پر مارتے ہین اور وہ اوسپر پہونچکر کھٹکا دوسرا ظاہر
کرتا ہے اسی طرح یہ نبض حرکت کرتی ہی یعنے کھٹکا کرتی ہی اول پوروں پر اور عود کرتی ہے اندر کے بجانب مرکز اور
قبل پہونچنے کے غایت مرکز سے پھر پوروں کو کھٹکا دیکر حرکت انبساطی تمام کرتی ہے اور مطرقی کو ذوقرعتین بھی کہتے ہین
مگر مطرقی خاص ہے اور ذوقرعتین عام ہے **باب آٹھوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے**
اسباب نبض کے بیان مین جاننا چاہیے کہ ضروری اور اصلی اور ذاتی اسباب ہین وہ تین
ہین کہ جب تک وہ اسباب نہون نبض موجود نہووی اور اونکو اسباب ماسکہ کہتے ہین پہلے دل ہے اور شرائین اور
اوسکو آلہ کہتے ہین دوسری قوت حیوانی ہے اور اوسکو فاعل کہتے ہین تیسری وہ سبب ہے کہ جو ہوا ہی تازہ اور خنک
کو اندر پہونچاتا ہے اور گرم ہوا اور دخان شدہ کو باہر نکالتا ہی اوس سبب کو حاجت کہتے ہین پس اسباب ماسکہ
اسباب ظاہر کرنے نبض کے ہین اور اسباب تغییر نبض کے تین جنس پر ہین ایک اسباب طبعی اور لازم ہین
اونکو اسباب الطبعیۃ اللازمہ کہتے ہین اور نری اور مادگی اور ساکھا ہی عمر اور فصل سال اور بدن ہی دوسری اسباب
اعراض ہین اور انکو اسباب غیر طبعیہ کہتے ہین تیسری وہ اسباب ہین جو درمیان مین انکے اور اونکے ہین اونکو الاسباب المتوسط
بین الاسباب الطبعیۃ وغیر الطبعیۃ کہتے ہین اور وہ کھانا اور پینا اور سونا اور جاگنا اور حرکت اور سکون اور استفراغ اور
احتباس اور احوال سکون اور حمام کا اور اعراض نفسانی مانند شادی اور غمی اور سوا اوسکے ہین اور ان اسباب
متوسط کو الاسباب الستہ بھی کہتے ہین اور طبعی سوا اسلیے کہتے ہین کہ جسوقت اونکو جیسا کہ چاہیے اور جسقدر اور جس طرح کہ چاہیے

کام مین لاوین سبب تندرستی کا ہونگے اور ناطبعی اسلیے کہتی ہین کہ جسوقت اوسنا اوسقدر اور اوس طرح کہ چاہیے کام مین لاوین وہ سبب بیماری کا ہونگے

باب ۹ نوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے بیان مین تغیر نبض کے ہے

سبب تغیر اسباب ماسکہ کے پس معلوم کرین کہ حرکت انبساط کی جسقدر کہ ہو عظیم یا صغیر بسبب حاجت کی ہوتی ہے کہ ساتھ حاجت کی توانائی قوت اور مطاوعت آلت یعنی نرمی رگ کی پاتی ہے تاکہ حرکت تمامی کو پہونچتی ہے اور اگرچہ فاعل حرکت کی قوت ہے اور توانائی لیکن ایسا ہوتا ہے کہ قوت اپنی جگہہ رہتی ہے اور حرکت باندازۂ حاجت اور تابعداری آلہ کے حاصل ہوتی ہے اور اسطرح اگرچہ آلہ مطاوع یعنی تابعدار ہو قوت اور تمامی حاجت کو پاتی ہے تاکہ حرکت تمام حاصل ہو اور ممکن نہین ہے کہ جو حاجت بہت یا کمتر معتدل سے ہو یا آلت سخت زیادہ یا نرم زیادہ معتدل سے ہو قوت اپنی حال پر رہے اور حال قوت اور آلہ کا اوپر بیان ہو چکا ہے پس جسوقت نبض احوال طبعی پر نہو عظیم یا صغیر یا سریع یا بطی یا اور کسی حال پر ہوگی اور سبب اوسکا یا زیادتی حاجت کی ہے یا کمی حاجت کی اسلیے کہ اسباب ماسکہ کے سوای اون تین اسباب کے نہین ہین اور اسباب فزونی حاجت کے تین جنس پر ہین ایک زیادتی حرارت کی ہے کہ بسبب اوسکی ہوای تازہ اور خنک کیطرف حاجت زیادہ ہوتی ہے اور سبب فزونی حرارت کا یا ریاضت ہے یا غصہ یا طعام اور شراب گرم یا دوای گرم یا وہ حرارت ہے جو بیماری سے ہوتی ہے مانند تپ اور سوء مزاج گرم کے اور جنس دوسری نقصان روح ہے کہ بسبب اوسکی قوت ضعیف ہوتی ہے یا آدمی کوئی رنج کھینچے یا کوئی درد کہ روح کو تحلیل کر دیوے اور قوت کو ضعیف کرے یا لذت با فراط اوٹھاوے کہ روح افراط سے اون لذتوں کے تحلیل قبول کرے اور جنس تیسری زیادتی ابخرون دخانی کی ہے کہ عفونت اختلاط سے پیدا ہون اور اوس عفونت سے بیماریان اور تپ عارض ہو اور بہت قسم کے مواد گرم اور سوختہ اور وہ ورم اور وہ زخم جو پھیپھڑہ اور ہمسایہ دل مین ہو اور یہ ابخرہ بعد طعام کے بہت اوٹھتے ہین اور خواب کی حالت مین بھی زیادہ ہوتے ہین پس ان تینون جنسون کو سرعت نبض سے معلوم کر سکتے ہین یعنی جسوقت کہ حرکت انقباض کی سریع زیادہ ہوتی ہے اور زمانہ سکون کا کہ بعد حرکت انبساط ہوتا ہے کمتر ہوتا ہے اوسوقت حاجت باہر کرنے ہوای گرم اور دود ناک شدہ کی زیادہ ہوتی ہے اور جسوقت کہ حرکت انبساط کی جلد تر ہوتی ہے اور زمانہ سکون کا کہ بعد حرکت انقباض کے ہوتا ہے کوتاہ زیادہ ہوتا ہے اور اوسوقت حاجت داخل ہونے ہوای تازہ اور خنک کی زیادہ ہوتی ہے اور جسوقت دونون حرکتین سریع ہون اور دونو سکون لیکن سبب اوسکا نقصان روح کا ہے اور حاجت مدد روح کی زیادہ ہے اور فرق درمیان فزونی حاجت کے بسبب حرارت کسی عارض کے ہو مانند غصہ اور ریاضت اور حمام وغیرہ کے اور درمیان فزونی حاجت کے بسبب حرارت ثابت کے ہو مانند تپ یا سوء مزاج گرم وغیرہ کے دو وجہ سے معلوم ہو سکتا ہے ایک اسوجہ سے کہ جو تغیر بسبب کسی حرارت عارض کے ہو بعد ایک گھنٹہ کے احوال اصلی طبعی پر پھر آویگا اور جو تغیر کہ بسبب حرارت ثابت کے ہو اوسی طرح قائم رہتا ہے اور نبض متغیر اور ناطبعی ہوتی ہے اور وجہ دوسری یہ ہے کہ بسبب حرارت کسی عارض کے

قوت ضعیف نہین ہوتی ہی اور بسبب حرارت ثابت کی ضعیف ہوتی ہی پس ان مقدمات سی معلوم ہوتا ہے
کہ جسوقت اسباب ماسکہ اور احوال جسم کے سب باعتدال ہون تو نبض باعتدال ہوگی اور نبض معتدل وہ ہے
کہ حرکت انبساط اور انقباض اور دونون سکون کہ بعد دونون حرکتون کے ہون مقدار روزگار مین یکسان اور
مساوی ہونگی اور جسوقت کہ قوت ضعیف ہو نبض زیادہ ضعیف معتدل سی ہوگی اور جسوقت کہ قوت قوی ہو
تو نبض قوی زیادہ معتدل سی ہوگی اور ہر ایک جنس اجناس نبض سی معتدل بہتر ہوتی ہی مگر جنس قوت ہین کہ جو قوی
زیادہ معتدل سی ہو وہ بہتر ہوگی اور جسوقت کہ قوت قوی نہو اور حاجت بہت ہو نبض عظیم ہوگی لیکن عظیم
بشرط نرمی آلت کی ہوگی پس جسوقت کہ باوجود بسیاری حاجت کی آلہ نرم ہو تو نبض سریع ہوگی اور قوت جو
عظیمی مین تدارک نکرسکی تو سرعت مین تدارک کریگی تاکہ جو کچھہ عظیمی سے مقصود ہو ساتھہ سرعت کی تمام ہو اور جسوقت
کہ آلہ صلب تر یعنی سخت زیادہ ہو کہ سرعت سی مطاوعت نکری نبض متواتر ہوگی اسلیے کہ قوت کوشش کریگی کہ وہ
تدارک جو ساتھہ سرعت کی نہین کرسکتی ہے ساتھہ تواتر کے کرسکے اور زمانہ سکون کا حرکت مین زیادہ کرے اور
جسوقت کہ قوت قوی ہو اور حاجت بہت ہو اور آلہ بھی مطاوع ہو تو عظیمی مین زیادہ ہوگی اور اگر حاجت بہت
ہو ساتھہ عظیمی کے سرعت بڑہیگی تاکہ وہ حاجت جو عظیمی سے تمام نہین ہوتی ہے سریع سی تمام ہو اور اگر سریع سی بھی کام
نہ نکلے تواتر بڑہیگی تاکہ عظیم اور سریع اور تواتر سے کام نکلی اور حاجت اسقدر زیادہ ہو کہ ان تینون سی بھی کام نکلے
تو قوت کو اور چارہ کوئی نہین ہی اور کوئی اور حال زیادتی مین ممکن نہین ہی ناچار ساتھہ انہین تینونکی کوشش کریگی
یہانتک کہ عاجز ہوگی یا حاجت کمتر ہوگی اور اگر حاجت بہت ہو اور قوت ضعیف یا آلہ سخت ہو تو عظیمی سے گھٹی گی
اور جسقدر عظیمی سے گھٹی گی سرعت مین زیادہ ہوگی پس سبب نبض سریع کا بسیاری حاجت ہی اور ضعفی قوت
یا سختی آلت اور اگر قوت ضعیف نہایت ہو اور آلت سخت زیادہ ہو اور حاجت اپنی حال پر ہو تو اوسوقت
نبض متواتر ہوگی پس سبب تواتر کا بسیاری حاجت اور ضعیفی قوت اور سختی آلہ کی ہے اور جو باوجود ضعیفی قوت اور
سختی آلہ کے حاجت کمتر ہو نبض متفاوت ہوگی لیکن متفاوت مین قوت اتنی ضعیف نہوگی جتنی متواتر مین ہوتی ہی
اسواسطے کہ اس جگہہ ساتھہ تفاوت کی کمی حاجت ہی اور باندازہ کمی حاجت کی قوت کو توانائی ظاہر ہوگی پس سبب
نبض متفاوت کا کمی حاجت ہی اور قوت ضعیف اسقدر نہین ہی اور یہ ایسا ہی کہ بسبب کمی حاجت کی سرعت
اور تواتر بھی کم ہوگا اور بسبب نیم توانائی کے قوت اوس قدر کہ ممکن ہو عظیمی مین بڑہیگی اور جو بسبب کمی حاجت کے
سرعت اور تواتر کمتر ہو اور قوت بسبب نیم توانائی کے عظیمی مین کوشش کرے تو دیر مین حرکت کر یا رگ کا حاصل ہوگا
اور بسبب دیر مین حرکت کرنے رگ کی نبض متفاوت ہوگی اور جو اسباب متفاوت بہت زیادہ ہون اوس
صورت مین نبض بطی ہوگی اسلیے کہ متفاوت اور بطی دونون ایک جنس سی ہین مگر فرق دونون کے درمیان نہین ساتھہ

کمی اور بیشی سکون کے ہی کہ بعد حرکت انقباض کے ہوتا ہی کیونکہ نبض متفاوت مین زمانہ سکون کا کمتر ہوتا ہی اور
نبض بطی مین زیادہ ہوتا ہی اور اگر باوجود کمی حاجت کی قوت ضعیف اور سختی آلہ کی ہو تو اوس صورت مین نبض صغیر ہوگی پر
سبب نبض صغیر کا کمی حاجت ہی یا ضعف قوت اور سختی آلہ کی اور جسوقت کہ تینون سبب ایک جگہہ ہون تو نبض نہایت
صغیر ہوگی اگر کوئی سبب زیادہ ہو اور فرق درمیان دونون کے ظاہر ہے اسلیے کہ اگر سبب صغیری کا سختی آلہ کا ہو تو نبض
ضعیف ہوگی اور ساتھہ اوس صغیری اور افتادگی کے ہوگی جیسے سبب ضعف قوت کی ہوتی ہی اور جو سبب اوسکا کمی
حاجت کی ہو تو تب بھی ضعیف ہوگی اور وہ نبض جو بسبب سختی آلہ کے صغیر ہو صغیر زیادہ اوس نبض سے ہوگی جو بسبب کمی
حاجت کی صغیر ہوتی ہے اسلیے کہ اوس حالت مین مطاوع حرکت انبساط نہین ہی اور جسجگہہ کہ سبب کمی حاجت کا ہی آلہ
مطاوع ہی اور کوئی مانع نہین ہی اور اگر قوت اور حاجت بھی بحال خود ہو اور آلہ بھی مطاوع ہو تو نبض عظیمی کیطرف میل
کریگی اور اسباب مین سے نبض صلب کے یا خشکی ہی کہ تپون گرم سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ ایسی تپو مین رطوبت اندامونکی
ساتھہ تحلیل کے خرج ہو جاتی ہی یا غلبہ سردی کا ہے کہ رطوبتون کو ٹہٹہراتا ہے بسبب کہانی سرد دواؤن کی یا بسبب
بیٹھنے کی سرد پانی مین یا سردی مین کشیدہ ہونی رگ کی یا بسبب ورمون عظیم اور صلب یعنی سخت کی کہ احشا مین لاحق
ہون یا تدبیرین خشکی زیادہ کرنیوالیان مانند کمی غذا اور بیخوابی اور نا اتفاق پانا حمام کا اور نزدیک بحران کے نبض صلب
ہوتی ہی اسلیے کہ طبیعت ساتھہ مادہ کی کوشش کرتی ہی اور اوسکو جسطرف دفع کرنا منظور ہوتا ہی کھینچتی ہے مگر وہ بحران
جس مین پسینہ آویگا اوسمین نبض نرم ہوتی ہی اور ایک نشان پسینہ کی نشانیون سے نرمی نبض کی ہی جیساکہ بابیا تو نیا
مین صفت نبض موجی مین مذکور ہو چکا ہی اور اسباب نرمی نبض کے اسباب تری زیادہ کرنیوالے ہین طبعی اور نا طبعی
لیکن طبعی مانند غذاؤن تر اور شراب اور حمام کے اور نا طبعی مانند بیماریون کے جو تری سے پیدا ہوتی ہین مانند
استسقا اور سرسام بلغمی اور فالج اور سبات اور سوا ہی اوسکے اور اسباب ظاہر ہونے قوت نبض کے بیماریون مین
نضج مادہ مرض ہے یعنی پکنا مواد بیماری کا اور بحران خون اور دور ہونا سوء مزاج کا اور حالت تندرستی مین اسباب
قوت نبض کے غصہ ہی باندازہ اور خوشی ہے باندازہ اور طعام اور شراب بکیفیت اور کمیت معتدل اور ریاضت
معتدل ہی اور اسباب نبض کے سبت سبب ہین ایک سبب قوت کو ضعیف کرتا ہی مانند بھونک اور پیاس اور
بیخوابی اور استفراغ بافراط اور حرکتون سخت اور درد بیماری سخت خصوصًا درد اندامون کے کہ درد اور بیماری
اونکی غشی پیدا کری اور اسباب نبض طویل کے اسباب نبض عظیم کے ہین لیکن اس بات کو مانع ہین کہ پہنی اور
بلندی سے باز رکہتے ہین لیکن وہ کہ پہنی سے باز رکہتے ہین دو ہین ایک اصلی دوسری عرضی اصلی سختی آلہ کی ہے
اور عرضی بہت ہونا گوشت کا ہی اور آگندگی اور فربہی کہ حرکت پہنا کو باز رکہتے ہین اور جو بلندی سے باز رکہے گوشت
اور پوست ہی کہ موضع پر رگ کی ہو اور رگ کو بلند ہونے سے باز رکہے اور سبب نبض عریض کے دو ہین ایک نرمی آلہ

لی ہے اور دوسری خالی ہو نارگ کا ہی کہ طبقہ اوپر کا نیچے کے طبقہ پر افتادہ ہوتا ہی اور اوس سبب سے رگ پہنائی مین زیادہ ہوتی ہی اور سبب نبض قصیر کا بعینہ سبب نبض صغیر کا ہی باب دسوان تیسری گفتار اور دوسرے جز کی

کتاب سے شناخت مین مختلف نبضون کے سبب اور شناخت اون نشانون کی جو کچھ نشان ہوئے معلوم کرین کہ سوء مزاج کہ دل

قوت کو نبض کی متغیر کر دیتا ہے اور امتلا اور سُدّہ اور اعراض نفسانی کا باعث ہو اور جو کچھ کہ قوت ... گرانبار ... قوت کو متغیر کریگا اور نبض اوسکی وجہ سے مختلف ہوگی اور ... مختلف کہ اتفاقیہ آور ... ظاہر ہوتے ہین ہر ایک قوت مین اثر کرتے ہین اور نبض ساتھ اوس سبب کے مختلف ہوتی ہی اگر یہ اسباب قوی زیادہ ہون اختلاف ایک نبض مین ہوگا اور اگر ... زیادہ ہون بہت نبضون مین ہوگا اسی طرح جسوقت ... زیادہ اور مقہور ہو نبضین خارج نابعی زیادہ ہونگی اور جو قوت زیادہ ہو اور نبض مختلف سبب اوسکا اگر ... طبیعت ... کہانے سے یا کچھ چیز سے یا خلط ... اختلاف نبض کا ساتھ ضعف قوت کی ہو سبب اوسکا ... طبیعت کا ہی ساتھ علت کی اور جسوقت کہ قوت قوی ہو اور نبض مختلف ہو ساتھ استفراغ کے زائل ہو اور جو کچھ گرانی طعام اور شراب سے ہو جب معدہ سبک ہو وہ زائل ہوگی اور جو معدہ مین اخلاط ... ہون اختلاف ... نبض مین ہوئیگا اور انجام کو خفقان عارض ہوگا اور نبض خفقانی ظاہر ہوگی اور حالات اسباب نبض مختلف ... کہ ایکبارگی آدمی پر ظاہر ہون اور نبض اونکی سبب سے مختلف ہو جاے مانند غصہ کہ ہے کہ ساتھ خوف اور درد کے شامل ہو اور یا خوف کہ ساتھ امید کے شامل ہو تو ہر ایک حال قوت کو ایسا کریگا کہ حرکتین لائق اوس احوال کے ہونگی اور نبضون مختلف سے کہ باب ... مین بیان کیگئی ہین ایک ذنب الفار ہے سبب اوسکا ضعف قوت ہی مگر قوت بالکلیہ ساقط نہین ہوتی ہی اور جسقدر طاقت کہ رکہتی ہے جہد کرتی ہے تا کہ جسقدر حرکت کہ ممکن ہو سکتی ہے کرتی ہی یا قوت ساتھ اوس جہد کے آغاز کسی حرکت قوی کا کرے اور اوس سے رنج مین پڑے اور بتدریج آسودہ ہو یعنے اندر ہر ایک حرکت کی اوس سے جہد کمتر کرے اور ساتھ اوس تدریج کے ضعیف ہو جاتی یہانتک کہ منقطع ہو اور بسبب حرکت اولین یا بسبب حرکتون میانین اور بسبب حرکت آخرین کے نسبت مخروطی رکہتی ہے اور سبب مخروطی کا جہد قوت ہی کہ اول حرکت مین کرتی ہی اور بتدریج آسودہ ہوتی ہی پس نبض ذنب الفار نشان اس بات کا دیتی ہے کہ قوت مین سے کچھ ہی اور نشان دیتا نبض ثابت کا اوپر ضعف قوت کے زیادہ نشان دینے سے ذنب الفار کے ہی اور انواع نبض ذنب الفار سے ذنب راجع قوی زیادہ ہی اور ذنب الفار کہ جس نبض مین ہوتی ہے وہ نبض بد ہوتی ہی اور نشان قوت کی سخت ضعیفی کا دیتی ہے اور نبض مسلی مانند نبض ذنب الفار کے ہی یعنی ذنب الفار نشان دیتی ہے کہ قوت کچھ باقی ہے مسلی نشان دیتی ہے کہ قوت دوبارہ چند ہی اسلیے کہ سبب مسلی کا قوت ہی کہ اگرچہ ضعیف ہو رخ طرف

زیادتی کے رکھتی ہے اور اوس نہایت پر پہونچتی ہی کہ زیادہ اوس سی نہ پہونچ سکی اور جسوقت اوس نہایت کو پہونچتی ہی ایکبار ضعیف ہوجاتی ہی لیکن بتدریج آسودہ ہوتی ہی یہانتک کہ حد اول پر پہونچتی ہے پس بزرگی مسلی کے اوپر ذنب الفار کو یہ ہی کہ ذنب الفار نہایت توانائی سے آغاز کرتی ہے اور فوراً ضعف اوسمین ہوجاتا ہی لیکن بتدریج قوی ہوتی ہے یہانتک کہ حد اول پر پہونچے پس قوت مسلی کی دوچند قوت ذنب الفار سے ہی اور سبب زیادتی اس حرکت کی اس شکل اور اس ترتیب پر زیادتی حاجت کی ہے فزونی بتدریج اور ترتیب کہ جب نہایت کو پہونچتی ہی بتدریج گھٹتی ہے پس اسیوجہ سے نبض مسلی اگر نشان فزونی قوت کا ہے حاصل تر ذنب الفار سے ہی اور اگر نشان فزونی حاجت کا ہی نشان دیتی ہے کہ حرارت بھی زیادہ ہی پس دیکھنا چاہیی اگر مرض اوس جنس سی ہے کہ فزونی حرارت مصلحت ہے نشان دینا مسلی کا زیادہ نشان دینی ذنب الفار سی ہے کہ مسلی مین قوت زیادہ ہی اور حاجت بھی زیادہ اور ذنب الفار مین قوت کم ہے اور حاجت کم اور دونون ناطبعی ہین اور صلاح اور فساد حال مرض متعلق تدبیر اور علاج کے ہی اور سبب ذوالقرعتین اور سبب غزالی کا دلیل زیادتی حاجت کی ہے اسلیے کہ غزالی مین حرکت دوسری یا سریع زیادہ ہوتی ہے یا قوی زیادہ ولالت اوسکی اوپر زیادتی حاجت کی زیادہ ولالت کرنے ذوالقرعتین سی ہے اور نبض مختلف القرعہ دلیل کوشش کرنے طبیعت کی ہی کہ ساتھہ علت کی طبیعت کوشش کرتی ہی اور جو اجزا اوسکے قوی ہون سبب اوسکا زیادتی حاجت ہی اور سبب نبض منشاری کا اور سبب نبض منقطع اور نبض ذوالفترة کا سقوط قوت ہی کہ قوت ایک حرکت آغاز کرتی ہے اور جلد ماندہ ہوجاتی ہے یا ناگاہ کوئی عارض عوارض نفسانی سے ظاہر ہو کہ نفس اور طبیعت طرف اوسکے مشغول ہو اور اوس سبب سے نبض نہ حرکت کر سکے اور سبب نبض مرتعش کا توانائی قوت اور کوشش کرنا اوسکا ساتھہ علت کے اور بسیاری حاجت اور سختی آلہ ہے اور سبب نبض موجی کا ضعف قوت ہی کا اوس سبب سی حرکت انبساط ایک دفعہ حرکت نہین کر سکتی ہے جزو جزو کو رگ کے ہلاتی ہے درازی اور پہنائی مین مگر قوت سخت ضعیف نہین ہوتی لیکن بسبب نرمی آلہ کے موجی ہوتی ہی اسلیے کہ نرم چیز ایکبارگی حرکت نہین قبول کرتی ہی اور سبب نبض دودی اور نملی کا نہایت ضعف قوت کا ہی اور یہ نبض مرکب ہی نبض بطی اور متواتر اور مختلف سی اور بطو اور تواتر اور اختلاف دوسری جزو مین ہوتا ہی اسلیے کہ قوت کو اتنی توانائی نہین ہوتی ہی کہ آلہ کو ایکبارگی دفع کرے اور ہلادے اور سبب نبض موزون کا حاجت ہی اور کوشش طبیعت اور گرانباری قوت لیکن اگر ناموزون نقصان زمانہ سکون مین ہی تو سبب اوسکا زیادتی حاجت کی ہوگی اور کوشش طبیعت اور اگر نقصان زمانہ حرکت مین پڑے سبب اوسکا زیادتی ضعف یا ہونا حاجت کا ہی اور نقصان زمان حرکت بسبب سرعت انبساط کی ہوتا ہے

باب گیارہوان تیسری گفتار سی نبض سالہای عمر کی شناخت مین ہے

معلوم کرین کہ نبض کودک کی سریع اور متواتر ہوتی ہی اور عظمی مین میانہ ہوتی ہے پس سبب سرعت اور تواتر کا یہ ہے کہ قوت اوسکی میانہ ہوتی ہی اور حاجت بہت لیکن سبب بیاری حاجت کا زیادتی ابخرون کی ہے کہ جسم مین کودک کے ہوتے ہین اور سبب ابخرون کا تری اور پیوستگی ہضم کی ہے اور جو کہ توانائی قوت کی اس عمر مین میانہ ہوتی ہے اور حاجت بہت اسلیے نبض سریع یا متواتر ہوتی ہی اور سبب اوسکا کہ عظم مین میانہ ہوتی ہی یہ ہے کہ قوت کودک کی مانند پیر کے ضعیف نہین ہوتی ہی اور قوت جوان سے بہت کم نہین ہوتی ہے لیکن بسبب تری اور تمام نارسیدگی کے توانائی اوسکی قوت کی تمام نہین ہوتی ہی اور معلوم کرین کہ نبض کودک بقیاس اوسکے جسم کے عظیم ہوتی ہے بسبب نرمی آلہ اور بسیاری حاجت کی اور بقیاس نبض بالغ کے عظیم نہین ہوتی ہی لیکن سریع ہوتی ہی یا متواتر اور نبض کودک کی جو بلوغ کو پہونچے یعنے نزدیک بلوغ کے تو عظیم زیادہ نبض بالغ سے ہوتی ہی اور نبض بالغ قوی زیادہ اونکی نبض سے اور نبض جوان جب انتہاے جوانی کو پہونچے سخت قوی ہوتی ہی اور سخت عظیم ہوتی ہی اور سبب نہایت عظمی کا بسیاری حاجت ہی اور سبب نہایت قوی ہونے کا یہ ہی کہ اوسکے جسم مین تری کم ہوجاتی ہے اور رگین اور تمامی اندام سخت ہوجاتی ہین اور قوت توانائی تمام باقی ہے اور نبض کہل صغیر زیادہ نبض جوان سے ہوتی ہے اور بطی زیادہ اور عظمی اور قوت مین میانہ پس سبب بطی ہونے نبض کا یہ ہی کہ اس عمر مین قوت ساتھ اوس تمامی کے نہین ہوتی ہی اور حاجت بھی کمتر ہوتی ہے اور نبض پیر صغیر اور متفاوت ہوتی ہی اور بسبب طوبات غریبہ کے نرم ہوتی ہے **باب ۱۲ بارہوان تیسری گفتار سے نبض مزاجون کی شناخت مین سے ہے** مزاج گرم طبعی کی نبض قوی ہوتی ہی اگر قوت قوی ہو اور رگ نرم اور مزاج گرم ناطبعی مین اگر رگ نرم ہو اور قوت قوی نبض عظیم ہوگی اور اگر قوت مین ضعف ہو ساتھ نرمی کے تو نبض متغیر ہوگی جیسے باب ہاے گذشتہ مین معلوم ہوچکا ہے اور جسقدر مزاج گرم ناطبعی قوی ہوگا قوت ضعیف زیادہ ہوگی اور مزاج سرد مین نبض صغیر یا متفاوت یا بطی ہوتی ہی ہرایک باندازہ مزاج اور لائق نرمی اور سختی رگ کی اور جو ضعف کہ سوء مزاج سرد سے ہوتا ہے وہ زیادہ اوس سے ہوتا ہی جو سوء مزاج گرم مین اور نبض مزاج تر کی اکثر حالات مین موجی یا عریض ہوتی ہی اور نبض مزاج خشک کی اکثر اوقات دقیق اور صلب ہوتی ہی پس اگر قوت توانا ہو اور حاجت بہت تو ذوالفرعتین ہوتی ہی یا متشنج یا مرتعش اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک آدمی کے آدہے جسم کا مزاج مخالف دوسرے نصف بدن کے ہوتا ہی مثلاً آدہے بدن کا مزاج گرم ہوتا ہے اور آدہے بدن کا سرد اور باب ہاے گذشتہ سے معلوم ہوچکا ہے کہ حرکت انبساط اور انقباض بر سبیل مددحرز کے ہی لیکن ہرایک شریان بطبع خود اور لائق احوال اپنے کے حرکت کرتی ہی چنانچہ باب اول مین اس گفتار کے ہم لکھ چکے ہین **باب ۱۳ تیرہوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے حاملہ عورت کی نبض کی شناخت مین سے ہے** معلوم کرین کہ حاملہ عورت کی نبض عظمی اور سریعی اور متواتری مین زیادہ اوس سے ہوتی ہی جیسے حمل سے پہلے ہوتی ہے اور قوت بر سبیل

نہ گھٹتی ہے مگر باندازہ گرانی حمل کے اور سبب عظیمی اور سریعی کا بسیاری حاجت ہی اور سبب بسیاری حاجت کا یہ ہی کہ
ایام حمل مین حاجت واسطے دو جسم کے ہوتی ہی اسلیے کہ بچہ ساتھ حاملہ کے طلب نسیم ہوا مین مشارک ہی باب ۱۴

چودھوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے نبض فربہی اور لاغری مین ہے

نبض لاغر آدمی کی عظیم اور بطی زیادہ نبض آدمی فربہ سے ہوتی ہی پس سبب عظیمی کا اوسمین یہ ہی کہ حرکت رگ کی بیچ درازی اور
پہنائی مین کوئی مانع نہین ہی اور موٹھ پر بھی رگ کی گوشت نہین ہی کہ اوٹھانا اوسکا قوت پر گران گذری اس سبب سے
عظیم ہوتی ہی اور بطی اس سبب سے ہوتی ہی کہ مسافت حرکت کی درازی اور پہنائی اور بلندی مین زیادہ مسافت
حرکت اور انواع سے ہوتی ہے اور سبب سخت قوی ہونیکا یہ ہی کہ مزاج اوسکا اند کے اعتدال سے خارج ہو گیا ہے
اور باہر ہونا مزاج کا اعتدال سے بسبب نقصان قوت کے ہے پس قوت آدمی لاغر کی ساتھ اوس اندازہ کے کہ
مزاج اوسکا اعتدال سے باہر ہو نقصان قبول کرتی ہی اور نبض آدمی فربہ کی صغیر زیادہ اور سریع زیادہ اور ضعیف
زیادہ نبض مردم لاغر سے ہوتی ہی بسبب مخالفت مزاج کے لیکن جسوقت فربہی گوشت سے ہو تو سرعت اور تواتر
زیادہ ہوگی اور اگر چربی سے ہو تو کمتر اوس سے ہوگی باب پندرہوان گفتار تیسری اور کتاب دوسری

شناخت مین تغیر نبض کی ہے فصلہای سال مین

معلوم کرین کہ فصل ربیع یعنی فصل بہار مین نبض معتدل
ست یا یون سے ہوتی ہی بسبب اعتدال ہوا کی اور معتدل شہرونمین بھی اسیطرح ہوتی ہی اور فصل تابستان یعنی صیف مین کہ موسم گرمی کا ہوتا ہے
نبض سریع اور متواتر اور صغیر اور ضعیف ہوتی ہے لیکن سبب سرعت اور تواتر کا بسیاری حاجت ہی اور سبب
بہت حاجت کا زیادتی گرمی ہوا کی ہے اور سبب صغیری اور ضعیفی کا بسیاری تحلیل ہی اور بہت پسینہ اور
گرم شہرونمین بھی اسی طرح کی نبض ہوتی ہی اور فصل خزان مین یعنی خریف مین نبض مختلف ہوتی ہے اور مائل الضعیفی
بالجملہ بسبب متغیر ہونے کی ہوا کبھی گرم ہوا اور کبھی سرد اسی سبب سے مائل الضعیفی ہوتی ہے کیونکہ فصل خزان برخلاف
طبیعت زندگی کے ہی اسلیے کہ حرارت اس فصل مین ضعیف ہوتی ہے اور خشکی زیادہ غالب ہوتی ہی اور یہ سبب
سبب قوی ہی ضعیفی نبض کے لیے اور جن شہرونمین کہ ہوا اونکی متغیر ہو اسی طرح کی نبض ہوتی ہی اور فصل شتا یعنی موسم
زمستان مین کہ جاڑے کا موسم ہے نبض متفاوت اور بطی اور صغیر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت کم ہوتی ہی بسبب سردی
ہوا کے لیکن نبض گرم مزاج والون کی سردی کے موسم مین قوی ہوتی ہی کیونکہ حرارت اونکی ساتھ سردی ہوا کے
کوشش کرتی ہی اسوجہ سے کہ حرارت عزیزی اونکی جسم مین جمع ہوتی ہے اور قوت پکڑتی ہے اور سرد شہرونمین بھی
نبض اسی طرح کی ہوتی ہے اور طبیعت آخر فصل بہار کی اول فصل خزان سے نزدیک ہوتی ہے اسلیے کہ آخر
بہار مین تری کم ہو جاتی ہی اور خشکی ہوا مین ظاہر ہوتی ہے اور طبیعت آخر فصل تابستان کی مانند طبیعت
اول تابستان کے ہوتی ہی اور طبیعت اول زمستان کی مانند طبیعت آخر زمستان کے ہوتی ہے اوسکی

اول اور آخر اور درمیان مین ہر فصل کے نبض لائق طبیعت اوس زمانہ اور اوس فصل کے ہوتی ہے

باب ۱۶ سولہوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے تغیر نبض کی شناخت مین ہے بسبب خواب اور بیداری کے

نبض اول خواب مین صغیر اور ضعیف اور متفاوت اور بطی ہوتی ہے اسواسطے کہ حرارت غریزی حالت خواب مین اندرون جسم کے داخل ہوتی ہے اور واسطے ہضم طعام اور پکانے غذا کے مشغول ہوتی ہے پس بسبب مشغولی کے ان دونون کا مونین مقہور اور گرانبار ہوتی ہے اسوجہ سے وہ حرارت باہر جسم کیطرف میل کمتر کرتی ہے اور بسبب میل نکرنے کے طرف بیرون جسم کے نبض صغیر اور ضعیف اور بطی ہوتی ہے اور جسوقت حالت خواب مین طعام ہضم ہو جاتا ہے اور حرارت ہضم سے فارغ ہوتی ہے اور غذا سے قوت پاتی ہے اور ظاہر جسم پر پہونچتی ہے اوسوقت نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور نبض آخر خواب معتدل المقدار مین عظیم اور قوی اور بطی ہوتی ہے اور جسوقت آدمی خواب افراط مین زیادہ اندازۂ کفایت سے مستغرق ہوتا ہے اوس ہنگام مین نبض طرف صغیری اور ضعیفی اور تفاوت کو پھر جاتی ہے اسلیے کہ جو فضول کہ قابل غذا کے نہین ہین جسم مین رہجاتے ہین اور قوت بسبب اون فضول کے گرانبار اور مختفی ہوتی ہے پس نبض اس سبب سے صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور جسوقت کوئی آدمی خواب کرے اور معدہ اور رگونمین اوسکے کچھ ہو یعنی غذا سے خالی ہو کہ حرارت اوسطرف متوجہ ہوتی اور ہضم کرتی اور اوس سے قوت مدد پاتی تو اوسحالت مین صغیر اور تفاوت اور بطوء مین نبض بڑھجائیگی اور بیداری کے لیے بھی اسی طرح احکام مختلف ہین اسلیے کہ جسوقت آدمی بطبع خود بیدار ہو اوسوقت نبض بتدریج عظیم اور سریع ہوگی اور احوال طبعی پر پھر آویگی اور جو یکایک بسبب ناگہانی کے آدمی بیدار ہو تو نبض اوسکی اوسی وقت ضعیف ہو جائیگی پھر عظیم اور سریع اور مرتعش اور مختلف ہوگی اسلیے کہ یہ بیداری طبعی نہین ہے پس ناچار نبض مین حرکتین مختلف ہونگی اور ارتعاش ہوگا لیکن بہت دیر تک اوس حالت پر نبض نرہیگی بعد ایک گھنٹہ کے حالت طبعی پر عود کریگی واللہ اعلم

باب ۱۷ سترہوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے تغیر نبض کی شناخت مین ہے بسبب ریاضت کے

جسوقت ریاضت معتدل ہو تو نبض بتدریج قوی زیادہ اور عظیم زیادہ ہوگی اور آخر ریاضت مین سریع اور متواتر ہوگی اسلیے کہ ریاضت معتدل مین حرارت زیادہ ہوتی ہے اور قوت قوی زیادہ ہوتی ہے اور جسوقت کہ ریاضت اعتدال سے باہر ہو تو نبض صغیر اور ضعیف اور سریع ہوگی اسواسطے کہ حرارت ریاضت مین کہ قوی ہوتی ہے پھر سکتی ہے اور مسام کشادہ ہو جاتے ہین اور حرارت تحلیل ہو کر باہر نکلتی ہے نبض صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے اور قوت بسبب افراط ریاضت کے ماندہ ہوتی ہے اور ماندگی مین ضعیف ہو جاتی ہے اسوجہ سے نبض صغیر اور ضعیف اور سریع ہوتی ہے اور اگر ریاضت اندازہ سے باہر ہو تو قوت سخت ضعیف ہوگی اور نبض اول متواتر ہوگی پھر دودی اور نملی ہو جائیگی لیکن متواتر

اسواسطے ہوگی کہ قوت جدائی کی اتنی نہوگی کہ سرعت کرسکے اور آخر مین نملی اور دودلی سوجہ سے
ہوگی کہ حرارت تحلیل ہوجائیگی اور کچھہ باقی رہے گی اور قوت عاجز آوےگی اور ضعیف ہوجائیگی

باب ١٨ اٹھارہوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سی تغیر نبض کی شناخت مین ہی جو بسبب طعام اور پانی اور شراب کی متغیر ہو

لیکن طعام بہت قوت کو عاجز کرتا ہی اور
گرانبار کردیتا ہی اور نبض ساتھہ اوس سبب کے مختلف اور بے انتظام ہوتی ہے اور یہ تغیر جب تک رہتا ہی کہ طعام ہضم
ہو اور قوت سبکبار ہو اور جو طعام کہ باندازۂ معتدل کہایا جائے تو وہ قوت اور حرارت کو مدد دیتا ہی اور اس سبب سے
نبض عظیم اور قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے جب تک مدد قوت کی اور حرارت اپنی جگہہ پر ہو نبض بھی اوسی حال پر
رہتی ہی اور جو طعام کہ نہایت کم نوش کیا جائے قوت اور نبض عظیمی اور سریعی باندازہ اوسکی ہوگی اور وہ قوت دیر تک
رہیگی اسلیے کہ کہانا تہوڑا جلد ہضم ہوجاتا ہی پس سب صورتوں مین جسوقت کہ طعام کمی اور بیشی کی حالت مین مزاج معتدل
رکہتا ہو اور طبیعت اوسپر غالب ہو اور اوسکو ہضم کری تو نبض بھی معتدل اور قوی ہوگی اور اگر طعام جو کہایا جائے گرم ہو
اور مزاج اصلی بھی گرم ہو تو حاجت زیادہ ہوگی اور سوء مزاج گرم پیدا ہوگا اور قوت بسبب سوء مزاج کے ضعیف ہوگی
اور بسبب ضعیفی قوت کی نبض ضعیف ہوگی اور بسبب بسیاری حاجت کی سریع اور متواتر ہوگی اور اگر مزاج اصلی سرد ہو
اور وہ طعام گرم کہ کہایا جائے ساتھہ مزاج اصلی سرد کے موافق آئے تو نبض قوی زیادہ اور عظیم زیادہ ہوگی اوسیطرح
اگر صاحب مزاج گرم کوئی چیز سرد کہائے کہ ساتھہ اوسکے مزاج کی موافق ہے نبض اوسکی قوی ہوگی اور اگر صاحب مزاج
سرد کوئی چیز سرد کہائیگا تو سوء مزاج سرد پیدا ہوگا اور قوت ضعیف ہوگی پس اسیوجہ سے نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت
اور بطی ہوگی لیکن شراب اگرچہ بہت نوش کیجائے اور نبض اوس سبب سے مختلف اور بے نظام ہو لیکن اوس درجہ اختلاف
اور بے انتظامی کو نہین پیدا کرتی جیسے بہت کہانا کہانے سے ہوتی ہے اسلیے کہ شراب سبک اور لطیف ہوتی ہی لیکن اگر
شراب سرد ہو یا سردی کی موسم مین سرد ہوا سے سرد ہوگئی ہو یا بتکلف سرد کیگئی ہو تو اوسصورتمین حکم اوس شراب کا
مانند حکم غذای سرد کے ہوگا اور تغیر نبض کا اوسمین موافق مزاج اصلی کے ہوگا جیساکہ بیان ہوچکا ہی لیکن وہ شراب جسوقت
بدنمین پہونچکر گرم ہوگی تو وہ تغیر جاتا رہیگا اور معلوم کرین کہ تغیر نبض کا شراب سے جلد پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ شراب بدنمین جلد
رگون کے اندر گذر کرتی ہی اور اگر شراب گرم ہو یا گرمی کی فصل مین گرم ہوا سے گرم ہوگئی ہو یا بتکلف گرم کیگئی ہو حرارت
اوسکی حرارت غریزی سے نہایت دور ہوگی اور حکم اوسکا مانند حکم غذای گرم کے ہوگا اور تغیر نبض کا اوسمین موافق مزاج
اصلی کے ہوگا جیساکہ بیان ہوچکا ہی اور پانی اسوجہ سے کہ غذا کو پتلا کرتا ہے اور باریک رگون اور تنگ راستون مین
پہونچاتا ہی اور اندامونمین لیجاتا ہی تو اسلیے فعل اوسکا مانند فعل شراب کی ہوتا ہی اور جو کہ پانی سے بدن گرم نہین ہوتا ہے
اسواسطے اوس سے حاجت زیادہ نہین ہوتی ہے اور نبض اگرچہ اوس سے قوی ہوتی ہی عظیم اور سریع اور متواتر نہین ہوتی

اور حکم زیادتی اور کمی پانی کا مانند حکم زیادتی اور کمی طعام کے ہی **باب ۱۹ اونیسوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے تغیر نبض کی شناخت مین ہی جو بسبب حمام ور بیٹھنے کی پانی سرد اور گرم مین متغیر ہوتی ہی** جو شخص غسل کرے یا آبزن تو نبض پانی گرم سے اول عظیم اور قوی اور نرم اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اسلیے کہ قوت اور حرارت عزیزی گرمی اوسکی سے اول قوت پاتی ہے پس اگر افراط اوسمین کیجائے تو بسبب شدت گرم پانی کے قوت اور حرارت تحلیل ہوتی ہے اور نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت اور بطی ہوتی ہی اور اگر پانی سرد استعمال کرین اور سردی اوسکی قعر بدن مین پہونچے ور حرارت عزیزی پر اوسکی سردی غالب ہو تو نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت اور بطی ہوگی اور اگر ظاہر جسم کو سرد کرے اور حرارت باطن مین جمع ہو اور مسام بند ہون تو نبض قوی ہوگی اور اگر طرف ظاہر جسم کے میل کرے نبض قوی اور عظیم اور سریع اور متواتر ہوگی اور پانی معدنیات کے جو خشکی بڑہانیوالے ہین مانند شبی اور زاجی وہ نبض کو صلب کرتے ہین اور جو گرمی زیادہ کرنیوالی ہین مانند کبریتی کے نبض کو سریع کرتے ہین اور جو پانی قوت کو تحلیل کرتے ہین نبض صغیر اور ضعیف اوسمین ہوتی ہی **باب ۲۰ بیسوان گفتار تیسری اور کتاب دوسری سے تغیر نبض کی شناخت مین ہی جو بسبب اوجاع یعنی دردون کے متغیر ہوتی ہے** معلوم کرین کہ بسبب دردون کے جو تغیر نبض مین ہوتا ہی یا شدت درد سے ہوتا ہی یا درازی مدت درد سے یا بسبب حادث ہونے درد کے اعضای شریفہ مین لیکن شروع درد مین کہ ہنوز کمتر ہو نبض قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اسلیے کہ قوت دافعہ اوسکے دفع کیواسطے اوٹھتی ہے اور کام سب قوتون کے ساتھہ قوت حرارت عزیزی کے ہوتے ہین پس اوس سبب سے حرارت عزیزی حرکت کرتی ہی اور بسبب حرکت کرنی حرارت کی نبض قوی اور سریع ہوتی ہے اور جسوقت کہ درد سخت ہو قوت کو ضعیف کرتا ہی اور نبض بسبب ضعیفی قوت کی صغیر اور ضعیف اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور جسقدر مدت درد کی بڑہتی ہی تغیر نبض کا قوی اور زیادہ ہوتا ہی اور جسوقت درد ساتھہ نہایت ضعیفی کے پہونچے قوت ضعیف ہوگی اور ساقط ہوگی اور نبض آخر مین نملی ہو **باب ۲۱ اکیسوان گفتار تیسری اور کتاب دوسری سے تغیر نبض کی شناخت مین ہی جو بسبب ورمون کے ہو** تغیر نبض کا ورمون مین دو حال سے یا ہر نہین ہی ایک یہ کہ بسبب عظیمی اور گرمی ورم کے یا بسبب اوسکی کہ ورم عضو شریف مین ہی اور وہ تپ کو پیدا کرے اور نبض سب جسم کی رگون کی بسبب تپ کی متغیر ہوون دوسری یہ کہ ورم سخت عظیم نہو یا عضو شریف مین نہو اور اوس سے تپ پیدا نہو مگر سب رگون کی نبض متغیر ہو اور یہ تغیر بسبب ورم خاص کے نہو لیکن بسبب درد شدید کے ہو کہ منجملہ اعراض ورم کے ہی پس تغیر نبض کا بسبب ورمون کی پانچ وجہ سے ہوتا ہی ایک یہ کہ ہر ایک نوع مین انواع ورم سے تغیر نبض کا دوسری احوال پر ہو دوسری یہ کہ مدت ورم مین ہر ایک وقت نشان مختلف ہو دوسری

یہ کہ باعتبار مقدار ورم کے نشانیان مختلف ہون چوتھی یہ کہ موافق ہر عضو متورم کی علامات مختلف ہون پانچوین یہ کہ
بسبب طبیعت اور حس اندامون کی جنمین ورم ہو نشانیان مختلف ہون لیکن وہ تغیر جو موافق انواع ورم کے ہو
پس اگر ورم گرم ہو تو نبض منشاری اور مرتعش اور سریع اور متواتر ہوگی اور ہر چند ورم سخت زیادہ ہو منشاریت
نبض کی ظاہر زیادہ ہوگی اور جو ورم نرم ہو تو نبض موجی ہوگی اور جو سرد ہوگی متفاوت اور بطی ہوگی اور جسوقت ورم
پختہ ہوجائے نبض منشاریت بدل جائیگی اور موجی ہوگی بسبب نرمی خراج کے اور اختلاف اوسمین زیادہ ہوگا
بسبب کثرت مواد کے اور اکثر اوقات سرعت اور تواتر کمتر ہوگا بسبب پختگی کے اور ساکن ہونی حرارت کے
لیکن تغیر کہ مدت ورم مین ہو پس شروع مین یعنے ابتدای ورم مین نبض عظیم زیادہ اور قوی زیادہ اور سریع زیادہ اور
متواتر ہوگی جس طرح شروع درد مین ہوتی ہی اور وقت تزاید مین یعنے ورم کے بڑہنے کے زمانہ مین نبض عظم اور قوت
اور سرعت اور تواتر اور صلابت مین زیادہ ہوگی اسلیے کہ بڑہنے کے زمانہ مین درد زیادہ ہوگا پس اوس سبب سے سختی
اور لرزنارگ کا زیادہ ہوگا اور جسوقت ورم انتہا کو پہونچے سختی اور لرزنارگ کا زیادہ ہوگا اور اوسکے ضعیف ہوگی
اسلیے قوت بھی ضعیف ہوگی اور جسوقت مدت ورم کی بہت بڑہ جائے اور طول کھینچے تو ورم سخت ہوگا اور نبض
صلب اور دقیق اور ضعیف اور سریع اور متواتر ہوگی اور اگر درازی مدت بہت زیادہ ہو تو سرعت زائل ہوگی
اور نبض نملی ہوجائیگی اور جسوقت ورم پختہ ہوجائے اور پھوٹے اور بہار ہو اور کشادہ ہو اور علت نقصان مین پڑے
تو قوت پھر آویگی اور نبض قوی زیادہ ہوگی اور جو تغیر کہ بسبب مقدار ورم کے ہو وہ ایسا ہی کہ اگر ورم بزرگ ہو
اعراض بھی تمام افزون ہونگے اور اگر کوچک ہو اعراض بھی کمتر ہونگے لیکن تغیر حسب عضو ایسا ہوتا ہی کہ جسوقت
ورم عضو عصبانی مین ہو مانند معدہ اور آنت قولون اور مثانہ اور عشا کے کہ اندر پہلو کے پوشیدہ ہی نبض صلب
اور منشاری زیادہ ہوگی اور جو ورم ایسے عضو مین ہو کہ اوردہ اور شرائین اوسمین بہت ہون نبض عظیم اور مختلف
ہوگی اور اگر اوس عضو مین ورم ہو جسمین شرائین بکثرت ہووین مانند تلی اور پھیپھڑہ کے اوسمین نبض عظیم زیادہ
اور مختلف زیادہ ہوگی اور اگر اوس عضو مین ورم ہو جسمین اوردہ رگین بکثرت ہون مانند جگر کے اوسمین نبض
عظمی اور اختلافی مین چندان نہوگی لیکن تغیر موافق طبیعت اور حس عضو کے ایسا ہوتا ہی کہ اگر ورم حجاب یا معدہ
مین ہو نبض مانند صاحب غشی اور صاحب تشنج کے ہوگی اسلیے کہ طبیعت حجاب کے مانند طبیعت عصب یعنی پٹھے کی
ہی اور معدہ عصبانی ہے اس سبب سے دونون عضو حس رکھتے ہین اور درد سے آگاہی زیادہ پاتے ہین اور اگر ورم
پھیپھڑہ مین ہو تو نبض مانند نبض صاحب خناق کے ہوگی اسواسطے کہ جس طرح سے کہ خناق مین پہونچنا ہوا کا طرف
دل کے دشوار ہوتا ہی ورم پھیپھڑہ مین بھی دشوار ہوگا اور اگر ورم جگر مین ہو نبض مانند نبض خداوند ذبول کے ہوگی
اسلیے کہ جب ورم جگر مین ہوتا ہے تو کیموس کو غذا نہین کرسکتا ہے کہ جزو بدن ہو پس ذبول ظاہر ہوتا ہی بسبب

امتناع وصول غذا کے طرف اعضا کے **بائیسوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب** سے
شناخت مین تغیر نبض کے ہی جو بسبب اعراض نفسانی کے متغیر ہو معلوم
کرین کہ اعراض نفسانی لذت جو اور شی اور غم اور خوف اور غصہ ہی لیکن غضب اور خشم یعنی طیش اور غصہ
اسوجہ سی کہ روح اور قوت حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتا ہی نبض کو عظیم اور بلند اور سریع اور متواتر کرتا ہے
اور اگر غصہ ساتھ خوف یا شرمندگی کے شامل ہو یا غصہ کو آدمی بتکلف روکے اور تسکین دیوے نبض مختلف
ہوگی اسلیے کہ اوسصورتمین احوال مختلف ہوتا ہے اور لذت اور خوشی اسوجہ سی کہ دونون روح اور قوت کو
حرکت دیتی ہین مگر نبض اوتنی عظیم نہوگی جتنی غصہ مین ہوتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی اتنا نہوگا اور نرمی اور
بطوء کیطرف میل کریگی اور غم اور رنج اسوجہ سی کہ روح اور قوت کو بجہاتا ہی اور ضعیف کرتا ہی اور اندرون جسم کے
حرارت کو پہیرتا ہے اسلیے نبض کو صغیر اور ضعیف کرتا ہی اور خوف اور ترس اور ناگہانی مین نبض سریع اور
مرتعش اور مختلف ہوتی ہی اور متفاوت اور بے نظام اور غیر ناگہانی مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہی یعنی مانند
نبض غم اور رنج کے ہوتی ہے واللہ اعلم واحکم **گفتار چوتھی کتاب دوسری سے احوال جسم
انسان کی شناخت مین ہی حالہاے دمزدن سے اور اس گفتار کی پانچ
باب ہین باب پہلا منفعت دمزدن کی شناخت مین سے** معلوم کرین کہ اکثر
قوتین آدمی کی تین جنس پر ہین طبعی حیوانی نفسانی چنانچہ باب اول مین پانچوین گفتار اور پہلی کتاب سے
شرح اونکی مفصل بیان ہوچکی ہے اور ان قوتون کو روح بھی کہتے ہین پس کام روح حیوانی کا ہی کہ قوت
زندگی اور قوت حرارت غریزی کو تمام جسم مین پہونچاتی ہے اور مدد اس روح کی ہوا تازہ سی ہے کہ آدمی
اوسکو سانس کی راہ سی حاصل کرتا ہے اور وہ ہوای تازہ دل اور شرائین مین داخل ہوتی ہی اور راہ
سانس اور آلہ اوسکا قصبۂ حلق ہے اور حنجرہ اور پہیپہڑہ اور حرارت غریزی ساتھ اس ہوا کے برافروختہ
ہوتی ہی اور صاف اور معتدل ہوتی ہے چنانچہ تشریح شریان وریدی اور پہیپہڑہ کی تشریح مین کتاب اول مین
مذکور ہوچکا ہی پس منفعتین دمزدن کی بھی مانند نبض کی منفعتون کے ہین اور معلوم کرین کہ حالات دل اور جسم اور
روح کے بسبب حالات دمزدن کے متغیر ہوتے ہین اور حالہاے دمزدن بھی بسبب حالات دل اور بدن اور
روح کے متغیر ہوتے ہین اس سبب سی حالات دمزدن مانند حالات نبض کے نشان دیتے ہین اور حالات دل
اور روح اور تمامی بدن کے واللہ اعلم **باب ۲ دوسرا چوتھی گفتار اور دوسری کتاب سے
اسباب دمزدن کی شناخت مین ہی** اسباب سانس کے تین ہین فاعل اور آلت اور حاجت
لیکن فاعل قوت حیوانی ہے اور آلت قصبۂ حلق اور حنجرہ اور پہیپہڑہ اور حجاب اور عضلات سینہ اور دو عضلے

جو درمیان پہلو اور سینہ کی ہین اور حاجت داخل کرنا ہوای تازہ کا ہے اور باہر کرنا ہوای دود ناک کا اور جسوقت یہ تینون
اسباب احوال طبعی پر ہون تو نفس معتدل اور طبعی ہوگا اور جو ایک سبب یا دو سبب احوال طبعی سے پہر جاوین
تو نفس اوسی طرح پہر جائیگا اور ناطبعی ہوگا یا عظیم یا صغیر یا سریع یا متواتر یا متفاوت یا بطی ہوگا یا اوس نوع سی ہوگا جو
بسبب ترکیب اور انواع کے ہوین جو اسباب ان انواع کے اور نشانیان اونکی شناخت کی جائین اسباب انواع
مرکب کی اور نشانیان اونکی بھی اس طریق سی دریافت کیجائین پس جسوقت کہ ساتھہ سوء مزاج گرم کے تپ سی اور سوا ے
اوسکے سے نفس صحیح ہو دلیل اس بات کی ہے کہ آلتہای دمزدن اندامہای اندرونی مانند معدہ اور جگر اور تلی کے سب
سالم اور صحیح ہین اور ان اعضا مین کچہہ ورم اور درد اور کسی طرح کی حرارت ناطبعی نہین ہی اور حرارت غریزی اپنے
حال پر ہی اور قوت ساقط نہین ہی اور دمزدن ناطبعی دلیل سختی مرض اور شدت درد اور حرارت اعضای باطنی کی ہی

باب بتیسرا چوتھی گفتار اور دوسری کتاب سی اسباب دمزدنہای بسیط ناطبعی کی شناخت مین سے

باب گذشتہ مین ہم بیان کر چکی ہین کہ اسباب دمزدن تین ہین فاعل اور آلت اور حاجت پس
جسوقت فاعل ضعیف ہو اور آلت اور حاجت احوال طبعی پر ہون تو نفس صغیر ہوگا اور جو فاعل تمامی فعل سے
عاجز آوی اور سرعت مین زیادہ ہو یا مقدار حاجت کی نہایت سرعت پر ہو تو نفس صغیر ہوگا اور تواتر زیادہ ہوگا اور
جو فاعل ضعیف زیادہ ہو نفس نہایت تواتر پر ہوگا اور جو حاجت زیادہ ہو یعنی حرارت بہت ہو اور فاعل اور
آلت احوال طبعی پر ہون نفس عظیم ہوگا اور جو حاجت بہت زیادہ ہوگی سرعت زیادہ ہوگی اسلیے کہ فاعل جو کچہہ عظیمی مین
نہ بڑہ سکیگا ساتھہ سرعت کی تلافی کریگا اور جو حاجت اس سی بھی زیادہ ہو تلافی ساتھہ تواتر کے کریگا یہانتک کہ
نفس ساتھہ نہایت عظیمی اور سریعی اور متواتری کے ہوگا اور زیادہ اوس سے کوئی چارہ نہین ہی اور کسی اور چیز سی تلافی
نکر سکیگا اور جو حاجت کمتر ہو اور فاعل اور آلت احوال طبعی پر ہون نفس متفاوت ہوگا اور جو حاجت کمتر اوس سے
ہو نفس بطی ہوگا اور جو حاجت نہایت کم ہو نفس صغیر ہوگا اور جو آلت مطاوع نہو اور فاعل اور حاجت احوال
طبعی پر ہون نفس صغیر یا سریع ہوگا اور صغیری اور سریعی باندازہ نافرمانی آلت کی ہوگی اور جو آلت نافرمانبردار زیادہ
اوس سی ہو نفس متواتر ہوگا اور اسی طرح نہایت متواتری پر پہونچیگا اور معلوم کرنا چاہیے کہ سبب نفس عظیم کا قوت
فاعل اور مطاوعت آلت اور بسیاری حاجت ہی اسلیے کہ اگرچہ قوت قوی ہو جبکہ حاجت بہت نہو اور آلت
مطاوع نہو تو فاعل آلت کو ساتھہ اندازۂ فرمانبرداری اور اندازۂ حاجت کی حرکت دیگا اور اسی طرح اگرچہ حاجت
بہت ہو فاعل آلت کو باندازۂ قوت اپنی اور ساتھہ اندازہ فرمانبرداری آلت کی حرکت دیسکیگا اور اگرچہ آلت
فرمانبردار ہو قوت فاعل اور بسیاری حاجت کو پاویگا پس معلوم ہوا کہ عظمی نفس کے تین سبب ہین تمامی قوت
اور بسیاری حاجت اور فرمانبرداری آلت اور صغیری کو ایک سبب کافی ہی اسلیے کہ جسوقت حاجت کم ہو اگرچہ

فاعل قوی ہو آلت کو باندازہ حاجت ہلاویگا اور جو فاعل ضعیف ہو اگرچہ حاجت بہت ہو تو فاعل آلت کو باندازہ
قوت اپنی کے ہلاسکیگا اور اگر فاعل قوی ہو اور حاجت بھی بہت ہو مگر آلہ تابعدار نہو تو فاعل آلت کو باندازہ تابعداری کے
حرکت دیگا پس معلوم ہوا کہ صغیری نفس کو ایک سبب کافی ہے اور عظمی کے لیے تینون ہونے چاہئیں اور جاننا چاہیے کہ
نفس سریع مین حاجت بہت ہوتی ہے اور قوت سخت ضعیف نہین ہوتی اور آلت بھی سخت فرمانبردار نہین ہوتا
اور جو حاجت ہوای تازہ داخل کرنے کی زیادہ ہوای دود دناک سے ہو نفس متواتر ہوگا اسلیے کہ ممکن نہین ہے کہ حرکت
انبساط عظیم زیادہ حرکت انقباض سے ہو اسواسطے کہ حرکت انبساط اور انقباض دونون حرکتین ایک مسافت
مین ہوتی ہین پس ممکن نہین ہے کہ ایک حرکت زیادہ ہو اور ایک حرکت کم ہو پس واجب ہوگا کہ نفس متواتر
ہو اسلیے کہ حرکت انبساط اسحالت مین زیادہ کوشش کریگی اور مدت سکون کی جو بعد حرکت انقباض کے
ہوتا ہے کوتاہ زیادہ ہوگی اگر نفس سریع اور متواتر ہو اور جو حاجت باہر کرنے ہوای گرم دودناک شدہ کی زیادہ
زیادہ حاجت داخل کرنے ہوای تازہ سے ہو حال برخلاف اوسکے ہوگا یعنی سرعت حرکت انقباض مین ہوگی
اور تواتر اوس سکون مین ہوگا جو سکون بعد حرکت انبساط کے ہوتا ہے **باب چوتھا چوتھی گفتار**

اور دوسری کتاب سے اسباب دمہای مرکب ناطبعی کی شناخت مین ہے

سبب دمہ دن صغیر اور متواتر کا درد ہے بعضے آلتہای تنفس مین یا اون اعضا مین کہ ساتھ اونکے پیوستہ
ہین اور سبب نفس متواتر کا کہ عظمی مین کوشش کرے حرارت عظیم ہے آلتہای تنفس مین یا اون اعضا مین جو
اونسے پیوستہ ہین یا نقصان روح ہے پس اگر سبب زیادتی حرارت ہو تو نفس گرم باہر نکلیگا اور اگر نقصان روح
ہو نفس گرم نہوگا اور سبب نفس سرد کا ٹھہرنا حرارت دل کا ہے اور یہ نشان سخت بد ہے اور سبب نفس متفاوت کا
کہ عظمی کیطرف مائل ہو اختلاط عقل ہے یعنی بے آگاہی احوال اپنے سے اور سبب نفس متواتر اور صغیر کا کمی
حاجت اور افسردہ ہونا حرارت دل کا ہے اور سبب نفس منقطع کا یا تشنج ہے عضلات سینہ مین یا درد ہونا
اور منقطع اوس نفس کو کہتے ہین کہ حرکت انبساط دو دفعہ مین تمام ہو اور حرکت انقباض بھی دو دفعہ مین تمام ہو
اور قوت بحال خود رہے سبب اوسکا سختی آلہ کا ہے اور غلبہ خشکی اور ایسا حال تپ محرقہ اور تیز بیماریون مین ہوتا ہے
اور صاحب خناق جسقدر ہوای تازہ اوسکو کفایت کرے اوسکے داخل ہونے سے عاجز آوے اس سبب سے تنفس
اوسکا مدت دراز مین ہوگا اور سبب اوسکا تنگی گذرگاہ ہونکی ہے اور جسوقت کہ خناق مین مدت تنفس کی کوتاہ
ہو نشان کشادہ ہونے گذرگاہ ہونکا ہے اس سبب سے نفس متواتر ہوگا اور جسوقت نفس سریع اور متواتر ہو نشان
ہونے علت کا ہے اور صاحب سکتہ مین حرکت انبساط اور انقباض کی
اور دشواری سے سانس باہر

باب ۵ پانچوان چوتھی گفتار اور دوسری کتاب سے دم زدن کی نشانیون کی شناخت

مین ہے حرکتون سینہ سے جسوقت آدمی حالت تنفس مین سینہ کو طرف شانہ کے بلند کرے تین حال سے باہر نہو گا
یا نشان ضعیفی قوت کا ہے یا نشان ظاہر ہونے خناق کا یا نشان اس بات کا کہ سینا اور پھیپھڑہ مین کوئی بدخلط ہے مانند پیپ
وغیرہ کے اسلیے کہ اس طرحکا تنفس حالت تندرستی مین اوس وقت ہوگا کہ رنج یا کسی قوی حرکت سے ماندہ ہوا ور سبب اوسکا بسیاری
حاجت ہے اور نفس طبعی مین سوای حجاب اور نصف سینہ نیچے کی جانب کے اور کوئی عضو حرکت نہین کرتا ہے اور وہ علتین جو
آلتہای دم زدن مین لاحق ہون مانند ذات الریہ اور سوای اوسکے اونمین سینہ سانس لینے مین شانہ کیطرف اونچا ہوگا
سبب اوسکا تنگی گذرگاہ ہونکی ہے اور جسقدر ہوای تازہ کہ دلکو پہونچتی ہے کفایت نکرے پس جسوقت آدمی تندرست ہو
توسوای حجاب اور نصف سینہ نیچے کیجانب کے حرکت نکرے اور جسوقت کوئی سخت حرکت کرے یا تپ گرم لاحق ہو تو وہ
عضلے حرکت کرینگے جو پہلوؤنکے بیچ مین ہین اور ساتھ ضعیفی قوت کے ممکن ہوگا کہ سینہ حرکت انبساط تمام کرے لیکن ہوا
اوس اندازہ پر کھینچ نہ سکیگا اور باہر کرنا ہوا کا بھی باہستگی اور بی نظم ہوگا اور آدمی جسوقت سانس لینے مین سینہ کو تمام
بلند کرے تو سبب اوسکا یا حرارت عظیم ہوگی یا تنگی نفس گذرگاہ ہونکی یا ضعیفی قوت پس جسوقت اون سببونمین سے دو سبب
جمع ہون بیماری سخت ہوگی اور اگر تینون سبب جمع ہون بیمار ہلاک ہوجائیگا اور نشان حرارت عظیم کا گرمی نفس ہے اور
تواتر اور راحت پانا ہوای سرد سے اور نشان ضعیفی قوت کا آہستگی نفس کی ہے اور بی نظم اور تواتر اور کنارہ ناک کی حرکت
کرینگی اور نشانیان تنگی گذرگاہ ہونکی تنفس بی نظم اور بی تواتر ہے اور صاحب ضیق النفس حالت تنفس مین تمام سینہ کو بلند
کرتا ہے ولیکن مزدنی بے نظم اور بے تواتر ہوگی اور جسوقت سینہ مین پیپ ہو سینہ بلند ہوگا لیکن نفس گرم نہوگا
اور بی نظم اور جمع ہونا پیپ کا سینہ مین قوت کو ضعیف کرتا ہے اور بسبب ضعیفی قوت کے نفس بی نظم ہوگا اور اکثر
اوقات خناق پیدا کریگا

گفتار پانچوین دوسری کتاب سے بول یعنی پیشاب کی شناخت

اور اوسکو طبیب تفسرہ اور دلیل بھی کہتے ہین اور اس گفتار کے اونیس باب ہین **باب ۱ پہلا پانچوین گفتار**
سے اس بات کی معلوم کرنے مین ہے کہ دلیل کس چیز سے نشان دیتی ہے معلوم
کرین کہ دلیل گرمی اور سردی اور تری اور خشکی مزاج سے خبر دیتی ہے اور جسم کے حالات سے اور ہضم ہونے طعام سے
معدہ مین اور حال تغیر کیلوس سے جگر مین اور احوال فضول اور اون مواد ونسے جو جسم کے اندر ہون اور موادون کے
حالات سے بسیاری اور کمی اور سردی اور گرمی اور خامی اور پختگی اور عفونت سے نشان دیتی ہے **باب ۲ دوسرا**
گفتار پانچوین اور کتاب دوسری سے شناخت مین اس بات کی ہے کہ
سبب نشان دینے دلیل کا ان احوال سے کیا ہے معلوم کرین کہ ہضم تین ہین ایک
معدہ مین دوسرا جگر مین تیسرا اعضا مین لیکن ہضم معدہ کا اس طریق پر ہے کہ قوت معدہ کی طعام کو کیلوس

کرتی ہی یعنی قابل اسکی کرتی ہے کہ قوت جگر کی اوسمین تصرف کرسکے اور ہضم جگر کا یہ ہی کہ قوت جگر کی کیلوس کو کیموس
کرتی ہی اور مشابہ غذا کے کردیتی ہی یعنی خون بناتی ہی اور ہضم اعضا مین اس طریق پر ہی کہ جسوقت خون اعضا مین
پہونچتا ہی تو حالت خون سی متغیر ہوتا ہی اور مشابہ اعضا کے ہوجاتا ہی اور پیوستہ اونمین ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ
حال اعضا کا بسبب چندی اور چگونگی غذا کے متغیر ہوتا ہی یعنی بسبب زیادتی اور کمی اور نیکی اور بدی اور موافقی اور
ناموافقی اوس غذا کے پس اس سبب سے قوام بدن کو حاجتمندی غذا کی ساتھ قوت جگر کے ہی اور جسوقت طبیب
احوال ہضم سی کہ جگر مین ہوتا ہے مطلع ہوا احوال غذا کا بھی جو اعضا مین پہونچتی ہے اور احوال فضول کا جو خون سے
جدا ہوتی ہین اور احوال تمامی بدن کا بخوبی اوسکو معلوم ہوگا اور یہ حالات دلیل سی شناخت ہوسکتی ہین اسلیے کہ
کیلوس جانب مقعر جگر مین خون ہوتا ہی اور اکثر صفرا اور سودا سے جو خون مین پیدا ہوتا ہی اوسجگہ خون سی جدا ہوتا ہی
اور جو پانی کہ آدمی نوش کرتا ہی وہ خون کے ہمراہ اعضا مین پہونچتا ہی اور قوام خون کا پتلا کرتا ہی کہ بصحبت پانی
خون باریک باریک رگونمین داخل ہوتا ہی اور جسوقت پشت جگر کیطرف آتا ہے تو اوس جگہ اکثر پانی اوس سے
جدا ہوتا ہی اور اوس راہ سی جسکو اجوف کہتے ہین طرف گردہ کے آتا ہی اور ایک مدت وہان ٹھہرتا ہی یہانتک کہ جسقدر
خون کہ اوسمین شامل ہوتا ہی اوس سے جدا ہوجاتا اگر وہ خون گردہ کی غذا ہی اور پانی خالص دونون گردونسی طرف مثانہ کی
آتا ہی اوس راہ سی جسکو مبراج کہتے ہین اور مثانہ مین اتنی دیر ٹھہرتا ہی کہ آدمی اوسکو بقوت اختیاری دفع کری اسوجہ سے
کہ وہ پانی اس صفت کا ہوتا ہی کہ حال ہضم جگر سی مطلع کرتا ہی اور احوال خون سی جو اوس جگر مین پیدا ہوتا ہی اور حال
صفرا اور سودا سی کہ خون کے ساتھ پیدا ہوتی ہین خبردار کرتا ہی اسلیے کہ سب ساتھ ایک دوسری کے شامل ہوتی ہین
پس جسوقت ایک دوسرے سے جدا ہون ہر ایک سی کچھ جزو اور کچھ اثر پانی مین رہجاتا ہی اس سبب سی اوس
پانی مین نگاہ کرنے سی احوال جگر اور ہضم جگر اور اخلاط کا بخوبی معلوم ہوجاتا ہی اور اسی طرح اسوجہ سی کہ کچھ پانی بھی
خون کی ساتھ رگونمین جاتا ہی اونہی راہ سی لوٹتا ہی اور طرف گردہ اور مثانہ کی آتا ہے اس سبب سی طبیب کہتی
ہین کہ دلیل تمامی حالات بدن اور حال ہضم جگر اور پیدا ہونے خلطون اور احوال سے اون اعضا کے کہ اوسمین
گذر کرتا ہے اور خلطون اور موادون سی جو رگونمین ہوتی ہی نشان دیتی ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ نشان دینا دلیل کا
حالات جگر اور رگون اور خلطون اور اون موادون سی جو رگونمین ہوتے ہین ظاہر تر اور قوی تر ہے اور نشان
دینا احوال بیماریون سینہ اور دماغ اور اوجاع مفاصل سے پوشیدہ تر اور ضعیف تر ہی

باب ۳ تیسرا پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سی اس بات کی معلوم کرنے مین ہی کہ پیشاب شیشی کے اندر کس قدر کرنا چاہیے اور شیشی کس طرح کی چاہیے اور اوسکو کسطرح رکھنا چاہیے

جو پیشاب کہ طبیب کو دکھلائین وہ چاہیے کہ سب پیشاب شیشی مین ڈالین اور شیشی بڑی اور سفید اور صافی او[ر]

ف — جسوقت حاجت پیشاب کی ہو فوراً پیشاب کر کے فارغ ہونا چاہیے کیونکہ روکنا فضول کا باعث ضرر کرتا ہی چنانچہ قرشی شرح قانون مین لکھتا ہی کہ بعضے اوقات بسبب اشتغال مناظرہ ایک صاحب بول کیا گیا [illegible] اون لوگون کو سی تماشہ دیکھنے اور [illegible] پیشاب جاری ہوا اور ایک [illegible] پیشاب [illegible] ۲ج تو [illegible] مقامات سی او[ر] پیشاب بند ہوا اور بعد اوسکے چند مدت زندہ رہا اور ایسا حال تھا کہ جسوقت حاجت پیشاب کی ہوتی تھی تو پیشاب قطرہ قطرہ اول جاری ہوتا تھا بعد اوسکے [illegible] ۱۲ — حکیم محمد ہادی حسین خان

دہوئی ہوئی ہو اور مثانہ کی شکل کی ہو لیکن بڑی شیشی اسواسطے چاہیے کہ تمام پیشاب اوسمین سماویگا اور تمامی پیشاب شیشی مین سلیے رکہنا چاہیے تا کہ جو کچہہ پیشاب مین ہی ظاہر ہووے اور مثانہ کی شکل شیشی اسلیے تجویز کیگئی ہے کہ پیشاب اوسمین اوسی طرح رہے جس طرح مثانہ مین ہوتا ہے اور پیشاب کو ہوای گرم اور سرد اور سورج سے نگاہ رکہنا ضرور ہے کہ حالت اصلی پر رہے اسواسطے کہ گرم ہوا اور سورج اوسکو سوختہ کرتا ہے اور گاد کو اوسکی پکہلاتا ہے اور سرد ہوا اوسکو ٹہہراتی ہے

باب چوتہا پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے اس بات کے معلوم کرنے مین کہ پیشاب کسوقت کا لینا چاہیے

پیشاب جو حکیم کو ملاحظہ کرائین اوسوقت کا معتبر ہے کہ آدمی خواب معتدل سے بیدار ہوا ہو اور ہنوز پانی اور کہانا کچہہ نکہایا ہو اور اوس سے پہلے بھی کوئی چیز ایسی نکہائی ہو کہ پیشاب کو رنگین کرے اور جو پیشاب کہ بہونک کی حالت مین کرین یا بعد رنج اور ماندگی کے یا بعد بیخوابی کے یا بعد مجامعت اوسپر اعتماد نکرنا چاہیے اسلیے کہ بعد کہانا اور پانی اور بعد ان حالات کے رنگ پیشاب کا بدل جاتا ہے لیکن بعد کہانا اور پانی کے اسواسطے متغیر ہوجاتا ہے کہ اگر کوئی شور چیز کہائی جاتے تو حرارت غریزی اندر جسم کے اوسکے ہضم کے لیے مشغول ہوتی ہے اور اسوجہ سے رنگ پیشاب کا کم ہوتا ہے اور اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہے کہ بیماری گرم مین بھی پیشاب سفید ہوتا ہے اور طبیب کو غلطی مین ڈالتا ہے اور بعد بہونک اور بیخوابی اور اندیشہ اور غصہ کے رنگ پیشاب کا اسلیے بدل جاتا ہے کہ حرارت ان حالات مین حرکت کرتی ہے اور پیشاب اوسکی وجہ رنگین ہوتا ہے اور اکثر اوقات پیشاب بسبب بیخوابی کے سفید ہوتا ہے یا کم رنگ اسلیے کہ حرارت کو بیخوابی تحلیل کرتی ہے ولیکن پیشاب مکدر رہتا ہے صاف اور روشن نہین ہوتا اسلیے کہ غذا بسبب بیخوابی کے اچہی طرح ہضم نہین ہونے پاتی اور غذا خام رہجاتی ہے پس بسبب اوسکے پانی غذای خام سے تیرہ اور خام نکلتا ہے اور بعد جماع کے پیشاب چکنا ہوتا ہے اور اوسمین ثقل سفید بشکل سوت کے ظاہر ہوتا ہے اور بعد دوای قے اور دوای مسہل کے بسبب استفراغ کے رنگ اور قوام پیشاب کا بدلتا ہے وہ بھی لائق اعتبار نہین ہے

باب پانچوان دوسری کتاب سے اون چیزون کی شناخت مین ہے جو پیشاب کی رنگت کو بدلتی ہین

زعفران اور املتاس اور ایلوا پیشاب کا رنگ زرد کرتا ہے اور ساگ ترکاری رنگ پیشاب کا سبز کرتی ہین اور آبگامہ سے سیاہ ہوتا ہے اور شراب بہت پینے سے بھی پیشاب متغیر ہوتا ہے اگر سفید شراب پئین پیشاب بھی سفید اوتریگا اور اگر سرخ یا سیاہ اور گاڑہی شراب ہو تو پیشاب کی رنگت بھی موافق اوسی رنگ کے ہوگی اور شراب سرخ پرانی پیشاب کو زرد کرتی ہے اور مہندی کے خضاب سے پیشاب مائل بسرخی ہوتا ہے خصوصًا نازک بدنکی جسم مین اور بدن کے گہلنے سے بھی رنگ پیشاب کا بدلتا ہے اور اور ہمرنگ اوس عضو کے ہوتا ہے اور جو عضو گہلتا ہے اور حیض و نفاس مین بھی رنگ بدلتا ہے اسلیے کہ مواد دونکا

پیشاب مین شامل ہوتا ہی اور باب گذشتہ مین جو کچھہ کہ بیان کیا ہے کہ جو پیشاب حکیم کو دکھلائین وہ پیشاب لینا
چاہیے کہ آدمی خواب معتدل سے بیدار ہوا ہو اسواسطے کہ طعام خواب مین ہضم ہوتا ہی اور غذا ہو کر اندامون مین پہونچتا ہی
اور رطوبت مائی غذا سے جدا ہو کر پھر آتا ہی اور ہر ایک اندام مین سے ہو کر آتا ہی اور ہر ایک خلط مین سے کچھہ جزو اوس مین بھی لاتا ہے
چنانچہ باب اول مین مذکور ہو چکا ہے اور معلوم کرین کہ بعد چھہ گھنٹہ کے رنگ پیشاب کا بدل جاتا ہی اور ساتھہ
ثفل کے شامل ہو کر کثیف ہو جاتا ہی اسوجہ سے بعد چھہ گھنٹہ کے پیشاب پر اعتماد نکرنا چاہیے اور خواجہ بو علی سینا کہتا ہے
کہ بعد ایک گھنٹہ کے رنگ اور قوام پیشاب کا بدلتا ہے اور پھر اعتماد نکرین اور جملہ اطبا اور نیز خواجہ بو علی لکھتے ہین کہ
پیشاب شیشی مین ایکساعت معتدل رکھنا چاہیے تا کہ ثفل اوس سے جدا ہون اور جو گاد بیٹھنے والی ہو بیٹھہ جائے
بعد اوسکے طبیب کو دکھلائین اور بچون کے پیشاب پر اعتماد نہین ہے **باب چھٹا پانچوین گفتار اور دوسری**
کتاب سے اس بات کی شناخت مین ہی کہ پیشاب کو کس طرح اور کسوقت ملاحظہ کرین
پیشاب دنکی روشنی مین ملاحظہ کرین مگر شعاع سورج کی شیشی پر نہ پڑنے پائے اسلیے کہ بسبب چمک سورج اور چمک شیشی کے
پیشاب ابر کے مانند معلوم ہوگا اسوجہ سے لازم ہے کہ شیشی کو شعاع آفتاب سے دور رکھین اور قبل ملاحظہ طبیب کے شیشی
اول رکھدیوین تا کہ پیشاب حرکت نکرے اور ثفل اوسکا شوریدہ اور پراگندہ نہو اور شیشی کو بائین ہاتھہ مین لیکر
طبیب کو دکھلائین لاحترام الایمن اور اپنے سایہ سے دور رکھین اور لباس اپنے سے بھی شیشی جدا رکھین کہ عکس
لباس کا پیشاب کو متغیر کرتا ہے **باب ساتوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے فرق**
مین ہے درمیان پیشاب اور درمیان اون چیزونکے کہ طبیب کو جس سے آزماتے ہین
جو کوئی چیز سوا سے پیشاب کی کہ شیشی مین ڈالین مانند سکنجبین اور ماء العسل اور آبگامہ اور آب زعفران وغیرہ کے
تو فرق کلی پیشاب مین اور ان چیزونمین یہ ہی کہ خاصیت پیشاب کی ہے کہ جہانتک نزدیک شیشی کو کرین پیشاب
گاڑہا زیادہ معلوم ہوگا اور جسقدر دور شیشی کو لیجائین صاف اور پتلا معلوم ہوگا بخلاف اور چیزون کے کہ قریب سے پتلی
معلوم ہوتی ہین اور بعید سے گاڑہی اور با وجود اوسکے علامت سکنجبین اور ماء العسل کا یہ بھی ہے کہ جسوقت شیشی اونچی
کرین اوسکی جڑ مین مانند شہد کے آلودگی معلوم ہوگی اور شیشی کے بیچ مین ابر کے مانند ظاہر ہوگا اور خاصہ آبگامہ کا
یہ ہی کہ ثفل اوسکا ایک طرف شیشی کے ہوتا ہی اور ثفل پیشاب کا بیچ مین ہوتا ہی اور ایضا وقت جنبش کے جو
حرکت کہ ثفل بول کو ہوتی ہی ثفل آبگامہ کو نہین ہوتی ہی اور درمیان شیشی کی بھی مانند ابر کے معلوم ہوتا ہی لیکن
آبگامہ ٹھہرا رہتا ہی اور نہین ہلتا اور پیشاب حرکت کرتا ہی اور فرق آدمی کے پیشاب مین اور اور جانورون کے
پیشاب مین اوسوقت معلوم ہو سکتا ہی جب پہلے صفت اون جانورون کے پیشاب کی شناخت کر لی جائے
پس صفت بعض جانورون کے پیشاب کی بیان کیجاتی ہی معلوم کرین کہ گدہے کا پیشاب کدر اور سخت تیرہ ہوتا ہے

اور مائل بسپیدی اور ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے گہی پگہلا یہ ہوا اور غلیظ بھی ہوتا ہے اور گہوڑی کا پیشاب صاف زیادہ
گدہی کے پیشاب سے ہوتا ہی لیکن پتلا ہوتا ہی اور ایسا خیال مین گذرتا ہے کہ نصف بالائی اوسکا صاف ہی اور نصف
نیچے کا مکدر یعنی گدلا اور اونٹ کا پیشاب زرد ہوتا ہی اور کچھ مائل بازرق اور درمیان شیشی کے مانند روئی دہنی
ہوئی کے کوئی چیز معلوم ہوتی ہی اور جہاگ اونٹ کی موت مین نہین ہوتی ہے اور پیشاب گوسفند کا سفید ہوتا ہے
کونہ زردی مائل اور مشابہ آدمی کے پیشاب کے ہوتا ہی ولیکن گوسفند کے پیشاب مین قوام نہین ہوتا اور ثفل اوسکا
مانند گہی کے ثفل کے ہوتا ہی اور ہرن کا پیشاب گوسفند کے پیشاب سے مشابہ ہی اور قوام اور ثفل نہین رکہتا اور
صاف زیادہ بکری کے موت سے نہین ہوتا **باب آٹھوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے**
اس باتمین ہی کہ طبیب کو پیشاب مین کتنی چیزون کی تلاش ضرور ہے پیشاب مین
سات چیزین ڈہونڈہین ایک رنگ دوسرے قوام تیسری روشنی چوتھی زیادتی اور کمی پانچوین ثفل کہ اوسکو رسوب بھی
کہتے ہین اور ہندی اوسکی گادہی چھٹے بو ساتوین جہاگ لیکن رنگ ظاہر ہوتا ہی بخوبی اور قوام گاڑہی اور پتلی پیشاب
کہتے ہین اور حال روشنی اور تیرگی کا سوای حال قوام کے ہی اور فرق یہ ہی کہ بہت چیزین گاڑہی ایسی ہوتی ہین کہ
روشن ہوتی ہین اور قوت بینائی اوسپر گذرتی ہی اور جو درمیان اوسکے یا اور طرف سے اوسکے کوئی چیز اور ہووے
اوسکو دیکہے مانند سپیدہ بیضہ مرغ اور مانند گوند پگہلائی ہوئے اور روغن سندروس اور سوای اوسکے اور بہت چیزین
پتلی ہین کہ قوت بینائی اوسمین گذر نہین کرتی ہے اور اوس چیز کو جو درمیان اوسکے یا اور طرف سے اوسکی ہو نہ دیکہ سکے
مانند پانی مکدر کے اور معلوم کرین کہ مکدر یعنی تیرہ اوس پانی کو کہتے ہین کہ چیزی غریب بجز گوہر پانی کے اوسمین ملی ہوتی ہی
اور وہ چیز پانی کے رنگ کو حال اور رنگ اپنے سے متغیر کرتی ہے اور قوت بینائی اوس سبب سے اوسمین گذر
نہین پاتی ہے **باب نوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے**
پیشاب کی رنگتون کے شمار مین سے پیشاب کے اصلی رنگ خصوصاً آدمی کے پیشاب کی رنگتین
چار جنس پر ہین سپید اور زرد اور سرخ اور سیاہ اسلیے کہ خلطین چار ہین بلغم اور خون اور صفرا اور سودا اور نیچے
ہر ایک جنس کے انواع بہت ہین لیکن جنس سفید چار نوع پر ہی پہلا رنگ سفید مانند پانی صافی کے ہی دوسرا
رنگ سفید مانند فقاع کے تیسرا رنگ مانند منی کے چوتھا مانند شیر یعنے دودہ کی اور جنس زردی چھہ نوع ہین
پہلی نوع کاہی ہے اور عربی مین اوسکو تبنی کہتے ہین دوسری نوع ترنجی ہے تیسری اشقر ہے یعنی بہوری رنگت
چوتھی رنگت نارنجی ہے پانچوین ناری چھٹے زعفرانی ہے اور جنس سرخ چار نوع پر ہی پہلی نوع وردی ہے یعنے
گلگون دوسری سرخ زیادہ گلگون سے ہے تیسری سرخ نہایت ہی اور عربی مین احمر قانی کہتے ہین چوتھی نوع سرخی مائل
بسیاہی ہے اور جنس سیاہ دو نوع پر ہی پہلی نوع سیاہی کے انواع سے وہ سیاہی ہے کہ زعفرانی سے گونہ مائل

بسیاہی ہو چنانچہ علت یرقان مین ہوتی ہی دوسری نوع سیاہ مطلق ہی اور سب رنگتونمین جو بیان ہو چکین کمی بیشی
بہت ہوتی ہی چنانچہ مولف فرماتی ہین کہ مینے اپنے شہر مین ایک آدمی بیمار دیکھا تھا اوسکے پیشاب کا رنگ سیاہ ہونا
شروع ہوا تھا اور زردی سے مائل بسیاہی کے ہنوز محکم ہوا تھا اور رنگ اوسکا مانند عود یعنی اگر کے تھا نہ روشن اور اوس
بیمار مین ہنوز قوت اوٹھنے بیٹھنے کی تھی اور نا طاقت تھا اور بیماری نے بھی طول نہ کھینچا تھا پھر بعد ایک ہفتہ کے سنا
مینے کہ وہ بیمار مر گیا معلوم کیا مینے کہ جو رنگ اوسکے پیشاب کا کہ اول ملاحظ کیا تھا وہ شروع کرنا رنگ سیاہ کا فنا
ہو جانا حرارت غریزی کا تھا اور مرکب رنگ پیشاب کی بہت ہین کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شامل ہونے سے
دو اصلی رنگتون کے ہوتا ہی اور کبھی تین رنگتون کے ملنے سے اور کبھی چار رنگتون اصلی کے ملنے سے ہوتا ہے
اس سبب سے ہر ایک رنگ مرکب کا ایک نام جداگانہ ہی چنانچہ مرکب رنگ پیشاب کی آغبر اور آسمانگون
اور زیتی اور کراثی اور نیلی اور غسالی ہے اور وہ نہایت بد ہی **باب دسوان پانچوین گفتار**
اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہی سفیدی
پیشاب سے اسباب سفیدی قارورہ کے دس ہین ایک یہ کہ صفرا اور حرارت سر اور دماغ کیطرف چڑھ جاتی
ہی دوسری زیادتی بلغم کی تیسرے پگھلنا چربی کا چوتھی زیادتی رطوبت خام کی پانچوین قرحہ مثانہ اور التہاب
بول چھٹی بحران بلغمی بیماریون کا ساتوین ضعیفی جگر اور نہ ہضم ہونا کیلوس کا آٹھوین سدہ نوین سردی مزاج
سرد سادہ دسوین گرمی گردہ اور غلبہ پیاس کا اور جلد باہر نکلنا پیشاب کا ہے اور اس علت کو ذیابیطس کہتے
ہین لیکن سبب سپیدی کا اگر چڑھنا صفرا اور حرارت کا اوپر سر اور دماغ کے ہو تو نشان اوسکا یہ ہی کہ پیشاب مین
کم گاد ہو گی یا کچھ بھی نہو گی اور قوام پیشاب کا پتلا اور لطیف ہو گا اور اکثر اوقات سفیدی اوسکی خالص نہو گی
اور کبھی خالص بھی ہوتی ہی اور یہ سبب [illegible] باعث سفید ہونا قارورہ کا بسبب چڑھنے حرارت اور صفرا کے طرف
سر اور دماغ کے سخت بد ہوتا ہی اور نشان اختلاط عقل کا ہی خصوصاً گرم بیماریون مین اسلیے کہ حرارت جسم
کی تمامہ دماغ پر صعود کرتی ہی اور جسوقت اختلاط عقل ظاہر ہو اور پیشاب سفید ہووے بیمار جلد ہلاک ہوگا
اسلیے کہ آفت سبب دماغ مین ہوگی اور قوی ہوگی اور مواد بیماری کا دماغ سے نیچے نہ اوتریگا اسلیے آدمی مر جائیگا
اور جسوقت صفراوی بخارون مین پیشاب سفید ہووے اور دماغ سالم ہو تو نشان اس بات کا ہی کہ صفرا نے
آنتون کی طرف توجہ کی ہی اور سبب گذرنے خلط صفرا کا طرف آنتون کے صفراوی دست اور سحج ہی
اور نیز جسوقت شروع مرض شوصہ اور ذات الجنب مین بہت مدت تک سفید پیشاب آوے اور ساتھ اوسکے
بیخوابی ہو نشان اختلاط عقل اور بدی حال بیمار کا ہے اسلیے کہ یہ علت بسیاری حرارت اور خلط تیز سے
پیدا ہوتی ہی اور قبل ازین معلوم ہو چکا ہی کہ جسوقت حرارت بہت ہو اور قارورہ سفید نشان چڑھنے

حرارت کا ہی طرف دماغ کے اور حرارت کی دماغ پر چڑہنے سے اختلاط عقل کا پیدا ہوتا ہی اور سفید ہونا قارورہ کا سست
دونوں نشان زیادتی مادہ کا ہے اور بیخوابی نشان آفت دماغ کا ہی بسبب اشتراک حجاب کے ساتھ دماغ پہر اگر
درمیان مین پسینہ بہت آئی اور نکسیر جاری ہو نشان سلامتی کا ہی اسلیے کہ طبیعت مواد پر غالب آتی ہی اور اوسکو
ساتھہ پسینہ اور نکسیر کے دفع کیا ہے اور جو قارورہ کہ بسبب کثرت بلغم کے سفید ہوتا ہی گاد اوسمین بہت ہوتی ہی اور
قوام گاڑہا اور سفیدی اوسکی مانند سفیدی آب بینی یعنے رینٹ کی ہوتی ہی یا مثل سفیدی فقاع کے اور یہ سب نشان
بلغمی بیماریوں کے ہین مانند سکتہ اور فالج وغیرہ کے اور اگر بہت دنون تک پیشاب سی رہا اور قوام کا آتا رہے اور
بلغمی بیماریون مین سی کوئی معلوم نہووی تو نشان استفراغ مواد کا ہی بطریق جاری ہونی پیشاب کے اور نشان سلامت ہے
اور سفیدی پیشاب کی بسبب پکہلنی چربی کے اگر ہو نشان فسردہ ہونی حرارت کا ہی اور اس طرح کے پیشاب کی ساتھہ تپ
بھی ہو تو علامت ظاہر ہونی دق کی ہے یا نشان بدی حال بیماری کا اور نزدیک ہونی موت کا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ
یہ پکہلنا چربی کا دست اور ضعیفی آنتون کی پیدا کرتا ہی اور اگر سفیدی قارورہ کی بسبب زخم مثانہ اور مجری بول کے
ہو تو سفیدی پیشاب کی مانند سفیدی فقاع کی ہوگی اور قوام اوسکا پتلا ہوگا اور اوسمین پیپ بہی ہوگی اور اگر ایسی قارورہ مین پیپ نہووے
تو وہ نشان زیادتی بلغم خام کا ہی یا نشان سنگ مثانہ کا اور جو کچہ نشان سنگ مثانہ کا ہی اوسمین جڑ قضیب کے
سوزش ہوگی یا جڑ قضیب کی کہجاویگی اور اگر سبب سفیدی قارورہ کا بحران بلغمی بیماریوں کا ہو تو سفیدی اوسکی مانند
سفیدی منی کے ہوگی اور قوام اوسکا گاڑہا اور گاد اوسمین بہت ہوگی اور ثقل اوسمین مقدار کامل ہوگا اور اگر سبب اوسکا
ضعیفی جگر اور نہ ہضم ہونا کیلوس کا ہو تو قوام اوسکا مانند کشکاب کی پتلا ہوتا ہی اور اگر سبب سفیدی بول کا سدہ ہو
پیشاب پتلا ہوگا اسلیے کہ بسبب سدہ کی گذرگاہین بند ہوتی ہین اور اجزا خلطوں کے جو پیشاب کی ساتھہ آیا کرتے ہین
ان گذرگاہون مین اوتر سکین گے پس اوسجگہہ وہ ٹہر جائین گے اور پیشاب صاف نکلیگا اسوجہ سی سفید اور پتلا ہوگا
اور اگر سبب سفیدی بول کا سوء مزاج سرد ہو تو مانند آب خالص کے پیشاب ہوگا اور اگر سبب اوسکا ذیابطیس ہو
اوسی طرح صاف آویگا مانند پانی سادہ کے اور معلوم کرین کہ جسوقت بیماری بحران کرے اور پیشاب بیمار کا جلد
سفید ہو جاوے تو وہ نشان نکس یعنے لوٹنے مرض کا ہے اور پہر آنا تپ اور لرزہ کا اور قارورہ سفید با قوام بہتر
پتلی پیشاب سی ہے اور گرم بیماریون مین قارورہ رنگین بہتر سفید پیشاب سی ہے اور اگر شروع روز تپ سی پیشاب سفید
آنا شروع ہوا اور عرصہ تک اوسی سفیدی پر رہی تو دلیل اس بات کی ہی کہ وہ تپ چوتہیا سے بدل جائیگی اور اگر
گرم تپ مین قارورہ سفید ہو پہر گاڑہا اور گدلا ہو جاوے اور اوسی سفیدی پر رہی دلیل مرگ کی ہے اور جو ایک
مدت تک پیشاب سفید اور پتلا آوے مانند پانی سادہ کے اور دماغ مین کوئی نشان بد ظاہر نہو تو دلیل
اس بات کی ہی کہ آخر مرض مین نیچے حجاب کی کسی طرح کا ورم اور زخم پیدا ہوگا اسلیے کہ جو بیماری کہ نضج اوسکا بدیر ہو

[illegible] کے ہوگا اور جو کچھ عضو مین سوا ہو اون اعضا کے جو آلت بول ہین کسی قسم کا
ورم ہو تو پیشاب بیمار [illegible] بے رنگ ہوگا اسلیے کہ حرارت اوس عضو مین متوجہ ہوتی ہے اسیوجہ سے اون عضو
[illegible] قارورہ سفید ہوتا ہے خصوصاً اوس تپ مین جو ران کی جڑ کے ورم سے ہو اور
[illegible] یا باہر پہاک بڑا ہوا وہ سخت بدا اور پر خطر ہے اسلیے کہ جو [illegible]
[illegible] نہایت خطرناک ہین اسلیے کہ زردی علامت اوس حرارت
[illegible] دلیل قرب موت کی ہے اسلیے کہ وہ دلیل تیزی خون اور
احتراق رگون و دماغ کی ہے [illegible] دلیل بحران کی اور بول سفید مرطوبی خصوصاً عورتون کا کم خطرناک ہے اسوجہ سے کہ
وہ مزاج اونکے سے بعید ہے

باب ۱۱ گیارہوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے زردی پیشاب سے

انواع زردی پیشاب سے پہلی نوع تبنی یعنے
کاہی ہے اور وہ دلیل آمیدگی صفرا اور حرارت کی ہے اور دلیل مزاج معتدل کی اور ترنجی بھی دلیل اعتدال کی ہے
مگر اوسکی دلیل حرارت گرمی کی رکہتا ہے اور اگر ترنجی کا قوام پتلا ہو تو رنگ اوسکا دلیل پختگی کی ہے اور قوام اوسکا دلیل خامی کی
اس سببسے ایک طریق سے دلیل اس امر کی ہے کہ طبیعت ہضم کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور ایک طریق سے دلیل ہے کہ طعام ہنوز خام ہے اور
ہضم نہین ہوا ہے اور قارورہ ناری بھی دلیل اسی بات کی ہے اور طبیب اوسکی اثر سے توقع کرے کہ ثقل ما سندا ہے کیا کوئی اور طرح کی گاد پسندیدہ ہے
[illegible] رنگ کہ زیادہ ترنجی ہے وہ دلیل غلبہ صفرا و حرارت کی ہے محمد زکریا کہتا ہے کہ بہت تیز بیماریان مینے دیکھی ہین کہ اول روز سے
تپ شروع ہوئی دلیل ترنجی کی تہی اور اوسی طرح پر قارورہ رہا اور بیمار چودہوین دنسے پہلے مرگیا اور وہ کہتا ہے کہ
مجھکو کثرت تجربہ سے بخوبی معلوم ہوگیا ہے کہ پیشاب زرد مین بہ نسبت پیشاب سرخ کے حرارت بہت ہوتی ہے اور جسقدر
پیشاب زرد زیادہ ہوگا گرم زیادہ ہوگا پس اشقر ناری نہایت گرم ہوتا ہے اور جسوقت ناری سرخ زیادہ ہوگا کہ مائل
بسرخی ہو حرارت کم ہوگی اسوجہ سے کہ اصل رنگ سرخ مین اجزا تری اور خاکی کے زیادہ اصل رنگ زرد سے ہوتی ہین اور
اصل رنگ زرد مین اجزا ہوائی اور آتشی زیادہ اصل رنگ سرخ سے ہوتے ہین پس اسی بیان سے معلوم کرین کہ اشقر
ناری سب رنگتون سے کمتر ہے اور وہ کہتا ہے کہ مینے سرسام گرم گذشتہ مین کہ نہایت گرمی اور خشکی رکہتا تھا
ہمیشہ قارورہ اشقر یعنی بھورا دیکھا ہے پس صاحب اس قارورہ کا نہایت سرد اور تر علاج کا محتاج ہوتا ہے
اور جسوقت قارورہ اشقر ناری اور [illegible] ہو حال بیمار کا بدتر سمجھنا چاہیے اور معلوم کرین کہ تندرست کا
پیشاب رنج کرنے اور کامون محنت اور با مشقت اور کم کہانے غذا سے زرد ہوتا ہے سبب اوسکا غلبہ صفرا کا ہے واللہ اعلم

باب ۱۲ بارہوان پانچوین گفتار سے احوال بدن کی شناخت مین ہے سرخی پیشاب

معلوم کرین کہ جس طرح گرم بیمارونمین پیشاب سفید ہوتا ہے اون سببون سے جو بیان ہوچکا اسی طرح سرد بیمارونمین بھی قارورہ

سرخ ہوتا ہے اون سببون سے جو اسی باب مین بیان کی جاوینگی اور وہ چار سبب ہین ایک درد سخت ہے چنانچہ
قولنج مین ہوتا ہے پس جس وقت درد سخت ہو تو جگر گرم ہو جاتا ہے اور صفرا پیدا کرتا ہے اور قارورہ اسوجہ سے سرخ ہو جاتا ہے
دوسرا سبب سرخی کا سُدّہ ہے کہ اوس منفذ مین ہو جس راہ سے صفرا انتونمین جاتا ہے پس بسبب سُدّہ کے صفرا پیشاب کی
راہ نکلتا ہے اور قارورہ اسوجہ سے رنگین ہو جاتا ہے تیسرا سبب ضعیفی جگر کی ہے اور عاجزی اوسکی قوت کی جدا
کرنے پانی کی خون سے جس طرح استسقائے سرد مین اور اکثر جگر کی بیماریونمین اسی سبب سے پیشاب مانند غسالہ گوشت کے
ہوتا ہے یعنے اوس پانی کے جسمین گوشت تازہ دہویا ہو چوتھا سبب سرخی پیشاب کا سُدّہ ہے جو رگونمین پڑتا ہے
اور اوس سبب سے رطوبتین رگونمین رہ جاتی ہین اور سڑتی ہین اور احوال سے متغیر ہوکر رنگین ہوتی ہین پس قارورہ
اوس سبب سے سرخ ہوتا ہے لیکن ایسا قارورہ روشن نہین ہوتا اور سوا ان چار سببون کے دو سبب اور ہین کہ
پیشاب کو سرخ کرتی ہین ایک قوت حرارت دوسرے ضعیفی گردہ پس جو اسباب کہ پیشاب کو سرخ کرنے مین جیسے
ہین اوس تفصیل سے جو … معلوم کرین کہ سرخ پیشاب سلیم اور بہتر نزدیک پیشاب سے ہوتا … کہ سرخی دلیل
غلبۂ خون کی ہے اور خون سب خلطون سے جسم مین بہتر خلط ہے اور دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت بافراط نہین
کیونکہ حرارت اگر بافراط ہوتی تو خون صفراوی ہوتا اور پیشاب مائل بزردی معلوم ہوتا اور اگر ساتھہ سرخی کے
پتلا ہو تو دلیل ہے اس بات کی کہ طبیعت رطوبت رقیق اور مائی کو جو خون مین شامل ہے دفع کرتی ہے اور جسمین
چھوڑتی کہ سڑنے پاوے لیکن دلیل درازی مرض کی ہے اسلیے کہ پیشاب پتلا اگرچہ سرخ ہو دلیل خامی کی ہے اور
ایک مدت درکار ہے کہ پختہ ہو اور اگر سرخ پیشاب مین گاد بھی سرخ آتی ہو دلیل سلامتی کی ہے اور پانی سرخ اور گاڑہا کہ گاد
اوسمین ہو اور صاف بھی ہو سخت بد ہے اور نشان ہلاکت کا ہے اسوجہ سے کہ مواد اوسمین گاڑہا بہت ہوتا ہے اور
طبیعت بسبب عاجزی کے اوس مادہ مین تصرف نہین کرتی اور اگر سرخ پیشاب مین سفید گاد ہو دلیل مواد خونی
کی ہے کہ طبیعت اوسکو پکاتی ہے اور جدا کرتی ہے اور امید سلامتی کی قوی ہے اور محمد ذکریا لکہتا ہے کہ پیشاب سرخ
اور گاڑہا کہ اوسمین گاد سفید ہو دلیل زیادتی خلط خام کی ہے اور جو امراض حادہ یعنے اگر تیز بیماریونمین ابتدا
مین پیشاب سرخ ہو اور گاد اوسمین ہو اور اوسی طرح سرخی قائم رہے تو دلیل خطرناکی کی ہے اور نشان اس بات کا
ہے کہ جگر ضعیف ہے اور اوسمین کسی قسم کا ورم گرم ہے اور جو تپون محرقہ اور بیماریون تیز مین خون محض آوے
دلیل ہلاکت عاجل کی ہے یعنی وہ مریض جلد مریگا اسلیے کہ وہ دلیل غلبۂ خون اور قوت حرارت کی ہے اور
وہ دو حال سے باہر نہین ہے یا تو یقین دلکی بھر جاوین یا مواد دماغ کیطرف چڑہ جائے اور دماغ کی نسجون کو
بھر دیوے اور اوسکی وجہ سے گذرگاہین قوت محرکہ کی کہ دماغ کے تمام جسم کو جاتی ہے بند ہو جائین اور حرکت اختیاری
سانس کی باطل ہو جاوے اور اگر تیز بیماریونمین پیشاب سرخ اور گاڑہا اور بدبو اور قطرہ قطرہ آوے خطرناک ہوگا

اسلیے کہ سرخی ان صفتون کی دلیل قوت حرارت کی ہے اور گاڑہا ہونا دلیل اضطراب کی اور دلیل اس بات کی ہے
کہ طبیعت ساتھہ مواد کے جنگ کرتی ہے اور تقطیر دلیل خامی اور گاڑہے ہونے مواد کی ہے اور بدبو دلیل
سڑنے مواد یا دلیل زخم گردہ اور مثانہ کی ہے پس اس حالت مین طبیعت مقہور ہوگی اور بیماری پر خطر
ہوگی اور اگر پیشاب سرخ ہو اور طبیعت خشک اور ایک مدت تک اسی حال پر رہے اور کسی عضو مین درد
محسوس نہو وے تو وہ نشان مرض سل کا ہے پس سرخی پیشاب کی اوسمین دلیل حرارت کی ہے اور خشکی طبع
دلیل کمی رطوبت کی اندر جسم کے اور اگر تندرست آدمی کا پیشاب اسی طریق پر سرخ اور غلیظ ہو اور طبع خشک
اور درد سر اور اعضا مین گرانی پیدا ہو تو وہ نشان اس بات کا ہے کہ جسم مین فضول بہت ہین اور سڑنے لگے
ہین اور تپون کو پیدا کرنا شروع کیا ہے اور اگر تپون گرم مین اور مرکب تپون مین کہ اونکو حمیات مختلط کہتے ہین
پیشاب گاڑہا اور سرخ ہو اور گاڑہا بہت ہو تو علامت سلامتی اور زائل ہونے بیماری کے ہے اسلیے کہ وہ دلیل استفراغ مواد اور
پاک ہونے بدن کے ہے اور اگر ایسی تپون مین پیشاب سرخ اور گاڑہا ہو مگر گاد اوسمین معلق نہو یا کم ہو تو دلیل اس بات کی ہے
کہ مواد سے بدن پاک نہین ہوتا ہے اور خطر اس بات کا ہے کہ مواد سڑ جائیگا اور بیماری بڑہیگی اور نکس ہوگا یعنے بیماری
عود کریگی اور جو تپون اور بیماریون خونی مین پیشاب سرخ اور گاڑہا اور بغیر گاد کے ہو نشان خامی مادہ کا ہے اور جو تیز
بیماریون مین پیشاب سرخ اور کم آوے اور گاد اوسکی زرد ہو وے حال بیمار کا بد ہوگا اور اگر تپ والے کی تپ دور ہو جاوے
اور سرخی پیشاب کی بدستور باقی رہے تو وہ نشان اس امر کی ہے کہ جگر گرم ہے یا جگر مین ورم ہے اور جو ساتھہ درد کے
پیشاب سرخ آوے اور گاڑہا نشان غلبہ خون کا ہے اور اگر ضعیفی معدہ اور خارش اعضا کے ساتھہ پیشاب سرخ کے ہو
اور پتلا ہو دلیل یرقان اور غلبہ صفرا کی ہے اور اگر اون تپون مین جو رنج سے ہوتی ہین پیشاب سرخ اور پتلا ہو پھر گاڑہا
ہو جائے اور ثقل قلیل اور گاد نہو اور درد سر بھی اوسکے ساتھہ ہو تو دلیل درازی مرض کی ہے اسلیے کہ اول پتلا پھر
گاڑہا ہونا دلیل شروع نضج کی ہے اسوجہ سے امید سلامتی کی ہوگی اور نہونا گاد کا نشان تقصیر نضج کا ہے اور بیماری اوسمین
اسوجہ سے دراز ہوگی کہ سبب بیماری رنج و غم ہے اگر بحران کرے تو ساتھہ پسینہ کے کریگی اور اگر پیشاب سرخ ہو اور پھر مائل
بسیاہی اور کچھہ سبزی بھی معلوم ہوتی ہو تو وہ دلیل شروع یرقان کی ہے اسلیے کہ ایسے پیشاب مین گذرگاہین صفرا کی
بند ہونگی اور اس طرحکا پیشاب کپڑیکو رنگین کر دیتا ہے اور ہر طرحکا پیشاب کہ سوا پیشاب صاحب یرقان کے ہو کپڑیکو
رنگین اس طرح ہر گز نکریگا اور اگر یرقان مین ایک مدت تک پیشاب سرخ اور صاف آتا رہے دلیل قوی سدہ کی ہے اور
خطر اس بات کا کہ استسقا ہو جاویگا اور اگر صاحب درد طحال کا پیشاب سرخ ہو دلیل سلامتی کی ہے اور اگر پیشاب
ایکبارگی مانند خون تازہ کے آوے نشان ہو سبب کھلجانے یا شق ہونے گردہ کی رگ کا ہے اور جو پیشاب اوپر کے
کسی موضع سے آوے تو وہ خون گاڑہا ہوگا اور ایکبارگی نا آویگا اور بتدریج ظاہر ہوگا اور متغیر ہوگا اور جو صاحب تقطیر البول

حوالی زیر ناف اور گرد پیڑو کے درد محسوس کرے نشان زخم مثانہ اور حوالی مثانہ کا ہے اور اگر بسبب بہت زور کے یا ضرب کے گر پڑنے کی کسی مقام پر سے پیشاب میں خون تازہ آتا ہو اور اگر پیشاب میں خون او پر تلے میں گاڑھا ہو
شیشی میں جلد خلطین پانی سے جدا ہووین اور در بعض لاغر اور بدحال ہو دلیل فراخ ہوجانے راستون گردہ کی
بہت سرخ آنا استسقا میں نہایت بد ہے اور نجات اوس سے کم ہے لیکن جو نشانیان کہ اول سرخ ہوا
کرین اوپر وقوع بحران کے یہ ہین کہ اگر پیشاب چوتھے روز سرخ ہو تو شروع مرض سے تو بحران ساتوین
اور اگر ساتوین روز سرخ ہو بحران چودھوین روز ہوگا اور اگر گیارھوین یا چودھوین دن شروع بیماری سے پیشاب
سرخ آوے تو بحران سترھوین دن پڑیگا یا بیسوین دن اور اگر بیسوین دن سرخ ہو تو بحران اوسکا بعد چالیس دن کے ہوگا یا ساٹھ دن

پانچوین گفتار سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے سیاہی پیشاب سے

اسباب سیاہی قارورہ کے چار ہین ایک سبب شدت حرارت اور سوختہ ہونا مواد کا دوسرا سبب شدت سردی
علت کا تیسرا سبب فنا ہونا حرارت غریزی کا چوتھا سبب بحران اور دفع ہونا سوداوی خلطونکا لیکن اگر سبب
اوسکا شدت حرارت اور سوختہ ہونا مواد کا ہو تو پیشاب بعد تیون تیز کے سیاہ ہوگا اور پہلے زرد ہوگا یا سرخ اور
ثفل اوسکا یکسان اور چکنا ہوگا لیکن پراگندہ مگر سیاہی اوسکی سخت سیاہ نہوگی ولیکن سیاہ تہ سرخی اور زعفرانی کی
میل کریگی اور اگر سبب اوسکا سردی علت سردی ہو تو پیشاب اول سبز ہوگا یا نیلا یا کوئی رنگ بے رونق اور ثفل اوسکا
کم اور باہم ملا ہوا ہوگا اور ایسا معلوم ہوگا کہ خشک ہے یا فسردہ اور سیاہی قارورہ کی خالص ہوگی اور فرق دوسرا یہ ہے کہ
جو پیشاب سیاہ کہ نہایت گرمی اور سوختگی مواد سے ہو بو تیز اور ناخوش ہوگی اور اگر سبب نہایت سردی کے سیاہ ہو کچھ بو
نہوگی یا اگر ہوگی تو بہت کم ہوگی اور اگر سبب سیاہی پیشاب کا فنا ہونا حرارت غریزیکا ہو تو دلیل اس بات کی ہے
کہ بیمار میں کچھ قوت باقی نہین رہی ہے اور اگر سبب سیاہی قارورہ کا بحران آخر تیون سوداوی مین ہوگا اور بیماری
تلی کی اور درد پشت اور درد گردہ اور درد رحم اور بند ہونا حیض کا دلیل اوسکی ہے اور قوام اوسکا گاڑھا ہوگا اور بیمار
بہتر اور سالم ہوجائیگا اور راحت پائیگا اور معلوم کرین کہ پیشاب بدتر وہ ہے جو سیاہی پر قائم رہے اور جس پیشاب سیاہ
مین گاد بھی سیاہ ہو وہ سخت بد ہے اور جسکی گاد سیاہ نہو وہ بہتر اوس سے ہوگا اور گاد سیاہ معلق نیک زیادہ اوس سے
ہے کہ جو شیشی کی جڑ مین ہو اور جو گاد قارورہ کے اوپر چھائی ہوئی ہو وہ بہتر معلق گاد سے ہے اسلیے کہ گاد سیاہ تہ نشین گاد نیک
کی ہے احوال اور قرارگاہ اوسکا ضد اوسکے احوال اور قرارگاہ کی ہے پس جس طرح گاد نیک جو کچھ جڑ مین شیشہ کے ہو
امیدوار تر معلق سے ہے اور معلق امیدوار تر اوس سے ہے کہ جو گاد قارورہ کے سر پر ہو اسی طرح گاد سیاہ بر خلاف
اوسکے ہے اور محمد زکریا کا قول ہے کہ اکثر خلقت کو مین نے ملاحظہ کیا ہے کہ ایک دن یا دو دن پیشاب اونکا سیاہ آتا رہا
پھر نیک ہوگیا اور وہ لوگ بیماری سے اچھے ہوگئے اور جس جس کسی کا پیشاب کہ بدستور سیاہ رہا اور بدبو کوئی اور رنگ ناخوش

زیادہ ہوا یا زرد غلیظ ہوا وہ سب ہلاک ہوگئے اور ہرچند پیشاب کم سیاہ ہووے حال بیمار کا ابتر ہوگا خصوصًا تیز بیماریون مین
اور اسی طرح ہرچند گاڑھا زیادہ ہو بدتر ہوگا اور اگر اوسکے ساتھ قوت بھی ضعیف ہوجائے تو بیمار جلد ہلاک ہوگا اور بول
سیاہ ابتر وہ ہے کہ جو بیماریون کی ابتدا مین ظاہر ہوا ور جو آخر بیماریون مین ظاہر ہوا کثر سبیل بحران ہوتا ہے اور معلوم
کرین کہ جسوقت تیز بیماریون مین پیشاب سیاہ ہو مگر گاڑھا ہو مانند ابر کے سرخ دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ مین کسی طرح کا
ورم گرم ہے اور بیمار جلد ہلاک ہوجائیگا اور جو تیز بیماریون مین ثفل معلق ہوا ور بو پیشاب کی تیز اور قوام لطیف ہو دلیل
درد سر اور ہذیان کی ہے اسلیے کہ ثفل معلق ہے ممکن ہے کہ مواد دماغ کے اوپر چڑھے اور پسینہ یا نکسیر کی راہ تحلیل
ہووے اور جسوقت پیشاب اور پسینہ صاحب تشنج کا بہت سیاہ ہوا ور بو اوسکی تیز ہو وہ سخت بد ہے اسلیے کہ جسوقت
قارورہ تیز بو ہووے تو وہ دلیل نقصان حرارت کی ہے اور اس حال مین دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت
غریزیہ [illegible] ہوتی ہے اور پسینہ اس حالت مین دلیل اسکی ہے کہ طبیعت مقہور ہے اسواسطے کہ پسینہ تحلیل ہونا
مواد کا ہے اور اس عالم مین حاجت تحلیل کی کچھہ نہین ہے پس سبب پسینہ کا [illegible] اور مقہوری قوت کے
[illegible] اور جسوقت [illegible] قے مین پیشاب سیاہ اور کثیف ہوا ور ثفل اوسکا پراگندہ اور معلق ہوا ور بیمار کو
نیند آتی ہوا ور کان [illegible] ہوگئے ہون تو وہ دلیل اس بات کی ہے کہ نکسیر جاری ہوگی اسلیے کہ تپ محرقہ خون
[illegible] ہے اور سیاہی قارورہ کی نشان قوت حرارت اور [illegible] مواد کا ہے اور ثفل پراگندہ اور معلق دلیل
[illegible]
[illegible] جاری [illegible] ہوگا کہ طبیعت مواد [illegible] کی طرف دفع کرتی ہے اور
[illegible] راستہ [illegible] ناک [illegible] پیشاب کا [illegible] ہو بھر بھرا اور گاڑھا
ہوجائے اور [illegible] آرام نہو تو وہ دلیل اس بات کی ہے کہ جگر مین [illegible] یا زخم ہے اسلیے کہ
بدلنا پیشاب کا [illegible] دلیل ضعف حرارت غریبہ اور دلیل نضج کی ہے اور بعد نضج اور بعد نقصان حرارت
غریبہ [illegible] بیمار راحت پائے پس نپانا راحت کا اوس حالت مین بھی دلیل اس مرض کی ہے کہ جگر مین
[illegible] ہے پس یہ ضعف [illegible] پیدا کرتا [illegible] پیشاب سیاہ ذات الجنب
اور [illegible] دلیل موت کی ہے اور پیشاب پتلا کہ مائل بسیاہی ہو دلیل درازی مرض اور دلیل بدحالی
کی ہے اسلیے کہ [illegible] قارورہ کا نشان خامی کا ہے اور سیاہی دلیل نقصان حرارت غریبہ کی اور اگر
مرض [illegible] پیشاب سرخی سے مائل بسیاہی ہوجائے اور گاڑھا اور گدلا ہو بیمار جلد درست اور سالم
ہوگا اسلیے [illegible] خلطین پیشاب مین آتی ہین اور اگر پیشاب
[illegible] اور پتلا ہو [illegible] ثفل [illegible] وہ سخت ہے اسلیے کہ [illegible]

اور سیاہی نشان سوختہ ہونے مواد اور ضعیف ہونے قوت اور مغروری قوت کا ہی اور پتلا ہونا اور کم ثقل ہونا پیشاب کا
دلیل سُدہ کی ہی روفس کہتا ہی کہ پیشاب سیاہ بیماریون گردہ اور اون بیماریون مین جو گاڑہی خلطون سے
پیدا ہون نیک ہی اور تیز بیماریو مین بد ہے اور شیخ الرئیس بو علی سینا کہتے ہین کہ جسوقت حرارت غالب ہو اور پیشاب کالا
آوے وہ بد ہی اور بیماریون گردہ اور مثانہ مین بھی بد ہی اور جسوقت گردہ اور مثانہ کی بیماریو مین پیشاب کالا آوے
اور بیمار ادھیڑ یا بہت بوڑہا ہو وہ بد ہے اسلیے کہ سیاہی پیشاب کی اس علت مین دلیل نہایت حرارت کی ہے
اور کہل اور پیر یعنی ادھیڑ اور بوڑہے مین حرارت اصلی کمتر ہوتی ہے اسوجہ سی اس مقام پر پیشاب سیاہ کا ہونا دلیل
غلبہ حرارت غریب کی ہے اور حرارت غریبہ بد ہوتی ہے روفس کہتا ہی کہ جسوقت تندرستی کی حالت مین ایک مدت
تک سیاہ پیشاب آوی تو وہ دلیل اس بات کی ہے کہ گردہ مین پتھری پیدا ہوگی اور پیشاب عورتون کا بسبب
ملنے خون حیض کے ساتھ پانی کے سیاہ ہوتا ہی اور اگر سیاہی اونکے پیشاب کی اسوجہ سی نہووی وہ سخت بد ہے
اور پیشاب عورت حاملہ کا اکثر حالات مین سیاہ ہوتا ہی اور پیشاب روشنائی کے اور یہ بد نہین ہے
اور معلوم کرین کہ بہترین پیشاب کا مردون اور عورتون کے پیشاب سی سیاہ پیشاب ہی اور بول طبعی بچون کا گاڑہا
اور سفید ہی اور پیشاب جوانون کا زرد ہی پس جو برخلاف طبعی رنگ کی ہو وہ بد ہے اور پیشاب سیاہ اور زنگاری بعد
رنج اور غم کے دلیل اس بات کی ہی کہ بسبب رنج کے رطوبت خرچ ہوگئی ہے اور حرارت نے غلبہ کیا ہے اور جوش
تشنج کا ہی اور جسوقت حرارت قوی نہو تو قارورہ سیاہ ہوگا اور اگر سخت قوی ہو زنگاری ہوگا باب چوتہوان

پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سی احوال بدن کی شناخت مین سے پیشاب مختلف اور مرکب رنگون سے

مرکب رنگ قارورہ کے جو ظاہر ترین بارہ ہین ایک سبز ہی دوسرا
آسمانگون تیسرا زیتی چوتھا نیلگون پانچوان ادکن چھٹا سرخ لعل گون ساتوان مانند شیر کے آٹھوان زنگاری نوان
ارغوانی دسوان ازرق گیارہوان برنگ شراب بدگو بارہوان برنگ نخود آب کے لیکن سبز پیشاب نشانی اس بات
کی ہے کہ بیماری ترکیب سودا اور بلغم سے ہی اسلیے کہ سبزی ترکیب اجزای خاکی اور مائی سے پیدا ہوتی ہے پس نہایت جمیع
احوال مین پیشاب سبز بقدر بول سیاہ کا ہی اور بعضون نے کہا ہے کہ قارورہ سبز دلیل جذام کی ہے اور جسوقت
پیشاب کودک کا سبز ہو نشان تشنج کا ہے اور مہلک اور پیشاب آسمانگون دلیل اس بات کی ہی کہ اوسکو زہر دیا گیا ہے
اور اگر اوس رنگ کے ساتھہ ثقل بھی ہو امید خلاصی کی ہے اور اگر ثقل نپایا جاتے دلیل ہلاکت کی ہے اور رنگ آسمانگون
دلیل غلبہ سردی کی ہے اور پیشاب زیتی کہ ہمرنگ روغن زیتون کے ہو دلیل اختلاط عقل اور ہذیان اور خطر
مرگ کی ہی اسوجہ سی کہ وہ دلیل اس امر کی ہی کہ بیماری ہے سوزانی تپ کہ بدن گھلاتی ہے اور دماغ کو خشک
کرتی ہی اور یہ حال محرقہ تپ مین ہوتا ہی اور وہ گاد جو روغن زیتون کے ہمرنگ ہو نشان بیماری سل کا ہی اور نیز

دلیل گھلنے اعضا کی اور چربی کہ سر بول پر ہو دلیل پگھلنے چربی گردہ کی ہے یا نشان پگھلنے تمام جسم کی چربی کا مگر فرق یہ ہے
کہ پگھلنے مین چربی گردہ کے پیشاب مین چربی بہت معلوم ہوتی ہی اور یکبارگی ظاہر ہوتی ہے اور نشانیان حرارت
گردہ کی واضح ہوتی ہین اور پگھلنے مین چربی تمام بدن کے پیشاب مین چربی کم معلوم ہوتی ہی اور تھوڑی تھوڑی نکلتی
آتی ہی اور سوء مزاج گرم کی نشانیان شامل حال ہوتی ہین اور اسی طرح اگر پیشاب کے سر پر روغن مانند خانہ مکڑی کے ظاہر ہو
تو وہ دلیل گھلنے تمام جسم کی ہے اور جس پیشاب مین کہ چربی معلوم ہوتی ہو اوسکو زیتی کہتے ہین اور یہ پیشاب زیتی تین
طرح کا ہے ایک یہ کہ روغن زیتون کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہی اور قوام کے مشابہ نہین ہوتا پس ایسا پیشاب سل کی
بیماری مین ہوتا ہے خصوصاً شروع بیماری مین دوسری قسم زیتی کی یہ کہ قوام اوسکا مانند قوام روغن زیتون کے
ہوتا ہی اور مشابہ رنگ کے نہین ہوتا تیسری قسم زیتی کی یہ ہی کہ ساتھ روغن زیتون کے مشابہ رنگ اور قوام دونو مین
ہوتا ہی اور ایسا پیشاب گردہ کی بیماری مین [illegible] ہوتا ہی اور ایک دوسرے طرح سے زیتی کو تقسیم کیا ہی اور وہ بھی تین طرح پر ہے
ایک یہ کہ [illegible] دوسری قسم یہ کہ اوپر پیشاب کے چکنائی ٹھہری ہوئی ہوتی ہی تیسری قسم یہ کہ
[illegible] پیشاب [illegible] روغن سر بول پر بہت نہی دیکھا ہے لیکن ایسا پیشاب
کبھی نہین دیکھا کہ تمام و کمال [illegible] پیشاب کو روغن ہی دیکھا ہے اسوجہ سے کہ ممکن ہے کہ چربی
[illegible] اور ایسا پیشاب کہ جو رنگ اور قوام اوسکا مانند روغن کے ہو [illegible] اکثر ملاحظہ کیا ہے اور اوس سے
[illegible] اسلیے کہ وہ نشان نزدیکی نضج کا ہی پھر وہ کہتا ہے
[illegible] پیشاب چکنا [illegible] کہ حال [illegible] نہین ہی لیکن حکم نکرین کہ بیمار ہلاک ہوگا اسلیے کہ
ایسا پیشاب اکثر چربی کے پگھلنے سے ہوتا ہی اور وہ ایسا نہین ہی مگر مہلک وہ ہی جو گوشت کے گھلنے سے ہو اور محمد ذکریا
کہتا ہی کہ پیشاب جو گوشت کے گھلنے سے چکنا ہو وہ مہلک ہی اور پیشاب گوشت کے پانی کے رنگ کا سا سخت بد ہی اور
ہلاک کرنیوالا ہی اور اگر پیشاب بعد رنگ سیاہ کے زیتی ہو نشان بہتری اور تحلیل بیماری کا ہے لیکن پیشاب زیتی اول
بیماری مین بد ہی اور اگر چوتھے روز پیشاب زیتی ہو اور پھر مائل بسیاہی ہو جاوے تو بیمار چھٹے روز مر جاویگا اور بول
نیلگون جسکو عربی مین ادکن کہتے ہین وہ شوصہ کی بیماری مین سخت بد ہی اور جسوقت بول نیلگون یا برنگ خون
ہو اور شوریدہ وہ سخت بد ہی اسلیے کہ وہ نشان خامی اور زیادتی حرارت غریبہ کا ہے اور پیشاب سرخ لعلگون کہ برنگ
خون کے ہو حکم اوسکا مانند حکم نیلگون کے ہی اور بول نیلگون جسکو بلیجی کہتے ہین حکم اوسکا مانند حکم شیر کے ہی اور بول
مانند شیر کے سخت بد ہی اور قتل کرنیوالا اور پیشاب زنگاری دلیل تشنج کی ہے اور بول ارغوانی سخت بد ہی اسلیے کہ
وہ نشان سوختنہ ہونے صفرا اور سودا کا ہے اور بول ازرق اول حمل مین ہوتا ہے اور آخر حمل مین مائل بسرخی
اور جسوقت حاملہ کے پیشاب کو ہلاوین اور گدلا ہو جائے تو وہ نشان آخر حمل کا ہی اور جو گدلا نہو نشان اس بات کا ہے

کہ ہتور اول حمل ہی اور وہ پیشاب جو برنگ شراب بدکے ہو یا برنگ نخوداب کی اکثر اوقات حاملہ عورتونکی ہوتا ہے
اور نیز اگر احشا میں ورم گرم ہو تو پیشاب شراب بدکی رنگت کا یا برنگ نخوداب کی ہوگا محمد ذکریا کہتا ہی کہ پیشاب
مستسقی کا اکثر اوقات مانند [illegible] دیکھا گیا ہے لیکن بعضی کا سرخ اور بعضی کا کم سرخ میں دیکھا ہی اور وہ کہتا ہی کہ ایک
شخص کو چند روز ماء الجبن دیا ایک دن اوسکا پیشاب مانند سیب کی دیکھا اور واضح رہی کہ اگر ہر روز پیشاب طرح طرح کا
[illegible] پندرہوان پانچوین گفتار

احوال بدن انسان دریافت کرنے پیشاب کے قوام سے معلوم کرین کہ قوام پیشاب کا

دو طرح کا ہوتا ہی [illegible] قوام [illegible] احوال سے باہر نہین ہی یا گاڑھا ہوگا یا پتلا یا معتدل دونوں میں دوسری
قسم قوام کی وہ قوام ہی جو آمیزش سے [illegible] کے ظاہر ہو کہ وہ پیشاب مین شامل ہو وین تا کہ بسبب [illegible]
گاڑھا ہو جاے [illegible] یا گدلا ہو یا صافی یا معتدل درمیان دونون کے اور فرق [illegible]
طرح کے قوام مین [illegible] اس گفتار سے بیان ہو چکا ہے لیکن تحقیق پیشاب کا اسباب یعنی سبب پتلا ہونے
پیشاب کے آٹھ مین ایک [illegible] خواہ تندرستی مین خواہ بیماری مین [illegible] سبب [illegible] گردہ
اور ضعیفی راستون اور منفذون [illegible] مین ملی ہوئی ہین گردہ نہ کھینچ سکیگا یا اگر کھینچیگا تو دفع
نکر سکیگا چھٹا سبب بہت پانی پینا یا پچوان مزاج سرد اور خشک [illegible]
[illegible]
مانی مواد [illegible] سب بیماریون [illegible] پیشاب [illegible] کا پیدا ہونا گردہ اور مثانہ کی [illegible] اور معلوم
[illegible]
اوسمین کھانا نہین ہضم ہوتا ہی اور جسوقت کہ پیشاب [illegible] اور جلد باہر آئے وہ نشان سلس البول کا ہی اور علاج گونکا اس
علت مین مانند حال آنتون کے ہوتا ہی دستون کی [illegible] اور سکوزلق الامعا کہتی ہین [illegible] علت مین قوت ماسکہ اور مغیرہ دونون
ضعیف ہوتی ہین [illegible] بدترین پیشاب کا ہی طرق نضج [illegible] گردہ [illegible]
[illegible] ضعیف ہی تنہا اور سلس البول مین ماسکہ و مغیرہ [illegible]
پیشاب کودک کا بدترین پیشاب کا پیشاب پتلا اور صاف ہی کہ مانند پانی کے باہر نکلتا ہی اسلیے کہ کودک کا پیشاب [illegible] ہوتا ہی
اوسمین ثقل بہت ہوتا ہی بسبب بہت پیدا ہونے رطوبت خام کی اونکے بدن مین بسبب [illegible] کھانا کھانے کے لیکن [illegible] سے دور ہوتا ہی
سخت بد ہوتا ہی اور بالغ کا بھی پتلا پیشاب بد ہی خصوصا تیز بیماریون مین علی الخصوص اگر اوسی طرح پتلا رہے پس اگر ایک مدت
اوسی طرح پتلا آتا رہے اور کوئی نشان ظاہر ہووے اور اور نشانیان سب صحیح و سالم ہون اور قوت بحال خود ہو تو وہ
دلیل اس بات کی ہے کہ آخر بیماری مین خراج حوالی جگر مین پیدا ہوگا اسلیے کہ وہ بیماریان جنکا نضج دشواری سے ہو بحران

اونکا ساتھ خُراج کے ہوگا اور ساتھ ورموں کے کیونکہ مواد اوسکا غلیظ ہوتا ہی اور قوت بھی بسبب درازی مرض کے ضعیف
بہت ہوتی ہے کہ مواد کو دفع کلی نہین کر سکتی ہے لہذا بحران اوس مواد کو حجاب کی طرف دفع کرتا ہے اوسکی وجہ سے
خُراج ہوجاتا ہے یا ورم اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نیچے کے کسی عضو پر جو الی جگر سے دفع کرتا ہے اور طبیبون نے ایسے
بحران کا نام بحران انتقال رکھا ہے اور اسی طرح جسوقت کہ آدمی تندرست کا پیشاب پتلا اور صاف معلوم کرین اور
کسی عضو مین درد نہ محسوس ہو تو وہ نشان اس بات کا ہی کہ اوس عضو مین ورم ہوگا خصوصًا گردہ مین اور اگر پیشاب
اوس حال سے بدل جائے اور گاڑہا ہوجائے ورم سے خلاصی پائے پس اگر گاڑہا ہووے اور جسم مین گرانی معلوم ہو
اور ظاہر جلد پر کہجلی اوٹھے تو وہ نشان اس امر کا ہے کہ ظاہر جسم پر پہنسیان بہت نکلین گی مانند آبلہ وغیرہ کے اسوجہ سے
کہ سبب گرانی جسم کا مواد خام ہے اور سبب خارش کا تیزی اور شور ہونے مواد کا ہے اور اگر مواد نضج نہ قبول کرے اور
مواد پیشاب مین نہ نکلی تو واجب ہوگا کہ مواد گردہ کیطرف میل کریگا اور ورم پیدا ہوگا گردہ مین اور ممکن ہی کہ بسبب تیزی اور
شوری کے مواد طرف ظاہر جسم کے توجہ کرے اور پہنسیان مانند آبلہ وغیرہ کے پیدا کرے اور پیشاب پتلا حالت تندرستی
مین نشان ضعیفی قوت اور سردی مزاج کا ہے مانند احوال بوڑہون کے لیکن حالت بیماری مین کبہی نشان خامی
مواد کا ہے اور کبہی نشان سدہ کا اور تیز بیماریون مین نشان اختلاط عقل کا ہے جس طرح بول سفید مین مذکور ہوچکا ہے
لیکن پیشاب زرد پتلا نشان اس بات کا ہے کہ قوت نے نضج شروع کیا ہے اور زردی علامت نضج کی ہے مگر ہنوز قوام
مین اثر نہین کیا ہے اگر اوسی حال پر رہے اور قوام نہ قبول کرے اور گاڑہا نہووے تو نشان اس بات کا ہے کہ نضج بدیر
ہوگا لیکن بیخوف نرہنا چاہیے کہ قوت اتنی نہین ہے کہ نضج تمامی کو پہونچے اسوجہ سے سخت بد ہی اور خبر دینا پیشاب
ناری رقیق کا نضج سے زیادہ خبر دینے پیشاب زرد کے سے ہی لیکن رقت دونون مین علامت خامی کی ہے محمد زکریا کہتا ہے
کہ پیشاب زرد اور پتلا نشان خامی مواد کا ہے اسلیے کہ زردی بسبب ملنے اجزاے صفرا کے ساتھ پانی کے ہوتی ہے
نہ پختگی مواد سے کیونکہ اگر پختگی مواد سے ہوتی تو قوام بھی ہوتا پس لازم ہے طبیب کو کہ پختگی مواد کی قوام معتدل سے تلاش
کرے نہ زرد رنگ سے اسوجہ سے کہ قوام گاڑہا اور پتلا دونون نشان خامی مواد کے ہین کسواسطے کہ پختگی خلط غلیظ کی
وہ ہی کہ رقیق زیادہ ہو اور پختگی خلط رقیق کی وہ ہی کہ غلیظ زیادہ ہو پس نشان پختگی کا قوام معتدل ہی نہ رنگ اور
اسی وجہ سے پیشاب پتلا اگرچہ زرد یا ناری ہو نشان خامی اور ضعیفی طبیعت کا ہی ہرگز نہین دیکہا گیا ہی کوئی شخص کہ جسکو
سرسام مین پیشاب پتلا اور زرد آتا ہو اور بیمار نے خلاصی پائی ہو اور نیز محمد زکریا کہتا ہی کہ تیز بیماریون مین جس کسی کو
پیشاب اشقر ناری اور پتلا آوے اوسکی فصد کہولنا چاہی اسلیے کہ اس حال مین صفرا تیز ہے اور تپ گرم ہے
پس بیمار کو اوسوقت فصد کی حاجت ہوگی کہ پیشاب سرخ اور گاڑہا ہوگا اور معلوم کرین کہ آدمی تندرست کا پتلا
پیشاب تین حال سے خبر دیتا ہے ایک کم کہانے اور پینے کہانا اور پانی کے سے دوسرے رنج اور ریاضت سے

[illegible] پتلا پیشاب اس امر کی کہ جسم مین حرارت بہت ہی جیسے تپ مین ہوتا ہی اور جسوقت
[illegible] دریافت کرین زرد اور سرخ تو معلوم کرین کہ وہ نشان حرارت قوی کا ہے کہ سرخ سے
[illegible] حال مین معلوم ہو تو وہ نشان [illegible]
[illegible] پتلا ہو تو اسلیے کہ سرخی تار [illegible] کی
خون کی وجہ سے ہوتی ہے اور جب تک قوت ہاضمہ قوی نہو خون پیدا نہین ہو سکتا پس جسوقت قوت ہاضمہ قوی
ہوتی ہے اور کام اپنا تمام کرتی ہے تو قارورہ گاڑہا ہوتا ہے جس طرح بیان ہو چکا ہے کہ پختگی خلط رقیق کی وہ ہے
کہ غلیظ زیادہ ہو اور ممکن نہین ہی کہ پیشاب سیاہ پتلا ہووی اسلیے کہ سیاہی پیشاب کی یا ملنے سے اجزای سودا کے
ہوتی ہے ساتھ پیشاب کے یا باطل ہونے حرارت سے یا افراط حرارت سے سیاہی ہوتی ہے کہ خلطونکو سوختہ کرتی ہی
پس یہ تینون سبب گاڑہی ہونے پیشاب کے ہین اور اگر درد پہلو کے مرض مین پیشاب پتلا پانی کی طرح آوے
نشان اس بات کا ہی کہ جسم مین رطوبت بہت ہی اور جسوقت پیشاب پتلا حاجت کیوقت آوے نشان درد سر
اور درد چشم اور ضیق النفس اور درد مثانہ کا ہے اور اگر پیشاب بعد سرخ ہونے کے پتلا ہو جائے تو وہ نشان درازی مرض کا ہے
اور اگر پیشاب کبھی صاف آتا ہو اور کبھی گدلا معلوم ہووے تو سمجھنا چاہیے کہ بیماری نہایت دراز اور سخت خطرناک
ہوگی اسلیے کہ وہ نشان اس بات کا ہی کہ خلطین بعضی پختہ ہین اور بعضی خام ہین اور طبیعت مجاہدہ مین ہے اور علت
پر غالب نہین ہی اور اگر بیماری مین بحران سے پیشاب پتلا آنا شروع ہو تو وہ نشان پھر لوٹنے بیماری کا ہی اور اگر
بعد پختگی کے آثار ظاہر ہونے کے پیشاب پتلا ہووی اور ایک مدت تک اوسی حال پر رہے اور مرض مین کوئی علامت
بہتری کی پائی نجائے نشان اس بات کا ہوگا کہ بیماری الکنوع کی نہین ہی اور جو پیشاب پتلا سیاہی مائل ہو
دلیل طول مرض کی ہے اس سبب سے کہ رقت نشان خامی کی ہے اور سیاہی علامت بدحالی کی اور جو تپون
مین اور تیز بیماریون مین پیشاب پتلا سیاہ معلوم ہووی اور قطرہ قطرہ اور جلد جلد آوے اور ہمراہ اوسکے درد سر اور درد
گردن بھی ہو وہ نشان اختلاط عقل کا ہے اسلیے کہ رقت پیشاب کی ساتھ درد سر کے نشان اس امر کا ہے کہ
مواد دماغ کے اوپر چڑہتا ہے لیکن خطر کمتر ہے اسلیے کہ تقطیر سے مواد خارج ہوتا ہی اور حال عورتون کا ایسی حالت
بہتر ہوگا اسلیے کہ اونکی عادت رقت کی ہے کہ مواد اونکی بیماریون کا پیشاب اور حیض کے ذریعہ سے نکلتا رہتا ہی
اور محمد ذکریا کتاب حاوی مین لکھتا ہی کہ ممکن نہین ہی پیشاب سیاہ اور سرخ پتلا ہووی اور یا اقصر جو اگر پتلا کبھی کسی
جگہہ ملاحظہ کرین تو اوسمین تامل کرنا ضرور ہی کہ اوس رنگ کا موجب سوای بیماری کے کوئی اور سبب بھی ہے
مانند مہندی لگانے اور کہانے زعفران یا آبکامہ یا املتاس کے اور اگر پتلا پیشاب بہ رنگ ارزیز ہووے کہ وہ سخت بدبو ہے
خصوصاً زیادہ ہو اوس پانی سے جو آدمی نوش کرے اور یا کسی عضو مین کچھ الم ہو یا اور وقت حاجت کے آوے

اور پیشاب پتلا جو [illegible] نہین ہی لیکن دلیل درازی مرض کی ہے اور پیشاب پتلا مانند پانی کے کہ ساتھہ اوسکے
کمر گاہ مین درد بھی ہو اور پنڈلیون پہ ضعف ہو نشان ورم سخت گردہ کا ہے اور اگر پیشاب اول بیماری سے سولہوین
دن تک پتلا آتا رہے نشان درازی مرض کا ہے اور جسوقت پیشاب سترہوین دن گاڑہا ہو جاوے دلیل [illegible]
بحران کی ہے اور جسوقت آدمی گرانی جسم مین معلوم کرے اور طعام اور شراب کیطرف رغبت [illegible]
اور پیشاب پتلا بکثرت آوے وہ دلیل بہتری کی ہے اسلیے کہ گرانی اور ٹوٹنا ہاتھہ پاؤن کا اور گم ہونا بھونک کا نشان
امتلا کا ہی اور کثرت پیشاب کی اگرچہ پتلا ہو نشان پاک ہونے بدن کا ہے اور ممکن نہین ہی کہ رقیق پیشاب مین کوئی چیز
غلیظ اور پختہ ہو اس سبب سے بول رقیق مین گاد کی امید نہ کرنی چاہیے اور اسباب بول غلیظ یعنی سبب گاڑہے پیشاب کے
دس ہین ایک پختہ ہونا مواد کا دوسرا حرارت اور قوت اوسکی کہ مواد غلیظ مین اثر کرے اور اوسکو پکا دیوے تیسرا بحران
اور دفع فضلہ اور پاک ہونا بدن کا چوتھا پختہ ہونا کسی ورم یا کسی زخم کا کہ جوانی انتہا بول مین [illegible] پانچوان سبب
ضعیفی قوت اور باطل ہونا حرارت کا چھٹا کوشش کرنا طبیعت کا ساتھہ مواد کے اور اضطراب کہ جسم مین ظاہر ہو سبب [illegible]
اوسکے ساتوان سبب گاڑہے ہونے پیشاب کا کھلنا اور پگھلنا بدن کا ہے آٹھوان سبب بہت کھانا غذا کا اور [illegible]
نکرنا نوان کھلنا سدہ کا دسوان پیدا ہونا پتھری کا گردہ اور مثانہ مین لیکن وہ پیشاب گاڑہا جو سبب اوسکا پختہ ہونا
مواد کا ہے وہ نشان توانائی قوت اور دفع مواد کا ہی اور بہتر یہ ہی کہ ایکبار مقدار کثیر یا معتدل آوے اور قوام مین
معتدل ہو اور بیمار بعد اوسکے راحت پاوے اور جو مقدار قلیل پیشاب کا گاڑہا آوے دلیل ضعف قوت اور بسیاری
خلط کی ہے اور سودمند وہ ہی کہ پہلے رقیق ہو پہر گاڑہا آوے لیکن اول مین جو گاڑہا آوے گاد کے ساتھہ وہ سودمند
نہین ہی اسلیے کہ قوام اوسکا تیرگی سے ہی نہ قوام راستی سے اور مقدار مین بہت نہین ہی اور یہ تیرگی دلیل بسیاری
مواد کی ہے اور نشان اس امر کا بھی کہ مواد طریق نضج مین ہے لاکن ہنوز تمامی نضج کو نہین پہونچا ہی اور مثال تیرگی
بول یعنی مثال گدلا ہونے پیشاب کی مانند تیرگی شیرۂ انگور کے ہی کہ جوش کیوقت ظاہر ہوتی ہی اسلیے کہ جوش دینا
طریق پکنے اور کمال کو پہونچنے کا ہے کیا نہین دیکھتے ہین کہ جسوقت تمام و کمال پختہ ہو جاتا ہی تو جوش سے ٹھہر جاتا ہے
اور تیرگی پانی سے جدا ہوتی ہے اور باد وغیرہ اوس سے دفع ہو جاتی ہے اور پانی مین معتدل قوام پایا جاتا ہی
پس پیشاب گاڑہا اسوجہ سے کہ مواد طریق نضج مین ہی دلیل خیر کی ہے اسوجہ سے کہ [illegible] خام سے ہے دلیل بد [illegible] کی ہے او[illegible]
اعتماد حال بیمار پر ہوتا ہی اگر پیشاب گاڑہا ہونیکے ساتھہ حال بیمار کا بہتر ہو تو سبب [illegible] بول کا آغاز نضج [illegible] یعنی [illegible]
کرین کہ مواد پکنا شروع ہوا ہی اور جو کچھہ بہتری حال پر بیمار کے نپائی جاوے تو سبب گاڑہے ہونے پیشاب کا بہت ہونا مواد
اور ضعف قوت کا ہی اور دلیل اس بات کی کہ نضج دیر مین ہوگا یا نہوگا اور جو باعث بول غلیظ کا حرارت عظیم ہو کہ [illegible]
مواد مین اثر کرے تو وہ پیشاب ایسا ہوگا جس طرح بقراط کہتا ہی من کان بولہ خاثرا مثل بول الحمیر فیہ صداع و سیحدث

یعنی جس کسی کا پیشاب کہ گاڑھا اور رنگ ظاہر میں مانند گیہون کے ہو تو وہ نشان اس بات کا ہے کہ اوسکو دستی یا
درد سر ہی یا قریب ہے کہ ہوگا اور جالینوس کہتا ہے کہ جسوقت حرارت عظیم مواد غلیظ مین اثر کرے تو پیچین اور اینجہ
بہت پیدا ہونگے اور دماغ پر چڑہینگے اور درد سر پیدا کرینگے اور پیشاب گدلا کہ بعد ایک ساعت کے
صاف ہو جاوی اور گاد نہو نشان حرارت عظیم اور غریب کا ہے کہ مواد غلیظ کو جوش دیتی ہے اور نشان بسیاری
مواد کا ہے اور عاجزی طبیعت کا پکانے اوسکی سے اور اگر سبب پیشاب کی گاڑہا ہونے کا بحران ہووے پس اگر
وقت بحران مین پیشاب گدلا ہو نشان اس بات کا ہے کہ بحران بد ہوگا اسلیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے
کہ اضطراب ہے اور طبیعت مجاہدہ مین ہے کہ مواد کو اچھی طرح نہین پکا سکتی ہے اور اگر قارورہ ابتدای بحران مین
گدلا ہو اور پہلے بحران سے صاف ہو جاوی نشان گاڑہے اور کچے ہونے مواد کا ہے کہ جو مواد پتلا اور صاف ہے
نکلتا ہے اور گاڑھا جسم مین رہتا ہے اور جسوقت پتون لازمہ مین کہ خون کے غلبہ سے ہون پیشاب گاڑہا آوے بعد
رقیق پیشاب کے تو وہ نشان اس امر کا ہے کہ وقت بحران مین پسینہ بہت آویگا اور جو محرقہ تپون مین اس صفت کا
پیشاب آوے تو معلوم ہوگا کہ دل مین یا حوالی جگر مین کچھ الم ہے اور جسوقت بعد اختلاط عقل کے پیشاب گدلا اور
گاڑہا اور ناخوش بو آوے اختلاط عقل اوس سے دور ہوگا اور جسوقت تپون لازمہ مین پیشاب بیسوین دن
گاڑہا اور سرخ آوے نشان اس بات کا ہے کہ بحران نہوگا اور اگر ہوگا تو بعد چالیس دن کے ہوگا اور اگر ایام بحران
مین سوداوی بیماریون مانند درد طحال اور تپون مختلط کے پیشاب گدلا آوے اور اجزا خلطون کے پانی مین
شامل ہوین تو وہ دلیل اس امر کی ہے کہ طبیعت نے اوسکو بخوبی دفع کیا ہے اور پیشاب گاڑہا علت فالج مین بحران
فالج کا ہے کہ جسم اوس سے پاک ہوگا اور فالج دور ہو جائیگا اور فرق درمیان خلط خام اور ریم کے یہ ہے کہ ریم
گندہ ہوتی ہے اور خلط خام گندہ نہین ہوتی اور جو کہ سبب غلیظ ہونے پیشاب کا ورم اور سرا و پہار نا کسی زخم کا ہووے
تو حالات گذشتہ اور اجزای غریب سے کہ ہمراہ پیشاب کی آتی ہین اور بوے بول سے معلوم کرنا چاہیے کہ ورم یا زخم کونسی
عضو مین ہے اور گذشتہ حالات ایسی ہین کہ اوس سے پہلے نشانیان ورم یا نشانیان زخمونکی ہونگی مانند تپ اور
درد اور گرانی اور مانند اوسکی پس اگر پیشاب مانند غسالہ گوشت کی آوے پہر گدلا ہو جاوے تو معلوم کرین کہ ورم
یا قرحہ جانب پشت جگر مین ہے اور جو کہ وہ غسالہ گوشت کی مانند آوے معلوم کرین کہ ورم جانب شکم جگر مین ہے
اور اگر پہلے تنگی سانس کی یا کہانسی یا درد سینہ ہو اور درد چہبنے والا ہو پہر پیشاب گدلا آوے معلوم ہوگا کہ علت
ذات الجنب کی ہے اور قرحہ نے بہی سرا و پہارا ہے اور جو گاد اور ریم نشان خستگی کا دوین سالم ہے اور جسوقت
کہ پیشاب ساتھ غلیظی اور تیرگی کے مائل بسیاہی ہو اور بائین پہلو مین درد ہو اگر ناف کے نیچے ہو تو ورم معدہ
مین ہوگا اور اکثر جگر مین ہوگا اور اگر درد کمرگاہ اور تہیگاہ مین ہو تو معلوم کرین کہ ورم گردہ مین ہے اور اگر سبب

گاڑہی ہونی پیشاب کا ضعیفی قوت اور باطل ہونی حرارت کا ہو تو اگرچہ حرارت تپ کی ساکن ہوگی حال بیمار کا ابتر ہوگا اور مقدار بول کی کم ہوگی اور گاد اوسکی ناہموار ہوگی اور جو کہ سبب گاڑہا ہونی پیشاب کا اضطراب اور مجاہدہ طبیعت ہو تپ گرم ہوگی اور مقدار بول زیادہ ہوگی اور اگر سبب اوسکا گھلنا جسم کا ہووے گاد ہمرنگ اوس عضو کے ہوگی جو عضو گھلتا ہی اور اکثر اوقات جو تیز بیماریوں مین بدن بیمار کا گھلتا ہی تو علامت اوسکی یہ ہی کہ پیشاب بعد ایکساعت کے افسردہ ہو جائیگا اور گاڑہا ہوگا اور اگر سبب گاڑہا ہونی پیشاب کا بسیاری غذا اور ریاضت نکرنا ہووے تو پیشاب مثل ریم کے آویگا یا مانند زرداب کے اور یہ نیک ہی اسلیے کہ فضلہ خام خارج ہوتا ہے اور بدن پاک ہوتا ہے اور اگر سبب گاڑہا ہونی پیشاب کا گھلنا شدہ کا ہی بعد اوسکے راحت اور سبکی ظاہر ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ گاد اوسکی مشابہ ریم کے ہوتی ہی اور اگر سبب گاڑہا ہونی پیشاب کا پیدا ہونا پتھری اور ریگ کا ہو تو گاد بہت ہوگی اور پیٹرو اور گرد پیٹرو کے گرانی معلوم ہوگی اور اگر گرانی جگر اور تہیگاہ مین ہو اور درد ران اور پنڈلیون پر اوترآوی تو معلوم کرنا چاہیے کہ گردہ مین ریگ اور پتھری ہی اور اگر قضیب کی جڑ کھجاوے اور درد کرے اور پیڑو مین گرانی ہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ مثانہ مین ریگ اور پتھری ہی اور واضح ہو کہ بول تیرہ یعنی گدلا پیشاب تین حال سے باہر نہین ہے تیرہ باہر نکلے اور جلد صاف ہو جاوے یا تیرہ باہر نکلے اور بدستور اوسی طرح رہے یا صاف باہر نکلے اور پھر تیرہ ہو جاوے پس ان تینون مین بہتر وہ قسم ہی کہ تیرہ باہر نکلے اور جلد صاف ہو جاوے اور بدتر وہ قسم ہی کہ صاف باہر نکلے اور پھر تیرہ ہو جاوے اور ایسا پیشاب کہ تیرہ نکلے اور تیرہ ہی بدستور قائم رہے وہ درمیانہ مین اون دونکے ہی کیونکہ وہ پیشاب جو تیرہ باہر نکلے اور جلد صافی ہو جاوے تو وہ دلیل اس امر کی ہے کہ ہنوز کچھ اضطراب ہی لیکن امیدوار ہے کہ جلد زائل ہووے اور جو پیشاب کہ اوسی طرح تیرہ رہے نشان بدی حال اور اضطراب بیمار کا ہی اور جو پیشاب کہ صافی باہر نکلے اور پھر تیرہ ہو جاوے تو وہ نشان اس بات کا ہی کہ ہنوز علت نے حرکت تمام نہین کی ہے اور اضطراب ہنوز قوی تر ہے اور دلیل اس امر کی کہ علت آگی کو حرکت زیادہ کریگی اور بیماری دراز ہوگی اور نیز ایسا قارورہ گواہی دیتا ہی کہ صاحب بول دیوانہ ہوگا اور دیوانگی کی حالت مین بدیر رہیگا اور پیشاب پتلا اور روشن جو پانی کے مانند باہر نکلے اور تیرہ نہووے اس طرح کا پیشاب اون تینون قسمو نسے بدتر ہی اسوجہ سے کہ جو کچھ تیرہ باہر نکلتا ہی طریق نضج مین ہی اور جو کچھ روشن باہر آتا ہی اور تیرہ ہوتا ہی نزدیک ہی کہ نضج پاویگا اور جو کچھ روشن باہر نکلتا ہے اور گاد نہین ہوتی ہی اور تیرہ بھی نہین ہوتا طریق نضج سے نہایت دور ہے اور دلالت کرتا ہی ضعفی اور عاجزی طبیعت کا تصور کرنا چاہیے اور پیشاب گاڑہا اور سفید نشان بسیاری رطوبت ہی اور پیشاب گدلا اور بے نضج نقصان غلبہ خون اور صفرا اور بلغم کا ہے اگر پیشاب کالا ہو حال سے خبر دیتا ہے ایک یہ کہ اخلاط سوختہ ہو گئی ہین دوسرا یہ کہ بدن مواد سوداوی سے پاک ہوتا ہی جیسا کہ آخر تپون مین ہوتا ہے اور سوداوی بیماریون مین ہوتا ہے اور پیشاب گاڑہا اور مقدار مین قلیل ہوتو محرقہ مین بد ہوتا ہے

ج ۲

خصوصاً اگر طبع نرم ہو اور پیشاب گاڑہا اور سرخ ساتھہ درد مقعدہ اور خارش اعضا کے دلیل یرقان اور کثرت
صفرا کی ہے اور گدلا پیشاب مانند گدہے کے موت کی دلیل اس بات کی ہے کہ خلطین بدن مین تباہ ہوگئی
ہین اور پیشاب گاڑہا اور سرخ تپون لازمہ مین دلیل خامی کی ہے اور اگر درد گردہ مین پیشاب گدلا اور
سرخ ہو دلیل خامی اور دلیل اس بات کی ہے کہ علت زیادہ ہوگی اور جسوقت چوتھیا تپ مین کہ عربی
مین ربع کہتے ہین پیشاب گاڑہا ہووے اور گاد اور ثفل پراگندہ ہو نشان بہتری کا ہے اسلیے کہ غلیظی اور
ثفل دفع طبیعت سے ہے اور پراگندگی ثفل اسوجہ سے ہے کہ مواد بعض پختہ ہوگیا ہے اور بعض ہنوز خام پختہ
نہین ہوا ہے مگر متوجہ تمام پختگی پر ہے اور اگر پیشاب گاڑہا اور سرخ ہووے اور اوسی طرح قائم رہے دلیل ورم جگر
کی ہے اور جو تیز بیماریونمین پیشاب گدلا اور گندہ ہو اور ضعف پیدا کرے دلیل سقوط قوت کی ہے اور
خطرناک ہے اور جسوقت پیشاب تندرست کا گاڑہا ہو اور ریاح و اوسکے ٹوٹنا ہاتھہ پاؤنکا اور درد سر
مقدمہ تپ کا ہے اور اکثر اوقات تپ پیدا ہوتی ہے اور بدن پاک ہوتا ہے باب ۱۶ سولہوان پانچوین

گھنتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین سے زیادتی اور کمی پیشاب سے

اسباب بسیاری بول کے دو ہین ایک گہلنا بدن کا دوسرا استفراغ
فضول زائدہ اور بدخلطون کا بدن سے اور فرق دونون کے درمیان مین یہ ہے کہ جو زیادتی پیشاب کی بدن کے
گہلنے کی سببسے ہو قوت کو ضعیف کرتا ہے اور جو استفراغ بدخلطونکا سبب اوسکا ہو ہر روز قوت زیادہ ہوگی اور
جسوقت کثرت پیشاب کی ساتھہ پسینہ بھی بہت آوے اور تپ ساکن نہووے بد ہے اور سخت خطرناک اسلیے کہ وہ نشان
گھٹنے رطوبتون کا ہے اور اگر کثرت پیشاب مین پیاس نہووے دلیل زیادتی بلغم کی ہے اور جو قولنجی آدمی کا پیشاب
بکثرت جاری ہو اور گاڑہا اور بآسانی خارج ہو قولنج سے بےخوف رہیگا اور اگر پیشاب مردم متنعم اور کم رنج کا کثرت سے
نکلے اور رنگین نہو بلکہ سپید ہووے وہ سودمند ہے خصوصاً پیشاب صاحب طحال اور صاحب نقرس دموی کا خاصۃً
اوسمین گاد بہت اور لزج ہو اور جس کسی کا پیشاب کہ مقدار مین قلیل اور سفید ہو بد ہے اور بول بدرنگ جسقدر زیادہ
آوے بہتر ہے اور اگر تیز تپونمین گاہے پیشاب زیادہ آوے اور کبھی کم دلیل کثرت مواد اور غلیظی اور خامی کی ہے اور نشان
مجاہدہ طبیعت اور درازی مرض کا اور قطرہ قطرہ آنا پیشاب کا تیز بیماریونمین خصوصاً بلا ارادہ خواہش باہر اوسی سخت
بد ہے کیونکہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ اور پٹھونمین کوئی آفت ہے اور نشان اختلاط عقل کا بھی ہے اور اگر تپ
ساکن اور سب نشان سلامت ہون دلیل جاری ہونے نکسیر کی ہے اور پیشاب تھوڑا دلیل ضعف قوت کی ہے
اور پیشاب قلیل اور سیاہ ساتھہ درد سر اور گردن کے تیز تپونمین دلیل سوختہ ہونے خلطون کی اور کمی رطوبت کی ہے
اور خوف اختلاط عقل کا ہے اور اگر پیشاب کم اوس پانی سے آوے جو پیا گیا ہے دلیل تحلیل بہت اور سدہ اعضا استسقا

کی ہے اور اگر تہون لازمہ مین پیشاب تہوڑا آوے اور مکر گاہ مین گرانی اور پنڈلیون مین ضعف معلوم ہوتا ہو دلیل ورم سخت گردہ کی ہے اور پیشاب تہوڑا اور گاڑہا محرقہ تپو مین خصوصاً اگر طبع نرم ہو آور پیشاب تہوڑا اور پتلا تپون تیز مین اختلاط عقل کی ہے اور پیشاب قلیل اور سرخ درازی مرض کی ہے آور پیشاب تہوڑا اور سرخ اور پتلا تپون تیز مین برے خصوصاً اگر اوسمین زرد گادہ ہو وہی اسلیے کہ وہ دلیل خامی اور غلبۂ صفرا کی ہے آور اگر یرقان مین پیشاب تہوڑا اور سرخ اور پتلا آتا ہو وہی دلیل اس بات کی ہے کہ جگر مین قوی سُدّہ پڑا ہوا ہے اور وہ خطرناک ہے کہ یرقان سے استسقا ہو جائیگا اور پیشاب دستون والا اور پسینہ والا آدمی کا بہت تہوڑا ہوا کرتا ہے

باب ١٧ سترہوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے پیشاب کی جہاگ سے

سبب جہاگ کی پیدایش کا غلبہ ریحون کا ہے جسم مین خصوصاً قدرے ریح بہی پیشاب کے ساتھہ نکلے پس پیشاب مین اصحاب تمدد اور اصحاب استسقای طبلی کے جہاگ اسی سبب سے ہوتی ہین آور اگر پیشاب زرد ہو یا سیاہ اور جہاگ بہی ہمرنگ اوسکی ہون دلیل یرقان کی ہے آور نیزرگی قبہای کف کی دلیل لزجی خلط کی ہے آور بدیر رہنا کف کا بہی دلیل لزجی خلطون کی ہے اور گردہ کی بیماری مین لزجی خلط بد ہے اور دلیل سردی کی ہے اور بہت جہاگ آنا قارورہ مین دلیل بسیاری نفخ اور خامی خلط کی ہے اور اگر پیشاب کی جہاگ مانند دودہ کے جہاگون کے ہون اور سپیدی بول مائل بزردی ہو دلیل اس بات کی ہے کہ بیماری ہیپہڑہ مین ہے اور اگر پیشاب کی جہاگ مانند کف دریا کے ہون اور پیشاب سرخ ہو وہی دلیل غلبۂ سودا اور دیوانگی کی ہے واللہ اعلم بالصواب

باب ١٨ اٹھارہوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے پیشاب کی گاد کی شناخت مین ہے جسکو رسوب بول

کہتے ہین رسوب راستین وہ ہے کہ جڑ مین شیشی کے بیٹھی ہوئی ہوتی ہے لیکن بعضے طبیبون کی عادت ہے کہ جس طرح کا ثقل کہ پیشاب مین ہو اور پیشاب مین ملا ہوا اگرچہ جڑ مین شیشی کی بیٹھا نہو وہی اوسکو رسوب کہتے ہین اور بعضے بر سبیل تحقیق رسوب اوسکو کہتے ہین کہ جڑ مین شیشی کے ہو آور جو کچھہ سر بول پر ہو اوسکو غمامہ اور طافی بہی کہتے ہین اور اگر نہایت رقیق اور لطیف ہو ضباب کہتے ہین آور اگر بیچ مین ہو پیشاب کے اوسکو معلق کہتے ہین اور معلوم کرین کہ پیدایش گاد کی مانند پیدایش ریم کے ہے دو وجہ سے ایک اوس وجہ سے کہ رسوب ایک شی ہے درمیان طبعی چیزون کے کہ جسم انسان مین پیدا ہوتی ہین مثل دودہ اور منی کے اور درمیان چیزون ناطبعی کے مانند ریم اور زرداب گندہ کے کیونکہ رسوب وہ شی ہے کہ طبیعت تصرف اوسمین کرتی ہے کہ اوسکو پکا دے اور خون بنائے لیکن تمامی کو نہین پہونچتی ہے مگر ناطبعی محض نہین ہے اور دوسری اوس وجہ سے کہ خلطین جو رگون مین تباہ ہوتی ہین اور سڑ جاتے ہین تباہ ہونا اونکا مانند تباہ ہونے مواد خون اور ورمون کے ہے جس طرح سے کہ زخم مین ریم سفید اور ہموار گندہ نہو نشان قوت طبیعت اور پکنے مواد اور زخم کا ہے اسی طرح گاد سفید اور ہموار بہی نشان قوت طبیعت اور پکنے مواد بیماری کا ہے اور

جسطور سے درمیان ریم سفید اور ہموار اور ریم تباہ اور گندہ اور ناہموار کے درجات بہت ہین اسی طور سے گاد سفید اور ہموار اور گاد تباہ اور گندہ اور ناہموار کے درجات ہین اور بدی اور نیکی ہر ایک کی باندازہ دوری اور نزدیکی اور پختگی اور ہمواری کے ہے پس اسی وجہ سے رسوب نیک علامت اس بات کی ہے کہ مواد بیماری کا پختہ ہوگیا ہے اور بیماری زمانہ انتہا کو پہونچی ہے کیا نہین دیکھتے ہین کہ جسدن زخم کا زمانہ انتہا کو پہونچتا ہے اوس روز درد بہایت ہوتا ہے اور انتہا زخم کی اوس دن ہوتی ہے کہ جب پختہ ہوجائے اور جسوقت پختہ ہوگیا اور سر اوبھارا درد ساکن ہوجاتا ہے اسی طرح سخت زیادہ ایام بیماری سے وہ دن ہے کہ بیماری انتہا کو پہونچے اور جب انتہا کو پہونچے اگر قوت قوی ہو تو نشانیان پختگی اور غالب ہونے طبیعت کی اوپر مرض کے پیشاب مین ظاہر ہوتی ہین وہ رسوب یعنی گاد ہے اسلیے کہ رسوب ایک فضلہ ہے اگر حالت تندرستی مین ہوتا تو لائق تھا کہ طبیعت اوسکو ہضم اور کامل کرکے غذائے بدن کردیتی اور جالینوس کہتا ہے کہ رسوب وہ فضلہ ہے کہ بچانے طبیعت کی سے باقی رہگیا ہے اور طبیعت واسطے پکانے اوس فضلے کے نہین پہونچتی ہے یا اسواسطے کہ طبیعت بیمار کی ضعیف ہوتی ہے اور غذا کو خون نہین کرسکتی جیسا کہ چاہیے اور سوجہ کہ طبیعت تندرست کی قوی ہوتی ہے اور طعام اوسکے بدن مین اچھی طرح پکتا ہے اور ہضم ہوتا ہے اور تمام و کمال خون بنتا ہے لہذا اوسکے پیشاب مین سوب یعنی گاد نہین ہوتی مگر پیشاب مین آدمی فربہ اور متنعم کے بسبب بسیاری غذا اور کمی ریاضت کی تندرستی مین بھی گاد ہوتی ہے اور معلوم کرین کہ لازمہ اور تیز ہونا نہین گاد کے اوپر اعتماد بہت رکھنا چاہیے اور اوپر کسی علامت کی علامتون پختگی سے اعتماد نکرنا چاہیے اسلیے کہ جسوقت بیمار کے پیشاب مین گاد نہ آوے وہ نشانی نہ پکنے مواد کی ہے اسی طرح جب تک ریم یعنی پیپ سفید اور ہموار زخم مین نہ پڑے پختہ نہوگا اور جبکہ مواد بیماری کا پختہ نہووے تو حال اوسکا مانند مواد زخم کے ہوگا اور اگر پختہ نہووے تو رگون میں بھر جائیگا اور تباہ ہوجائیگا اور حرارت تباہی رگون کی قوی ہوگی اور دل تک پہونچے گی اور جسطرح سے کہ بسبب نہ پکنے اور سر نہ اوبھارنے زخم کے مقام زخم کا تباہ اور مردہ ہوجاتا ہے اسی طرح بیماری مین بھی گاد نہ آنی پیشاب مین نشانی موت قوت حیوانی کی ہے پس تیون لازمہ اور تیز ہونا نہین سواے گاد کے اور چیزمین خوب اعتماد نہین ہوسکتا ہے کیونکہ ممکن نہین ہے کہ مواد پختہ ہو اور رسوب نکرے جسطرح ممکن نہین ہے کہ زخم پک جائے اور پیپ نہ پڑے لیکن پیشاب مین لاغر آدمی اور صاحب ریاضت کی گاد کمتر ہوتی ہے خصوص رسوب راسب اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مواد جسم لاغر کا پگھلاتا ہے اور بیماری دور ہوجاتی ہے اور کچھ رسوب فضول خلطی پیشاب مین اوسکے ظاہر نہین ہوتی اور اسی طرح اکثر اتفاق ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ رسوب قلیل ظاہر ہو لیکن راسب اور متنقل نہین ہوتی بلکہ طافی یا معلق یعنی ہین اور جاننا چاہیے کہ غرض طبیب کی تامل کرنے سے احوال رسوب مین شناخت ساعات چیزون کا ہے اور نشانیان احوال مرض کی اون ساعات چیزون مین ڈھونڈھنی چاہیے ایک یہ کہ جرم رسوب مین نگاہ کرین دوسرے

کلی اور بیشی پر اوسکی تیسری گارہی اور پتلی گاد پر چوتھی رنگ پر اوسکے پانچوین قرارگاہ پر اوسکے شیشی مین چھٹی وقت پر ظاہر ہونے گاد کے ساتوین چکنوئی اوسکی ملنے کی پانی مین

باب ۱۹ اونیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے فرق مین ہے درمیان گاد اچھی اور بری کے

رسوب نیک یعنی نیک گاد وہ کہ نشان پختگی کا دیوی اور وہ ایسی گاد ہی کہ شیشی کی جڑ مین بیٹھتی ہے اور رنگ اوسکا سفید اور قوام ہموار اور چکنا اور رقیق ہوتا ہی اور جسوقت اوسکو ہلاوین تو مثل مخروطی کی ہوئی پراگندہ ہو جانے اور بہتر وہ ہی کہ مخروطی پیوستہ ہو اور ایسی گاد وقت نضج تیز بیماریون کے ہوتی ہی اور رسوب خام غلیظ ہوتی ہی اور اجزا اوسکے برہم معلوم ہوتے ہین اور جسوقت اوسکو ہلاوین تو جملہ پراگندہ و اجزا اوسکے آپس سے جدا ہو جائین اور مانند ایک دوسری کے نہون اسلیے کہ قوام اوسکا ہموار نہین ہوتا ہی اور رسوب خام دلیل اس بات کی ہی کہ اضطراب اور بیماری قوت طبیعت سے زیادہ ہی اور معلوم کرین کہ ہمواری قوام رسوب کی دلیل قوی ہے اوپر سلامتی مریض کے اسلیے کہ اکثر قارورہ دیکھے گئے ہین کہ گاد اونکی سرخ یا زرد تھی لیکن قوام اونکا ہموار تھا اون بیمارون نے آخر کو دنیا سے رحلت کی اور اکثر پیشاب معائنہ کیے گئے ہین کہ گاد اونکی سرخ یا زرد تھی لیکن چکنی اور ہموار اون بیمارون نے مرض سے رہائی پائی پس معلوم ہوا کہ قوام بجز نشان پختگی کے اور نشان نہین دیتا اور رسوب اکثر ہمرنگ بول ہوتی ہی اور جو کچھ ہمرنگ پیشاب کے نہو سرخ بہتر ہے پھر زرد پھر ترنجی اور رسوب بد یعنی بری گاد کا قوام اگرچہ ناہموار ہو اور اجزا اوسکے مختلف ہون بہتر ہے اور جو کہ قوام اوسکا ہموار زیادہ ہو بدتر ہی اور پراگندگی بہتر گاد کی نشان ریحون اور نہ ہضم ہونی غذا کا ہے اور فرق درمیان رسوب نیک اور درمیان ریم کے یہ ہی کہ ریم گندہ ہوتی ہی اور گاد گندہ نہین ہوتی ہی اور فرق اوسمین اور خلط خام مین یہ ہے کہ گاد سبک اور لطیف ہوتی ہی اور خلط خام غلیظ اور گران ہوتی ہے اور اجزا اوسکے برہم ہوتے ہین اور رسوب بد ناطبعی کی تیرہ قسمین ہین ایک[1] خراطی ہے دوسری[2] نخالی تیسری[3] سویقی چوتھی[4] کرسنی پانچوین[5] لحمی چھٹی[6] دسمی ساتوین[7] مدی آٹھوین[8] مخاطی نوین[9] شعری دسوین[10] رملی گیارہوین[11] رمادی بارہوین[12] دموی تیرہوین[13] خمیری

باب ۲۰ بیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال مین انسان کی شناخت مین ہی رسوب ہائے ناطبعی سے

سابق مذکور ہو چکا ہی کہ رسوب ناطبعی کی تیرہ قسمین ہین اسجگہہ تفصیل ہر ایک کی بیان کی جاتی ہے لیکن خراطی[1] گاد مشابہ پارۂ پوست کی ہوتی ہی اور وہ سرخ ہوتی ہی یا سفید اور دونون طرح کی گاد البتہ ہی بول سے آتی ہے لیکن گاد سفید مثانہ سے آتی ہے اور سبب اوسکا یا حرارت مثانہ کی ہی یا قرحہ اور سرخ گاد گردہ سے آتی ہے اور بعضی اوس گاد مین سے تیرہ اور پتلی ہوتی ہی اور وہ دلالت کرتی ہی اوپر خراش اعضاء اصلی کے اور یہ بدترین انواع رسوب سے ہے یعنی خراط ٹکڑون

بہت بُری ہوتے ہین اور خراط سرخ یا سفید اکثر اوقات زیا نکار نہین ہوتی بلکہ گردہ اور مثانہ اونسے پاک ہوتا ہی اور بعضے
طبیبون نے لکہا ہی کہ ہمنے دیکہا ہے اکثر لوگون کو کہ پیشاب مین اونکے ٹکڑے چہلکون کے نکلتے تہے مانند اون نرم چہلکون کے
جو مرغ کے انڈے کے اندر ہوتے ہین اور اگر اونکو ملتے تہے تو پیشاب مین حل ہوجاتے تہے اور رنگ پیشاب کا رنگ اونکے سے
سرخ ہوجاتا تہا اون آدمیون نے بفضلہ تعالی خلاصی پائی اور بالکلیہ صحیح وسالم ہوگئے اور نخالۂ گاہ کو جبکہ زیادہ خراطی
ہوتی ہے لیکن موٹی اور سفید زیادہ اوس سے ہی اور سبب اوسکا جرب مثانہ تصور کرین اور اکثر سبب اوسکا خراش
اعضای اصلی کا بہی ہے اور فرق دونون کے درمیان یہ ہی کہ جو کہ سبب اوسکا جرب مثانہ ہووے گا گندہ ہوگی اور
جڑ مین قضیب کے کہجلی ہوتی ہی اور اکثر اوقات پہلے پیپ آتی ہی اور جو کہ سبب اوسکا خراش اعضای اصلی کا ہووے گا دلیل
ہوگی اور قوت ضعیف اور حرارت غریزی قوی ہوگی اور جسقدر اجزا اوسکے موٹے زیادہ ہونگے دلیل ضعف قوت اور
بسیاری حرارت اور گہلنے اندامون کی قوی زیادہ ہوگی کہ نخالہ گاہ بزرگ تر نخالی سے ہی اور سرخ ہوتی ہے یا جگر سے
آتی ہے یا گردہ سے لیکن وہ کہ جگر سے آتی ہے اکثر حالات مین سرخی اوسکی مائل بسیاہی ہوتی ہی اور وہ اجزای سوختہ ہین
کہ جگر سے آتی ہین یا خون ہی کہ جگر مین سوختہ ہوگیا ہے اور اجزا اوسکے نازک ہوتی ہین کہ ملنے سے باسانی جدا ہوتے ہین
اور جو گردہ سے آتی ہے وہ مانند گوشت کی ٹکڑون کے ہوتی ہے اور آپس سے جدا نہین ہوتی اسلیے کہ اجزا اوسکی بہت
اتصال رکہتے ہین اور اکثر مائل بزردی بہی ہوجاتے ہین اور نادر ہی کہ سیاہی کیطرف میلان کرین اور سبب سیاہی کا
حرارت عظیم ہی اور سویقی بہی نخالی سے بُری ہوتی ہے اور شکل اوسکی ریزونکی مختلف ہوتی ہے سبب اوسکا یا جلنا تازہ
خون کا ہے یا گہلنا گوشت کا لیکن وہ رسوب سویقی جو بسبب گہلنے گوشت کی ہو ریزہ اوسکے کچہ بڑے اور کچہ چہوٹے
ہونگے اسلیے کہ اجزا گوشت سے جو زیادہ نازک ہین اول گہلتے ہین اور قوت حرارت سے سوکہ جاتے ہین مانند ستّو کی اور پہر جو
اجزا کہ سخت ہین وہ گہلتے ہین اور رسوب سویقی جو سفید یا دکن ہو کہ ایک قسم نیلگونی کی ہے وہ دلیل خراش اور گہلنے
اعضای اصلی کی ہی اور چوڑے چوڑے ریزہ کہ عربی مین صفایح کہتے ہین یہ بہی سویقی رسوب سے ہین اور صفایح جرب مثانہ سے
بہی ہوتے ہین اور فرق درمیان دونون کے یہ ہی کہ جو جرب مثانہ سے ہونگے گندہ ہونگے اور جو سرخ ہون یا مائل
بسیاہی وہ بسبب خون سوختہ کے ہونگے کہ طحال مین سوختہ ہوتا ہے پس اس بیان سے معلوم ہوا کہ انواع سویقی
اور صفایحی سے جو کچہ گردہ اور مثانہ سے ہو سخت بد ہی اور جسوقت رسوب سویقی مانند دانہ ارزن کے ہو سبب اوسکا
گہلنا رگونکا ہے اور جو کچہ مشابہ سونس آہن سوہان ہو سبب اوسکا گہلنا ہڈی کا ہے اور رنگ اوسکا سپید ہوگا
یا اغبر محمد زکریا لکہتا ہی کہ مینے ہرگز ایسی رسوب نہین دیکہی اور میری نزدیک یہ جو طبیبون نے کہا ہی غلط بیان کیا ہی
اسوجہ سے کہ گو ہر رگ اور ہڈی کا سخت زیادہ گوشت دلسے ہی اور اگر قوت حرارت کی اس حد کو بڑہے کہ رگ کو اور ہڈی کو
گہلا دیوے تو دل کا گوشت واسطے گہلنے کے اون دونون سے اولی تر ہے اور اگر حرارت اس حد کو پہونچے کہ دل کے

گوشت کو گھلادیوی تو پہلے ہی گھلنے گوشت دل کے بیمار ہلاک ہو جائیگا جالینوس کہتا ہی کہ جو کوئی مریض کہ گاد اوسکے
پیشاب کی سوبقی ہووی اکثر ہلاک ہو جائیگا اور اگر بعض بیمار اس گاد کے سالم بھی رہین گے تو بیماری اونکی طول کھینچیگی
اور لحمی رسوب اکثر گردہ سی آتی ہے گوشت راستی اوسمین ہوتا ہی اور جو گردہ سی نہ آوے گوشت راستی نہین ہوتا
کیونکہ گوشت اعضا کا کم گھلتا ہے مگر وہ کہ لطیف ہو اور رسوب دسمی یعنی چرب نشان گھلنی چربی اور گھلنے گوشت فربہ
کا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ رنگ دسمی گاد کا مانند زرد آب کے ہوتا ہی اور جو گاد دسمی کہ بکثرت آوی اور پیشاب سی جدا
ہو دی وہ تصور کرین کہ حوالی گردہ سی آتی ہے اور جو کم کم آوی اور پیشاب مین ملی ہوئی ہو وہ تصور کرین کہ کسی عضو بعید سے
آتی ہے اور رسوب مِدّی ریم ہوتی ہی اور ریم کو عربی مین مِدّہ کہتے ہین نشان سر اوبھارنے قرحہ کا ہی خصوصاً مجری
بول مین اور فرق درمیان ریم اور رطوبت خام کے معلوم ہے اسلیے کہ ریم گندہ ہوتی ہے اور بآسانی آپس سے
جدا ہوتی ہی اور پھر پیوستہ ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات ریم پیشاب مین شامل ہوتی ہی اور اوسکی سبب سے رنگ پیشاب کا سفید
مانند دودہ کے ہوتا ہی اور قوام اوسکا گاڑہا ہوتا ہی اور لیکن رسوب مخاطی گاڑہی اور سفید ہوتی ہے اور عربی مین
اوس گاڑہی رطوبت کو جو سر سے اوترتی ہے مخاط کہتی ہین اور سبب رسوب مخاطی کا چار قسم پر ہی ایک کثرت خلط
خام کی بدنین دوسری رطوبت خام کہ مجری بول مین ہوتی ہے اور طبیعت اوسکو دفع کرتی ہے تیسری سردی مزاج کی
چوتھی بحران عرق النسا اور وجع مفاصل کا لیکن نشان بحران کا یہ ہی کہ بیمار بعد اوسکے اوس علت سی راحت
پاتا ہے اور رسوب شعری بعضی سفید ہوتی ہی اور بعضی سرخ مشابہ بال کے اور پیدائش اوسکی اوس رطوبت سے ہی
جو بالون کی شکل ہو گئی ہے اور حرارت نے اوسمین اثر کیا ہی اور خشک کر دیا ہی اور بعضون نے کہا ہے کہ تولد اوسکا
گردہ مین ہوتا ہی اور یہ بھی کہا ہے کہ اس طرح کی رسوب باریک اور تنگ مجاری مین پیدا ہوتی ہی اور اکثر ایسا
ہوتا ہی کہ درازی اوسکی آدہ گز تک ہوتی ہے جالینوس لکہتا ہی کہ اوس سی کچھ خوف نکرنا چاہیی اور رسوب
رملی بعضی سرخ ہوتی ہے اور بعضی سفید اور رمل کو فارسی مین ریگ کہتے ہین اور ریگ پیشاب مین علامت
پتھری کی ہے گردہ اور مثانہ مین پس جو سرخ ہوتی ہے گردہ سی آتی ہے اور جو سفید ہوتی ہے مثانہ سی آتی ہے
اور رسوب رمادی یعنی گاد خاکستری دلالت کرتی ہی تین چیزون پر ایک بلغم ہے کہ مدت تک عضو مین رہے
اور بسبب دیر رہنے کے رنگ اوسکا بدلجائے اور اجزا اوسکے مانند خاکستر کے آپس سی جدا ہو جائین دوسری
ریم ہے کہ حرارت اوسکو جلا کر راکھ کر دیوی اور مثل بلغم کے ریم بھی مدت تک عضو مین رہتی ہی تیسری وقوع
احتراق سے ریم مین ذاطالت مکث یعنی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ریم بدیر عضو مین نرہے لیکن بسبب احتراق کے خاکستر
ہو جائے اور ایسی گاد درمیان سپیدی اور زرقت کے ہوتی ہی اور رسوب دموی یعنی وہ گاد جو خون کے
ساتھ ہو وی پس اگر خون پیشاب مین نیک شامل ہو نشان ضعیفی جگر کا ہی اور جو نیک شامل نہو نشان زخم مجری

بول کا ہی اور اگر پیشاب جدا ہو وے اور خون جدا نشان اس امر کا ہے کہ زخم مثانہ مین ہی اور کتاب معالجات مین مقدمہ بول الدم مین شرح اور علاج اوسکا مفصل بیان کیا گیا ہی اور جسوقت صاحب طحال کی پیشاب مین ٹکرے خون بستہ کی معلوم ہووین تو یقین کرین کہ تلی اوس سے پاک ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ مثانہ کی بیماریون مین بہت خون نہین آتا ہے اسلیے کہ رگین مثانہ کی تنگ ہین اور باریک اور چھوٹی چھوٹی اور رسوب خمیری خمیر کے ٹکڑون کے مشابہ ہی جو پانی مین بھگوئے ہون اور یہ گاد بزرگ غلیظ سپید رنگ سے اشراق ہوتی ہے دلالت کرتی ہی ضعیفی معدہ اور کہانا نہ ہضم ہونے پر اکثر اوقات سبب ایسی گاد کا بہت کہانا دودہ اور پنیر کا ہے واللہ اعلم واحکم

باب ۲۱ اکیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے گاد کی زیادتی اور کمی سے

بہت آنا رسوب یعنی پیشاب کی گاد کا بعد نضج اور بعد رقیق ہونے پیشاب کی دلیل دور ہونے اختلاط عقل اور جلد خلاصی پانی کی بیماری سے ہی لیکن رنگ رسوب کا اگر سپید ہوا امیدوار تر ہی اور اگر سرخ ہو بیماری دراز ہوگی اور جو اور کسی رنگت کی ہو خطرناک ہی اور عورتون کے پیشاب مین رنگ کمتر ہوتا ہی اور گاہ بہت اور کثرت رسوب کی پرانی بیماریون مین دلیل استفراغ مواد کی ہے اور جسوقت رسوب نیک زیادہ اوس سے ہو جو اوس آدمی اور اوس بیماری کو لائق ہی وہ دلیل اس بات کی ہی کہ جسم مین فضول ہین اور استفراغ کی حاجت ہی

باب ۲۲ بائیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے گاد کی رنگتون سے

غمامہ سیاہ اور تعلیق سیاہ اور رسوب سیاہ تینون دلیل افراط حرکت کی ہین یا دلیل عاجز ہونے طبیعت اور افراط سردی کی اور دلالت سیاہی رسوب کی بدی حال پر سخت قوی ہے مگر وہ کہ بسبیل بحران بیماریون سوداوی کے ہو اور فرق یہ ہی کہ اوس سے بیمار راحت پاتا ہی اور بہتر ہوتا ہی اور اگر گاد سیاہ ہوا اور پیشاب سیاہ نہو بہتر ہے اوس سے کہ دونون سیاہ ہون اور رسوب سیاہ کہ بیچ مین معلق ہو بہتر ہے اوس سے کہ شیشی کے تلے مین بیٹھی ہوئی ہو اور غمامہ سیاہ بہتر معلق سے ہی محمد زکریا کہتا ہی کہ نشان دینا سیاہی پیشاب کا بدی حال بیمار سے زیادہ نشان دینے سیاہی گاد کی سے ہی اور نشان دینا اوس گاد کا جو تہ مین شیشی کے بیٹھی ہو زیادہ نشان دینے سیاہی معلق سے ہی اور نشان دینا معلق کا زیادہ نشان دینے غمامہ سے ہے اور نیز وہ کہتا ہے کہ غمامہ سیاہ بوڑہون کے پیشاب مین نشان ابتری حال کا ہی اسلیے کہ وہ نشان جلنے مواد کا ہی اور بڑہاپے اور گاد سبز مقدمہ گاد سیاہ کا ہی اور جو ایسی گاد بیماریون مین ظاہر ہو سخت بد ہی اور رسوب آسمانگون نشان سردی مزاج کا ہی اور رسوب سرخ نشان غلبہ خون کا اور نشان نہ ہضم ہونے غذا اور خامی مواد کا ہے

اور اسی وجہ سی نشان درازی مرض کا ہی لیکن اکثر سالم ہی اور جسوقت سرخ گاد پیشاب سرخ اور گاڑہی ہین ہو نشان بیماری گرم کا ہی اور رسوب ریتی علامت سل کی ہی اور رسوب زرد علامت کثرت صفرا اور غلبہ حرارت اور بدی مرض کی ہی اور رسوب سفید نضج کی وقت مین ہو اور قوام اوسکا ہموار ہو نشان سلامتی کا ہی جیسا کہ ستر ہوین اور اٹھارہوین باب مین بیان کیا گیا ہی **باب ۲۳ تیئسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سی احوال بدن انسان کی شناخت مین ہی گاد کے قوام سے** گاد نیک جو قوام اوسکا ہموار اور معتدل اور چکنا ہو بہتر ہی اور گاد بُری جو نا ہموار اور پراگندہ اور نا معتدل ہو بدتر ہے **باب ۲۴ چوبیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سی احوال بدن انسان کی شناخت مین ہی گاد کی قرار کی جگہہ سے** شیشی مین سابق مذکور ہو چکا ہی کہ قرار گاہ رسوب یا تلی مین شیشی کے ہی یا بیچ مین شیشی کے یا اوپر پیشاب کے پس جاننا چاہیی کہ معلق سپید اور چکنی پختہ اور بہتر غمامہ سی ہے اور رسوب معلق بہتر وہ ہی کہ خمل اوسکے سر طرف شیشی کی جڑ کر رہین اور خمل کو فارسی مین کیسہ کہتی ہین اور اگر اوسکے خمل سر اوپر کیجانب رکھین وہ بد ہی اور نشان عدیر پکنے مواد اور دلیل درازی مرض کی ہے یا نشان اختلاط عقل کا اسلیے کہ جو اوسکے خمل سر اوپر کیطرف رکھین نشان حرارت اور چڑہنے مواد کا ہی اوپر دماغ کے اور رسوب سفید اور چکنی کہ شیشی کی تہ مین ہو پسندیدہ تر ہی اور رسوب خام اور بد برخلاف اوسکے ہی پس اسی قیاس پر غمامہ بد امید وار اور کم خطر رسوب معلق سی ہے اور معلق کم خطر زیادہ راسب سے ہی اور اطبای متقدمین نے کہا ہے کہ سوداوی اور بلغمی بیماریون مین ہر چند رسوب پیشاب مین بیٹھی ہوئی ہو وہ بدتر ہے اور جو اوپر پیشاب کے ہو بہتر ہے اور صفراوی بیماریون مین برخلاف اوسکے ہے یعنی جو نیچے بیٹھی ہوئی ہو بہتر ہے اور جو اوپر پیشاب کی ہو بدتر ہے اسلیے کہ مواد بلغمی اور سوداوی بھاری ہوتا ہے اور نیچے او ترتا ہی پس جسوقت کہ طبیعت بیمار کی طبیعت مادہ مرض کو پھیر دیوے اور اوپر کو او بھارے نشان قوت طبیعت کا ہی اور نشان اس بات کا ہی کہ طبیعت نے مواد کو پکا دیا ہی اور ہلکا کر دیا ہے اور مواد صفراوی سبک اور گرم اور آشفتہ ہوتا ہے اور میل اوپر کیطرف رکھتا ہی اور جسوقت میل اوسکا نیچے کی جانب کو نشان قوت طبیعت اور سکون علت اور نقصان حرارت کا ہے اس سبب سی نشان سلامتی کا ہی اور جسوقت کہ رسوب مواد بلغمی اور سوداوی کی بسبب فزونی حرارت غریب یا بسبب ریحون کے اوپر کیطرف سیلان کری تپ اور اور نشانیون سی خالی نہین ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پیشاب گاڑہا ہو اور رسوب اگرچہ پختہ اور متمیز ہو بسبب گاڑہی ہونے پیشاب کے اوپر ٹہری سے ہے خصوصاً اگر تہوڑی ہو اور اسی قیاس پر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ پیشاب پتلا ہو اور گاد اگرچہ خام ہو بسبب رقیق ہونے پیشاب کی شیشی کی تہ مین بیٹھی پس چاہیی طبیب کو کہ ان رموز سے خوب واقف ہووی اور جسوقت رسوب دسمی طافی ہو یا معلق یعنے اوپر پیشاب کی ہو یا بیچ مین اور مثل خانہ مکڑی کے ہو سخت بد ہی اور بہت ایسا ہوتا ہی کہ گاد مانند ابر کے ظاہر ہوا اور طبیب اوس سے خوف کری مگر کچھ

خوف نکرنا چاہیے کیونکہ وہ ابتدا نضج کی ہے اور بعد اوسکے معلق یعنی بیچ مین وہ گاد اوتریگی اور پہرتہ مین شیشی کے
قرار پاینگی اور حال بیمار کا نیک اور سالم ہوجائیگا اور رسوب معلق ناہموار اور رسوب سرخ جو شیشی کی جڑ مین بیٹھی ہوتی ہو
دونون نشانیان اس بات کی ہین کہ مواد ہنوز خام ہے لیکن طریق نضج مین ہے اور جسوقت بعد بحران کے رسوب
غمامہ ہو خطر اس بات کا ہے کہ بیماری عود کریگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رسوب معلق نشان اختلاط عقل کا ہے اور کتاب حاوی
مین مندرج ہے کہ جسوقت پیشاب مین کچھ ثفل ملاحظہ کرین ایک طرف شیشی کے مجتمع تو معلوم کرین کہ وہ نشان باد اور ریح
ہے اندر جسم کے اور اگر یہ ثفل شیشی کی جڑ مین ہو نیچے بیٹھا ہوا او نیچے کے جسم مین ہوگی اور اسی قیاس پر اگر ثفل سر بول پر ہو باد اوپر ہوگی اور
جو درمیان پیشاب کی ہو باد شکم مین ہوگی اور اگر یہ ثفل مائل بسیاہی ہو باد سوداوی ہوگی اور اگر اغبر ہو بلغمی ہوگی اور اگر سرخ ہو
خون اوپر غالب ہوگا باب ٢٥ پچیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسانکی
شناخت مین ہے وقت ظاہر ہونے گاد کے جلد ظاہر ہونا گاد کا پیشاب مین اور سپیدی اور ہمواری نشان
درست ہے پکنے مواد کے سے اور دیری علامت خامی اور ضعیفی طبیعت کی ہے جسوقت چوتھے روز غمامہ سرخ ظاہر ہو
بحران ساتوین دن ہوگا اور اگر بعد اوسکے ہو بحران چودہوین دن یا اکیسوین دن ہوگا اور چالیسوین روز اگر سبز گاد
آوے دلیل اس بات کی ہے کہ بحران نہوگا اور اگر چھٹے روز رسوب سپید اور ہموار ظاہر آوے دلیل اس امر کی ہے کہ
روز ہشتادم بحران ہوگا اور اگر غمامہ یا ثفل معلق پیشاب مین کسی مرض کے ظاہر ہو تو وہ دلیل اس بات کی ہے کہ
بحران ساتھہ خراج کے ہوگا اور لیکن شناخت احوال بدن انسان کی چگونگی شامل ہونے رسوب کے پیشاب مین اوسکے سے
ہوگی جیسے بول قیحی اور بول خون مین بیان کیا گیا ہے باب ٢٦ چھبیسوان پانچوین گفتار اور دوسری
کتاب سے احوال بیمار کی شناخت مین ہے بو سے پیشاب سے اگلے طبیبون نے کہا ہے کہ اگر
بو بول بیمار مانند بول تندرست کی نہین ہوسکتی اور اگر پیشاب بیمار کا کچھہ بو نرکھے دلیل سردی مزاج اور خامی مواد
کی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بو نہ دینا پیشاب کا تیز بیماریونمین دلیل باطل ہونے حرارت غریزی کی ہوتی ہے اور جسوقت
نشانیان پکنے مواد کی ظاہر ہون اور بو گندہ ہو تو وہ دلیل اس بات کی ہے کہ پیشاب کی گذرگاہونمین قرحہ
پڑگیا ہے یا جرب ہوگئی ہے اور ہمراہ اوسکے اور نشانیان قرحہ اور جرب کی ظاہر ہوتی ہین اور اگر وہ نشانیان نہون
تو دلیل اس امر کی ہے کہ مواد بیماریکا رگونمین سڑگیا ہے اور جسوقت پیشاب تندرست کا گندہ ہو خوف اس بات کا ہے
کہ وہ آدمی بیمار ہوجائیگا اور اگر بیمار نہو وے اور پیشاب بدستور گندہ رہے تو دلیل اس امر کی ہے کہ مواد بیماری کا اوس سے
علیحدہ ہوتا ہے اور گندہ بول خون تپ مین بغیر قرحہ پڑنے یا جرب ہونے گذرگاہونمین بول کے ہو دلیل سختی علت
کی ہے اور تیز بو دلیل سختی حرارت کی ہے اور اکثر تیز بو پیشاب مین ہوتی ہے اور صحیح حالات مین تیزی بول
کی دلیل گرمی مزاج کی ہے اور جو شے بدن کو گرم کرتی ہے بو بول کو بھی تیز کرتی ہے اسی وجہ سے بو رسوب

نیک تیز ہوتی ہے اور بوی تیز کو عربی مین حریف کہتے ہین اور ترشی پیشاب کی دلیل اس امر کی ہے کہ حرارت غریبہ
خلطون سرد پر غالب ہو گئی ہے اور اون خلطون سرد کو سڑا دیا ہے اور تیز بیمار تو نہین ترش پیشاب ہونا دلیل
بجھنے حرارت غریزی کی ہے اور نشان غالب ہونے حرارت غریبہ کا ہے اور جو نشانیان سودا کی اوسکی ہمراہ ہون
دلیل غلبۂ سودا کی ہے اور بوی زہومت پیشاب مین آنا دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت غریبہ نے رطوبت
لزج مین اثر کیا ہے اور اسکو تباہ کر دیا ہے جس طرح مچھلی مین جب گرمی اثر کرتی ہے تو بوی زہومت دیتی ہے
اور اگر پیشاب بوی شیرینی دیوی دلیل غلبۂ خون کی ہے اور تلخی بوے بول کی دلیل گرمی اور خشکی اور غلبۂ صفرا کی ہے
اور اگر بوی پیشاب کی نہایت گندہ ہو دلیل صفرا کی ہے اور اگر بیماریون سرد اور تشنج مین بوی بول گندہ اور
تیرہ ہو دلیل قوت حرارت اور بسیاری عفونت کی ہے اور جسوقت پیشاب مین بدبو بہت ہو اور سفید اور
پتلا پیشاب ہو دلیل اختلاط عقل اور نشان مرگ کا ہے اور اگر تیز تو نہین بول گندہ ہو گیا ہو اور پھر ایکبارگی بو
جاتی رہے اور حال بیمار کا بہتر ہو دلیل اس بات کی ہے کہ قوت عاجز ہوئی ہے اور طبیعت کام سے تھک گئی

باب ۲۷ ستائیسوان پانچرین گفتار اور دوسری کتاب سے پیشاب کے حال کی شناخت مین ہے سالہاے عمر مین

معلوم کرین کہ بول اطفال یعنی بچون کا پیشاب سفید
ہوتا ہے اور سفیدی اوسکی مثل سپیدی دودھ کے مائل ہوگی اور بول کودکان کہ زمانہ طفلی سے تجاوز کرین گاڑھا
ہوتا ہے اور سابق مین مذکور ہو چکا ہے کہ بول کودک پر اعتماد نکرنا چاہیے کیونکہ طبیعت اوسکی ضعیف ہوتی ہے
کہ رسوب کو پیشاب سے جدا نہین کر سکتی اور مزاج اوسکا تر اور پیشاب اوسکا تیرہ ہوتا ہے اور ہضم جسم مین کودک کے
بہت ضعیف ہوتا ہے لہذا پیشاب اوسکا رنگین نہین ہوتا اور معلوم کرین کہ اگر پیشاب کے اوپر ابر سا پھیلا ہو مضطرب
اور پراگندہ تو یقین کرین کہ وہ پیشاب کودک کا ہے اور پیشاب مردم کہل یعنی ادھیڑ آدمی کا مائل بسپیدی اور رقت کے
ہوتا ہے اور اکثر اوقات بسبب بسیاری فضول کے پیشاب اوسکا گاڑھا ہوتا ہے اور پیشاب مردم پیر یعنے
بہت بوڑھے آدمی کا نہایت سفید اور بہت پتلا ہوتا ہے بسبب سردی مزاج اور ضعیفی مثانہ کے اور بنا بر وجہ
زیادتی فضول کے گاڑھا ہوتا ہے اور اکثر وقتو نمین سپیدی اوسکی سیاہی سے خالی نہین ہوتی اور جسوقت
پیشاب بوڑھے کا نہایت گاڑھا ہو نشانی پیدا ہونے پتھری کی ہے

باب ۲۸ اٹھائیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت مین ہے فرق درمیان پیشاب مردون اور عورتون

کے معلوم کرین کہ پیشاب تندرست عورتون کا البتہ گاڑھا زیادہ اور
سپید زیادہ اور کم رونق زیادہ مردون تندرست کی پیشاب سے ہوتا ہے اسلیے کہ فضول عورتون کے
بدن مین بہت ہوتی ہین اور ہضم ضعیف ہوتا ہے اور راستہ اونکا جسم مین سے فضول دفع ہوتی ہین کشادہ

ہوتا ہی اور خرچ ہونا فضول کا اونکے منفذ بول سی بہت ہوتا ہے اسلیے کہ پیشاب عورتون کا اور اوسکا پیشاب
جسکا مزاج سرد ہو سپید زیادہ ہوگا اور یہ سپیدی بول کی بد نہین ہی اور فرق درمیان پیشاب مردون
اور پیشاب عورتون کے یہ ہی کہ پیشاب مرد کا جسوقت ہلاوین گدلا ہو جائیگا اور اکثر اوسکی کدورت
اوپر کیطرف میل کریگی بخلاف پیشاب عورتون کے کہ گدلا نہین ہونا اسوجہ سی کہ پیشاب اونکا ثفل مین
شامل ہوتا ہے جدا نہین ہوسکتا اور اگر کچھ گدلا بھی ہو جاتا ہی تو کدورت اوسکی نیچے کیطرف میلان رکھتی ہی اور سر پر
عورتون کے پیشاب کی جھاک گول ہوتی ہین اور جسوقت آدمی نے مجامعت کی ہو تو اوسکے پیشاب مین
ثفل ہوگا مانند رشتہ درہم شدہ کی اور پیشاب حاملہ عورت کا صاف ہوتا ہی اور ابر کی مانند اوپر اوسکے معلوم ہوا کرتا ہے
اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ پیشاب حاملہ عورت کا مانند آب نخود اور آب پاچہ کی ہو یعنی زردی اوسمین مائل بزرقت محسوس
ہوگی اور سر پر اوسکی ابر چھایا ہوگا اور جس طریق کا کہ ہو پیشاب حاملہ کے درمیان مین ثفل مانند روئی دھنی ہوئی کے
معلوم ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے پیشاب حاملہ مین مانند دانہ کی کوئی شے اوپر اوبھرتی ہے اور نیچے بیٹھتی ہی اور
معلوم کرین کہ شروع حمل مین زرقت شدید ظاہر ہوتی ہے پیشاب مین اور آخر حمل مین سرخی معلوم ہوتی ہی خصوصاً اگر ہلانے سے
گدلا ہو جاے تو یقین کامل ہوگا کہ آخر حمل ہے اسلیے کہ شروع حمل مین پیشاب گدلا نہین ہوتا ہے اور بعضون نے
کہا ہے کہ سر بول پر حاملہ کے اگر غمامہ ہو اس طریق کا کہ تمام روی بول کو ڈہک لیا ہو تو یقین کرین کہ پسر پیدا ہوگا اور اگر
غمامہ ایک جانب ہو دختر متولد ہوگی اور اگر غمامہ چکنا ہو لیکن مانند دانہ دانہ کی ہو دلیل علیٰ ریحون کی ہوگی اور پیشاب حاملہ
عورت کا دو مہینے تک یا تین مہینے تک پتلا اور صاف ہوتا ہی بعد اوسکے پتلا تر کچھ ہو جاتا ہی اور سر بول پر جھاک قدرے
ہوتی ہین مانند چکنی چیز کے اور بعد گذرنے مدت چار مہینہ کی مائل بسرخی ہوتا ہے اور پانچ مہینے کے بعد تیرگی ظاہر ہوتی ہے
اور جسوقت تیرگی بہت معلوم ہو دی بچہ گر پڑیگا اور اگر تیرگی شیشی کی تہ مین بیٹھی ہوئی ہو اور تھوڑی ہو وی نشان سلامتی کا ہی
اور اگر تیرگی سر شیشی پر ہو علامت ریاح کی ہی اور بچہ اوسکی وجہ سی رنج مین ہوگا اور خوف اس بات کا ہی کہ ہلاک ہو جائیگا

باب ۲۹ اونتیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سی ثمرہ بابہای گذشتہ مین ہی اگرچہ ابواب گذشتہ

مین سب طرح سی کیفیت اور احوال پیشاب کا مفصل مذکور ہی لیکن اس باب مین ایک فصل مہذب لکھی جاتی ہے جاننا چاہیے
کہ حمی یوم یعنی تپ یکروزہ مین حال پیشاب کا مشابہت احوال پیشاب تندرستون سے بعید نہین ہوتا مگر اوس حمی یوم
مین جو سبب اوسکا طعام گرم ہو واند کے پیشاب تیرہ ہوگا اور اکثر حالات مین پیشاب صاحب تپ یوم کا زرد اور پتلا ہوتا ہے
اور ثفل جو اوپر ابر سا چھایا ہوتا ہے وہ مضطرب ہوتا ہی اور اگر تپ یکروزہ مین تیرگی شیشی کے بیچ مین ہو تو وہ علامت اس بات کی
سمجھنا چاہیے کہ حمی یوم تپ عفنی پیدا کریگی اور جو وہ تیرگی زرد رنگت کی ہو حمی یوم غب ہو جائیگی اور جو سرخ ہو تپ مطبقہ سے
بدل جائیگی یعنے تپ خونی لازم ہوگی اور جو سفید ہو تپ بلغمی ہوگی اور اگر سپیدی شیشی کی تہ مین ہو تپ چوتھیا سے بدل جائیگی

اور پیشاب صاحب تپ صفراوی کا زرد ہوتا ہے اور قوام درمیان شیشی کے اور ثفل میلان طرف شیشی کی تہ کے رکہتا ہے اور یہ نشان بہتر ہے اور جو پیشاب اس تپ کا گاڑہا اور بہایت زرد ہو اور قوام سر شیشی پر ہو بیماری طول کہینچیگی اور جسوقت پیشاب تپ مطبقہ کا سرخ اور گاڑہا اور گدلا ہووے بیماری جاتی رہیگی اور جو گدلا ہو اور بہت سرخ ہو بیماری دراز ہوگی اور جسوقت پیشاب تپ بلغمی کا گاڑہا اور گدلا ہو بیماری طول کہینچیگی اور جو زرد ہو بیماری جلد دور ہوگی اور اگر پیشاب صاحب تپ ربع یعنی چوتہیا تپ والے کا صافی ہوا اور رقت کی جانب مائل ہو بیماری طویل ہوگی اور جو میل سرخی کے جانب رکہے جلد بیماری دور ہوگی اور پیشاب دق والے کا صاف ہوتا ہے مگر اندکے مائل بسرخی اور روی بول چرب ہوتا ہے اور پیشاب صاحب یرقان کا سرخ ہوتا ہے مائل بسیاہی اور جہاگ اوسکی ہمرنگ اوسکی ہوتی ہین اور پیشاب صاحب طحال کا سیاہ ہوتا ہے مگر گدلا بہت نہین ہوتا اور پیشاب صاحب درد جگر کا سرخ اور گاڑہا اور گدلا ہوتا ہے اور پیشاب درد سر والیکا سپید ہوتا ہے اندکے مائل بزردی اور پیشاب صاحب استسقا کا برنگ شراب ہوتا ہے اور پیشاب کہانسی والی کا زرد اور پتلا اور صاف ہوتا ہے اور اکثر اوسمین گاد سفید ہوتی ہے اور پیشاب صاحب درد پشت اور درد مفاصل کا سفید اور گاڑہا ہوتا ہے اور شیشی کی تہ مین ثفل مانند روئی سفید دہنی ہوئی کے ہوتا ہے

گفتار چہٹی احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے اجابت طبع سے اور اس گفتار کی گیارہ باب ہین باب پہلا چہٹی گفتار اور دوسری کتاب سے اس بات مین ہے کہ نشانیان احوال بدن کی اجابت طبع مین کتنی چیزون سے دریافت کرین

نشانیان احوال بدن انسان کی اجابت طبع مین دس چیزون سے ڈہونڈہین پہلے زیادتی اور کمی سے دوسرے قوام سے تیسرے ہیئت سے چوتہے وقت اجابت طبع سے پانچوین رنگ سے چہٹے بو اوسکی سے ساتوین جہاگ سے اوسکی آٹہوین سبکی اور گرانی اوسکی سے نوین چربی اوسکی سے دسوین باہر آنے سے ساتھ باد کے یا بدون باد کے

باب ۲ دوسرا چہٹی گفتار سے احوال بدن کی پہچان مین ہے کمی اور زیادتی اجابت طبع سے

معلوم کرین کہ اجابت طبع کو عربی مین براز کہتے ہین اور ہندی مین گوہ کہتے ہین پس حال براز کا تین حال سے باہر نہین ہے یا کمتر طعام سے ہو یا زیادہ ہو یا برابر اگر اوس قدر ہو جیسا کہ چاہیے نشان قوت اور انتہا ئے غذا کا ہے اور دلیل سلامتی کی اور اگر کمتر ہو تو دلیل اس بات کی ہے کہ ثفل طعام قولون اور آنتو مین رہ گیا ہے اور نشان ضعیفی قوت دافعہ کا ہے اور جاننا چاہیے کہ ثفل طعام وہ فضلہ ہے کہ بدن کو اوس سے حاجت نہین ہے پس بلا شبہ رہنا اوسکا آنتو مین باعث ضرر کا ہوگا اور کمی براز کے تین سبب ہین ایک یہ کہ سدہ اوس راستہ مین پڑے جنمین سے صفرا آنتون کی طرف آتا ہے اور آنتونکو ثفل اور بلغم لزج سے دہوتا ہے اور صاف کرتا ہے اور اوس فضلہ کو مستقیم آنت کیطرف واسطے دفع کے اوتارتا ہے اور مقعد کے عضلون کو آگاہی دیتا ہے تا کہ انسان اوٹھے

حاجت کی اوٹھے پس جبکہ اوس راہ مین سُدَّہ پڑگیا تو براز دفع نہو سکیگا اور قولنج پیدا کریگا دوسرا سبب کمی براز کا کڑے
ہین کہ آنتو نمین پیدا ہوتے ہین اور اوس ثفل کو جو آنتو نمین آتا ہے لیجاتے ہین اور کہاتے ہین تیسرا سبب قوت جگر کی ہی
واسطے کہینچ کیلوس کے طرف اپنے اور خون بنا دینے کے لیے اوسکے پس جسوقت اجابت طبع اور مقدار ثفل زیادہ اوس سے
ہو جبتنا کہ چاہیے تو معلوم ہوگا کہ قوت غاذیہ ضعیف ہے اور قوت دافعہ قوی ہے اور نشان اس بات کا ہوگا کہ فضلہ جسم سے
آنتو نمین اوترتا ہے اور طبیعت اوسکو دفع کرتی ہے پس اگر ثفل مین رطوبت ہو دلیل اس بات کی ہے کہ معدہ مین بلغم
بہت ہے اور اگر زرد ہو نشان اس بات کا ہے کہ جگر گرم ہے اور صفرا غالب اور اگر ثفل سفید ہو نشان سردی جگر کا
اور اگر مانند گوشت کے پانی کے ہو دلیل اس امر کی ہے کہ جگر ضعیف ہے اور جو ثفل مین ٹکڑے خون سیاہ کے ہوں
نشان اس بات کا ہے کہ رگو نمین سدہ ہے کہ خون اون رگو نمین کم گذرتا ہے اور اگر ثفل مین خلط سوداوی ہو دلیل
اس امر کی ہے کہ جسم مین اوسقدر سے زیادہ سودا پیدا ہوتا ہے جبتنا کہ تلی مین سما وے کہ جای قیام یا نشان ضعیفی طحال کا
ہے کہ سودا کو اپنی طرف نہین کہینچ سکتی اور اگر اوسمین لزج شے ہے جو مونہہ پر آنتون کے ہوتی ہے نشان اس بات کا ہے
کہ کوئی خلط تیز آنتون پر گذرتی ہے اور اوسکو لیجاتی ہے اور اوس رطوبت کو طبیب صحرورج رودہ کہتے ہین خدا تعالی نے
آنتون کو ساتھ اوس رطوبت کی قوی کیا ہے تاکہ جو کوئی خلط تیز کہ اوپر گرے گو ہر رودہ کو ضرر نہ پہونچاوے اور تیزی
اوسکی آنتون پر نہ پہونچے جس طرح سے آدمی گذر آب اور حوض کو ساتھ صحرورج کے قوی کرتے ہین تاکہ تری اوسکی
اندر اثر نکرے اور معلوم کرین کہ غذای لطیف جلد ہضم ہو جاتی ہے اور خون بنجاتی ہے اور ثفل اوسکا کم ہوتا ہے اور
غذای غلیظ سے خون کمتر بنتا ہے پس بلاشبہ ثفل اوسکا زیادہ ہوگا اور جو غذا کہ درمیان غلیظ اور لطیف کے ہو ثفل
اوسکا موافق اوسکے اندازہ کے ہوگا باب تیسرا چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال
بدن انسان کی پہچانمین ہے تری ثفل سے قوام ثفل کا چار حال سے باہر نہین ہے یا تر ہو
یا خشک یا لزج یا معتدل لیکن وہ ثفل جو تر ہو نشان اس بات کا ہے کہ جو کچھ لطافت اور تری کیلوس کی ہے
جگر مین نہین جاتی ہے اور سبب اوسکی تین ہین ایک ضعیفی جگر اور ضعیفی گذرگاہون کی جنکو ماساریقا کہتے ہین اور عاجزی
اونکی چوسنے اور کہینچنے تری سے دوسرا سُدّہ ہے کہ اون گذرگاہو نمین پڑتا ہے تیسرا سبب اوسکا نہ ہضم ہونا طعام کا
بسبب تین اسباب کے ایک یہ کہ کہانا زیادہ اوس مقدار سے کہایا جاوے جسقدر کہ چاہیے اور طبیعت اوسکے ہضم سے
عاجز آوے دوسرا سبب یہ کہ کوئی خلط معدہ پر گرے کہ طعام ناگوار یدہ کو دفع کرے اگرچہ باندازہ ہو اور طبیعت ہضم اوسکے سے
عاجز آوے تیسرا سبب رطوبات ہین کہ دماغ سے اوترین اور ثفل مین شامل ہو وین اور یہ سب رنگ ثفل سے معلوم
کرسکتے ہین یعنی اگر ثفل ہمرنگ طعام ہو دلیل ضعیفی جگر اور ضعیفی ماساریقا کی ہے اور اگر ثفل اور کوئی رنگت کا ہو تو
دلیل اس بات کی ہوگی کہ کوئی خلط اوس جنس سے کہ جیسا رنگ ثفل کا ہے شامل ثفل ہو گئی ہے جیسا کہ باب

پنجم مین بیان کیا جائیگا **باب ۴ چوتھا چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین سے خشکی ثقل سے** اسباب خشکی ثقل کے چھ ہین ایک قوی حرکتین ہین کہ بسبب اونکی رطوبتین بہت تحلیل ہوویں اور اعضا حاجتمند ہون گے کہ تری غذا کو جلد جذب کرین دوسرا سبب کثرت جاری ہونی پیشاب کی ہے تیسرا سبب بہت پسینہ چوتھا سبب اوسکا حرارت قوی ہے کہ اعضائے غذا مین پیدا ہوئی ہوا ور رطوبت کو خشک کردیا ہو پانچوان سبب اوسکا خشک غذائین نوش کرنا ہے چھٹا سبب اوسکا ضعیفی قوت دافعہ اور بدیر رہنا ثقل کا آنتو مین جیسا کہ دوسرے باب مین بیان کیا گیا ہے اور اگر بعضی سفل سے سخت اور خشک آئے اور بعض نرم اور تر سبب اوسکے دو ہین ایک یہ کہ اول آنتو مین براز خشک تہے پہر براز دوسرا اوسپر پہونچا اور قبل اسکے کہ یہ دوسرا براز بھی مائل بخشکی ہووے بسبب گرمی براز لازع کے بتعجیل دونون براز باہر نکلین دوسری یہ کہ نیچے کی آنتو مین خشک براز اڑا ہوا ہووے پہر تر براز اوپر کی آنتو سے گرے اور تر اوس نیچے کے براز کو بھی کر کے پہسلا دیوے بغیر گرنے زائد براز کے اور جسوقت قوام براز کا مختلف ہو تو نشان اس بات کا دیگا کہ کہانا ہموار نہین ہضم ہوا ہے کیونکہ ہمواری قوام ثقل طبعی دلیل قوی ہونے قوت ہاضمہ کی ہے لیکن ہمواری ثقل نا طبعی سخت بد ہے اسوجہ سے کہ وہ دلیل اس امر کی ہوگی کہ بدن کہلتا ہے اور کوئی جزو ثقل کا جزو گدازش سے خالی نہوگا اور معلوم کرین کہ بہتر وہ ثقل ہے کہ قوام اوسکا ہموار اور پیوستہ ہوا ور رنگین اور بآسانی آنتو سے باہر نکلے اور مقعد کو سوزش نہ دیوے اور اندکے مائل بزردی بھی ہوا ور سخت بانخوشبو نہوا ور بے بو بھی نہوا ور قراقر اور ریاح کے ساتھہ نہوا ور جہاگ بھی نرکہتا ہوا ور عادت کو وقت آوے اور بمقدار معتدل باہر نکلے **باب ۵ پانچوان چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن کے شناخت مین ہے رنگ ثقل سے** جسوقت کہ رنگ براز کا مائل بزردی ہوا ور قوام معتدل ہوا ور سخت گندہ نہو وہ ثقل طبعی تصور کرین کیونکہ وہ علامت اس بات کی ہے کہ کہانا خوب ہضم ہو گیا ہے اور اگر براز بہت زرد ہو نشان غلبۂ صفرا کا ہے پس اگر زردی براز کی شروع بیماری مین ظاہر ہووے نشان اس بات کا ہے کہ بیماری صفراوی ہے اور جو آخر بیماری مین زردی براز کی ظاہر ہو دلیل خارج ہونے صفرا کی ہے جسم سے اور جسوقت ثقل سبز بر آمد ہو یا رصاصی یا کوئی اور رنگ گدلا رکہتا ہو اور کہانا ہنوز کہایا نہووے کہ ثقل اوس سے رنگین ہوجاتا تو نشان اس بات کا ہوگا کہ احشا کے اندر سردی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سبب براز ہرا ہونیکا اور تر نا زنگاری خلط کا ہوتا ہے آنتون پر اور سفیدی براز کی نشان نہ ہضم ہونے طعام کا ہے اور کبہی سفیدی براز کی نشان سدّہ کا ہوتی ہے کہ اوس سدہ سے یرقان پیدا ہوتا ہے اور جسوقت ثقل ساتھہ ریم کے ملا ہوا ہو علامت سرا و بہار نے دنبیلہ کی ہے اور اگر اول ریم

آوی پھر براز خارج ہو نشان اس بات کا ہوگا کہ بیچ کی آنتوںمین دُبیلہ ہے اور اگر پہلے آوی پیچھے پیپ دلیل اس امر کی ہوگی کہ دُبیلہ اوپر کی آنتوںمین ہے اور ساتھ آنا پیپ کا براز مین دلیل دُبیلہ کی ہوگی بیچ مین آنتون کے اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ جو براز تندرست آدمی کا مانند صدید یعنی زرداب یا مانند ریم کے ہوتا ہے سبب اوسکا نزار یا ضعت کا ہے اور سیاہی براز کی مانند سیاہی پیشاب کے بد ہے اور اول مین بدتر ہے کیونکہ وہ دلیل اس امر کی ہے کہ جگر مین بڑی آفت ہے اور وہ آفت یا حرارت عظیم ہے کہ خلطونکو جو اندر جگر کے پیدا ہوئی ہین سوختہ کردیا ہے یا خلط سوداوی ہے کہ جگر مین سرئی ہے جسطرح کہ کہا تا معدہ مین تباہ ہوتا ہے اسلیے کہ جگر ضعیف ہے اور اوسکو دفع نہین کرسکتا یا تلی ناطاقت ہے کہ اوسکو جگر سے اپنی طرف کو کھینچ نہین سکتی پس بالضرور سبب سیاہی براز کا ہوگی اور رنگ اوس براز کا مانند رنگ خون سیاہ کی ہوگا کہ آنتون پر اوترتا ہے اور فرق درمیان ثفل سوداوی اور خون سیاہ کی یہ ہے کہ خون ٹھہرا ہوا ہوگا اور سرد ثفال و سودا ٹھہرا ہوا نہوگا اور رنگ اوسکا روشن زیادہ ہوگا اور مقعد کو سوزش دیگا اور ترش بو پیدا کریگا اور زمین اوس سے جوش مین اویگی اور جسوقت ثفل سوداوی آخر بیماریون سوداوی کے ہو نشان بہتری کا ہے اسلیے کہ مواد پختہ ہوگیا ہے اور طبیعت اوسکو دفع کرتی ہے اور اگر ثفل تمامی سوداہی صرف ہو سخت خطرناک ہوگا اسوجہ سے کہ باہر آنا سودای اصلی کا نشان نہایت سوختگی اور فنا ہونے رطوبت اصلی کا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سیاہی براز کی بسبب اوس طعام کے ہوتی ہے جسکا رنگ سیاہ ہو **باب ۶ چھٹا چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی پہچان مین ہے ثفل منتفخ اور ثفل مجتمع سے** ثفل منتفخ یعنی پھولا ہوا براز مانند گوبر گائے کے ہوتا ہے وہ نشان غلبہ ریحون کا ہے اور ثفل مجتمع یعنی بندھا ہوا براز کہ پانی کے اوپر ترتا ہے وہ بھی علامت ریاح کی ہے اور ثفل صاحب قولنج ریحی کا ایسا ہی ہوتا ہے **باب ۷ ساتوان چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی شناخت مین ہے بوئی ثفل سے** جسوقت کہ بوی ثفل سخت ناخوش ہو اور جو طعام کہ نوش کیا ہو پاکیزہ اور خوشبودار ہووے اور اور کوئی شے اوس طعام مین نکھائی گئی ہو کہ بوے ثفل کو ناخوش کرے مانند ہینگ اور لہسن وغیرہ کی تو وہ دلیل اس امر کی ہوگی کہ بدنمین سڑی ہوئی خلطین بہت مین اور اگر بوی ثفل ترش ہو دلیل سردی مزاج اور زیادتی بلغم ترش کی ہے **باب ۸ آٹھوان چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی پہچان مین ہے براز کی جھاگون سے** براز کی جھاگ دو چیز سے نشان دیتی ہین ایک حرارت عظیم سے کہ خلطون کو جوش دیتی ہے جیسے آگ دیگ کو جوش دیتی ہے دوسرے ریاح ہین کہ جسم مین خلطون کے ساتھ ملگئی ہین جیسے تیز اور زور شور کی ہوا دریا مین باعث موج کا ہوتی ہے اور جھاگ لاتی ہے **باب ۹ نوان چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی پہچان مین ہے باہر آنے سے ثفل کی ساتھ ریاح اور قراقر کے** جسوقت ثفل باآواز باہر آوے دلیل اس حال کی ہے کہ باد غلیظ اوسمین ملی ہوتی ہے اور اگر باآواز باریک ہو مانند آواز در کے دلیل اسکی ہے کہ ساتھ رطوبت

رقیق کے ملکی ہے اور جسوقت کہ جگر اور منفذ اوسکے کیلوس کو جذب کمتر کرین ثفل بہت ہوگا اور ایکبارگی با آواز قوی
باہر نکلیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ قوت دافعہ قوی ہووے اور ثفل کو باآواز دفع کرے اور شکم مین کسی طرح کی ریح نہو اور اگر
معدہ سرد ہو تو اوسمین ریح پیدا نہوگی اسلیے کہ ممکن نہین ہی کہ جسجگہ حرارت نہو کچھ بخار پیدا نکرے اور جسوقت کہ معدہ سخت
گرم ہو بخارات کو لطیف کریگا اور تحلیل کریگا اور ریاح باہر خروج کرین گے اور جو حرارت باندازہ ہو رطوبت تحلیل
ہوگی اور بخارات اوسمین رہینگے اور ریاح پیدا ہونگی اسلیے کہ جسجگہ حرارت قوی نہوگی ان بخارات کو لطیف نکرسکیگی
اسوجہ سے جسوقت مزاج معدہ کا سخت گرم نہو اور سرد بھی نہو ریاح پیدا کریگا پس اگر وہ ریاح اوپر کیطرف مری کی راہ سے
خروج کرین اوسکا نام ڈکار ہے اور اگر آنتون کی راہ سے نکلے ایک آواز مانند قہقہہ کے سبب اوسکا حرارت ضعیف ہے
اور رطوبت بہت اور گاڑہی اور جسوقت آواز صاف باہر نکلے تو وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ آنتین رطوبت سے
خالی ہین اور ثفل خشک ہی اور جسوقت آواز مانند آواز درکے ہو دلیل اس امر کی ہے کہ جسم مین باد غلیظ ہی ساتھ ثفل
رقیق کے اور اگر ریح شکم مین رہجائے تو شکم پھلا دیگی اور پیٹ سے قراقر کریگی اور اگر آواز قراقر کی باریک ہو دلیل موجود
ہونے باد کی ہے باریک رگونمین اور قراقر غلیظ نشان باد غلیظ کا ہے اور اگر آواز قہقہہ کے ہو دلیل اسکی ہے کہ باد غلیظ
آنتون مین ہے اور بار رطوبت ہے اور اگر آواز قہقہہ کی نہو اور گران ہو دلیل اس بات کی ہی کہ ثفل ساتھ رطوبات کے ہے

باب دسوان چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی شناخت مین سے

چربی اور لزجی ثفل سے جسوقت کہ ثفل چرب ہووے اور چربی بہت کہائی نہو دلیل پگہلنے چربی کی ہے
اور ثفل لزج دلیل گھلنے اعضائے اصلی کی بالجملہ نگاہ کرنا چاہیے تاکہ حالات ثفل کے رنگ اور بو اور قوام اور چربی اور
لزجی اور بادنا کی سے بوجہ طعام و شراب کے ہین یا نہین اگر بسبب کھانے پینے کے ہون تو معلوم کرین کہ باعث
ان حالات کا براز مین اور کوئی سبب جسم کے اندر ہی اور جسوقت براز طرح طرح کی رنگتونکا ملاحظہ کرین تو دلیل اس
امر کی سمجھنا چاہیے کہ خلطین بدن مین گوناگون ہین اور یہ باعث درازی مرض کا ہے اور مرکب بیماریونمین اکثر براز گوناگون
نکلتا ہے

باب گیارہوان چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے شرح مین اس قول بقراط کے

من کان بطنه فی شبابه لینا فانه اذا شاخ یبس بطنه ومن کان فی شبابه یابس فانه اذا شاخ لان بطنه
یعنی جس کسی کا براز جوانی مین نرم ہو تو بڑہاپے کی عمر مین خشک ہو جائیگا اور جس کسی کا براز جوانی مین خشک ہو تو
بڑہاپے کے سن مین نرم ہو جائیگا اور تحقیق اس کلام کی بسبیل اجمال اس طور پر ہی کہ جوانی ضد پیری کی ہے اور جمیع
حالات جوانی کے برخلاف بڑہاپے کے ہوتے ہین پس حال خشکی اور نرمی براز کا بھی اسی قیاس پر ہے تفصیل اس
اجمال کی اور تصریح اس مقال کی اس منوال پر ہی کہ تحقیق یقین کرین کہ سبب نرم ہونے بوڑھے کے براز کا بعد
اوس سے کہ جوانی مین خشک تھا یہ ہی کہ کیلوس معدہ سے جگر مین اوسکے کم آتا ہی اور اسباب کمتر آنے کیلوس کے

کیا جائیگا پس جبکہ شہوت طعام قوی ہو تو آدمی بسبب اوسکے طعام زیادہ اوس مقدار سے
اور جب زیادہ حاجت سے کہانا کہایا جائیگا تو جگر اوسکو اپنی طرف تمامہ کہینچ سکیگا پس
طرف رجوع کریگی اور وہ ہمیشہ یہی حال رہیگا تو لا کلام براز نرم ہوا کریگا سبب دوسرا یہ ہے کہ جگر بسبب سردی
دیر مین کہینچے اور کیلوس بہت جلد آنتون پر اوتر آئے اسوجہ سے کہ جگر بسبب سوء مزاج کے ضعیف ہو جائیگا اور مقدار حاجت کو کیلوس
سے جذب نکر سکیگا اور اگر کچھ جذب بھی کریگا تو بدیر دوسری سبب پیدا ہوتی صفرا کے معدہ مین کیلوس جلد آنتون پر اوتریگا اور
مقدار سے کہ جگر بقدر حاجت اوس سے جذب کرے اور سبب تیسرا ضعیفی قوت ماسکہ کی ہے اور باعث اوسکا سردی احشا ہے اور سبب
چوتہا قوت دافعہ کا قوی ہوتا ہے پس جس کسی کا براز جوانی مین نرم ہو کہ سبب نرمی کا اوسکی قوت شہوت طعام ہوتی ہو اور
قوت ہوگا کی بسبب سردی معدہ کی ہو تو وہ آدمی جب بوڑہا ہوگا تو سردی اوسکے معدہ کی زیادہ ہوگی یہانتک کہ شہوت
طعام باطل ہو جائیگی اور نوش کرنا طعام کا بقیاس حاجت اوسکے بدن کے کمتر ہوگا اور قوت طبیعت کیلوس کو بقدر حاجت
معدہ سے جگر کیطرف لاویگی اور جگر اوسکو کام مین لیجائیگا اسوجہ سے ثقل کمتر رہیگا اور براز خشک ہوگا اور جس کسی کے بدن مین بسبب
زیادتی پیدا ہونے صفرا کے اور گرنے سے اوسکے آنتون پر دفع ہوتا کیلوس کا جلد زیادہ اوس سے ہو کہ جگر اوسکو جذب کرے براز نرم
تو جب وہ آدمی بوڑہا ہوگا حال اوسکا برخلاف اوسکے ہو جائیگا اسلیے کہ بوڑہاپے مین صفرا کمتر پیدا ہوتا ہے اور جس کسی کا براز بسبب
ضعیفی قوت ماسکہ کے نرم ہوا اگر ساتہہ رطوبت کی سردی شامل ہو تو جب عمر بڑہاپے کی پہونچیگی سردی غالب ہوگی اور ماسکہ
بھی اوسکی بوجہ اوسکے ضعیف ہو جائیگی اسلیے کہ جسوقت مزاج ایک طرف سے بافراط ہوا اور ضعف غالب ہے تو افعال قوتون کے
باطل ہونگے اور اگر معدہ اوسکا میل گرمی کیطرف رکہے بوڑہاپے مین ماسکہ اوسکی قوی ہوگی اسوجہ سے کہ مزاج اوسکا اصل مین تر
پیدا ہوا ہے اگر تر ہوتا ماسکہ ضعیف ہوتی اور بوڑہاپے مین اگرچہ حرارت کمتر ہوگئی ہے اور مزاج سرد بافراط نہین ہوا ہے
لیکن معتدل ہوگیا ہے اور جب معتدل ہوا تو افعال قوتون کے تمام اور کامل ہون گے اور جس کسی آدمی کی نرمی براز
بسبب قوی ہونے قوت دافعہ کے ہو تو جب وہ بوڑہا ہوگا قوتین بھی اوسکی بدن کی ضعیف ہو جائینگی اور دافعہ
بھی دفع کمتر کریگی ان اسباب سے معلوم ہوا کہ جس کسی آدمی کا براز جوانی کی عمر مین نرم ہووے تو حالت پیری مین بالضرور
خشک ہوگا اور احوال براز کا کہ عمر جوانی مین خشک آتا ہووے اور بوڑہاپے مین نرم آویگا برخلاف اوسکے ہے اسوجہ سے
کہ سبب خشکی براز کا یہ ہے کہ کیلوس معدہ سے طرف جگر کی بہت آویگا اور اسباب بہت آنے کیلوس کے معدہ سے طرف جگر کے
چار ہین کہ یہ چارون ضد اون چارون اسباب کے ہین جو سبب کمتر آنے کیلوس کے ... اول
ایک کمی ہونا غذا کی ہے کہ گرمی معدہ سے پیدا ہوتی ہو اور وہ بوڑہون کی نقصان شہوت مین ... اوسکی ...
اوس سے کہ بمقدار حاجت کہایا جاوے کہ سیر ہووین اگر وہ سیری صادق نہوگی ولیکن مانند ماندگی کے ہوگی جیسے کوئی ضعیف

لونی کام کرتا ہی اور اوس کام کو بوجہ ناطاقتی کے ناتمام چہوڑ کر بیٹھہ رہی پس جسقدر غذا سی تری حاصل ہوتی تہی
بوجہ جذب جگر کے زیادہ نہ حاصل ہوگی اسلیے براز خشک نکلیگا اور نیز جوانی کی عمر مین صفرا بہت پیدا ہوتا ہی اور صفرا
کیلوس کو جلد تر دفع کر سکتا ہی جیسا کہ سابق مذکور ہو چکا ہی پس حالت پیری مین اوسقدر صفرا پیدا ہوگا کہ کیلوس کو
جلد طرف آنتون کے دفع کریگا سبب دوسرا یہ ہی کہ جگر کیلوس کو بہت جذب کری اور تری اتنی باقی نہ رہی کہ آنتونپر
اوتری اور اسوجہ سی براز خشک نہایت ہو اور سبب تیسرا یہ کہ جسوقت مزاج معدہ جوان کا خشک ہو اور سردی
اکثر حالات مین تابع خشکی کے ہوتی ہی اور سبب سردی معدہ کا جوانی مین شہوت طعام ہی جیسا کہ معلوم ہو چکا ہی
پس جب وہ بوڑہا ہو وہی ممکن ہی کہ اوسی حالت پر رہی اور نیز ممکن ہی کہ سردی بافراط غالب ہو اور قوت جاذبہ
جگر کی ضعیف ہوجاوی اور بوجہ اوسکی براز نرم آوی سبب چوتہا ضعف قوت دافعہ کا ہی اسلیے کہ بوڑہاپی مین سب
قوتین ضعیف ہوجاتی ہین گفتار ساتوین دوسری کتاب سی اوان بدن انسانی شناخت

مین ہی پسینہ سی اور اس گفتار کی پانچ باب ہین باب پہلا ساتوین گفتار سے دریافت مین اس امر کے ہی کہ پسینہ کیا چیز ہے اور کس شے سے بنتا ہی

جاننا چاہیے کہ غذا باریک رگونمین نہین پہونچ سکتی اور اندامونمین نہین گذر کر سکتی مگر ساتھہ صحبت تہوڑی پانی لغو قدرے صفرا کے اسلیے کہ پانی اوسکو روان کرتا ہی اور صفرا بقوت تیزی اور گرمی اپنی کے اوس غذا کو رگونمین پہنچادیتا ہے پہر بعد پہونچنے غذا کے طرف اعضا کے وہ پانی جو اوسمین ملا ہوا ہوتا ہے اکثر اوس پانی سے پہر آتا ہے اور گذرگاہون کی طرف پیشاب کے پہونچتا ہی اور تہوڑا سا پانی کہ اوسجگہ باقی رہجاتا ہے وہ غذا کی فاضل کے ساتھہ رگون سی باہر نکلتا ہے اور طرف جلد کے متوجہ ہوتا ہی پس اگر پانی صرف ہی بخار بنکر تحلیل ہوجاتا ہے اور مسام کی راہ سی خرچ ہوجاتا ہی کہ وہ معلوم نہین ہو سکتا اور جو پانی ہمراہ اوس فضلہ کے جو اوسمین تہا شامل ہو وہ پسینہ ہوکر نکلتا ہی اور اسیوجہ سی ہے کہ جسکے بدن مین خلط فروتی بہت ہو عرق اوسکا بو اور مزہ اوس خلط کا دیگا کہ جو خلط غالب ہی اور قدری پانی اگر فضلہ غلیظ مین ملجائے یا دخان ہو کہ تری کو پانی کے جذب کری اور بصحبت اوسکی مسام سے باہر نکلے اور ظاہر جلد پر رہجاوی وہ چرک یعنی میل جسم کا ہے کہ آدمی کے بدن پر رہجاتا ہے پس اسیواسطے طبیبون نے کہا ہی کہ پسینہ خبر دیتا ہے احوال اخلاط اور حال ہضم غذا اور حال اون فضول کی سے جو بدن انسان کے [illegible] احوال بدن کی تو پسینہ کو ڈہونڈہنی چاہین آٹھہ طرح سی دریافت کرین ایک [illegible]

[illegible]

پسینہ [illegible] باب [illegible] دوسرا ساتوین گفتار [illegible]

کتاب سے احوال بدن کی شناخت مین ہے زیادتی اور کمی سے پسینہ کی معلوم کرین کہ اسباب
پسینہ کی پانچ ہین ایک کثرت رطوبت کی دوسری رقت رطوبت کی تیسری کشادگی مسام کی چوتھی قوی ہونا قوت دافعہ کا
پانچوین ضعیفی ماسکہ کا بالجملہ بہت آنا پسینہ کا قوت کو ضعیف کرتا ہے لیکن کثرت پسینہ کی کام دفع قوت دافعہ کا ہے کہ اون
فضول کو جسکے ساتھ جسم کو حاجت نہین ہے اور رہنا اوسکا بدن کے اندر وبال ہے دفع کرتی ہے ایسا پسینہ سودمند ہے اور وہ
پسینہ جو بسبب ضعیفی قوت ماسکہ کے ہو سخت بد ہے اسلیے کہ ماسکہ فضلہ کو کہ جسم اوس سے مستغنی ہوگا ہنین رکھتی ہے لیکن
رطوبات غریزی کو نگاہ رکھتی ہے اور فرق درمیان اوس پسینہ کے جو بسبب دفع قوت دافعہ کے ہو اور اوس پسینہ مین
جو ضعف ماسکہ کے سبب سے ہو یہ ہے کہ جو کثرت پسینہ کی قوت دافعہ سے ہو بعد امتلاء کے پسینہ آوے گا اور وہ سودمند ہوگا
خواہ تندرستی مین ہو خواہ بیماری کی حالت مین خصوصاً اگر بیماری مین ایام بحران مین آوے اور بیمار بعد اوسکے راحت
پاوے اور وہ پسینہ جو ضعیفی ماسکہ کے سبب سے ہو ضرر رکھتا ہے اور بے امتلاء کے ہوتا ہے اور جسوقت تندرست آدمی کے جسم
مین پسینہ بہت جاری ہو اور کوئی سبب ظاہر نہو کہ بسیاری عرق واجب کرتا ہے تو وہ نشان اس بات کا ہے کہ غذا زیادہ
اوس سے کھائی گئی ہے کہ بدن تحمل کرے اور اگر باوجود کم کھانے غذا کے اور بدون سبب دیگر موجب پسینہ برابر جاری رہے تو معلوم
کرنا چاہیے کہ بدن مین فضول بہت ہین اور محتاج باستفراغ ہین اور کثرت پسینہ کی جمیع ایام مرض مین دلیل کثرت خلطونکی ہے
اور کثرت پسینہ کی باوجود کثرت دستون اور کثرت جاری ہونے پیشاب یا استفراغ دیگر کے نہایت بد ہے اور اسباب کمی پسینہ کے
چار ہین ایک کمی رطوبت کی دوسری خام اور گاڑہا ہونا مواد کا تیسری تنقص مسام چوتھی ضعیفی قوت دافعہ اور کم آنا پسینہ کا
باوجود علامات امتلاء کے بد ہے خصوصاً اگر سبب اوسکا ضعیفی قوت دافعہ یا غلظت اور خامی مادہ کی ہو اور اگر پسینہ سوائے
سر اور گردن اور سینہ کے اور کسی عضو پر نہ آوے تو نشان اس امر کا ہوگا کہ قوت حیوانی ضعیف ہے یا ضعیف ہوگی خاصۃً اگر پسینہ
سرد ہو سخت بد ہے اور نشان ناامیدی کا ہے خصوصاً تپون تیز اور تپون محرقہ مین اور اسباب عرق طبعی کے تین ہین ایک
قوی ہونا قوت دافعہ کا جیسا عرق بحرانی مین ہوتی ہے دوسری حرکت وقت ریاضت کی تیسری ہوای گرم کہ گرمی کے موسم
اور دہوپ مین ہوتی ہے اور اسباب ناطبعی پسینہ کی پانچ ہین ایک پگہلنا اندامونکا ہے دوسری ضعیفی قوت ماسکہ کی
تیسری ریاضت چوتھی دہوپ بافراط پانچوین نشان سختی مرض کا اور یہ عرق ناطبعی ایام بحران مین نہین ہوتا اور ان
اسباب کو اسباب عرق ناطبعی اس وجہ سے کہتے ہین کہ سب رطوبات طبعی کو خرچ کرتے ہین اور جو پسینہ کہ افراط امتلاء سے
ہو وہ بھی ناطبعی ہے اسلیے کہ اوسمین قوت دافعہ کی قوی نہین ہوتی ہے لیکن عاجزی اور گرانباری قوت کی ہے کہ
اوس بار کو نہین کھینچ سکتی اور نہین پچا سکتی اور اگر بعض اندامون سے پسینہ بہت آوے اور بعض سے کم تو وہ دلیل اس امر
کی ہے کہ مواد بیماری کا اوس عضو مین ہے کہ جس عضو سے پسینہ آتا ہے او نمین سے بعض مین زیادہ ہے اور بعض مین کم ہے اور اگر موسم
نہین ہو پسینہ ساری جسم سے آوے گا پس اسوجہ سے وہ پسینہ سرد جو سر اور گردن اور سینہ سے آوے نشان بدحالی کا ہے

اسلیے کہ وہ نشان اس بات کا ہی کہ مواد بہت ہی اور خام اور سر اور گردن مین ہی اور طبیعت عاجز ہی کہ اوسکو دفع نہین
کر سکتی باب تیسرا ساتوین گفتار سے احوال بدن کی شناخت مین ہی رنگ اور بو اور
مزہ سی پسینہ کے پسینہ زرد نشان غلبۂ صفرا کا ہی اور پسینہ سفید نشان بلغم کا ہے اور پسینہ سیاہ نشان سودا
کا ہے اور جسوقت کہ قوت ماسکہ رگون کی ضعیف ہو پسینہ مانند پانی کے ہوگا اور جسوقت کہ خون سخت بد ہو اور قابل
غذای بدن کے نہو تو اندام اوسکو قبول نکرین گے اور پسینہ مانند خون کے ہوگا اور ترشی بو پسینہ کی نشان ترشی بلغم کا ہی
اور تیزی بو کی نشان خلط صفراوی کا ہے اور گندہ پسینہ نشان عفونت خلطون کا ہے اور تلخی پسینہ کی نشان غلبۂ
صفرا کا ہے باب چوتھا ساتوین گفتار اور دوسری کتاب سی شناخت احوال مین ہے
گرمی اور سردی سے پسینہ کی عرق سرد تیز تو مین نشان اس امر کا ہے کہ جسم مین رطوبت خام بہت ہے
اور اسقدر خام اور کثرت سی ہے کہ حرارت غریزی اور حرارت تپ کی اوسکو نہین پکا سکتی اور ایک مدت درکار ہے کہ
وہ رطوبت پختہ ہو وے اور حالانکہ تپ تیز مہلت اتنی نہین دیتی ہے پس قوتین جسم کی ضعیف ہو جاتی ہین کہ اوس مواد
خام کو نہین پکا سکتین ہین اور حمی غیر حادہ یعنی وہ تپ جو تیز نہین ہی ممکن ہی کہ مہلت دیوے تا کہ طبیعت اوسکو پکاوے
اسوجہ سی سرد پسینہ تپ تیز مین بدتر ہی اوس سی جو تپ غیر تیز مین ہو اور پسینہ گرم سب تپون اور بیماریون مین امیدوار
زیادہ اور باسلامت زیادہ سرد پسینہ سی ہے واللہ اعلم و احکم باب پانچوان ساتوین گفتار
اور دوسری کتاب سی احوال بدن کی پہچان مین ہے قوام سے پسینہ کے پسینہ پتلا
نشان رقت مواد کا ہی اور پسینہ گاڑہا اور لزج نشان لزوجت اور غلظت مادہ کا ہے اور علامت درازی مرض
کی اسلیے کہ اوسکو زمانہ طویل درکار ہے کہ وہ مواد غلیظ اور لزج پختہ ہو گفتار آٹھوین کتاب دوسری سے
احوال بدن کی شناخت مین ہی حال رطوبت سی جو کہ کھانسی کی حرکت سی سینہ سے
نکلتی ہے اور اوسکو عربی مین نفث کہتے ہین اور اس گفتار نے چھہ باب ہین
باب پہلا آٹھوین گفتار اور دوسری کتاب سی اس بات کی شناخت مین ہے
کہ حال نفث کا کتنی چیزون سے دریافت کرین معلوم کرنا چاہیے کہ نفث کو ہندی مین تھوک کہتے ہین
پس احوال تھوک کا آٹھہ طرح سی دریافت کرین پہلے زیادتی اور کمی سے دوسرے رنگ سی تیسرے قوام سے چوتھے
بو سی پانچوین مزہ سے چھٹے نکلنا تھوک کا باسانی اور بدشواری ساتوین حجم اور شکل سے آٹھوین وقت نکلنے سے باب
دوسرا آٹھوین گفتار اور دوسری کتاب سی احوال بدن کی شناخت مین ہی
زیادتی اور کمی سے تھوک کی زیادتی تھوک کی نشان پختگی مواد کا ہے اور انتہا کو پہونچنا مرض کا ہے اور
کمی اوسکی نشان خامی کا ہے لیکن تھوک اگر تھوڑا تھوڑا آوے نشان اس بات کا ہی کہ طبیعت نے پکانا مواد علت کا

شروع کیا ہے اور بیماری ابتدا سے گذر گئی ہے اور ہنوز زمانہ تزاید مین ہے کہ طبیب اسکو وقت تزاید کہتے ہین اور اتحاد ال
تھوک کا آنا دلیل بخوبی پکنے مواد کی ہے اور نشان ہونے خامی مواد کا باب تیسرا آٹھوین گفتار اور دوسری
کتاب سے احوال بدن کی شناخت مین ہی تھوک کی رنگتون سے سپیدی تھوک کی یا
نشان خامی مواد کی ہی یا نشان اس بات کا ہی کہ مواد نزلہ بلغمی ہے اور فرق یہ ہی کہ اگر ابتدای مرض مین آوے اور
دشواری سے نکلے معلوم کرین کہ خامی مواد سے ہے اور اگر تھوک بآسانی نکلے اور خروج اوسکا قریب بانتہا ہوا در مرض کو
آنے اوسکے سے راحت معلوم ہو تو یقین کرین کہ نزلہ بلغمی سے ہی اور تھوک سرخ نشان غلبہ خون کا ہے یا نشان
شگافتہ ہونے کسی رگ کا ہی حوالی حنجرہ اور حلق اور پھیپڑہ اور آلات تنفس مین اور آلودگی سفید تھوک کی ساتھہ
سرخی کے دلیل سل کی ہے اور زردی تھوک کی دلالت کرتی ہے اوپر صفراویت نزلہ کے اور تھوک سبز یا نشان
سوختگی مواد کا ہی یا نشان انتہای سردی اور باطل ہونے حرارت غریزی کا ہے اور تھوک سیاہ بھی مانند سبز کے
نشان اونہین دونون امور کا ہی اور فرق اس باتمین کہ سبزی اور سیاہی احتراق سے ہے یا سردی مفرط سے
ساتھہ اون نشانیون کے جو مخصوص ہر واحد کی ہین دریافت کرسکتے ہین باب چوتھا آٹھوین گفتار
اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی شناخت مین ہی تھوک کی بو اور مزہ سے
تھوک گندہ اور بدبو نشان عفونت کا ہی اور جو تھوک کہ کچھہ بو نہ رکھے عفونت سے دور ہوگا اور شیرینی تھوک
کی یا نشان غلبہ خون کا یا نشان بلغم معتدل الطبع کا اور فرق درمیان دونون کے رنگ سے دریافت کرین
اور بے مزہ ہونا تھوک کا نشان بلغم معتدل کا ہے اور تھوک کھاری دلیل ہی کہ حرارت نے رطوبت مین اثر کیا ہے
اور ہنوز رطوبت غالب ہے اور بشدت تیزی تھوک کی کہ شوریت سے تجاوز کیا ہو نشان نہایت حرارت کا ہی اور
ترشی تھوک کی دلالت کرتی ہے کمی حرارت پر اور ناخوش مزہ نشان عفونت کا ہی واللہ اعلم باب ۵
پانچوان آٹھوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی شناخت مین ہی
قوام اور شکل سے تھوک کی پتلا تھوک نشان خامی مواد کا ہی لیکن دلیل آغاز نضج کی ہی اور تھوک
گاڑھا دلالت کرتا ہے خامی مواد پر اور بعد اسکی دینا ہی کہ مواد مین پختہ ہوگا اور تھوک معتدل درمیان رقت
اور غلظت کی دلیل تمام و کمال پکنے مواد کی ہے اور تھوک گول نشان گاڑھے ہونے مواد کا ہے اور دلیل
اس امر کی کہ قصبہ اور پھیپڑہ مین حرارت عظیم ہے اور بقراط کہتا ہے کتاب ابذیمیا مین کہ نفث بصاقی
یعنی تھوک خام جیسی کسی کو کہ تپ ہو نشان کھلنے بدن کا ہے اور پھر وہ کہتا ہی کہ اکثر مینے دیکھا ہے
کہ بعد گول آنے تھوک کی بیماری سل کیطرف مستحیل ہوگئی اور نیز وہی کہتا ہے کہ جسوقت دیکھین کہ کسی کو
گول تھوک آتا ہے اور تپ بھی ہے اور کچھہ نشانیان اختلاط عقل کی نشانیون سے شامل اوسکے ہین تو

یقین کرین کہ جلد اختلاط عقل ظہور کریگا باب چہٹا آٹہوین گفتار اور دوسری کتاب سے بیانمین وقت نکلنے تہوک کی سبب اور آسانی اور دشواری اوسکے خروج کی جسوقت نزلہ اور ذات الریہ اور ذات الجنب مین تہوک جلد آوے اور بآسانی نکلے نشان سلامتی اور قوت طبیعت اور جلد دور ہونا مرض کا ہے اور دیری اور دشواری اوسکی نشان خامی اور ضعیفی قوت اور بڑہنی بیماری کا ہے اور بہتر تہوک وہ ہے جو سپید ہو اور پختہ اور ہموار اور قوام مین اعتدال رکہتا ہووے اور کچہہ بو نرکہے اور بآسانی نکلے بغیر کہانسی سخت کے اور ابتدای مرض سے بہت بعید العہد ہو اور بدتر سب مین تہوک خام ہے اور رقیق اور ہموار کہ کہانسی سخت سے باہر نکلے اور رنگ اوسکا سیاہ یا نیلا ہو اور بو ناخوش رکہتا ہو واللہ اعلم

گفتار نوین دوسری کتاب سے احوال بدن کی شناخت مین ہے سببون سے اور اس گفتار کے تین جزو ہین جزو پہلا نوین گفتار سے عارضی اسباب کی پہچان مین ہے بطریق کلی اور اس جزو کے تینتیس ۳۳ باب ہین باب پہلا اسباب کے اجناس کے بیان مین ہے

سابق مین بیان ہو چکا ہے کہ ہر ایک کام کیواسطے ایک سبب ہے اور سبب طب کی کتابو مین اوس چیز کو کہتے ہین کہ بالذات مقدم ہو اور ہونے اوسکی سے جسم مین ایک حال نیا ظاہر ہو اور منجملہ سببون کے بعض سبب ایسی ہین کہ جسوقت کہ چاہیے اور جسقدر کہ چاہیے سبب تندرستی کا ہونگے اور جو اونکے برخلاف ہون باعث مرض کا ہونگے اور یہ اسباب چہہ جنس پر ہین کہ چہئون ضروری ہین اور آدمی بغیر اونکے قائم نہین رہ سکتا ہے اور طبیبون نے اونکا نام الاسباب الستہ رکہا ہے ایک اون اسباب ستہ سے ہوا ہے دوسرا کہانے اور پینے کی چیزین تیسرا سبب سونا اور جاگنا چوتہا حرکت اور سکون پانچوان استفراغ اور احتباس چہٹا اعراض نفسانی پس یہ اسباب اور احوال اونکے کتاب تیسری مین ذخیرہ کی کہ کتاب حفظ صحت ہے مفصل بیان کیے جائینگے انشاء اللہ تعالے عز و جل اور انواع سببون کی تین ہین ایک نوع سببون کی وہ اسباب ہین کہ جسم کے باہر سے ظہور پاتے ہین اگر اون سببون سے ایک حاصل ہو تو جسم مین احوال تازہ ظاہر ہو گا جیسا کہ بیٹہنا سورج کے نیچے یا حرکت سخت یا کوئی چیز گرم کہانا مانند فلفل اور سیر وغیرہ کے باعث تپ کا ہو اور جو کوئی زخم کہ سر پر پہونچے سبب اوترنے پانی کا آنکہہ مین یا سبب علت انتشار کا ہو اوسکو طبیب اسباب بادیہ کہتے ہین دوسری نوع سببون کی وہ اسباب ہین کہ اندر جسم کے ہوتے ہین جسوقت اونمین سے ایک حاصل ہو تو بتوسط اوسکی ایک سبب دوسرا اور احوال تازہ ظہور پاتے پہلے سببون کو اسباب سابقہ کہتے ہین اور دوسرے سببونکو اسباب واصلہ نام رکہتے ہین مثال اسباب سابقہ کی امتلا ہے اور مثال اسباب واصلہ کی یہ ہے کہ بسبب امتلا کے رگین بہر جاتین اور سدہ پیدا کرین اور وہ سدہ باعث تپ کا ہو پس طبیب کو چاہیے کہ پہلے اسباب واصلہ کو دریافت کر لیوے کیونکہ جب اسباب واصلہ کو دور کریگا تو مرض بہی ساتہہ اوسکے زائل ہو جائیگا اور اسباب سابقہ کو بہی دریافت کرے اسلیے کہ جسوقت اسباب سابقہ کو اوکہاڑ دیگا تو اسباب واصلہ بہی [illegible] سکے اور اسباب

اسباب بادیہ کوبھی اندکے ڈھونڈھی اسلیے کہ اکثر بیماریونمین بسبب اسباب بادیہ کی تدبیر اور علاج نکرنا چاہیے
جس طرح اگر کسی شخص کو کوئی زخم پہونچے جانور زہردار کے کاٹنے سے تو چاہیے کہ اوس زخم کو بڑا دین اور بدستور چہوڑ دین کہ
بند ہوجانے اور مندمل ہواور بہت اسباب ایسے ہین کہ اون سببون سے ایک حال تازہ ظاہر ہوتا ہے جیسے کہانا فلفل کا
گرمی کرے اور افیون زیادتی سردی کی کرے اور بہت ایسے سبب ہین کہ بالعرض سبب ہوتے ہین جیسے کوئی شخص
سردپانی مین داخل ہواور مسام اوسکی بستہ ہوجاتی ہین اور پوست اوسکا کثیف ہوجاتا ہے اوس سبب اوسکی حرارت بہت
زیادہ ہواور جیسے کوئی شخص سقمونیا کہا وے اور مواد صفراوی جسم سے باہر نکلے اور اوس سبب سے بدن اوسکا خشک
اگرچہ سقمونیا گرم کرنیوالی ہے مگر اسلیے کہ مادہ صفرا بدن سے جب نکلیگا تو بالعرض بسبب خشکی کا ہوگا اور سببون سے
بہت سبب ایسے ہین کہ جب وہ اوٹھ جاتی ہین تو اثر اونکا جاتا رہتا ہے اور بعضے ایسے ہین کہ اگرچہ سبب اوٹھ جائے
لیکن اثر اوسکا ایک مدت رہتا ہے اور یہ حال اوس ہنگام مین ممکن ہے کہ جب وہ سبب قوی الاثر ہواور بدن نے
اوسکے اثر کو بخوبی قبول کرلیا ہو

باب دوسرا نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببونکی شناخت مین ہے جو بدن کوگرم کرتے ہین

گرم کرنیوالے بدن کے سبب گیارہ نوع پر ہین ایک کہانے کی چیزین معتدل خواہ غذا ہو یا دوا دوسری حرکتین معتدل مانند ریاضتون اور صناعتون کی تیسری مالش معتدل چوتھی ضماد اور روغن ملنا اور سینگی لگانا پانچوین حمام معتدل چھٹی ہوای معتدل ساتوین خواب معتدل اور بیداری معتدل آٹھوین غصہ معتدل نوین شادی معتدل دسوین موسم سردی کا اور نہانا اون پانیون سے جو مسام کو بند کرتے ہین گیارہوین عفونت لیکن وہ گرمی جو عفونت سے زیادہ ہو غریب اور ناطبعی حرارت ہوگی اسلیے کہ عفونت وہ ہے کہ کوئی حرارت ناطبعی کسی رطوبت مین اثر ناطبعی کرے اور اوسکو احوال اصلی سے پہیر دیوے

باب تیسرا نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببون کی شناخت مین ہے جو بدن کو سرد کرتے ہین

وہ اسباب جو آدمی کے جسم مین سردی بڑہاتے ہین پندرہ نوع پر ہین ایک حرکت بافراط ہے کہ حرارت غریزی کو تحلیل کرتی ہے دوسری سکون بافراط کہ حرارت غریزی کو پژمردہ کرتا ہے تیسرے کہانا اور پینا بافراط باعث سردی کا کیونکہ بسبب نہ ہضم ہونی غذا کے حرارت گہٹکر جسم مین منطفی ہوجاتی ہے چوتھی نہ کہانا غذا یا بہت کم کہانا موجب سردی کا ہوتا ہے کیونکہ اوسمین رطوبات تحلیل ہونگی اور حرارت غریزی کم ہوگی پانچوین استعمال کرنا سرد غذاؤن اور سرد دواؤن کا ہے چھٹی ہوا نہایت گرم اور ضمادات سخت گرم اور غسل کرنا گرم پانیونسے مانند پانی گندک کی اسلیے کہ یہ جملہ اسباب باعث تحلیل کثیر کا ہین پس جسوقت تحلیل بہت ہوگا تو خشکی بڑہیگی اور خشکی سبب ٹوٹنے مواد حرارت غریزی کا ہے ساتوین بند ہوجانا مسام کا بوجہ افراط سردی کے اسواسطے کہ اس صورت مین بسبب جمع ہونے انجرون کے حرارت غریزی مختنق ہوگی

یہانتک کہ منطفی ہوجائیگی اورسردی جو ہراعضا مین عارض ہوگی آٹھوین استعمال طلا اورضماد سرد کا خواہ بالفعل سرد ہو خواہ بالقوہ نوین استفراغ با فراط اور کثرت جماع بھی اسی قبیل سی ہے اسلیے کہ مواد حرارت کا ٹوٹ جاتا ہی اور روح بھی استفراغ کے ساتھ تحلیل ہوتی ہی دسوین سدہ ہی اسلیے کہ جب گذرگاہین حرارت غریزی کی بند ہوجائیگی تو باعث سردی بدن کا ہوگا اور بستہ ہونا اعضا کا بھی اسی قبیل سے ہی گیارہوین اندوہ عظیم کہ وہ بھی حرارت کو فنا کرتا ہی بارہوین شادی عظیم کہ وہ حرارت کو پراگندہ کرتی ہی تیرہوین لذت عظیم مانند جماع وغیرہ کے چودہوین وہ صناعتین جو سردی بڑہاتی ہین پندرہوین خامی مواد کی

باب چوتھا نوین گفتار اور دوسری کتاب سی اون سببون کی شناخت مین ہی جو بدنمین تری بڑہاتے ہین

اسباب تری پہونچانیوالے گیارہ نوع پر ہین ایک نکرنا حرکت اور ریاضت کا اسلیے کہ اوسمین حرارت افروختہ نہوگی اور رطوبات فزونی تحلیل نپائینگی دوسرے بہت سونا بھی اسیوجہ سی باعث زیادتی تری کا ہی تیسری ترک استفراغ کہ عادت رکھتا ہو تو اوسوجہ سی فضول بدنمین باقی رہی گی چوتھی استفراغ صفرا اسلیے کہ جب صفرا کمتر ہوگا تو رطوبات کمتر دفع ہونگی اور زیادہ پیدا ہون گے پانچوین بہت غذا کھانا چھٹی غذائین تر اور میوہ جات تر بہت کھانا آٹھوین حمام معتدل خصوصاً بعد طعام نوین ہوا کہ میلان سردی کی طرف رکھتی ہو اور ضمادات سرد کہ مسامات کو بند کرین اور رطوبات کو بدنمین روک لیوین دسوین ہوا کہ گرمی معتدل کیطرف میلان رکھتی ہو گیارہوین شادی معتدل

باب پانچوان پہلے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببون کی شناخت مین ہی جو بدنمین خشکی بڑہاتے ہین

خشکی بڑہانے والے اسباب گیارہ نوع پر ہین ایک حرکت با فراط ہی اسلیے کہ حرکت حرارت کو افروختہ کرتی ہے اور رطوبتونکو تحلیل کرتی ہے دوسرے بیخوابی با فراط تیسرے استفراغ با فراط اور جماع بسیار اسوجہ سی کہ رطوبتین استفراغ سی تحلیل ہوتی ہین چوتھی نپانا غذا کا یا کم پانا غذا کا اسوجہ سی کہ تری اوس صورت مین مدد نپائیگی اور جو کچھ حاصل ہوگی تحلیل ہوجائیگی پانچوین غذائین اور دوائین خشک چھٹی بہت غصہ اور اندیشہ اور حیلہ نفسانی حرکتین حرارت کو بھڑکاتی ہین اور رطوبتون کو تحلیل کرتی ہین ساتوین سردی با فراط کہ کسی عضو پر پہونچے اور اوس عضو کو بسبب سوء مزاج سرد کے غذا کھینچنے سے باز رکھے آٹھوین غسل کرنا قابض پانیون سے نوین سدہ دسوین ضمادات گرم کہ وہ رطوبتونکو جسم کی گھلا دینگا اور تحلیل کردینگے گیارہوین بہت دیر تک حمام مین مقام کرنا کہ اوس صورت مین پسینہ بہت آویگا اور رطوبتین تحلیل ہونگی

باب چھٹا پہلے جزو اور نوین گفتار سے اون سببون کے بیانمین ہے جو اعضا کی شکلون کو بگاڑتے ہین

اسباب تباہ کرنیوالے اشکال کے دس نوع پر ہین ایک یہ کہ قوت مغیرہ یا مصورہ ضعیف ہو کہ کام اپنا جیسا کہ چاہیے تمام نکرسکے دوسرے یہ کہ وقت رحم سے نکلنے کے کوئی سبب ایسا واقع ہو کہ شکلون کو اعضا کی بگاڑ دیوے تیسرے یہ کہ وقت لیٹنے طفل کے اور ہنگام اوٹھانے اور رکھنے اور دبانے اعضا کے

طفل اور مدت پرورش مین کوئی ایسی آفت پڑی ہو جیسے کوئی زخم اور صدمہ پہونچے تقصیر یا زیادہ ہو یا پانچوین طرح طرح
بیماریان باعث تباہی شکل ہوتی ہین جیسے تشنج اور تمدد اور لقوہ اور جذام اور استرخا اور مثل اسکے چھٹے فربہی مفرط ساتوین
لاغری مفرط آٹھوین ورم نوین یا نشان پیدا ہونا اوس صورت سے ہو جیسا کہ چاہیے دسوین ہٹنا عضو کی اپنی جگہ سے
ہو اور یہ مرض بلکہ عرض الوضع کہتے ہین باب ساتوان پہلے جزو اور نوین گفتار اور دوسری
کتاب سے اسباب سدہ مین ہے اسباب سدہ دس نوع پر ہین ایک یہ کہ کوئی جزو غریب
کسی گذرگاہ مین واقع ہو جیسے پتھری کہ گرمی ادل مین پڑے اور راہ پیشاب کی بند کرے دوسرے یہ کہ ثقل بہت اور
غلیظ انتون مین جمع ہو کر خشک ہو جائے تیسرے یہ کہ ... جراحت یا گرمی ادل یا کسی اور منفذ کو
بند کردے چوتھے یہ کہ کسی گذرگاہ مین ... واقع ہو اور وہ زخم ... اور بڑھ جائے
یا گوشت زائد اوسپر آجائے اور اوسکی وجہ سے منفذ تنگ ہو جائے پانچوین یہ کہ گذرگاہ کے اندر کوئی چیز مانند
مسہ یا سوا اوسکے اور کوئی شے پیدا ہو چھٹے یہ کہ بیرون گذرگاہ کے کسی طرح کا ورم ظاہر ہو کہ وہ اوس منفذ کو
فراہم کردے ساتوین استعمال کرنا قابض دوا کا ہے کہ وہ منفذ کو تنگ کرین اور غسل کرنا قابض پانیون سے
اور سرد پانی سے کہ مسامات کو بند کرے اور یا کہ اہو ... پوست کا بسبب غبار کے اور یا جلنا ... آفتاب سے
یہ سب اسی قبیل سے ہے آٹھوین باندھنا کسی عضو کا کہ اوسکی وجہ سے منافذ بند ہو جائین نوین یہ کہ قوت ماسکہ
نہایت قوی ہو اور لیفین ترچھی کہ آلہ اوسکی ہین فراہم ہو جائین دسوین سردی شدید موجب سدہ ہے اسلیے کہ
بہت سردی جمع کرتی ہے اجزای مجری کو ہر طرف سے اور فضول سردی سے بہت فراہم ہوتے ہین پس اسی وجہ سے
موسم سردی مین سدہ اکثر پڑتا ہے باب ۸ آٹھوان پہلے جزو اور نوین گفتار سے اون
اسباب مین ہے جو راستون کو جسم کے کہولتے ہین اسباب فراخی منافذ کی چار نوع پر
ہین ایک یہ کہ قوت ماسکہ ضعیف ہو اور دافعہ قوی ہو دوسرے دوائین کہولنے والی سدون کی استعمال کرنا جیسے
عاقرقرحا اور دارچینی اور مثل اوسکے جو چیزین کہ زیل مواد اور کہولنے والی مجاری کی ہین کہ طبیب اونکو ادویہ مفتحہ
کہتے ہین تیسرے مرخی دواؤن کا استعمال مانند خطمی اور اکلیل الملک اور لادن اور مثل اوسکے جو گرم اور تر ہین
مرخیات سے چوتھے کوئی فعل کہ آدمی اوسکو بجا لاتے اور مسام اور سدے اوس فعل سے کشادہ ہو جائین اور وہ
فعل یہ ہے کہ آدمی سانس کہینچے اور ضبط کیے رہے باب ۹ نوان پہلے جزو اور
نوین گفتار سے اسباب سختی اور درشتی کی شناخت مین ہے
اسباب درشتی کے چھ نوع پر ہین ایک اشیاء زوائدہ ہین کہ اجزاے غلیظ سطح عضو کے
صاف کرتی ہین مانند سرکہ اور شہد وغیرہ کے دوسرے تحلیل کرنے والی چیزین مانند

سمندر جہاگ وغیرہ کی تیسری غذائین اور غلطین تیز جو تھی چیزین قابض ہین پانچوین دوائین اور ہوای سرد چھٹی غبار زمین **باب دسوان پہلے جزو اور نوین گفتار سے اسباب نرمی کی شناخت مین ہے** اسباب نرمی کے دو نوع ہین ایک چیزین مرج ہین مانند مسکہ اور روغن وغیرہ دوسرے چیزین محلل کہ لطیف اجزا اسطے کے تحلیل ہو جاتین اور وہ اسطرح پر ہین کہ مواد غلیظ اور درشت کو رقیق کرتی اور درشتی اوس سے دور کرتی ہین مانند شکر اور قند وغیرہ کے **باب گیارہوان پہلے جزو اور نوین گفتار سے اون سببون کی شناخت مین ہے جو اعضا کو اونکے مقام سے باہر لاتے ہین اور ایک دوسرے سے دور کرتے ہین** وہ اسباب جو اعضا کو نہاد اونکی سے باہر نکالتے ہین اور ایک عضو کو دوسرے عضو سے دور کرتے ہین چار نوع پر ہین ایک کھینچنا پٹھے اور رباط کا دوسری کوئی حرکت سخت کہ کسی عضو پر اتفاقیہ عارض ہوا اور اوس حرکت مین اعتماد اوس عضو پر کیا جائے اور وہ عضو اوس حالت مین نہاد طبعی پر استادہ ہو جیسے کسی کو کوئی حرکت ناگاہ اتفاق پڑے اور پاؤن اوسکا مڑ جائے تیسری رطوبت لزج ہے کہ عضو کو اوسکے مقام طبعی سے پھسلا دیوے چوتھے مواد بد کہ گوہر رباط یا عصب کو تباہ کرے جیسے علت جذام مین **باب بارہوان پہلے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے حرکتون ناطبعی کے اسباب کی شناخت مین ہے** ایک خشکی ہے جیسے ہچکی اور تشنج خشک کہ استفراغات قوی کے عارض ہو دوسرے فضلہ ہے کہ اوس سے تشنج امتلائی ظاہر ہو تیسرے سدہ ہے کہ راہ قوت کی روک دیوے اور قوت کو کسی عضو سے باز رکھے اور سبب پہونچنے قوت کے رعشہ اوس عضو مین ظاہر ہو چوتھے فضلہ سرد ہے کہ سردی اوسکی عضلات کو ہلا دے اور اس حرکت کو نافض کہتے ہین یعنی لرزہ پانچوین فضلہ تیز جلانے والا کہ تیزی اوسکی عضلون کو اندر سے ہلا دے اس حرکت کا نام قشعریرہ ہے یعنی رونگٹے کھڑے ہونا چھٹے یہ کہ کسی عضو مین فضول بلغمی موجود ہون اور حرارت غریزی یا ضعف ہو یا سدہ واقع ہوا ہو کہ قوت کو اوس عضو کی پہونچنے سے طرف اوس عضو کے باز رکھے اور اوس وجہ سے رطوبت مین اوس عضو کے ریاح پیدا ہون اور وہ ریاح راہ باہر نکلنے کی ڈھونڈھین اور اختلاج ظاہر ہو اور جو یہ فضلہ لطیف زیادہ یا کم ہے تو بخار بنجائیگا اور بوجہ اوسکے تمطی عارض ہوگی یعنی انگڑائی اور جو وہ فضلہ بہت ہو یا نہایت گاڑہا اور تمامی اعضا مین ہو تو ماندگی ظاہر ہوگی یعنی کلال اور تعب کہ عربی مین اوسکو اعیا کہتے ہین پس اگر یہ فضلہ کم حرکت کرے تو اعیای تمددی ظاہر ہوگا اور جو سخت متحرک ہو نافض یعنی لرزہ پیدا ہوگا **باب تیرہوان پہلے جزو اور نوین گفتار سے تفرق اتصال کے سببون کی شناخت مین ہے** اسباب تفرق اتصال کے دو جنس پر ہین ایک جنس آفتین ہین کہ باہر سے جسم کے واقع ہون جیسے کاٹنا عضو کا ساتھ تلوار کے اور کھینچنا ساتھ رسی کے اور جلانا آگ سے اور توڑنا اور کچلنا ہڈی کا دوسری جنس تفرق کی وہ آفتین ہین جو اندر جسم کے واقع ہوتی ہین اوسکی پانچ نوع ہین ایک مواد تیز اور جلانیوالا ہے کہ جس جگہ گذر اوسکا ہوگا اوس مقام کو چھیلدیگا اور جلا دیگا

دوسری خلط الکال ہی یعنے مواد کہانیوالا کہ جس عضو پر پڑی اتصال کو اوس عضو کی جدا کردیوی تیسری خشکی ہے کہ پوست کو درشت کری اور شق کردیوی چوتھے امتلای بادی ہے کہ باد حرکت کری اور تمدد اوس موضع مین ظاہر ہوا اور اجزای عضو کو جدا کردیوے پانچوین کثرت خلط کی ہے کہ درمیان اجزای عضو کی جگہہ اپنی کرے

باب ۱۴ چودہوان پہلے جزو اور نوین گفتار سے اسباب ورم کی شناخت مین ہی

اسباب ورمون کے دو جنس ہین ایک مواد دوسری ہیئت عضو کی لیکن وہ اورام جو سبب مواد کی ہون زیادتی مواد ناطبعی کی ہی اور وہ اورام جو جہت ہیئت عضو سی ہوان دس نوع ہین ایک کہ کوئی عضو ضعیف اور فضول قبول کرنیوالا ہوا اور طبیعت اوسکے گوہر کی فضول قبول کرنیوالی خلطون کی ہو جیسے پوست بدن کا کہ فضول جملہ باقی رخ اوسکی طرف رکھتی ہین جیسی پسینہ اور میل اور مواد پہوڑہ اور پہنسی اور زخمون وغیرہ کا دوسری یہ کہ گوہر کسی عضو کا ضعیف اور متخلخل اور نرم ہوا اور بوجہ اوسکے فضول کو قبول کرے جیسی گوشت گدون کا کہ کان کے پیچھے ہے اور جیسی بغل اور ران کی جڑ تیسری کوئی عضو ایسا ہو کہ گذرگاہین اوسکی جنمین مواد آتا ہووی چوڑی زیادہ اون گذرگاہون سے ہوجائین جن گذرگاہونمین سی مواد باہر نکلتا ہے پس بوجہ اوسکی مواد اوس عضو مین زیادہ جمع ہوگا چوتھی کوئی عضو ایسا ہو کہ ورد دوسرے عضو کے نیچے نہاد اوس عضو کی خلقتی ہو پانچوین کوئی عضو کو چاک ہوا ور اوسمین گنج مواد کا نہو کہ رخ جس طرف کری چھٹے یہ کہ کوئی عضو ضعیف ہو یا کوئی آفت اوسپر پہونچی ہو کہ بوجہ اوسکے وہ غذا جو اوسکو ملتی ہے ہضم نکرسکے اور حاجت ہو ساتوین کوئی زخم کسی عضو پر پہونچے اور بوجہ اوسکے مواد اوسمین محتقن ہوجائے آٹھوین کوئی عضو ہو کہ ریاضت سی بے نصیب نیاوی اور بوجہ اوسکے مواد اوسمین سے کم تحلیل ہو نوین یہ کہ مزاج کسی عضو کا گرم ہو کہ مواد کو اکثر جذب کری جیسے گوہر گوشت کا یا گرمی کہ کسی درد یا کسی حرکت سخت یا کسی ضماد گرم یا غذا اور دوائی گرم سے پیدا ہو دسوین یہ کہ کوئی عضو شکستہ ہوجائے اور درد اوس سے اوٹھے اور بسبب درد کی ورم پیدا کرے اور ایک گروہ نے گمان کیا ہے کہ ہڈی ورم نہین قبول کرتی ہے مگر درست یہ ہی کہ سب ہڈیان اور دانت ورم کو قبول کرتے ہین اسلیے کہ سب ہڈیان اور دانت نشو و نما اور عفونت قبول کرتے ہین پس اسی طریق پر ورم کو بھی قبول کرتے ہین

باب ۱۵ پندرہوان پہلے جزو اور نوین گفتار سے درد کے اسباب کی شناخت مین ہے

جاننا چاہیے کہ درد خبر پانا ہی حال ناطبعی سے اور اسباب درد کی دو جنس ہین ایک تغیر ہے مزاج مین کسی عضو کے کہ ناگاہ ایکبار کی مزاج اوسکا متغیر ہوا اوسکو سوء مزاج مختلف کہتی ہین دوسری تفرق اتصال ہے اور معنی سوء مزاج مختلف کی یہ ہین معلوم کرین کے واسطے کہ ہر عضو کے ایک مزاج ہی خاص اور متمکن پس جسوقت وہ مزاج متمکن ایکبارگی متغیر ہوجائے اتفاقاً اور کوئی مزاج غریب برخلاف اوسکی ظاہر ہو مثلاً اگر مزاج عضو کا سرد ہو گرم ہوجائے یا گرم ہو سرد ہوجائے تو قوت حساسہ اوس عضو کی ظاہر آنے سی اوس مزاج غریب کی آگاہی پاویگی اوس آگاہی کا نام درد ہی اور سوء مزاج مختلف اوس مزاج غریب کو کہتی ہین اور جاننا چاہیے کہ سوء مزاج کی دو نوع ہین ایک مختلف ہی جو ابھی ذکر اوسکا ہوچکا ہے دوسرے

سوء مزاج متفق ہی اور متفق اوسکو اسواسطے کہتی ہین کہ حس کو الم اوسکے سی آگاہی نہین ہوتی ہی ایک مزاج ہوتا ہی غریب
کہ بتدریج متمکن ہوتا ہی اور اوس مزاج اصلی کو باطل کرتا ہے اور جو مانند مزاج اصلی کے قائم مقام ہو جاتا ہی اور جگہہ اوسکی
قرار پاتا ہی اسوجہ سی حس اوس عضو کی الم اوسکے سی آگاہی نہین پاتی یعنی حس اوس شئے سی جو اندک اندک متمکن ہوتی ہو
منفعل نہین ہوتی لیکن اثر اوس حال کا قبول کرتی ہے جو برخلاف اوس احوال کے ہو اور ناگاہ وہ حال اوسپر
عارض ہو کہ اوسکو احوال اپنی سے متغیر کر دیوی اسیوجہ سی تپ دق والا حس نہین پاتا ہے جس طرح صاحب تپ غب حرارت تپ
حس پاتا ہی باوجودیکہ حرارت تپ دق کی زیادہ حرارت تپ غب سی ہوتی ہے لیکن فرق یہ ہی کہ حرارت دق کی محکم
اور بتدریج قرار پاتی ہے اور گوہر اعضای اصلی مین متمکن ہوتی ہے اور حرارت غب کی ایک حرارت ہی غریب اور ضد
اور اتفاقیہ ایکبارگی اون اعضا پر پہونچتی ہے کہ مزاج اصلی اونکا اپنی مقام پر ہونا ہے اور جب وہ تپ دور ہو جاتی
ہی اور مزاج غریب باطل ہو جاتا ہے اور مزاج اصلی اپنی جگہہ پہر آتا ہے تو الم مزاج غریب سی آسودہ ہوتا ہی اسلیے کہ
حرارت غب کی حرارت غریب ہی اور اوس عضو مین اثر کرتی ہے جسکا مزاج اصلی قائم ہے پس جب وہ ایکبارگی
اتفاقیہ ظاہر ہو تو الم اوسکا ظاہر زیادہ ہوگا اور حرارت دق کی بتدریج قرار پاتی ہے اسوجہ سی اثر اوسکا ظاہر
نہین ہوتا مثلاً جسوقت کوئی آدمی تندرست حمام مین جاوی اور پہلے درجہ کے نیمگرم پانی سے نہاوی تو بدن
اوسکا بالضرور اوس پانی سے حس پائیگا اسلیے کہ وہ پانی اگرچہ نیمگرم ہے مگر نسبت اوسکے پوست کی زیادہ گرم ہی
اور یکایک بدن پر پہونچا ہے اور جب ایک ساعت دوسرے درجہ مین حمام کے توقف کری اور ساتھہ
حرارت حمام اور گرم پانی کے عادی ہو جائے اور پوست اوسکا زیادہ اوس پانی پہلے سی گرم ہووے پہر اگر
اوس پانی سی یکایک قدری بدن پر گراوین تو پوست اوسکا اوس سے تہرتہرائیگا اور حس سردی کی پائیگا اسلیے کہ
مخالف اوسکی حال کے ہی اور یکایک پہونچا ہی جب یہ بات معلوم ہو چکی تو جاننا چاہیے کہ اگرچہ سبب حس الم کا
سوء مزاج مختلف ہی لیکن ہر ایک سوء مزاج مختلف سبب حس الم کا نہین ہے کیونکہ سبب بالذات سوء مزاج
گرم ہے اور سوء مزاج سرد لیکن سوء مزاج تر کسی طریق سے موجب الم نہین ہی اور سوء مزاج خشک بعرض سبب
الم کا ہے اسوجہ سی کہ مزاج گرم اور سرد دونون فعل کنندہ ہین اور طبیب اون دونون کو کیفیتان فاعلتان
کہتی ہین معنی اس کلام کے یہ ہین کہ مزاج گرم اور مزاج سرد ہر ایک اصل ہی اثر کرنیوالا اور فعل ظاہر لانے والا ہے
اور مزاج خشک اور مزاج تر ہر ایک فرع ان دونون اصل کا ہی اثر قبول کرنیوالا کیا نہین دیکھتے ہین کہ جسوقت گرمی
شدید ہوتی ہی تو خشکی باطاعت اوسکی پیدا ہوتی ہی اور جسوقت کہ مزاج سردی کا دراز ہو تری باطاعت اوسکی
پیدا ہوتی ہے اور تمامی تحقیق ان امور کی ذمہ طبیب کے نہین ہی لیکن متعلق علم فلسفہ کے ہی اور معنی اس قول کے جو
ہم ابھی کہہ چکے ہین کہ سوء مزاج خشک سبب حس الم کا بعرض ہی یہ ہین کہ چونکہ سوء مزاج خشک عضو کو جمع کرتا ہی

اور عضو کی کنارون پر تفرق اتصال ظاہر ہوتا ہی تو وہ عضو حس الم کی پاتا ہی بالذات تفرق اتصال سی اور بالعرض
مزاج خشک سی اور جالینوس کے نزدیک سبب ذاتی حس الم کے واسطے تفرق اتصال ہی اور بجز اوسکے کوئی سبب
دوسرا نہین ہی اور وہ کہتا ہی کہ حس الم کی سوء مزاج گرم اور سرد سی بھی بسبب تفرق اتصال کے پائی جاتی ہی اسلیے کہ
گرمی محلل ہی اور تحلیل باعث تفریق ہی اور سردی اجزای عضو فراہم کرتی ہی اور جبکہ کوئی ایک جزو دوسری جزو سے
نزدیک زیادہ ہووی تو بضرورت اور کسی دوسری جزو سے دور ہوگا اور یہ ہی تفرق اتصال ہی اور وہ ہی موجب حس
الم ہے نہ مزاج سرد اور محسوسات کی معاملہ مین ہی جو اسکو ناخوش معلوم ہووین وہ کہتا ہی کہ سبب اوس ناخوشی کا
تفرق اتصال ہی جیسے حس بینائی کی دکھنی سپیدہ روشنائی کے بسبب تفرق اتصال کے خیرہ ہوتی ہے اور سبب
ناخوش آنی سیاہی مفرط کا حس بصر مین فراہم ہونا نقبہ نور کا اور جمع ہونا آنکھ کے اجزا کا ہی کہ تفرق اتصال
لوازم اوسکے سی ہے اور حس ذوق کو ترشی اور شوریت بھی بسبب تفرق اتصال کے خوش معلوم ہوتی ہی
اور عفوصت یعنی بکھٹی چیز بسبب قبض کے ناخوش معلوم ہوتی ہی اسلیے کہ تفرق اتصال لوازم قبض سے ہے
اور بویائی کی حس مین بھی وہ ہی کہتا ہی اور حس سماعت کی معاملہ مین بھی وہ کہتا ہی کہ الم سمع کا آواز
قوی سے بسبب تفرق اتصال کے ہوا کرتا ہی پس تحقیق اسکی فیلسوف کی ذمہ ہی لیکن اسقدر معلوم کرنا چاہیے کہ
تفرق اتصال سطح متصل ہموار مین نہین ہوتا ہے اور حس الم کی ہموار مین ہوتی ہی پس یہی درست ہی کہ سبب
الم کا سوء مزاج ہی نہ تفرق اتصال اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ درد بسبب زیادہ ہونی درد کا ہوتا ہی اسلیے کہ حرارت
حرکت کرتی ہے بسبب درد کی اور بوجہ متحرک ہونی حرارت کی مواد اندر اوس موضع کے زیادہ جذب ہوتا ہی
اس سبب سے درد کی شدت زیادہ ہوتی ہے اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ بعد موقوف ہونی درد کے خارش
باقی رہجاتی ہے اور طبیب جاہل واسطے امتناع کے مشغول ہوتا ہے اور وہ باعث زیادتی مضرت کا
ہوتا ہے **باب سولھوان پہلے جزو اور نوین گفتار سی الم کی قسمون مین ہی اور سبب**
ہر ایک کا الم کی قسمین پندرہ ہین ایک الم خارش کا ہی دوسری وہ الم ہے کہ کوئی چیز کھرکھری اوس
موضع مین پہونچتی ہے عربی مین اوسکو خشونت کہتے ہین تیسرے الم ہے خلندہ یعنی چبھنیوالا عربی مین اوسکو نخس
کہتے ہین چوتھی وہ الم ہے کہ گویا موضع کو دبوچتا ہی اوسکو ضاغط کہتے ہین پانچوین وہ الم ہے کہ گویا اوس
عضو کو کھینچتا ہی عربی مین اوسکو ممدد کہتے ہین چھٹو وہ الم ہے کہ گویا اوس موضع کو آپس سی جدا کرتا ہے
اوسکو مفتح کہتے ہین ساتوین وہ الم ہے کہ گویا اوس مقام کو توڑتا ہی اور عربی مین مکسر کہتے ہین آٹھوین
گویا ضعیفی اوس عضو مین ظاہر ہوتی ہی عربی مین اوسکو مرخی کہتے ہین نوین وہ الم ہے کہ گویا کوئی برمے سے
سوراخ کرتا ہے اوسکو عربی مین ثاقب کہتے ہین دسوین ایسا درد ہی کہ گویا کوئی جوال دوز یعنی سُتاری

چبھوتا ہی عربی مین اوسکو سلی کہتے ہین گیارہوین گویا کہ وہ عضو سو گیا ہی عربی مین اوسکو خدر کہتے ہین بارہوین وہ الم ہے کہ گویا کوئی چوٹین مارتا ہے عربی مین اوسکو ضربان کہتے ہین تیرہوین الم ہے ساتھ گرانی کی عربی مین اوسکو ثقل کہتے ہین چودہوین انواع ماندگی ہے اور عربی مین اعیا کہتے ہین پندرہوین الم گزندہ ہی عربی مین لذاع کہتے ہین لیکن سبب خارش کا خلط ہوتی ہے شور یا تیز کہ عربی مین حریف کہتے ہین لیکن وہ خارش جو بسبب خلط حریف کی پیدا ہو سوزان تر اوس خارش سے ہی جو کہ خلط شور سے پیدا ہووے اور سبب خشونت کا گزرنا خلط تیز کا ہی یا کسی چیز کھرکھری کا مثل ریگ کی کہ گردہ مین پیدا ہوا اور وہ گردہ سی طرف مثانہ کی آوے اور پیشاب کی راہ سے گذر کرے اور سبب الم ناخس کا تفرق اتصال ہے بسبب مادہ فزونی کی کہ جھلی کو عضو کی چوڑا مین سی کھینچتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ درد ناخس اور اور قسمین آلام کی ہرگی عضو ہموار مین ہوتی ہین اور کبھی ہموار مین نہین ہوتی ہین اور ناہموار مین ایسی ہوتی ہین کہ عضو یکسان نہین ہوتا ہی بلکہ مرکب ہوتا ہے بعضی اجزا عضو کی صلب ہوتی ہین اور بعضی نرم یا اسواسطے ہی کہ حس عضو کی یکسان نہین ہوتی کوئی جزو حساس زیادہ ہوتا ہی اور کوئی جزو عضو کا حساس نہین ہوتا یا کسی کو کوئی آفت پہونچتی ہی اور کسی جزو کو نہین پہونچتی یا حرکت کرنا جھلی کا اوس جزو کی یکسان نہین ہوتا اور سبب الم ممددی کا باد یا خلط ہی کہ پٹھے اور عضلہ کو کھینچتی ہے اور سبب الم ضاغط کا خلط کثیر ہے یا ریح کثیر کہ عضو مین جمع ہوتی ہے اور جگہہ عضو پر تنگ کرتی ہی اور سبب الم مفتح کا مواد ہی کہ درمیان عضلون اور گوشت اور جھلیون کے جمع ہوتا ہی اور جھلیون اور عضلون کو کھینچتا ہی اور سبب الم مکسر کا مواد ہی یا ریح ہی کہ درمیان ہڈیون اور جھلیون کے موجود ہویا موجب اوسکا سردی ہے کہ اون جھلیون پر پہونچے اور اونکو دباوے اور الم اوسکا ہڈیون پر پہونچے اور سبب الم رخو کا مواد ہی کہ گوشت عضلہ مین جمع ہوتا ہے اور وہ عصب مین نہین پہونچتا ہی اور وہ الم ہے نرم اور آہستہ اسوجہ سی کہ مواد اوسکا نرم عضو مین ہوتا ہے کیونکہ اندامون کے اجزا مین سے گوشت عضلہ کا زیادہ نرم ہے اور سبب الم ثاقب کا مادہ کثیر اور غلیظ ہی یا ریاح غلیظ ہی کہ عضو مین جمع ہوجاتی ہے اور سبب خدر کا یا سردی مزاج عضو کی ہے یا سدہ ہی کہ روح کے گذرگاہ کو بند کرتا ہے اور سبب الم ضربانی کا ورم ہی گرم یا سرد یا سخت یا نرم کہ نزدیک اوسکی شرائین ہووین کہ جسوقت وہ شرائین حرکت کرتی ہین تو بسبب ورم کے الم ضربانی عارض ہوتا ہے اور سبب الم ثقلی کا ورم ہے اوس عضو مین کہ گویا اوسکا حس کہتا ہووی مانند پھیپھڑہ اور جگر اور گردہ اور تلی کے پس بسبب ورم کے معالیق عضو کو کھینچتی ہین اور حس ثقل کی ظاہر ہوتی ہے یا ورم ہے عضو حساس مین لیکن سختی علت کی اوس عضو کی حس کو باطل کرتی ہی جیسی سرطان کہ فم معدہ مین ہو پس بوجہ اوسکے بیمار حس گرانی کی پاوے اور حس الم کی نپاوے اور سبب الم اعیا کا اور انواع اوسکے تیرہوین باب کی آخر مین اس گفتار سی بیان کیے گئے ہین اور سبب لذع کا خلط تیز ہے باب اٹھارہوان ہی جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سی شناخت مین ہی سبب دریافت ہونی الم اور سبب دریافت ہونی لذت کا ہی اور شناخت ہر

سبب اوس لذت کی جو خارش سے پیدا ہوتی ہے لیکن ادراک الم دریافت کرنا حال منافی کا ہے یعنے اوس حال کا کہ جو بدن انسان کے ناموافق ہو اور ادراک لذت دریافت کرنا حال مناسب اور ملائم کا ہے یعنے اوس حال کا کہ جو بدن انسان کے موافق ہے اور سبب ادراک دونکا یہ ہو کہ یکایک جسم انسان پر عارض ہوا اور خارش الم سے کہ خلط تیز یا شور سے پیدا ہوتی ہے پس جب آدمی کھجاتا ہے تو مسام کھلجاتے ہین اور خلط تحلیل ہوتی ہے اور بسبب اوس تحلیل کے الم زائل ہوجاتا ہے اور جو کہ تحلیل ہونا خلط کا کھجلانے سے ایکبارگی ہوتا ہے تو اس سبب سے آدمی لذت پاتا ہے اسلیے کہ تحلیل خلط تیز یا خلط شور کی حال ملائم اور مناسب ہو اور ادراک لذت خارش سے ادراک اوس حال ملائم کا ہے

باب ۱۸ اٹھارہوان پہلی جزو اور نوین گفتار سے احوال ناطبعی کی شناخت مین ہو جو درد سے پیدا ہوتے ہین

معلوم کرین کہ سب طرح کے قوت کو باطل کرتے ہین اور اعضا کو اپنے کام سے باز رکھتے ہین اور مانس کو احوال طبعی سے پھیر دیتے ہین لیکن عضو دردمند پہلے گرم ہوتا ہے بسبب جمع ہونے مواد اور ریح کے اور روح تحلیل ہوتی ہے

باب ۱۹ اونیسوان پہلی جزو اور نوین گفتار سے احوال طبعی اور ناطبعی کی شناخت مین ہے جو حرکتون سے پیدا ہوتے ہین

احوال طبعی جو حرکت سے پیدا ہوتی ہین چار ہین ایک بھڑکنا حرارت کا دوسری نضج یعنی پکنا خلطونکا تیسرے تحلیل چوتھی خلطین اور قوت اندا ہونکی اور احوال ناطبعی بھی چار ہین ایک انواع اعیا یعنی قسمین ماندگی کی دوسرے درد تمدد تیسرے درد مفتح چوتھی تحلیل افراط کہ بسبب افراط تحلیل کے ضعف قوت اور نقصان حرارت پیدا ہوگا

باب ۲۰ بیسوان پہلے جزو اور نوین گفتار سے احوال ناطبعی کی شناخت مین ہو جو ریحون سے پیدا ہوتے ہین

ریاح خالی عضو مین مانند معدہ کی درد تمددی اور قراقر پیدا کرتی ہین اور میان طبقون اور لیفون عضو کی مانند آنتون کے درد ہای ثاقب پیدا کرتی ہین جیسی قولنج ریحی مین ہوا کرتا ہو یا ریاح درمیان مین لیفون اور عضلون کے موجود ہون یا درمیان مین گوشت عضلا اور جھلیون کے ہون یا درمیانمین ہڈیون اور اوسکی جھلیونکو قرار پاتین یا درمیان مین گوشت اور پوست کے ہون اور ہر ایک بموجب رقت اور غلظت اور زیادتی اور کمی مواد کے اور لائق سختی اور نرمی اندام کے درد پیدا کرے

باب ۲۱ اکیسوان پہلے جزو اور نوین گفتار سے اسباب تخمہ اور امتلاکے بیان مین ہو

اسباب تخمہ اور امتلاکے دو جنس ہین ایک جنس کے اسباب بیرونی ہین اور دوسری جنس کے اسباب اندرونی ہین لیکن اسباب بیرونی چار نوع پر ہین ایک بہت کھانا طعام اور شراب کا اسوجہ سے کہ کثرت اوسکی جسم مین نرمی زیادہ کرتی ہو کہ بدن کو اوسکی احتیاج نہین ہو اور قوت ہاضمہ ہضم اوسکے سے عاجز آتی ہے اور بوجہ اوسکے امتلا حاصل ہوتا ہے دوسری بہت حمام کرنا غذا سے پہلے یا بعد غذا کے کہ بسبب اوسکی تصرف طبیعت کا طعام مین تباہ ہوجاتی اور تخمہ حاصل ہو تیسری وہ سبب ہین کہ تحلیل کو باز رکھتے ہین جیسی ریاضت نکرنا اور استفراغ نکرنا اور مانند اوسکے چوتھے تدبیر غذا اور اسباب اندرونی

تین نوع پر ہین ایک ضعیفی قوت ہاضمہ دوسری ضعیفی قوت دافعہ یا قوی ہونا قوت ماسکہ تیسری تنگی رگون اور گذرگاہون

فضلون کی

باب ٢٢ بائیسوان پہلا جزو اور نوین گفتار سے اسباب ضعیفی اعضا کی شناخت مین ہے

اسباب ضعیفی اعضا کی پانچ نوع کے ہین ایک یہ کہ جرم عضو اور گوہر اوسکا ضعیف ہو دوسرے یہ کہ روح کہ مرکب قوتون کی ہے ضعیف ہو اور باطاعت اوسکے قوت بھی ضعیف ہو جاتی تیسرے یہ کہ قوت خود ضعیف ہو اور نیز باطاعت دوسری کے چوتھے یہ کہ آفرینش گوہر عضو کی نازک اور ضعیف ہو پانچوین یہ کہ کسی عضو مین کوئی مرض ہو امراض ترکیب سے اور وہ عضو بسبب اوسکی ضعیف ہو جاتی ہیلن ضعیفی مطلق یہ ہے کہ بافتگی اور پیوستگی پٹھون کی عضو کی سست ہو جاتی ہے اسلیئے کہ افعال اعضا کے جو کچھ طبعی ہین اور جو کچھ اختیاری ہین سب ساتھ قوت لیفون پٹھون کے ہین کہ بافتگی اور پیوستگی اور مہا دپٹھون کی لیفون سے ہے چنانچہ تشریح مین بیان ہو چکا ہے کہ قوت جاذبہ اون پٹھون کی لیفون مین ہے جو درازی مین رکھی ہوئی ہین اور قوت ماسکہ اون لیفو نمین ہے کہ ترچھے رکھی ہوئی ہین اور قوت دافعہ اون لیفو نمین ہے جو عرض مین رکھی ہوئی ہین اور یہ لیفین تینون طرح کی برہم رکھی ہوئی ہین اور ایک دوسرے سے بنی ہوئی ہین پس جسوقت بافتگی ان لیفون کی سست ہو جاتے تو ضعیفی مطلق حاصل ہوگی اور حال اوس عضو کا مانند احوال جامہ کے ہے کہ بہت دہو ڈالا اور پرانا کہنہ ہونے سے بوسیدہ ہوتا ہے اوسکو عربی مین تہلہل کہتے ہین اور سبب ضعیف ہونی گوہر عضو کا سوء مزاج محکم ہے خصوصا سوء مزاج سرد کہ حس عضو کو باطل کرتا ہے اور وہ عضو مانند خفتہ کے ہو جاتا ہے عربی مین اوسکو خدر کہتے ہین اور سوء مزاج گرم بھی عضو کو ضعیف کرتا ہے اسلیئے کہ روح اور عضو کے مزاج کو تباہ کرتا ہے اور سوء مزاج خشک منافذ کو یعنی راستون کو بدن کے فراہم کرتا ہے پس راہ قوتون کی بسبب اوسکی بند ہو جاتی ہے اور سوء مزاج تر اعضا کو نرم کرتا ہے اور نرمی سے سستی پیدا ہوتی ہے اور جسوقت سوء مزاج تر ساتھ مواد غلیظ کے ہو سدہ پیدا کرتا ہے اور راہ قوتون کی بند کرتا ہے پس سبب روح کے ضعیف ہو جانی کے دو طرح پر ہین ایک سوء مزاج دوسرے تحلیل بہت اور طرح طرح کے استفراغات قویہ اور ایک اور طریق سے اسباب ضعیفی کے بارہ نوع پر شمار کیے جاتے ہین ایک سوء مزاج دوسری تباہی ہوا کی تیسری تباہی پانی کی چوتھے غذائین بد پانچوین بوی ناخوش اور ایکٹرہ استادہ پانیون کے اور تباہ اور خراب پانیون سے اور دہنوان اور بخارات زہرناک کہ ہوا مین شامل ہون چھٹے استفراغ مفرط اور کہلنا پانی کا علت استسقا مین اور ایکبارگی باہر کرنا جیسی دنبلہ بہت چیرنا اور بہت ایکبارگی باہر نکالنا اور ریاضت بکثرت اور پسینہ بافراط یہ سب منجملہ استفراغات کی ہین ساتوین درد سخت مضعف ہے اسلیئے کہ درد مزاج کو بھی متغیر کرتا ہے اور روح کو بھی تحلیل کرتا ہے اور درد آنتون اور معدہ مین اور حوالی دل مین زیادہ اثر کرتا ہے آٹھوین تپ اکثر طرح کی مزاج کو متغیر کرتی ہے اور نیز تحلیل نوین باعث ضعف کا غذا نپانا اور نکھانا دسوین یہ کہ ضعف ایک عضو کا سبب ضعف تمام جسم کا ہو جیسی ضعف فم معدہ سخت مضعف بدن ہے

کہ تھوڑی سبب سے دل اور دماغ اوسکا احوال اپنی سے متغیر ہوتا ہے گیارہوین یہ کہ کوئی شخص بہت بیماریان اوٹھاوے اور بوجہ اوسکے ضعیف اور ناطاقت ہوجاوے بارہوین یہ کہ پیدایش کسی عضو کی ضعیف اور نازک زیادہ ہو جیسے دماغ اور پھیپھڑہ کی خلقت اور اوس سبب سے فضول کو اور اندامون کے جو قوی الخلقت ہین قبول کرے اور معلوم کرین کہ خدا تعالی نے دماغ کو اسی واسطے تمام جسم کے اوپر رکہا ہے بسبب اوسکی نازکی اور نرمی کے ورنہ ہمیشہ فضول سب اعضا کی اوسپر گرتے اور دماغ اونکو دفع نکر سکتا اور قوتین اوسکی سب تباہ ہوتین اور تمامی افعال دماغی با آفت ہوتے

باب تیتیسوان پہلی جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببون کی شناخت مین ہے جو بدن کے باہر اثر کرتے ہین اور اندرون جسم کے اثر نہین کرتے ہین اور اون سببون کی شناخت مین ہے جو برعکس اوسکے ہین

جاننا چاہیے کہ بہت چیزین ایسی ہین کہ بیرون بدن بمجرد ملاقات اندر پوست کے اثر کرتی ہین اور جلا دیتی ہین اور اگر اونکو کہاوین تو اندر بدن کے موثر نہین ہوتین اور اثر اون چیزونکا باہر جسم کے چھہ سبب سے ہے ایک یہ کہ اوس چیز مین ایک قوت ہے گذرنے والی کہ ساتھہ اوس قوت کی اجزاے لطیف مسام کے اندر داخل ہوتی ہین اور اثر بخشتے ہین دوسری یہ کہ اعضا بھی ساتھہ قوت جاذبہ کے اوسکو اپنی طرف کہینچتے ہین تیسرے یہ کہ قوت گذرندہ اوس چیز کی اور قوت جاذبہ اندام کی دونون یار ہوتی ہین تاکہ اثر اوسکا بخوبی ظاہر ہوتا ہے چوتھے یہ کہ وہ چیز طبعی قوی ہو کہ آدمی کے جسم کے احوال کو متغیر کردیوے مانند ضماد گرم بالفعل کہ جسم مین اثر کرتا ہے پانچوین وہ ضماد جو بالقوہ اثر کرے سرد ہو یا گرم اور حرارت غریزی اوسکی قوت کو طرف فعل کے لادے چھٹے یہ کہ وہ چیز بالخاصیت اثر کرے اور دوسری طرح کی وہ چیزین جو کہانے سے اثر بخشتی ہین اور جسم کی باہر کیطرف اثر نہین کرتی ہین لیکن وہ چیزین جو بدن کے باہر سے اثر کرتی ہین اور پوست کو جلا دیتی ہین اور زخم ڈالتی ہین وہ چیزین تیز ہین مانند پیاز اور لہسن وغیرہ کے اور اوسکی پانچ سبب اور ہین خاصتہ ایک یہ کہ جسوقت آدمی اون چیزونکو کہاوے تو توقف اونکی اونکے ساتھہ اتنی نرہیگی کہ اثر اور فعل اپنا کر سکے اسلیے کہ قوت ہاضمہ اوسیوقت اونکی قوت کو توڑنا شروع کریگی پہلے اوس سے کہ وہ فعل اپنا ظاہر کرین دوسری یہ کہ آدمی کسی چیز کو تنہا نکہاوے لیکن ساتھہ روٹی اور گوشت وغیرہ کے کہاوے اور اندرون بدن کے ملی ہوئی پہونچے جب ملجاتی ضرر ندیوے تیسرے یہ کہ کسی شے کو آدمی نوش کرے اور وہ چیز ساتھہ رطوبت دہن اور رطوبت معدہ اور رطوبت آنتون کے گوندہ جاوے اور قوت اوس چیز کی اوسوجہ سے شکستہ ہوجاوے چوتھے یہ کہ کوئی چیز ایسی ہو کہ اگر اوپر جسم کے ضماد اوسکا کرین اور وہ ضماد ایک مدت تک اوس موضع پر لگا رہے تو اثر اپنا انجام کو بخوبی کریگا لیکن اگر اوسکو کہاوین تو وہ ایک موضع پر نہ ٹھہریگی بلکہ بدن مین گذر کریگی کیونکہ شے گذرندہ کا وہ اثر نہین ہوسکتا جیسا اوس شے کا ہوتا ہے جو ایک موضع پر لازم ہو اور لیکن وہ چیز جو باہر سے اثر نہین کرتی اور کہانے سے اندر بدن کے اثر کرتی ہے وہ مثل اسفیداج کے ہے اور مثل اوسکے اور بہت چیزین ہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ وہ ایک

چیز غلیظ ہی اور اوسکے اجزا مین قوت گذرنے کی اندر مسام کے نہین ہے اور اگر کوئی جز اوسکا نفوذ بھی کرے تو اندر عروض نہین کرسکتا اور قعر پوست اور منفذ روح تک نہین پہونچ سکتا اور اوسمین کچہہ لطافت اور تیزی اور سوزانی نہین ہے البتہ اگر اوسکو کہاوین تو بخوبی قعر بدن مین پہونچیگا اسلیے کہ گوہر اوسکا نہایت غلیظ ہی طبیعت اوسمین اتنا اثر نہین کرسکتی جسقدر اور چیز مین تصرف کرتی ہی اور کوئی جزو اوسمین سی ہضم نہین ہوسکتا اوسی حال پر بدستور رہتا ہی اور اثر اپنا نہین اوٹہاتا ہے

جزو دوسرا دوسری کتاب سی اون اسباب کی شناخت مین ہے جو احوال اور تغیر آدمی کے اوپر ظاہر ہوتے ہین سوای بیماریون کے اور طبیب کو شناخت سی اونکی چارہ نہین ہے

اور یہ جزو الکیس باب پر تقسیم کیا گیا ہی باب پہلا دوسرے جزو اور

نوین گفتار اور دوسری کتاب سی سبب لذت کی شناخت مین ہی جو جماع سے ہوتی ہے اور سبب باہر نکلنے منی کا

جاننا چاہیے کہ جو کوئی عضو کہ مقام گرم اور نرم پر گہسا جائے اور گرم ہو جائے گہسنے اوسکے سے لذت حاصل ہوگی جس طرح کوئی آدمی کسیکے ہاتہہ پاؤن کو نرم ہاتہہ سی ملے اوس لذت پائے اسی طرح قضیب ایک عضو عصبانی ہی یعنی پٹھے دار اور حس اوسکی قوی ہے اسوجہ سی رگڑنے اور گہسنے اوسکے لذت نہایت حاصل ہوتی ہی خاصۃً عنایت الٰہی بھی شامل حال ہوتی ہی جیسا کہ کتاب معالجات مین تدبیر باہ مین بیان کیا جائیگا انشاء اللہ عزوجل اور معلوم کرین کہ حرکت جماعی حرارت کو ہلاتی ہی پس یہ حرارت اوٹہتی ہی اور وہ ریح کہ قضیب کو برانگیختہ کرتی ہی دونون یار ہو جاتی ہین اور منی کو باہر نکالتی ہین مانند پچکاری کے

باب دوسرا دوسری جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سی شناخت مین سبب رکنے حیض کے ہی حالت حمل مین اور شناخت مین سبب بچہ جننے کی سبب رکنے حیض کا

حالت حمل مین یہ ہی کہ جو کچہہ حیض جاری ہوتا ہی واسطے غذای فرزند کے کام آتا ہے جس طرح سرگین تخم کے کام آتا ہے کہ اوسکو غذا دیتا ہی اسوجہ سی کہ تندرستی عورتون کی اس بات مین ہے کہ حیض اونکا باندازہ اور وقت پر ہو اور جلد خلطین بد اونکی جسم سی اس طریق سے نکلجائین اور جسوقت بعد حمل کے اتفاق پڑے تو قیاس مقتضی اس امر کا ہے کہ تندرستی فرزند کی اکثر حالات مین بحال رہے اور آفت آبلہ کی کمتر ہو اسلیے کہ رحم مواد بد سی پاک ہوتا ہے اور پرورش فرزند کی غذای پاکیزہ سی ہوتی ہے اور جسوقت فرزند بزرگ ہو وے وہ غذا جو رحم مین پاتا تہا پسند آوے اور ناچار واسطے طلب غذا کے حرکت کرے اور رگین اور رحم کے جوڑ کہ جنسے وہ پیوست ہی ٹوٹ جائین اور جسوقت جوڑ اور پیوند ٹوٹ جائین تو زیادہ قرار نکر سکیگا اور راہ باہر نکلنے کی ڈہونڈہیگا یا الہام ایزدی اسکا نام زادن ہے اور معلوم کرین کہ جب نطفہ رحم مین پڑتا ہے تو موہنہ رحم کا بند ہو جاتا ہی اور حرارت اوس نطفہ مین اپنا عمل کرتی ہی اور اوسکو مانند جہاگ کے بنا دیتی ہے جیسی پانی کہ اثر کرنے سی آگ کی جوش کہاتا ہے اور جہاگ لاتا ہی بعد اوسکے

پھر پختہ ہوتا ہی خون بنتا ہی اور تمامی پختگی پر گوشت بنجاتا ہی اوس ترتیب سی جس طرح دوسرے باب مین پانچوین گفتار
اور پہلی کتاب سی بیان ہوچکا ہے پس جسوقت نطفہ گوشت بقوت تنفس مادر پرورش پاتا ہی اوسی وقت اوسمین
گذرگاہین ظاہر ہوتی ہین اور حال اوس گوشت کا مانند حال چوچہ کی ہے کہ انڈے سے نکلتا ہی مادر اوسکو اول قوت
تنفس سی پالتی ہے پھر جب تک گذرگاہین غذا کی کشادہ ہون پھر غذا دیتی ہے پھر درمیان مین اوس گوشت کی شگافت
ظاہر ہوجاتا ہی اور مقام ناف کا پیدا ہوتا ہے اور ایک رگ اوس سی باہر نکلتی ہے اور رحم پر استوار ہوجاتی ہے
اوس راہ سے غذا پہونچتی ہے جسطرح تخم کہ جب زمین پر گرایا جاتا ہے تو درمیان اوسکا شگافتہ ہوتا ہی اور ایک جڑ
اوسمین سے نکلتی ہے اور زمین پر استوار ہوجاتی ہی اور وہانسے غذا کھینچتی ہے پس سبب حیض کے رکنے کا یہ ہی بعد اوسکی
فرزند کی شاخین ہوتی ہین یعنی ہاتھہ پاؤن اور اور اعضا برآمد ہوتے ہین جیسے تخم سے درخت اوگتا ہی اور پلتا ہے
اور شاخین پہیلاتا ہے باب ۲۰ بیستم دوسری جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سی

اس بات کی شناخت مین ہی کہ بچہ جو ساتوین مہینے پیدا ہوتا ہے کس سبب سے تندرست اور قوی رہتا ہی اور جیتا ہے اور جو بچہ کہ آٹھوین مہینے پیدا ہوتا ہے کسوجہ سی مردہ پیدا ہوتا ہی یا بعد پیدا ہونے کے جلد مرجاتا ہے

معلوم کرین کہ بچہ کو جو شکم مادر مین ہو
عربی زبان مین اوسکو جنین کہتی ہین اور نطفہ کم وبیش چالیس دنمین جنین ہوجاتا ہے جلد تر پینتیس ۳۵ روز مین اور دیر تر
پینتالیس ۴۵ دنمین پس جو نطفہ کہ پینتیس ۳۵ دنمین جنین بنتا ہی وہ بعد ستر دن کے حرکت کرتا ہے اور جو نطفہ کہ پینتالیس ۴۵
دن مین جنین ہوتا ہی بعد نوے ۹۰ روز کی حرکت کرتا ہی بالجملہ مدت حرکت کی المضاعف مدت جنین سی ہے اور روزگار
جنین اور روزگار حرکت بقیاس روزگار بحران کے ہوتی ہے اور مدت حرکت کرنی کی جب سہ چند ہوتی ہے
تو رحم سے باہر نکلتا ہی بموجب اس حساب کے واجب ہی کہ جو مدت ستر دنمین حرکت کرے بعد دوسو دس دن کے
باہر آویگا کہ سات مہینے کامل ہوتے ہین اور جو نوے دنمین حرکت کرے بعد دوسو ستر دن کے باہر آویگا کہ
نو مہینے کامل ہوتے ہین لیکن اس حساب مین کمی بیشی بہت ہوتی ہے اکثر مدت نیم سال مین تمامی ہوپہنچتا ہی
اسلیے جنین شکم مادر مین مانند اوس میوہ کی ہے جو درخت پر لگا ہووے پس میوہ جب تک خام ہے درخت پر
محکم ہوتا ہی اور پیوند اوسکا درخت پر مضبوط ہوتا ہے اور غذا اوسکو پہونچتی ہے اور بخوبی پلتا ہے اور جب وہ
میوہ پختہ ہوگیا اور پرورش پاچکا تو وہ محکمی دور ہوجاتی ہے اور پیوند اوسکے سست ہوجاتی ہین کہ بآسانی علیحدہ
ہوسکتا ہے اور ساتھہ ادنی حرکت کی درخت سی جدا ہوسکتا ہی اور حال جنین کا بھی اسی طریق پر ہی کہ پیوند اوسکا ساتھہ
رحم کے اسی طرح اول محکم ہوتا ہی جب تک غذا پاتا ہے اور پلتا ہے اور جب پختگی اور تمامی کو پہونچتا ہی پیوند
سست ہوجاتے ہین اور ساتھہ اوس حرکت کی جو اوس سے ہوسکتی ہے رحم سے جدا ہوتا ہے اور باہر نکلتا ہی

اور یہ مدت نیم سال شمسی مین ہوتا ہے کہ آفتاب ایک نیمہ فلک پر جاتا ہی وقت بحران تمام ہو جاتا ہی مانند
بحران قمری کے جیسی پانچوین باب مین تیسری گفتار اور چوتھی کتاب سی ذخیرہ کے بیان کیا جائیگا اسیوجہ سے ہے
کہ بچہ ہفت ماہہ بعد نیم سال شمسی کے پیدا ہوتا ہی اور شمار اونکی ایام کی ایکسو بیاسی دن اور نصف اور
آٹھوان حصہ ایک دن کا ہے اور ماہ قمری بقیاس ساتھہ ماہ شمسی کے اونتیس دن اور نصف روز اور ہے
اور وہ دو روز اور نصف اور آٹھوان حصہ ایک دنکا حصہ نیم سال شمسی کا ہی ایام سرقہ سی کہ فارسی مین
اونکو روز ہای دزد ندہ کہتے ہین اور حمل کے پہلے مہینے اور آخر کے مہینے کو واجب نہین ہے کہ تمام شمار کرین
اگرچہ چند روز کمتر ہون یا نصف مہینہ ہو تمام تصور کرین اسوجہ سی کہ جو بچہ کہ بعد نیم سال شمسی کے پیدا ہوتا ہی
اوسکو ہفت ماہہ کہتے ہین اور وہ تمام اور کامل ہی اور جلد زیادہ اس سے ممکن نہین ہی اور اگر کچھہ دن
زیادہ ہون حکم اوسکا بھی اسی طرح پر ہے اور ممکن ہی کہ انتہا عدد ایام ہفتماہہ کی ہمگی دوسو چار دن ہون
اور جب اس حساب سی گذر جائے تو ہشت ماہہ کی حساب مین شمار ہوگا اسلیے کہ اول مہینے کو تمام تر شمار کرنا
واجب نہین ہی کیونکہ اکثر حالات مین حمل بعد پاک ہونے کے حیض سے قرار پاتا ہے اور مدت حیض کی مہینے مین
نقصان کو پہونچتی ہے کمتر تین دن اور زیادہ تر بھی ہوتی ہے اور اور کوئی سبب بھی عارض ہوتا ہے
کہ نصف مہینہ گذر جاتا ہے یا بعد حمل قرار پانے کی اتفاق اوسکا ہوتا ہے پس اگر عدد ایام نصف ماہ کو
کہ اونکو تمام شمار کیا ہے اور وہ پندرہ روز ہین بتقریب ساتھہ پانچ روز ماہ شمسی کے جمع کرین اور چھہ مہینے
لیوین تو عدد اونکے ایام کے ایکسو پینسٹھہ ۱۶۵ دن ہوتے ہین پس بضرورت لکمال نیمہ سال شمسی کا ساتوین مہینہ
ہوگا اور تمامی اوسکی سترہ ۱۷ دن اور نصف اور حصہ ہشتمی روز ہی ہمگی ایکسو بیاسی ۱۸۲ دن اور نصف روز اور حصہ
ہشتمی روز ہوتا ہے اور جو اس مدت سی گذر جائے چالیس ۴۰ دن تک اوسکو آٹھوین مہینہ سی شمار کرین اسلیے کہ
پانچ پانچ دن ساتون مہینونسی اور پانچ دن اون تمامی سے لیوین تو چالیس دن تمام ہونگے اور انتہا زمانہ حمل کی دو
سو اٹھائیس ۲۲۸ دن ہین پس جو لوگ نو مہینہ اور دس مہینہ اور گیارہ مہینہ زمانہ حمل کا بیان کرتے ہین درست ہی اور روا ہے
بشرطیکہ عدد ایام جو مذکور ہو چکی وہی شمار کیے جائین اور پہلا اور پچھلا مہینہ تمام نہ لیا جائے اور اس مضمون سی معلوم ہوگیا
کہ مدت حمل کی ایکسو بیاسی روز اور نصف روز اور حصہ ہشتمی یکروز کے درمیان نہین ہی اور پچپین دوسو اٹھائیس ۲۲۸ دن کے باہر
اس سے نہین ہی اور جاننا چاہیے کہ جسوقت جنین رحم مین ہفت ماہہ ہو جائے تو طبیعت بتقدیر ایزدی اوس غذا سی جو رحم مین
اوسکو پہونچتی ہے بعضی اوسمین سی طرف عورت کی چھاتیون کے لاتی ہی اوسکا دودھ بنتا ہی اور وہ آمادہ رہتا ہی منتظر وقت
اوسکی باہر نکلنے کا کہ جسوقت باہر نکلے وہ غذا اوسکی ہو جائے پس اسوجہ سی کہ غذا اوسکی بعض طرف عورت کی چھاتیون کے
آتی ہے اور حصہ اوسکو رحم مین کمتر پہونچتا ہی اور حالانکہ اوسکو غذا بہت ملنی چاہیے کیونکہ وہ بزرگ ہو گیا ہے اسلیے وہ غذا کی

خواہش مین جنبش کرتا ہی پس وقت حرکت کرنے کے رگین اور پیوند رحم کے کہ وہ جنین سے پیوستہ ہین ٹوٹ جاتی ہین اور جدا ہوجاتی ہین اور بچہ باہر آنے کیلیے کوشش کرتا ہی اور اس کوشش کرنے مین وہ جھلیان کہ جنکے درمیان مین وہ لپٹا ہوا ہے پھٹ جاتی ہین اور رطوبتین اوسکی اوس بچہ کو پھسلاتی ہین اور پھر نا بچہ کا واسطے خروج کے سر کی طرف سے ہوتا ہے کہ طبعی پیدایش یہ ہی کہ سر کی طرف سے رحم سے نکلے اور جو پاؤن کیطرف سے نیچے آوے اور نکلے وہ موجب اوسکی ناطاقتی کا ہی کہ بسبب ضعف کے سر کی طرف مڑ نہین سکتا اسلیے پاؤن کے ہی طرف سے پھسلتا ہی اور جنین رحم کے اندر اوکڑون بیٹھا ہوتا ہے دونون زانو ملے ہوئے اور دونون ہتیلیان اپنے زانو پر رکھے ہوتا ہی اور ناک بیچ دونون زانوون کے اور دونون آنکھین اوپر پشت دست پر رکھی ہوتا ہی اور مونھ اوسکا طرف پشت مادر کے ہوتا ہی پس یہ شکل سر کی طرف سے نکلنے کو اور سر کے نیچے لانے کو موافق تر ہی اور گرانی سر اور سینہ مدد گار اوسکا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جنین نرینہ اس شکل پر ہوتا ہی اور مادینہ پشت طرف مادر کے رکھتا ہی پس جنین اس کوشش کرنے مین اگر قوت اوسکی قوی ہو جلد مادر سے علحدہ ہوجاتا ہے اور تندرست اور قوی بعد نکلنے کے بھی رہتا ہی اور اگر قوت اوسکی ضعیف ہو اوس حرکت سے رنجور ہوتا ہی اور بیمار ہوجاتا اور کیفیت اوسکی تین حال سے خالی نہو گی یا رنج اور بیماری سے مرجائیگا اور گرانی اوسکی مشیمہ کو پھاڑ دیگی اور مردہ مادر سے جدا ہوگا یا رگین اور پیوند سب ٹوٹ جائین اور نو مہینہ یا دس مہینہ تک رحم مین موجود رہی اور بیماری اور رنج سے پہلے حرکت کی آسودگی پائے اور حرکت دوسری کرے اور مادر سے تندرست جدا ہوجائے اسلیے کہ مدت بیماری جنین کی چالیس دن کی ہے اور ہر طرح کا تغیر اوسکے احوال کا اسی چالیس دن مین تمام ہوچکتا ہی پس جتنا رحم مین زیادہ رہتا ہی اور مادر سے دیر مین علحدہ ہوتا ہے قوی زیادہ ہوتا ہی اور جب مادر سے جدا ہوتا ہے تندرست رہتا ہے جیسے بچہ دس مہینہ کا اور حال تیسرا یہ ہی کہ آٹھوین مہینہ ایک حرکت اور کرے اور مادر سے جدا ہو یہ پیدایش طبعی نہین ہی لیکن بسبب مرض پیدا ہوا ہے کیونکہ ہنوز بیماری مین مبتلا تھا اور رنج اور حرکت اول سے آسودہ نہین ہوا تھا کہ حرکت دوسری کا صدمہ پہونچا اسوجہ سے نہایت رنجور ہوگا اور بیماری پر بیماری اوٹھائیگا یہانتک کہ جلد مر جائیگا اسلیے کہ دو حرکتین دمادم کرتا ہے اور دو رنج پیہم کھینچتا ہی ایک ساتوین مہینہ اور دوسرے آٹھوین مہینہ اور وہ بچہ جو بعد نو مہینے یا دس مہینہ کی پیدا ہو اگرچہ دو حرکتین کیے ہو لیکن حرکتین اوسکی دمادم نہونگی اور حرکت اول سے آسودہ بھی ہوگیا ہوگا اور جو بچہ کہ ساتوین مہینہ پیدا ہو قوی ہوگا اور ایک حرکت سے زیادہ نکریگا اور ایک رنج سے زیادہ نکھینچے ہوگا اسلیے جسوقت مادر سے جدا ہوگا قوی اور تندرست رہیگا لیکن بچہ ہشتماہہ کو بھی ایک آفت ہی اور وہ یہ ہی کہ اکثر حالات مین جلد مر جاتا ہی چھ سببون کی وجہ سے ایک یہ کہ حال اوسکا مانند حال اوس دانہ کے ہوتا ہی کہ سخت نا شدہ خوشہ سے باہر کرین دوسرے یہ کہ غذا اوسکی رحم مین خون مادر اور وہ اوسکے حق مین ایک غذا بہتر اور پختہ ہی کہ قوت طبعی اوسکی جسقدر حاجت ہوتی ہے اوس سے غذا کھینچتی ہے نہ بہت زیادہ نہ بہت کم پس جسوقت مادر سے جدا ہوگا تو بقوت طبع اور نیز بقوت شہوت غذا زیادہ اپنی حاجت سے ڈھونڈھیگا لیکن بوجہ فروتنی کے جیسا کہ چاہیے ہضم نہ کرسکیگا تیسرے یہ کہ ہوا اوسکی مقدار مین اور کیفیت مین متغیر ہوجاتی ہی لیکن

کیفیت مین اسواسطے متغیر ہوتی ہی کہ وہ ہوا جو رحم کے اندر اوسکو پہونچتی تہی ایسی ہوا تہی کہ دل اور شرائین مادر مین پختہ اور معتدل ہو کر پہونچتی تہی اور اب ہوای بیرونی کہ سانس کے ذریعہ سی وہ حاصل کریگا یا گرم زیادہ ہوگی جیسے اوسکو چاہیے یا سرد زیادہ اوس سی ہوگی جیسی اوسکو چاہیے اور مقدار مین اسواسطے ہوا متغیر ہوتی ہے کہ بسبب نازکی اور ضعف قوت کی ہوا کو وہ اپنی سانس کے ذریعہ سی کمتر اوس سے حاصل نکریگا جسقدر اوسکو چاہیے اور یا سینہ مین اوسکے نزلہ ہوگا یا سینہ اوسکا تنگ زیادہ ہوگا اور ان ہبیوستی گذرگاہین سانس لینے کی تنگ زیادہ ہوجاتی تو اوس صورتمین جسقدر ہوا اوسکو چاہیے تہی حاصل نکرسکیگا چوتہے یہ کہ خارج کی ہوا جو اوسکے پوست پر پہونچیگی غریب اوسکے حال کے بہ نسبت ہوگی پس بالضرور گرمی اور سردی سے ہوای بیرونی کے رنجور ہوگا پانچوین یہ کہ وہ نہایت نرم اور نازک ہوگا کیونکہ جہلیون نرم اور معتدل اور رطوبتون معتدل مین رہنی کی عادت رکہتا ہوگا چہٹے یہ کہ مثانہ اور آنتین اوسکی بسبب زیادتی اور تیزی فضلے کے کہ اوس پر گذریگا رنجور ہونگی پس جسوقت کہ یہ اسباب جمع ہون اگر مزاج اور قوت سخت قوی ہو جلد مر جائیگا اور وہ بچہ جو نو مہینہ مین پیدا ہو فرق ہے اوس بچہ مین جو نوین مہینہ کے شروع مین پیدا ہوا ور اوس بچہ مین جو نوین مہینہ کی آخر مین پیدا ہو لیکن وہ کہ اول ماہ نہم مین پیدا ہوا احوال اوسکا مانند احوال فرزند ہفت ماہہ کے ہوگا اسوجہ سی کہ اوسمین ہنوز قوت نہوگی اور با آفت ہوگا اور لاغر اور ضعیف اسوجہ سے پرورش نپاویگا اور جلد مر جائیگا اور وہ بچہ جو آخر ماہ نہم مین پیدا ہوگا وہ تندرست رہیگا اسلیے کہ بیماری سی فارغ ہوگیا ہوگا اور قوت بخوبی حاصل ہوگئی ہوگی اور وہ فرزند جو چلہ ہفتم مین پیدا ہو قوی اور تندرست زیادہ سبب سے ہوگا اور پر گوشت اور اچہی طرح بحکم ایزدی پرورش پائیگا حاصل اس تمام کا جو مفصل بیان کیا گیا ہی کہ سبب پیدایش طبعی کا حاجت جنین کی ہے طرف ہوای تازہ اور غذای خوشتر اور خوشبوتر اور زیادہ تر اور مقام فراخ تر کی کہ اوسمین حرکت کرے اور پہر سکے اور پلٹ سکے واسطے خروج کے اور معلوم کرین کہ مونہہ رحم کا وقت پیدایش بچہ کشادہ ہوتا ہی کہ کسی وقت رحم کو ایسی کشادگی نہین ہوتی اور چارہ نہین ہی اس سے کہ مہرہ اور جوڑ اور پیوند جو نزدیک رحم کے ہین کشادہ ہون اور وقت فراغ کے اوسی دم پیوستہ ہوجاتے ہین اور احوال طبعی پر پہر آتے ہین اور یہ ایک فعل ہے افعال قوت طبیعہ اور مصورہ سی اثر عنایت ایزدی سے اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ جنین معہ مشیمہ باہر آتا ہی اور کبہی ایسا ہوتا ہی کہ مشیمہ پہاڑ کر جنین باہر نکلتا ہی اور مشیمہ پہر بعد چند روز کے باہر آتی ہے اور جنین کو بعد پیدایش کی چالیس دن تک لطف خواب کا حاصل نہوگا

باب چوتہا دوسری جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت مین ہے سبب پیدا ہونے نر اور مادہ کا

معلوم کرین کہ مزاج نطفہ کا مان اور باپ کے اگر گرم ہو وی فرزند نرینہ پیدا ہوگا اور جسوقت سرد ہو مادینہ پیدا ہوگا اسلیے کہ چیزین گرم قوی زیادہ چیزون سرد سے ہوتی ہین اور اس وجہ سے کہ مزاج مادینہ کا ضعیف زیادہ ہی اسواسطے فرزند مادینہ جلد مخلوق ہوگا

جس طرح درخت ضعیف جلد اوگتا ہے اور پہلتا ہی اور جلد تباہ ہو جاتا ہے **باب۵ پانچوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سی شناخت مین ہی سبب پیدا ہونے مشیمہ اور پوست کی** جسوقت کہ طبیعت کسی چیز کو پکاتی ہے تو اوس چیز کے اجزای کثیف کو اوس سے جدا کرتی ہی اور اوس مایۂ کثیف کو بیرون غلاف کی طرف رجوع کرتی ہے تو لد مشیمہ کا اسی طریق پر ہے اور اسی طرح جسوقت اعضا درست ہو جاتے ہین اور حرارت کام اپنا تمام کر چکتی ہے تو بیرونی سمت اونکی افسردہ رہجاتی ہے وہ پوست ہی جیسے روٹی کہ تنور مین پکتی ہے اوپر کی سمت اوسکی مانند پوست کی بستہ ہو جاتی ہی **باب۶ چھٹا دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب درازی اور کوتاہی جسم بچہ کی شناخت مین ہے** اگر رحم دراز ہووی اور فرزند غذا تمام و کمال پاوی اور میل غذا کا طرف گرمی اور تری کے ہو تو بچہ دراز قد ہوگا اسلیے کہ حرارت اور رطوبت اوپر کو اوبہارتی ہے جیسے درخت کہ زمین نرم مین اوگے اور غذا تمام و کمال پاوی تو بخوبی دراز اور بلند ہوتا جائیگا اور جو درمیان سنگ کے اوگے اور غذا کامل نپاوی اوپر کو نہ بلند ہو سکیگا **باب۷ ساتوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب سوراخ اور درزون بدن کی شناخت مین ہے** خالق کے حکم سے جبکہ آمیختہ ہوئی طبیعت ہر ایک عنصر کی تو واجب کیا کہ ہر ایک کے لیے ایک راستہ ہووی کہ جو کچھہ اوس سے تحلیل ہو اکثیف اوس راہ سے باہر نکلے اور ساتھ اصل اپنی کے ملجائے اور اسی طرح ہر ایک کے لیے ایک آلہ چاہیے کہ کام اوسکا اوس آلہ سے ظاہر ہو اور چونکہ مقام آگ اور ہوا کا اوپر کو چاہیے تھا اور مقام مایۂ پانی اور زمین کا نیچے کو ہونا ضرور تھا اسلیے خدا تعالے ذکا نہ سرکی درزین اور مسام تمامی بدن کے واسطے تحلیل بخار دخانی کے ظاہر کیے اور آلۂ بینائی کا واسطے طبیعت ناری کے پیدا کیا اور آلہ شنوائی اور بویائی کا واسطے طبیعت ہوائی کے بنایا اور جسم کے نیچے کی راہین واسطے کثافت طبیعت آبی اور زمینی کے ظاہر کین تاکہ ہر ایک کے لیے ایک راستہ ہو لائق اوسکی طبیعت کی **باب۸ آٹھوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب گر پڑنے دانتون مین ہے سات برس کی عمر مین** وجہ گرنے دانتون کی سات برس کی عمر مین یہ ہے کہ پہلے دانت جو پیدا ہوتے ہین مایہ اونکا اندکے ضعیف لائق اعضای طفل کی ہوتا ہی اور جب اعضا زیادہ قوی ہو جاتے ہین تو دانت بھی قوی ہونے چاہتین اور حالانکہ مایہ اونکا ضعیف ہوتا ہی پس پہلے دانت جو اوس مایۂ ضعیف سی بنتے ہین قوت اسقدر نہین رکھتے کہ تمام عمر خدمت جسم کی کر سکین اور غلیظ اور خشک چیزونکو چبا سکین اور توڑ سکین اسوجہ سے بحکم ایزدی پہلے دانت گر پڑتے ہین اور قوی دانت اونکی جگہہ جمتے ہین چنانچہ ذکر اوسکا بشرح تمام تیسرے جزو مین پانچوین گفتار سے اسی کتاب کے بیان کیا گیا ہی **باب۹ نوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے**

چہرہ کے بال نکلنے کے اسباب کی شناخت مین ہے پہلی کتاب مین ذخیرہ مین بیان ہوچکا ہی کہ بال آدمی کے بدنمین بخار دخانی سے جمتے ہین کہ ہمیشہ بخارات تحلیل ہوتے ہین اور مسام کی راہ سے نکلتے ہین پس اون ابخرون سے جو کچھہ لطیف زیادہ ہوتے ہین وہ دیر تک نہین رہتے جلد باہر نکلجاتے ہین اور جو کچھہ کثیف زیادہ ہوتے ہین مسام کے اندر رہجاتے ہین اونکے بال پیدا ہوکر جمتے ہین اور بڑہتے ہین اور زمانہ کودکی مین بال چہرہ کے اسوجہ سے نہین جمتے مین کہ بخارات دخانی اوس سن مین کم ہوتے ہین اسلیے کہ عمر کودکی مین رطوبت غالب ہوتی ہے اور بشرہ یعنی پوست بیرونی چہرہ کا لطیف زیادہ ہوتا ہے کہ جسقدر ابخرہ اوسمین ہوتے ہین سب ساتھہ تحلیل کے خرچ ہوجاتے ہین اور کچھہ باقی نہین رہتے پس جب عمر کودکی سے تجاوز کرتا ہے اور مایہ تری کا کم ہوجاتا ہی اور حرارت بھڑکتی ہے تو مایہ دخانی زیادہ ہوتا ہے اور بشرہ بھی کثیف ہوجاتا ہی لہذا ابخرہ اوسکے ساتھہ تحلیل کے خرچ نہین ہوسکتے مسام مین رہجاتے ہین اور بال بنجاتے ہین اور خصی آدمی اگر کودکی کے زمانہ مین خصی کیا جاتے چونکہ مزاج اوسکا بدستور تر رہتا ہی اور حرارت اوسکی پژمردہ ہوجاتی ہے اسلیے بخار دخانی اوسکے بدنمین کم پیدا ہوتے ہین خصوصاً بشرہ مین اور جو پیدا بھی ہوتے ہین تو خرچ ہوجاتے ہین ٹھہر نہین سکتے بسبب کثیف ہونے اوسکے بشرہ کے اسوجہ سے بال اوسکے چہرہ پر بھی نہین نکلتے اور عورتون کے چہرہ پر بھی اسی سبب سے نہین نکلتے اور دلیل اوسپر یہ ہی کہ جسوقت اور جانورون کو خصی کرین تو گوشت اونکا نازک اور نرم اور تر زیادہ ہوتا ہے **باب دسوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے فزونی اعضا کے اسباب کی شناخت مین ہے بزرگی اور خردی مین خواہ عددون مین** اسباب اوسکے تین نوع ہین ایک بہت ہونا مواد کا اسلیے کہ جب طبیعت زیادہ مایہ پاویگی تو اوسکو ضائع نکریگی دوسرے یہ کہ قوت جاذبہ اوس موضع کی قوی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ قوت حرارت غریزی اوس موضع مین زیادہ اور مقامات سے ہوتی ہی پس بسبب فزونی حرارت کے قوت جاذبہ قوی ہجاتی ہے اسلیے کہ جذب ساتھہ قوت حرارت کے ہوتا ہے تیسرے یہ کہ ضماوات گرم اور مالش سے عضو کو مدد دیاتے کہ بسبب اوسکے قوت جاذبہ اوس عضو کی قوی تر ہو اور مادہ کو اکثر جذب کرے ان اسباب سے تیسرا سبب بزرگی ہونے عضو کا ہے اور موجب فزونی کا از روی عدد نہین ہے اور وہ دو سبب اور باعث فزونی عدد کے بھی ہین اور نیز سبب بزرگی عضو کی **باب گیارہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے نقصان اعضا کے اسباب کے بیان مین** اسباب اوسکے چار نوع پر ہین ایک نقصان مادہ کا ہے دوسرے ضعیفی قوت جاذبہ تیسرے وہ آفتین جو باہر جسم سے پہونچتی ہین مانند ٹوٹنے اور کٹنے عضو کے چوتھے وہ آفتین جو اندر جسم کے ہوتی ہین مانند اوسکے کہ کوئی عضو سڑجائے یا خوردہ ہوجائے **باب بارہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری**

کتاب سے بال اور ناخن نکلنے کے سبب کی شناخت مین ہے معلوم کرین کہ طبیعت ہمیشہ اور ہمہ وقت مایہ فزونی کو خرچ کرتی ہے تاکہ ہر اعضا کے پاک رہین پس جو فزونی کہ خشک زیادہ ہے پوست سے باہر نکلتی ہے وہ مادہ بال ہو نکلتا ہے اور جو فزونی کہ اونگلیون کے کنارون پر آتی ہے وہ مادہ ناخن کا ہے اور منافع ناخن پہلے مذکور ہو چکا ہے

باب ١٣ تیرہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت مین ہے سبب پیدا ہونے دو بچہ یا تین بچہ کا ایک شکم مین معلوم کرین کہ منی دو یا تین دفعہ کود کر جو نکلتی ہے جسوقت پہلی دفعہ رحم مین پڑے ایک بچہ ہوتا ہے اور اگر دفعہ دوم رحم مین قرار پائے دو بچہ ہونگے اور اگر دفعہ سوم بھی رحم مین گرے تین بچہ پیدا ہون گے اور ایک گروہ نے سبب اوسکا اسطرح بیان کیا ہے کہ رحم کے اندر سات گوشہ ہین جدا جدا پس جسوقت منی اون گوشون مین قرار پاتی ہے جدا جدا ایک ایک بچہ پیدا ہوتا ہے

باب ١٤ چودہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب ہر چیز کے مزہ دریافت کرنے مین ہے پوست دہن کو جو چیز کسے اور اوسمین اثر کرے اگر وہ ایسی چیز ہو کہ کسنا پوست دہن کا آسانی پاوے تو تصور کرین کہ یہ چیز شیرین ہے اور اگر پوست دہن اوس سے فراہم ہووے سمجھین کہ یہ چیز نمکینی ہے اور جو اندر پوست دہن کے گذرا اور اسکے اثر کا ہو پہنچے یقین کرین کہ چیز ترش ہے اور اگر پوست دہن کو جلا دیوے معلوم کرین کہ یہ چیز تیز یعنے حریف ہے اور جو پوست دہن کو پھاڑے دریافت کرین کہ وہ چیز تلخ ہے اور جو شے پوست دہن کو درشت کرے دریافت کرین کہ یہ چیز شور ہے اور جو چیز ان باتون مین سے کچھ بھی اثر نہ بخشے معلوم کرین کہ یہ چیز تفہ ہے یعنی بیمزہ

باب ١٥ پندرہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے بیانمین بو کے دریافت کرنے کے سببون مین سے سبب دریافت کرنے بو کا یہ ہے کہ اجزای لطیف چیزون بو کی ناک کی ہوا مین ملجاتے ہین اور آدمی اوس ہوا کو سانس کے ذریعہ سے کھینچتا ہے اور بو گرم چیزون کی جلد دماغ تک پہونچتی ہے اسلیئے کہ گرمی اوپر چڑہنے کی خاصیت رکھتی ہے اور ہوا کے ساتھ اکثر ملی ہوتی ہے

باب ١٦ سولہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب بازیدگی اعضا کی شناخت مین ہے جو عضو کہ بہت دیر تک ایک حال پر رہے رنجیدہ ہوگا اور تھک جائیگا اور اوس کام اور اوس حال سے سیر ہو جائیگا ناچار بازیدگی کریگا اوس بازیدگی کو تمطی کہتے ہین اور تمطی راحت ڈہونڈہنا پھو نکلتا ہے جسوقت کہ آدمی خواب آلود ہووے پیچھے دہن اور سینہ کے بازیدگی کرتے ہین اسلیئے کہ دماغ حواسون کے کام سے ماندہ ہوتا ہے اور آسایش طلب کرتا ہے

باب ١٧ سترہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے خواب کی سبب کی شناخت مین ہے جسوقت بخارات معتدل رطوبات کی دماغ پر چڑہتے ہین دماغ

اوس تری سے نرم ہوتا ہے اور جس طرح کوئی شخص جب آسایش ڈھونڈھتا ہے تو ہاتھہ پاؤن کو پھیلاتا ہے
اسی طرح دماغ بھی بسبب زیادتی تری اور نرمی کے اپنے کو دراز کھینچتا ہے اور جو کہ مقام شروع پٹھون کا دماغ ہے
اسلیے پٹھے بھی گستردہ ہوتے ہین اور بوجہ اوسکے تمامی اعضا سست ہوجاتے ہین اسی وجہ سے ہے کہ جب
آدمی کہانا کہاتا ہے تو نیند اوسپر غالب ہوتی ہے اور جب بھونک سے بیتاب ہوتا ہے تو نیند نہین آتی ہے
کیونکہ گرسنہ آدمی کے معدہ مین کچھہ نہین ہوتا جس سے ابخرہ دماغ پر چڑہین اور جسوقت آدمی کسی وجہ سے
تھک جائے اور رنج کھینچے تو حرارت اوسکے جسم مین ہیجان کرے گی اور رطوبتون کو بخارات کیطرف مستحیل کردیگی اور
وہ بخارات دماغ پر چڑہین گے اور خواب غالب ہوگی اسوجہ سے کہ خواب حاجتمندی طبیعت کی ہے یا آسایش
کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ آدمی رنجور اور تھکا ہوا سونے سے آسایش بخوبی پاتا ہے اور چاق ہوجاتا ہے اور سونے کا
وقت رات ہے اسلیے کہ رات خنک زیادہ دن سے ہے پس جسوقت ہوا خنک ہوتی ہے تو حرارت کو اندر
ہر ایک چیز کے لیجاتی ہے اور وہ حرارت رطوبتون کو ابخرہ بناتی ہے اور بخارات اوسکے دماغ پر چڑھتے ہین

باب ١٨ اٹھارہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اسباب خندہ اور گریہ یعنی ہنسی اور رونے کے اسباب کی شناخت مین ہے

کسی کام کے ظہور مین کہ عادت اور حقیقت سے باہر ہو جبکہ اوسمین ایک حال ایسا واقع ہو کہ خواہش نفسانی کو
اوس سے بہرہ ہو اور طبیعت کو خوش معلوم ہو تو خون اور روح کہ مرکب سب قوتون کی ہین طرف ظاہر بدن کی
میلان کرین گے اور خواہان اوس حال کے ادراک کا ہونگی اوسوقت پٹھے سینہ اور دل کے منبسط ہونگے
اور کشادگی سے اون اعضا کی حرکتین ہنسی کی دہن اور چہرہ پر ظاہر ہونگی اور جسوقت آدمی پر کوئی صدمہ رنج
اور غم کا پہونچے تو سردی اور خشکی دماغ کو دبادیگی اور پٹھے جو دماغ سے آنکھہ اور چہرہ پر آئے مین کھینچینگے اور
شکل رونے کی ظاہر ہوگی اور بسبب فشار کے رطوبتین دماغ کی آنکھہ اور ناک کی راہ سے باہر نکلین گی پس
جس کسی کا دماغ تر ہو وہ زیادہ گریہ کریگا مانند عورتون اور بچون اور صاحبان فالج کے

باب ١٩ اونیسوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شادی اور غم کے اسباب کی شناخت مین ہے

جسوقت کوئی حالت ظاہر ہو کہ آدمی کی طبیعت کو بہتر اور خوش معلوم ہو اوسوقت
خون اور روح حرکت کریگی اور طرف ظاہر بدن کے میل کریگی اسلیے کہ طبیعت خواہان ہوگی کہ اوسحالت سے
نزدیک ہووے اور اوسکا ادراک بخوبی کرے اسی وجہ سے خوشی کی حالت مین رخسارہ سرخ ہوجاتی ہین اور جو خوشی حد سے
زیادہ ہوتی ہے تو آدمی یکایک مرجاتا ہے اسلیے کہ دل کشادہ ہوتا ہے اور روح اور حرارت غریزی باہر نکلتی ہے اور
دل سرد ہوجاتا ہے اور جسوقت کوئی ایسی حالت ظاہر ہو کہ آدمی کی طبیعت کو خوش نہ معلوم ہووے اوسوقت

خون اور روح ظاہر بدن سے باطن کی طرف لوٹ جاویگی اور طبیعت چاہیگی کہ اوس حالت سے دور ہووے اسیوجہ سے
رخسارہ غمگین کے زرد ہوتے ہین اور ظاہر بدن اوسکا سرد ہوجاتا ہے اور اگر غم اور رنج حد سے زیادہ ہو تو آدمی یکایک
مرجاویگا اسلیے کہ حرارت بتمامہ دل کی طرف لوٹ جائیگی اور دل منقبض ہوگا اور حرارت اوسکے اندر بند ہوگی اور
مرگ مفاجات یعنی موت ناگہانی بسبب اندوہ اور بیم کے کمتر ہوتی ہے اور بسبب خوشی اور شادی کے بہت ہوتی ہے
اسوجہ سے کہ حرارت روح کی بسبب شادی کے ظاہر جسم کیطرف میلان کرتی ہے اور بسبب بیم اور اندوہ کے باطن کیطرف
رجوع کرتی ہے پس وہ حرکت ایکبارگی ہوتی ہے اور یہ آہستہ آہستہ **باب ۲۰ بیسوان دوسرے جزو**
اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت مین سبب غصہ اور شرمندگی
کے ہے جسوقت کوئی حال نیا ظاہر ہو کہ آدمی اوس سے تنگ اور عاری ہوجائے اوسوقت حرارت
بہڑکےگی اسلیے کہ نفس کہ گوہر انسانی ہے خواہان ہوگا کہ اوس حالت کو دور کرے پس اسیوجہ سے غصہ کی حالت مین
رگین گردن کی پر ہوتی ہین اور مونہہ سرخ ہوجاتا ہے اور آنکھین چڑہ جاتی ہین اور بوجہ اوسکے آدمی باقوت اور
بیباک زیادہ ہوتا ہے اور شکل خشمناکی کی ظاہر ہوتی ہے اور اگر اوٹہونمین رطوبت ہو تو حرارت اوس رطوبت کو
حرکت دیگی اور اوس حالت مین اعضا پر لرزہ غالب ہوگا اور جسوقت کوئی حال ایسا ظاہر ہو کہ آدمی اوس سے
شرمندہ ہووے تو نفس چاہیگا کہ اوس آثار شرم کو چھپاوے اسوجہ سے روح حرکت کریگی اور ظاہر جلد پر میلان کریگی تاکہ
اوس حالت کو باز رکہے اور شکل خجالت کی دور ہوجائے پس اسیوجہ سے رخسار خجل کے سرخ ہوتے ہین **باب ۲۱ اکیسوان**
دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اسباب دلیری اور بزدلی
اور جوانمردی اور بخیلی کی شناخت مین ہے اگر دل بزرگ ہو اور خون گاڑہا ہو تو وہ آدمی
دلیر ہوگا اور کینہ ور اور اگر خون کسی کا پتلا ہو اور دل چھوٹا ہو وہ آدمی بزدل ہوگا اور اگر فضاے قلب وسیع ہو وہ آدمی
جوانمرد ہوگا اور اگر تنگ ہو بخیل ہوگا اور جو مزاج دل کا سرد ہو آدمی بزدل ہوگا اور جو گرم ہو دلیر ہوگا اور جو دل اون
صفتونمین جو مذکور ہوئین معتدل ہو وہ آدمی ان حالات مین معتدل ہوگا **جزو تیسرا نوین گفتار اور**
دوسری کتاب سے سبب مرگ کی بیانمین ہے اور اس جزو کے تین باب ہین باب
پہلا تیسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب زندگی اور موت کی
شناخت مین ہے معلوم کرین کہ سبب زندگی کا حرارت غریزی ہے کہ دل کے اندر ہے اور دل سے
تمام جسم مین پہونچتی ہے جیسے کسی مکانمین آگ روشن ہوتی ہے اور اجزاے لطیف اوسکی ہوا مین بلکہ پراگندہ ہوتے ہین
اور بوجہ اوسکے تمام مکان گرم ہوجاتا ہے اور اصل پیدایش اس حرارت کا قوت حیوانی ہے اور شرح اس قوت کی
تیسرے باب مین پانچوین گفتار اور پہلی کتاب سے بیان کی گئی ہے اور معنی زندگی کے یہ ہین کہ حیوان کو ادراک محسوسات

ہوتا ہی اور اپنے اختیار سے حرکتین کرتا ہے اور مرگ باطل ہونا قوت حیوانی اور حرارت غریزی کا ہی اور سبب باطل ہونے
قوت حیوانی اور حرارت غریزی کی دو چیزین ہین ایک سوء مزاج دل ہے اسلیے کہ جو کوئی نوع سوء مزاج کی کسی عضو پر
غالب ہو فعل اوس عضو کا باطل کرتی ہی پس اگر سوء مزاج سرد دل پر مستولی ہو حرارت غریزی باطل ہوگی اور خون
دل کا ٹھہر جائیگا جس طرح جنگل مین سردی ہوا کی جسپر غالب ہو ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر سوء مزاج گرم مفرط ہو روح لطیف
نہایت ہوگی اور سوختہ ہو کر باطل ہو جائیگی اور سوء مزاج خشک نہایت غالب ہو مدد روح کی ٹوٹ جائیگی اور
اگر سوء مزاج تر نہایت غالب ہو سوء مزاج سرد مطیع اوسکا ہوگا اور اثر افراط سردی اور تری کا برخلاف حرارت کی ہوگا اور
جاننا چاہیے کہ تیز بیماریون مین سوء مزاج دل جلد غالب ہوتا ہی اس سبب سے بیماری دراز نہین ہوتی اور پرانی بیماریونمین
بتدریج مفرط ہوتا ہی اور اعضا سے دل مین پہونچتا ہی اور بوجہ اوسکے بیماری دراز نہین ہوتی باب دوسرا

تیسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے مرگ ضروری کے بیان مین ہے

جاننا چاہیے کہ موت کوئی اس طرح کا عارضہ نہین ہی کہ تدبیر اور علاج سے دفع ہو سکے اسوجہ سے کہ ترکیب آدمی کے
بدن کی مضبوط اور پائدار نہین ہے اور مایہ اوسکے سب اثر قبول کرنیوالی اور تباہ ہونیوالے ہین اور ممکن نہین ہی کہ ہمیشہ جسم
اونکو تحلیل اور تباہ ہونے سے بچا وے اور نگاہ رکھ سکے یا بدل اوسکا جو کچھ جسم سے خرچ ہوتا جاتا ہے اوسی مقدار اور اوسی
کیفیت پر تمام و کمال پھیر لا سکے پس جو کہ تحلیل و تباہ ہونے سے اوسکو نگاہ نہین رکھ سکتا ہی اور بدل اوسکا جو
کچھ جسم سے ساتھ تحلیل کے خرچ ہوتا ہی تمام پھیر نہین لا سکتا اسلیے بضرورت مدد اوسکی پایداری کی ٹوٹ جاتی ہے
اگرچہ دوسرے باب مین پہلی گفتار اور پہلی کتاب سے حال مایہ اور حال ترکیب جسم انسان کا بیان کیا گیا ہے
اعادہ اوسکا اس مقام پر موجب طوالت ہی لیکن معلوم کرین کہ آدمی کا جسم ترکیب دیا گیا ہے مادہ اور صورت سے
اور مادہ ایک چیز ہے جمع کیا گیا چارون ارکان سے کہ وہ ساتھ ایک دوسرے کے ناموافق ہین اور ایک دوسرے
مین ناگنجیدہ ہین یعنی جسوقت کہ چارون عنصر ایک دوسرے سے جدا ہووین تو فعل اور طبیعت اور جگہہ ہر ایک کی
علیحدہ ہوگی اور وہ ایک دوسرے سے بھاگنے والے ہونگے اور ایک دوسرے کو تباہ کرنیوالے ہونگے پس جسم انسان کا
بسبب ناموافقت چارون عنصر کے ناچار تباہ ہونے والا ہے اور جو کہ جگہہ ہر ایک عنصر کی مخالف جگہہ دوسرے
عنصر کے ہی اسوجہ سے ہر ایک عنصر ڈھونڈھنے والا اپنی جگہہ کا ہے اور کوشش کرنیوالا ہے کہ اور دوسرون سے
جدا ہو جاوے اور ساتھ مقام اپنے اور اصل اپنی کے جا ملے اور لیکن صورت ایک قوت ہی کہ ہمیشہ کوشش
کرنیوالی ہے تا کہ وہ پیوند اور آمیزش کہ چارون عناصر مین مستحکم ہی ٹوٹ نجائے لیکن کام صورت کا ایک کام ہے
ساتھ جہد اور کوشش کے اور عناصر بالطبع ایک دوسرے سے کشادگی اور علیحدگی ڈھونڈھتے ہین اور بتاے بھاگنے کے
رہتے ہین پس ہرگز وہ کام جو کوشش سے ہووے ساتھ اوس کام کے جو بالطبع ہو برابر نہین ہو سکتا اسیوجہ سے ترکیب

آدمی کے بدن کی ہمیشہ پائدار نہین ہے اور ایک سبب اور ہے اور وہ یہ ہے کہ جسم آدمی کا ہمیشہ درمیان ہوای سرد
یا ہوای گرم کے رہتا ہے اور پانی اور آگ اور خاک سے سروکار رکھتا ہے اور طرح طرح کی غذائین کھاتا ہے اور حرکت
سکون کرتا ہے اور یہ غذائین اور حرکتین کبھی باندازہ ہوتی نہین اور گاہے کم یا زیادہ اور شادی اور غم اور اندیشہ بھی
کھینچتا ہے یہ سب اسباب بیرونی جسم کے ہین کہ بدن کا احوال متغیر کردیتے ہین اور ساتھ اون اسباب کے جو اندرونی
بدن ہین اور تباہ کرنیوالے ہین ملجاتے ہین یعنی ساتھ عناصر کے یار ہوجاتے ہین اس طریق سے مادہ زندگانی کا
اوسکی بضرورت ٹوٹ جاتا ہے اور آخر باب دوم مین دوسری گفتار اور پہلی کتاب سے بیان کیا گیا ہے کہ آدمی
سالہای جوانی مین معتدل زیادہ تمامی سالہای عمر سے ہوتا ہے لیکن بقیاس ساتھ کودکی کے گرم و خشک ہوتا ہے
اور بقیاس ساتھ پیری کے گرم اور تر ہوتا ہے اسوجہ سے کہ کودکی کے زمانہ مین تری مادرزادگی غالب ہوتی ہے
اور بوڑھاپے کی عمر مین نہایت تھوڑی ہوتی ہے اور تری غریب بہت ہوتی ہے اسلیے کہ پینتیس ۳۵ برس کی
عمر سے گرمی کمتر ہوتی ہے اور زمانہ کہلی تک گرمی اور تری دونون کم ہوجاتی ہین اور بعد ساٹھہ برس کی عمر کے
پیری یعنے بڑھاپا ہوتا ہے اور گرمی اور تری مادرزادگی اسی طرح کم ہوجاتی ہے یہان تک کہ کچھہ باقی نہین
رہتی اور یہ گھٹنا اور تری کا بضرورت ہوتا ہے اسوجہ سے کہ مایہ گرمی کا تری ہے جیسے مایہ روشنی چراغ کا
روغن ہے کہ جسوقت تیل چراغ مین کم رہجاتا ہے تو روشنی بھی کمتر ہوجاتی ہے پس اسی طرح تری مادرزادگی
کچھہ ہوا خشک کرتی ہے اور کچھہ گرمی مادرزادگی خرچ کرتی ہے جیسے روشنی چراغ کی روغن کو خرچ کرتی ہے
پس یہ حرکتین ہمیشہ رہتی ہین اور غذا سے بدل اوسکا جو کچھہ تحلیل سے خرچ ہوتا جاتا ہے حاصل نہین ہوتا اور
سردی اور تری غریب جمع ہوتی ہے کہ ایکبارگی اوس حرارت قلیل کو کہ باقی رہی ہے فنا کردیتی ہے کیونکہ
تری بہت ہے اور حرارت کمتر اور نیز اسوجہ سے کہ یہ سردی اور تری ضد اوس حرارت کی ہے پس
اس سبب سے ضروری یہ بات ہے کہ جسم انسان ہمیشہ پائدار نرہے اور زندگی جاتی رہے طبیب ایسی
موت کو مرگ طبعی کہتے ہین **باب ۳۳ تینتیسوے جزو اور نوین گفتار اور دوسری
کتاب سے سبب مرگ مفاجات کی شناخت مین ہے** مرگ مفاجات موت
ناگہانی کو کہتے ہین سبب اوسکا باہر آنا روح کا ایکبارگی ہے دل سے جیسے بہت خوشی مین ہوتا ہے
اور تفصیل اوسکی کر اسباب شادی مفرط مین مذکور ہوچکی ہے اور یا سبب مرگ مفاجات کا فسردہ ہونا خون
دل کا ہے یا بہر جانا تجویف دل کا ہے خون سے جیساکہ باب اول مین اس جزو کے یاد کیا گیا ہے کہ جسوقت
خون بدن مین کثرت سے ہو اور رگین اور گذرگاہین اور تجویفین دل کی پُر ہوجائین تو روح اور حرارت غریزی
اوسمین نہین ٹھہر سکیگی اسلیے یکایک روح نکلجائیگی اور حرارت غریزی فنا ہوجائے گی اور اگر تمامی اعضا قوی

ہون اور تجویف ہر ایک اندام کی کہ جو تجویف رکھتا ہے بزرگی اور کوچکی اور قوت مین ساتھ ایک دوسری کے برابر ہو
اور ایک دوسری سے کوئی ضعیف نہو کہ فضلہ اوسکا اوسمین پہونچے اور آدمی تندرست ہو اور غذا تمام وکمال پاوے اور نوبت
استفراغ کی نہ پہونچی ہو تو خون بدن مین بہت کثرت سے ہوگا کہ سب رگین اور گذرگاہین اور تجویفین دل کی پر ہو جائینگی
اور آدمی مفاجاۃً مرجائیگا اور مدت تک ملمس گرم رہیگا اور طبیب جاہل سمجھے گا کہ سکتہ ہے اور حالانکہ وہ مردہ ہے یہ حال
اوس آدمی کو عارض ہوگا جو ہمیشہ شراب پیتا ہے اور کثرت سے پیتا ہے اور یہ موت ناگہانی حالت مستی مین اکثر
ہوتی ہے خصوصاً جس شخص کو استفراغ اور فصد کا اتفاق نہوا ہو اور بقراط کہتا ہے کہ تندرست آدمی کو کہ تندرستی مین نہایت کمال ہو
ریاضت خطر ہے اسوجہ سے کہ ریاضت کی حرکت سے خلطین گرم ہو جاتی ہین اور حرکت مین آتی ہین اور رگین پر ہو جاتی ہین
خوف اس امر کا ہوتا ہے کہ تجویف دل بھی پر ہو جائے اور آدمی مفاجاۃً یعنی بکایک مرجائے کیونکہ ممکن نہین ہے کہ جس آدمی کا بدن
خلطون سے بہرا ہوا ہو احوال اوسکا بہتر اوس سے ہو اور یہ بھی ممکن نہین ہے کہ وہ ایک حالت پر قائم رہے
پس بضرورت ہر طرح کا تغیر جو اوسپر عارض ہوگا احوال ابتری اور بدی پر مائل ہوگا اسلیے واجب ہے کہ جسوقت بدن
کو خلطون سے بہرا ہوا دیکھین جلد بلا تاخیر استفراغ فرمائین کہ خلطین بدفع ہو جائین اور بدن امتلا سے پاک اور
صاف ہو اور احوال بدن کا قبول غذا سے بھی متغیر ہوتا ہے نہ حالت ابتری پر اور اس فصل کے آخر مین کہتا ہے
ولا یبلغ فی استفراغہ الغایۃ القصوی فان ذلک خطر لکن بقدر احتمال طبیعۃ البدن الذی
یقصد الی استفراغہ وکذلک ایضا کل استفراغ یبلغ فیہ الغایۃ القصوی فھو خطر وکل
تغذیۃ ایضا بہ عند الغایۃ القصوی فھو خطر یعنے نہ مبالغہ کیا جائے استفراغ مین نہایت درجہ
کہ اوسمین خطر بہت ہے لیکن ہر ایک استفراغ باندازہ قوت جسم کے ہونا چاہیے اور غذا بافراط بھی پر خطر ہے
اور فسطاس بن لوقا کہتا ہے کہ ایک آدمی کو مینے دیکہا کہ وہ جلد کسی ضرورت کے لیے کہڑا ہوا کہ جوتہ پہنے ایک جوتہ
پہنے پایا اور دوسرے کے لیے جھکا کہ پاؤن مین درست کرے اوسی حالت مین زمین پر گر پڑا اور فوراً اوسوقت
مرگیا انا للہ وانا الیہ راجعون

تمت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ج ٣

اس تیسری کتاب کی چودہ گفتار ہین اور جو کہ اس کتاب مین ہر ایک معاملہ مین بیان وسیع ہے اور ضروری اور کام کی چیزون کے حالات کثرت سے ہین اور احتیاج طبیب کی ہاتھ مین رکھنے اور مطالعہ سے طرف اس کتاب کی اشد ہے لہذا اسکے دو حصہ کیے گئے ہر ایک حصہ کی سات گفتار ہین **گفتار پہلی** اس تیسری کتاب کے پہلے حصہ سے ہوای نیک اور بد کی شناخت مین ہے اور مسکنون کے حالات کے بیان مین **گفتار دوسری** پانیون کے نیک اور بد کی شناخت مین ہے اور تدبیر مین اونکے استعمال کی **گفتار تیسری** غذاؤن نیک اور بد کی شناخت مین ہے اور تدبیر اونکی **گفتار چوتھی** شراب نیک اور بد کے بیان مین ہے **گفتار پانچوین** سونے اور جاگنے کی تدبیر مین ہے **گفتار چھٹی** حرکت اور سکون بدنی کی تدبیر مین ہے **گفتار ساتوین** لباس اور عطر اور روغنون کی تدبیر مین ہے **گفتار پہلی** دوسرے حصہ سے تنقیہ یعنی پاک کرنے جسم کی تدبیر مین ہے فضول طعام اور خلطون فزونی سے **گفتار دوسری** تدبیر مین سوء مزاج کے ہے **گفتار تیسری** اعراض نفسانی کی تدبیر مین ہے مانند شادی اور غم اور مثل اوسکے **گفتار چوتھی** اون حالات کے تدارک مین ہے جو آدمی کے جسم پر ظاہر ہوتے ہین اور ظاہر ہونا اونکا نشان اون بیماریون کا ہوتا ہے جو ہونے والی ہین **گفتار پانچوین** بچون کی پرورش مین ہے **گفتار چھٹی** بوڑھون کی تدبیر مین ہے **گفتار ساتوین** مسافرون کی تدبیر مین ہے اور جاننا چاہیے کہ نگہداشت تندرستی کی ان اسباب کی تدبیر پر موقوف ہے اسلیے کہ یہہ

اسباب اگر ایسی ہین کہ جسوقت اونکا ہونا چاہیے اور جسقدر کہ چاہیے اور جسطور سے کہ چاہیے موجود ہون تو سبب تندرستی کا ہون گے اور جو برخلاف اسکے ہون تو باعث مرض کا ہون گے واللہ اعلم **فہرست اس کتاب کے حصہ اول کی یہ ہے** - **گفتار پہلی تیسری کتاب کے حصہ اول سے** حالات مین ہوا اور مسکن کے ہے اور تدبیر مین اونکی اور اس گفتار کے پندرہ باب ہین **باب ۱ پہلا** بیانمین حاجتمندی انسان اور دیگر حیوانات کے ہے طرف ہوا کے **باب ۲ دوسرا** ہوا کی منفعت مین ہے **باب ۳ تیسرا** ہوای نیک اور معتدل کی شناخت مین ہے **باب ۴ چوتھا** فصول سال کے بیانمین ہے **باب ۵ پانچوان** فصول سال کے مزاج مین ہے **باب ۶ چھٹا** ہر ایک ہوا کے خاصیت اور فعل کے بیانمین ہے **باب ۷ ساتوان** اون فصول کے بیانمین ہے جو مزاج خاصہ اپنی سے متغیر ہو جاتے ہین **باب ۸ آٹھوان** فصول سال کی فعل اور خاصیت مین ہے اور اون بیماریون کے بیانمین ہے جو ہر فصل مین ہوتی ہین **باب ۹ نوان** بیان حالات جسم انسان کے ہے جو افعال اونکے فصول سال مین مخالف ہوتی ہین **باب ۱۰ دسوان** تندرستی کی نگاہ رکھنی کی تدبیر مین ہے ہر ایک فصل مین **باب ۱۱ گیارہوان** تغیر ہوا کی شناخت مین ہے جو اسباب ارضی اور سماوی سے متغیر ہوتے ہین **باب ۱۲ بارہوان** اوس ہوا کے بیانمین ہے جو اسباب باطنی متغیر ہوتے ہین **باب ۱۳ تیرہوان** شناخت مین احوال جسم انسان کے ہے ہر ایک مسکن کی ہوا مین **باب ۱۴ چودہوان** مسکن ہای جزوی کی تدبیر مین ہے **باب ۱۵ پندرہوان** آفتاب کے نیچے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کی منفعت اور مضرت مین ہے **گفتار دوسری تیسری کتاب کے پہلے حصہ سے** پانیون کے احوال کی شناخت مین ہے اور اس گفتار کے سات باب ہین **باب ۱ پہلا** بیانمین حاجتمندی کے ہے طرف پانی **باب ۲ دوسرا** پانیون کی منفعت اور مضرت اور مزاج اور خاصیت کے بیانمین ہے **باب ۳ تیسرا** نیک پانیون کی شناخت مین ہے **باب ۴ چوتھا** پانیون کے آزمایش کے طرق مین ہے **باب ۵ پانچوان** برے پانیون کے اصلاح کی تدبیر مین ہے **باب ۶ چھٹا** پانی پینے کی تدبیر مین ہے **باب ۷ ساتوان** آبزن اور حمام کرنے کی تدبیر مین ہے **گفتار تیسری تیسری کتاب کے حصہ اول سے** اچھی اور برے غذاؤن کے پہچان مین ہے اور تدبیر اونکی اور اس گفتار کو دو جزو ہین **جزو پہلا** احوال اور انواع غذا کی شناخت مین ہے اور اس جزو کے چوبیس ۲۴ باب ہین **باب ۱ پہلا** سبب حاجتمندی انسان اور جانورونکے ہے طرف غذا کے **باب ۲ دوسرا** غذا کی شناخت مین ہے **باب ۳ تیسرا** اس امر مین ہے کہ بعض غذا کو گرم اور بعض کو سرد اور بعض کو تر اور بعض کو خشک کسواسطے کہتے ہین اور یہ کیفیتین جسم انسان مین کیونکر ظاہر ہوتی ہین **باب ۴ چوتھا** نیک غذاؤن کی شناخت مین ہے **باب ۵ پانچوان** بد غذاؤن کی شناخت

مین ہی باب ۶ چھٹا میانہ غذاؤنکی پہچان مین ہی باب ۷ ساتوان لطیف غذاؤنکی شناخت مین ہے باب ۸ آٹھوان غلیظ غذاؤن کی پہچانمین ہے باب ۹ نوان جلد ہضم ہونے والی غذاؤن کے بیانمین ہے باب ۱۰ دسوان اون غذاؤن کے بیانمین ہے جنکا فضول بہت یا کم ہوتا ہے باب ۱۱ گیارہوان اون غذاؤنکے بیانمین ہے جنسے بدن انسان کا غذا بہت پاتا ہی باب ۱۲ بارہوان اون غذاون کے بیانمین ہے جنسے بدن انسان کا غذا کمتر پاتا ہے باب ۱۳ تیرہوان گرم غذاؤن کے بیان مین ہے باب ۱۴ چودہوان غذاؤن خشک کے بیانمین ہے باب ۱۵ پندرہوان ترغذاون کے بیانمین ہے باب ۱۶ سولہوان سرد غذاؤن کی پہچان مین ہے باب ۱۷ سترہوان سدہ کہولنے والی غذاؤن کی شناخت مین ہی باب ۱۸ اٹھارہوان اون غذاؤن کی پہچانمین ہے جو طبع کو خشک کرتی ہین باب ۱۹ اونیسوان سدہ ڈالنے والی غذاؤن مین ہے باب ۲۰ بیسوان اون غذاؤنکی شناخت مین ہی جو طبع کو نرم کرتی ہین باب ۲۱ اکیسوان اون غذاون کی پہچان مین ہے جو معدہ مین جلد تباہ ہوجاتی ہین باب ۲۲ بائیسوان بادناک غذاؤن کے بیانمین ہے باب ۲۳ تئیسوان اون غذاون مین ہی جو معدہ کو نقصان پہونچاتی ہین باب ۲۴ چوبیسوان کہانا کہانے کی تدبیر مین ہے جزو دوسرا غذاؤن کی اصلاح مین ہے اور ہر ایک کی خاصیت اور فعل اور طبیعت کی پہچان مین ہی اور اس جزو کے تیرہ باب ہین باب ۱ پہلا حبوب یعنے اناج کی طبیعت اور خاصیت اور منفعت اور مضرت مین ہی اور باز رکہنے مین ہی مضرت سے باب ۲ دوسرا جانورونکے گوشت کی خاصیت اور طبیعت اور منفعت اور مضرت مین ہی باب ۳ تیسرا اسکباج اور اسفیدباج وغیرہ غذاؤنکی منفعت مین ہی اور دفع کرنمین اونکی مضرت کے باب ۴ چوتھا ہر قسم کے اچار اور آبکامہ وغیرہ کے منفعت اور مضرت مین ہی اور دفع مین اونکی مضرت کے باب ۵ پانچوان دودھ اور پنیر کی منفعت اور مضرت مین ہی اور دفع مین اوسکی مضرت کے باب ۶ چھٹا بقولات کی طبیعت اور منفعت اور مضرت مین ہی باب ۷ ساتوان جڑون کی منفعت اور مضرت مین ہی مانند پیاز اور شلجم وغیرہ کے اور تدبیر دفع مین ہے اونکی مضرت کے باب ۸ آٹھوان جنگلی گھاسون کی منفعت اور مضرت مین ہے کہ اونکے کہانے کی آدمی عادت رکہتا ہی باب ۹ نوان بزرونکی منفعت اور مضرت مین ہے باب ۱۰ دسوان تر میوونکی منفعت اور مضرت مین ہی باب ۱۱ گیارہوان خشک میوونکی خاصیت اور منفعت مین ہی باب ۱۲ بارہوان شربتون کی منفعت اور مضرت مین ہی اور دفع مین اونکی مضرت کے باب ۱۳ تیرہوان روغنون کی منفعت اور مضرت مین ہی گفتار چوتھی تیسری کتاب کے حصہ اول سے نیک اور بد مین شراب کے ہی اور منفعت اور مضرت مین اوسکی اور یہہ گفتار اٹھارہ باب پر حاوی ہی باب ۱ پہلا اس امر کے بیان مین ہی کہ غرض شراب سے کیا ہی باب ۲ دوسرا شراب کی منفعت کے بیان مین ہی باب ۳ تیسرا اس مضمون مین ہے کہ کوئی کہانا اور کسی قسم کی شراب

شراب انگوری کے برابر نہین ہی باب ۴ چوتھا شراب کی مضرت کے بیان مین ہے باب ۵ پانچوان اس امر مین ہے کہ شراب کس آدمی کو پلانا چاہیے اور کسکو نہ پلانا چاہیے اور کسوقت اور کسقدر پلانا چاہیے باب ۶ چھٹا اون حالات کے اسباب کی شناخت مین ہے اور جو شراب نوشی سے ظاہر ہوتے ہین مانند نشاط وغیرہ کے باب ۷ ساتوان اس بات کی پہچان مین ہے کہ مستی کیا ہے اور کتنے اوسکے درجہ ہین باب ۸ آٹھوان اون سببون کی شناخت مین ہے جنکے سبب سے آدمی جلد مست ہوتے ہین باب ۹ نوان اس مضمون مین ہے کہ بعض آدمیون کو بضرورت شراب پلانی چاہیے باب ۱۰ دسوان اس بات کی تصریح مین ہے کہ بعض آدمی جسوقت جام بزرگ شراب کا نوش کرتے ہین تو بدمست ہوتے ہین اور بعضے برخلاف اوسکے باب ۱۱ گیارہوان اس امر مین ہے کہ کوئی آدمی شراب بہت پیے اور بسلامت خواب کرے مگر وقت اوٹھنے کے اوسکو مردہ پائین باب ۱۲ بارہوان خمار مین ہے اور تدبیر اوسکی باب ۱۳ تیرہوان اس امر کی تدبیر مین ہے کہ کوئی چاہے کہ شراب بہت پیے اور دیر مین مست ہووے باب ۱۴ چودہوان شراب کی دوستی کم کرنے کی تدبیر مین ہے اور مستی سے ہشیار کرنے کی تدبیر مین ہے باب ۱۵ پندرہوان انواع شراب مین ہے باب ۱۶ سولہوان شراب بنانے کی تدبیر مین ہے باب ۱۷ سترہوان مجلس شراب مین ہے باب ۱۸ اٹھارہوان تدبیر مین جلاب اور سکنجبین اور ماء العسل اور فقاع وغیرہ کے ہے

گفتار پانچوین تیسری کتاب کے حصہ اول سے سونے اور جاگنے کی تدبیر مین ہے اور اس گفتار کے پانچ باب ہین باب ۱ پہلا اس امر مین ہے کہ نیند کیا چیز ہے اور کیونکر ظاہر ہوتی ہے باب ۲ دوسرا حاجتمندی انسان کے بیان مین ہے طرف خواب کے باب ۳ تیسرا سونے اور جاگنے کی مضرت اور منفعت مین ہے باب ۴ چوتھا نیند لانے کی تدبیر مین ہے باب ۵ پانچوان اس بات کے بیان مین ہے کہ کس طرح سونا چاہیے

گفتار چھٹی تیسری کتاب کے حصہ اول سے حرکت اور سکون کی تدبیر مین ہے اور اس گفتار کے پانچ باب ہین باب ۱ پہلا تندرست آدمیونکی حاجتمندی مین ہے طرف حرکت اور ریاضت کے باب ۲ دوسرا اس امر کے بیان مین ہے ریاضت کتنی اور کیونکر کرنی چاہیے باب ۳ تیسرا جزوی ریاضتون کی شناخت مین ہے باب ۴ چوتھا انواع ماندگی کے بیان مین ہے جو ریاضت سے پیدا ہوتے ہین باب ۵ پانچوان ماندگی کی تدبیر مین ہے جو ریاضت سے پیدا ہوتے ہین

گفتار ساتوین تیسری کتاب کے حصہ اول سے تدبیر لباس اور عطریات اور روغنون کے ملنے مین ہے اور اس گفتار کے چار باب ہین باب ۱ پہلا تدبیر لباس مین ہے باب ۲ دوسرا عطریات مین ہے مانند مشک اور کافور اور عنبر وغیرہ کے باب ۳ تیسرا عطر جزو مین ہے باب ۴ چوتھا روغنون کی منفعت اور مضرت مین ہے

تمام ہوئی فہرست تیسری کتاب حصہ اول کی

اور فہرست حصہ دوم کی بعد انفراغ مضامین حصہ اول کے انشاء اللہ تعالے مفصل بیان کیجائیگی

گفتار پہلی تیسری کتاب کے حصہ اول سے حالات اور تدبیر مین ہوا اور مسکن کے ہی اور اس گفتار کے پندرہ باب ہین باب پہلا بیانمین حاجتمندی انسان اور دیگر حیوانات کی بے طرف ہوا کے ہے

پس معلوم کرنا چاہیے کہ ہوا ایک عنصر ہے چارون عناصر سے کہ جسم انسان اور ابدان تمامی حیوانات اور سب چیزو نکا اوس سے خمیر کیا گیا ہی اور اسباب ستہ ضروریہ سی ہوای ہوا کو کوئی سبب ایسا نہین ہے کہ باہر سی ساتھ جسم انسان کی نزدیک زیادہ ہوا اور ساتھ اوسکی ملازم اور اندر اوسکے اثر کرنیوالا اور بدن اوسکا ساتھ اوسکے محتاج زیادہ اور ساتھ اوسکے عادت رکھنے والا ہو اسوجہ سے کہ قوام جسم انسان کا تین قوتون سی بنایا گیا ہے اور وہ قوتین طبعی اور نفسانی اور حیوانی ہین پس قوتین آدمی کے ساری بدنمین پہونچتی ہین اور ہر ایک قوت کام اپنا نہین کر سکتی مگر بمیانجی روح اور مادہ روح کا ہوا ہے کہ آدمی سانس کے ذریعہ سی اوسکو حاصل کرتا ہے اور تمام جسم مین اندر اور باہر سے محیط ہی اور معلوم کرین کہ ہوا ایک جسم ہے لطیف اور طبعی کہ اوسکے لیے ایک کیفیت ہی فاعل اور اثر کرنیوالی اور وہ حرارت ہی اور ایک کیفیت اور ہی منفعل اور اثر قبول کرنیوالی وہ تری ہے پس اسیوجہ سے بدنمین اثر کرتی ہے اور نیز بدن سے اور اور چیزونسے بھی جو باہر جسم کے ہین اثر قبول کرتی ہے اور ساتھ اوس اثر کے کہ اور چیزونسے اثر قبول کرتی ہی بدن کے اندر اثر کرتی ہی اور اوسکے سوا چارہ نہین ہی

باب دوسرا تیسری کتاب کے حصہ اول کے گفتار اول سے کیفیت اور منفعت ہوا کے بیان مین ہے

معلوم کرین کہ جو ہوا کہ ہمارے جسم پر محیط ہی بہ نسبت مزاج روح اور حرارت غریزی کے نہایت سرد ہی اور جسوقت اوسکو سانس کے ذریعہ سی اندر کھینچتا ہی تو بسبب آمیزش روح اور حرارت غریزی کے گرم ہو جاتی ہی پس اگر وہ ہوا اوس سے جدا نہووی اور بدیر وہان رہے تو روح بالضرور اعتدال سے باہر ہو جاتیگی اور سوختہ ہو جائیگی اور جسوقت دوسری نفس سے وہ ہوای گرم اندر سے خارج ہوتی ہے اور ہوائے تازہ حرارت غریزی تک پہونچتی ہے اور ساتھ روح کے ملتی ہے تو روح مدد پاتی ہے اور راحت اوسکو بخوبی پہونچتی ہے اور وہ ہوای تازہ روح کو سوختہ ہونے نہین دیتی پس روح کو ہوا سے بڑی منفعت ہی لیکن یہ منفعت ہوای تازہ سی ہے اسلیے کہ جسوقت ہوا حرارت غریزی سے پیوستہ ہوتی ہی اوسکی وجہ سی گرم ہو جاتی ہے اور ہمراہ اوسکی رہتی ہے تو منفعت اوسکی باطل ہو جاتی ہے اور بدن اوس سے مستغنی ہوتا ہی اور اس طرح کی ہوای گرم خاص روح کے لیے مانند کسی غلط فضولی کے ہے خاص ان کے لیے پس معلوم ہوا کہ حاجت جسم کو طرف ہوای تازہ کے ہی اور اوسی سے منفعت ہی اور دلیل اوس قول کی درستی پر جو ہمنے بیان کیا ہی کہ وہ ہوا جو ہماری جسم پر محیط ہے بقیاس ساتھ روح اور حرارت غریزی کے نہایت سرد ہی یہ ہے کہ جسوقت ہم گرمای سخت گرم مین ہوا کو ہلاتے ہین تو خنکی ہوا کی پاتے ہین اور وجہ خنکی پانے کی یہ ہے کہ وہ ہوا جو ہمارے پوست سی مماس ہے اور پیوستہ ہی بسبب سکون کے ہماری پوست کی حرارت سی اثر قبول کرتی ہی اور کیفیت ہمارے

پوست کی حاصل کرتی ہی پس ہوا اور پوست ہمارا دونون کیفیت مین مشابہ ہوجاتے ہین اور حس لمس کو مشابہ چیز سے کچھہ خبر نہین ہوتی ہی پس جسوقت ہوای تازہ حرکت کرتی ہے تو وہ ہوا جو ہمارے پوست سے ملی ہوئی ہے دور ہوجاتی ہے اور ہوای تازہ پیوستہ ہوتی ہے اور پوست کیفیت ہوای تازہ سے خبردار ہوتا ہی

باب تیسرا ہوای نیک اور ہوای معتدل کی شناخت مین ہے

اگرچہ ہوا مین ایک کیفیت خاصہ ہی اور وہ گرمی اور تری ہے اور وہ ہوا جو گرد جسم انسان کے ہی اور ساتھہ اوسکی نزدیک ہی ہوای خالص نہین ہے لیکن دہوان اور ابخرون وغیرہ سے ملی ہوئی ہی اور ہر ایک چیز کی کیفیت سے کیفیت اور حاصل کرتی ہے اور اسی طرح ہر ایک فصل مین فصول سال سے کیفیت خاصہ اپنے پہر جاتی ہی اور کیفیت فصل سے کیفیت دیگر حاصل کرتی ہے اور بہتر یہ ہی کہ ہر ایک فصل اپنی طبیعت پر ہو کیونکہ اگر فصول سال اپنی طبیعت سے پہر جائین تو سبب بیماری کا ہونگی اور ہوای نیک ہوای صافی ہے کہ اوسمین کوئی شے غریب ملی ہوئی نہو مانند بخار دریاؤن اور خندقون اور زمینون ترابندہ اور ابخرون پالیزون ترہ کے مانند کرنب اور کنگرزد اور لہسن اور باقلا وغیرہ کے اور بوی چونہ اور گلخن اور گرد اور غبار اور دہوان اور عفونتون سے دور ہو اور درختان انبوہ اور چہت اور دیوارن بہت بلند کے درمیان مین نہو اور گذرا وسکا درختان زیانکار پر نہو مانند درخت انجیر اور درخت ارنڈی کے اور شمال کی جانب سے راہ اوسکی کشادہ ہو اور زمین اوسکی بلند ہو تو وہ ہوا البتہ نیک ہوگی اور موجب تندرستی کا ہوگی اور جو برخلاف اوسکے ہو سبب بیماری کا ہوگی پس طبیب کو کمی بیشی مین ان چیزون کے لحاظ کرنا چاہیے پس جبکہ اون حالات مین بخوبی ملاحظہ کریگا تو ہوا پر ہر جگہہ کی حکم کرسکتا ہی اور جس زمین گڑہا ہو کہ جب تک سوراخ اونچا ہو اوس زمین پر نہ چمکے پہر جب سوراخ اونچا ہوا اور زمین پر چمکے جلد گرم ہوجائے اور جب سوراخ نیچا ہو جلد خنک ہوجائے تو ہوا اوس زمین کی نیک نہوگی پس جسوقت ہوا بند ہوجاسے اور وبا ہوا مین ظاہر ہو کہ فاسد ابخرے اونکو جا بجا پہونچاتے اوسوقت وہ ہوا جو درمیان دیوارون اور عمارات کی گہٹی ہوئی ہو بہتر ہوای کشادہ سے ہوگی اور ہوای معتدل وہ ہوا ہے کہ گرمی کے موسم مین نہایت گرمی سے پسینہ نہ آوے اور سختی سے سردی موسم کے بدنکو ایذا نہ پہونچے اور جو ہوا کہ جلد سورج سے گرم ہوجائے اور وقت نیچا ہونے سورج کے سرد ہوجاتے نہایت لطیف ہوتی ہے اور وہ ہوا جو اسکے برخلاف ہو غلیظ ہوجاتی ہے

باب چوتھا کتاب تیسری کی گفتار اول سے فصول سال کی شناخت مین ہے

معلوم کرین کہ طبیبون اور نجومیون نے فصول سے ہر ایک فصل کے لیے ایک حد مقرر کی ہے اور دونون مین تفاوت ہی اسلیے کہ نجومیون کے نزدیک آغاز ہر ایک فصل کا اوس روز سے ہوتا ہی جسوقت آفتاب کسی برج مین پہونچے بر جہای انقلاب سے اور وہ برج حمل ہے اور سرطان اور میزان اور جدی پس جسوقت سورج اول حمل مین پہونچے اول سرطان تک اوسوقت فصل بہار کی ہوتی ہے اور جسوقت آفتاب اول سرطان سے اول میزان تک پہونچے اوسوقت فصل تابستان کی ہوتی ہے اور جسوقت آفتاب اول میزان سے اول جدی تک

ہوتی ہے اور جسوقت سورج اول جدی سے اول حمل تک پہونچے فصل زمستان کی ہوتی ہے اور عرب اور
ترک کے آدمیون نے فصلونمین حد دوسری قرار دی ہے اور وہ کہتے ہین کہ فصل بہار اوسوقت ہوتی ہے جسوقت
سورج حمل مین آتا ہے اور جسوقت ثریا نکلتا ہے اوسوقت موسم تابستان کا ہوتا ہے اور جسوقت ستارہ شعری
ہوا انتہا گرمی کی ہوتی ہے اور وقت پکنے میوہ جات کا پہونچتا ہے اور جسوقت سماک رامح ہوا اوسوقت اول خزان
تصور کرنا چاہیے اور جسوقت ثریا انتہا کو پہونچے شروع زمستان تصور کرنا چاہیے اور طبیب اوس زمانہ کو بہار کا موسم
کہتے ہین کہ شہرون معتدل مین اوس زمانہ مین سردی نہووے کہ حاجت گرم مکان اور آگ سے تاپنے کی پہونچے
اور گرمی بھی ایسی اوس زمانہ مین نہووے کہ ٹھنڈے مکانون کی حاجت ہو اور وہ زمانہ کھلنے پھولون کا ہوا اوسوقت
تک کہ میوہ بستہ ہو اور مدت اس زمانہ کی قریب پچاس دن کے ہے اور بالجملہ کمتر دو مہینہ سے ہے اور شروع زمانہ
بہار کا پہلے اوسوقت سے ہوتا ہے کہ آفتاب اول حمل مین آوے یا بعد چند روز کے یہانتک کہ آفتاب برج
ثور کے نصف تک پہونچے اوسکو منجملہ بہار کے تصور کرین اور پھر زمانہ تابستان کا ہے اور فصل خزان بھی اسی قیاس پر ہے
آغاز اوسکا اوس سے پہلے ہو کہ آفتاب اول میزان مین داخل یا بعد چند روز کے یہانتک کہ آفتاب نصف عقرب
مین آوے اوسکو منجملہ خزان کے تصور کرین اور پھر زمانہ زمستان کا ہے اور بعضے شہرون مین یہ فصلین آگے پیچھے
ہوتی ہین

باب پانچوان تیسری کتاب کی گفتار اول سے فصول سال کی طبیعت کی شناخت مین ہے

معلوم کرین کہ فصل بہار سب فصلون سے معتدل زیادہ ہے گرمی اور سردی
اور خشکی اور تری مین اسوجہ سے کہ جسوقت آفتاب اول نقطہ حمل مین آتا ہے تو سمت راس سے اکثر رہنے والون
عمارات زمین کے دور نہین ہوتا لیکن اوپر نقطہ اعتدال کے ہوتا ہے اور اس سبب سے ہوا بہار کی گرم ہوتی ہے
اور سردی اور تری زمستان کی تحلیل قبول کرتی ہے اور جب تک نصف فصل سے منقضی ہو انتہا اعتدال
کی ہوتی ہے اور فصل تابستان یعنے موسم گرمی کا گرم اور خشک ہے اسلیے کہ جسوقت سورج سرطان کے برج
مین آتا ہے تو سمت الراس سے نہایت نزدیکی اوسکی ہوتی ہے اور ہوا کو گرم کرتا ہے اور تری کو خشک یہانتک کہ
آخر فصل مین ہوا نہایت خشک ہو جاتی ہے اور طبیعت فصل خزان کی بھی سردی اور گرمی مین معتدل ہوتی ہے
اسوجہ سے کہ جب آفتاب اول میزان مین آتا ہے تو نزدیکی اور دوری اوسکی سمت الراس سے اوسی طریق پر
ہوتی ہے جیسی فصل بہار مین آنے سے آفتاب کے برج حمل مین ہوتی ہے مگر فصل خزان تری اور خشکی مین معتدل
نہین ہوتی اسلیے کہ آفتاب تابستانی ہوا کو خشک کر دیتا ہے اور اسباب تری کے ظاہر نہین ہوتے اور معلوم کرنا چاہیے
کہ حال سردی قبول کرنے مزاجونکا مانند حال تری قبول کرنے کی نہین ہے اسوجہ سے کہ جسم اگرچہ سردی کو بہ نسبت تری کے
جلد قبول کرتے ہین اور حال تری قبول کرنے مزاج کا سردی سے مانند حال خشکی قبول کرنے کی نہین ہے گرمی سے

اسلیے کہ مزاج گرم چیزون سے جلد زیادہ خشکی قبول کرتے ہین کہ چیزان سرد سی تری قبول کرتے ہین کیونکہ ذراسی گرمی سے
خشکی ظاہر ہوتی ہی اور ذری سے سردی سے تری نہین ظاہر ہوتی بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تہوڑی گرمی سے تری ظاہر
ہوتی ہے اور تہوڑی سردی سے کچہ تری نہین ظاہر ہوتی اسلیے کہ تہوڑی گرمی اجزا اوٹہاتی ہے اور تحلیل نہین کرسکتی
اسوجہ سی قدری تری ظاہر ہوتی ہے اور اندک سردی سے پوست کثیف نہین ہونے پاتا اور تری نہین گہٹتی اسوجہ سے
تری ظاہر نہین ہوتی پس اسی باعث سی حال فصل بہار کا مانند حال فصل خزان کے نہین ہے کیونکہ تری زمستان فصل
بہار مین گرمای بہاری سے معتدل ہوجاتی ہے اور خشکی تابستان فصل خزانی مین سرمای خزانی سی معتدل نہین ہوتی
اور فصل زمستان یعنے جاڑے کا موسم اسوجہ سی کہ آفتاب اوس فصل مین اول جدی مین آتا ہی اور سمت الراس سی نہایت
دور ہوتا ہی ہوا سرد ہوتی ہے اور بسبب کثرت بارش کے ہوا تر ہوتی ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ ہوای خشک شدت
گرمی سے یا مشابہ مزاج آتش کے ہوتی ہی یا ایسی ہوا خشک ہوتی ہی کہ اوسمین تری اجزون کی دور ہوجاتی ہے یا ایسی ہوا
ہوتی ہی کہ دو دہای زمینی اوسمین شامل ہوتے ہین یا درشتی اور خشکی سے مانند زمین کے ہوتی ہے اور ہوای تر یا ایسی ہوا
ہوتی ہی کہ پانیون کے اجزا اوسمین ملے ہوتے ہین یا ایسی ہوا ہوتی ہے کہ سردی سے کثیف ہوجاتی ہے اور مانند بخارات
کی ہوتی ہے اور یہ ہوا بہار کے موسم کی اس طرح کی ہوتی ہی کہ جاڑے کے موسم کی تریہای فرونی قدری اوس سے تحلیل قبول
کرتی ہین اور کم ہوجاتی ہین اور باقی گرمای بہاری سے معتدل ہوجاتی ہین اور ہوای خزانی ساتھ اوس قدر سردی کے
کہ خزان مین ہوتی ہے تری نہین قبول کرتی ہے مثلاً اگر ایک پارچہ تر اور ایک خشک لیکر پارچہ خشک کو ہوای سرد مین کہولدیوین
اور کرپاس تر کو ہوای گرم مین کہ گرمی اوسکی برابر سردی اوس ہوای سرد کے ہو پہیلادین تو کرپاس تر ہوای گرم مین جلد زیادہ
خشک ہوگا بہ نسبت کرپاس خشک کی کہ ہوای سرد سی تر ہوگا اور ایک سبب اور ہی اور وہ یہ ہی کہ تری جو ہوا مین ایک مدت تک
رہتی ہے بسبب ایک مدد کے ہی جو اوس سے پیوستہ ہوتی ہی اور خشک کرنے کے لیے کچہ مدد نہین ہی اور مدد تری ہوا کے اسوجہ سے
کہ جسقدر حرارت زمین کی ہی جسجگہہ کہ ہوا نہایت سرد ہو سردی اوسکی بقیاس ساتھ جسم انسان کے ہی اور کسی حال پر سردی
اوس حد کو نہین پہونچتی کہ کچہ تحلیل نکرے بلکہ ہر حال مین قوت آفتاب اور ستارون سے تحلیل ہوتی ہی پس جسوقت
کہ مدد کم ہوا اور تحلیل ہمیشہ رہی تو جلد خشکی قبول کرتی ہے اور فصل بہار مین تحلیل زائد اجزون سے ہوتی ہے اسلیے کہ اجزون کے
واسطے دو سبب ہین ایک حرارت قلیل روی زمین کی دوسری حرارت قوی زمین کے اندر کی کہ جو کچہ لطیف ہوتی ہے ظاہر
زمین کیطرف توجہ کرتی ہے اور جاڑے کے موسم مین تہ زمین گرم ہوتی ہے اور حرارت روی زمین اور حرارت ہوا کی تہوڑی ہوتی ہی
اور جب یہ دونون سبب جمع ہوتی ہین تو واجب ہوتا ہی کہ ہوای کثیف ہوجاتے اور بخارات کثرت سی ہوون اسلیے
تری زیادہ ہوگی اور فصل بہار مین اسوجہ سی کہ حرارت زمین کے اندر کی بہت تہوڑی ہوتی ہے اور حرارت روی زمین کی
بہت زیادہ ہوتی ہے تحلیل زائد تولد بخار سی ہوتی ہی اسلیے فصل بہار تری اور خشکی مین معتدل ہوتی ہی جس طرح گرمی

اور سردی کی کیفیت مین معتدل ہوتی ہے اور اگر کوئی کہے کہ اول بہار تری کی طرف میلان رکھتی ہے ہوسکتا ہی
کہ اعتدال سے کچھ دور ہو یہ قول صواب سے بعید نہین ہے لیکن نہ مانند دوری خزان کے کیفیت خشکی مین اور اگر کوئی
کہے کہ فصل خزان اعتدال سے نہایت دور ہے یہ قول بھی قرین صواب ہی اسوجہ سے کہ نیم روز ہای خزان گرما سے
تابستان سے نزدیک ہی کیونکہ ہوای خزانی سخت خشک ہوتی ہے اور ہوائے خشک جلد گرم ہو جاتی ہے اور اوقات صبح اور شبہای
فصل خزان خنک ہوتی ہین بسبب دوری آفتاب کے اور اس سبب سے کہ ہوای خنک متخلخل ہوتی ہے اور خنکی شب کی اوسمین
زیادہ اثر کرتی ہی اور فصل بہار برخلاف اوسکے ہی اور روز ہای بہار شبہای بہار سے بہت گرم نہین ہوتے ہین اسلیے
ہوای بہار آفتاب سے اسقدر خشک اور متخلخل نہین ہوتی جسقدر ہوای خزانی خشک ہوتی ہے اور گرمی اور سردی اوسمین
اتنی اثر نہین کرتی جتنی ہوای خزانی مین اثر کرتی ہے اور اس بحث مین سوال کیا گیا ہے کہ تم جو بیان کرتے ہو کہ خشک ہوا
گرم زیادہ ہوتی ہے اور ہوا خزان کی خشک ہی تو کسواسطے شبہای خزانی سرد زیادہ شبہای بہاری سے ہوتی ہین جواب
اوسکا اس طریق پر دیکھا گیا ہے کہ ہوای خزان متخلخل ہوتی ہی اور خاصہ ہوای متخلخل کا ہی کہ سردی اور گرمی کو جلد قبول کرتی ہی
اور پانی کا حال بھی ایسا ہی ہے کیونکہ جسوقت پانی گرم کیا جائے متخلخل ہوتا ہی اور جب متخلخل ہو گیا تو سردی
اور گرمی جلد اوسمین گذر کرتی ہے اور ایک سبب اور ہی اور وہ یہ ہی کہ فصل بہار مین جسم انسان کا سردی بہاری سے
اتنی حس نہین پاتا جتنی سردی خزانی سے پاتا ہی اسوجہ سے کہ موسم بہار مین آدمی سردی سے نکلکر گرمی مین آتا ہی اور سردی
کی عادت اور خو کیے ہوئے ہوتا ہی اور موسم خزان مین گرمی سے سردی مین آتا ہے اور گرمی کی عادت اور خو کیے
ہوئے ہوتا ہے اسلیے خواہ مخواہ حس سردی کی موسم خزان مین زیادہ پاتا ہی

باب ۶ چھٹا تیسری کتاب کی حصہ اول کی پہلی گفتار سے ہر ہوا کی خاصیت اور فعل کے شناخت مین ہے معلوم کرین کہ ہوای
معتدل بدن انسان کو مفید ہی اور بیمار کے جسم کو وہ ہوا سودمند ہوتی ہی جو ضد مزاج اوسکی بیماری کے ہوتی اسلیے کہ وہ ہوا
بیمار کے حق مین مانند دوا کے ہی لیکن ہوای گرم اگر ہمیشہ ہو وے مثل ہوای تابستان کے خصوصاً گرم ولایتون مین بدنکو
لاغر کرتی ہے اور چہرہ کے رنگ کو زرد کرتی ہے اور خلطون کو بدن مین جلاتی ہے اسوجہ سے زخمو نمین کھجلی پیدا کرتی ہے
اور بیماریون کو بڑہاتی ہے اور درد سر لاحق کرتی ہے اور حواسونکو کند کرتی ہی اور مسام کھولتی ہے اسوجہ سے تحلیل کی کثرت
ہوتی ہے اور پسینہ بہت آتا ہی اور تمام قوتین ضعیف ہو جاتی ہین اور جسوقت پسینہ بہت آتا ہے پیشاب تھوڑا ہوتا ہے
اور ناک سے خون کثرت سے نکلتا ہی اور حیض کا خون بہت جاری ہوتا ہی اور خون کے دستون کی شدت ہوتی ہے اور
پیاس بہت ہوتی ہے اور بھونک غذا کی نہایت کم رہجاتی ہے اور گرم ہوا دلکو گرم کرتی ہے اور جب دل گرم ہوتا ہے
تو گرمی اوسکی ساری بدن مین پہیلتی ہے اور تمام جسم گرم ہوجاتا ہے اور خلطون فزونی اور رطوبتون کو گندہ اور تباہ کرتی ہی
کہ وہ مایہ تپ کا ہی اور کسیطرح ہوای گرم تندرست آدمی کو مفید نہین ہوتی لیکن اوس آدمی کو سودمند ہی جسکے بدن مین سرد

بیماریان لاحق ہون مانند لقوہ اور فالج اور تشنج کی کہ تری سے ہون اور اسی طرح اوس آدمی کو مفید ہی جسکو چاہین کہ
بدن اوسکا گرم ہو وے اور مسام کہلجاوین اور رطوبت گرم زیادہ ہو اور معلوم کرین کہ اول ہوای گرم جو آدمی کے بدن پر
پہونچتی ہے خون کو طرف ظاہر جسم کے کہینچتی ہے کہ اوسکی وجہ سے رنگ پوست کا سرخ ہوتا ہی لیکن اگر ہمیشہ رہی تو خون کو
تحلیل کرتی ہی اسلیے رنگ پوست کا زرد ہو جاتا ہی اور ہوای سرد تندرست آدمی کو موافق زیادہ ہی بہ نسبت ہوای
گرم کے اکثر اوقات مین اسلیے کہ ہوای سرد بدن کو سخت کرتی ہی اور مسام کو بند کرتی ہے اس سبب سے حرارت اندر
بدن کے رہتی ہے اور کہانا بخوبی ہضم ہوتا ہی اور ہونک غذا کی قوت پاتی ہے اور سرد ہوا حواسون کو صاف کرتی ہی
اور بیمار جونکو بیماری سے خلاصی بخشتی ہے اور خلطونکو غلیظ کرتی ہے اور ساکن تا کہ ایک عضو سے دوسری عضو کی طرف رجوع
نکرین اس سبب سے ورم اور زخم لاحق نہین ہونے پاتے اور جو کہ رطوبتین ساتھ پسینہ کی تحلیل نہین ہوتین
اور سب رطوبتین جسم کے اندر رہتی ہین اس سبب سے پیشاب بہت جاری ہوتا ہے اور بوجہ ادرار بول کے قبض شکم
رہتا ہی اور سردی ہوا کی بھی مقعد کو سمیٹتی ہے اسی طرح آنت مستقیم مانند ہیئت مقعد کی سکڑتی ہے تو ثقل بدیر آتا ہے
کیونکہ تری جو ثقل مین ہوتی ہے پیشاب کے راستہ کیطرف میلان کرتی ہی مگر نگاہ رکہنی مین تندرستی کے ہوای سرد سے
احتیاط اس امر کی ضرور ہے کہ زکام اور نزلہ نہونے پاوے کیونکہ بیماری زکام اور نزلہ کی ہوای سرد سے ہوتی ہے
اور نزلہ سے کہانسی اور درشتی حلق اور سینہ کی اور بیماری سل اور ذات الجنب کی پیدا ہوتی ہے اور اگر نابہ نزلہ کا آنتون پر
گرے دستونکی کثرت ہوگی اور اسی طرح ہوای سرد سے مسام بستہ ہوتی ہین اور حرارت غریزی جسم کے اندر گہٹ جاتی
ہی اور اگر رطوبات زمستانی نہایت کثرت سے غالب ہون تو کیفیت اونکی قعر بدن مین پہونچتی ہے اور وہ حرارت
کو پژمردہ کرتی ہی اور آنتون اور پہٹون کو نقصان دیتی ہے اور جو کہ مثانہ پہٹون سے مخلوق ہے اسلیے تقطیر بول
اور دشواری بول اور درد رحم لاحق ہوتا ہے اور ہوای تر جسم کی تری کو نگاہ رکہتی ہے اور آدمی لاغر اور خشک
مزاج کو سودمند ہی اور پوست کو نرم اور روشن اور صاف کرتی ہی لیکن کیموس صفراوی جسم مین بہت پیدا کرتی ہے
اور ہوای غلیظ روح کو غلیظ اور حواس کو کند اور آدمی کو کسلمند کرتی ہے اور سب قوتون کے کامونکو سست
کرتی ہے اور ہواے تیرہ آدمی کو تنگدل کرتی ہے کہ سانس کی آمد و شد اوسمین اور ہوای غلیظ مین ناخوش
معلوم ہوتی ہی اور دشوار ہوتی ہی اسلیے کہ دہوان اور اجزہ ہوای تیرہ مین شامل ہوتی ہین اور ہوای غلیظ مین اگرچہ شامل نہین ہوتا
لیکن گوہر اوسکا خود غلیظ ہوتا ہے اور ہوای غلیظ بدشواری سانس کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور ستارگان
خرد ہوای غلیظ اور ہوای تیرہ مین ظاہر نہین ہوتے بلکہ ستارگان دیگر بھی روشن اور درفشان نہین ہوتی اور نقصان
پہونچانیوالی ہواون سے سب سے زیادہ زیانکار ہوای گرم اور تر ہے اسلیے کہ وہ جلد متعفن ہو جاتی ہے جسطرح بند پانی
بعد ایک مدت کے سڑ جاتا ہی اور تپ جو ہوای گرم اور تر مین پیدا ہوتی ہی وہ آسان اور خفیف اوس تپ سے ہوتی ہی

جو گرم اور خشک ہوا ہین اونمین ہوا اس سبب سے کہ ہوای گرم اور تر مین نرم تپ ہوتی ہی اور پسینہ بہت جاری کرتی ہے اور
ہوای گرم اور خشک مین تپ تیز اور سوزان ہوتی ہی لیکن ہوای گرم اور تر مین مدت تپ کی دراز ہوتی ہے اور ہوای گرم
اور خشک مین کمتر ہوتی ہی اور ہوای گرم اور تر مین آنکھ کا درد اور اندر باہر جسم کے پہوڑے پھنسیان بہت ہوتی ہین اور جو آدمی
کہ ریاضت اور حرکت کم کرتا ہے اوسکے جسم مین خلطین بہت جمع ہوتی ہین واللہ اعلم بالصواب باب ساتوان

تیسری کتاب کی گفتار اول سے حال فصلہای سال کی شناخت مین سے جو مزاج خاصہ اپنے سے پہر جاتے ہین

باب اول مین پہلی کتاب کی دوسری گفتار سے ہم بیان کرچکے ہین کہ اندامون سے ہر ایک اندام کے لیے ایک مزاج ہے خاص اور ایک اعتدال ہے خاصہ اسی طرح یہان بھی تصور کرین کہ فصول سال سے ہر ایک فصل کے لیے ایک مزاج اور اعتدال خاصہ ہی اور سال معتدل وہ سال ہے کہ ہر ایک فصل اوسکی اپنی مزاج اور اعتدال خاص پر قائم ہو اور اعتدال ہر فصل کا یہ ہی کہ مثلاً فصل خزان گرمی اور سردی مین ساتھ اعتدال کے نزدیک ہووی اور تری اور خشکی مین اعتدال سے دور ہو جس طرح پانچوین باب مین اس گفتار کے لکھا گیا ہے اور فصل خزان مین چاہیے کہ ایکبار دوبار سے زیادہ بارش ہووی اور فصل زمستان چاہیے کہ بدون سردی اور بارش کے ہو اور اگر ہو تو یہ دونون حد سی باہر نہون اور فصل بہار چاہیے کہ معتدل ہو اور اوسمین ایک مہینہ یا دو مہینہ سوا نہووین اور فصل تابستان مین چاہیے کہ کچھ بارش اور خشکی ظاہر ہو اور گرمی حد سے زیادہ نہووے اور ہوا مین حرارت کرے پس جو سال کہ اس خوبی کے ساتھ ہوگا اوس سال مین بیماری بہت کم ہوگی اور اگر ہوگی تو سلامت ہوگی اور ہر سال کہ فصلین اوسکی مشابہ ایک دوسری فصل کے ہوتی ہین کہ مثلاً سب فصلونمین بارش کی طغیانی رہے یا تمام سال خشک گذر جاے کسی فصل مین بھی مینہ کا نشان نپایا جائے یا سب فصلین سال کی گرم ہین یا تمام سال سردی مین گذر جاے تو اس طرح کے سال نہایت بد ہونگے اور بیماریون کی کثرت اونمین بہت ہوگی اسوجہ سے کہ ہر ایک فصل مین جو بیماریان ہوتی ہین وہ مشابہ اوس فصل کے مزاج کے ہوتی ہین پس جس حالتمین کہ تمام سال ایک ہی مزاج پر گذر جاے تو ناچار اوس سال مین بیماریان طویل المدت بہت ہونگی اور جسوقت موسم تابستان یعنی گرمی کی فصل جلد شروع ہوتی ہے امراض تابستانی جلد ظاہر ہوتے ہین اور ہر ایک بیماری کہ کسی فصل مین عارض ہو جب دوسری فصل آویگی جس حال پر کہ ہے اوسحالت سے پہر جائیگی اسوجہ سے کہ تغیر فصول کو اثر بزرگ ہے اور جسوقت کسی فصل کی مدت بہت گذر جاتی ہے تو بیماری بھی اوس فصل کی طول کھینچیگی اور اگر ہوا ایک دنمین کئی دفعہ متغیر ہووے سخت بد ہوگی اور اثر اوسکا بیمار و نپر ظاہر ہوگا اور جو دو فصلین مزاج خاصہ اپنی سے پہر جائین اور دونون ضد ایک دوسری کی ہون اور باوصف تغیر مزاج کے مدت دونون کے اندازہ اپنی سے باہر نہوتی ہو جیسے مثلاً زمستان مین سردی خوب ہوا اور بعد اوسکی فصل بہار شروع ہو تو وہ سال بد نہوگا اور مزاجون معتدل کی موافق ہوگا اسلیے کہ فصل بہار

تفصیر زمستان کو حاصل کرلی اور اسی طرح اگر زمستان خشک گذر جائے اور بہار برسانیوالی مہینہ کی آوے تو وہ بہار خشکی زمستان کو معتدل کردیگی اگر بہار آئندہ کی مدت بہت کچھ توبسبب کثرت بارش اور درازی مدت کی رطوبتین زیادہکار ترقی پر ہونگی اور جس سال مین کہ ایک فصل اوسکی مزاج خاصہ اپنی سے بدل جائے بیماری اوس سال مین کمتر ہوگی بہ نسبت اوس سال کے دو فصلین یا تین فصلین جسکی متغیر ہوین

باب آٹھوان تیسری کتاب کی گفتار اول سے فصول سال کی فصل اور خاصیت کی بیان مین ہے اور شناخت مین ہے اون بیماریون کے جو ہر فصل مین ہوتی ہین

معلوم کرین کہ ہر فصل مین فصول سال سے ایک خاصیت ہے اور مزاج آخیر ہر ایک فصل کا جو گذر گئی ہے اور مزاج شروع فصل کا جو دوسری ہے نزدیک ایک دوسری کی ہوتا ہے اور احوال اون بیماریون کا کہ اوس مزاج سے ظاہر ہونگی اوسی کیفیت پر ہوگا لیکن فصل بہار اگر اپنی مزاج خاص کی موافق گذر جائے تو سب فصلونسے معتدل زیادہ ہے کیونکہ خون اور روح کا مزاج رکھتی ہے اسواسطے رنگ پوست کا سرخ کرتی ہے کیونکہ خون کو ظاہر جسم کیطرف کھینچتی ہے مگر باعتدال اور گرمی اوسمین اس حد کو نہین پہونچتی کہ تحلیل کرے جیسی گرمی تابستان کی اور اس فصل مین دیرینہ بیماریان تازہ ہوجاتی ہین اس سبب سے کہ سردی کے موسم مین جو خلطین کہ فسردہ اور قرار گرفتہ ہوتی ہین اس فصل مین پگھلتی ہین اور جاری ہوتی ہین پس اسوجہ سے اس فصل مین مالیخولیا عارض ہوتا ہے اور جو آدمی کہ موسم زمستان یعنے جاڑے کی فصل مین طعام اور شراب کی افراط کرے اور ریاضت کا اتفاق نہ پہونچا ہو اور خلطین بدنمین جمع ہوگئی ہون تو اس فصل مین وہی بیماریان ظاہر ہونگی جو اون خلطونسے پیدا ہوا کرتی ہین اور جسوقت فصل بہار کی مدت طول کھینچے اور باعتدال گذر جائے تو بیماریان تابستانی کمتر ہونگی لیکن بہاری بیماریان خون کے دست ہین اور خون ناک سے آنا اور مالیخولیا لاحق ہونا اور ورم اور دمل اور خناق پیدا ہوتا ہے اور اکثر اوقات خناق بہاری کشندہ اور مہلک ہوتا ہے اور بسبب کثرت پیدا ہونے خون کے اس فصل مین رگین شگافتہ ہوتی ہین اور کہانسی اور دمے مین خون نکلتا ہے اور اگر کسی شخص کو دوسری کسی فصل مین ان بیماریون مین سے ایک بیماری لاحق ہوئی ہو تو اس فصل مین وہ بیماری زیادہ ہوگی خاصۃً بیماری سل کی اور بوجہ اسکے کہ مرطوب آدمیون کے بدن مین رطوبتون کو حرکت ہوتی ہے خوف سکتہ اور فالج اور وجع مفاصل کا ہے اور نفسانی حرکتین مانند غصہ اور خوشی کے کہ بافراط ہو اور مانند کہانے چیزون گرم کے اس فصل مین نقصان دیتی ہین اور بیماریون کو بڑہاتی ہین خاصۃً بیماری سل کو اور علاج بہاری بیماریون کا فصد کہولنا ہے اور مناسب دوائین کہانا پینا اور طعام اور شراب گھٹانا اور فصل بہار کودک کو موافق ہے بہ نسبت اورون کے اور فصل زمستان وہ فصل ہے کہ طعام ہضم نہین ہوتا اور بسبب قوت سردی کے حرارت غریزی اندر بدن کے رہتی ہے اور تحلیل کم ہوتی ہے بلکہ قوی زیادہ ہوتی ہے اسوجہ سے طعام بہتر جلد ہضم ہوجاتا ہے اور کوئی فصل سودا کی توڑنے والی زیادہ فصل زمستان سے نہین ہے بسبب اوس تری کے جو اوس فصل مین غالب ہوتی ہے بسبب سردی اور کوتاہی روز اور درازی

شب کے اور موسم زمستان مین خلطین بدنمین زیادہ جمع ہوتی ہین اور حاجت اون چیزونکی جو رطوبت کو جذب کرین بہت ہوتی ہی اور زمستانی بیماریان بلغم سے اکثر ہوتی ہین اور جس زمانہ مین کہ ہوا سے خرابی گذرا اپنا کرتی ہی زکام اور نزلہ پیدا ہوتا ہے اور اوس مین ذات الریہ اور ذات الجنب اور ذات الریہ لاحق ہوتا ہی اور درد پہلو اور درد پشت بہت ہوتا ہی اور درد سر پرانا بھی بہت ہوتا ہی اور صرعی اور سکتہ کی بھی کثرت ہوتی ہے اور حال بوڑہونکا فصل زمستان مین بد ہوتا ہی مگر جوانون کے مزاج سے موافق ہے اور موسم زمستان مین سوء ہضم کا پیشاب مین بہ نسبت فصل تابستان کے زیادہ ہوتی ہے اور فصل تابستان خلطون کو پگہلاتی ہے اور تحلیل کرتی ہے پس قوتین اس سبب سے ضعیف ہوتی ہین اور رنگ چہرہ کا زرد ہوتا ہے اور صفرا بہت پیدا ہوتا ہے اسلیے خلطین لطیف تحلیل قبول کرتی ہین اور جو غلیظ ہین رہ جاتی ہین اور بیماریان موسم تابستان مین جلد دور ہو جاتی ہین اسوجہ سے کہ اگر قوت بیمار کی قوی ہو تو بیماری کے مواد کو جلد نکالدیگی اور اگر قوت ضعیف ہو تو بسبب گرمی ہوا اور تحلیل کثیر کے نہایت ضعیف ہو جاتیگی اور بیمار جلد ہلاک ہو جائیگا اور جسقدر موسم تابستان گرم اور خشک زیادہ ہوگا تو بیماریان بھی جلد دور ہونگی اور اگر موسم گرم اور تر ہو بیماریان طول کھینچینگی پس یہی وجہ ہی کہ جو بیماریان کہ موسم تابستان مین عارض ہون اور اوس موسم مین بارش کثرت سے ہوئی ہو تو اون بیماریون سے بعضی استسقا سے بدل جائینگی اور بعضی کا انجام زلق الامعا اور آنتون کے زخم کے ساتھ ہوگا اسلیے کہ خلطین تیز ہر سے اور تر ہینگی اور موسم تابستان کی بیماریون مین سے تپ غب ہی اور تپ مطبقہ اور تپ محرقہ اور کان کا درد اور آنکھ کا درد بہت ہوگا اور اس موسم مین آتشک اور اسی طرح کے اور پھنسیان اور زخم کثرت سے ہونگی اور جو موسم تابستان مشابہ مزاج موسم بہار کے ہو تو بیماری تابستانی اوس گرمی اور درشتی کے ساتھ نہونگی اور بحران اونکا اکثر پسینہ سے دفع ہوگا یا اوس خون سے جو ناک سے آتا ہے اور اگر موسم تابستان نہایت گرم ہو تو اوس موسم مین آبلہ اور حصبہ کہ یہ دونون چیچک کی اقسام سے ہین کثرت سے پیدا ہوگا لیکن حصبہ تابستان گرم اور خشک مین بہت ہوگی اور آبلہ تابستان گرم اور تر مین ہوگا اور اگر تابستان مانند زمستان کے ہو تو اکثر بیماریان زکام اور نزلہ کی ہونگی اور جو کچھ نزلہ سے پیدا ہوتی ہین مانند سل اور شوصہ اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور دست دماغی جاری ہونگے اور جو تابستان سرد اور خشک ہو تو مرطوب یعنی تر مزاج والون اور عورتون کو نافع ہوگی مگر صفراوی آدمی خشکی کی وجہ سے آنکھ کا درد لاحق ہوگا اور تپ گرم صفراوی اور بیماریان سوداوی پیدا ہونگی اس سبب سے کہ صفرا سوختہ تحلیل کم ہوگا اور جسم کے اندر رہیگا اور فصل خزان وہ فصل ہے کہ اوسمین بیماریون کی کثرت ہوتی ہے بسبب متغیر ہونے ہوا اور دوپہر کی گرمی اور صبح کی خنکی اور رات کی سردی اور کثرت میوہ جات اور تباہ ہونے خلطون کے بسبب بہت کہانے میوہ جات کی اور نیز اسوجہ سے کہ موسم تابستان مین چونکہ قوتین ضعیف ہو جاتی ہین اور خزان جب اوسکی موجود ہوتی ہے تو خلطین لطیف جو

تابستان

تابستان مین تحلیل ہوگئین اور غلیظ جو باقی رہین اس موسم خزان مین جسوقت طبیعت کوشش کریگی اور خلطون کو پکاویگی اور چاہیگی کہ دفع کرے تو خشکی اوسکو باز رکھیگی اور کام طبیعت کا انجام کو نہ پہونچیگا اس سبب سے بیماریان دشوار ہونگی اور فصل خزان مین خون کم پیدا ہوگا اسلیے مزاج فصل کا بخلاف مزاج خون کے ہے اور صفرا اور سودا غالب ہوگا اور جنون کثرت سے ہوگا اسوجہ سے کہ بقایائے صفراوی تابستانی جسم مین موجود رہیگا اور خلطین اور بھی موجود ہونگی جنکا لطیف تحلیل ہوگیا ہے اور غلیظ باقی رہا ہے اور مزاج فصل کا بھی مشابہ مزاج سودا کے ہے اور اول خزان بوڑہون کو موافق ہے اور آخر خزان زیانکار ہے اور خزانی بیماریان یعنی قوبا یعنی داد ہے اور سرطان اور درد مفاصل اور درد پشت اور درد ران اور تپ مرکب اور حمی ربع یعنی تپ چوتھیا اور درد سر اور تقطیر بول بھی اسلیے کہ شانہ کبھی گرم ہوتا ہے اور کبھی سرد اور مرض دشواری پیشاب کا بھی ہوگا اور زلق الامعا بہت عارض ہوگا اسلیے کہ سردی خزان کی رقیق خلطون کو بدن کے اندر پھیر دیتی ہے اور عرق النسا اور قرانیطس بھی بہت ہوگا اور سکتہ بھی ہوگا اور فصل خزان مین خناق اور ذریحہ صفراوی بھی بہت ہوگا اور کیڑے شکم مین بہت پیدا ہونگے بسبب کثرت کھانے میوون کے اور ہیضہ نہ ہضم ہونے کے اور جو فصل خزان خشک ہو آبلہ اور حصبہ کی کثرت ہوگی خصوصاً اگر موسم تابستان گرم گذر گیا ہو اور سب فصلون سے بدتر فصل خزان ہے واسطے صاحب مرض سل کے اور اگر کسی آدمی کو خزان سے پہلے سل لاحق ہوئی ہو اور نشانیان نیک ظاہر ہوئی ہون تو فصل خزان مین نشانیان بخوبی ظاہر اور آشکارا ہونگی اور اسی طرح تپ دق والے کے حق مین سب فصلون سے بدتر یہ فصل ہے بسبب خشکی مزاج فصل اور خشکی مزاج دق کے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ فصل خزان مثل ضامن کی ہے کہ تابستانی بیماریون کو تمام کو پہونچاتی ہے اور بہترین خزانی وہ ہے کہ بارش مطلق ہو اور جو بیماری کہ مخالف ہوئی ہوا سے عارض ہو اثر اوسکا سکو پہونچیگا مگر اوس آدمی کو کہ ہوائے مخالف ضد اوسکی مزاج کی ہو اور اون بیمارون کو کہ مزاج اونکی بیماری کا ضد اس ہوائے مخالف کے ہو نہایت مفید ہے کہ مخالف ہونا ہوا کا اونکو بجائے دوا کے ہے

باب ۹ نوان تیسری کتاب کی گفتار اول سے احوال جسم انسان کی شناخت مین ہے اون برسومین کہ فصلین اونکی مخالف ہون

معلوم کرین کہ جسوقت فصل زمستان جنوبی ہو یعنی گرم اور مینہ برسانے والی اور بعد اوسکے بہار شمالی آوے یعنے سرد اور خشک تو اکثر عورتون کے شکم سے اسقاط حمل ہوگا اور اگر بچہ پیدا ہوگا تو جلد مر جائیگا اور اگر زندہ رہیگا تو ساری عمر بیماری مین مبتلا رہیگا اور اور آدمیون کو نزلہ اور آنکھ کا درد اور خون کے دست بہت ہون گے خصوصاً بوڑہون کے جسم مین نزلہ کی کثرت ہوگی اور مواد نزلہ کا پٹھون کے اوپر اوتریگا اور اکثر مرگ مفاجات مین ہلاک ہونگے بسبب زیادتی مواد کے اور جب مواد بہت ہوگا تو گذر روح کا بند ہو جائیگا اور لیکن سبب اسقاط حمل کا اسباب ضعیف سے یہ ہے کہ مزاج عورتونکا اصل مین تری کیطرف میلان رکھتا ہے اور فصل زمستان جنوبی اونکی بدن مین تری بڑہاتی ہے اور مسام کھولتی ہے پس جسوقت بہار شمالی بعد زمستان کے آویگی تو سردی اونکی بدن مین ایکبارگی گذر کریگی بسبب کشادگی مسام کے اور جو بچہ کہ شکم مین ہوگا یکایک سردی پائیگا پس یا شکم مین مر جائیگا یا بسبب زیادتی رطوبت کے

اسقاط ہو جائیگا اور بچہ زائیدہ اسوجہ سے کہ وہ یکایک اندرون شکم کے گرمی سے طرف ہوای سرد کے جو آویگا تو سردی
یکایک اوسکو ہلاک کریگی اور جلد مر جائیگا اور جو زندہ رہیگا وہ نا درست اور بیمار رہیگا اسلیے کہ زمستان جنوبی مین دماغ رطوبت
سے بہر جائیگا اور بہار شمالی جو بعد اوسکے آویگی دماغ کو سرد کریگی اور بسبب سردی دماغ کے رطوبتین خام رہجائینگی اور اگر یہ رطوبتین آنکھ مین اوترینگی
تو آنکھ کا درد پیدا ہوگا اور جو آنتون پر اوترینگی تو آنتو مین خراش ڈالدین گی اور خون کے دست جاری کرین گی اور جو سینہ پر
اوترینگی تو نزلہ پیدا کرینگی اور اگر مواد نزلہ کا دماغ کی تجویفون مین جمع ہوگا تو مرض سکتہ لاحق ہوگا اور جو نصف تجویف دماغ مین
نزلہ ٹھہریگا تو فالج پیدا کریگا اور جسوقت بعد اس زمستان اور اس بہار کے تابستان جنوبی آوے تو فصل خزا مین
بچون کو موت بہت ہوگی خصوصاً فرزند نرینہ اکثر ہلاک ہونگے اور آنتون کے خراش اور آنتون کے زخمون اور تپ
غب سے موت بہت ہوگی یہ سب تفسیر قول بقراط کی ہے کہتا ہے متی کان الشتاء جنوبیاً مطیراً و کان
الربیع شمالیاً عدیماً للمطر فان النساء الحوامل یسقطن فی الربیع من ادنی سبب وان اتفق
ان یلدن فی ہذا الوقت کان المولودون ضعیفین سقمی الابدان طول حیوانہم واما سائر الناس
فیعرض لہم اختلاف دم ورمد یابس والکہول یعرض لہم النزلات والسکتات والفالج
اور جو زمستان شمالی خشک ہوئی ہو اور بہار مین کثرت بارش کی ہوئی ہو تو فصل تابستان مین گرم تپین اور
آنکھ کا درد اور خون کے دست بہت ہون کے خصوصاً عورتون اور بچون اور ان آدمیون کو جنکا مزاج تر ہے
لیکن سبب تپ اور آنکھ کے درد اور دستون کا عفونت ہے کہ گرمی اور تری سے بہار کے پیدا ہوئی ہے کیونکہ تمام
رطوبتین فصل زمستا مین فسردہ ہوتی ہین اور گرمی اور تری بہار کی اونکو پگہلاتی ہے اور سڑاتی ہے اسوجہ سے
موسم تابستان مین یہ بیماریان ظاہر ہوتی ہین اور اس سبب سے کہ بچون اور عورتون کے بدن مین رطوبتین بہت
ہوتی ہین اور عفونت ساتھ اونکی خلطون کی جلد گذر کرتی ہے اسلیے یہ بیماریان اکثر لاحق ہوتی ہین اور اس
تابستا مین وقت نکلنے شعری کے بارش ہووے اور ہوای شمالی حرکت کرے تو امید رکھنی چاہیے کہ بیماری بسلامت
گذریگی اور خزان مین بیماری کمتر ہوگی اسلیے کہ جسم مین صاحب مزاج سرد و خشک کے مانند آدمی کہل کے وہ رطوبت
جسمین عفونت راہ پاسکے کمتر ہوگی اور جو بروقت نکلنے شعری کے باد شمال اور باران نہو اور گرمای تابستانی ساتھ
گرمی اور تری بہار کے شامل ہو تو بیماری اور موت بچون اور عورتون کی اور اوس آدمی کی جسکا مزاج تر ہو بہت
ہوگی بسبب عفونت کی کہ گرمی ہوا سے بدن کی خلطو مین ظاہر ہوتی ہے اور جو کوئی اوس مرگ سے خلاصی پائے
تو تپ چوتہیا مین مبتلا ہوگا اور تپ چوتہیا سے نوبت استسقا کی پہنچیگا اسوجہ سے کہ وہ خلطین جو سڑگئی ہون
اکثر سوختہ ہو جائینگی اور بسبب گرمی فصل کے سودا بنجائینگی اور سودا سے تپ ربع عارض ہوگی اور اکثر اوقات
مین تپ ربع یعنی چوتہیا سبب ضعیفی جگر اور تلی کا اور سبب سدہ دونون عضو کا ہوگی اور استسقا بھی تابع ضعیفی جگر

اور طحال اور تابع سدہ دونون عضو کے ہوگا اور اصل اس فصل کی قول بقراط سے ہے کہ کہتا ہے
اذا کان الشتاء شمالیا عدیما للمطر وکان الربیع مطیرا جنوبیا عرض فی الصیف حمیات حادة
ورمد واختلاف دم واکثر ذلک فی النساء والصبیان ومن کان مزاجہ رطبا اور نیز بقراط کہتا ہے
اذا کان بعد طلوع الشعری العبور مطر مع بهرد وکان هبوب الریاح الشمالیة علی العادة فان تلک الاعلام
یکون هادیة والخریف یکون صحیحا وان لم یکن کذلک لم یومن علی کل من کان رطب المزاج من النساء
والصبیان الموت فاما من کان مزاجہ باردا فلیس علیہ یاس فان لم یکن کذلک فلا یومن علی
من اقلت من اولئک من الموت ان یقع فی الحمی الربع ومنها فی الاستسقاء اور نیز بقراط کہتا ہے
قلت المطر اصح الابدان من کثرة المطر یعنی خشک سال کم باران بہتر سالہای بارندہ سے ہے اسلیے کہ تری باران کی
سبب زیادتی رطوبت کا ہوتی ہے جسم انسان مین اور کثرت رطوبت کی جلد عفونت قبول کرتی ہے اور بیماریان دراز
اوس سے پیدا ہوتی ہین اور نیز بقراط کہتا ہے ان الامراض اللتی تحدث عند کثرة المطر اکثر الحالات حمیات کثیرة
واستطلاق البطن والصرع والسکتات یعنی جس زمانہ مین مینہ کی کثرت ہووے تو بیماریان اکثر مرگی اور سکتہ اور تپ
دراز مدت اور دستونکی لاحق ہونگی اسوجہ سے کہ جب موسم جاڑے کا آتا ہے تو رطوبتین خام جسم مین رہجاتی ہین اور ایک مدت
دراز چاہیے کہ پختہ ہون اس سبب سے اگر عفونت قبول کرین اور باعث تپ کا ہون تو تپین اور بیماریان دراز آہنگ
ہونگی اور جو کچھ ان رطوبتون سے دماغ کی تجویفون مین سیلان کرے صرع اور سکتہ پیدا ہوگا اور جو کچھ طرف حلق کے
اوترے گی خناق اور ذبحہ لاحق ہوگا اور جو کچھ معدہ اور آنتون پر اوترے گی دست جاری ہونگے اور اگر موسم جاڑے کا برسانے والا ہو
اور شور بہت ہو شورش آب بہت ہوگی اور اگر تابستان یعنی موسم گرمی کا اس سال مین گرم اور خشک ہو خناق اور آبلہ اور حصبہ
اور درد چشم اور احتباس حیض کا مرض بہت ہوگا اور اگر زمستان اور بہار گرم وخشک ہو ہوا بد ہوگی اور گھاسین اور درخت
سوکھ جائینگے اور تباہ ہونگے اور گوشت اون جانورونکا جو وہ گھاس کہائینگے آدمیون کو ضرر پہونچائیگا اور جسوقت
کہ تابستان گرم اور خشک ہو اور خریف مین ہوا گرم ہووے اور بارش کثرت سے ہو تو آدمیونکو زمستان مین درد سر اور زکام اور نزلہ
اور سل کی بیماری لاحق ہوگی اسوجہ سے کہ خریف مین دماغ فزونی رطوبتون سے ممتلی ہوگا اور جسوقت سردی زمستان کی غالب
ہوگی تو جو کچھ دماغ مین رہیگی اون رطوبتون سے دردسر پیدا کریگی اور جو کچھ ناک کی راہ سے اوترے زکام پیدا کرے گی اور جو
کچھ اون رطوبتون سے سینہ اور پھیپھڑہ پر گرے نزلہ اور کھانسی ظاہر کریگی اور جو اس آدمی کا سینہ تنگ ہو وہ رطوبت جو سینہ پر
گریگی اکثر اوقات اوسکو سبب سے سل کی بیماری لاحق ہوگی اور یہی شرح قول بقراط کی ہے کہ وہ کہتا ہے اذا کان الصیف
قلیل المطر والخریف شدید الحر مطیرا جنوبیا عرض فی الشتاء صداع شدیدا وسعال وزکام وعرض
لبعض الناس السل اور اگر خریف سرد اور خشک ہو تو عورتون اور بچون اور سب مرطوب مزاج والونکو مفید ہوگا

لیکن سوداوی مزاج والون کو آنکھہ کا درد اور سوداوی تپین لاحق ہونگی اسوجہ سی کہ جو کچہہ صفراوی موادسی لطیف زیادہ
ہوگا وہ حرارت تابستان اور خشکی خزان سی تحلیل ہوجائیگا اور جو گاڑہا اور نہایت غلیظ ہوگا وہ بدنین باقی رہیگا پس
اوس مواد غلیظ سی اگر دماغ پر چڑہیگا تو وسواس سوداوی پیدا کریگا اور جو مواد کہ ترشی تعفن یعنی گندہ ہوگا اوس سی تپین تیز لاحق ہونگی
اور اگر موسم تابستان گرم اور بارندہ ہو اور خزان سرد اور خشک اور شمالی ہو تو اوس زمانہ مین حال مرطوب مزاج والونکا
بہتر ہوگا اور بعضی آدمیونکو آنکھہ کا درد خشک اور نزلات عسر یعنی دشوار اور مالیخولیا اکثر ہوگا اور بقراط لکہتا ہی اذا کان الخریف
شمالیا کان موافقا لاصحاب الطبایع الرطبة بمنزلة النساء والصبیان فاما الذین یقلب
علیہم المرد فیحدث بھم رمد و حمیات حادة و وسواس سوداوی اور جو تابستان اور
خزان دونون جنوبی ہون تو زمستانین نزلات اور عفونی بیماریان کثرت سی عارض ہونگی باب

دسوان تیسری کتاب کی گفتار اول سے تندرستی انسان کے نگاہ رکھنے مین ہے ہر ایک فصل مین

معلوم کرین کہ جس طرح طبیعت ہر ایک فصل کی فصول سال سے اور ہوتی ہے
تدبیر نگاہ رکھنے تندرستی کی بھی ہر ایک فصل مین اور ہے لیکن فصل بہار مین بدن کو اون خلطون سے جو سردی کے
موسم مین جمع ہوگئی ہون پاک کرنا چاہیے پہلے اوس سے کہ حرارت بہار کی اونکو حرکت دیوی اور متخلخل
کری اور پگہلاوی اور سب رگون اور اندامون مین اونکو بہر دیوے اور فصد کہولنا اس موسم مین اور
سب فصلونسے بہتر ہے اور مضرت جماع کی بھی اس فصل مین کمتر ہے اور اس فصل مین غذائین لطیف
تناول کرنا چاہیے اور جو کہانے کہ سبک ہین ہمیشگی اونکی اس موسم مین لازم ہے اور معدہ کو طعام سے
پر نکرنا چاہیے اور خنک شربت مانند شربت غورہ اور شربت انار ترش اور سکنجبین استعمال کرنی چاہیے اور ریاضت
معتدل عمل مین لانی چاہیے اور کہانا تلخ اور شور نکہانا چاہیے اور استفراغات معتدل کام مین لانا چاہیے
مانند نورد اور گلاب کی پہول اور شاہسفرم یعنی نازبو کی اور عطر گلاب نانے بو کے پانی مین ملا کر لخلخہ کرین اور لباس
نرم اور حریر اور سنجاب اور قاقم کا پہنین اور فصل تابستانین کہانا کم کہاوین اور جماع بھی کم کرین کیونکہ
مباشرت اس فصل مین بہت ضرر دیتی ہے اسلیے چاہیے کہ جماع کم کم اور دیر دیر مین آسایش لیکر کرنا چاہیے
اور بہت سرد اور خنک مکانین بیٹہنا اور سونا چاہیے اور جسجگہہ یخ اور بید اور نیلوفر اور گلاب اور صندل
اور کافور رکہنا چاہیے اور جس کسیکو قے کی حاجت ہو اس فصل مین کرنی چاہیے اور مسہل قوی نہ پینا چاہیے
اور لباس کتان اور دبیقی کا پہنا چاہیے اور نرم کپڑا دہوبی سے دہلایا ہوا کہ بدن پر بار ندیوی اور خنک شربت اور
کہٹی کہٹی غذائین اس فصل مین بہت کہاوین اور لوٹ ہون اور سرد مزاج والون کا حال اس فصل مین بہتر رہتا ہے اور
فصل خزان مین دوپہر کی گرمی اور صبح کی سردی سے پرہیز کرنا چاہیے اور سر کو پوشیدہ رکہین اور اس فصل مین جسجگہہ کہ

سردی معلوم ہوتی ہو اوس مقام پر نہ سونا چاہیے اور ساتھہ پانی سرد کی غسل نکرنا چاہیے اور جماع دیر دیر کرین اور شکم
سیری پر خواب نکرین اور خلطونکو بدن سے کم کرین یعنی اون خلطونکو جو موسم زمستان مین فسردہ ہوگئی ہون اور اگر آدمی نیکو
ایسی چیز کہ اس فصل مین جو روانگی نہ پاوی اور خلطونکو حرکت ندیوین اور قے نکرین کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قے اس فصل
مین سبب پیدا ہونی تپ کا ہوتی ہے اور گرم اور تر غذائین اور اسفیدباجات کہانی چاہیین اور گوشت شکار نمکسود اور
طعام تیز اور شور نکہانا چاہیے اور میوہ جات بہت نکہانی چاہئین اور لباس بہار کے موسم کا پہننا چاہیے اور عطریات
لخلخہ معتدل اور غالیہ استعمال کرنا چاہیے اور ناز بو سے بچنا چاہیے کیونکہ اوسکی بو سے اس فصل مین زکام پیدا ہوتا ہے
اور گرم اور خشک مزاج والا آدمی کو شراب ممزوج پلانی چاہیے اور شربت گلاب کا شکر گہولکر اور شربت انار اور شربت
پودینہ اور مفرحات معتدل کام مین لائین اور فصل زمستان مین قوی ریاضت کرنی لازم ہے اور کہانا بخوبی کہانا
چاہیے اور قلیہ خشک اور اسفیدباجات اور گوشت بہنا ہوا اور مطجن اور کباب اور قلیہ اور آگامہ تناول کرنا چاہیے اور
دیگ کی مصالح مین زیرہ اور دارچینی ڈالنا چاہیے اور غذائین جس سے رطوبت زیادہ پیدا ہو نکہانی چاہئین اور شراب
صرف رنگین باندازہ معتدل نوش کرنی چاہیے اور جو احتیاج تنقیہ کی ہو تو دوا مسہل کی کہانا بہتر قے کرنے اور فصد لینے سے
اور شربتون اور مفرحات سے دواء المسک اور مفرح گرم اور مفرح معتدل اور گلشکر اور ہلیلہ پروردہ اور سونٹھہ پروردہ اور
انوش دارو اور اطریفل بزرگ اور میبہ نوش کرین اور اس فصل مین بوڑہے آدمی اور کہل یعنے ادہیڑ آدمی اور سرد
مزاج والے مثرودیطوس اور تریاق بزرگ دیوین اور عطریات سے عود اور مثلث مشکین استعمال کرین اور ریاحین سے
ترنج اور نرگس اور مانند اوسکے اور لباس نرم اور گرم اور دہوئے ہوئے کپڑے کا پہننا چاہیے کہ بدن پر بار دیوے اور جسم کو
گرم رکہے اور خز اور پوستین روباہ اور سمور اور پوست برہ اور پنبہ یعنے روئی بہی گرم اور سبک ہے لیکن ہوا کے دن
پوستین سے چارہ نہین ہے اور خاصیت اور طبیعت جامہ اور عطریات اور خوشبودار چیزونکی اس کتاب کی آخر مین
بیان کیگئی ہے

باب گیارہوان تیسری کتاب کی گفتار اول سے تغیر ہوا کی شناخت مین جو اسباب آسمانی اور زمینی سے متغیر ہوتی ہے

معلوم کرین کہ اسباب تغیر ہوا کے آٹھہ طرح کے
ہین بعضے آسمانی ہین اور بعضے زمینی اور بعضے مشترک ہین سبب آسمانی اور زمینی سے لیکن اسباب آسمانی دو ہین ایک
دوری اور نزدیکی آفتاب کی ہے سمت راس کے جس طرح اس گفتار کے پانچوین باب مین بصرح بیان ہوچکا ہے
دوسری یہ کہ کبہی شعاع دو ستارون یا زیادہ کی ساتہہ شعاع آفتاب کے شامل ہوا اور کبہی شامل نہو اور اوس سبب سے
طبیعت سال کی فصلونکی متغیر ہوجاوے کیونکہ اگر یہ شعاعین نہوتین تو ہمیشہ ہر ایک فصل فصول سال سے ایک ہی
نسق پر رہتی اور سبب مشترک ایک ہے وہ عرض بلاد ہے یعنے واقع ہونا شہرون کا اور آٹھہ سببون سے پانچ باقی
زمینی ہین اون پانچون سے ایک سبب پستی اور بلندی زمینون کی ہے دوسرا نزدیکی اور ہمسائگی پہاڑ کی تیسرے

نزدیکی اور ہمسائگی دریا کی چوتھے گذر ہوا اونکا پانچوین حال خاک کا لیکن وہ تغیر جو ستارون کی شعاع کی سبب ہے
وہ اس طریق پر ہی کہ جسوقت شعاع ستارون کی سورج کی شعاع سی ملجاتی ہی اور چمکتی ہے تو عنصر آگ کا اونکا جاتا ہے
اور ہوا کے مقام کو لیتا ہے اور ہوا کو اور زمین کو گرم کرتا ہی اور تپاتا ہے پس بسبب اوسکی فصل سال کی طبیعت
اپنی سے متغیر ہو جاتی ہی اور گرم زیادہ ہوتی ہی اور اگر وہ شعاعین سورج کی شعاع سی دور ہو وین تو شعاع سورج کی
آگ کی عنصر کو اوسکی جگہہ سی ہلا ویگی مگر اوس صورت مین ہوا اور زمین اسقدر تفتیدہ اور گرم ہو نگی جیسے اوسمین ہوگی پس
اسیوجہ سی فصل سال اپنے مزاج پر قائم رہی گی اور جو تغیر کہ بسبب عرض بلاد کے ہوتا ہی وہ اس طرح پر ہی کہ جو شہر کہ
سمت راس اوسکی مدار برج سرطان ہی شمال مین یا مدار برج جدی ہے جنوب مین تو فصل تابستان اوس شہر کی
گرم زیادہ اور شہرون کے تابستان سی ہوگی جو شہر کہ ان دو نقطون سے دور ہین پس جو جو شہر کہ دور ہین گرمی
کی فصل مین اون شہرونمین گرمی کم ہوگی اوس مقام تک کہ خط استوا کے نیچے ہے اور جو جو شہر کہ خط استوا کے
نیچے ہین اعتدال سے نزدیک ہین اسلیے کہ سبب آسمانی جو اون مقامات کی ہوا کو گرم کرتا ہی نزدیکی سورج کی ہے
کہ جسوقت سورج برج استوا مین ہوتا ہی چند روز سمت راس پر اونکے گذر کرتا ہی اور برج استوا حمل ہے اور
میزان اور اثر گذر کرنے سورج کا سمت راس پر اسقدر نہین ہوتا ہی لیکن ہمیشگی اوسکی گذر کی اثر زیادہ رکھتی ہی
ظاہر ہی یہ بات کہ گرمی وقت نماز دیگر کی زیادہ گرمی چاشتگاہ سی ہوتی ہے حالانکہ دوری اور نزدیکی آفتاب
کی دونون وقت یکسان ہے لیکن بوقت نماز دیگر بسبب ہمیشگی تابش آفتاب کی ہوا گرم زیادہ ہوتی ہی اسیوجہ
سی جسوقت سورج آخر برج سرطان اور اول اسد مین آتا ہی تو ہوا گرم زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوسوقت کے
جب آفتاب اول سرطان مین آوی کیونکہ اول سرطان سمت راس سے نزدیک بہت ہی لیکن بسبب
مداومت کی جب آخر سرطان مین پہونچے ہوا گرم زیادہ ہوگی اور اسی طرح جسوقت کہ سورج اول سرطان سے
کہ غایت اوسکی میل کا ہی بیس درجہ دور ہو تو ہوا گرم زیادہ اوس سے ہوگی کہ ہنوز اول سرطان مین نہ پہونچا ہو
اور دوری اوسکی غایت میل سے بھی بیس درجہ ہو پس اس تصریح بیان سی معلوم کرنا چاہیے کہ اثر نزدیکی آفتاب کا
ہوا کے گرم کرنے مین اسقدر نہین ہوتا ہی جتنا اثر مداومت اوسکی تفتید گی کا ہوتا ہی اور جو جو شہر کہ خط استوا
سمت راس سی اونکے نزدیک ہی اونکی سمت راس پر آفتاب تھوڑی زمانہ تک رہتا ہی اور جلد دور ہو جاتا ہے
پس ہر ایک شہر کہ عرض اوسکا تمامت میل سے نزدیک ہی وہ شہر سب شہرونسی گرم زیادہ ہی اور بعد اوسکو
وہ شہر جو اوس سے دور ہین اور لیکن سردی اون شہرونمین جو شمالی ہین اور مدار سرطان سی دور ہین قوی
زیادہ ہوگی اور وہ تغیر فصل جو بسبب بلندی اور پستی زمین کے ہوتا ہے وہ اس طرح پر ہے کہ جو شہر پستی اور
نشیب مین واقع ہو وہ نہایت گرم ہوتا ہے اور جو زمین بلندی پر ہو خنک ہوگی اسوجہ سی کہ شعاع سورج

کی نشیب مین جمع ہوتی ہی اور بہت تپاتی ہی اور تیز اور گرم کرتی ہے اس سبب سے گرمی زمین نشیب مین زیادہ
ہوتی ہی اور جو زمین کہ بلندی پر ہو اوسپر شعاع ٹھہرنے نہین پاتی اور ہوا گذر کرتی ہے اسلیے گرمی نہین ہوتی اور وہ
تغیر جو بسبب پہاڑ کے ہوتا ہی دو طرح پر ہی بعضی زمین ایسی ہے کہ پہاڑ سے پیوست ہی اور دامن کوہ مین ہی یا پہاڑ کے
اوپر ہے اور بعضی ایسی ہے کہ پہاڑ کے ہمسایہ مین ہے اور نزدیک پہاڑ کے ہی لیکن وہ زمین جو دامن کوہ مین واقع
ہی یا اوپر پہاڑ کے ہی حکم اوسکا مانند پستی اور بلندی زمینون کے ہی کہ بیان کیا گیا ہی اور وہ شہر جس سے پہاڑ نزدیک ہے
حال اوسکا اس طرح پر ہے کہ مثلاً کوئی شہر ہے کہ اوسکے شمال کی جانب کوہ واقع ہی اور آفتاب اوس پہاڑ پر
تابش کرتا ہے اور عکس اوسکا شہر پر پڑتا ہے تو بالضرور ہوا اوس شہر کی نہایت گرم ہوگی اگرچہ وہ شہر شمالی ہی
اور اسی طرح اگر پہاڑ طرف مغرب کے ہو تو آفتاب مشرق سے نکلکر اوسپر تابش کریگا اور عکس اوسکا شہر پر پڑیگا اور ہوا
سخت گرم ہوگی اور اگر پہاڑ طرف مشرق کے ہو گرمی کم ہوگی اسلیے کہ تابش آفتاب کی اوس پہاڑ پر بعد زوال کے
تو ہی ہوگی اور جب آفتاب پھریگا اور ہر ساعت دور ہوتا جائیگا تو عکس اوسکی تابش کا شہر پر نہ پڑیگا اور اگر پہاڑ
طرف مغرب کے ہو حال اوسکا برخلاف ہوگا کیونکہ اول روز سے کہ آفتاب نکلیگا ہر ساعت نزدیک زیادہ ہوتا
جائیگا اور اگر کوئی ایسا شہر ہو کہ گذر ہوای شمالی کا اوسکے بند ہو اور گذر جنوب کا کشادہ تو ہوا اوس شہر کی
گرم ہوگی اور جو کوئی شہر ایسا ہو کہ دو پہاڑون کے بیچ مین واقع ہو اور راہ ہوا کی کشادہ ہو تو ہوا اوس شہر مین
بقوت اور بکثرت گذر کریگی اسلیے کہ جب ہوا گذر گاہ اپنا تنگ پائیگی تو اوسجگہ بہت جمع ہوکر جاویگی اور جو
شہر کہ پہاڑ کے پاس ہین اون شہرون مین سے معتدل زیادہ وہ شہر ہے کہ اوسکی سمت مشرق اور سمت شمال
کی کھلی ہوئی ہو اور سمت مغرب اور سمت جنوب کی بند ہووے اور وہ تغیر جو دریاؤن کی وجہ سے ہو وہ اس
طریق پر ہے کہ جسوقت کہ دریا طرف شمال شہر کے ہو تو ہوا اوس شہر کی بہت سرد ہوگی اسلیے کہ ہوای شمالی
خود سرد ہی پس جب دریا پر گذر کریگی تو اور زیادہ سردی کو حاصل کریگی اور اگر دریا طرف جنوب کے ہو تو
ہوا شہر کی غلیظ ہوگی اسلیے کہ ہوای جنوبی خود غلیظ ہے اور جب دریا پر گذر کریگی تو دریا کے بخارات سے
اور زیادہ غلیظ ہو جائیگی اور اگر دریا طرف مشرق کے ہو تری ہوا کی زیادہ ہوگی اسلیے کہ تابش آفتاب
دریا پر پڑیگی اور تحلیل کریگی اور ابخرہ بہت اوٹھاویگی اور ہوا کو تر کریگی اور اگر دریا طرف مغرب کے
ہو تو تری ہوا مین اندک کمتر ہوگی اسلیے کہ بخارات شہر مین کم پہونچین گے لیکن بہرحال ہمسایگی دریا سے ہوا تر ہوتی ہے
اور جو شہر کہ بخارات دریا کے اوسمین پہونچتے ہین اور گذر ہوا کا اونکا کھلا ہوا ہے اوس شہر مین عفونت نہین ہوتی اور
ہوا درست ہوتی ہے اور اگر کسی پہاڑ نے راہ ہوا کی روکی ہو تو ہوا جلد عفونت قبول کریگی اور موافق ترین ہوا اونکی
کہ عفونت کو باز رکھے باد شمال ہے پھر باد مشرق پھر باد مغرب اور زیادہ تر ناکارہ ہوا اونکی باد جنوب ہی اور وہ تغیر جو بسبب

ہواؤنکے ہوتا ہے بیان کیا جاتا ہے لیکن پہلے جاننا چاہیے کہ ہوائین چار ہین جس طرح طرفین زمین کی چار ہین اور سبب
اس امر کا کہ ہوائین کسلیے چار ہین اور کسواسطے طرفین زمین کی چار ہین اور کسلیے ہوائین موافق عدد زمین کی طرفون کے
ہین وہ متعلق علم طب سے نہین ہے لیکن زمین کی طرفین مشرق اور مغرب اور جنوب اور شمال ہین اور ہوائین بھی
ایک صبا ہے وہ مشرق کیطرف سے چلتی ہے دوسری دبور ہے وہ مغرب کیطرف سے چلتی ہے تیسری جنوب ہے وہ جنوب سے
آتی ہے مشرق کی داہنی طرف سے چوتھی باد شمال ہے وہ شمال کیطرف سے آتی ہے مشرق کی بائین طرف سے اور باد جنوب
اکثر شہرونمین گرم اور تر ہوتی ہے لیکن گرم اسوجہ سے ہوتی ہے کہ جنوب کی سمت بسبب نزدیکی سورج کے گرم ہے اور تر
اسوجہ سے ہے کہ مادا بر سے بڑے دریاؤنکا جنوب ہی کیطرف سے ہے اور اس سبب سے کہ آفتاب جنوب کی سمت کو جب
گرم کرتا ہے تو دریاؤنسے تحلیل بہت کرتا ہے اور انجرے بہت اوٹھاتا ہے اور وہ انجرے ہوامین شامل ہوتے ہین اسوجہ سے
گرم اور تر ہوتی ہے اور باد شمال سرد اور خشک ہے لیکن سرد اسوجہ سے ہے کہ برف اور پانی ٹھنڈے ہوئے پہاڑون پر گذر
کرتی ہے اور شمال کیطرف خود سرد ہے بسبب دوری آفتاب کی سمت اس سے اور خشک اسوجہ سے ہے کہ گذر اوسکا دریاؤ
اور آب روان پر نہین ہوتا ہے اور بخارات بھی جسقدر جنوب کی جانب ہین شمال کیطرف نہین ہین پس باد شمال
بقیاس باد جنوب کے خشک ہے اور اگر کسی جگہہ ہوای جنوب آتی ہو اور بعد اوسکے ہوای شمال گذر کرے تو جو خلطین کہ
باد جنوب کی حرارت سے پگھل جائینگی باد شمال اونکو نچوڑیگی اور حلق اور سینہ اور آنتون اور پھیپھڑون پر اوتار لائیگی
کہ اوسکی وجہ سے نزلی اور زمستانی بیماریان پیدا ہونگی اور جو کچھہ ہوای گرم اور ہوای سرد مین بیان ہوچکا ہے خاصیت اور
فعل ہوای جنوب اور ہوای شمال کی وہی ہے اور ہوای مشرقی سردی اور گرمی مین معتدل ہوتی ہے اور خشک زیادہ
ہوای مغربی سے ہوتی ہے اسلیے کہ شمال مشرق مین دریا اور بخارات کمتر ہین بہ نسبت جنوب مشرق کے اور عمارت
زمین کی اکثر جانب شمال ہے اور ہوای مشرقی بقیاس ہوای مغربی کے اکثر آخر روز چلتی ہے اسوجہ سے ہوای مغربی آفتاب سے
کمتر تحلیل ہوتی ہے اور اسی سبب سے ہوای مغربی سرد زیادہ ہوای مشرقی سے ہے اور تری زیادہ رکھتی ہے اگرچہ دونون
بہ نسبت ہوای جنوبی اور ہوای شمالی کے معتدل ہین اور اگر ہوای مشرقی آخر شب اور اول روز مین آوے تو سخت
معتدل ہوگی اسوجہ سے کہ حرارت آفتاب کی اوسمین اثر نہین کرتی ہے اور اوسقدر خشک نہین ہوتی جتنی خشک
وہ ہوا ہوتی ہے جو آخر روز اور اول شب چلتی ہے کیونکہ یہ برخلاف اوسکے ہے اور ہوای مغربی جسوقت آخر شب
اور اول روز مین آوے اندہے کے غلیظ ہوگی اسلیے کہ آفتاب کا اثر اوسمین نہین ہوتا ہے اور وہ ہوای مغربی جو آخر
روز اور اول شب آوے وہ برخلاف اوسکے ہوگی اور معلوم کرنا چاہیے کہ احوال ہواؤنکا بعضے شہرونمین اسباب
گوناگون سے متغیر ہوتا ہے مثلاً اگر کسی شہر کے نزدیک جنوب کیطرف کوئی پہاڑ واقع ہو کہ اوسپر بہت برف گرے
اور ہوای جنوب اوس پہاڑ پر گذر کرے تو وہ ہوا جنوب کی اوس سبب سے سرد اور تر ہوگی اور اگر اوقات ہوا

شمال کی گرم اور خشک ہوتی ہے بسبب گذر کرنیکے اوپر نباتات گرم کے اور باد سموم وہ ہوا ہے کہ سوختہ نباتات
پر گذر کرتی ہے اور بخار دودناک کہ زمین سے اوٹھتے ہین اوسمین شامل ہوجاتے ہین اور آتش اور خوفناک چیزین جو
رات کیوقت ہوا مین معلوم ہوا کرتی ہین وہ انہین ابخرون سے ہوتی ہین پس اگر وہ دود غلیظ ہووین اور سخت گرم
ہون تو روشن ہونگی اور آگ بنجائینگے اور جو کچھہ اوس دود سے لطیف ہے تحلیل ہوگا اور جدا ہوگا اور کچھہ نیچے
کیطرف میل کریگا وہ باد سموم ہے کہ جس چیز پر گذر کرتی ہے جلا دیتی ہے اور ہلاک کرتی ہے اور اگرچہ مبدء یعنی مقام
شروع سب ہواؤنکا زمین سے ہے لیکن مبدء حرکتکا اوپر سے ہے چنانچہ تصریح اس امر کی علم فلسفہ سے بخوبی معلوم
ہوسکتی ہے اور خارج علم طب سے ہے اور لیکن وہ تغیر جو بسبب خاک کے ہوتا ہے وہ ایسا ہے کہ بعضی خاک پاکیزہ ہے
اوسکو عربی مین طین الحر کہتے ہین نرمی اور تری کیطرف میلان رکھتی ہے اور بعضی سنگین ہے وہ سرد اور خشک
ہوتی ہے اور بعضی ریگناک ہے وہ گرم اور خشک ہوتی ہے اور بعضی ایسی خاک ہے کہ پانی سے تر اور تازہ ہے وہ سرد
اور تر ہے اور بعضی کہ گچ مین ملی ہوئی ہوتی ہے وہ گرمی اور سردی مین معتدل ہوتی ہے اور خشک ہوتی ہے اور بعضی
خاک معدنی یعنی کانی ہے مثل کان نفط اور گندک اور ہڑتال اور لوہا اور تانبا وغیرہ کی لیکن وہ خاک جو معدن
نفط سے نکلتی ہے گرم اور تر ہوتی ہے اور جو گندک کی کان سے برآمد ہوتی ہے گرم اور خشک ہوتی ہے اور جو ہڑتال کی کان سے
نکلتی ہے گرم و خشک اور تیز ہوتی ہے اور جو لوہے کی کان سے نکلتی ہے سرد اور خشک ہوتی ہے اور جو تانبہ کی کان سے باہر
ہوتی ہے اوسی کے مزاج سے نزدیک ہوتی ہے

باب ۱۲ بارہوان تیسری کتاب کی پہلی گفتار سے تغیر ہوا کی شناخت مین ہے جو اسباب بدنا طبعی سے متغیر ہوتی ہے

معلوم کرین کہ جو تغیر کہ ہوا مین ظاہر ہوتا ہے دو قسم پر ہے ایک کہ گوہر اوسکا متغیر ہوتا ہے دوسری یہ کہ کیفیت اوسکی
متغیر ہوتی ہے لیکن جس ہوا کا گوہر متغیر اور تباہ ہوتا ہے اوسکو وبا کہتے ہین اس طریق پر کہ گوہر اوسکا متعفن ہوجاتا ہے
جس طرح پانی اندامون مین رہ کر سڑتا ہے اور ہوا خالص اور پانی خالص ہرگز متعفن نہین ہوتا ہے لیکن وہ ہوا جو
ہمارے گرداگرد ہے اور وہ پانی جو ہمارے نزدیک ہے اون مین سے کوئی خالص نہین ہے کیونکہ اس پانی مین خاک اور
شورہ اور معدنیات سے شامل ہے اور ہوا مین بھی بخارات اور دود اور گرد وغبار سے ملی ہوئی ہے اور احوال وبا کا
بیان اون کا مین تپ [illegible] انواع مین اونکو مفصل ہم لکھینگے انشاء اللہ تعالے اور متغیر ہونا ہوا کا ازروے
کیفیت کا اس طرح پر ہے کہ تابستان مین ہوا گرم اور خشک ہوتی ہے نہایت یا سرد نہایت کہ جسوقت نباتات
اور جانورون اور درختون پر گذر کرتی ہے تو اکثر ہلاک کردیتی ہے

باب ۱۳ تیرہوان تیسری کتاب کی گفتار اول سے احوال جسم انسان کی شناخت مین ہے ہر ایک مسکن کی ہوا سے

معلوم کرین کہ مسکن دو قسم ہین ایک مسکن کلی دوسرے مسکن جزوی کلی شہرونکو کہتے ہین اور مسکن جزوی مکانات اور خانہ کو کہتے ہین لیکن شہر اور ملک

جہان کی ہوا نہایت گرم ہووے تو وہانکے لوگ کالی کالے اور بال گھونگر والے ہونگے اور مزاج اونکا بد ہوگا اور غذا بدیر ہضم کرینگے اور جلد اون آدمیون کی نرم ہوگی اور بسبب بسیاری تحلیل کے رطوبت غریزی جلد کم ہوجائیگی اور آدمی کے وہانکے جلد بوڑہے ہونگے جیسے ملک حبش میں تیس برس کی عمر مین بوڑہاپا غالب ہوتا ہے اور سرد شہرونکے آدمی قوی ہوتے ہین اور دلیر اور معدی بھی اونکے طاقتدار ہین کہ کہانا بخوبی ہضم ہوجاتا ہی اور سرد اور تر ملک کی آدمی فربہ اور سفید پوست اور تازہ ہوتے ہین اور اونکے جسم کی رگین بسبب فربہی کے باریک ہوتی ہین اور بند اونکے اندامون کے گوشت مین سے ظاہر نہین ہوتے اور تر ملک کی آدمی خوشرنگ اور نازک اور نرم پوست ہین کہ ادنی کام مین جلد تھک جاتے ہین اور گرمی اور جاڑی کے موسم مین معتدل رہتی ہین اور بیماری دستون کی اور بواسیر اور مرگی اور تپ اور پہنسیان پہوڑے بہت ہوتی ہین خصوصاً موتہہ آجاتا ہی اور دانتون کی جڑین سوج جاتی ہین اور خون کے دست بکثرت آتے ہین اور خشک شہرونکے رہنے والے آدمی خشک اندام اور درشت پوست اور خشک مزاج ہین اور یہ شہر اور ملک گرمی کے موسم مین گرم ہوتے ہین اور سردی کے موسم مین سرد ہوجاتے ہین اور ہونٹہہ اور ہاتھ پاون پہٹ جاتے ہین اور سکنہای نشیب کی رہنے والے آدمی آنکھ کا درد اور ورم جگر بہت رکھتے ہین اور اون مقامات مین پانی ٹھنڈا نہین ہوتا اور ہوا بد ہوتی ہے اور جو جو شہر کہ پتھرون پر آباد ہین اور سنگین ہین اون شہرونکی گرمی مین گرم ہوتی ہی اور سردی مین سرد اور آدمی وہانکے سخت اندام اور سخت گوشت ہوتی ہین اور بال اونکے ہر عضو پر بکثرت ہوتی ہین اور بند اونکے اعضا کی ظاہر ہوتے ہین اور اونکے خشکی غلبہ رکھتی ہے اور بدخو اور متکبر اور جنگجو اور جلدباز ہوتے ہین مگر کاریگریان خوب خوب کرتے ہین اور بہت خواب نہین کرتے اور احوال برفناک پہاڑ کے رہنے والونکا اس طرح پر ہی کہ ہوا وہان کے شہرونکی مانند ہوای زمستان کے ہوتی ہی کہ جب تک برف پہاڑ پر رہتا ہی سرد اور خوش ہوا آتی ہے اور جس وقت برف ہٹ جاتا ہے اگر نہاد پہاڑ کی اس طور پر ہی کہ ہوای شمالی کو باز رکہی تو ہوا ناخوش ہوگی اور جو جو شہر کہ دریاؤن کے کنارون پر واقع ہین یا دریا سے نزدیک ہین تو گرمی اور سردی موسم کی قوی نہین ہوتی اور اگر دریا شمال کیطرف واقع ہوا اور ہر چند مسکن نشیب مین اور دریا سے نزدیک زیادہ ہو معتدل ہوگا اور اگر دریا جنوب کی طرف ہو بر خلاف اسکے ہوگا اور باقی حالات مسکنہای دریائی کے اس گفتار کے دسوین باب مین مطالعہ کرنا چاہیے اور احوال شمالی مسکن کے رہنے والونکا مانند حال ہوای سرد اور فصل زمستان کے ہی کہ اونکے معدہ مین کہانا بخوبی ہضم ہوتا ہی اور وہ لوگ دراز عمر ہوتی ہین اور زمستانی بیماریون مین مبتلا رہتی ہین مانند زکام اور نزلہ کے اور جو مرض اوس فصل مین ہوتے ہین سب اونکو ہوتے ہین اور ناک سے خون بہت آتا ہے اسلیے کہ بسبب کمی تحلیل اور بستہ ہونی مسام اور پر ہونے رگون کے خون سے موتہہ کسی رگ کا کہلجاتا ہی اور شمالی شہرون کے رہنے والونکو مرض مرگی کا نہین لاحق ہوتا اس سبب سے کہ وہان آدمیون کے اعضا اندرونی قوی ہوتی ہین اور حرارت غریزی اونکے بدنین نہایت قوت رکھتی ہے

اور اگر اتفاقیہ کسی شخص کو مرگی عارض ہوتی ہے تو سخت قوی ہوتی ہے اسلیے کہ کسی اور سبب قوی سے ظاہر ہوتی ہے
کہ وہ سبب قوت جسم پر غالب ہوتا ہے اور زخم اور پھوڑہ پھنسی جو وہان کے آدمیون کے جسم پر ہوتی ہین وہ جلد اچھی
ہوجاتی ہین بوجہ نیک ہونے خون کے اور بسبب نہونے کسی سبب ہوای کے گوشت زخمون اور پھنسیون کا سست
کرے اور بوجہ قوی ہونے حرارت غریزی کے دل اونکا گرم رہتا ہے اور وہان کی عورتین حیض سے اکثر بہتر پاک ہوتی ہین
کیونکہ ایام حیض مین سرخی تمام نہین دکھتی ہین اسلیے کہ رگین اور رگذرگاہین خونکی اونکے بدن مین باریک ہوتی ہین اور
ایک گروہ اطبا کا مقولہ ہے کہ اوس ملک کی عورتین کم جنتی ہین اور حال ترک کی عورتون کا برخلاف اونکے ہے اس وجہ سے
کہ حرارت غریزی اوسکے ساتھ اون سببون کے کہ عورتین جس سبب سے کم جنتی ہین برابری کرتی ہے اور سردی ہوا کی گذرگاہون
اور رگون کو اونکی جو سمٹتی ہے اسلیے بچہ رحم سے نہایت دشواری سے نکلتا ہے اور دودہ بھی کم اونکے ہوتا ہے اور حیض بقدر
ہوتا ہے تو غلیظ ہوتا ہے اور بعد جننے کی بیماری سل اور کزاز کی بہت عارض ہوتی ہے اسلیے کہ جننے کے وقت قوت بہت
کرتی ہین اور صدمہ اور رنج بہت اوٹھاتی ہین اور اکثر اوقات بسبب قوت کرنے کے کوئی رگ سینہ کی ٹوٹ جاتی ہے اور
بسبب اوسکے سل کی بیماری ظاہر ہوتی ہے یا کوئی شاخ کسی ہڈی کی ٹوٹ جاتی ہے اور اوسکی وجہ سے کزاز لاحق ہوتا ہے اور
بچون کو فیلۃ الماء کی بیماری بہت ہوتی ہے مگر جب عمر بڑھتی ہے تو یہ علت بالکلیہ دور ہوجاتی ہے اور لڑکیون کی رحم اور شکم
مین پانی بہرجاتا ہے جب بڑی ہوتی ہین تو دور ہوجاتا ہے اور آنکھ کا درد کم ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو قوی ہوتا ہے
اور باقی اور حالات آٹھوین اور دسوین باب مین ملاحظہ کرین اور جنوبی شہرون کے رہنے والونکا حال مثل حال تابستان کے
ہے اور بیماریان بھی اون لوگون کو تابستانی ہوتی ہین اور خمار شراب کا وہان کے آدمیون پر بہت غلبہ رکھتا ہے
اسلیے کہ طعام نیک نہین ہضم ہونے پاتا اور دماغ ضعیف رہتا ہے اور آنکھ کا درد اور بواسیر اونکو بہت ہوتی ہے اور وہان کے
بوڑہے آدمیون کو بسبب گرنے مواد کے اوپر سے طرف پٹھون کے فالج بہت عارض ہوتا ہے اور تپین اور بیماریان طویل المدت
اکثر پیدا ہوتی ہین اور بسبب نرمی شکم کے دست بہت آتے ہین اور احوال مقامات شرقی اور غربی کے رہنے
والون کا مانند حال ہواؤن مشرقی اور مغربی کے ہے کہ مذکور ہوچکا ہے اور کیفیت اون شہرون کی جنکے ایک طرف
پہاڑ ہو اور ایک سمت دریا ہو وہان کی تر ہوگی اسلیے کہ ہوا ابخرون کو دریا کی پہاڑ پر لیجائیگی اور کوئی گذر نپائیگی
اور بارش بھی بہت ہوگی اور اگر زمین وہان کی خشک ہے یا سنگی تو کچھ ضرر چندان نہین ہے لیکن اگر سست اور
تر زمین ہے ہوا وہان کی بد ہوگی اور جو زمین نشیب مین واقع ہے اور جنوب کیطرف اوسکے دریا ہو اور شمال کی
جانب پہاڑ تو بیماری وہان بکثرت ہوگی بالجملہ جس ملک کی زمین کہ سنگین ہو وہانکی ہوا بہتر ہوا زمین تر سے ہوگی
اور ہوا بیابانی خشک اور درشت ہوتی ہے اور ہوای دریائی تر ہے اور ہوا کوہی سخت درشت ہے اور ہوا زمینون
ہاموں کی خوش اور نرم ہے اور ہوا بیشہ اور جس جگہ پانی کی کثرت ہے اور حشرات اور جانوران موذی بہت پیدا ہوتے

ہین عفن اور زیادہ انکار ہے **باب چودہوان تیسری کتاب کی گفتار اول ہی سکنہا جزوی کی شناخت مین ہے** پہلے ہم لکھ چکے ہین کہ سکنہا کی مراد شہرون سی ہے اور سکنہا جزوی خانہ کو کہتے ہین پس اگر کوئی آدمی کسی شہر مین مقام کرے کہ فساد اور ہوا اوسکی بد ہو تو اوسکو چاہیے کہ اوس شہر مین ایسا مکان بنائے یا ایسے گہر مین جا کر رہے کہ اوس شہر کی ہوا کی مضرت سی بچے اور وہ گہر اس طریق کا ہونا چاہیے کہ سائبان اوسکا بلند ہووے اور رخ مشرق کیطرف اور روشن دان فراخ بعضی مشرق کیطرف اور بعضی شمال کی طرف ہون اور اسطور کے ہون کہ صبح کو جب آفتاب نکلے تو تمام گہر مین تابش کرے تا کہ ہوا اوس مکان کی لطیف ہو جائے

گفتار دوسری تیسری کتاب کی حصہ اول سے پانیون کے احوال کی شناخت مین ہے اور اس گفتار کے سات باب ہین **باب پہلا پانی کی حاجتمندی مین ہے** معلوم کرین کہ پانی ایک رکن ہے ارکان مخصوصہ سی کہ آدمی اور سب جانورونکو احتیاج اوسکے پینے کی ہے اور یہہ حاجت اس غرض سی نہین ہے کہ پانی غذا ہوتا ہے کیونکہ کوئی جسم بسیط غذا کے قابل نہین ہے اور غذا نہین ہوتا ہے لیکن سبب حاجتمندی کا طرف پانی کے یہہ ہے کہ پانی معدہ مین کہانے کے ساتھ شامل ہوتا ہے اور طعام اوس سے قوام پاتا ہے اور بصحبت اوسکے رگون اور باریک باریک راستون مین نفوذ کرتا ہے اور اعضا مین پہونچتا ہے اس وجہ سی پانی سی چارہ نہین ہے اور کسی رکن مین ارکان سے یہہ خاصیت نہین ہے **باب دوسرا تیسری کتاب کی حصہ اول کی دوسری گفتار سی طبیعت اور خاصیت اور منفعت اور مضرت پانیون کے بیان مین ہے** جاننا چاہیے کہ پانی خالص سرد اور تر ہے اور سبب آگ کی نزدیکی کے یا ہوا کی گرمی کے عرضی گرمی کو قبول کرتا ہے بدون آمیزش کسی گرم شی کے اور کبھی بسبب سردی ہوا کی عرضی سردی کو قبول کرتا ہے بدون آمیزش کسی سرد شی کی مگر خشکی کو ہرگز نہین قبول کرتا ہے لیکن اوسوقت کہ جب جما ہے اور ہرگز گو ہر پانی کا تری زیادہ قبول نہین کرتا ہے اسلیے کہ ممکن نہین ہے کہ خالص پانی زیادہ تر ہووے اور فعل اور خاصیت پانی کی تری کرنا ہے اور جو گرمی یا خشکی کرتا ہے تو بسبب اوس زمین کے کرتا ہے جو اوس مین ملی ہوئی ہوتی ہے یا بسبب کسی کیفیت عارضی کے کہ حاصل کی ہے اور ہرگز آگ پانی مین نہین ملتی ہے اور اوس سے پانی مین ہوا کیفیت گرمی اور کچھ نہین پہونچتا ہے لیکن زمینی اور ہوائی [illegible] اجزا ہوتی ہین اور اجزا زمینی ہوائی کی نسبت زیادہ ملتی ہین اسلیے کہ پانی ہمیشہ زمین کے اندر رہتا ہے اور ہوا کو ساتھ پانی کے بجز ہمسائگی کی نہین ہے پس جو کچھ پانی مین شامل ہوتا ہے زمینی کے اجزا سی زیادہ ہوتا ہے اور تاثیر سورج اور ستارون کی ہمسایگی ہوا کی طرف پانی کے پہونچتی ہے اسلیے جب تک ہوا سرد یا گرم نہین ہوتی ہے سردی اور گرمی پانی مین ظاہر نہین ہوتی اور مینہ کا پانی سب پانیون سی تری زیادہ کرتا ہے اسلیے کہ وہ زمین مین نہین رہتا ہے اور کوئی شی

کثیف اوسمین شامل نہین ہوتی اور باران زمستانی بہتر اور خالص باران تابستانی سی ہی اسلیے کہ زمستان
مین تابش آفتاب کی ضعیف ہوتی ہے پس باران زمستان کہ انجرون غلیظ کو نہین کھینچ سکتا ہی اور لطیف
انجرون کے تئین حاصل کرتا ہی اور دودناک انجرون اور غبار کو بھی قوت اتنی نہین ہوتی کہ ہوا مین ملین اور
باعث عفونت کا ہون اور باران تابستانی ایسا خالص نہین ہوتا ہی اسلیے کہ بخارات غلیظ اور دہوان اور
غبار اوسمین ملا ہوتا ہی اور منبہ کا پانی اگرچہ بہت خوب ہوتا ہے لیکن جلد سڑجاتا ہی اسلیے کہ نہایت لطیف ہوتا ہی
اور لطیف شی اسباب ہوائی اور زمینی سی جلد اثر قبول کرتی ہی اور سڑتی ہے اور جب منبہ کا پانی سڑجاے اگر آدمی
اوسکو پیے تو ضرور خلطون کو تباہ کریگا اور اگر سڑنے سے پہلے اوسکو جوش کرکے پین تو البتہ دیر مین متعفن ہوگا اور ترشی عفونت
پانیون کی باز رکہتی ہے اور منبہ کا پانی آواز اور سینہ کو درشت کرتا ہی اور نقصان رکہتا ہی اور آب باران
بہتر اوس پانی سی ہی جو برف اور یخ سی پگہلتا ہے اسلیے کہ برف مین بخارات اور غبار اور دود ہوتی ہین اور یخ
جمنے سی لطافت پانی کی جاتی رہتی ہے کہ جب پگہلتا ہی حالت اول پر نہین پہرتا ہی اور اسی وجہ سے اگر کسی قدر پانی
جمجاتا ہی جب پگہلتا ہے تو اوس قدر پانی وزن مین نہین ہوتا مگر بہت فرق برف اور یخ کے پانیمین نہین ہے
اور وہ یخ کہ نیک پانی سے جمایا گیا لیکن اگر دونونکو پکاوین تو البتہ دونون حالت نیکی اور بہتری پر رجوع کرینگے
اور برف کہ زمین پاک پر گرا ہو کچھ فرق نہین ہے اوسمین کہ اوسکو پانیمین ڈالین یا پانیکو باہر سے پانی اوسمین سرد کرین
مگر دونون پہیپہڑون اور جوڑون کو نقصان پہونچاتی ہین اور آب معدنی مانند کان لوہا اور تانبہ اور گندہک اور
نفط اور پہٹکری اور ہرتال اور جو ہر ایک کان کا پانی طبیعت اوسی کان کی رکہتا ہے لیکن لوہے کی کان کا پانی
سب احشا کو مفید ہے خصوصاً معدہ اور گردہ کو اور باہ کو بڑہاتا ہے اور تلی کو گلاتا ہی اور پانی تانبہ کی کان کا
اوسکی خاصیت سے نزدیک ہی تالو اور مونہہ اور آنکہون کو کہ رطوبت غلبہ رکہے اور کانون کو کہ اوس سے رطوبت
بہی سودمند ہی اور پانی سونے کی کان کا سب کانون کے پانیون سی بہتر ہے اور افضل اور پانی چاندی کی کان کا
اوس سی نزدیک ہی اور پانی گندہک کی کان کا چہیپ اور داد اور برص اور نقرس اور بندون کو ورمون
اور سستی اور پٹہون کے درد اور فالج اور کری گوش اور سر کے پہوڑہ پہنسیون اور گردہ اور مثانہ اور درد
رحم کو فائدہ بخشتا ہی خصوصاً اگر اوسمین بیٹہین مگر گرم مزاج والون کو نقصان دیتا ہی اور پانی نفط کی کان کا مرطوب
کو نہایت موافق ہی اور پہٹکری کی کان کا پانی خون کلہ سے نکلنے اور بہت حیض جاری ہونے کو روکتا ہے اور
ثقل کو آنتون کے خشک کرتا ہی اور اکثر اوقات اوس سے قولنج حادث ہوتا ہے اور حاملہ عورت کی حفاظت کرتا ہے
بچہ کو گرنے نہین دیتا اور ہرتال کی کان کا پانی نہایت بد ہے اور پانی دریا کا پہٹون کی بیماریون کو مانند قولنج
اور لقوہ اور رعشہ کے اور نقرس کو اور دردسر کو کہ سردی سے ہو اور استسقا کو مفید ہے اور طلا اوسکا ورم

پستان کو نافع ہی اور آبزن اوسکا نفعی اور سب طرح کے سوزش جا[illegible] سکے کاٹے ہوئے کو فائدہ دیتا ہی اور دماغ کے
لیے بد ہی اور خلطون بد کو احشا سے طرف سر کے لیجاتا ہی اسی سبب سے ممانعت کی گئی ہے کہ ہرگز بروقت غسل کے غوطہ نمارے
اور سرد ڈبو دین اور پانی شور اور آب دریا آدمی کو لاغر کرتا ہے اور دستونکو جاری [illegible] مگر آخر مین قبض شکم کرتا ہے لیکن دستون کا
یہ سبب ہی کہ آنتونکو دہوتا ہی اور شوریت اوسکی آنتون کو گزند پہونچاتی ہے اور سبب قبض [illegible] کا یہ ہے کہ اخیر کو خشکی پیدا
کرتا ہی اور اون بیماریون کو نافع ہی جو سردی اور تری سے لاحق ہون اور ہڈی ٹوٹی ہوئی کو کہ باندہی ہو سخت کرتا ہی
اور نقرس اور فالج اور دق اور [illegible] مفید ہی اور اگر بہتر اور شیرین پانی کو نمک سے شور کرین اور جوش دین تو اوسکا بہی فعل
ایسا ہی ہوگا اور کہاری پانی پینا خون کو تباہ کرتا ہی اور خارش پیدا کرتا ہی اور پانی تلخ ہمیشہ دست جاری کرتا ہے
اور آب تیرہ شدہ اور تہری گردہ اور مثانہ مین ڈالتا ہی اور گرم پانی طعام کو فم معدہ پر چڑہاتا ہے اور پیاس کو [illegible]
نہین بجہاتا اور بدن دبلا کرتا ہے اور اکثر استسقا اور [illegible] کی نوبت [illegible] اور سرد پانی باعتدال سب تندرستونکو
موافق اور مفید ہی اور گرم معدہ کو نہایت نافع ہی اور فم معدہ کو قوی کرتا ہی اور کہانا ہضم اور معدہ کو قوی کرتا ہی اسو [illegible]
[illegible]
لیکن اگر [illegible] نہایت ٹھنڈا پانی [illegible]
اندرونی مین کوئی ورم یا کوئی [illegible] نقصان پہونچاتا ہی اور حرارت غریزی کو بجہاتا ہے اور [illegible] کرتا ہے
اور پہلے حیوانی اور طبعی قوتون کو ضعیف کرتا ہی اور [illegible]
جو آگ پر گرم کیا جائے [illegible] پیدا کرتا ہے اور [illegible] ضعیف کرتا ہی اور اگر شدت کی گرمی ہے
ریح طحال کو توڑتا ہے اور اکثر [illegible] ماليخوليا اور [illegible] درد اور دانتون کی جڑون [illegible]
زخم اور کان کے پیچہ کا ورم اور نزلہ اور سینہ کی بیماریان [illegible] کرتا ہی اور پیشاب اور حیض کو جاری کرتا ہے اور سب
طرح کے دردونکو تسکین دیتا ہی بالجملہ گرم پانی جس [illegible] مفید ہوتا ہی خارج بدن سے بہ نسبت اندرون جسم کے
زیادہ فائدہ بخشتا ہی اور سرد پانی اندر [illegible] خارج بدن کے مفید ہوتا ہی اور آب چاہ اور کاریز
بقیاس آب روان صحرائی کے [illegible] آب چاہ اور کاریز زمین پر ٹھہرا رہتا ہی اور مدت دراز تک
زمین سے ملا رہتا ہی خالی نہین ہے اس سے کہ کچہہ عفونت قبول کرے اور وہ پانی اپنی قوت حرکت سے باہر
نہین نکلتا بلکہ حیلہ اور کاریگری سے باہر نکلتا ہی وہ بدگوار ہوتا ہے اور معدہ مین دیر تک رہتا ہے اور گرانی
اور نفخ پیدا کرتا ہی اور اگر گندر آب کاریز کا ارزیز ہو وہ [illegible] بد ہوگا کہ آنتون کی زخم اوس سے ہونگے اور جو پانی کہ
زمین سے نکالتے ہین جسکو سوت جاری [illegible] بہی بدتر ہوتا ہے بلکہ آب چاہ اور کاریز [illegible]
[illegible] آب چاہ [illegible]

اور بدشواری ہے اوسمین کچھ حرکت اگر ہے تو اپنی قوت سے نہین ہے بلکہ کثرت مادہ سے سوت نکلتی رہتی ہین اور
ایسا پانی زمین سے ملا ہوا رہتا ہے اور جب تک کوئی زمین عفن اور تباہ نہین ہوتی پانی اوس سے تراوش نہین پاتا
پس اسیوجہ سے کہا گیا ہے کہ آب ترائیدہ سب پانیون سے بدتر ہے اور آب ایستادہ خصوصًا وہ پانی جو درمیان
درختون اور نیستان کے ٹھہرا ہوا ہو خاصتہ وہ کہ آفتاب کی تابش اوسپر نہ پڑتی ہو وہ پانی نہایت بد ہے اسلیے کہ
ایسا پانی جاڑے کے موسم مین برف گرنے کی وجہ سے سرد رہتا ہے اور بلغم بڑہاتا ہے اور گرمی کے موسم مین آفتاب سے
گرم رہتا ہے اور صفرا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے کہ لطیف اوسکا تحلیل قبول کرتا ہے اور کثیف باقی رہتا ہے
اور بسبب [illegible] کے اجزاے زمینی اوسمین ملے ہوئے ہوتے ہین [illegible] ایسے پانیون سے تلی بڑہ جاتی ہے
اور [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] اشتہا کو [illegible] دیتا ہے اور تپ [illegible] عارض ہوتی ہے اور گردون کو باریک کرتا ہے
اور [illegible] استسقا [illegible] ذات الریہ اور زلق الامعا
اور [illegible] عارض ہوتا ہے [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] عارض ہوتی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور آب ایستادہ
کہ ایک [illegible] تیسری کتاب
حصہ اول کی دوسری گفتار سے نیک پانیون کی پہچان مین سے نیک اور بہتر اور
انتخاب سب پانیون سے پانی چشمہ کا ہے نہ ہر چشمہ بلکہ اون چشمونکا پانی جو زمین پاکیزہ اور پتھر پر بہتا ہے یا پتھر سے
نکلتا ہے کہ کوئی چیز غریب شامل اوسکے نہو اور کسی طرح کا مزہ اور رنگ اور بو نرکھتا ہو وے پس جو پانی کہ پتھر سے
[illegible] وہ پانی عفونت کم قبول کرتا ہے اور اس پانی کو آب درست کہتے ہین اور جو پانی کہ زمین پاکیزہ
سے باہر نکلتا ہو وہ بہتر اوس پانی سے ہے جو پتھر سے نکلتا ہو اسلیے کہ زمین پانی کو صاف کرتی ہے اور جو شے اوسمین
ملی ہو اوسکو علیحدہ کر دیتی ہے اور پانی چشمہ کا روان ہونا چاہیے خصوصًا جنگل مین جاری ہو اور سورج اوسپر چمکے
اور ہوا اوسپر بخوبی چلے اور جو کوئی پانی کہ کثرت سے جاری ہو اور بقوت چلتا ہووے اگر اوسمین کوئی چیز شامل ہو جاے
تو کثرت اوسکی اوس چیز کو اوسکی طبیعت سے پھیر دیگی اور جو پانی کہ رخ طرف مشرق کے رکھتا ہو نہایت بہتر خصوصًا
اگر راہ دور سے آتا ہو اور اس کے بعد نیک وہ پانی ہے جو رخ شمال کیطرف [illegible]

رکہتا ہو نیک نہین ہی اور اگر با وجود ان شرطون کے جو پانی کہ بلندی پر سے گرتا ہو سب پانیون سی انتخاب ہی اور آب ایستادہ کہ کثرت سی ہو اگر پوشیدہ ہو اور آفتاب اوسپر نہ چمکتا ہو بہتر اوس سے ہی کہ آفتاب جسپر چمکتا ہو اور جو پانی کہ بہت سبک ہو خاصیت اوسکی یہ ہی کہ وہ جلد سرد ہو جاتا ہے اور جلد گرم ہو جاتا ہے اور جاڑے کے موسم مین نہایت سرد اور پانیون سے ہو جاتا ہے اور گرمی کے موسم مین نہایت گرم اور پانیونسی ہو جاتا ہی اور کچھہ مزہ اور بو نہین رکہتا اور جو کچھہ اوس پانی مین پکاوین جلد پکجاوی اور آب دو نیل کی اسوجہ سے تعریف کیگئی ہی کہ وہ کثرت سی ہی اور راہ دور سے آتا ہی اور نیک زمینون پر چلتا ہے اور جنوب سی طرف شمال کے آتا ہے اور اسی طرح جیحون کے پانی کی توصیف لکھی ہوئی ہے کہ وہ بھی بہت کثرت سی ہے اور دور سے آتا ہے اور رخ طرف شمال کے رکہتا ہے

باب چوتھا تیسری کتاب کی حصہ اول کی دوسری گفتار سے پانیون کے آزمایش کے طریق مین

ہے پانیون کا امتحان چند طریق سی ہے رنگ سی اور بو سے اور مزہ سے اور روشنی اور تیرگی سے اور اس بات سی کہ جلد روشن ہو یا دیر مین اور اس طریق سی کہ جو چیز اوسمین پکاوین جلد پکجائے یا دیر مین پختہ ہو اور اس طریق سے کہ جلد ٹھنڈا ہو یا دیر مین اور سبکی اور گرانی سے پس امتحان پانیونکا ان سب طریقونسی نہایت ظاہر ہی اور آزمانا سبکی اور گرانی سے اسطور پر ہی کہ ایک پیمانہ پانی سی بہرین اور اوٹھاوین اور تیر پہر وہ پیمانہ دوسرے پانی سے لبریز کرین اور اوٹھاوین جو سبک زیادہ ہوگا وزن اوسکا کمتر ہوگا اور دستور دیگر یہ ہی کہ دو ٹکڑے کپڑے کی یا دو پہل روئی کے لیکر دونونکو ہموزن تولکر پانی مین تر کرین اور سورج کے نیچے رکہین کہ سوکھہ جائین پہر دونونکو وزن کرین پس جس پانی کی ترکی ہوئی روئی ہلکی ہوگی وہ پانی سبک تصور کرنا چاہیی اور اسی طرح جو پہل روئی کا ان دونون مین سی جلد سوکھہ جاتے وہ پانی سبک ہوگا

باب ٥ پانچوان تیسری کتاب کی حصہ اول کے دوسری گفتار سی برے پانیون کے اصلاح کی تدبیر مین

ہی اون تدبیرات سی کہ بری پانیون کو اصلاح پر لاوے اور تباہی اونکی دور کرے اور مضرت اونکی کہودیوی ایک یہ ہی کہ اونکو کئی بار چہانین دوہری پاکیزہ کپڑے مین اور دوسری تدبیر یہ ہی کہ پانیون مین پاکیزہ خاک گہولین اور برہم کرین جس طرح مسکہ نکالتی ہین پہر اونکو ٹھہرا کر صاف کرین اور نتہارین اور تدبیر تیسری یہ ہی کہ پانی کو جس قسم کا ہو خوب پکاوین کیونکہ اکثر قسم کے پانی پکانے سی درست ہو جاتی ہین خصوصاً اگر خاک پاکیزہ کے ساتھہ پکاوین اور اگر وہ خاک اپنی شہر کی خاک ہو تو بہتر ہی اور اگر پارہ پشم پاکیزہ یا روئی پاکیزہ پانی مین ڈالین اور پکاوین کہ تر ہو جائے پہر اوس روئی کو نچوڑین پانی صاف نکلیگا اور بہتر ہوگا اور اگر بغیر پکانے اور جوش دینے کے روئی پاکیزہ پانی مین ڈالین کہ تر ہو جائے پہر نچوڑین بہتر اور خالص ہو جاتا اور تدبیر چوتھی یہ کہ پانی کو مصعد کرین اور ٹپکائین بطریق گلاب کی اور تدبیر پانچوین یہ کہ دو قدح برابر رکہین اور ایک پانی سے بہرین اور دوسرا خالی رکہین اور کسی پشم پاکیزہ سی فتیلہ بنائین پہر ایک سرا اوسکا بہرے ہوئے قدح مین رکہین اور دوسرا

سرا فتیلہ کا قدح خالی مین کہین کہ اوس فتیلہ کے سبب سے پانی صاف اور خالص بھری ہوئی قدح سے خالی قدح مین آوے
یہ تدبیر بھی نیک ہے اور اگر عیب پانی مین غلظت کا ہو تو پکانے سے درست ہو سکتا ہے اور اگر شراب کے ساتھ اوسکو پیئیں
لطیف ہو جائیگا اور آب شور سرکہ اور شہد کے ساتھ پینا چاہیے اور جو کوئی شے قابض مانند مورد دانہ اور خرنوب
اور زعرور اوسمین ڈالین تو مضرت اوسکی دفع ہو جائیگی اور پھٹکری کے پانی کو ایسی چیز کے ساتھ پینا چاہیے کہ شکم کو نرم
کرے اور ثقل بآسانی اوتارے اور شراب کے ساتھ بھی پینا اوسکا بہتر ہے اور تلخ پانی کو چرب اور شیرین چیز کے ساتھ
پئین اور آب تیرہ کو دودہ کے ساتھ نوش کرین اور تریاق سب مختلف اور مضر پانیون کی پیاز ہے خصوصًا
وہ پیاز کہ سرکہ مین پروردہ ہوا اور آب ایستادہ کے ساتھ کوئی گرم چیز نہ پینی چاہیے اور میوہ ہای خشک کہاوین کہ مضرت
کمتر ہو اور اگر میوہ جات میسر نہووین تب اور سیب اور شربت میوہ جات کی استعمال کرین اور معلوم کرین کہ جس جگہہ پانی کا
قحط ہو اور بہت کم دستیاب ہوتا ہو اور موسم گرمی کا سخت ہو تو اگر اوس پانی مین سرکہ ملاوین اور پئین پیاس کو
تسکین ہیگی اور پانی کی خواہش کمتر ہوگی

باب چھٹا تیسری کتاب کی حصہ اول کی دوسری گفتار سے پانی پینے کی تدبیر مین ہے

معلوم کرین کہ طعام کے اوپر پانی بہت پینا نیک نہین ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبر کرین
یہانتک کہ کہانا معدہ سے نیچے اوتر جاوے پھر پانی پئین اور اگر کوئی صبر نکر سکے تو قدرے ٹھنڈا پانی پئے اور جو پانی نہایت سرد
ہوتا ہے پیاس کو بخوبی تسکین دیتا ہے اور سرد پانی گرم معدہ کو لیے مانند جوارش کے ہے اور دل گرم کو بجای ہوای خنک کے
ہے اور صبر کرنا پیاس پر مرطوب آدمی کو مفید ہے اور گرم مزاج آدمی کو پیاس پر صبر کرنا نقصان دیتا ہے اور دریا اور
کنوئین کا پانی نہ ملانا چاہیے اور ناشتا یعنی نہار پانی پینا یا بعد ریاضت یا بعد حمام سے فارغ ہونے کے پانی پینا
نہایت ضرر پہونچاتا ہے اور جو کوئی آدمی نہار پر یا بعد ریاضت صبر نکر سکے تو اگر قدرے پانی شراب مین ملا کر پئین نقصان
نہ دیگا اور جاڑے کے موسم مین گرم پانی کے ساتھ ملائین اور رات کیوقت پانی پینا ضرر دیتا ہے خاصۃً کہ حاجت
صادق نہو ولیکن گرم مزاج والے آدمی کو کمتر ضرر پہونچاتا ہے اور بعد طعام گرم کے سرد پانی نقصان کرتا ہے
اوسکے صبر کرنا چاہیے اور اگر چارہ نہو قدرے پانی منہ مین نگاہ رکھنا چاہیے پھر بعد تھوڑی دیر کے معدہ
مین اوتارنا چاہیے اور تھوڑا تھوڑا پانی پینا چاہیے اور پانی کو چوسنا چاہیے اور یکبارگی معدہ مین نہ اوتارنا چاہیے
اور اگر کسی کو بہت پیاس غالب ہو بہتر یہی ہے کہ تھوڑی دیر صبر کرے اوس پیاس پر اور سو رہے کہ طبیعت سونے مین
اوس مواد کو پکا دیگی اور تحلیل کر دیگی اور صبر کرنا پیاس پر ایکساعت یا دو ساعت غنیمت سمجھنا چاہیے مگر جو
آدمی کہ گرم مزاج ہو اوسکو پیاس پر بوقت حاجت صبر نکرنا چاہیے اور سرد پانی تشنگی غالب کو فوراً تسکین
دیتا ہے لیکن اگر سوء مزاج سردی اور تری اوسکی تمام جسم مین پہونچ گیا ہے پیاس دور ہو جائیگی اور اگر تشنگی کا سبب پانی
پیا جاوے ہر ساعت پیاس غالب ہوگی اسلیے کہ وہ مادہ کہ پیاس پیدا کرتا ہے دور نہ ہوتا ہے اور قوی زیادہ ہوتا ہے

اوسصورت مین اولی یہ ہی کہ صبر کرین واللہ اعلم **باب ساتوان تیسری کتاب کی دوسری گفتار سے حمام اور سرد اور گرم پانی مین بیٹھنے کی تدبیرین مین** معلوم کرنا چاہیے کہ جس کسیکو کہ حاجت ہووی کہ اوسکے جسم مین تری زیادہ ہووے یعنی رطوبت بڑہ جاوی تو اوسکے واسطے کوئی چیز مانند حمام اور آبزن کے نہین ہے اور جس آدمی نے کہ ریاضت کی ہوا اور پسینہ آیا ہو اگر ماندگی ریاضت سی آسایش چاہے تو اوسکو آبزن اور حمام سے چارہ نہین ہی اور آبزن اور حمام صافی اور خوش ہونا چاہیے اور گرمی اور سردی پانی کی لائق مزاج انسان اور فصل سال کے چاہیے اور منفعت آبزن کی اکثر گرمی کی فصل اور زمانہ گرم اور مزاج اور خشک مین اور بعد ریاضت کے بہت ہوتی ہی اور غرض استعمال حمام اور آبزن کی بعد ریاضت کے یہ ہی کہ بدن آدمی کا تری اور گرمی لطیف معتدل کو چاہتا ہے اس سبب سی دونون زیادتی اوس سے نکرین کہ پوست پانی سے تر ہو اور نرم اور سسخ زیادہ ہوا اور لازم ہے کہ جلد تر پہلے اوس سے کہ پسینہ آنا شروع ہوا و تحلیل آغاز کرے باہر آوین تاکہ وہ تری اور گرمی ساتھ اوسکے رہی اور مردم لاغر اور دق والے کے لیے ایسا حمام چاہیے کہ پانی اوسکا بہتر ہوا اور حمام اور آبزن چاہیے کہ کسی نہج سے سخت گرم نہووی اور اگر نیمگرم پانی مین بیٹھین جب بھی فائدہ دیگا اور تری پیدا کریگا اور گوشت کو اندامونکی طرف لاویگا اور شرطین اور اوصاف اوسکے کتاب معالجات مین تپ دق کے علاج مین بیان کی جائینگی انشاء اللہ عز و جل اور وہ پانی کہ جسمین آبزن کرنا چاہین آب چاہ یا آب دریا آب معدنی یا وہ پانی کہ کوئی دوا واسطے کسی حاجت کی اوسمین پکائی ہو ہر ایک پانی کو جسم انسان مین اثر عظیم ہے اسلیے کہ باہر سے تمام جسم پر پہونچتا ہی اور مسام کے اندر داخل ہوتا ہے اور جس کسی آدمی کو کہ حرارت آفتاب نے سوختہ کر دیا ہووے اور رطوبتین تحلیل ہوگئین ہون اوسکے حق مین سرد پانی مین بیٹھنا سودمند ہی اور بہتر سرد پانی پینے سے ہی ولیکن سردی باندازہ چاہیے کہ بدن کو خوش معلوم ہووے اور ایسا گرم پانی کہ پوست اوس سے گریزان ہو مسام کو نہین کھولتا ہے لیکن پوست کو سخت کرتا ہی اور مشابہ داغ دینے کے ہی اور تری پانی کی مسام مین نہین جاتی ہے اور جسم کے اندر نہین پہونچتی ہے اور اگر گرمی اوسکی نیمگرم سے زیادہ ہووی حرارت غریزی کو بھڑکاتی ہے ولیکن اگر بدن مین حرارت غریب ہو اوسکو زیادہ کرتی ہی اور اگر گرمی پانی کی نیمگرم سے کم ہو تو ایسی گرمی حرارت کو زیادہ نکریگی لیکن تری بڑہاویگی اور جو استعمال اوسکا کثرت سی ہووی سردی اور تری بڑہا دیگا دو سبب سی ایک اس سبب سے کہ اگرچہ تھوڑی گرمی رکھتا ہی لیکن از روی طبیعت کی سرد ہی اور آخر مین وہ تری اور وہ اجزا پانی کے کہ مسام کے اندر داخل ہوگئی ہین ساتھ حرارت عرضی کے گداختہ ہونگے اور تری غالب ہوگی اور دوسری اس سبب سی کہ طبیعت پانی کی سرد اور تر ہی اور حرارت عرضی اوسمین عاریت ہی پس جسوقت تری بہت ہوگی حرارت عاریتی باطل ہوجائیگی اور رطوبت پانی کی حرارت غریزی کو ضعیف کرتی ہی اور سردی بڑہاتی ہی اور بہت بیٹھنا حمام مین متلی پیدا

نسا ہو اور غشی لاتا ہی اسلیے کہ دل کو گرم کرتا ہی اور تب آدمی کے بدن مین کہ خلطین کثرت سے ہوون وہ آدمی ہر بار اگر
حمام مین جاوی تو حرارت حمام کی اون خلطونکو پگہلائیگی اور ایک عضو سے طرف دوسری عضو کے لیجائیگی اور اگر
بدن مین کوئی خلط خام ہو یعنی غذا کامل ہضم ہوئی ہو تو بالضرور حرارت حمام کی اوسکو پکاویگی اور کچی ہضم
کامل کریگی اور تحلیل کریگی اسوجہ سے کہتے ہین کہ اگر حمام مین دیر بہت کرین تو حرارت غریزی زیادہ ہوگی اور
حمام بے آب خشکی بڑہاتا ہی واسطے خشکی کے استعمال کرین اور صاحب استسقا اور مرطوب کو سودمند ہی اور اگر حمام
باآب مین اتنی دیر وقفہ کرین کہ بہت پسینہ آوے وہ بھی خشکی بڑہاتا ہے اور اگر چندان پسینہ نلاوے کہ حرارت غریزی کو
برانگیختہ کرے تو بدن تری کو حاصل کریگا اور تری زیادہ ہوگی اور اگر نہار حمام مین درنگ کرین یہانتک کہ
بہت پسینہ آنے بدن کو خشک اور لاغر کریگا اور ضعف لاویگا اور اگر کہانا کہا کر حمام مین جاوین بدن کو فربہ
کریگا اسلیے کہ غذا کو طرف ظاہر بدن کے کہینچتا ہی لیکن خوف اس بات کا ہے کہ سدہ پیدا کرے پس اگر
مزاج حمام کرنیوالے کا گرم ہے سکنجبین استعمال کرے اور اگر مرطوب ہی تو قے کرے تاکہ سدہ سے بیخوف رہی اور اگر
بعد اوسکے حمام جاوین کہ کہانا ہضم ہوگیا ہووی اور ہنوز بہونک ظاہر نہ ہوئی ہو تو قوت بڑہاتا ہی اور فربہ کرتا ہے
اور صفراوی آدمی کے جسم مین حرارت حمام کی صفرا کو شورش مین لاتی ہے اوس صورتمین احتیاط یہ ہی کہ وہ
آدمی حمام مین جانے سے پہلے قدری روئی شربت انار ترش مین ترکرے یا آب میوہ یا گلاب مین اور حمام مین بہت
دیر تک نہ ٹہرے اور خانہ گرم مین نجاوی اور گرم مزاج اور تر مزاج آدمی کو چاہیے کہ جسوقت حمام سے باہر آوے
کوئی شربت سرد مانند فقاع اور جلاب وغیرہ کے نہ پئے اور نہ حمام کے اندر پئے اسلیے کہ حمام مسام کو کہولتا ہی اور
رگونکو نرم کرتا ہے اور شربت جلد نفوذ کرتا ہے سردی اوسکی اعضای رئیسہ تک پہونچتی ہے اور اعضا کی قوتونکو
ضعیف کرتی ہی اور پٹھونکو نقصان پہونچاتی ہے اور استرخا اور نقرس پیدا کرتی ہے اور اکثر اوقات جگر بھی سرد
ہوجاتا ہی اور نوبت استسقا کی پہونچتی ہے اور کوئی شربت گرم بھی نہ پینا چاہیے اسلیے کہ حرارت اوسکی جلد سینہ اور
پھیپڑہ تک پہونچتی ہے اور سل اور دق پیدا کرتی ہے اور حمام کے اندر سے خاصۃً ہوای سرد مین بتدریج اور با حتیاط
باہر آنا چاہیے اور سر اور بدن کو چھپانا چاہیے اور لازم ہے کہ صاحب تپ اور جراحت اور ورم حمام مین نہ جاوے
اور لیکن منفعتین حمام کی یہ ہین کہ نیند اور خواب خوش اور بہتر لاتا ہے اور سدون اور مسامات کو کہولتا ہی اور
تحلیل کرتا ہی اور کچی خلطونکو پکاتا ہی اور غذا کو ظاہر بدن کیطرف کہینچتا ہی اور فربہ کرتا ہے اور پرانے دستون کو
روکتا ہی اور ماندگی رفع کرتا ہے اور مضرتین اوسکی یہ ہین کہ بہت دیر تک رہنا اوسمین دلکو گرم کرتا ہے اور غشی لاتا ہے
اور ٹہرے ہوئی مواد کو ہلاتا ہے اور پگہلاتا ہے اور ایک عضو سے دوسری عضو ضعیف کیطرف لیجاتا ہے اور ورم
اور درد پیدا کرتا ہے اور معلوم کرین کہ آب سرد مین بیٹھنا روا نہین ہے مگر اوس آدمی کو کہ سب تدبیرین اوسکی

اوسمین بہتر اور مناسب ہون ورنہ ضرر پہونچاتا ہی اور آدمی لاغر اور ہر دم بہر اور چربی کے بدن والیکو سرد پانی مین
آبزن نچاہیے اور بعد جماع اور بعد قے اور ہیضہ اور بعد طعام اور خواب نہ یانی کے اور کہانا ہضم ہونے اور بعد ستونکو
بہی نچاہیے اور صاحب زکام اور نزلہ کو بہی نچاہیے اور اوسدن نچاہیے کہ خنک ہوا ہوا اور غرض بیٹھنے سے آب سرد مین
یہ ہی کہ جس کسی نے کہ ریاضت کی ہو اور حرارت اوسکی بدنمین بھڑکی ہو اور وہ چاہی کہ حرارت زیادہ ہو اور ساتھہ اوسکی
رہی اور ساتھہ تحلیل کے خرچ نہو وی اور پوست اور اندام اوسکی سخت ہو وین وہ آدمی سرد پانی مین بیٹھی تاکہ یہ منفعتین
حاصل کرے اور اوس آدمی کو لائق ہی کہ سرد پانی مین بیٹھنا جو تندرست اور جوان اور قوی اندام ہو اور وہ آدمی کہ فربہی
جسکی گوشت سی ہو نہ چربی سی اور سب قوتین بدنمین قوی ہون اور جو بالعکس ہی اوسکو آبزن سرد قطعی ممنوع ہے
اور سرد پانی مین آغاز نشست گرم ترین زمانہ اور گرم ترین اوقات مین لازم ہی اور چاہیے کہ ایکبارگی اپنی کو پانی
مین ڈالین کہ ایکبار تمام اعضا مین پہونچ جائے اور سردی پانی کی اتنی چاہیے کہ پوست آدمی کا اوس سی سخت گرے نہ
ہو اور پانی مین دیر تک بہت نکرے اور پہلا اوس سی پانی سے نکلے کہ سردی پانی کی اوسکے بدنمین لرزہ پیدا کرے اور
جسوقت پانی سی نکلین ملاحظہ کرین اگر جلد بدن گرم ہوجاوے اور حالت اصلی پر آوے تو معلوم کرین کہ دیرنگ باندازہ
راست کی گئی ہے اور اگر دیر مین حالت اصلی پر آوی تو دوسری بار جلد بر آمد ہو وین اور ترتیب آبزن کی اس
نہج پر ہی کہ پہلے سارا بدن ملین اور قدری روغن زیتون کی مالش کرین پہر کوئی ریاضت باعتدال عمل مین لائین
اور حرکت ریاضت مین عادت اپنی سے سک زیادہ کرین اور بعد ریاضت کی بہت جلد جسم اپنا سرد پانی مین
ڈالین جس طرح سی کہ بیان کیا گیا ہی پہر جسوقت آبزن سی باہر آوین دوسری مرتبہ جسم کو ملین مالش اول سے
سخت زیادہ اور اگر بعد مالش کے ایک مرتبہ اور پانی مین داخل ہو وین اور جلد باہر نکلین روا ہی اور اوسدن
غذا اوس آدمی کی زیادہ ہونی چاہیے اور شراب نہایت کم چندروز اسی طریق پر کرین جب تک غرض حاصل ہو

گفتار تیسری کتاب کی حصہ اول سی طعام اور شراب کی تدبیر مین ہے اور اس

گفتار کے دو جزو ہین جزو پہلا تیسری گفتار سی احوال اور انواع غذا کی شناخت مین ہی اور اسمین
کئی چیبیس باب ہین

باب پہلا پہلی جزو اور تیسری گفتار سی سبب مین حاجتمندی انسان اور اور جانورونکی اپنے طرف غذا کے

جاننا چاہیے کہ جسم آدمی اور اور جانوروںکا جو کہ مرکب ہی چار اصل سی
کہ ہر ایک ضد ایک دوسری کے ہین اور ایک دوسری سے ناموافق اور نا گنجیدہ اور ایک دوسری سی بہاگنے والا اور
ایک دوسرے مین اثر کرنیوالا اور ایک دوسری سے اثر قبول کرنیوالا چنانچہ باب دوسری مین پہلی کتاب کی پہلی گفتار سے
بیان کیا گیا ہی اس سبب سی جسم آدمی کا ہمیشہ گہلنے اور گھٹنے مین ہی اسلیے کہ حرارت اوسکی رطوبت کو اوسکی بخار
بناتی ہی اور تحلیل خرچ کرتی ہی اور ہوای محیط بہی اثر کرتی ہی اور تمام حرکتین بدنی اور نفسانی اوسمین اثر کرتی ہین اس وجہ سے

اسوجہ سی ہمیشہ گہلتی اور گہٹتی ہین ہی اور اسی سبب سی حاجتمند ہی ہے اوس عوض کی جو بدنسی گہلا ہے اور گہٹتا ہی اور
ساتھ تحلیل کے خرچ ہوا ہے اور گرسنگی یعنی بہونک وہ ہی کہ بدنکو ساتھ اوس عوض کے حاجت ہو اور وہ عوض غذا ہے

باب ٢ دوسرا تیسری کتاب کی حصۂ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سی غذا کی شناخت مین سے

معلوم کرین کہ کہانے کی چیزونکو کہانے سی پہلے اور ہضم ہونے اور خون ہونے سی پہلے بطریق
مجاز غذا کہتی ہین اسلیے کہ جو کچہہ کہایا جائے جب تک معدہ مین نیم پختہ نہو اور معدہ سی طرف جگر کے نہ آوے اور جگر
مین خون نہوجاوے غذا نہین ہوتا ہے اور معنی غذا کے یہ ہین کہ جو کچہہ آدمی کہاتا ہی معدہ مین وہ چیز نیم پختہ ہوتی ہے
اور معدہ سی پہر جگر مین آتی ہے اور جگر مین خون ہوتی ہے اور جگر سے رگو مین آتی ہے اور ہر ایک عضو کو اعضاے
مفردہ سی حصہ پہونچتا ہی اور وہ غذا مشابہ اور مانند اوس عضو کی ہوجاتی ہے اور بعوض اوس چیز کے جو اوس سے
تحلیل خرچ ہوگئی ہو قائم ہوتی ہے اور بدن اوسکا بسبب اوسکی اپنے قوام پر رہتا ہی اور اوسکی کیفیتونکو جیسا کہ چاہیے
نہین پہیرتا ہی یعنے گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کو اور سکے اوس چیز سے کہ باعتدال مزاج اوسکا ہی نہین پہیرتا ہے
جیسے نان اور گوشت اوسکو غذا کہتی ہین اور جو آدمی کی کیفیتونکو پہیر دیوی اور مانند اور مشابہ اعضا کے نہو اوسکو دوا
کہتے ہین مانند بلیلہ اور سونٹھ وغیرہ کی اور جو آدمی کی کیفیتونکو کمتر اوس سے پہیرے کہ دوا اور کمتر اوس سے مشابہ اور مانند
اعضا کے ہو کہ غذا اوسکو غذای دوائی کہتی ہین یا دوای غذائی یعنے وہ غذا کہ مشابہ دوا کے ہو یا وہ دوا کہ مشابہ
غذا کے ہو مانند پودینہ اور کوک اور کدو اور سویا وغیرہ کے اور جاننا چاہیے کہ گو ہر خو نہین کہ غذا ہی راستی ہے گرمی
اور تری غالب ہی اس سبب سی واجب کرتا ہی کہ او پر ہر چیز کے کہ اوسکو غذا کہتی ہین گرمی اور تری غلبہ رکہی اور چونکہ گوہر
گرم اور تر جلد زیادہ تحلیل قبول کرتا ہی بہ نسبت اور چیزون کے اسلیے جسوقت کہ تحلیل ہوی غذا تازہ چاہیے تاکہ بعوض اوس
چیز کے کہ خرچ ہوگئی ہو قائم مقام ہووی اور جو شی کہ جسم انسان کو غذا دیتی ہے باندازہ گرمی اور تری کے دیتی ہے
جتنی اوسمین ہوتی ہے اور کوئی کہانے کی چیز نہین ہے کہ جسمین گرمی اور تری سے کچہہ حصہ نہین ہے لیکن اسوجہ سی کہ
کیفیت ہر ایک کی دگرگون ہی بعضی کو سرد اور تر کہتی ہین اور بعضی کو سرد اور خشک اور بعضی کو گرم اور تر اور بعضی کو
گرم اور خشک اور قوت ہاضمہ جس قدر گرمی اور تری کہ اوسمین ہوتی ہے اوس سے حاصل کرتی ہے اور قوت مغیرہ
اوسکو متغیر کرتی ہے یعنی حالت اصلی سے پہیر دیتی ہے جتنا کہ پہیر سکتی ہے تاکہ خون بنجائے اور اعضا مین داخل ہو اور
مشابہ اعضا کے ہوجائے اور باقی جو کچہہ کہ قوت مغیرہ اوسکو نہین پہیر سکتی وہ ثفل ہوجاتی ہے کہ قوت دافعہ اوسکو
باہر بہیجتی ہے واللہ اعلم

باب ٣ تیسرا تیسری کتاب کی حصۂ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سی اس امر مین ہے کہ بعض غذا کو گرم کسواسطے کہتی ہین اور بعض کو سرد اور بعض کو تر اور بعض کو خشک کیون کہتی ہین اور یہ کیفیتین جسم انسان مین غذا سی کیونکر ظاہر ہوتی ہین

ج ٢

[illegible]

معلوم کرین کہ جسوقت طبیب کہی شہد یا فلفل گرم ہے یا کوک یا بقلہ سرد ہے تو مراد اوسکی یہ نہین ہی کہ گرمی اور سردی
اونکی ساتھ حس کے دریافت کر سکتے ہین لیکن مراد اوسکی یہ ہی کہ وہ چیزین قوت مین بہ نسبت جسم انسان کے گرم زیادہ
یا سرد زیادہ ہین یعنی جسوقت کہ آدمی مثلاً شہد یا کوک نوش کرے اور حرارت اوسکی اوسمین اثر کرے اور اوسکو احوال
خامی سے متغیر کر دیوی تو وہ کیفیت کہ شہد مین ہی یا کوک مین جسم انسان مین ظاہر ہوگی اور جب تک کہ پہلی حرارت انسانکی
جو چیز کہ کہائی گئی ہو اوسمین کام نکرے یا وہ چیز حرارت اوسکی سے اثر نپاوی اور حال خامی سے نہ پہرے کیفیت اوسکی
جسم انسان مین ظاہر نہوگی اور معلوم کرین کہ جو چیز کہ آدمی کہاتا ہی حال اوسکا دو امر و سنی باہر نہین ہی یا وہ چیز ایسی ہو
کہ حرارت بدن سے اپنی حال سے پہر جاوی اور بدنکو حال اوسکے سی نہ پہیرے اور اگر پہیر دیوی احوال تا طبعی کیطرف نہ پہیرے
اور یا وہ چیز ایسی ہو کہ حرارت بدن انسان سے احوال اپنی سے نہ پہرے اور بدنکو حال اوسکے سے پہیر دیوی لیکن وہ چیز کہ
حرارت جسم انسان سی احوال اپنی سے پہر جائے اور اوسکے بدن کو نہ پہیرے دو طرح پر ہے یا وہ چیز ایسی ہو کہ جسم
انسان کے ساتھہ پیوستہ ہو جائے اور مشابہ اور مانند ہووی یا وہ چیز ایسی ہو کہ جسم انسان کے ساتھہ پیوستہ نہو
اور مشابہ اور مانند جسم کے نہووی لیکن وہ چیز کہ جسم انسان سی پیوستہ ہووی اور مشابہ اوسکے بدن کے ہو وہ غذا ہی
اور جو چیز پیوستہ اور مشابہ جسم سی نہو دار وی سو وہ سند اور معتدل ہے اور جو چیز حرارت جسم انسان سے احوال اپنی سے
پہرے اور بدنکو احوال اوسکے سے پہیر دیوی وہ بہی دو طرح پر ہی ایک یہ کہ جس طرح سی کہ حرارت جسم انسان سی احوال اپنی سے
متغیر ہووی اور بدنکو بہی اوسکے متغیر کر دیوی یعنے اوسکے حال سے پہیر دیوی اسی طرح آخر کار حرارت بدن اوسکے سی بہی
پہر جاوی اور جسم انسان کا اپنی حالت پر پہر آوی اور تغیر احوال آدمی کا باطل ہوا اور دوسرے یہ کہ وہ چیز ایسی ہو کہ حرارت
جسم انسان سے احوال اپنی سے نہ پہرے اور اوسکو پہیر دیوی اور جو کچہہ نوع اول سے ہی یا ایسی ہو کہ ساتھہ جسم انسان کے
پیوستہ ہو اور مشابہ اوسکے ہووی یا ایسی وہ چیز ہو کہ ساتھہ اوسکے پیوستہ نہو اور مشابہ اوسکے نہو لیکن وہ
ساتھہ جسم انسان کے مشابہ ہو غذای مطلق ہی اور جو کہ پیوستہ اور مشابہ نہو دار وی مطلق ہے اور جو کچہہ نوع دوسری سے ہی
یعنی وہ چیز کہ حرارت جسم انسان سے نہ پہری اور ایک حال سے طرف دوسرے حال کے متغیر نہووی لیکن احوال بدن انسانکو
پہیر دیوی وہ زہر مطلق ہے اور اس قول سے یہ مراد نہین ہی کہ زہر احرارت بدن انسان سے گرم نہو یا حرارت جسم
انسان کی اوسمین کچہہ اثر نکرے کیونکہ اکثر اقسام کے زہر ایسے ہین کہ جب تک حرارت جسم انسان کی اوسمین اثر
نکرے کام اونکا ظاہر نہین ہوتا ہے لیکن مراد اوس قول سی یہ ہی کہ طبیعت اور قوت اوسکی نہین متغیر ہوتی ہی اور وہ
قوت اوسکی آدمی کو ہلاک کرتی ہی اور زہر وںمین سے بعضون کی طبیعت گرم ہے اور طبیعت اونکی خاصیت کو اونکی
مدد دیتی ہے واسطے تحلیل کرنے روح کے مانند زہر افعی اور بیش کے اور بعضون کی طبیعت سرد ہی اور طبیعت اونکی
خاصیت کو اونکی مدد دیتی ہے واسطے ضعیف کرنے اور پژمردہ کرنے روح کے جیسی زہر بچہو اور شوکران کا اور جاننا چاہیے

کہ طبیبون نے درمیان غذا اور دوا کے ایک فرق اور بیان کیا ہے بشرح وبسط تمام اور وہ یہ ہی کہ غذا تابعدار
طبیعت انسان کی ہی اور قوت طبیعت اوسکی سے منفعل ہوتی ہے اور قوتین آدمی کی اوسپر غالب ہوتی ہین
اور اوسکو ہضم کرتی ہین اور اوس سے غذا حاصل ہوتی ہے اور دوا مطیع طبیعت انسان کی نہین ہے اور قوتین
اوسکی اوسپر غالب نہین ہوتی ہین لیکن طبیعت آدمی کی مطیع اوسکی ہے کہ اوس سے منفعل ہوتی ہے پس اسی
سبب سے ہی کہ فعل غذا کا جو کسی کیفیت مین ایکدرجہ مین ہی تا دو درجہ مین جسم انسان مین کمتر فعل دوا سے کہ ایک درجہ مین ہو اسلیے کہ
دوا بقیاس ساتھ طبیعت انسان کے فاعل ہے اور طبیعت آدمی کی اوس سے منفعل اور غذا منفعل ہے
اور طبیعت آدمی کی فاعل اور اسیوجہ سے ہے کہ غذای معتدل کہ برابر مزاج تندرست آدمی کے ہی اگر بیماریکا اوس سے
علاج کرین تو بالضرور بیماری زیادہ بڑھیگی اسلیے کہ غذا طبیعت انسان سے منفعل ہوتی ہے پس جسوقت کہ مزاج
صحیح ہو اور غذا منفعل ہو صحت زیادہ ہوگی اور جسوقت کہ مزاج مریض ہوا ور غذا منفعل ہو بیماری بڑھیگی خاصتہً
اگر جسم مین بیمار کے مواد بد ہووین چنانچہ بقراط اسی سبب سے کہتا ہی البدن الذی ہو غیر نقی کلما غذوتہ انما تزیدہ شراً
اور طبیبون نے کہا ہی الغذاء تزید فی القوۃ وتزید فی المرض وقلت الغذاء تنقص من القوۃ وتنقص
من المرض اور جاننا چاہیے کہ غذائین بآخر کار جسم انسان کو اوسکے حال اوسکے سے پھیر دیتی ہین اور دوسری تغیر طبعی کے
اور وہ اس طرح پر ہی کہ اگرچہ کوئی غذا سرد ہووے مانند کدو اور کوک کی اوسکے جسم انسان کو گرم بھی کریگی اسلیے کہ اول سب
غذائین خون بنتی ہین اور کیفیت خون کی گرم ہے اور غرض طبیب کی اس قول سے کہ دوا یا زہر جسم انسان کو احوال اوسکی
سے متغیر کرتی ہی یہ نہین ہی کہ جسطرح غذا سے جسم انسان مین تغیر طبعی حاصل ہوتا ہی ہووے لیکن تغیر اوسکا اس طریق پر ہی کہ ہنوز
طبیعت اور قوت اوسکی بحال رہتی ہے اور حال بدن انسان کا پھر جاتا ہے اور غذای دوائی آخر کار کو جو کچھ گرم ہی مانند
لہسن کے حرارت جسم انسان سے گرم ہوتی ہی پھر گرمی اوسکی جسم انسانمین ظاہر ہوتی ہے اور جو کچھ کہ سرد ہی مانند کوک کی
اوسی طرح پہلی حرارت جسم انسان سے گرم ہوتی ہے پھر سردی اوسکی بدن انسانمین ظاہر ہوتی ہے اور جسوقت کہ گوہر
غذاؤن دوائی اور غذاؤن مطلق کا تمامہ احوال اپنی سے متغیر ہوجاتا ہے اور خون بنجاتا ہے تو اکثر اثر اوسکا گرمی ہوتی ہے
بسبب خون ہوجانے کی لیکن طبیعت اصلیہ سے کہ ہر ایک مین ہی اوسکے اوس خونمین جو اوس سے پیدا ہوا ہی کچھ باقی رہتی ہے
اسیوجہ سے اگرچہ طبیعت خون کی گرم ہے لیکن درمیان اوس خون کے کہ کدو سے پیدا ہوتا ہی اور اوس خونمین جو لہسن سے
پیدا ہوتا ہی بہت فرق ہی اور نہایت تفاوت ہی

باب چودہوان تیسری کتاب کی حصۂ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے نیک غذاؤن کی شناخت مین ہی ہر ایک جنس سے

بہتر غذاؤن مین سے گوشت مرغ کا ہی اور مرغ بچہ اور بزغالہ کا اور زیرباج اور اسفیدباج کہ ان گوشتونسے تیار کرین اور
نان کم سبوس کہ گیہون اصیل پاکیزہ بی آفت سے پکائی ہووے اور بہتر پکائی ہوا اور مچھلی تازہ کوچک اندام کہ تھہریون پانی مین

یا پانی پاکیزہ مین مسکن رکھتی ہو اور انڈا مرغ کا آدہا بہونا ہوا اور دودہ بکری کا کہ فربہ ہو اور جنبے اوسکو سے ایک مدت گذر گئی ہو اور اوسی ساعت دودہ اوسکا دوہا ہووی اور شراب رقیق صافی خوشبو اور خوش مزہ اور گوشت گوسالہ کا اور جگر بکری کا اور شیرین شراب سے غذای قوی حاصل ہوتی ہے **باب پانچوان تیسری کتاب کی حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے بدغذاؤن کے بیانمین سے ہر ایک جنس سے** وہ روٹی کہ اوسمین بہوسی بہت ہو یا پرانے گیہون یا آفت رسیدہ سے یا پرانے آٹے سے پکائی ہو غذای بد اوس سے حاصل ہوتی ہے اور گوشت گاو اور گوشت اونٹ کا اور گوشت خرگوش کا اور گوشت پہاڑی گای کا اور گوشت مرغ آبی کا اور نلی سب جانورونکی یہ سب سودا بڑہاتی ہین اور گوشت بہیڑ کا اور مغز تمامی حیوانات کا کہ تتماج کہ نام ایک قسم آش کا ہے اور دہی تری زیادہ کرتا ہے اور اعضای اندرونی مانند اوجہڑی اور آنتین بد اور زہومت ناک ہین اور انڈا مرغ کا بہونا ہوا اور پنیر خلط غلیظ کو بڑہاتا ہے اور باجرہ بہی اسی طور سے اور مچھلی تازہ اور بزرگ بلغم بڑہاتی ہے اور سیب اور امرود کچا اور ککڑی اور کہیرا بالم کچی خلطین پیدا کرتا ہے اور کدو اور خربوزہ اگر معدہ مین تباہ ہو جاتے ہیضہ عارض کرتا ہے اور غذای بد پیدا کرتا ہے لیکن کدو گرم اور خشک مزاج آدمیون کے لیے نیک ہے اور سالک سب طرح کے بہین اسلیے کہ غذا کم دیتی ہین اور فضول کثرت سے جمع ہوتے ہین **باب چہٹا تیسری کتاب کے حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلے جزو سے میانہ غذاؤن کے بیانمین سے** معلوم کرین کہ نان خشکار اور گوشت گوسفند بختہ اور نیمبختہ اور انگور سفید اور انجیر تر اور خشک اور ساگ سے کوک اور کاسنی اور ککڑی غذای میانہ ہی **باب ساتوان غذای لطیف مین ہی** لطیف غذائین تین طرح کی ہین ایک یہ کہ اوس سے خون صاف اور نیک بنتا ہی اور وہ مثل مغز اوس روٹی کے ہی کہ دہوئے ہوسے گیہون سے پکاوین اور گوشت مرغ بچہ اور گوشت تیتر کا اور چکور کا اور باز مرغ کے اور مچھلی تازہ جو رود اور کدو اور ماش پوست کندہ یہ سب غذائین اوس آدمی کو دینی چاہیین جو حرکت اور ریاضت کم کری یا حرارت غریزی اوسکی ضعیف ہوگئی ہو یا اوس آدمی کے بیماری سے اوٹہا ہو یا اوس آدمی کو دیوین جو کوئی چاہے کہ اوسکے بدنمین بہت خلطین جمع نہووین یا احتیاط کرے کہ سدہ نہ پڑے اور دوسرے ایسی چیزین ہین کہ ساتہہ قوت گرمی اور تیزی کے خون کو گرم کرتی ہین اور رقیق کرتی ہین وہ مانند پیاز کے ہی اور مولی اور شلجم خام اور رہنیہ پس اگر ان چیزونکو پکاوین معنی لطافت کی اوس سے جاتے رہتے ہین اور غلیظ ہوتی ہین لیکن اگر کوئی چاہے کہ معنی لطافت کی ان چیزونسے پاوی تو چاہیے کہ پانی اوسکا کام مین لاوے یا خام نوش کرے اور اوسکے اثر پر نفی کرے اور تیسرے وہ چیز ہی کہ اوس سے خون لطیف بنتا ہی اور اوس خون کو کہ جسم انسانمین ہو لطیف کرتی ہی اور یہ چار طرح پر ہے ایک یہ کہ شیرین ہوتی ہے مانند شہد اور خربوزہ اور انجیر اور پستہ کے کہ لطافت اوسکی نزدیک ہی اوس لطافت سے جو اول بیان ہو چکی ہے دوسری یہ کہ بحکم تیزی کے مزہ رطوبتونکا دور

کرتی ہی جیسے رائی اور لہسن اور گندنا اور اجمود اور صعتر فارسی یعنے پودینہ پہاڑی اور پودینہ دیسی اور سداب یعنی تیلی اور
سویا اور زیرہ اور کردیا کہ ایک قسم زیرہ کی ہے اور کبر اور شراب زرد صافی پرانی یہ سب چیزین بلغم کو دور کرتی ہین اور
سُدد نکو کھولتی ہین مگر اس نوع سے بہت استعمال نرکہنا چاہیے تیسرے ایسی چیزین ہین کہ خلطون کو پگھلاتی ہین
اور لطیف کرتی ہین بقوت شوریت مانند آبکامہ اور ماہی شور اور چقندر اور بارالجبن اور معنی انکی لطافت کی نزدیک ہین
اون چیزونکی لطافت سے جو بحکم تیزی رطوبتون کے مزہ کو دور کرتی ہین لیکن یہ نوع معدہ اور آنتون کو خوب پاک کرتی ہی
اور قبض کو دور کرتی ہی چوتھی نوع وہ چیزین ہین کہ لطافت اونکی بحکم ترشی ہے مانند سرکہ اور سکنجبین اور ترشی ترنج اور انار
ترش یہ نوع خلطونکو لطیف کرتی ہی اور گرم مزاج والے آدمی کو سودمند ہی لیکن پودینہ دیسی اور صعتر فارسی اور رائی جسوقت
خشک ہوجاتی ہین غذائیت سے خارج ہوتی ہین اور دواؤن کی زمرہ مین داخل ہوتی ہین

باب ۸ آٹھوان غلیظ غذاؤن کے بیان مین ہے

معلوم کرین کہ غذاؤن سے جو خشک ہی یا صلیب یا لزج وہ غلیظ ہی اور مسور اور
باقلا خشک بھونا ہوا اور خرما ہی قسب اور شاہ بلوط اور گوشت خرگوش غلیظ ہوتا ہے بوجہ خشکی کے اور جگر اور انڈا مرغ کا
بھونا ہوا اور جوش کیا ہوا اور وہ نیم پختہ غلیظ ہوتا ہی اسلیے کہ پکنے سے بستہ ہوتا ہے اور خشک ہوجاتا ہی اور گوشت
اونٹ کا اور گائی کا اور گوشت بکری کا اور آنت اور اوجھری غلیظ ہی بسبب صلابت یعنی سختی کے اور کرنب پختہ اور
شلجم پختہ بھی غلیظ ہی اور نان فطیری اور آٹا گہی مین گوندہا ہوا غلیظ ہی اور مغز سب جانورونکا اور دغلہ اور کمارت اور
اور سمار روغ کہ عربی مین فطر کہتے ہین غلیظ ہی اور گوشت ماہی بزرگ کا لزج اور غلیظ ہی اور پنیر خشک غلیظ ہی اسوجہ سے
کہ اوسمین خشکی اور سختی اور لزجی تینون جمع ہین اور پاچہ اور لب پستان کنارہ عضلون کی غلیظ ہین کہ سختی اور لزجی دونون
اونمین ہوتی ہین اور خاگینہ بھی غلیظ ہی اور گوشت کبوتر نہایت فضول شے ہی اور چڑیا گرم ہے اور غلیظ اور شراب
سیاہ اور شیرین غلیظ ہوتی ہے

باب ۹ نوان جلد ہضم ہونے والی غذاؤن کے بیان مین ہے

معلوم کرین کہ سب غذاؤنسے جو کچھہ درشت اور ناخوش مزہ اور خشک اور سخت اور بہت چربی نرکہتی ہو اور نہایت
سرد اور نہایت گرم بھی نہو وہ غذا جلد ہضم ہوتی ہے اور جو چیز کسی کو اچھی معلوم ہو اور آرزو کری وہ جلد ہضم ہوتی ہے
اور گوشت مرغ کا جلد ہضم ہونے والا گوشت چارپایہ سے ہے اور جو کچھہ لطیف غذاؤنمین بیان ہوچکا ہی سب
جلد ہضم ہونی والی غذائین ہین اور جو جانور کہ خشک مزاج رکہتا ہو مانند بکری اور گائے کے اور حیوان وحشی
کوچک اوسکا لطیف زیادہ ہی اور جسکا مزاج تر ہو بزرگ اوسکا لطیف ہی اور حیوان جوان جلد ہضم ہونیوالا ہے
بوڑہے سے اور متخلخل چیزین بہ نسبت آگندہ چیزون کے جلد ہضم ہوتی ہین اور جو چیز نرم زیادہ اور آسانی سے
چبا سکین جلد ہضم ہوتی ہے اسی سبب سے کدو اور کاہو زود گوار تر ہوتی اور کرفس سے ہی اور جانورون کے جسم سے
نیم پشین کا گوشت مانند گردن اور سینہ اور دست بہتر نیمہ پسین سے ہے اور جلد ہضم ہونیوالا اور نیمہ راست بہتر

اور جلد ہاضم ہیں چپاتی سے اور گوشت پشت کا بھی جلد ہضم ہوتا ہے اور یہ بھی ہے باب دسوان تیسری
کتاب کے حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے غذاؤن کے بسیار فضول اور
اندک فضول کی پہچان مین ہے معلوم کرین کہ سینہ مرغابی اور بطہ کا اور بعضی سب جانورون کا
اور آلات شکم اونکے اور تمامی بچگان جانوران کہ شیرخوارہ ہون اور نخود دانہ اور باقلا تر اور ہر ایک جانور کہ حرکت کم کرے
خاصةً کہ مزاج اوسکا تر ہو سب بسیار ہوست اور بسیار فضول ہے اور بازوی جانوران کہ جنکا مسکن جنگل اور پہاڑ ہین اور
خصوصاً وہ جانور کہ بہت دوڑتے ہین اور حرکت کرتے ہین فضول اونکا کم ہوتا ہے باب ۱۱ گیارہوان تیسری
گفتار کے پہلے جزو سے اون غذاؤن کی شناخت مین ہے کہ جسم انسان کا
جنسے غذا بہت حاصل کرتا ہے معلوم کرین کہ تمامی طعامہای غلیظ جس آدمی کو کہ ہضم ہوسکتے ہون جسم
اوسکا اونسے غذا بہت پاتا ہے اور جو چیزین کمتر فضول رکھتی ہین بدن آدمی کا اونسے غذا بہت پاتا ہے اور غذائین
جلد ہضم ہونیوالیان جو نوین باب مین بیان ہو چکین ہین آدمی کے بدن کو بہت غذا دیتی ہین باب ۱۲ بارہوان
تیسری کتاب کے حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلے جزو سے اون غذاؤن کے
بیان مین ہے کہ بدن انسان کا جن سے غذا کمتر پاتا ہے معلوم کرین کہ تمامی طعامہای
لطیف اور جو چیزین کہ تری اور خشکی اونپر غالب ہو اور جو چیزین کہ بہت فضول رکھتی ہون بدن انسان کا اونسے
غذا کم حاصل کرتا ہے باب ۱۳ تیرہوان تیسری کتاب کے حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے
جزو سے گرم غذاؤن کی شناخت مین ہے معلوم کرین کہ نخوداب ساتھ روغن
زیتون کے یا روغن تازہ کے خاصةً اگر ہمراہ صعتر یعنی پہاڑی پودینہ کے کھاوین اور اسفیدباجات ساتھ چڑیونکے
گوشت اور چکور اور ہرن کے گوشت کی خاصةً کہ ہمراہ ابزار کے ہو مانند زیرہ اور کرویا اور گندنا اور سداب یعنی
تتلی اور کالی مرچ اور صعتر اور دارچینی کے نوشکرین اور شیرینی سے مانند مویز منقی اور قند اور شہد کے اور جو چیزین
بمثل اونکے ہین مانند خرما کی قسم کی گرم ہین باب ۱۴ چودہوان تیسری کتاب کے حصہ اول
کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے خشک غذاؤنکے بیان مین ہے بھونی ہوئین چیزین اور گوشت
بھونا ہوا اور قلیہ کہ ساتھ آبکامہ اور سرکہ اور ابزار کے مانند لہسن اور تتلی اور صعتر اور زیرہ اور کرویا یعنی شاہ زیرہ کے
کھاوین اور مزورہ یعنی اوگرہ کہ آبکامہ اور برگ چقندر سے تیار کرین اور نخوداب اور نعناع اور طرخون اور تمامی
ابزار اور گوشت مرغان جنگلی کا مانند تیتر اور چکور چڑیا وغیرہ کی یہ سب خشک ہین باب پندرہوان
تیسری کتاب کے حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے تر غذاؤن کی
پہچان مین ہے تر غذائین تربوز اور ککڑی اور شہتوت اور بالنگ اور باقلا تر اور نخود تر اور عناب ہے

اور بادام تر اور جو چیز کہ پانی مین پکاوین سب جسم انسان کو تری پہونچاتی ہین اور گوشت سب جانوران جوان کا
اور هر وره کہ ماش پوست کندہ سے تیار کرین خاصتہ کہ ساتھہ کدو اور کاہو اور پالک اور روغن بادام کی تیار کرین
اور پنیر تر اور نان میدہ کہ پانی یخ مین ترکیا ہووے اور حلوا کہ شکر اور بادام تر اور خشخاش تر اور کدو کے بیجون کی
گری اور کہیرے ککڑی کے بیجون کی گری سے بناوین اور شوربای گوشت کہ پہلو اور پشت بزغالہ سے تیار کرین اور جانوران اہلی یا دہ تر جانوران
وحشی سے **باب ۱۶ سولہوان تیسری کتاب کی حصہ اول کے تیسری گفتار کی پہلی جزو سے**
سرد غذاؤن کی پہچان مین ہے معلوم کرین کہ جو چیز کہ ترش ہے اور جو چیز کہ عفص یعنی بکبکی ہے سب سرد
ہین لیکن بکبکی سرد ہے اور غلیظ اور ترش سرد ہے اور لطیف اور شراب عفص اور شرابون سے کم گرم ہے پس اگر
شراب نئی ہو سرد ہوگی اور غلیظ اور کاہو اور سیب اور انار ترش اور امرود چینی اور تربوز اور ککڑی اور جو کچھ باب
گذشتہ مین لکھا گیا ہے سب سرد ہے اور گرم مزاج والون کو موافق **باب ۱۷ سترہوان تیسری کتاب کی حصہ
اول کی تیسری گفتار کے پہلی جزو سے اون غذاؤن کی شناخت مین ہے جو**
سدہ کہولتی ہین معلوم کرین کہ خربوزہ اور مویز شیرین اور باقلا اور ہیتی اور کشکاب اور نخود آب اور کرفس کہ
سدہ کو کہولتا ہے اور شہد خالص اگر ناشتا پئین معدہ اور آنتون کو دہوتا ہے اور سدہ کو کہولتا ہے اور حقنہ
اگر ساتھہ رائی کے کہاوین سدہ جگر کا کہولتا ہے اور لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی اگر خام کہاوین خلط غلیظ
لطیف کرتا ہے لیکن لہسن پختہ اور خام اس معاملہ مین یکسان ہے اور انجیر تر اور خشک سدہ گردہ کا کہولتا ہے اور
پاک کرتا ہے اور بادام تلخ سدہ جگر اور تلی کا کہولتا ہے اور پاک کرتا ہے اور پستہ سدہ جگر کا کہولتا ہے اور جگر کو قوی کرتا ہے
اور جلاب کہ شہد سے بناوین خلطون کو لطیف کرتا ہے اور پھیپڑہ کو پاک اور سدہ جگر اور تلی کا کہولتا ہے اور شراب
نیک صافی رگونکو پاک کرتی ہے اور شراب تیز خلط سینہ کو اور سر کو لطیف کرتی ہے اور سکنجبین خلطونکو لطیف کرتی ہے
اور آنتون کو پاک کرتی ہے **باب ۱۸ اٹھارہوان تیسری گفتار سے حصہ اول سے تیسری کتاب کی
اون غذاؤن کی شناخت مین ہے جو سدہ پیدا کرتی ہین** معلوم کرین کہ سب
شیرینیان اور شیر بای کم آب جگر اور تلی مین سدہ ڈالتی ہین اور اگر شیر لطیف کرنے والی چیزون کے ساتھہ کہاوین
مانند پودینہ پہاڑی اور صعتر فارسی اور کالی مرچ کے سدہ کہولتا ہے اور چہوہارا اور کلیچہ اور جو کچھ گیہون سے بناوین
سوای روٹی کے اور شراب شیرین سب سدہ پیدا کرتی ہین اور جگر اور تلی کو ضرر دیتی ہے **باب ۱۹ اونیسوان
پہلے جزو سے تیسری گفتار کے حصہ اول سے تیسری کتاب کی اون غذاؤن کی
شناخت مین ہے جو شکم کو نرم کرتی ہین اور قبض دور کرتی ہین** جو طعام کہ
شیرینی ہو یا تیزی یا شوری یا نرمی شکم کو نرم اور قبض دور کرتا ہے اور پانی مسور کا اور پانی کرنب کا اور شوربا

اور چقندر اور شیر آبناک اور کدو اور پالک اور خربزہ اور انجیر اور شہتوت اور آلو بی تر اور وہ آلو کہ جلاب مین تر
کرین اور شراب پرانی اور نبی اور پانی میتھی کا یا شہد اور زیتون اگر ہمراہ سرکہ کے کہائین یا آبکامہ معدہ کو قوت
دیتا ہی اوپر دفع کرنے طعام کے **باب ٢٠ بیسوان تیسری کتاب کی حصۂ اول کی تیسری
گفتار کے پہلے جزو سے اون غذاؤن کی شناخت مین ہے جو طبع کو
خشک کرتی ہین** امرود اور زعرور اور خرمای قسب اور سنجد اور انار دانہ بہونا ہوا اور زرشک اور سماق
اور دوغ خصوصًا کہ اوسکو جوش کرین اور پنیر خشک اور کرنج خصوصًا بہونا ہوا اور باجرہ یہ سب طبع کو
خشک کرتی ہین اور سیب ترش اور انار ترش خلط غلیظ کو اگر معدہ مین پاتا ہے دور کر دیتا ہی اور معدہ سے
نکال لیتا ہی پس اگر نہ نکلے تو طبع کو خشک کرتا ہی اور مسور جسوقت کہ دو یا تین مرتبہ پانی مین جوش کرین اور وہ پانی دور پہینک
گرا دین اور پہر آب تازہ بدلین پہر اوسکو ساتھ پانی انار دانہ یا پانی سماق یا پانی زرشک کی طفشیل کرین طبع کو
خشک کرتی ہی اور کرنب کو بھی مانند مسور کے تیار کرین طبع کو خشک کرتا ہے اور باقلا کہ مع پوست سرکہ مین
پکا دین اور مرغ کا انڈا کہ سرکہ یا سماق کے پانی مین جوش دین یہ بہی فعل کرتا ہے اور صفراوی دستون کے معالجہ مین
کہ بسبب کثرت پیدا ہونے صفرا کے معدہ مین دست جاری ہون سرکہ اور سماق نہایت موافق ہوتا ہی
اور دوغ ترش سنگ تاب بہی نافع ہی اور اگر بسبب گرنے صفرا کے جگر سے طرف معدہ کے دست جاری ہون
زرشک یا انار دانہ کا مزورہ بنا دین اور دیوین موافق ہوگا اور سفوف انار دانہ بہی نافع ہی **باب ٢١ اکیسوان
تیسری کتاب کی حصۂ اول کے تیسری گفتار کے پہلی جزو سے اون غذاون کے
بیانمین ہے جو معدہ مین جلد تباہ ہو جاتی ہین** معلوم کرین کہ آلو اور زردآلو اور خربزہ
اور کدو اور شہتوت اگر یہ سب معدہ مین بدیر رہین تو جلد تباہ ہو جائینگی پس اون چیزونکو ناشتا کہا وین
تا کہ جلد معدہ سی اوتر جائین اور انار شیرین معدہ گرم مین جلد صفرا ہو جاتا ہے **باب ٢٢ بائیسوان پہلے
جزو سی تیسری گفتار کے بادناک غذاون کے بیانمین ہے** معلوم کرین کہ نخود اور باقلا
اور لوبیا اور ماش اور مسور مع پوست بادناک ہی اور اگر ان سبکو پوست کندہ بریان کرین ریح کمتر پیدا
کرینگی اور شیر اور شراب اور شہد صاف نہ کیا ہوا بادناک ہی اور انجیر تر بہی مولد ریاح ہی لیکن جلد رفع ہو جاتی ہی
اور انگور بہی ریح پیدا کرتا ہے اور سیب اور امرود اور خوبانی بہی بادناک ہی اور دہی اور چہاچہ اور انار ترش
اور انار شیرین اور شلجم بہی اسی طرح ریح پیدا کرتا ہے **باب تیئیسوان تیسری کتاب کی حصۂ اول کی
تیسری گفتار کے پہلی جزو سے اون غذاون کی شناخت مین ہی جو معدہ کو
نقصان پہونچاتی ہین** زیانکار غذائین مانند چقندر کے ہی بسبب قوت بورقی اور تیزی کے کہ

اوسمین ہوتی ہے معدہ کو ضرر پہونچاتا ہی اور شلجم اور خرفہ اور پالک بسبب نرمی کے اور میتھی اور تل اور مسکا اور روغن گاو
بسبب نرمی اور چربی کے ضرر کرتا ہے اور شیر اسوجہ سے کہ معدہ سرد مین جلد ترش ہوتا ہی اور معدہ گرم مین جلد صفرا
بنجاتا ہی زیانکار ہے اور شہد معدہ کو گزندگی پہونچاتا ہی اور متلی پیدا کرتا ہی اور مغز سب جانورون کے تر ہین اسوجہ سے
چاہیے کہ اونکو ساتھہ پودینہ اور صعتر فارسی اور رائی اور نمک کی کہانا چاہیے اور خربزہ متلی پیدا کرتا ہی اور اگر معدہ مین تباہ
ہوجائے تو اوس سے بد خلطین اوٹھتی ہین اور اسی طرح نئی شراب بد ہی اور معدہ کو نقصان دیتی ہے اور دستونکو جاری
کرتی ہی اور شہتوت اور زردالو اور آلو سفید کہ عربی مین خوخ کہتے ہین یہ سب مفسد معدہ ہین واللہ اعلم **باب**
چوبیسوان تیسری کتاب کی حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلے جزو سے طعام نوش
کرنے کی تدبیر مین ہے چاہیے کہ سچی بہونک پر کہانا کہاوین کہ جسوقت سچی بہونک ظاہر ہووے کہانا کہانے مین
دیر نکرین اور اوسوقت ہاتھہ کہانے سے کہینچین کہ ہنوز کچہہ آرزو باقی ہو کیونکہ وہ آرزو باقی بعد ایک ساعت کے
جاتی رہتی ہی اور بدترین غذا وہ ہی کہ معدہ کو بار دیوے پس اگر کسی دن ایسا اتفاق ہو تو چاہیے کہ بہت سووے
اوس مکان مین جسکی ہوا معتدل ہووے اور اگر نیند نہ آئے تو با آہستگی ٹہلین اور قدرے شراب پئین اور لازم ہے کہ خوردنی
چیزون مین ترتیب ملحوظ رکہین اور جو چیزین کہ نازک زیادہ اور لطیف نہایت اور روان زیادہ ہین اول نوش کرین
اسلیے کہ طعام نازک اور لطیف اگر بعد طعام غلیظ کے کہایا جاتے جلد ہضم ہوگا اور اوپر طعام ناگوار یدہ کے ٹہرے گا
اور گذر نہ پانے سے جلد تباہ ہوجائیگا اور اور غذا کو بھی تباہ کریگا اور سزاوار نہین ہی کہ نفخ دہندہ چیزین اول کہائین
مگر جس آدمی کی طبع نہایت خشک ہو اور بعد طعام کے بھی نکہائین اور بعد ریاضت اور رنج کے نازک چیزین کہانا
چاہیے مانند مچہلی تازہ اور مثل اوسکے اسوجہ سے کہ وہ جلد تباہ ہوتی ہین اور خلطونکو تباہ کرتی ہین اور جس کسی کو کہ غذائین بد
ہضم ہوجاتی ہون اوسپر اعتماد نکرنا چاہیے اسلیے کہ بعد گذرنے ایک مدت کے اون بد غذاؤن سے خلطین بد جمع ہونگی
اور اکثر ایسی غذائین ہین کہ اونمین صریح مضرت ہی اور ایک گروہ نے اونکی کہانے کی عادت اختیار کی ہے تو وہ
غذائین اوس گروہ کے لیے بہتر اون غذاؤن سے ہین جنمین کچہہ مضرت نہین ہی اور جنکی کہانے کی عادت نہین ہے
اور بہت ایسے آدمی ہین کہ اونکو کوئی غذا اگرچہ نیک ہو نقصان دیتی ہے تو اون آدمیونکو اوس غذا سے پرہیز
کرنا بہتر ہی اور بدترین غذا وہ ہی کہ کئی طرح کے مخالف طعاموں سے ایک نوبت مین نوش کرین اور بہت دیر مین
کہانا کہانا بھی نہایت برا ہی اور بہترین نوبت یہ ہی کہ دو دن مین تین مرتبہ کہانا کہائین ایک دن مین وقت فجر اور وقت
عشا اور ایک دن مین وقت نماز پیشین اور جو کوئی ایک روز مین دو بار کہانا کہانے کی عادت کرے اگر ایک مرتبہ
اوسکو نہ ملے تو ضعف لاحق ہوگا اور جو کوئی دن مین ایکبار عادت ڈالے اگر وہ دو بار کہاوے تب بھی ضعف
ہوگا اور کسل عارض ہوگا اور جس شخص کا معدہ گرم ہووے اور صفرا اوسکے معدہ مین پیدا ہوتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ

اول روز کچہہ کم کہاوے اور بہتر یہ ہے کہ چند لقمہ روٹی کے شربت انگور خام اور شربت انار کے ساتھہ کہاوے پہر حمام مین جاوے اور حرکت اور ریاضت کرے اور کہانا چاہیے کہ پراگندہ کہاوے اور اسی طرح بعض آدمی کو ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جسوقت بہونک ظاہر ہووے صفرا اونکی معدہ مین جمع ہوجاتا ہے اور جسوقت کہانا کہائین معدہ مین تباہ ہوجاتا ہے تو اوسیوقت تدبیر اوسکی اس طریق پر کرین کہ طبع کو نرم کرنی چاہیے اور معدہ کو اوس سے پاک کرنا چاہیے ساتھہ پانی گرم یا ساتھہ شربت آلو بخارا کے یا مانند اوسکے اور چیزون کے ساتھہ اور اگر کسی کو ایسا اتفاق ہو کہ کہانا اوسپر گران گذرے اور معدہ ممتلی ہوجاتے یا بسبب کسی حرکت کی کہانا اوسکے معدہ مین شورش پیدا کرے تو اوسکو اوسیوقت قی کرنی لازم ہے اور اگر قے ممکن نہو گرم پانی نوش کرے کہ اوسکو اوتار دیوے پہر سوو رہین اور اگر ان تدبیر وننسے بھی مطلب حاصل نہو اور آدمی گرم مزاج ہو تو طبع کو اطریفل صغیر سے نرم کرے یا جلنجبین مسہل سے اور اگر آدمی مرطوب ہو طبع کو ساتھہ کموئی اور ترمی کے نرم کرے اور معلوم کرین کہ غذائین لطیف تندرستی کو بہتر نگاہ رکہتی ہین ولیکن قوت کمتر دیتی ہین اور غذائین غلیظ برعکس اونکے ہین اور غذائین غلیظ سے بھی بہونک مین کہانی چاہئین اور باندازہ حاجت کہائین اور بہت کہانا میوونکا خون کو آبناک کرتا ہے اسی سبب سے جسوقت کہ آدمی کو حرارت پہونچے خون اوسکا جوش کہاتا ہے مانند شیرہ انگور اور باقی میوونکی اگر ایک روز رہین تو گرم ہوجاتی ہین اور جوش کہاتے ہین اور بعضی میوہ جات تر اگرچہ گرم مزاج والونکو گرمی کے موسم مین مفید ہوتے ہین لیکن خون اونکی سبب سے عفونت قبول کرتا ہے پس اسی سبب سے کہا ہے کہ بہت کہانا میوونکا باعث پیدا ہونی تری کا ہے اور رطوبتین کہ میوہ جات سے پیدا ہوتی ہین ریاضت سے تحلیل ہوسکتی ہین اور پسینہ سے خارج ہوتی ہین اور خشک غذائین بہونک کہوتی ہین اور رنگ چہرہ کا تباہ کرتی ہین اور طبع خشک کرتی ہین اور غذائین تر کسل پیدا کرتی ہین اور بہونک کہانے کی کہوتی ہین اور غذائین سرد سستی اور کسل لاتی ہین اور بہت ترشیان کہانا جلد بڑہاپا لاتی ہین اور شوربا غذای نیک ہے اور اکثر غذائین ایسی ہین کہ ایکدفعہ نہین اور ایک نوبت مین نکہانا چاہیے مانند دوغبا اور غوربا کے اور کوئی دوا آلو اور شفتالو اور زرد آلو کے بعد نکہانا چاہیے اور نہ بعد انار ترش اور نہ بعد کسی ترش میوہ کے اور کریچ کو ہمراہ اوس شئے کی جسکو سرکہ مین تیار کرین نکہائین اور نمکسود اور آبگامہ اور پنیر تر اور دودہ بکری کا ساتھ کسی تر میوہ کے نکہانا چاہیے اور سکبا اور عدس با ساتھہ ماہی شور اور گوشت نمک سود کے نکہانا چاہیے اور کبوتر بچہ اور پیاز اور لہسن اور رائی ایک جگہہ نکہاوین اور گوشت نمکسود نہ سرکہ مین پکانا چاہیے اور نہ دودہ مین اور گوشت مرغ دہی مین نہ پکانا چاہیے اور نہ کہانا چاہیے اور سرکو تانبہ اور رانگ کی برتن مین نرکہنا چاہیے اور لہسن اور پیاز ایک جگہہ نکہانا چاہیے اور شہد اور خربوزہ ایک نوبت نکہانا چاہیے اور بعد کسی میوہ تر کے آب یخ نہ پینا چاہیے او گوشت بہونا ہوا کہ تنور سے نکالین اگر پوشیدہ نکیا ہو نکہائین اور فندق اور بادام کو ایک جگہہ نکہانا چاہیے

اور جو کوئی لبنیات یعنی دودہ کے ساتھہ شراب نوش کرے وہ آدمی مرض نقرس سے بخوف نرہے اور بہت پیاز کہانا چہائی اور دوران سر ظاہر کرتا ہے اور شوربہ چربن کہانا بعد فصد اور حجامت کی تہیپ پیدا کرتی ہین واللہ اعلم بالصواب

جزو دوسرا تیسری گفتار سے حصہ اول کے تیسری کتاب سے اصلاح مین غذاؤن کی ہے اور ہر ایک کی خاصیت اور فعل اور طبیعت کی پہچان مین ہے

اور اس جزو کے تیرہ باب ہین

باب پہلا دوسرے جزو سے تیسری کتاب کی حصہ اول سے تیسری کتاب حبوب کی طبیعت اور خاصیت اور منفعت اور مضرت کی بیان مین ہے اور تدبیر مین دفع کرنے اونکی مضرت کے

معلوم کرین گیہون گرم ہے درجہ اول مین اور اوسمین تری اور خشکی معتدل ہے اور جسم انسان کو نسبت اور حبوب کے غذا بہت دیتا ہے اور چونکہ اوس سے طرح طرح کی روٹی پکاتے ہین اسلیے دفع مضرت اور اصلاح ہر قسم کی روٹی کی معلوم کرنا چاہیے اس تفصیل سے **نان میدہ** بہ نسبت نان خشکار کے دیر مین معدہ سے باہر ہوتی ہے اور اوس سے زیادہ نفخ کرتی ہے اوس سے سدہ اور پتہریان گردہ اور مثانہ مین پیدا ہوتی ہین اور صاحب وجع مفاصل کو اور قولنجی کو اور اوس آدمی کو جو بسبب ریاح کے رنج اور تکلیف مین ہو ضرر پہونچاتی ہے اصلاح اوسکی اس طریق پر ہے کہ خمیر مایہ اوسکا زیادہ کرین اور بورہ ارمنی ڈالین اور جو آدمی کہ ایسی روٹی کہاوے اوسکو سکنجبین بزوری کا استعمال رکہنا چاہیے اور جو آدمی کہ گردہ اور مثانہ کی پتہری سے بخوف نرہے یہ سفوف استعمال کرے

صفت خربوزہ کے بیجون کی گری تین تولہ گلثتی اور بادام تلخ اور دو قو ہر ایک سات ماشہ شکر سفید سب کے برابر ہر صبح سار ہے دس ماشہ تناول کرے اور بعد اوسکے وہ پانی جسمین ہنسراج پکاتی ہو نوش کرین اور گرم مزاج آدمی اس سفوف کو ہمراہ شیرہ تخم خیارین کے تناول کرے اور آب باقلا پینا گردہ مین پتہری پیدا ہونے نہین دیتا اور جو شخص ریاح سے رنج مین ہو اوسکو چاہیے کہ بعد تناول کرنے اس روٹی کے میوہ نکہاتے اور بعد اوسکے سات ماشہ کموّنی کہاوے یا شراب پرانی کسیقدر نوش کرے اور سداب یعنی تتلی اور لہسن اور صعتر فارسی استعمال کرے اور اکثر اسفیدباجات کہاتے اور سب ترشیون سے پرہیز کرے اور قولنجی آدمی اس روٹی سے پہلے اسفیدباج چرب نوش کرے اور غذا اوسمین آبگامہ اور زیتون اور نمک اکثر کام مین لاتے اور نقل خاید تناول کرے اور انجیر چاقو سے چہید کر اور ماء العسل مین ملاکر پہلے طعام سے مرطوب اور قولنجی کو دیوین **نان خشکار** اوس سے خون سوداوی پیدا ہوتا ہے اور کر اور خارش اور بواسیر اور سوداوی بیماریان لاحق ہوتی ہین اور یہ مضرتین بقدر بہوسی کے ہوتی ہین پس جس روٹی پاکیزہ زیادہ ہوگی مضرت اوسکی کمتر ہوگی اسلیے کہ جسم انسان کا اوس سے غذا کم پاتا ہے اور آدمی کو ضعیف کرتا ہے اور اثر بوڑہاپے کا ظاہر کرتا ہے اور چہرہ کی تازگی رنگ کو دور کرتا ہے

اوراس روٹی کو شوربای چرب اور شیرینیون اور دودہ اور یا روغن گاو یا مسکہ کے ساتھہ کہایئن اور شور اور تیز
چیز وسی بچیین **نان فطیر** بادناک ہی قولنجی کو نقصان پہونچاتی ہے اور سدہ اور پتہری گردہ اور مثانہ مین اوس سے
پیدا ہوتی ہی اور تدبیر دفع اوسکی مضرت کی مانند دفع مضرت روٹی میدہ کے ہی **نان کعک** غلیظ ہوتی ہے
اور درمیان اوسکا لزج اوسکو ساتھہ نمک اور ہینگ اور پودینہ کے کہایئن اور دفع مضرت اوسکی مانند دفع
مضرت روٹی میدہ کی ہے **نان تابلی** بدہضم غذا کم دیتی ہے اور بدیر معدہ سی ہٹتی ہے قدری بورہ بہی
اوسمین ڈالین اور اگر نفخ پیدا کرے ساتھہ شراب پرانی یا ساتھہ کمونی کے نفخ دور کرین **نان کماج** اوسکو
خبز الملہ کہتی ہین سخت بدہضم ہی اوس روٹی کا قوت خاکستر حاصل کرتا ہی اور درمیان اوسکا خام اور لزج ہوتا ہے
دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت کعک کی ہے **جو** سرد اور خشک ہی درجہ اول مین اور غذا گیہون سی
کم دیتا ہی اور بادناک ہے اور نان جوین معدہ اور آنتون سے جلد اوتر جاتی ہے اسوجہ سی طبع کو نرم کرتی ہی
اور ستو جو کے نفخ کم کرتے ہین اور طبع کو خشک کرتے ہین اور غذا کم دیتے ہین اور ستو کو ساتھہ شکر کے
کہانا چاہیے اور جو کو خشک کرنا چاہیے تاکہ نفخ کمتر کرے اور روٹی جو کی ہمیشہ کہانا آدمی کے بدنکو سخت
کرتا ہی اور دفع مضرت اوسکی ساتھہ شوربای چرب اور یا قند اور شہد سی ہوسکتی ہے اور اگر کشکاب پاکیزہ جو سے
پکاوین اور انڈے کے نمک اوسمین ڈالین تو گوارندہ ہوگا اور لازم ہے کہ کشک جو پر پندرہ سکرجہ پانی
ڈالین اور پکاوین یہانتک کہ تین سکرجہ رہجائے **باقلای تر** سرد اور تر اور بادناک ہی اور باقلای خشک
سرد اور خشک ہی دونون قسم کے باقلا ابخرہ طرف دماغ کے چڑہاتی ہی اور سر کو سنگی کرتی ہے اور قوت مفکرہ کو
ضرر پہونچاتی ہے اور خواب بد دکہلاتی ہے اور باقلای تر جسوقت پکا کر کہایئن ریح اوسمین کم ہوجاتی ہے
مگر پوست اوتارنا بہتر ہی اور سرکہ مین پکایئن اور ہمراہ روغن و صعتر اور زیرہ کے کہایئن اور اگر خام کہایئن
تب بہی ہمراہ صعتر اور زیرہ کے کہایئن اور پانی باقلا کا سینہ کو نرم کرتا ہے اور روٹی باقلا کی بہت بدہضم
اور بادناک او رسب مضرتین باقلا کی اوسمین ہوتی ہین پس جس کسیکو کہ اوسکی ریح سی تکلیف ہووی اور سینے
اوس روٹی کے کمونی اور قلاقلی تناول کرے اور اوسکو ہمراہ شوربای چرب کی کہانا چاہیے اور جو کوئی کہ اوسکے
ابخرہ وسی تکلیف مین ہو اوسکو چاہیے کہ بعد نان باقلا کے چند نوالہ اوسی روٹی کے سرکہ کے ساتھہ تناول
کری اور یا پانی انار ترش اور پانی انار شیرین کے ساتھہ کہائے **نخود** گرم اور تر ہے ایک درجہ مین اور مزہ
اوسکا شوری اور شیرینی سے مرکب ہی پس بقوت شیرینی طبع کو نرم کرتا ہے اور بقوت شوری ادرار کرتا ہے
اور غذا اوسکی غذای باقلا سے افضل ہے مگر التہاب بول کو ضرر دیتا ہی اس سبب سی اوسکو گہی کے ساتھ
بقدر کہایا جای کہایئن اور نمک کم ملائین اور واسطے تخفیف ریاح کے اوسکو ہمراہ زیرہ یا سویہ سے

پکاوین اور جو کوئی سوئیہ غذا سے پودینہ شامل کرکے پکائے **باجرہ** اور **چینہ** سرد ہی پہلے درجہ مین اور خشک ہی دوسری درجہ مین دیر مین ہضم ہوتا ہی اور ثفل کو خشک کرتا ہی اور ادرار بخوبی کرتا ہے بہوسی اوتار کر دودہ مین پکاوین او مسکہ اور روغن بادام کے ساتھہ کہائین **مسور** گرمی اور سردی مین معتدل ہی اور خشک دوسری درجہ مین ہی اور بادناک ہی سودا پیدا کرتی ہی اور پیشاب مین کمی اور خون حیض کو روکتی ہے اسوجہ سی مسور سے اکثر بیماریان پیدا ہوتی ہین اور معدہ کی لیے بد ہی اور آنکہونکو تاریک کرتی ہی اور شہوت جماع کو دور کرتی ہے اور اگر معہ پوست پکائین اور پانی اوسکا پئین طبع کو نرم کریگی ابن ماسویہ کہتا ہی کہ پوست عدس مین کسیقدر تیزی ہے اسوجہ سی طرف گرمی کے منسوب کرتے ہین پس اوسکو اگر چھلکے دور کرکے پکاوین اور پانی اوسکا جدا کرین جسطرح آٹھوین باب مین نوع اول سے تیسری گفتار کے بیان کیا گیا ہی قبض پیدا کرتی ہے مگر واسطے ان دونون کامون کے پودینہ اور تتلی اور کالی مرچ کے ساتھہ اوسکو کہانا چاہیے اور اگر نفخ کرے قدرے کمونی تناول کرین **لوبیا** گرم اور تر ہے درجہ اول مین اوس سے خون غلیظ بنتا ہے اور بادناک ہی اور دیر مین ہضم ہوتا ہی اور معدہ کو ضرر پہونچاتا ہے اور ادرار کرتا ہے اور سر کو سنگی کرتا ہی اور خواب دکہلاتا ہے اور لوبیا سرخ زیادہ گرم ہے اور بہت ادرار کرتا ہے اور سفید سی بہتر ہے اوسکو ہمراہ تتلی اور سرکہ اور رائی کے پکانا چاہیے اور لوبیا تر کو پکاوین پھر پوست اوتارین اور ہمراہ روغن زیتون اور آبکامہ کے تناول کرین یا ساتھہ سرکہ اور رائی اور یا ہمراہ تتلی کے کہائین **ماش** سرد اور خشک ہی پہلے درجہ مین اور احوال اوسکا باقلا سے نزدیک ہی اور غذا کم باقلا سی دیتا ہی اور ریح اوس سے کم پیدا کرتا ہی اور دیر بہ نسبت اوسکی ہضم ہوتا ہے مرطوب آدمی اوسکو ہمراہ زیرہ اور کرویا کے کہائے اور گرم مزاج والا ساتھہ روغن بادام اور دہنیہ خشک یا تر کے اور پوست کندہ تناول کرے تاکہ ریح کم کرے اور اگر پوست کندہ کو اول بریان کرین پھر پکاوین اور پانی اوسکا دور کرین کہ وہ طبع کو خشک کریگا **کرنج** گرم ہے درجہ اول مین اور خشک ہی دوسرے درجہ مین اور غذا اکثر گیہوںسی اور زیادہ اور حبوب سی دیتا ہی اور بدیر ہضم ہوتا ہی گیہوں سی اور طبع کو خشک کرتا ہی اوسکو دودہ تازہ مین پکاوین اور ساتھہ روغن بادام اور شکر کے کہائین یا ہمراہ گوشت تازہ فربہ کے پکائین اور اگر بہوسی کے ساتھہ پکائین تب بھی بہتر ہے اور ساتھہ مسکہ اور گائی کے گھی کے کہائین کہ غذا زیادہ دیگا اور نان کرنج غذا دینے مین نزدیک ہی گیہون کی روٹی سی لیکن بدیر ہضم ہوتی ہی اور معدہ سے دیر مین باہر نکلتی ہی اوسکو ساتھہ نمک اور شور چیزون اور چرب سالن کے تناول کرین مگر کسی شی کے ساتھہ نکہانی چاہیے **کنجد** گرم ہی اور تر درجہ اول مین اور بدیر ہضم ہوتا ہی معدہ کو ضعیف کرتا ہی اور اوس سے خلط غلیظ لزج پیدا کرتا ہی اور بوی دہن ناخوش کرتا ہی اور بدنکو غذا بہت اور چرب دیتا ہی اور پوست کندہ بدیر ہضم ہوتا ہی اور غذا زیادہ دیتا ہی اور بہونا ہوا کم نقصان کرتا ہی اور خام کو ساتھہ شہد کے تناول کرین یا بعد اوسکے قدرے آبکامہ نوش کرین **تخم خشخاش** سرد ہی درجہ اول مین

اور خشک ہی درجہ دوم مین اور جو خشخاش کہ سیاہ ہے سرد ہے چوتھی درجہ مین اور خشک ہی چوتھی درجہ کے آخر مین اور شیرہ اوسکا افیون ہی لیکن خشخاش سفید نیند لاتی ہے اور بدیر ہضم ہوتی ہی اور اگر پوست خشخاش پانی مین پکائین اور سر پر نطول کرین نیند لاویگا شربت اوسکا مشہور ہی صاحب نزلہ گرم کو مفید ہی اور اگر خشخاش کو ساتھ شہد کے کہائین منی کو زیادہ کریگی السی گرم ہے درجہ اول مین اور تری اور خشکی مین معتدل ہضم بدیر ہوتی ہی معدہ کو ضرر پہونچاتی ہے اور غذا کمتر دیتی ہے لیکن منی کو بڑہاتی ہے اور بہونی ہوئی طبع کو خشک کرتی ہی اور دفع مضرت اوسکی نزدیک ہی ساتھ دفع مضرت کنجد کے اور جس کسی کے ناخن اگر سفید ہوگئی ہون تو السی کو ساتھ لہسن کے کوٹین اور شہد مین گوندہ کر ضماد کرین حالت اصلی پر لا دیگی اور تشنج ناخن کو بھی نافع ہی اور یہ منفعت اوسمین بالخاصیت ہی

باب دوسرا دوسری جزو سے تیسری گفتار کی حصہ اول سے تیسری کتاب کی جانورون کے گوشت کی طبیعت اور خاصیت اور منفعت اور مضرت مین ہے اور اصلاح مین اونکی مضرتون کے

معلوم کرین کہ گوشت طعام قوی ہے اور اوس سے خون نیک اور درست اور قوی بنتا ہی اور ہمیشہ گوشت کہانا سوا ہی آدمی قوی اور تندرست اور سوای اوس آدمی کے کہ حرکت اور ریاضت بہت کری اور کام مشقت کی عمل مین لاتے نچاہیی اسلیے کہ امتلاکی بیماریان اوس سے پیدا ہوتی ہین اور حال گوشت اور ہر مقام کے جانورونکا مانند جنگلی اور پہاڑی اور اہلی اور وحشی کے جداگانہ ہی اور حال گوشت ہر ایک اندام کا اسی طرح بکیفیت دیگر ہے اور گوشت جانوران جنگلی اور وحشی کا خشک زیادہ جانوران اہلی سی ہی اور گوشت جانوران کوہی کا خشک زیادہ جانوران دشتی سی ہی اور گوشت جانوران جو انکا تری زیادہ پیدا کرتا ہی بہ نسبت گوشت زیادہ عمر کے جانورونکی خصوصًا وہ جانور کہ دودہ پیتے ہون تری زیادہ دیتی ہین مانند بزغالہ اور برہ اور جوجہ مرغ اور گوسالہ کے اور جو گوشت تری زیادہ کرتا ہی وہ غذا بھی بہت دیتا ہے لیکن فضول بھی اوسکا بہت ہوتا ہی اور سرخی گوشت کی غذا زیادہ دیتی ہے اور بدیر معدہ سی اوترتی ہی اور سفیدی غذا کم دیتی ہے اور جلد معدہ سی اوترتی ہے اور گوشت دو رنگ کہ سرخی اور سفیدی باہم ہو اوس معاملہ مین معتدل ہے اور سرخی خاصتہ درمیان عضلہ کے سبک زیادہ اور بی عیب ہوتی ہے اور جو گوشت ہڈی سے نزدیک زیادہ ہوتا ہے وہ بہت بہتر اور جلد ہضم ہونیوالا اور کم فضول رکھنی والا ہوتا ہے اور جس عضو کی حرکت زیادہ ہوتی ہی اور چربی اور گوشت اوسمین کم ہو وہی وہ غذا کم دیتا ہی مانند پاچہ کی **گوشت گوسپند** غذا اچھی دیتا ہے اور آدمی کے بدن کو گرم رکھتا ہی اسلیے کہ اوس سے خون قوی بنتا ہی اور صاحب مزاج معتدل کو موافق ہی اور شہرون سرد اور فصل سرما مین نہایت موافق ہے اور اصلاح اوسکی گرم مزاج والے کیلیے سرکہ اور انگور خام اور سماق اور آلو بخارا اور زرشک اور انار دانہ اور دہی اور کشک جو سی کرنی چاہیی

خاصتہ شہرون گرم اور فصل گرما مین اور گرم مزاج والہ کو چاہیے کہ گوشت گوسفند پر شراب رقیق اور سفید نوش کرے
اور میوہ جات سی انار اور مثل اوسکے تناول کرے اور گوشت خوار آدمی کو ریاضت بالضرور کرنی چاہیے اور جو کچھہ
پہلی جیزہ مین اس گفتار کے بیان ہو چکا ہے نوین باب مین مطالعہ فرمائین **گوشت بز** بہت ستودہ نہین ہے
پس جو کوئی گوشت بز کا بہت کہائے خوف اس امر کا ہے کہ اوسکو مرگی کا مرض پیدا ہوگا بالجملہ گوشت بز غذا
کمتر دیتا ہے گوشت گوسفند سے اور حرارت اوسمین کمتر ہوتی ہے اور بز فربہ اور جوان ہونی چاہیے اور گرم مزاج والونکو
اور شہرون گرم مین بد نہین ہے اگر فربہ اور جوان ہو اور بزغالہ بہتر ہے خاصتہً اگر اوسکو ترشی ڈالکر پکائین اور
سردی کے موسم مین اور سرد مزاج والے کو موافق نہین ہے اور ریاح پیدا کرتا ہے اور طبع خشک اور بدن
کو لاغر کرتا ہے اصلاح اوسکی نخود اور پیاز اور شلجم اور دہنیہ سے ہو سکتی ہے اور شہد شیرین مزہ اور حلوای قند مصلح اوسکا ہے
گوشت گاو اوس سے غذا بخوبی حاصل ہوتی ہے جس کسی کو کہ ہضم ہو جاتا ہو اور اوس سے خون غلیظ
سوداوی بنتا ہے اور گای کا گوشت نکہاوین مگر وہ لوگ جو ریاضت بہت کرتے ہین اور مشقت نہایت
عمل مین لاتے ہین اور جو کوئی شخص کہ ریاضت اور مشقت نکرتا ہووے اور وہ ہمیشہ گای کا گوشت کہائے
اور اوسکو بیماری تلی اور سرطان اور دوالی کی لاحق ہوگی اور وہ بیماریان ظاہر ہونگی جو خون سوداوی سے
عارض ہوتی ہین اور دفع مضرت اوسکی اسہال سودا اور اون تدبیر و نسے ممکن ہے جو سوداوی آدمیونکو
موافق ہین اور گای سرخ بہتر ہے اور جوان ہونی چاہیے اور گوسالہ نہایت بہتر ہے اوسکو دوڑاوین اور
ماندہ کرین اور قبل دوڑانے کے چندروز پانی زیادہ دیوین اور اگر گای کے گوشت کو اول کسی تنور مین
برابر ایک دیگ کی کہ اوسمین پانی جوش کیا ہووے لٹکاوین ایکساعت اور اوسمین پانی نخود کا اور سویا
اور زیرہ کرمانی اور نمک اور بورہ ارمنی ڈالا ہووے اور سر تنور کا بند کرین کہ ابخرہ اوس پانی کے بلند
ہووین پس اس سبب سے وہ گوشت لطیف ہوگا پہر جس طرح چاہین اوسکو پکائین اور سب طرح کے سخت
گوشتون کی اسی طریق سے اصلاح کرین اور گای کا گوشت چربی دار گرم مزاج والے کو مفید ہے خصوصاً
اگر سرد کرکے باحتیاط کہاوین اور صاحب یرقان کو نافع ہے اور مرطوب آدمی اوسکو ساتھہ لہسن اور تلی
اور ہینگ وغیرہ کے تناول کرے اور بعد اوسکے شراب قوی نوش فرماتے **گوشت شتر** اونٹ کا
گوشت گرم ہے اور غلیظ اور خون کو گرم کرتا ہے اور جن آدمیون کو کہ سرد بیماریان لاحق ہون مانند درد پشت
اور درد سرین اور عرق النسا کے اونکو موافق ہے اور چوتہیا تپون کے آخر مین بھی موافق ہوتا ہے اور اوسکو
ہمراہ نخود اور سویا اور ابازر کے پکاوین اور ساتھہ رائی کے کہائین اور گرم مزاج آدمی اوسکو ساتھہ سرکہ
اور آبگامہ اور سرکہ کبیر اور سرکا اشترغار کے تناول کرے اور اونٹ جوان بہتر ہے اور اعرابی اور سرخ موے

اور فربہ نیک اور اشتر علفی و بختی نیک نہین ہی پس اوسکو بھی جس طرح گای کے گوشت مین بیان کیا گیا ہی ایکساعت
اوپر پانی جوشان کے لٹکاوین کہ لطیف ہوجائیگا **گوشت آہو** شکاری جانور وحشی ہرن بہتر ہے کہ گوشت
اوسکا جلد ہضم ہونیوالا اور سبک زیادہ ہی اور بہ نسبت گوشت گوسفند اور گوشت بزغالہ کے گوشت ہرن کا
خشک ہی اور مرطوب آدمیون کو سزاوار ہے اور آدمی لاغر اور خشک مزاج کو اوس سے ہمیشگی کرنی نچاہیے کہ خشکی اور
لاغری بڑہاتا ہی اور اصلاح اوسکی یہ ہی کہ روغن بادام یا گھی مین بریان کرین اور دہنیہ خشک چہڑکین اور جس کسیکو
سردی اور ریاح سے تکلیف ہو اوسکی واسطے ساتھ روغن زیتون کے بہتر ہے اور شوربا ہرن کے گوشت کا
بہتر گوشت بریان سے ہی اور گوشت بہونا ہوا طبع کو خشک کرتا ہی قولنجی کو ندینا چاہیے اور سرکہ مین پکانا چاہیے اسلیے کہ سرکہ مین پکا دینے سے
غذا کم دیتا ہی **گوشت خرگوش** بد ہی اور سودا پیدا کرتا ہی اور اوس سے خون سوداوی بنتا ہی اور اصلاح اوسکی مانند اصلاح
گوشت ہرن کے ہی اور پکنا اوسکا نمک اور بہت روغن مین یہانتک کہ مہرا ہوجاے بہتر ہی اور اگر اوسکو بھی اوپر آب جوشان کے
لٹکائین جسطرح گای کے گوشت مین مذکور ہوچکا ہی بہتر ہی اور اگر تنور مین گرم پانی کے انجرون مین بریان کرین تب بھی نیک ہے
اور مغز خرگوش اگر ساتھ کالی مرچ اور رائی کے تناول کرین اعضا کی لرزنے کو سودمند ہی **گوشت گورخر**
گرم ہی اور غلیظ خون کو گرم کرتا ہی اور شوربا اوسکا کہ نخود اور سویا ڈالکر پکایا ہو اور دارچینی اور سونٹھ بھی شامل
کی ہو جس آدمی کو کہ ریاح کی تکلیف ہو اور درد مفاصل کہتا ہو مفید ہی اور اسی طرح اگر پانی مین پکائین اور
روغن زیتون مین بہونین نافع ہی اور آدمی گرمی دار کو گوشت گورخر کا ضرر پہونچاتا ہی اور جس آدمی کو کہ اوس
گوشت کہانے کا اکثر اتفاق ہوتا ہو اوسکو چاہیے کہ بعد اوسکے غذائین سرد اور تر استعمال رکہے اور اگر اوسکی کہانے سے
معدہ مین گرانی معلوم ہووے اور اجابت بدشواری ہوتی ہو تو جوارشات مسہلہ کام مین لانا چاہیے مانند تمری و شہریاران
اور معجون الافادیہ اور حب الافادیہ کی اور سب علاج مین فتح لنج کی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالی **گوشت اسپ** گرم ہے
اور غلیظ خون کو گرم کرتا ہی اور اوس سے خون سوداوی پیدا ہوتا ہی اور آدمی لطیف طبع کو نچاہیے اصلاح اوسکی
مانند اصلاح گوشت گای اور اونٹ کے ہے **گوشت گاو کوہی** غلیظ ہی اور اوس سے خلط بد پیدا ہوتی ہی
اور جو پہاڑی گای کہ گرمی کے موسم مین شکار اوسکا کیا گیا ہووے اور پانی بہت پیا ہو اور دوڑایا گیا ہو اور کچھ
مدت اوسپر نہ گذری ہو مدت شکار سے وہ نکہانا چاہیے کہ کہانا اوسکا آدمی قتل کرتا ہی اور اصلاح اوسکی اسطرح
ہی کہ خوب بہت روغن مین پکائین یہانتک کہ مہرا ہوجائے اور اگر کوئی شخص بریان کرنا چاہیے تو اوسکو تنور
مین پانی کے انجرون پر بہونے اور اگر اور اگر قلیہ اوسکا پکائین تو اول پکا کر پہر گھی مین بہونین اور گوشت نر کوہی
اور بہیڑ پہاڑی کا نزدیک گاو کوہی کے ہی **گوشت مرغابی و لبط** غلیظ اور بسیار فضول اور زہومت ناک ہے
اور جو لبط اور مرغابی کہ آب پاکیزہ مین مسکن رکھتی ہو بہتر ہے اور اصلاح اونکی گوشت کی یہ ہی کہ اوسکو سرکہ مین پکائین

مذہب یعنی تلی اور کرفس اور پودینہ سے خوشبو دیوین اور اگر شوربا اوسکا پکاوین تو پہلے اوسکو پانی مین جوش دیوین
اور وہ پانی دور کرین ایکبار یا دو بار تاکہ زہومت اوسکی جاتی رہے پہر پکاوین جس طرح چاہین ساتھہ نخود اور سویا
اور گندنا اور دارچینی کے اور اگر بریان کرین تو پانی کے ابخرون پر ہووین اور اگر ایکساعت اوپر پانی گرم ابخرولکے
رکھین پہر اوسپر پانی کے ابخرون پر ہووین بہتر ہوگا اور جگر اور چربی اوسکی بہتر اوسکے گوشت سے ہے اور چربی اوسکی
لطیف ہے اور گوشت اوسکی بازو کا نیک ہے گوشت کلنگ مانند گوشت بط کے ہے لیکن فضول کم رکھتا ہے
اوسکا گوشت بھی مانند بط کے گوشت کی پکاوین ساتھہ سرکا اور سداب اور کرفس کے گوشت کبوتر بچہ گرم ہے
اور خون کو گرم کرتا ہے اور آدمی گرمی دار کو بچاتا ہے لیکن معدہ اور آنتون سے جلد زیادہ مرغ خانگی سے باہر آتا ہے
اور شوربا اوسکا کہ ساتھہ نخود اور سویا کے پکایا ہو طبع کو نرم کرتا ہے اور سرد مزاج والیکو اور صاحب قولنج اور درد پشت کو نہین
مفید ہے اور گردہ کو فربہ اور قوی کرتا ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے اور دماغ کو ضرر پہونچاتا ہے اور آنکھونکو بھی نقصان
کرتا ہے خاصہ کہ بریان کیا ہوا اور اگر بعد اوسکے ایسی شے کہائی جاوے کہ ابخرہ اوسکے دماغ سے اوتار دیوے تو
بہتر ہوگا اور گرم مزاج والیکو سرکہ یا پانی انگور خام یا سماق کے ساتھہ کہانا چاہیے گوشت فاختہ اور کبوتر
جنگلی اور مرغابی کہ اوسکی جنس سے ہے ان سب کا گوشت گرم اور خشک ہے اور گوشت اونکا سخت
ہوتا ہے اور آنتون سے بدیر باہر آتا ہے پس گوشت ان جانور ونکا جاڑے کے موسم مین موافق ہوتا ہے اور اصلاح اوسکی
مانند اصلاح گوشت کبوتر بچہ کے ہے اور شوربا اوسکا ساتھہ نخود اور شبت اور گندنا اور بہت روغن کے واسطے سرد
مزاج والے کی پکاوین اور سرکا اور کرفس مین گرم مزاج والے کی واسطے تیار کرین گوشت گنجشک جنگلی
اور پہاڑی اور خانگی کا سب خشک ہے اور غذا کم دیتا ہے اور بدن کو گرم کرتا ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے
خاصہ مغز اوسکا اور بچہ اوسکا خاصۃ اگر گوشت اوسکی سے اور انڈے کی زردی آدہی بہونی ہوئی سے خاگینہ
کرین روغن زیتون مین اور شوربا اوسکا سرد مزاج والونکو نافع ہے طبع کو نرم کرتا ہے اور گوشت اوسکا طبع کو خشک
کرتا ہے اور منجملہ جنگلی چڑیون کے ایک جانور ہے کہ اوسکو چکاوک کہتے ہین گوشت اوسکا طبع کو خشک زیادہ اور چربیلے
گوشت سے کرتا ہے اور اون چڑیونسے جسکا گوشت زیادہ فربہ ہو غذا اوس سے زیادہ حاصل ہوتی ہے اور جن چڑیونکو
کہ آدمی عادت نہ رکہتا ہو اور آزمودہ نہون نکہانا چاہیے اسلیے کہ بعضے پہاڑی اور جنگلی گنجشک کیڑے اور جانوران بد
اور زہرناک کہاتے ہین گوشت اونکا زہومت ناخوش رکہتا ہے اور نہایت زیانکار ہے گوشت مرغابی
کہ عربی مین سوادانیات کہتے ہین گوشت اونکا بد ہے اسلیے کہ ملخ اور اور حشرات کہاتی ہین اور جو فربہ
گوشت ہو غذا بہت دیتا ہے اور اصلاح اوسکی بہت روغن سے کرین گوشت تیتر اور چلوراور لوہ
سب بہتر ہے اور فصل خریف مین فربہ اور نازک زیادہ ہوتا ہے اور غذا نیک پیدا ہوتی ہے لیکن تندرست

آدمی کو ان سب گوشتون پر اعتماد کرنا چاہیے اور گرم مزاج آدمی کو یہ سب گوشت سرکہ مین پکا کر اور مقصود کر کے کہانا چاہیے اور مرطوب آدمی کو ساتھ روغن زیتون کے بریان کر کے دینا چاہیے یا آبگامہ مین پکا کر اور جو لوگ کہ ریاضت کرتے ہین اونکو خوب بریان کر کے کہلانا چاہیے اور قولنجی کو لازم ہے کہ ان گوشتون کا شوربا پکا کر اور اوسکو روغن بادام مین اور بعد اوسکے کوئی شئے شیرین نوش کرے **گوشت قطا** اس جانور کی دو قسم ہین ایک قسم بزرگ ہے دوسری خرد اور گوشت دونونکا سخت ہوتا ہے اور نہایت گرم اور اوس سے سودا پیدا ہوتا ہے اور اصلاح اوسکی مانند اصلاح گوشت کبوتر جنگلی اور فاختہ کے ہے **گوشت مرغ خانگی** آدمی کے بدن کو غذای نیک دیتا ہے اور فربہ کرتا ہے اور تری معتدل بڑہاتا ہے اور جسقدر اوسکو موٹا اور تیار کریں اوسیقدر گوشت اوسکا آدمی کو بھی تری اور فربہی بخشتا ہے اور معتدل مزاجونکو موافق ہے اور رنگ چہرہ کا نیک کرتا ہے اسلیئے کہ اوس سے خون پاکیزہ اور لطیف بنتا ہے اور منی کو زیادہ کرتا ہے خاصةً مغز اوسکا مغز انسان کو غذای قابل دیتا ہے یہانتک کہ عقل کو بڑہاتا ہے اور آدمی سردی دار کو ہمیشہ کہانا چاہیے اور اوسپر اعتنا کرنا چاہیے کہ اکثر قولنج پیدا کرتا ہے خصوصًا اگر ترشیون کے ساتھ کہاتے ہین [illegible] اور انکو چاہیے کہ پس اس سبب سے کہا ہے کہ مرغ خانگی کے گوشت کو پیاز اور دہی کے ساتھ پکانا چاہیے اور شوربا اوسکا طبیعت کو نرم کرتا ہے خاصةً فربہ ہو اور ساتھ روغن بادام کے کہائین اور نخود اور سویا ڈالکر پکائین اور نمک بخوبی ڈالین شوربا مرغ پیر قولنج کو مفید ہے اور گوشت مرغ کہ ہنوز بانگ مین نہ آیا ہو اور گوشت مرغیونکا کہ ہنوز انڈا نہ دیا ہو لطیف ہوتا ہے اور دماغ کو قوی کرتا ہے اور ادراک کو اصلاح اور منی کو زیادہ کرتا ہے اور گوشت چوزہ مرغیونکا حرارت معدہ کو ساکن کرتا ہے بالخاصیت اور انڈا مرغ خانگی اور انڈا تیتر اور چلو کا نرم ایک دوسرے کی مانند ہے اور انڈا بط اور مرغابی ناگوار اور بہت ناک ہے اور اور جانورونکے انڈونکا کہانا ہمارے ملک مین عادت نہین ہے لیکن سپیدی مرغ کے انڈے کی خام قولنج پیدا کرتا ہے اور زردی اوسکی خون نیک بناتی ہے اور غذا بہت دیتی ہے اور جلد خون بنجاتی ہے اور انڈا آدہا ہونا ہوا جلد اور بہت غذا دیتا ہے مگر سپیدی کو آبگامہ اور نمک کے ساتھ کہائین اور سرکہ کے ساتھ نکہائین کہ سرکہ سے سخت ہوجاتی ہے اور زردی کو ساتھ سرکہ کے تناول کرین کہ سرکہ اوسکو حل کرتا ہے **گوشت قدید اور نمک سود** لیکن نمکسود گرم اور خشک ہے بسبب نمک کے اور دیرگوار اور قدید بسبب توابل کے کہ اوسپر ڈالا ہو گرم زیادہ ہے اور قدید کہ جسمین ہینگ شامل کیا ہو گرم نہین ہے اور اگر پہلے گوشت تازہ کو ایک رات سرکہ مین رکہین پہر دوسرے روز توابل ڈالین گرمی کم ہوجاتی ہے اور جلد ہضم ہوتا ہے اور قولنجی ضرر دیتا ہے اور غذا ان گوشتونکی بہ نسبت گوشت تازہ کے کم ہے اور بہت کہانا ان گوشتونکا گر اور خارش پیدا کرتا ہے اور خون کو سوداوی کرتا ہے خاصةً اگر اوس گوشت سے پکائین جس سے سودا پیدا ہوتا ہے مگر جس کسی کو کہ استسقاء زقی ہو سود مند ہے اسلیئے کہ بدن میں خشکی لاتا ہے خاصةً اگر نہایت شور ہو

[illegible]

یہانتک کہ پیاس پیدا کرتا ہے اور خاصتہً اگر توابل شامل کیے ہوں تو ادرار کرتا ہے اور اگر قدید کو ادنی سرکہ مین تر کرین ایک
رات دن پھر پکایئن اور ہمراہ سرکہ کے کہائین تشنگی نہ پیدا کریگا اگر خشکی جوان پیدا کریگی اور اصلاح قدید کی یہ ہے کہ
اوسکو پانی مین کہین ایک رات دن اور ساتھ چیزون نرم کے پکائین [illegible] مانند پالک اور چقندر اور مثل اسکے
اور چربی تازہ ساتھ اوسکے پکائین یا روغن بادام یا روغن کنجد یا اسکے [illegible] تازہ ڈالین تاکہ مضرت
خشکی [illegible] ہو جائے اور بعد اوسکے شراب شیرین نوش کرین اور اندک قدید ساتھ اونکے مستون کی
بھونک کو دفع کرتا ہے لیکن کم کھانا چاہیے اور اگر قدید کے کھانے سے تشنگی غالب ہووے سکنجبین اوسکو تسکین
بخشتی ہے اور اگر حلق اور دہن اوس سے خشک ہووے اور حرارت زیادہ بڑھ جائے اوسکا خشکی دور کرتا
اور شوربا چرب اور روغن بادام اور مغز خیار بھی اسی طرح خشکی قدید کو باطل کرتا ہے سر جانورون کا گوشت کا
تری اور غذا بہت سی دیتا ہے اور سر آہو دونون سے سبکتر ہے بالجملہ سر [illegible] قوی ہے معدہ کو گرم رکھتا ہے
اور جس آدمی کو ہضم ہو جاتا ہے قوت نیک دیتا ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے اور [illegible] آدمی [illegible] کھانا
[illegible] ہو اوسکو کھلانا چاہیے اور بہتر سر جانورونکا سر بزغالہ اور سر بره ہے گوشت [illegible] اور
پاکوشن کا اسواسطے کہ اوسمین حرکت بہت ہے سبک ہوتا ہے اور غذا بہت دیتا ہے اور جلد [illegible]
اوترتا ہے اور گوشت زبان کا بھی سبک ہے اور معدہ کو صاف کرتا ہے اوسکو ساتھ رائی اور [illegible]
اور [illegible] اور [illegible] کہائین اور آنکھ [illegible] زیادہ ہوتی ہے اوسکو [illegible] کے ساتھ کھائین اور [illegible]
اور غضروف [illegible] کھائین کہ قولنج اوس سے پیدا ہوتا ہے اور [illegible] بریان سے [illegible]
اور پھر بھی بھونک کے کھائین اور گرم زمانہ مین بھی کھائین اور اگر بے بھونک کھائین یا [illegible] سیر ہو کر کھائین تو
بعد ایکساعت کے گرانی کریگا اور تنگی سانس کی لاویگا اور آدمی کو بیقرار کریگا اور جب تک تین گھنٹہ نگذرین پانی او پر
نپئین خاصتہً پانی نہایت سرد اور اگر چاره نہو اندک اندک گھونٹ گھونٹ پئین اور شراب پینا بعد اوسکے
بدنکو ممتلی کرتا ہے اور اگر سیر ہو کر کہائین اور [illegible] گھنٹہ گذر جائے سورہین بہتر ہو گا اور جب بیدار ہووین اندک
ریاضت کرین اور دوڑین اور پانی بقدر حاجت پئین اور اگر بعد نو ساعت کے اجابت ظاہر ہو نشان اس امر کا ہے
کہ سب ہضم ہو گیا اور اوسکی تکلیف [illegible] ہو گیا اور اگر چاہین کہ شراب اوپر [illegible] روا ہے اور اگر بعد نو ساعت کے
طبع اجابت نکرے ملاحظہ کرین اگر شہوت طعام کی موجود ہو اندک اونکا ساتھ روٹی کے کھائین اور شراب
پئین اور اگر بھونک کھانے کی نہو قدری شکر یا قند کھائین اور پانی بقدر حاجت نوش کرین تاکہ طبع اجابت
کرے پس اگر طبع اجابت نکرے مقدار تین تولہ انگامہ نوش کرین ساتھ قدری سفرجل مسہل کے اور اگر
چاہین [illegible] کھایا اور شکر [illegible] سے بنا کر کھین یا بچہ غذا کم دیتا ہے اور [illegible] خون [illegible]

اور جس کسیکو کہ ہڈی ٹوٹی ہوا اور بستہ ہو سود مند ہی اور شکستگی کو نافع ہی اور سخت کرتا ہی اور خون سے کہ دستونکو اور آنتو کے زخمون کو فائدہ بخشتا ہی اور بہت کہانا پایچہ کا خوف عارض ہونے قولنج کا ہی اور جسوقت کہ اوسکو سرکہ اور ہینگ اور بجائینیا اصلاح اوسکی کرنی ہی اور مضرت قولنج سے باز رکہتی ہے **آنت اوجہری** بدیر ہضم ہوتی ہی اور ز ہو مست ناک ہی اور نسبت گوشت کی غذا اوسمین کم ہے اصلاح اوسکی سرکہ اور تلی اور کرفس اور پودینہ سے کرین اور زیرہ اور ہینگ بھی مصلح اوسکی ہے اور بہت کہانا آنت اوجہری کا بلغم بڑہاتا ہے اور آنتون سے بدیر باہر نکلتی ہے اور بعد اوسکی جوارشات مسہلہ نوش کرین اور اگر شوربا اوسکا پکائین تو بیرہ اور گوسفند جوان کی اوجہری ہونی چاہی اور شوربا آنتو نکا بہتر نہین بکتا ہی لیکن اگر ساتہہ پیاز اور گندنا اور نخود اور سویا اور دارچینی اور کالی مرچ کے اصلاح کرین **جگر جانورون کا** جگر سے خلط غلیظ پیدا ہوتی ہی ولیکن خلط بد نہین ہوتی ہی اور جگر برہ اور بزغالہ کا بہتر ہے اور جگر بز جسوقت مرگی والا کہائے گر پڑے ولیکن مرض شب کوری کو دور کرتا ہی اور جگر بہیڑیے یعنی گرگ کا جس آدمی کے کہ درد جگر ہو سود مند ہی اور جگر برہ کا واسطے گرم مزاج والون کے ساتھہ سرکہ اور دہنیہ اور کرفس کے قلیہ تیار کرین **طحال** غذای بد سوداوی اوس سے حاصل ہوتی ہی **گردہ** بدیر ہضم ہوتا ہی اور ز ہو مست ناک ہی اسلیے کہ گذر بول او سپر ہوتا ہی اصلاح اوسکی دارچینی سے کرین اور کالی مرچ سے بھی ممکن ہے **دل** گوشت سخت اور بدگوار ہے اور غذا اوسکی بہتر نہین ہی ناخوردہ بہ ہے اصلاح اوسکی آبکامہ اور روغن زیتون سے کرین **پہیپہڑہ** غذا کم دیتا ہی اور بدیر ہضم ہوتا ہی اصلاح اوسکی اس طریق پر ہی کہ پہلے اوسکو سرکہ اور کرویا یعنی شاہ زیرہ مین رکہین دو تین ساعت پہر بریان کرین اور پہیپہڑہ برہ اور بزغالہ کا کہانا چاہیے اور دونکا پہیپہڑہ ناکارہ ہوتا ہی **چربی اور مغز** بہت فضول رکہتی ہے اور بہت کہانا چربی کا بلغم بڑہاتا ہی اور چربی بط کی گرم زیادہ اور جانورون کی چربیون سے ہوتی ہے اور تری اوسمین کم ہوتی ہی اور لطیف ہی اور چربی مرغ کی بدرجہ میانہ ہی چربی بط سے اور چربی مرغ خانگی کی اور چربی اونٹ کی گرم ہے اور کوہان تشنج کو مفید ہی اور چربی گای کی بہت تری پیدا کرتی ہی اور چربی بکری کی قابض نہایت ہے اور آنتون کی سوزش اور آنتون کے زخمونکو نافع ہی اور چربی مرغ جنگلی کی زبان کی سوختگی کو مفید ہی اور بوڑہے جانورونکی چربی مین تری کم ہوتی ہی مغز ہڈی کا کم فضول مغز سر سے ہی اور غذا اوسکی بہتر اور زیادہ ہے اور قوت جسم اور قوت باہ کو بڑہاتا ہے اور رنگ پوست کو تازہ کرتا ہے اور اصلاح چربی کی نمک سے ہوتی ہے اور ابزار مانند زیرہ اور کرویا اور ہینگ اور دارچینی اور کالی مرچ کے مصلح اوسکے ہین اور مغز اطراف چرب زیادہ ہوتا ہے اور بہتر سب مغزون سے مغز گای پہاڑی کا ہے پہر مغز گای اہلی کا پہر مغز بز کا پہر مغز گوسفند کا اور مرغان لطیف نہایت ہی **پستان اور خایہ چارپایان** غذا خایہ کی غذای پستان سے کم ہے کیونکہ غذا پستان کی بہتر غذای خایہ سے ہے اگرچہ دونون بدگوار ہین اور پستان تری بڑہاتی ہین اور

خایۂ جانوران خرد اور جوان کا بہتر ہی جس کسی کو ہضم ہوتا ہو غذا بہت حاصل ہوتی ہی اور خایۂ مرغ فربہ کا
نیک ہی اور باہ کو سودمند ہی **پوست** برہ اور بزغالہ کا بسبب تری کے کہ ہنوز موجود ہو غذا کم دیتا ہے
اور لزج ہوتا ہے حال اوسکا مانند حال پایچہ کے ہی اور پوست اندرون سنگدان مرغ کو خشک کرین اور
پیسین اور ساتھہ شراب کے نوش کرین درد معدہ کو مفید ہوگا **گوشت ماہی** جو مچھلی کہ کوچک ہوتی ہی
اور گوشت اوسکا نازک ہوتا ہی اور لزج نہین ہوتا اور سخت فربہ نہین ہوتی ہے اور رنگ زرد اور سیاہ
نہین ہوتا اور مسکن اوسکا آب پاکیزہ مین ہوتا ہی یا سنگریزوں مین تو گوشت اوسکا لطیف زیادہ اور جلد ہضم
ہونیوالا ہوتا ہے اسوجہ سی کہ نہایت فربہ نہین ہوتا اور سبب اس امر کا کہ وہ مچھلی فربہ نہین ہوتی یہ ہے کہ
اوس پلیدی کو جو ندی مین ہوتی ہے اور شہر سے آکر جمع ہوتی ہے کم حاصل کرتی ہی اس سبب سے پاکیزہ اور
خوش مزہ اور خوشبوی دار ہوتی ہے اور جلد گندہ اور تباہ نہین ہوتی پانی اور جو بزرگ مچھلی ہوتی ہی غذا بہت
دیتی ہے لیکن خلط غلیظ کو پیدا کرتی ہے اور جو مچھلی کہ بوی ناخوش رکھی اور سنگی ہو اور مسکن اوسکا آب پاکیزہ مین
نہو وے اور رنگ اوسکا زرد ہو یا سیاہ اور سخت فربہ ہو وہ مچھلی نہایت بد ہی اسلیے کہ پلیدی کو جو ندی مین ہوتی ہی
اکثر حاصل کرتی ہی اس سبب سی فربہ ہوتی ہی اور مچھلی خرد آدمی گرمی دار کو نافع ہی اور صاحب معدہ سرد کو ضرر
دیتی ہے اور اصلاح اوسکی اس طریق پر ہی کہ اوسکو روغن تیز مین بہونین اور کالی مرچ نمک مین ملائین اور
ساتھہ اوسکی کہائین اور بعد اوسکے سونٹھہ پروردہ اور شراب سرد صرف قلیل المقدار نوش کرین اور پیاس
پر صبر کرین جہانتک کہ ممکن ہو سکے اور بے روغن مچھلی بہونی ہوئی معدہ مین سبک زیادہ اوس مچھلی سے
ہی جو روغن مین بریان کرین اور ماہی شور بھی خالی نہین ہے اس بات سی کہ اوس سی بلغم زجاجی پیدا
ہووے لیکن اکثر بلغم شور پیدا کرتی ہے اور بلغم شور سے گر اور خارش ظاہر ہوتی ہے اور بہت کہانا اوسکا مزاج
کو تباہ کرتا ہی اور نوبت استسقا کی پہنچتا ہی اسلیے کہ گوشت اوسکا پیاس پیدا کرتا ہے اور پیشاب جاری
بخوبی نہین کرتا اصلاح اوسکی ایک یہ کہ سرکہ مین رکھتے ہین دوسرے یہ کہ اوسکو روغن مین بریان کرتے
ہین اور بعد اوسکے قند یا شہد کہائین تا کہ اوسکو جلد باہر لائے اور گرم مزاج والے کو بعد اوسکے سکنجبین
کہانی لازم ہے اور اگر مچھلی کو برف اور یخ مین نگاہ رکھین تازہ رہتی ہے اور تباہ نہین ہونے پاتی اور
گوشت اوسکا نازک ہوتا ہے اور گوشت ماہی سے دنبال لطیف تر ہی اور گوشت پشت کا
بھی اسوجہ سی کہ حرکتین مچھلی کی اکثر بسبب اوسکی ہین لطیف ہی اور گوشت حوالی سر کا بھی اسی سبب سے لطیف ہے
اور گوشت پہلو اور ناف مچھلی کا غلیظ زیادہ ہوتا ہے اور سر اوسکا بہت چربی رکھتا ہی اور جلد ہضم ہوجاتا ہے
اور پاکیزہ ہی اور غذا اوسکی بہتر ہے اسلیے کہ درمیان دریا کے ریاضت بہت کرتی ہے اور جو مچھلی کہ کنارہ

دریا پر ہو وہ بھی غایت ہے ہوا ہے اگر مسکن اوسکا ریگ میں ہو اور جو مچھلی کہ دریا سے بہتر پانی میں ہو لطیف یا ...
ہوتی ہو باب تیسرا دوسرے جزو کی تیسری گفتار کے حصہ اول سے سکباج اور
اسفیدباج کی منفعت اور مضرت کے بیان میں ہے اور تدبیر میں دفع کرنے اوسکے
مضرت کے سکباج گرمی دار کو مفید ہے اور مرطوب کو بھی اسلیے کہ رطوبت کو دور کرتا ہے سود مند ہے اور آدمی
سوداوی اور قولنجی کو اور پٹھون کو اور اوس عضو کو جو پٹھون سے مخلوق ہے مانند معدہ اور رحم اور مثانہ کے
ضرر دیتا ہے اور کھانسی اور آنتون کے زخم اور درد پشت اور درد زانو کو نقصان پہونچاتا ہے اور جس کسی کی
کہ آنتون اور گردہ میں زخم ہو اور اتفاق سکباج کھانے کا ہووے تو بعد اوسکے حلوا اور شکر اور نشاستہ اور
روغن بادام کا تناول کرے اور پہلے قدرے گیہون اور گوندبول کا کہاوے اور پیچھے حلوا نوش کرے اور
واسطے صفرا کے اصلاح اوسکی اس طریق پر ہے کہ چاشنی شہد کی کرین اور قدرے ہینگ ڈالین اور زیرہ اور
جاوتری اور لونگ اور تتلی اور کرفس اور پودینہ اور لہسن سے خوشبودار کرین اور قدرے انجبار بھی ڈالین اور زعفران
بھی شامل کرین اور گرم مزاج والے کے لیے چاشنی شکر سے تیار کرین اور کرفس ڈالین اسفیدباج اسفیدبا
مطلق شوربا ہے اور وہ غذا نیک ہے اور سب مزاجون معتدل اور آدمیون تندرست کو موافق ہے اور حاجت
اصلاح کی نہین ہے مگر گرم مزاج والون کے واسطے جو نہایت محرور ہوا اور خصوصاً موسم میں گرمی کے تناول کرے اصلاح
اوسکی اس طرح پر ہے کہ بعد اوسکے آب سرد نوش کرے اور قدرے پانی انگور خام یا اشیاے ترش سے اصلاح کرین کہ
تسکین حرارت کی کرتی ہین اور دیگر اسفیدباجات گرم زیادہ ہین شوربا سے بسبب ابزار کے کہ اوسمین شامل
کیے جاتے ہین مانند دارچینی اور زیرہ اور کالی مرچ وغیرہ کے اور آدمی صفراوی اور خونی کو دینا چاہیے اور موسم میں دیے
زیادہ موافق ہین اور اصلاح اونکی ترشیون اور سرد پانی سے ممکن ہے اور دوغبا اور جغرات با
بہت غذا دیتا ہے اور دیر ہضم ہوتا ہے اور بجز اوس آدمی کے جسکا معدہ گرم ہو دینا چاہیے اور گرمی کی فصل میں
تناول کرنا چاہیے اور قولنجی آدمی اور اوس شخص کو جسکو ریح کے سبب سے تکلیف رہتی ہو کھلانا چاہیے اصلاح اوسکی
ساتھ سداب یعنی تتلی اور پودینہ اور لہسن اور روغن زیتون کے ہوسکتی ہے اور حلوا شہد یا قند کا یا شراب
صرف قوی اور سونٹھ پروردہ یا کمونی وغیرہ سے اصلاح کرین اور جس آدمی پر کہ نشان تری کے ظاہر ہون
اوسکو نہ دینا چاہیے اور گوشت سے کسی مرغ اور کسی پرند کے دوغبا نہ پکانا چاہیے اور گای کا گھی اوسمین نہ ڈالنا چاہیے
ترفبا اور تزینہ با مثل دوغبا کے ہین اور اصلاح انکی بھی اوسی طرح کرنی لازم ہے اور غذا ہی دوغبا
بہتر غذا ہی ترفبا سے ہے اور معلوم کرین کہ جو آدمی کہ یہ غذائین کھاتے اوسکو میوہ جات تر اور فقاع اور مثل اوسکے
نکھانا چاہیے زیرہ با نسبت اسفیدبا اور دوغبا کے غذا کم دیتا ہے اسلیے کہ لطیف ہے اور رطوبت کو معدہ سے

گرمی اور گرم مزاج والیکو موافق ہے اور ضعیف معدہ والیکو دینا چاہیے اور اوس سے پہلے یا اوس کے پیچھے جو چیز کہ
معدہ کو موافق ہو استعمال کرین مناسب ہے مثال مانند مصطگی اور پودینہ اور زیرہ کے اور اگر معدہ نہایت گرم ہووے
معدہ کو ساتھ انار اور سماق کے قوت دیوین غوریا گرمی دار کو موافق ہے اور گرمی کے موسم مین اکثر کھاوین اور
قولنجی اور اوس آدمی کے واسطے جو باد اور سردی سے رنج مین ہو سزاوار نہین ہے اور اوسکے پہلے اور پیچھے میوہ جات
ترکھانا چاہیے انارباء اور سماقباء اور زرشکبا سب قریب ایک دوسرے کے ہین خون اور صفرا کو بجھاتے
ہین اور طبع کو خشک کرتے ہین اور اگر اونکو سرد مزاج والا کھائے اصلاح اوسکی اسفیدباجات سے ممکن ہے اور
ساتھ حلوا ہی شہد اور شراب قوی اور معجون گرم کے اور سماقبا اور انارباء خاص معدہ کیلیے غوریا سے بہتر ہین طبع کو خشک
کرتی ہین اور زرشکبا جگر گرم کو زیادہ موافق ہے اور غوریا صفراوی کو نہایت موافق ہے اور کھانسی اور درد سینہ والے آدمی کو ان غذا اوسکو
کچھ نہ دینی چاہیے آلوبا صفراوی کو موافق ہے طبع کو نرم کرتا ہے اور نزدیک سماقبا اور غوریا وغیرہ کے ہے
مگر کھانسی والیکو بہ نسبت سب ترشیون کے آلوبا کی ترشی موافق ہے خصوصاً اگر اوسکو ساتھ پالک اور
مغز بادام کے اصلاح دیوین قلیہ آبکامہ اور قلیہ سرکہ دونون نیک غذائین ہین اور اکثر اوسکو
لیے معتدل مزاج ہر ایک فصل مین موافق ہین مگر مرطوب آدمی کو مناسب نہین ہین اصلاح اونکی تتلی اور [illegible]
اور صعتر اور کروپا سے کرنی لازم ہے اور بعد اوسکے کوئی شے موافق کھائین مانند حلوای شہد اور قند [illegible]
گرم کے قلیہ خشک اور طنجیہ دونون قوی غذائین ہین اور مرطوب کو زیادہ موافق [illegible] اگر
اوسپر دارچینی اور زیرہ اضافہ کرین اور گرم مزاج کے واسطے اصلاح اوسکی ساتھ سرکہ اور انگور خام اور آب [illegible]
کرین زیرہ بیبی اور کشمشی دونون غذائین قوی ہین اور مائل بگرمی ہین کرنبی اور قنبیطی قنبیطی سے خون
سوداوی بنتا ہے اور کرنب طبع کو نرم کرتا ہے اور شراب پینے والون کو بہت شراب پینے مین مدد دیتا ہے اور خمار شراب کا
سبک کرتا ہے اور قنبیط آنکھ کی بیماریان اور گرانی سر بڑہاتا ہے اور خواب شوریدہ دکھلاتا ہے ہمیشہ یہ دونون
غذائین کھانا بہتر نہین ہین اور مضرت اوسکی ساتھ سکنجبین اور شراب رقیق صافی کے رفع کرنی چاہیے فودنجی
اور کزبری لیکن کزبری یعنی دھنیہ اور جو غذا اوس سے پکائین مثانہ کو موافق ہے عدسی [illegible] کرتی ہے اور سودا
بڑہاتی ہے اور آنکھونکو تاریک کرتی ہے دفع مضرت اوسکی ساتھ تتلی اور پودینہ اور شہد اور زعفران کے کرنی چاہیے
اور شراب رقیق صافی بھی مصلح ہے لفتی غذا بہت دیتی ہے اور باہ کو سودمند ہے اور آنکھونکو روشن کرتی ہے
اور اوس سے رطوبت خام پیدا ہوتی ہے اور قولنج کو ضرر دیتی ہے دفع مضرت اوسکی ساتھ سفرجلی
مسہل اور کمونی اور پودینہ سے ہوسکتی ہے ہریسہ قوت بہت دیتا ہے اور فربہ کرتا ہے اور قولنج [illegible] اوس
آدمی کو جسکے گردہ اور مثانہ مین پتھری ہو اور [illegible] نقصان [illegible] اصلاح اوسکی [illegible]

کہ ساتھہ گوشت گوسالہ یا گوشت مرغ کے پکائین اور دودہ نکالین اور سویا اوسمین داخل کرین تاکہ اوسکو لطیف کرے اور بو اور مزہ اوسکا بہتر کرے اور ساتھہ سرکہ اور آنجامہ کے تناول کرین اور ساتھہ کالی مرچ اور دارچینی اور بہت مسکہ کے تیار کرین اور گای کے گھی اور مسکہ کے ساتھہ بہتر ہی اور مرطوب کے لیے بعد اوسکے سونٹھہ پرورده یا سفرجلی مسہل دینی چاہیے اور گرم مزاج والیکو بعد گذرنے پانچ ساعت کے سکنجبین سادہ پلانا چاہیے بریانی غذا بہت دیتی ہے اور قوت بڑہاتی ہے اور بدیر ہضم ہوتی ہے اور معدہ قوی کے لیے زیبا ہے اور سرخی گوشت ساتھہ سفیدی کے کھانی چاہیے کہ جلد آنتون سے باہر ہوجاتی ہے اور اگر گوشت کو پہلے ایک رات سرکہ مین رکھین اور پھر تنور مین بریان کرین جلد ہضم ہوگا اور لطیف ہوگا اور غذا کم دیگا **کباب** بدیر ہضم ہوتا ہے اور معدہ مین دیر تک رہتا ہے اور خاصیت کباب کی یہ ہے کہ اگر پانی اوسکا جوسین جلد غذا ہوجاتا ہے اور اگر پہلے سرکہ مین رکھین پھر کباب کرین جلد ہضم ہوگا اور بعد کباب اور گوشت بھونی ہوئے کھانے کے پانی سرد اور شراب نہ پینی چاہیے

باب چونتہاردوسری جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے ہر قسم اچار اور آنجامہ کی منفعت اور مضرت مین ہے اور دفع مین اونکی مضرت کے

فسرد اور ہلام معلوم کرین جو کچھہ گوشت بزغالہ سے بنائین اوسکو فسرد کہتے ہین اور جو گوشت گوسالہ سے تیار کرین ہلام کہتے ہین اور فسرد دس آدمی کے لیے جسکا جگر گرم ہو موافق ہے اور خون اور صفرا کو بٹھاتا ہے اور مضرت دونون کی مثل مضرت سکباج کے ہے اور دفع مضرت اوسکی مثل دفع مضرت سکباج کے ہے **مصوص** گرم مزاج والے کے واسطے چاہیے کہ مصوص مرغ خانگی یا تیتر یا لوہ کا تیار کرین اور بعوض سداب یعنی تتلی کے کرفس اور طرخون ڈالین اور لہسن نہ ملائین **کامہ کبر** معدہ کے لیے بد ہے پیاس پیدا کرتا ہے اور گرمی کرتا ہے لیکن رطوبت کو دور کرتا ہے اور کھانے کی بھونک زیادہ کرتا ہے اور فضول طعام کو معدہ اور آنتون سے اوتارتا ہے اور کامہ تمامہ شور ہوتے ہین اور یہی فعل کرتے ہین ہمیشہ نہ کھانا چاہیے کہ خونکو تباہ کرتے ہین اور خارش پیدا کرتے ہین مگر سرکہ کچھہ اصلاح اونکی البتہ کرتا ہے **کبر بسرکہ** جو پرانی ہو تلی کو گھلاتی ہے اور گرم مزاج کے موافق ہے اور سدہ کھولتی ہے اور مرطوب کے لیے بھی بد نہین ہے اسلیے کہ اندر کے رطوبت کو بھی دور کرتی ہے **پیاز بسرکہ** ابخرے دماغ پر چڑہاتی ہے اور بھونک بڑہاتی ہے اور سرکہ اوسکا بہتر اوس سے ہی **لہسن بسرکہ** سرد مزاج والے کو بہتر ہے **اشترغار اور بیخ انگدان** دونوں سرکہ اونکا بہتر ہے اسلیے کہ سرکہ اونکا لطیف ہے اور جرم اونکا معدہ مین بدیر رہتا ہے **پیاز جنگلی** مرطوب کے لیے دینی چاہیے اور باہ کے واسطے نافع ہے اور مرگی والے کو نہایت مفید ہے **خیار بسرکہ** حرارت اور پیاس گرم مزاج والونکی دور

کرتی ہی لیکن معدہ مین بہ دیر رہتی ہے اوسکو بعد قلیہ اور شوربا اور ساتھہ غذاؤن غلیظ مانند وغبا اور ترفبا کے
کہاتی ہین **سِکنجبین سِرکہ** غلیظ ہی اور سرکہ اور رائی سے لطیف ہوجاتا ہی **بادنجان بِسِرکہ** صفرا کو توڑتا ہے
اور معدہ کہولتا ہی **زیتون بسرکہ** چرب غذاؤنکی گرانی کو دور کرتا ہی اور بہونک بڑہاتا ہی اور سدہ
کہولتا ہی اور طبع کو نرم کرتا ہی اور ثقل کو اوتارتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے اور پیاس زیادہ کرتا ہے
مگر سرکہ اوسکی پیاس کو بجہاتا ہی **آبکامہ** کہ جو کے آٹے سی بنائین یا جو کی روٹی سے گرم اور خشک ہے
دوسری درجہ مین بلغم لزج کو معدہ سی صاف کرتا ہی اور بہونک بڑہاتا ہی اور جس آدمی کے آنتونمین کچہ
رطوبت غالب ہو کہ اوسکے سبب سی کیڑی پیدا ہوتی ہین اوسکو دور کرتا ہے اور سڑے ہوئے زخمونکو جو اعضا کے
اندرونی مین ہون دہوتا ہی اور موافق ہے قدری پیاس بہی پیدا کرتا ہے لیکن اگر اوسکو سرکہ مین ملائین تو
پیاس نہین ظاہر کرتا ہی اور منفعت اوسکی بحال رہتی ہے **ماہنابہ** گرمی اور خشکی مین سوای آبکامہ کے ہے
طبع کو نرم کرتا ہے اور معدہ اور آنتون کو صاف کرتا ہی اور بہونک بڑہاتا ہی اور صاحب دردونکو مفید ہے
سلماب کہ روٹی سے تیار کرین اگر شوربا ہووی پیاس زیادہ کرتا ہی اور نمک اوسمین بڑہاتے ہین کہ جلد تباہ
ہو جائے اور اوسکے نفخ بہی کرتا ہے **بزماورد** بزماورد کو خراسان مین نوالہ کہتی ہین قولنجی اور اوس
آدمی کو کہ باد کے سبب سی تکلیف مین ہو ضرر دیتا ہی بالجملہ ایک غذای سنگین ہی اور بہتر یہ ہی کہ گوشت لطیف سی
تیار کرین مانند گوشت بزغالہ اور برہ کے اور زردی مرغ کے انڈی کی اور ہتلی اور کرفس بہت ڈالین
اور طرخون اور کوک نڈالین اور ساتھہ سرکہ اور آبکامہ کے کہائین معتدل مزاجونکو موافق ہے اور سرد مزاج والیکو
ساتھہ راسن اور اشترغار اور مرغ کے انڈونکی زردی اور سداب اور گوشت نر کے بہتر ہے اور ساتھہ
آبکامہ یا ساتھہ سرکہ اشترغار کے کہائین اور گرم مزاج والہ کے لیے ساتھہ سینہ مرغ مصوص اور مرغ کے
انڈونکی زردی اور کاہو اور دہنیہ تر اور اوسکے طرخون کے بہتر ہے اور ساتھہ سرکہ کے کہائین **باب ۵**

پانچوان دوسرے جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے دودہ اور پنیر کی منفعت اور مضرت مین ہی اور دفع مین اوسکی مضرت کی

معلوم کرین **شیر** یعنی دودہ سردی اور تری مین زیادہ معتدل سی ہے اور گرمی اوسمین کمتر گرمی جسم
انسان سی ہے اور دودہ مرکب ہی پانی اور پنیر اور روغن سے اور پانی اونٹنی اور گدہی کے دودہ مین
بہت ہی اسی سبب سی کہا ہی کہ دودہ ان دونوںکا زیادہ لطیف ہی اور گای کے دودہ مین روغن بہت
ہی اور دودہ بکری کا ان امورات مین معتدل ہے اور وہ پانی جو دودہ مین ہی لطیف اور صافی ہے
اوسمین کچہ تیزی نہین ہی اور پنیر سرد ہے اور زمینی اور روغن گرم اور تر ہے اور ہوائی پس قیاس واجب

کرتا ہی کہ گوہر لطیف گرم زیادہ گوہر غلیظ اور چرب سی ہے واجب کرتا ہی کہ حرارت روغن کی قوی اور غالب ہووے
اسلیے کہ چربی مادہ حرارت کی ہے اور ساتھہ اوسکی سوافق ہے اسیوجہ کہا ہے کہ شیر گوسفند سر زیادہ جملہ لبنیات سے
ہی لیس اسلیے کہ پنیر اوسمین زیادہ ہی اور شیر گاو گرم ہے اسلیے کہ روغن اوسمین بہت ہی اور شیر نر میانہ ہی اسلیے روغن
اوسمین بہ روغن گاو کے بنسبت کمتر ہے اور پنیر اوسمین بہ نسبت پنیر گوسفند کے کمتر ہے اور معلوم کرین کہ
احوال لبنیات چراگاہ کے سبب سی متغیر ہوتا ہی اور فصول سال مین بھی تغیر شیر مین ہوتا ہی اور سیب طرح
شیر بعد جننی کے یکچند گاہ غلیظ ہوجاتے ہین اور پیدایش دودہ کی خون کامل النضج یعنی تمام پختہ اور بہتر سی ہے
پس جسوقت ایسا خون تمام پختہ پستانمین پہونچتا ہی تو قوت مغیرہ پستان کی اوس خون کو اپنے
رنگ اور اپنی طبیعت کی طرف پہیرتی ہی اسلیے کہ گوشت پستان کا گوشت سفید ہی اور نرم اور مزاج اوسکا
مائل بسردی ہے روفس کہتا ہی کہ دودہ مرطوب اور بلغمی کو اسوجہ سی ضرر دیتا ہی کہ دودہ سردی کیطرف میلان
رکہتا ہی اور حرارت اوسکی دوسری بار مزاج خون کیطرف پہر نہین سکتی ہے جیسا کہا ہی دو سبب سے ایک کہ
حرارت اوسکی ضعیف زیادہ ہی دوسرے یہ کہ ہنوز طرف مزاج خون کے نہین پہونچتی ہے گزیدن شیر
معلوم کرین کہ بہتر جملہ لبنیات سی دودہ عورتون کا ہے اسلیے کہ صاف نہایت ہی اور غذا دینی والا ہی اور سب
طرح کے شیر اگر پستان سی چوسین سودمند زیادہ ہین ورنہ جس ساعت کہ دوہین اوسیوقت پیین پس اسی
سبب سے جس بیمار کے لیے کہ شیر خر دینی کی حاجت ہو تو لازم ہے کہ گدہی کو نزدیک بالین مریض کے لادین
اور اوسیوقت دوہ کر پلائین اور شیر سفید اور خوشبودار اور خوش مزہ بہتر ہے کہ قطرہ اوسکا ناخن پر ٹھہرے
اور جو شیر نہایت غلیظ اور نہایت رقیق ہو یا ترش مزہ یا ناخوشبو یا زرد ہو وہ کارآمد نہین ہے اور جس جانور کا
دودہ کہ استعمال مین آتا ہے وہ جانور تندرست اور تمام گوشت معتدل فربہی اور لاغری مین ہووے اور بہت
چربی دار ہو اور جب تک چالیس دن جننی اوسکے سی نگذرے ہون دودہ غلیظ ہوتا ہے اور دودہ جوان
جانور کا بہتر ہوتا ہے اور دودہ حیوان اندک سال کا تری زیادہ رکہتا ہے اور دودہ حیوان پیر کا تری کم
رکہتا ہی اور جو حیوان کہ ریاضت کم کرتا ہی اور کم دوڑتا ہے دودہ اوسکا گاڑہا ہوتا ہے اور جو حیوان کہ
ریاضت بہت کرتا ہے اور بہت دوڑتا ہی دودہ اوسکا لطیف ہوتا ہے اور جلد ہضم ہونیوالا ہے اور
روفس کہتا ہی کہ دودہ گہوڑی کا بھی مانند بکری کے دودہ کے ہی اسلیے کہ وہ ریاضت کم کرتی ہی اور علف
اوسکا اکثر تلخ اور خوش مزہ گہاس ہے اور دودہ حیوان پہاڑی کا بہتر ہے اور تری کم رکہتا ہی اور دودہ
حیوان اہلی کا خاصکر وہ جانور جو کنجارہ اور بہوسی کہاوے گران اور غلیظ ہوتا ہے اور دودہ حیوان چرائی کا
لطیف اور نہایت بہتر ہے اور دودہ اوس جانور کا کہ مدت اوسکے حمل کی کم ہو مدت حمل انسان سے

ج ۳

وہ دودہ مزاج انسان کے موافق نہین ہے اور دودہ اوس جانور کا کہ مدت اوسکے حمل کی برابر مدت
حمل انسان سے وہ دودہ مزاج انسان کے موافق ہے پس اسیوجہ سے کہا ہے کہ گاے کا دودہ موافق مزاج انسان کے
ہے اور جو دودہ کہ واسطے علاج کے مارالجبن حاصل کرین رقیق ہونا چاہیے اور دودہ حیوان سفید موی کا نہایت
ضعیف ہوتا ہے اور دودہ حیوان سیاہ موی کا نہایت قوی ہوتا ہے اور بدیر احوال اپنے سے متغیر ہوتا ہے اور شیر
بہاری تری بہت رکہتا ہے اور نہایت رقیق ہوتا ہے اور شیر تابستانی غلیظ اور چرب نہایت ہوتا ہے اور دودہ
رقیق زیادہ جملہ لبنیات سے ہے کیونکہ پنیر اور روغن کم رکہتا ہے اور جلد معدہ سے اوترجاتا ہے اور دودہ گہوڑی کا کم
روغنی اور کم پنیری مین مانند اونٹنی کے دودہ کے ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ جو دودہ کہ بد ہوتا ہے مضرت اوسکی
اس حد کو پہونچتی ہے کہ جسم کی خلطون کو تباہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مینے ایک کودک کو بچشم خود ملاحظہ کیا کہ دودہ اوسکی
مان کا فاسد تہا تمام جسم اوس کودک کا پہوڑہ پہنسیونمین مبتلا ہو گیا **خاصیت شیر** معلوم کرین کہ جو دودہ
بہت نوش کرے گویا کہ اوسنے طعام مخالف کہائے ہونگے اسلیے کہ پانی اوسکا آنتون سے گذر کرتا ہے اور دست
لاتا ہے اور پنیر اوسکا معدہ اور آنتون مین بدیر رہتا ہے اور روغن معدہ کو صاف کرتا ہے پس جسوقت کہ دودہ پیا جاے
قوت اوسکی پانی کی دست لانے والی ہے اور قوت پنیر کی کہ ضد اسکی قوت کی ہے ہر ایک کام اپنا کرتی
ہے اور ساتہ ایکدوسرے کے کوشش کرتی ہے اور روغن ساتہ قوت پانی کے مددگار ہوتا ہے اور آنتون مین پیچش اور
قراقر پیدا کرتا ہے اور اگر معدہ پاک ہے اور بدن ریاضت یافتہ ہو اور جگر گرم اور خشک ہو تو جگر اوسکے پانی کو جلد
اپنی طرف کو کہینچے گا اور قراقر شکم مین کم ہوگا اور قوت پانی کی ادرار کرے گی اور معدہ سرد و اجزای دیگر کو ہضم
کریگا اور اگر معدہ مین گران ہو اور تباہ ہو جاے تو قے کی جانب متوجہ ہوگا اور خاصیت دیگر یہ ہے کہ تشنگی لاتا ہے
اور اگر معدہ گرم ہو جلد احوال اپنے سے متغیر ہوتا ہے اور دودناک ہو جاتا ہے اور اگر معدہ سرد ہو دہی ترش
ہو جاتا ہے اور پٹہون کو نقصان پہونچاتا ہے اور گرم مزاج آدمی کے معدہ مین لبستہ ہو جاتا ہے اور پنیر بنجاتا ہے
اور آدمی کو بیچین اور بیقرار کرتا ہے **منفعت حضرت شیر زنان** جو آدمی کہ پہیپڑہ اوسکا زخمی ہو اگر پہلے
نزرگ ہونی زخم سے چہاتیون کو موتہہ لگا کر پیئے یا اوسیوقت کا دوہا ہوا نوش کرے تو اوس زخم کو نہایت
مفید ہوگا اور اگر عورت کی دودہ کو ساتہ کندر کے آنکہہ مین ٹپکائین تو مرض طرفہ کو مفید ہوگا اور طرفہ
اوس سرخی کو کہتے ہین جو مانند قطرہ خون کے آنکہہ مین ظاہر ہوتی ہے بسبب کسی زخم یا ریح کے کہ آنکہہ پر
پہونچے اور جملہ لبنیات تازہ فادزہر سمیات مانند ذراریح اور خربق وغیرہ کے ہین اور دودہ گاے کا
خاصتہ فادزہر تخم فنک کا ہے اور ہوش مین لاتا ہے اور فادزہر مردار سنگ کا بہی ہے اور اگر دودہ عورت کا
اور روغن گل اور سفیدی مرغ کے انڈے کی باہم ملائین اور آنکہہ مین لگائین آنکہہ کے درد کو مفید ہوگا

اور نیند لاویگا اور ہوا درد کا پکا دیگا اور جس آدمی کے مثانہ مین کہ زخم یا جلن ہو قضیب کی راہ سے ٹپکائین بذریعہ
اوس آلہ کے جسکو زراقہ کہتے ہین نہایت مفید ہوگا اور اگر کسی کے بچے کی آنتون مین زخم یا سوزش ہو ساتھ شربتون
یا ساتھ اون دواؤن کے کہ مناسب اوسکے ہین یا ساتھ لشکاب اور روغن گل کے حقنہ کرین مفید ہوگا اور گلی
اور غرغرہ کرنا شیر تازہ سے گرم ورمون کو کہ دانتون اور زبان کی جڑ مین ظاہر ہوا ور خناق کو بھی سودمند ہے
اور اگر منی کو دودہ مین پکائین مردون کی منی اور عورتون کے دودہ کو بڑہاتی ہے اور کھانسی اور سل اور
یرقان کو سودمند ہے اور رنگ چہرہ کا صاف کرتی ہے اور پیاس بجھاتی ہے اور دشواری پیشاب کو نافع
ہے اور اوس آدمی کو فائدہ دیتی ہے جسنے جماع بہت کیا ہو اور دودہ اوٹنی کا بسبب حرارت اور شوربت
کے کہ اوسمین ہے سدہ جگر کا کھولتا ہے اور چھیپ کو دور کرتا ہے اور استسقا کو نافع ہے اور مرض استسقا مین اگر دودہ
اوٹنی کا ہمراہ بول شتر کے نوش کرین نہایت مفید ہوگا اور اگر شکر کے ساتھ پیین تب بھی نافع ہے اور
تنگی سانس اور بواسیر کو مفید ہے اور دودہ گھوڑی کا اوس عورت کو کہ بسبب گرمی اور خشکی کے حیض جسکا
بند ہوگیا ہے حیض کو جاری کرتا ہے اور طبع کو نرم کرتا ہے اور دودہ بکری کا کھانسی اور سل کو مفید ہے اور دودہ گدہی کا
بیماری دق اور زخم مثانہ اور کھانسی اور سل کو نافع ہے اور دودہ گوسفند کا اسی طرح کھانسی اور تنگی سانس کو دور
کرتا ہے اور رنگ چہرہ کا صاف کرتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے اور جو ہمراہ شکر کے کھائین نہایت سودمند ہے اور اگر
دودہ کو ساتھ کرنج وغیرہ کے غلیظ غذاؤن سے پکائین ریاح کم پیدا کریگا لیکن سدہ جگر مین اور ریگ گردہ
اور مثانہ مین جلد پیدا کریگا اور بہت دودہ پینے سے چھیپ اور برص ظاہر ہوتی ہے اور جون بھی پڑتی ہے مگر
اوٹنی کے دودہ سے یہ بیماریان نہین ظاہر ہوتی ہین اور طبع کو نرم رکھتا ہے اور جملہ لبنیات یعنی سب جانورونکے
دودہ پٹھون کو ضرر دیتی ہین اور اون آدمیونکو نقصان پہونچاتی ہین جنکے سینہ اور پھیپڑہ مین ورم ہون اور
دانتون کو نہایت مضر اور صاحب دردسر کو زیانکار ہین اور تاریکی چشم اور شبکوری لاتے ہین اور مرطوب اور
قولنجی اور اون لوگونکو جو ریاح کے سبب سے تکلیف مین ہون اور صاحبان درد جگر اور درد طحال کو مضر ہین مگر
اوٹنی کا دودہ کہ صاحب درد جگر اور درد طحال کو سودمند ہے اور صاحب تپ کو نہایت مضر ہے اور جوان
آدمی کے بدن مین صفرا بڑہاتا ہے اور بوڑہے آدمی کو سودمند ہے اور خشکی اور خارش بوڑہون کی دور کرتا ہے
اور جوان آدمی کے لیے فصل بہار اور موسم سرما مین موافق زیادہ ہے اور سرد مزاج والون اور بوڑہون
کو فصل تابستان مین نافع ہے اور شیر جوشانیدہ اور سنگ تاب کردہ یا آہن تاب دستون کو روکتا ہے
مقدار اوسکی پینے کی پچاس درم سے اسی درم تک ہے اور دودہ اوٹنی کا کہ واسطے حرارت جگر کو تسکین
مقدار شیر اوسکی سو درم سے دوسو درم تک ہے اگر بخوبی ہضم ہوجائے اور اگر اچھی طرح ہضم نہوتا ہو تو

تیس درہم سے زیادہ نچاہیے یا کم بیس درہم سے چاہیے اور اگر واسطے استسقا کے تجویز کرین تو لازم ہی کہ علف اونٹنی کا کرفس یا بادیان مقرر کرنا چاہیے اور اگر ممکن نہو سکے اوسکے دودہ سے پیشاب کرین اور دودہ گدہی کا تیس درہم چاہیے اور اگر بخوبی ہضم ہو جاتا ہو تو اکثر اسی درم مقدار اوسکی چاہیے اور اگر کہٹی ڈکارین آوین چند روز موقوف رکہین اور اگر ترش ہو مقدار اوسکی کم کرین اور علف اوس گدہی کا جسکا دودہ پینا منظور ہو کاسنی اور ہرا دہنیہ اور برگ خرفہ اور کاہو معین کرین اور اگر اوس آدمی کو گدہی کا دودہ دیوین جسکے گلو سے خون آتا ہے تو علف اوسکا جو یا دہنیہ خشک لازم ہے اور دودہ اوسکا ہمراہ گل ارمنی کے دیوین اور جو پانی لکڑی اور بالم کہیرے نکا اور پانی کدو اور خرفہ کا ہر ایک ایک جزو اور دودہ بکری کا ایک جزو جسوقت کہ دو ہا ہو سبکو پکاوین اور شیشہ مین ڈالین اور وہ شیشہ دیگ مین رکہین اور اوس دیگ کو پانی سے لبریز کرین اور دہیمی آگ روشن کرین کہ جوش کہاتے یہانتک کہ پانی لکڑی وغیرہ کا جلجائے اور دودہ رہ جائے پس یہ دودہ اوس آدمی کو مفید ہوگا جو گرمی اور خشکی رکہتا ہی اور سب طرح کے شیر شکر کے ساتھ زیادہ سودمند ہین اور اگر شیر واسطے کسی ورم سخت کے کہ اندر جسم کے ہو نوش کرین تو چاہیے کہ ساتھ روغن ارنڈی یا روغن بادام تلخ یا روغن بادام شیرین کے تناول کرین دفع مضرت شیر معلوم کرین کہ جس آدمی نے دودہ نوش کیا ہووے اوسکے بعد کوئی طعام اور شراب نکہائی اوسدم تک کہ دودہ بخوبی ہضم ہو جائے اسلیے کہ جو چیز دودہ مین شامل ہوتی ہے اوسکو تباہ کرتی ہے اور کوئی کام قوی اور ریاضت سخت بہی بعد اوسکے نکرنی چاہیے اسلیے کہ جو کوئی رنج کہ بعد طعام کے آدمی کو پہونچتا ہی طعام کو ترش کرتا ہی اور سوای سیچی ہونے کے نکہانا چاہیے اس سبب سے کہ اگر طعام کے اوپر طعام دیگر کہایا جائیگا تو اوسمین ملکر تباہ ہوگا اور بدشواری ہضم ہوگا اور اگر دودہ کو نمک کے ساتھ کہائین یا شہد یا شکر کے ساتھ تو ہرگز معدہ مین بستہ نہوگا اور اگر اوسکو جوش دین اور حالت جوش مین شہد اوسمین ملائین تو بہتر ہوگا اور شہد اوسقدر ڈالنا چاہیے کہ دودہ کو مزہ دار کر دیوے اور نمک بہی باندازہ چاہیے مگر اوس آدمی کو چاہیے کہ طبع کو نرم کرے نمک زیادہ دینا چاہیے اور بعد نوش کرنے دودہ کے مضمضہ کرنا ساتھ شراب یا سرکہ یا سکنجبین یا ماء العسل یا آب سماق یا ساتھ عاقرقرحا کے مضرت اوسکی دانتون سے باز رکہتا ہی اور اگر قرظ اور طراثیث اور خبث الحدید اور تخم کرفس دودہ مین ملائین اور ایک ساعت تامل کرین پہر نوش کرین اوس آدمی کو مفید ہوگا جسکو دودہ پینے سے اکثر دست آیا کرتے ہین اور دوغ سرد ہے دوسری درجہ مین اور خشک ہے پہلے مین اور جسوقت تک تازہ اور شیرین ہوتا ہی مائل بگرمی رہتا ہی مگر اندک گرمی رکہتا ہی اور جسوقت کہٹا ہو جاتا ہی سرد ہوتا ہی اور اگر مسکہ اوس سے جدا کرین اور اچہی طرح صاف کرین تپ دق کو مفید ہی اور اگر دوغ پکائین اور لوہا گرم کرکے اوسمین ڈالین تاکہ پانی اوسکا کم ہو اور گاڑہا ہو جائے صفراوی اور خونی دستون کو روکتا ہے اور اگر اوس گائی کو کہ دوغ اوسکا

دستون کے لیے دیوین کرنج اور ارزن اور خرنوب کھلا دین نہایت بہتر ہوگا اور معدہ معتدل دوغ ترش کو نہین
ہضم کرسکتا ہے بجز معدہ گرم اور جگر گرم کے نہ دینا چاہیے اور مرطوب آدمی کو دوغ مین روغن زیتون اور تلی اور
کلونجی اور کرفس اور پودینہ اور برگ ترنج ملاکر دینا چاہیے جغرات اور پنیر اوسکا دونون غلیظ ہین صاحب قولنج اور
درد مفاصل کو ضرر دیتی ہین اور اصلاح اونکی مثل اصلاح دوغ کے ہے **ترف** سرد اور خشک ہے تیسری درجہ مین
اوس سے کیلوس بد بنتا ہے اور سودا پیدا ہوتا ہے اور معدہ کو نقصان رکھتا ہے لیکن پیاس کو بجھاتا ہے اور اصلاح اسکی
یہ ہے کہ اوسکو گوشت فربہ کے ساتھ پکائین اور کرفس اور سداب اور پودینہ اور برگ ترنج اوسمین ڈالین اور روغن
گاو کو ترف اور دوغ سے دور رکھین مگر روغن زیتون ڈالین **پنیر** بدیر ہضم ہوتا ہے اور بہتر پنیر وہ ہے کہ اوسکو ترش
کرین تاکہ جلد اور بخوبی ہضم ہووے اور آدمی مرطوب اور قولنجی کو مضر ہے اور جو پنیر کہ نرم زیادہ ہوا ور متخلخل نہایت ہو
بہتر ہے اور اگر پنیر کو شہد ملاکر کھائین تو جلد ہضم ہوگا اور قولنجی کو ضرر کمتر دیتا ہے اور پنیر تر ورم گرم کو مفید ہے جو
آنکھ مین ظاہر ہوا اور اگر پنیر خشک کو بریان کرکے تناول کرین طبع کو خشک کریگا اور پنیر تر بھی ایسا ہے اور پنیر
پرانا تیز ہوتا ہے اسوجہ سے پیاس پیدا کرتا ہے اور بدیر ہضم ہوتا ہے اور غلیظ ہوتا ہے اور جس طرح سے کہ غلیظ چیزون کو کسی
شی تیز کے ساتھ کھاتے ہین تو لطیف ہوجاتی ہین اور اصلاح قبول کرتی ہین پنیر اوس سے کچھ اصلاح نہین
قبول کرتا بلکہ تباہ ہوجاتا ہے اور معدہ کو ضرر دیتا ہے اور درد معدہ پیدا کرتا ہے اور قولنج لاتا ہے اور درد گردہ
اور سنگ گردہ اور مثانہ پیدا کرتا ہے لیکن بعد طعام کے اگر مقدار ایک درم تناول کرین مونھہ کو خوشبو دیگا اور فوت
اسکے معدہ کا مددگار ہوگا تاکہ طعام کو جمع کرے اور بہتر ہضم کرے روغن گاو ورمونکو پکاتا ہے اور نرم کرتا ہے
اور پھیپڑہ اور سینہ کی بیماریونکو فائدہ بخشتا ہے اور پٹھون کو نرم کرتا ہے اور معدہ کو ضعیف اور گردہ کو گرم کرتا ہے
اور پادزہر بہتر ہے اور پادزہر سب زہرونکا ہے **مسکہ** طبع کو نرم کرتا ہے اور اگر ساتھ شہد کے بچون کی
دانتون کی جڑ مین طلا کرین دانت باآسانی نکلین گے اور اوس درد کو موقوف کریگا جو دانت نکلنے کے وقت
بشدت ہوا کرتا ہے اور اگر مسکہ کو بدن پر طلا کرین پوست کو نرم کرتا ہے اور جسم کو فربہ کرتا ہے اور اگر اوسکا
شیاف بناوین آنتون اور رحم کے سخت ورمونکو مفید ہوگا اور گاد اوسکی قابض ہوتی ہے اور آنکھہ
کی دواؤنمین کام آتی ہے اور آنکھہ کے مواد کو روکتی ہے اور اگر مسکہ کا حقنہ کرین تب بھی سود مند ہے اور
مقام گزیدگی افعی پر اگر رکھین تو نہایت نافع ہوگا سینہ اور پھیپڑہ کو گاد اوسکی مفید ہے اور نزلہ کے
مواد کو پکاتی ہے اور ذات الجنب کو بھی نافع ہے اگر موم روغن اوسکا بنا کر ملین **باب چھٹا دوسرے
جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے بیتری کتاب کے بقولات کی
منفعت اور مضرت مین ہے** - **کاسنی** کو عربی مین ہندبا کہتے ہین باغی اور جنگلی ہوتی ہے

جنگلی کو طرخشقوق کہتے سرد اور تر ہے درجہ اول مین اور اگر خشک کرین خشک ہوگی پہلے درجہ مین اور سردی اور تری باغی کاسنی مین زیادہ جنگلی کاسنی سے ہوتی ہی یوحنا ماسویہ کہتا ہی کہ کاسنی سرد ہی پہلے درجے کے اول مین اور خشک ہی درمیان مین درجہ اول کے اور طرخشقوق سرد ہی آخر مین درجہ اول کے اول درجہ دوم تک اور خشکی اوسمین بہ نسبت باغی کے زیادہ غالب ہی اور جو کاسنی کہ تلخ ہوتی ہے بہتر ہوتی ہی اسلیے سدہ کو جلد کہولتی ہے اور گرمی کے موسم مین تلخ زیادہ ہو جاتی ہے اور اندر کے میل گرمی کیطرف رکہتی ہے سب قسمین اوسکی سدونکو کہولتی ہین اور اگر کاسنی کو نقرس گرم اور آنکھہ مین ضماد کرین نافع ہوگا اور شیر جنگلی کاسنی کا آنکھہ کی سفیدی کو دور کرتا ہی اور اگر جو کے آٹے مین ملاکر مقام دل پر ضماد کرین خفقان گرم کو فائدہ بخشتی ہی اور جگر گرم اور معدہ گرم کو نافع ہی اور معدہ کے واسطے جنگلی کاسنی باغی کاسنی سے بہتر ہے اور متلی کو دور کرتی ہی اور صفرا کو تسکین بخشتی ہی اور جس کسی آدمی کے رات کیوقت پانی منھ سے نکلتا ہو وہ صبح کو بیخ کاسنی کے ساڑہی تین ماشہ نمک مین ملاکر اگر کہائے رات کی وقت تو نہایت مفید ہوگا **کرفس** پہاڑی اور جنگلی اور باغی ہوتی ہے اور بعضی ایسی ہوتی ہے کہ پانی مین اور کنارہ پر پانی کے جمتی ہے اور تخم کرفس پہاڑی کہ سنگستان مین ہوتی ہی فطراسالیون کہتے ہین مگر ہر ایک کرفس کوہی کو فطراسالیون نہین کہتے ہین بلکہ فطراسالیون وہ ہی جو پتہرون پر جمتی ہے اور رومی کرفس نہایت قوی الفعل ہے گرم ہے پہلے درجہ مین اور خشک ہی دوسرے درجہ مین ابن ماسویہ کہتا ہی گرم ہے دوسرے درجہ کے آخر مین اور خشک ہے درمیان تیسرے درجہ کے لیکن کرفس باغی ریاح کو توڑتی ہی اور سدہ کو کہولتی ہے اور گرم مزاجوالے کے لیے پروردہ کرفس بہتر ہی اسوجہ سے کہ جمیع بقولات جب پروردہ ہوتے ہین تو سردی اور تری اونمین غالب ہوتی ہی اور اگر کوئی تر ہ گرم ہو تو گرمی اوسکی پروردہ ہونے سے ٹوٹ جاتی ہے اور خاصیت کرفس کی یہ ہے کہ جگر اور تلی اور سینہ کو مفید ہی اور دیر ہضم ہوتی ہے اور ادرار کرتی ہے اور گردہ اور مثانہ کو پاک کرتی ہے اور حاملہ عورتون کو نہ دینا چاہیے اور ابن ماسویہ کہتا ہی کہ ان معالجات مین تخم اوسکا قوی ہے اور پوست اوسکی جڑ کا تخم سے بھی قوی زیادہ ہی اور اگر کوئی شخص کرفس کہاوے اور بچہو اوسکو کاٹے تکلیف اوسکو بہت ہوگی اور اگر کرفس کو کاہو کے ساتھ کہائین معتدل ہوگی اور کرفس پہاڑی نہایت مضر ہے **گندنا** کی کئی قسمین ہین شامی نبطی جنگلی لیکن نبطی گرم ہے تیسرے درجہ مین اور خشک ہے دوسرے درجہ مین اور جنگلی گرم زیادہ ہی اور خشک نہایت ہی اور زیادہ نکار ہے بالجملہ گندنا درد سر لاتا ہی اور خواب بد دکہلاتا ہی اور دانتون اور دانتونکی جڑون کو ضرر دیتا ہی اور جو ساتھہ کشکاب کی پکائین اور وہ کشکاب ساتھہ شہد کے کہائین تنگی سانس کو کہ رطوبت غلیظ سے ہو اور پھیپڑہ کے ورم کو مفید ہوتا ہے اور اگر

دو درم تخم گندنا سے ساتھ دو درم مور دانہ سے کوٹین اور دیوین جس آدمی کو کہ کہانسی مین خون آتا ہو سودمند ہے
اور اسی طرح دو درم تخم گندنا بہونا ہوا ساتھ دو درم مورد دانہ کے دیوین اوس آدمی کو جو ہچکی کہتا ہو سودمند ہی اور اگر
ساتھ تخم سپندان بریان اور ناکوفتہ کے دیوین ریاح کو توڑ دیگا خاصتہ ریاح بواسیر کو اور بلغمی دستون کو روکتا ہی اور اگر
تخم اوسکے کوٹین اور قطران مین گوندہین اور دانتون کو اوسکی دہونی دیوین تو دانتون سے کیڑونکو دور کریگا اور درد
موقوف کریگا اور گندنا معدہ کے لیے بد ہی اسلیے کہ بدیرہضم ہوتا ہی اور گردہ اور مثانہ ریش کو ضرر دیتا ہی اور حیض کو
جاری کرتا ہے اور ادرار بول کرتا ہے اور بواسیر کو مفید ہے اور قوت باہ بڑہاتا ہی اور صاحب قولنج بلغمی اور ریحی کو
سودمند ہی اور طبع کو نرم کرتا ہی گرم مزاج والے کے لیے دفع مضرت اوسکی ساتھ کاہو اور کاسنی کے کرین کشنیز
یعنی دہنیہ اوسمین تلخی اور لطافت ہی سرد ہی پہلے درجہ مین اور خشک ہی دوسری درجہ مین جالینوس کہتا ہے کہ
دہنیہ گرمی کیطرف میلان رکہتا ہی اور ابو علی سینا کہتا ہی کہ یہ گرمی دہنیہ مین جوہر لطیف سے ہے کہ جلد تحلیل
قبول کرتی ہی ورنہ چاہیے تہا کہ بہت کہانے سے سردی نہ پیدا کرتا اور حنین کہتا ہے کہ جالینوس جو دہنیہ کو گرم
لکہتا ہی مخالفت کرتا ہی دیسقوریدوس اور روفس اور اور طبیبون کی کہ وہ سب کہتے ہین سرد ہی چنانچہ جالینوس
کہتا ہی کہ جو کہ دہنیہ خنازیر کو تحلیل کرتا ہے کیونکر کہہ سکتے ہین کہ سرد ہی بو علی سینا کہتا ہی کہ دہنیہ ...
کو نافع ہی اور کوئی گرم شے سرخبادہ کو مفید نہین ہوتی ہے پس کیونکر گرم کہہ سکتے ہین اور ...
کرنا اوسکا خنازیر کو ممکن ہے کہ بسبب اوس خاصیت کی ہو کیونکہ لطافت اوسکی غوص کرتی ہی ...
تحلیل کرتی ہی اور سردی اسقدر غوص نہین کرسکتی یعنے اندر اوسکے نہین پیٹھہ سکتی اور پانی دہنیہ کا ساتھ ...
دودہ کے اگر آنکھہ مین لگائین ضربان اور درد کو فوراً تسکین دیگا اور سب ورمون گرم کو مفید ہوگا اور دماغ تر
ابخرہ اوتارتا ہے اسی سبب سے اوس مرگی کو جو بخارات معدہ سے عارض ہووی سودمند ہی اور بہت دہنیہ کہانا
عقل کو ضرر دیتا ہی اور مضمضہ کرنا اوسکی پانی مین سونہہ آنے کی بیماری کو مفید ہی اور نکسیر کو روکتا ہی اور ساتھ ...
دہنیہ خشک ساتھ پانی بارتنگ کے کہانسی کو کہ خون کے ساتھ ہو نافع ہے اور دہنیہ بہونا ہوا ...
باز رکہتا ہی اور طبع کو خشک کرتا ہی اور معدہ گرم کو مفید ہی اور منی کو خشک کرتا ہی اور قوت باہ کو مضر ہے
اور بارہ تولہ پانی اوسکا غشی لاتا ہی اور نہایت ضرر پہونچاتا ہے کوک یعنی کاہو سرد اور تر ہی دوسرے
درجہ مین غذا اوسکی بہتر جملہ بقولات سے ہے اور جلد ہضم ہوجاتا ہی اور مخالف پانیون کے ساتھہ کاہو
نوش کرنا مضرت اونکی باز رکہتا ہی اور اگر درمیان شراب خوری کے کہائین تو تکلیف مستی کی رفع
کریگا اور پیاس کو بجہاتا ہی اور حرارت معدہ اور سوختگی کو کہ حرارت آفتاب سے ہو سودمند ہی اور بہونا کہانی
کی پیدا کرتا ہے اور پانی اوسکا گرم ورمونکو نافع ہی اور تخم کاہو منی کو خشک کرتا ہی اور شہوت جماع کو

کم کرتا ہی اور احتلام کو دور کرتا ہے اور سپید لاتا ہی اور بہت کہانا کاہو کا آنکہہ کو تاریک کرتا ہی اور بغیر دہویا ہوا
دہوئے ہوئے سی بہتر ہوتا ہی اور سب بقولات دہوئے ہوئے نفخ پیدا کرتے ہین اور دفع مضرت بہت
کاہو کہانے کی ساتھ حب قوقایا کے کرین اور جو کسی کے سینہ مین کوئی خلط غلیظ موجود ہووی اور تنگی سانس
کی عارض ہو تو بہت کہانا کاہو کا خوف لاحق ہونے خناق کا ہے اور دفع مضرت اوسکی ساتھ معجون زوفا
اور شربت زوفا اور ماء العسل کے ہوسکتی ہے **نعناع** گرم اور خشک ہی دوسری درجہ مین معدہ کو گرم
کرتا ہی اور کہانا ہضم کرتا ہی اور بلغمی قے کو روکتا ہے اور ہچکی کو نافع ہی اور شکم کے کیڑونکو مارتا ہی اور شربت
اوسکا یرقان کو سودمند ہی اور ہیضہ کو ساکن کرتا ہی اور قوت باہ زیادہ کرتا ہی اور گزیدگی سگ دیوانہ کو نافع
ہی گرم مزاج والیکو سرکہ مین ملا کر کہلائین **طرخون** گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ مین اور اوسمین ایک قوت
ہی حس کو کند کرتی ہی کہ طبیب اوسکو خدر کہتے ہین اسوجہ سی بعض کہتے ہین کہ سرد ہی اور بعض کہتے ہین کہ عاقرقرحا
جو طرخون پہاڑی کی ہی موخہ آنی کی بیماریونکو سودمند ہی اور دردگلو پیدا کرتی ہی اور بدیر ہضم ہوتی ہی اور بہوک کہانے
کی کہوتی ہی اور لازم ہی کہ برگ اوسکا شاخ سی جدا کرین اور کرفس کے ساتھ کہائین اور گرم مزاج والیکو ہمراہ کاہو کے
کہانا بہتر ہی ساتھ سرکہ کے **جرجیر** ہندی اوسکی ترہ تیزک ہی گرم ہی دوسرے درجہ مین اور تر ہی پہلے درجہ مین بدنکو گرم کرتی ہی
اور کہانا بخوبی ہضم کرتی ہی مگر نفخ لاتی ہے اور قوت باہ بڑہاتی ہی اور دردسر زیادہ کرتی ہی اور خرفہ اور کاسنی اور
کاہو اس مضرت کو رفع کرتی ہین اور ترہ تیزک جنگلی ادرار کرتی ہے اور باعی طبع کو نرم کرتی ہی اور پانی اوسکا جہائین
اور بہش کو کہوتا ہی خاصۃً اگر گائی کے پتہ مین ملائین اور طلا کرین **برگ چقندر** اور اوسمین ایک قوت
ہی مانند قوت جوا کہار کے کہ ساتھ اوس قوت کی لطیف کرنیوالا ہی اور سدونکو کہولتا ہی اور بالہ تہ پاؤنکو
کہ سردی سی شق ہوجائین اور سبوسہ سر کی ساتھ پانی برگ چقندر کے دہووین نافع ہی اور جو اوسکو سرکہ
یا رائی یا آبکامہ کے ساتھ کہائین سدہ کو جلد کہولیگا اور طبع کو نرم کریگا اور جو چقندر کی بلغم پیدا کرتی ہی اور
بادناک ہی بالجملہ معدہ کے واسطے بہتر نہین ہے **سداب** یعنی تتلی گرم ہے دوسری درجہ مین اور خشک ہی
تیسرے درجہ مین رطوبتونکو دور کرتی ہی اور ریاح کو توڑتی ہے اور رگون کو پاک کرتی ہی اور کہانا ہضم کرتی ہی
اور بہونک بڑہاتی ہے اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور تلی کو سودمند ہی اور قولنج اور مرطوب کو نہایت موافق
ہی اور حیض کو جاری کرتی ہی اور رحم سے بچہ کو نکالدیتی ہے اور پیچ کی آنتونکو مفید ہی اور آنکہونکو تاریک کرتی ہے
اور ابن ماسویہ کہتا ہی کہ سداب آنکہونکو قوت دیتی ہی اور حس کو تیز کرتی ہی اور دونون قول درست ہین اسلیے کہ
سبب گرمی اور خشکی کے دردسر لاتی ہی اور خشکی بڑہاتی ہے اور گرم مزاج والون کی آنکہونکو تاریک کرتی ہی
اور مرطوب کے لیے سودمند ہی اور منی کو سکہاتی ہی اور قوت باہ دور کرتی ہے **پالک** سرد اور تر ہی دوسرے

درجہ مین اور اوسمین ایک قوت ہی صاف کرنیوالی اور دہونیوالی اور سینہ کو سودمند ہی اور طبع کو نرم کرتا ہی اور تشنگی
دور کرتا ہی اور بہونک ضعیف کرتا ہی اور ہمراہ آبکامہ کے کہاوین جلد معدہ سی اوتر جائیگا مرطوب آدمی کو
بعد اوسکے جوارش زیرہ کہانا چاہیے **قطف** ہندی اوسکی بتہوا ہی وہ بہی ایک قسم پالک کی ہے
سرد اور تر ہے اور ساگ چولائی کا بہی سرد ہی اور نرم **خرفہ** سرد ہی دوسرے درجہ مین اور تر ہے تیسرے درجہ
مین پیاس کو بجہاتا ہی اور اوسمین قوت قبض کی بہی ہے اس سببسے عصارہ اوسکا نکسیر کو روکتا ہے
اور حبس کسیکو کہانسی اور قے مین خون گلوسے آتا ہو پانی اوسکا اور برگ اوسکا کہانا سودمند ہی
اور مرض دوران سر اور سوزش بول کو دور کرتا ہی اور واسطے کندی دانتون کے برگ اوسکا چبانا
مفید ہی ابن ماسویہ کہتا ہی کہ شہوت جماع کو دور کرتا ہی اور پانی خرفہ کا بالخاصیت حب القرع یعنے
کدودانون کو قتل کرتا ہے اور گرم ورمونکو گہلاتا ہی اور اوس دردسر کو جو ضربان کے ساتھ ہو ساکن
کرتا ہے **شبت** گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ مین اوسمین ایک قوت ہی کہ ریاح غلیظ کو توڑتی ہی
اور شبت یعنی سویا دودہ عورتون کا بڑہاتا ہی اور طبع کو نرم کرتا ہے اور جرم اوسکا معدہ کے بیچ برا ہی اور اگر اوسکو
دیگ مین پکاوین کہ قوت اور مزہ اور بو اوسکی دیگ مین حاصل ہوجاے پہر اوسکو نکالکر دور کرین تو بہتر ہوگا اور خاصیت اوسکی یہ ہے
کہ ماندگی کو دور کرتا ہی اور نیند لاتا ہی اور ہچکی امتلائی کو مفید ہی بالخاصیت **حلبہ** یعنی میتھی گرم اور خشک ہی پہلے درجہ
مین اور اوسمین رطوبت غریب ہے ہیں وہ بن اور بو پسینہ کی ناخوش کرتی ہی اور دنبلون اور بلغمی ورمونکو پکاتی ہی اور نرم کرتی ہی
اور درد رحم کو نافع ہی کہانا اور ضماد کرنا اور اوس پانی مین بیٹہنا جسمین میتھی جوش کی ہو اور اگر میتھی کو خرما اور انجیر
اور شہد کے ساتھ پکاکر صاف کرین اور کہائین آواز کو صاف کرتی ہی اور سینہ کو پاک اور پرانی کہانسی اور ضیق النفس
بلغمی کو دور کرتی ہی اور بہت کہانا اوسکا متلی اور دردسر پیدا کرتا ہی اور ادرار بول اور حیض کرتا ہے اور اگر میتھی کو
پکائین اور سر اوسکے پانی سے دہووین سبوسہ اور ریشہاے تر کو پاک کریگی اور بالونکو گہونگروالے اور سیاہ اور
دراز کریگی اور اگر پانی اوسکا آنکہ مین لگائین طرفہ کی بیماری کو سودمند ہوگی اور روغن حلبہ صلابت رحم کو نافع
ہی اور سرکہ کے ساتھ کہانا اوسکا معدہ اور آنتون کے زخمون کو مفید ہی اور برگ اوسکا نافع زیادہ تخم سی ہے
اور مضرت اوسکی سرکہ اور آبکامہ سی دفع ہوسکتی ہے **بادرنجبویہ** اوسکو مفرح القلب کہتے ہین گرم اور خشک ہے
تیسرے درجہ مین بلغمی اور سوداوی بیماریونکو سودمند ہی اور دہن کو خوشبو دیتا ہی اور سدہ دماغ کا کہولتا ہی
مفرح قلب ہی خفقان کو نہایت مفید ہی کہانا ہضم کرتا ہی اور ہچکی کو دور کرتا ہی **فرنجمشک** ہندی اوسکی
رام تلسی ہے گرم اور خشک ہی اور قوت دینے مین دلکے قوی زیادہ بادرنجبویہ سی ہے اور کہانا ہضم کرنے مین اور
جگر کے قوت دینے مین غیر بادرنجبویہ سی ہے اور کہانا اور سونگہنا اوسکا سدہ دماغ کا کہولتی ہے اور بواسیر کو

نافع ہی دفع مضرت اوسکی ساتھ سرکہ کے کرین **بادروج** فارسی مین ریحان کوہی اور ہندی مین تلسی جنگلی کہتی ہین گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہی پہلے درجہ مین جلد متعفن ہوجاتی ہی اس سبب سے بوی دہن کو ناخوش کرتی ہی اور اوس سے خلط بد پیدا ہوتی ہے اور بہت کہانا اوسکا آنکہونکو تاریک کرتا ہی اور معدہ کو ضرر دیتا ہی اور تخم اوسکا سودا کو اور درد شواری پیشاب کو نافع ہی اور پانی اوسکا ناکمین ٹپکانا نکسیر کو بند کرتا ہی اور اگر پانی اوسکا جوشدہ پیوین اور صاف کرین اور آنکہ مین لگائین مفید ہوگا **اسفندان** نوین باب مین اس جزو سے منفعت اور مضرت اوسکی حرف مین کہ تخم اوسکا ہی بیان کیگئی ہے اسلیے کہ تخم اوسکا قوی تر ہی اوسجگہ ملاحظہ کرنا چاہیے برگ اوسکا معدہ کے لیے زیانکار زیادہ تخم اوسکے سے ہے

باب ساتوان دوسرے جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی ترہ کی جڑونکی منفعت اور مضرت کی پہچان مین ہی اور تدبیر دفع مین اوسکی مضرت کے

مولی گرم اور تر ہے پہلے درجہ مین اور تخم اوسکا گرم ہے تیسرے درجہ مین تخم اوسکا قوی زیادہ ہی پھر پوست پھر برگ پھر گودہ اور وہ نفخ پیدا کرتی ہی تخم اوسکا اوس نفخ کو دور کرتا ہی اور اگر بیج مولی کی شہد مین ... پرطلا کرین جہائین کو دور کرتی ہین اور ساتھ گندش کے جیسے کہ ہوتی ہین اور ساتھ سرکہ کے داد کو دور کرتے ہین مگر ساتھ سرکہ کے آنکہونکو نقصان دیتی ہین اور ابن ماسویہ کہتا ہی کہ برگ اوسکا آنکہونکو مفید ہی اور پانی اوسکا آنکہ مین لگانا آنکہونکو صاف کرتا ہے اور معدہ کی لیے بد ہے اور اگر مولی بعد طعام کے کہائین طبع کو نرم کرتی ہی اور پانی اوسکے پتون کا سدہ جگر کا کہولتا ہی اور استسقا کو نافع ہے اور سنگ اور ریگ ہی گردہ اور مثانہ کو پاک کرتا ہی اور باہر لاتا ہے اور اگر ٹکڑا مولی کا بچہو کے اوپر رکہین اوسیوقت مرجاے اور جو کوئی آدمی مولی کہا دی اور اوسیوقت کوئی بچہو اوسکو کاٹے تو ضرر نکرنگا **شلجم** گرم ہے دوسرے درجہ مین اور تر ہے پہلے درجہ مین اور بادناک ہے اور اوس سے خلط خام پیدا ہوتی ہے سینہ کو نرم کرتا ہی اور پشت اور گردہ کو گرم کرتا ہے اور اگر شلجم کو گوشت مین پکائین غذا بہت دیتا ہی اور منی کو زیادہ کرتا ہی لیکن معدہ مین بدیر رہتا ہی اور اگر جوش دیوین اور ساتھ آبکامہ اور ساتھ سرکہ اور کرفس اور ساتھ سداب اور براقی اور زیرہ کے کہائین لطیف ہوگا اور پختہ اور خام آنکہونکو مفید ہی **کرنب** گرم اور خشک ہی پہلے درجہ مین طبع کو نرم کرتا ہی اور جرم اوسکا طبع کو خشک کرتا ہی خاصتہ اگر اوسکو پکائین اور پانی اوسکا دور کرکے دوسری مرتبہ پانی تازہ ڈالین اور پکاوین پھر اوس پانی کو بھی دور کرین **راسن** گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین اور اوسمین کچہہ تری اور نرمی بھی ہے اور درد تہیگاہ اور درد مفاصل کو مفید ہی اور سدہ کہولتی ہے اور خلط غلیظ کو دور کرتی ہے اور فم معدہ مین بدیر رہتی ہے اور درد سر

لاتی ہی اور بہت کہانا اوسکا ... زیادہ کرتا ہے اور منی کو شکہاتا ہی **چقندر** احوال اوسکا باب گذشتہ
مین مذکور ہوچکا ہے **پیاز** گرم ہے تیسری درجہ مین اور تر ہے دوسری درجہ مین اور ساتھہ تیزی اور تری
اوسمین تلخی بھی ہے اور جو پیاز دراز زیادہ ہو گی تیز نہایت ہو گی اور پیاز سرخ تیز زیادہ سفید سی ہے اور پانی اوسکا
لطیف زیادہ اوس سے ہی اور سب طرح کی پیاز بادناک ہی اور درد سر لاتی ہے اور طبع کو نرم کرتی ہی اور جرم
اوسکا غلیظ ہی اور پختہ اوسکی سے خلط غلیظ پیدا ہوتی ہی اور منی کو زیادہ کرتی ہے اور بہت کہانا اوسکا عقل
کو نقصان دیتا ہی اور پانی اوسکا حیض جاری کرتا ہی اور ساتھہ نمک اور تتلی کے اگر گزیدگی سگ دیوانہ پر
رکہین سود مند ہو گی **لہسن** گرم اور خشک ہی آخر مین تیسرے درجہ کے اور اول مین چوتھی درجہ کے اور
لہسن جنگلی نہایت گرم ہے خاصیت اوسکی یہ ہی کہ بدن کو گرم کرتا ہے اور گرمی اوسکی حرارت غریزی سے
مشابہ ہی اور پیاس پیدا کرتا ہے اور خون کو پتلا کرتا ہے اور چہرہ کے رنگ کو سرخ کرتا ہے اور مضرت اغذیہ
مخالف کی دفع کرتا ہی اور بخار اوسکا اور مضرت اوسکی آنکہون کے لیے کم بخار اور مضرت پیاز کی سے ہے
اور لہسن مین خاصیت ریاح توڑنے کی بھی ہے اور قولنجی اور مرطوب کو مفید ہی اور معدہ کو گرم کرتا ہی
اور سدہ کہولتا ہی اور بچہو کے کاٹے ہوئے کو نافع ہی اور شکم کے کیڑونکو مارتا ہے اور جونک کو نکالتا ہے
جو ہمراہ پانی کے حلق مین کسی آدمی کے اوتر گئی ہو اور اگر لہسن کو پکادین قوت باد کو بڑہاتا ہی اسلیے کہ
خشکی اوسمین کم ہوجاتی ہے اور پرانی کہانسی کو مفید ہی اور آواز کو صاف کرتا ہے اور دبیلہ کو کہولتا ہے
اور اگر لہسن کو کسی عضو پر رکہین زخم کردیگا اور خاکستر اوسکی اگر داد اور مقامات زخم پر رکہین نافع ہو گی اور طبیبون سے
سوال کیا گیا ہے کہ کس سبب سے لہسن اور پیاز اور رائی اور کالی مرچ اور مانند اوسکے اور ایسی چیزون کو اگر پوست
بیرونی پر رکہین تو زخم کردیتی ہین اور اگر اونکو کہاوین معدہ کو زخمی نہین کرتی ہین جواب دیا گیا ہے کہ اسوجہ سے
کہ جو کچہہ کہایا جاتا ہی دہن مین چبایا جاتا ہے پس دہن مین قوت گوارندہ ہی کہ اوسکو احوال اوسکے سے پہیرتی ہے
اسی سبب سے ہی کہ گیہون اگر چبائین اور دمل پر رکہین اوسکو پکا دیتا ہے اور اگر کوٹین اور پکائین یہ اثر نہین
کرتا ہے اسلیے کہ اوس سے وہ قوت گوارندہ سے پائی ہے جو پوست اور آب دہن مین ہی کیا نہین دیکہتے ہین
کہ جو چیز چبائی جاتی ہی مزہ اور بو اوس چیز کی اوسیوقت بدلجاتی ہے اور جسوقت دہن سے فم معدہ مین اوترتی
ہی تو قوت معدہ کی ہر وقت اوسمین ایک اثر پیدا کرتی ہی اور ہضم کرتی ہی پس طوبت معدہ اور ہضم کرنی اوسکی سے
قوت اِن چیزون کی ٹوٹ جاتی ہی اور دہن سے فم معدہ مین یہ چیزین پہونچتی ہین اور فم معدہ سے قعر معدہ تک
اوترتی ہین اور پہلی اوس سے کہ وہ فعل اپنا کرے قوت اونکی ٹوٹ جاتی ہے اور ان چیزونکو جسوقت
پوست بیرونی پر رکہین اوس موضع پر رہتی ہین اور کسی سبب سے اپنی حال سے نہین پہرتی ہین اور

قو توں اوس موضع سے کچھ اونہیں اثر نہیں کرتی ہے اور وہ چیزیں کام اپنے سے باز نہیں رہتی ہیں اسوجہ سے
ظاہر جلد پر اثر کرسکتی ہیں لیکن باطن میں اثر نہیں کرسکتی ہیں **گاجر** گرم ہے دوسرے درجہ میں اور تر ہے پہلے درجہ میں اور بادناک ہے اور
دیرگوار باہ کو قوت دیتی ہے اور بیج اوسکا قوت باہ میں قوی الاثر ہے اور ادرار کرتا ہے اور شقاقل گاجر
بیابانی ہے باہ کو زیادہ قوت دیتی ہے اور حیض جاری کرتی ہے

باب آٹھوان دوسرے جزو سے تیسری گفتار کے اور حصۂ اول سے تیسری کتاب کے جنگلی گھاسون کی منفعت اور مضرت میں ہے کہ اونکے کھانے کی آدمی عادت رکھتا ہے

ریواج عربی اوسکی ریباس ہے سرد اور خشک ہے دوسرے درجہ میں پانی اوسکا آنکھ میں لگانا بینائی کو فائدہ بخشتا ہے
اور حرارت کو تسکین دیتا ہے اور صفراوی دستونکو بند کرتا ہے اور طاعون اور آبلہ اور حصبہ اور وبائی پتون کو مفید ہے
حماض ہندی اوسکی چوکا ہے سرد اور خشک ہے دوسرے درجہ میں صفرا کو تسکین دیتا ہے اور طبع کو خشک کرتا ہے
اور شہوت طعام کو کہ بسبب گرمی کے دور ہوگئی ہو پھیر لاتا ہے **برغشت** عربی اوسکی قنابری ہے
گرم ہے درجۂ اول میں رطوبتونکو دور کرتی ہے اور چھائیں اور چھیپ کو کھانا اور طلا کرنا سودمند ہے اور پانی اوسکی
جڑ کا ناک میں ٹپکانا رطوبت غلیظ کو دماغ سے اوتارتا ہے اور پانی اوسکا طبع کو نرم کرتا ہے اور سدہ جگر اور تلی کا کھولتا ہے
اور پھیپڑہ کو پاکیزہ کرتا ہے اور ورم معدہ کو سودمند ہے اور ضماد کرنا اوسکا اوپر موضع بواسیر اور گزندگی جانورون کے
نہایت موثر ہے **بلیون** اوسکو مارچوبہ کہتے ہیں جالینوس کہتا ہے معتدل ہے اور طبیب کہتے ہیں کہ میل گرمی
کیطرف رکھتی ہے گردہ کو فربہ اور مثانہ کو گرم کرتی ہے اور چنگ پیشاب کو کہ سردی سے ہو سودمند ہے اور درد پشت
اور درد سرین اور عرق النسا کو کہ سردی سے ہو نافع ہے اور سدہ جگر اور گردہ کا کھولتی ہے اور منی پیدا کرتی ہے
اور قوت باہ بڑہاتی ہے **کنگر** اوسکو عربی میں حرشف کہتے ہیں اور مزاج اوسکا بعض طبیب لکھتے ہیں کہ
معتدل ہے سردی اور گرمی میں اور تر ہے دوسرے درجہ میں اور بعض کہتے ہیں گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ میں
اور خواجہ ابو علی سینا لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک کنگر کئی قسم رکھتی ہے کہ ہر قسم کا مزاج علیحدہ ہے مولف کتاب ہذا
فرماتے ہیں کہ یہی قول درست ہے بالجملہ ایک نبات ہے کہ ادرار کرتی ہے اور پیشاب بدبو جاری کرتی ہے
اسوجہ سے پسینہ میں خوشبو دیتی ہے اور محمد ذکریا کہتے ہیں کہ وہ سینہ کو پاک کرتی ہے اور ضیق النفس کو مفید ہے
اور قوت باہ بڑہاتی ہے اور طبع کو نرم کرتی ہے اور بلغم کو بدن سے نکالتی ہے اور اگر اوسکو ساتھ شراب کے نوش کریں
طبع کو خشک کریگی اور اوسکو پانی سے سرکا دہونا بال جماتا ہے اور اوسکے گوندکو کنگرزد کہتے ہیں پس اگر گوند اوسکا
یعنی کنگرزد ساڑہے تین ماشہ یا سات ماشہ پانی گرم میں نوش کریں تے بآسانی لاویگا اور بلغم کو خارج کریگا اور
اور گرم مزاج والے کے لیے مضرت اوسکی ساتھ سکنجبین کے دفع کریں اور ساتھ ترش غذاؤں کے بھی مضرت

اوسکی دفع ہوسکتی ہے **کماۃ** ایک چیز ہے سرد ہی دوسرے درجہ مین اور تر ہے پہلی درجہ مین معدہ کے لیے بد ہے
اور بہت کہانا اوسکا قولنج پیدا کرتا ہے اور فالج اور گرانی زبان اور اور بلغمی بیماریونکو ضرر دیتی ہی اصلاح اوسکی
اس طریق پر ہی کہ اوسکو ساتھہ روغن زیتون یا نمک کے پانی کے پکائین یا کباب کرین اور اوسکو ساتھہ ابزار گرم کے
کہائین مانند آبکامہ اور صعتر اور نمک اور کالی مرچ اور دارچینی کے اور گرم مزاج والے کو ان ابزار کی حاجت
نہین ہی سوای اسکے کہ نمک کے پانی مین جوشدین یا بریان اوسکو نمک کے ساتھہ کہائین **فطر** اوسکو سماروغ کہتے
ہین چند نوع ہی ایک یہ فطر ہے اور دوسری غوسنہ اور تیسری کشنیج لیکن فطر علی الخصوص زہرہ کاہی کشندہ سے
نزدیک ہی اور کہانا اوسکا خناق پیدا کرتا ہے اور یہ کہاس معدہ مین اسقدر گران ہوجاتی ہی کہ غشی لاتی ہی
اور ہاتھہ پاؤن سرد کردیتی ہے اور اکثر اوقات اوس سے ہیضہ سخت عارض ہوتا ہی اور پیشاب بدشواری
آتا ہی اور داء الثعلب اور جیپ اور گرانی زبان پیدا کرتی ہی اور بہتر یہ ہی کہ یہ خصلتین جسوقت اوسمین ملاحظہ
کرین احتراز کرین اور اوس سے دور رہین خاصۃً وہ فطر جو کسی جانور کے سوراخ کے پاس اوگی ہووی اور اکثر
ایسا ہوتا ہی کہ اوسپر اثر جانورون کی گزیدگی کا ظاہر ہوتا ہی اون سبب سے دور رہنا چاہیے اور دفع مضرت
اوسکی مانند دفع مضرت کماۃ کے ہی اور جوارش مسہل بعد اوسکے کام مین لائین لیکن غوسنہ کم مضرت
رکہتی ہی اسلیے کہ اوسمین ایک قوت ہی مانند قوت جوا کہار کے اور جسوقت اوسکو پکائین تو وہ قوت جاتی رہتی ہے
اور جرم غلیظ رہجاتا ہی اصلاح اوسکی آبکامہ اور کالی مرچ اور مانند اوسکے سے کرین اور کشنیج بہی کم مضرت رکہتی ہے اور
اصلاح اوسکی بہی اونہین ابزار سے ہوسکتی ہے **سونف** تر اور خشک دونون طرح کی گرم ہے دوسری درجہ
مین اور خشک ہی پہلے درجہ مین لیکن خشک گرم زیادہ ہی سُدّہ کہولتی ہے اور پیشاب اور حیض کو جاری کرتی ہے
اور رطوبتونکو جذب کرتی ہی اور ریاح توڑتی ہی اور پانی اوسکا آنکہہ مین کہینچنا آنکہونکو روشن کرتا ہی **بارزد**
گوند ایک درخت کا ہی گرم ہے تیسرے درجہ مین اور خشک ہی دوسرے درجہ مین سب بلغمی بیماریون اور باطنی
دملون کو مفید ہی ہندی مین اوسکو بیروزہ کہتے ہین اور کہانسی پرانی اور ضیق النفس بلغمی کو سودمند ہے اور
بوی بارزد مرگی والیکو ہوش مین لاتی ہے اور دندان کا واک کی درد کو نافع ہی **خبازی** بعضی کہتے ہین کہ
خبازی ملوخیای جنگلی ہے لیکن ملوخیای باغی ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ خبازی ملوخیا کی قسم سے ہے
اور خطمی سے نزدیک ہی سرد اور تر ہے پہلے درجہ مین اور بعضون نے لکہا ہے کہ باغی گرم اور خشک ہے اور
شیخ الرئیس فرماتے ہین کہ یہ قول یونس کا ہے وہ کہتا ہے کہ خبازی بقلہ یہودیہ ہی کیونکہ بقلۃ الیہود کو ملوخیا
کہتے ہین اور خبازی نرم زیادہ اور لطیف زیادہ سرمق سے ہی اوسکو بتہوا کہتے ہین اور غلیظ زیادہ چقندر
سے ہے اور جنگلی نہایت لطیف ہی اور خشک زیادہ ہی اور نطول جوشاندۂ خبازی کا نافع ہی شروع مین

گرم ورمون کے اور چبانا خبازی کا قلاع کو دور کرتا ہے اور برگ خبازی کا ساتھہ برگ زیتون کے سوختگی
آتش پر ضماد کرنا نہایت مفید ہی **باب نوان دوسرے جزو سے تیسری گفتار کے اور**
حصئہ اول سے تیسری کتاب کے ابزار کی منفعت اور مضرت کی بیان مین ہے
معلوم کرین کہ ابزار وہ چیزین ہین جنسی غذا خوشبو دار ہو جاتی ہی اور دیگ مین ڈالنا اونکا طعام کو درست کرتا ہے
زیرہ گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہی تیسری درجہ مین ریاح کو توڑتا ہے اور رطوبت کو لطیف کرتا ہے
اور بہت کہانا زیرہ کا رنگ مونہہ کا زرد کرتا ہی جگر کو موافق ہے اور سدہ کہولتا ہی اور انتصاب نفس اور
دشواری پیشاب اور چنگ پیشاب اور موذی جانورون کے کاٹنے کو فائدہ بخشتا ہی اور انتصاب نفس
ایک قسم ضیق النفس کی ہے اور اگر عصارہ زیرہ کا آنکھہ مین لگائین تو آنکھہ کو روشن کریگا اور اگر تازہ زخم پر
زیرہ کوٹکر رگین خون کو بند کردیگا اور زیرہ پیسکر ناک مین پہونکنا نکسیر کو بند کرتا ہے اور جو اوسکو ساتھہ روغن زیتون
اور شہد یا ساتھہ موم روغن اور آرد باقلا کے ورم خصیہ پر رکہین ورم کو دور کردیگا اور گرم مزاج والا دفع
اوسکی مضرت کی سرکہ سے کرے **کرویا** گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین ریاح کو توڑتا ہے اور حیض جاری
کرتا ہی اور پیشاب کو بہاتا ہی اور معدہ کو قوی کرتا ہے گرم مزاج والا دفع اوسکی مضرت کی سرکہ سے کرے
صعتر گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین ریاح کو توڑتا ہے اور کہانا ہضم کرتا ہے اور رطوبتونکو جذب کرتا ہے
اور تری معدہ کو نافع ہی اور ادرار بول کرتا ہے اور حیض کہولتا ہے اور آنکھہ کی تاریکی کو رطوبت سے ہو مفید ہے
اور کہانا اور ضماد کرنا اوسکا درد سرین کو مفید ہی اور ساتھہ سرکہ کے گوشتون کو لطیف کرتا ہی **پودینہ جنگلی**
گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین سدہ جگر کا کہولتا ہے اور لطیف کرتا ہے **دارچینی اور تج** گرم اور
خشک ہی تیسری درجہ مین جگر کا سدہ کہولتی ہے اور معدہ اور جگر کو گرم رکہتی ہے اور بلغمی پیتون کو مفید ہے
اور ادرار کرتی ہے اور رطوبتون کو دماغ سے اوتارتی ہے مفرح ہے دلکو قوت دیتی ہے اور زیان کار
جانورون کے کاٹنے کو نافع ہی اور آنکھہ کی تاریکی کو کہ رطوبت سے ہو مفید ہی اور طلا کرنا جہائی کو دور کرتا ہے
فلفل یعنی مرچ گرم اور خشک ہی چوتھی درجہ مین اور فلفل سفید قوی زیادہ سیاہ سے ہے اور دارفلفل شگوفہ فلفل کا ہی
اور خشکی اوسکی کمتر خشکی فلفل سے ہی اور تینون فلفل ریاح غلیظ کو توڑتی ہین اور رطوبتون غلیظ کہ سینہ اور
تمام بدن مین ہون لطیف کرتی ہین اور پٹہون اور عضلون کو گرم کرتی ہین اور فلفل سفید معدہ سرد کو سودمند ہے
اور فلفل سیاہ ریاح کو توڑنے والی ہے اور خلطونکو دماغ پر چڑہاتی ہے اوسوجہ سے مرگی والے کو نہ دینا چاہیے
اور بعض طبیبون نے کہا ہی کہ فلفل سیاہ مرچ پختہ اور سوکہی ہوئی ہے کہ اوسکی قوت تیزی کی جاتی رہی ہے
اور فلفل سفید قوت تیزی کی اوسمین موجود رہتی ہے اس سبب سے اوسمین خشکی بہت نہین ہی **لونگ**

گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین معدہ اور جگر کو نافع ہی اور آنکھ کی دواؤنمین کام آتی ہے اور قے اور متلی کو روکتی
ہی اور موںھ کو خوشبو دیتی ہے **کلونجی** گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین کدو دانون کو مارتی ہے اور فادزہر گزندگی
ریتلا کی ہے اور اوس درد سر کو نافع ہی جو غلبۂ سردی سے ہو اور زکام کو دور کرتی ہے اور پیشاب اور حیض کو کھولتی ہی
اور سرکہ مین بجاکر مضمضہ کرنا دانتون کے درد کو مفید ہی **زنجبیل** گرم ہے تیسرے درجہ مین اور خشک ہی دوسرے
درجہ مین اور اوسمین رطوبت فضلیہ ہی اسی سبب سی جسوقت پرانی ہوجاتی ہے بدن کو گرم کرتی ہے اور گرمی
اوسکی غلفل سے زیادہ پایدار ہی بسبب رطوبت فضلیہ کی اور خوردگا جو اوسمین ہی اور زنجبیل شہد مین پروردہ حافظہ کو بڑہاتی
ہی اور اوس رطوبت کو جو نواحی حلق اور سر مین ہو پاک کرتی ہے اور آنکھ کی تاریکی کو کہ رطوبت سی ہو مفید ہی
کہانا اور آنکھہ مین لگانا اوسکا اور طعام کو ہضم کرتی ہے اور جگر اور معدہ کو نافع ہی اور قوت باہ کو بڑہاتی ہے
اور طبع کو نرم کرتی ہے اور موذی جانورون کے کاٹنے کو سودمند ہی **کلیجن** گرم اور خشک ہی تیسری درجہ
مین معدہ سرد اور تر کو سودمند ہی اور قوی کرتی ہے اور دہن کو خوشبو دیتی ہے اور قولنجی اور درد گردہ کو
مفید ہی اور قوت باہ کو زیادہ کرتی ہے **زعفران** گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہی پہلے درجہ مین
قابض ہی احشا کو نفع دیتی ہے ورمون کو تحلیل کرتی ہے اور سدہ کھولتی ہے اور عفونتونکو اصلاح پر لاتی ہی
اور کسی خلط کو مدد نہین دیتی ہے اور کہانا اوسکا چہرہ کی رنگ کو نیک کرتا ہے اور سدد لاتا ہے اور اگر زعفرانکو
شراب مین پئین جلد مست ہوجائینگی اور کہانا اور سونگہنا اوسکا درد سر لاتا ہے اور طلا اوسکا درد سر کو مفید ہے
اور آنکھ کی بیماریونکو نافع ہی اور جسوقت زعفران کو آنکھ مین لگائین آنکھ کو صاف کریگی مفرح ہی دلکو قوت
دیتی ہے اور متلی پیدا کرتی ہے اور بہونک کھوتی ہے اور معدہ اور جگر کو قوی کرتی ہے اور قوت باہ بڑہاتی
ہی اور مدار بول کرتی ہے اور ساتھہ موم روغن کے سختی رحم اور زخم رحم کو مفید ہوتی ہے اور ساڑھے دس ماشہ
زعفران نہایت تفریح سی قتل کرتی ہے **سعد** کہ مرکب القوی ہی کہ اوسمین ایک قوت ہی تیز اور گرم اور
گرم اور ایک قوت ہی سرد اور جسوقت اوسکو بچائین سردی اوسکی کمتر ہوتی ہے اور اوسمین خشکی بھی ہے
سوداوی کو ضرر دیتی ہے اور ساتھہ قوت تیزی کے خلطونکو لطیف کرتا ہے اور بلغم کو صاف کرتا ہی اور
ساتھہ قوت سردی کے صفرا کو بٹھاتا ہے اور داد اور پلید زخمونکو نہین چھوڑتا ہی کہ پھیلجائین اور پھوڑون کو
ضرر دیتا ہی اور بہت کہانا اوسکا دماغ کو مضر ہی اور آنکھونکو ضعیف کرتا ہے اور بو اوسکی درد سر گرم کو تسکین
بخشتی ہے خصوصاً ساتھہ گلاب کے اور ساتھہ روغن گل کے معدہ گرم اور تر کو موافق ہے اور بہونک بڑہاتا ہے
اور مددگار ہضم ہی اور رحم کو نقصان پہونچاتا ہی **حرف ت** **تخم سپندان** سرخ ہے طبیب اوسکو حب الرشاد
کہتی ہین اور ہندی مین ترہ تیزک کے بیج مشہور ہین گرم اور خشک ہی پہلے درجہ مین چوتھے درجہ کے لطف ہی

اسوجہ سے ضیق النفس کو نافع ہے اور دبیلہ احشا کو کہولتا ہے اور کرم دانون کو مارتا ہے اور حقنہ مین واسطے عرق النسا کے کام آتا ہے اور کہانا اوسکا تمام جسم کے استرخا کو نافع ہے اور ضماد اوسکا ساتھ شہد یا [illegible] سرکہ کے ورم طحال کو [illegible] پانی اور نمک کے دملوان کو پکاتا ہے اور کہولتا ہے اور کہانا اور طلا اوسکا سر کے بالونکو جو بسبب تری فروتی کے گر پڑتے ہین نگاہ رکہتا ہے مگر معدہ کو ضرر پہونچاتا ہے اور قدر اوس سے بہونک غذا کی پیدا کرتا ہے اور حیض جاری کرتا ہے اور ادرار بول کرتا ہے اور بچہ کو رحم سے نکالتا ہے اور اگر سات ماشہ بریان ناکوفتہ کہلائین بلغمی دستون کو بند کردیگا اور چودہ ماشہ کوٹا ہوا قے لاتا ہے اور بلغمی دستونکو جاری کرتا ہے اور ریاح کو توڑتا ہے اور کہانا اور ضماد کرنا شہد کے ساتھ زہریلے جانورون کے کاٹنے کو مفید ہے اور برگ اوسکا اسقدر قوت نہین رکہتا لیکن گرم اور خشک ہے اور ادرار کرتا ہے اور شباب مین سوزش پیدا کرتا ہے اور بعضی اوان خصلتونسے اسمین ظاہر ہوتی ہین خردل ہندی اوسکی [illegible] ہے اور وہ اسفند سفید ہے گرم اور خشک ہے چوتھی درجہ مین والا اوسکا عیب کو دور کرتا ہے اور بلغمی [illegible] اور سیر دراحشا [illegible] اور رطوبت کو [illegible] ہے اور ریاح غلیظ کو توڑتا ہے اور چبانا اوسکا زبان سکتی کو دور کرتا ہے اسحدان فارسی مین انگدان کہتے ہین دو قسم ہے سیاہ اور سفید سیاہ قوی زیادہ ہے اوسکو غذا [illegible] ملطف ہے اور گرم اور خشک تیسرے درجہ مین درد مفاصل کو مفید ہے اور حیض کو جاری کرتی ہے [illegible] بہاتی ہے اور [illegible] اعضا کی ناخوش کرتی ہے اور ظاہری اور باطنی دملون کو نافع ہے اور [illegible] اشترغار سے ہے اگرچہ وہ بہی معدہ مین بدیر رہتی ہے اوسکو اور اوسکی جڑ کو مربعون مین ملاتے ہین [illegible] ہوگا اور معدہ کو گرم کرتی ہے اور ہاضم طعام ہے اور بہونک ظاہر کرتی ہے اور مثانہ کو نقصان پہونچاتی ہے اور اشترغار اوس سے نزدیک ہے تپ چوتہیا کو نافع ہے آو حلتیت جسکو ہندی مین ہینگ کہتے ہین گوند اوسکا ہے اوسکی دو قسمین بد بودار اور خوشبودار ہینگ بدبودار گرم ہے چوتھے درجہ مین ساتھ سرکہ اور کالی مرچون کے اگر داء الثعلب پر طلا کرین نافع ہوگی اور سواحل اور سرد شہرونمین درمیان غذاؤن ترش کے اوسکے ہینگ کام مین لاتے ہین رنگ چہرہ کا روشن کرتی ہے اور خون بستہ کو شکم مین تحلیل کرتی ہے اور ظاہری اور باطنی دملون کو نافع ہے اور داد پر طلا کرنا اوسکا ہمراہ سرکہ کے مفید ہوتا ہے اور جر انار کے پانی کے ساتھ کہائین کونتگی کو پٹھون اور عضلون کی اور تمدد اور فالج کو فائدہ دیگی اور ایک دانگ ہینگ چار ماشہ موم مین لپیٹین اور نگلجائین واسطے تمدد اور فالج کے موثر ہوگی اور نیز واسطے تمدد اور فالج کے ساتھہ سداب اور شراب اور مرچ کے کہائین مفید ہوگی اور اگر ہینگ کو پانی مین حل کرین اور اوس پانی سے غرغرہ فرمائین جونک کو حلق سے نکالدیگی اور مرغ کے انڈے کی زردی مین ملاکر کہائین پرانی کہانسی کو

نافع ہوگی اور قوت باہ کو بڑہاویگی اور ہینگ آنتون کے زخم کو مفید ہی اور تپ تبہی اور تپ چوتہی کو سود مند ہی اور ساتہہ شہد کے حل کرین اور آنکھہ مین کہینچین ابتدای نزول آب کو مفید ہی اور گزیدگی سگ دیوانہ کو اور
سود مند ہی اور واسطے کاٹنے بچہو اور ریتلا کے کہانا اور طلا کرنا اوسکا نافع ہی لیکن حلتیت یعنی ہینگ اور انگجدان
سیاہ گرم مزاج والیکو کسی نہج پر ندینا چاہیی اور معتدل مزاج آدمی اگر سردی قوی مین اندک ہینگ ترشی مین
کہانا چاہی تو دفع مضرت اوسکی ترشی کرتی ہے اور جو درد سر کہ ہینگ سی پیدا ہوتا ہے گلاب اور کافور سی دفع ہوتا ہے
اور مقدار سات ماشہ ہینگ بتفاریق جاڑیکے موسم مین جس آدمی کو کہ عرق مدنی کا مرض ہو دیوین تو وہ آدمی اوس
بیماری سے جلد خلاصی پائیگا **ثمک** گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ مین اور جو نمک تلخ ہی نہایت گرم ہی اور
صداع کرنیوالا اخلاط کا بدکا ہے اور اگر اوسکو کسی روغن مین عضلون پر طلا کرین ماندگی کو دور کرتا ہے اور جس مقام
کہین ریاح کو توڑتا ہی اور ساتہہ روغن زیتون کے سوختگی آتش پر لگانا پہپہولا نہین پڑنے دیتا اور دبلا آدمی نمک
بہت کم کہاوے اور مضرت اوسکی گوشت فربہ اور مغز بیدانہ اور مغز ہڈیون سے اور حلوای شکر اور روغن بادام سے
دفع ہو سکتی ہے **دبغیہ خشک** ترہ کے باب مین ترہ ہندی کے ساتہہ ذکر ہو چکا ہے **اجوائن** اوسکو نانخواہ
کہتے ہین گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین سدونکو کہولتی ہے اور معدہ سرد اور نزلہ کو مفید ہی اور متلی اور قے کو باز
رکہتی ہے اور کہانا اور طلا کرنا اوسکا چہرہ کا رنگ زرد کرتا ہی اور ریاح کو توڑتا ہے اور اگر اجوائن پکائین اور پانی
اوسکا بچہو کے زخم پر ڈالین درد کو ساکن کریگا اور کہانا اجوائن کا سود مند ہی [illegible] قے ہونے کو نفع
دیتا ہی اور ساتہہ شراب کے کہانا دشواری پیشاب کو نافع ہی اور پیشاب کو خوب جاری کرتی ہے اور گردہ اور
مثانہ کو پتہری اور ریگ سے پاک کرتی ہی **باب دسوان دوسرے ترہ ترکاریون کے بیان مین**

حصہ اول سے تیسری کتاب کی ترکاریون کی منفعت اور مضرتون کے بیان مین اور دفع مین اوسکی مضرت کے رطب چہوارا تازہ گرم اور تر ہے پہلے درجہ مین اوس سے
خون غلیظ پیدا ہوتا ہی اور جس آدمی کو کہ درد سر ہو اور جگر گرم اور درد چشم اور خناق [illegible] ہوتا ہو چہوارا تازہ
اوسکو نقصان پہونچاتا ہی اور دانتونکو اور گوشت کو دانتون کے جڑون کے تباہ کرتا ہی اور جگر اور تلی مین
سدہ ڈالتا ہی اور رطب کی بہت قسمین ہین جو قسم غلیظ نہایت ہی خصلتین اوسمین ظاہر ہوتی ہین اور جو قسم
شیرین ہی نہایت گرم ہے گرم مزاج والے کے لیے مضرت اوسکی سکنجبین سے دفع کرین یا پانی انار ترش
یا پانی انگور خام سے اور دہن بعد اوسکے سرکہ اور گلاب سی دہوئین اور کلیان کرین چند بار اور جس آدمی کا
کہ اشتہا قوی ہو اور مزاج معتدل اوسکو فربہ کرتا ہی اور منی کو بڑہاتا ہی اور طبع کو نرم رکہتا ہے مگر معدہ کے لیے
بہتر نہین ہے بدیر ہضم ہوتا ہی اور مرطوب آدمی مضرت اوسکی ساتہہ غرغرہ اور دانتون کی جڑ پاک کرنے [illegible]

دفع کرے انگور گرم اور تر ہے پہلے درجہ مین اور گرمی اوسمین باندازۂ شیرینی ہوتی ہی پس جو انگور خوب پختہ
ہوتا ہی اوس سے خون صالح بنتا ہی اور بدن کو فربہ کرتا ہی اور طبع کو نرم رکہتا ہی اور چاہیے کہ پانی اوسکا چوسین اور
پوست اوسکا دور کرین یا اور نکہائین اور لازم ہے کہ خوشہ توڑتے ہی فوراً نکہائین بلکہ ایک دو روز رکہکر کہائین
اور جس کسی کی آنتون مین اگر غلبہ ریح کا ہو انگور سے حذر کرنا بہتر ہے اور انگور نیم رسیدہ اور ترش بادناک ہی
اور جو قولنج کسی کو اکثر عارض ہوا کرتا ہو اوسکو بھی انگور نکہلانا چاہیے اور گرم مزاج والے کے لیے دفع مضرت
اوسکی انار کے پانی یا سکنجبین سے کرسکتے ہین اور قولنجی کو بعد انگور کے کمونی کہانا چاہیے یا فانید **غورہ** انگور خام ہے
سرد اور خشک ہی پانی اوسکا صفراوی مزاج کو نافع ہی اور سرد مزاج اور قولنجی کو نہ دینا چاہیے دفع مضرت اوسکی
سابق مذکور ہو چکی ہے **انجیر** گرم اور خشک ہی پہلے درجہ مین جلد معدہ سے اوترتا ہے اور طبع کو نرم کرتا ہی اور پیشاب کو
بہاتا ہی اور مثانہ کو پاک کرتا ہے اور آدمی کے بدنکو اوس سے غذائیت بہت حاصل ہوتی ہی بہ نسبت اور
میودن کے اور غذا اوسکی نیک ہی خصوصاً پختہ انجیر کی اور پٹھونکو موافق ہے اور معدہ کے لیے خوب
نہین ہے اور ستلی پیدا کرتا ہے اور نفخ سے خالی نہین ہی اور گرم مزاج والے کے بدن مین تپ پیدا کرتا ہے
اور پیاس ظاہر کرتا ہی اور خلطونکو جلاتا ہے اور تباہ کرتا ہے اسی سبب سے بہت کہانا انجیر کا خون بیدا کرتا ہی
اور دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت رطب کے کرین **خوبانی** اوسکو زردآلو اور مشمش بھی کہتے ہین سرد اور
تر ہے دوسرے درجہ مین معدہ کی واسطے بہتر نہین ہی جلد احوال اپنے سے متغیر ہوتی ہے اور تباہ ہوجاتی ہی
اور جو کوئی خلط اوس سے پیدا ہوتی ہے وہ بھی بد ہوتی ہے پس بہتر یہ ہی کہ بعد طعام کے کہائین اور
مرطوب آدمی کو کہٹی ڈکارین پیدا کرتی ہے اور گرم مزاج کے لیے نہایت موافق ہے صفرا کو توڑتی ہے
اور پانی اوسکا پیاس بجہاتا ہے اور بوی دہن جو بسبب گرمی معدہ کے ناخوش ہو دور کرتا ہے روغن مغز
اوسکا گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ مین بواسیر کو نفع کرتا ہے کہانا اور طلا کرنا اوسکا اور جس کسی کو کہ غلبہ ریح کا ہو
اوسکو خوبانی نہ دینی چاہیے اور اوسکی مضرت کمونی اور کندری سے دفع کرین اور ساتھ مصطگی اور سونف
رومی کے کہ ہمراہ میبہ کے نوش کرین یا ساتھ معجون فندادیقون کے مضرت اوسکی دفع کرین اور لازم ہے
کہ بعد خوبانی کے آب یخ نہ پیئین اور اگر کسی نے خوبانی بہت کہائی ہو تو واسطے دفع اوسکی مضرت کے استفراغ
کرین ساتھ ہو شاندہ بلیلہ کے اور بعد تنقیہ کے بخند و نسونف کا پانی اور شکر ملائین تاکہ وہ تری جو اوس سے
خون مین حاصل ہوئی بادرار دفع ہوجائے اور آدمی اون تپون سے جو اوس تری سے پیدا
ہوتی ہین خلاصی پائے اور گرم مزاج والے کو چاہیے کہ تری اپنے بدن سے ساتھ ریاضت اور
پسینہ کے پاک کرے اور بعد جلد میوہ جات تر کے ایسا ہی کرنا چاہیے کہ تر میوے کہانے سے خون مین تری حاصل ہوتی ہے

اور وہ تری سبب تپ کا ہو آلو اور شفتالو اور شفترنگ سب سرد ہین دوسرے درجہ مین اور تر پہلے درجہ مین تمام شفتالو معدہ گرم کو [illegible] معدہ کے [illegible] خوشبودار کرتا ہے بعد اوسکے [illegible] اور دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت خوبانی کے کرین اور وہ تپین جو تری اوسکی سے پیدا ہوتی ہین قوی زیادہ اور دراز آہنگ اون تپون سے ہوتی ہین کہ جو تری خوبانی سے ظاہر ہوتی ہین اور بعض طبیب کہتے ہین کہ قوت باہ کو زیادہ کرتا ہے اور خواجہ ابو علی سینا کہتا ہی کہ یہ قوت اوس صاحب مزاج گرم اور خشک کے لیئے حاصل ہوتی ہی اور پانی اوسکے برگ کا کان مین ٹپکاتے کیڑے کان کے سب مر جائینگے اور روغن اوسکی مغز کا کان کے درد اور آدھا سیسی کے درد کو نافع ہے اور آلو بہت جلد معدہ سے باہر نکلتا ہی بہ نسبت شفتالو اور شفترنگ کے اور طبع کو نرم کرتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ آلو [illegible] ہوتے ہین پس جسوقت دست جاری ہون گرم پانی اور سیم [illegible] پینا چاہیے [illegible] کی کرین نیشوق سرد ہی پہلے درجہ مین [illegible] اور جو شیرین ہوتا ہی [illegible] لاتا ہے اور جو ترش نہایت ہوتا ہی سرد زیادہ [illegible] لاتا ہی اور تشنگی اور صفرا کو [illegible] اور شیرین نیشوق معدہ کے لیے [illegible] مزاج [illegible] دفع مضرت اوسکی ساتھہ گلشکر [illegible] اور نیشاپور مین ملک شبنی کہتے ہین اور ایک نوع اور ہی ملک شام مین اوسکو [illegible] سب اقسام اوسکی پیاس بجھانے اور صفرا کو تسکین دینے مین ساتھہ ایک دوسرے کے نزدیک ہین اور بہ نسبت آلو کے دستور نہین قوی زیادہ ہین اور نیشوق سردی مین غالب سب انواع سے ہے اور شفترنگ ایک میوہ ہی کہ ایک طرف اوسکی سرخ اور دوسری طرف سفید مائل بزردی ہوتی ہے اور وہ پھل مرکب درخت شفتالو اور زرد آلو سے ہوتا ہی [illegible] ہے اور دونو نسے پس جو شفترنگ خوشبودار ہی دل گرم کو مفید ہی اور بالخاصیت خون دلکو صاف کرتا ہی سیب سرد اور تر ہے پہلے درجہ مین اور سیب ترش سرد ہی دوسرے درجہ کے اول مین اور سیب شکوک خشک ہی اوس سے خلط سرد پیدا ہوتی ہے بالجملہ سیب دلکو طاقت بخشتا ہی اور اگرچہ بدہضم ہوتا ہی لیکن معدہ کو اوس سے قوت حاصل ہوتی ہے اور سیب طبع کو خشک کرتا ہی اور بادناک ہے اور گرم مزاج والے کو اوس سے کچھہ مضرت نہین ہی خاصۃً اگر نیم خام کہائے روفس کہتا ہی کہ سیب ترش فراموشی لاتا ہی مرطوب دفع اوسکی مضرت کی ساتھہ شراب قوی کے کرسکتا ہے امرود سرد اور خشک ہے پہلے درجہ مین اور امرود ترش لطیف نہایت ہی اور سرد زیادہ اور شکوک غلیظ زیادہ ہوتا ہے اور جو [illegible]

بہتر ہوتی ہے اوس خلط سے کہ سیب سے پیدا ہوتی ہے بالجملہ امرود بادناک ہے اور دیر ہضم سے اوترتا ہے اور قولنجی کو
نہایت ضرر پہونچاتا ہے اور نیم رسیدہ نہایت بد ہے بعد اوسکے آب یخ نہ پینا چاہیے اور نہ کوئی کہانا غلیظ کہانا
چاہیے دفع مضرت اوسکی شراب کہن اور جوارشات مسہل اور زنجبیل پروردہ اور شوربا وغیرہ سے کرین اور
امرود تمام رسیدہ گرم مزاج والے کو مفید ہے اور پیاس اور متلی کو دفع کرتا ہے خاصۃً امرود چینی **آلی**
یعنے بہی کہ عربی مین اوسکو سفرجل کہتے ہین سرد ہے آخر درجہ اول مین اور خشک ہے اول درجہ دوم مین اکہ
اوسکی لکڑی کی دہوین مانند توتیا کے رنگ دیتی ہے اور بہ بریان سبک زیادہ ہوتی ہے اور سودمند ہے
اور اوسکے بریان کرنیکی تدبیر یہ ہے کہ بہ کو کاٹین اور درمیان اوسکا پاک کرین اور دانہ کے مقام پر
شہد بہرین یا شکر اور اوسکو خمیر مین لپیٹکر ہو بھل مین دبادین طبع کو خشک کرتی ہے اور بہ شیرین طبع کو
اسقدر خشک نہین کرتی جسقدر بہی ترش اور دانا اوسکا نرم ہوتا ہے سینہ اور حلق کو نرم کرتا ہے اور فضول
کو احشا پر اوترنے نہین دیتا اور آبی یعنے بہ پیاس کو بجہاتی ہے اور قے کو روکتی ہے اور خمار کو مفید ہے اور معدہ کے
واسطے قوی ہے اور ادرار کرتی ہے اور بہت کہانا بہ کا درد پٹہون کا پیدا کرتا ہے اور روغن اوسکا پسینہ کو
بازرکہتا ہے اور اگر بعد طعام کے کہائین اجابت طبع کرتی ہے اس حد کو کہ اگر بہت کہائین تو طعام ناگوارید ہ
باہر لائیگی **انار شیرین** گرم اور تر ہے اور معتدل سینہ اور حلق کو نیک کرتا ہے اور بدن اوس سے
غذا بخوبی پاتا ہے اور اوسمین اندکے بادناکی بہی ہے اور انعاظ لیکن ریح اوسکی جلد تحلیل ہوجاتی ہے
اور کچہ پیاس بہی پیدا کرتا ہے اور معدۂ گرم مین صفرا ہوجاتا ہے اور انار ترش سرد اور تر ہے اور قابض
اور لطیف معدہ اور جگر کو مفید ہے اور ہونک بڑہاتا ہے اور شہوت جماع کو دور کرتا ہے اور صفرا اور
پیاس کو بجہاتا ہے اور آدمی سرد مزاج کو نقصان پہونچاتا ہے مضرت اوسکی زنجبیل پروردہ سے دفع کرین
اور گرم مزاج آدمی جو ہمیشہ شراب پیے اوسکے لیے کوئی نقل بہتر انار ترش اور بہی سے نہین **توت** شہتوت
میٹہا گرم اور تر ہے اور بادناک اور معدہ کو پاک کرتا ہے اور گرم مزاج کو دردسر لاتا ہے مضرت
اوسکی سکنجبین سے دفع کرین اور شہتوت ترش صفرا کو تسکین بخشتا ہے اور معدہ کے لیے بہتر شہتوت
شیرین سے ہے طبع کو نرم کرتا ہے اور جو شہتوت نہایت ترش ہوتا ہے وہ سرد بہی زیادہ ہوتا ہے اور اوسمین
قوت قبض کی ہے اور اگر شہتوت خام کو بجای سماق کے پکائین سونجہ آنیکی مرض کو سودمند ہوگا مرطوب
آدمی کو دفع مضرت اوسکی ساتہہ جوارش ممسک کے کرنی چاہیے اور بعد اوسکے کچہ ترش شے نکہاوے
خربزہ حرارت مین معتدل اور دوسرے درجہ مین تر ہے اور خربزہ شیرین درمیان دوسری درجہ کے
گرم ہے اور کچا یعنے خام خربزہ پہلے درجہ مین سرد ہے اور دوسری درجہ مین تر ہے مگر سردی اوسمین

باندازہ اوسکے مزہ کے ہی اور جو خربزہ بخوبی پختہ ہوگیا ہو وہ لطیف ہوتا ہی اور سدہ کہولتا ہی اور ادرار کرتا ہے
اور معدہ کو صاف کرتا ہی اور تخم اوسکا صاف کرنیوالا معدہ کا زیادہ گودہ سی ہے اور پوست انسان کو صاف
کرتا ہی خصوصًا تخم اوسکا جہائی اور چھیپ اور سبوسہ سر کو دور کرتا ہے اور پوست اوسکا پیشانی پر اگر کہین
اوس مواد کو جو سر سے اوترتا ہی باز رکہتا ہی اور جو خربزہ نیم خام ہوتا ہی وہ غلیظ ہوتا ہی بالجملہ خربزہ جسم مین جا کر
جس خلط کو پاتا ہی مددگار اوسکا ہو جاتا ہی اور قے لاتا ہے خاصتہً جز اوسکی مقدار سات ماشہ ساتھہ شراب کے
قے کو بخوبی حرکت دیتی ہی اور خربزہ پختہ اور نیم پختہ صاف کرنیوالا ہی معدہ کا اور گردہ اور مثانہ کو پاک کرتا ہے
اور جو آدمی کہ تہری گردہ اور مثانہ سی رنج مین ہو اوسکو خربزہ ساتھہ روٹی کے نہ کہانا چاہیی خاصتہ ساتھہ
نان فطیر کے اور بعد طعام کے بہی نکہانا چاہیی اسلیے کہ خربزہ مواد غلیظ کو گردہ اور مثانہ کیطرف جلد اوتارتا ہی
کہ اوس مواد سی ریگ اور سنگ پیدا ہوتا ہی اور جو خربزہ کہ بہت میٹھا اور بہت پختہ ہو وہ جلد صفرا بنجاتا ہی اور بادجودیکہ
خاصیت اوسکی یہ ہی کہ جلد معدہ سی اوترتا ہے لیکن جسوقت احوال اپنی سے متغیر ہوتا ہی صفرا ہو جاتا ہی اور اوس سے
صفراوی تپ لاحق ہوتی ہی اور محمد بن زکریا کہتا ہی کہ یحیی بن ماسویہ نی غلط بیان کیا ہے یہ کہ کہا ہی کہ بعد
خربزہ کے شراب اور جوارشات کہانا چاہیی اسوجہ سی کہ خربزہ سی حذر اسلیے کرتے ہین کہ صفرا نہوجاتے پس کیونکر
روا ہوسکتا ہی کہ اوسکو ساتھہ شراب اور گرم جوارشات کی کہائین کہ تیز زیادہ ہوجاتے اور وہ صفرا جو اوس سے
پیدا ہو جلد رگون مین نفوذ کرے پس بہتر یہ ہی کہ احتیاط اوسمین کرین کہ صفرا نہ پیدا ہونے پاتے اور تدبیر اوسکی یہ ہے
کہ پہلے اوس سے کہ صفرا ہووی جلد معدہ سی نکلجاتی لاجرم ساتھہ سکنجبین اور حرکت آہستہ کی اوسکو دفع کرین اور اگر
بعد خربزہ کہانی کے ارادہ سونے کا کرین تو چاہیی کہ پہلوی راست پر سوئین کہ جلد اوترجاتے اور طبع بہت
جلد اجابت کری اور جلد غذای ترش مانند غوربا اور سکبا کی کہائین کہ صفرا نہ پیدا ہونے دیوی اور جسوقت
خربزہ سچی ہونک پر کہایا جاتے اور برابر اوسکے کوئی ایسی چیز نکہائی جاتے کہ اوسکو دفع کرے خاصتہ اگر
اوسپر خواب کری تو کچہہ درنگ نکریگا اس امر مین کہ صفراوی تپ پیدا کرے لیکن اگر یہ شخص سرد مزاج ہو تو
اوس تپ سے خلاصی پائیگا اور یہ کلام یحیی بن ماسویہ کی قول کی تاویل نہین کرسکتا ہی یہ جو کہتی ہین کہ یہہ
قول اوس خربزہ کی نسبت ہی جو میٹھا نہووی اسوجہ سی کہ یہ کلام اگر اوسکی نسبت ہوتا تو وہ کچہہ تفصیل
اوسکی بیان کرتا اور فرق درمیان شیرین اور ترش کے مندرج کرتا پس لازم ہے کہ خربزہ ترش
اگرچہ صفرا نہوجاتی تب بہی بعد اوسکی شراب اور جوارشات نکہانا چاہیی لیکن وہ آدمی کہاتے جو سرد مزاج ہو
تربوز دوسرے درجہ کی پہلے مین سرد ہی اور آخر مین اوسکے تر ہی اور تربوز سی تری بہیرہ پیدا ہوتی ہے
اور جو میٹھا تربوز ہوتا ہی اوس سی رطوبت شیرین پیدا ہوتی ہے اور ایسی رطوبتین صفرا اور تری خون کی

ساکن کرتی ہین اور پتون محرقہ اور تپون غب کو دور کرتی ہین اور جسوقت جگر اور رگونمین قدری صفرای ناطبیعی ہو توان رطوبتون کی طرف حاجتمندی زیادہ ہوتی ہی تاکہ مزاج اوس صفرای قلیل کا پھیر دیتی ہین اور اوسپر غلبہ کرتی ہین کیونکہ بسبب قلت اوس صفرا اور بباعث لاغری بدن کے ہر وقت مسہل نہین نوش کر سکتی ہین تاکہ مسہل صفرای قلیل کو نکالدیوی اس سبب سے گرم اور خشک مزاجو نمین تربوز نہایت مفید ہی لیکن بسبب نازکی تربوز اور بوجہ گرمی معدہ اور جگر کے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ احوال اپنی سی جلد پھر جاتا ہے اور دردناک ہوکر درد سر پیدا کرتا ہے اور اوسمین سے جو رگونمین جاتا ہی بدن کو گرم کرتا ہے لاجرم اوس آدمی کو کہ بعد تربوز کے برخلاف واجب درد سر یا کسی طرح کی حرارت جسکی توقع نہو ظاہر آدی تو چارہ نہوگا اس بات سی کہ قدری پانی انگور خام یا پانی انار ترش کا ساتھہ اوسکی نوش کرین تاکہ متغیر نہو جاوے اور یہ اعراض ظاہر نہووین اس جگہہ ایک دقیقہ ہی اور وہ یہ ہی کہ یہ ترشیان جو بعد تربوز کے کہائی جائین خالی نہو نگی اس بات سی کہ نفع ظاہر ہوا اور جو کہ تیزی ترشیون کی رطوبتون کو دور کرتی ہین اور لطیف کر دیتی ہین پس اوس آدمی کو جسکو تربوز کی حاجت ہی فائدہ اون رطوبتون کا اوس سی باز رکہتی ہین اسلیے کہ فائدہ ان رطوبتون کا اوسکے قوام مین ہی پس جسوقت کہ قوام اونکا لطیف ہوگیا تو فائدہ بھی اونکا باطل ہوگا اور یہ مقام بہت تنگ ہے کہ طبیب کو متحیر کرتا ہی پس اسی جگہہ غور اور تامل ضرور ہے معلوم کرنا چاہیے کہ بہت چیزین سودمند ہین کہ ایک شخص کو بعینہ نقصان دیتی ہین اگرچہ از روی قیاس کے کیفیت اوس چیز کی جو مناسب کیفیت مزاج اس شخص کے ہو واجب کری کہ وہ چیز اوسکو فائدہ دیوی لیکن بسبب اوس خاصیت کی جو اوسوقت اوس مزاج کی لیے ساتھہ اوس چیز کے ہی فائدہ ندیوی بلکہ نقصان دیوی پس بہتر یہ ہی کہ اوس چیز سی دست بردار ہون اور طرف اور کسی شے کی متوجہ ہون مثلاً کوئی شخص ہے کہ یہ حال جو بیان کیا گیا حال اوسکا ہے بعینہ اور اوس آدمی کو تربوز اور اوسکی تری کی حاجت ہی پس جسوقت کہاوی یہ اعراض اوسمین ظاہر ہون تدبیر اوسکی یون کرنا چاہیے کہ بعوض اوسکی ایسی چیز کہاوی کہ جو کیفیت قوی رکہتی ہو دی اور چندان نازک نہو یا قوام بہتر رکہتی ہو اور ساتھہ اوس مزاج کی مقابلہ کر سکے اور وہ چیز مانند امرود چینی اور بہی ابادی کے ہی پس اگر خواہش دل سی کہانا اوسکا چاہین یا واسطے طلب منفعت کی تو تدبیر اوسکی اس طریق پر چاہیے کہ اوسکو طعام سی پہلے کہائین تاکہ طعام پس نفخ نکرے اور جلد بدن اوس سے بہرہ تری کا پاتے پھر اوسکے بعد طعام کہائین کہ پہلے مستحیل ہوسکے اور اوسکے سی طعام موافق اوسکو مدد دیوی یہانتک کہ مزاج اس شخص کا تنہا ضرر اوسکا نہ قبول کر سکو اور اوسمین وہ اثر نکرے کہ ساتھہ تنہائی کے کر سکتا ہی **کاکنج** سرد اور خشک ہی دوسری درجہ مین اور تلوہ کی خاصیت اور طبیعت سے نزدیک ہے تنگی سانس کو کہ حرارت سی ہو فائدہ بخشتی ہی اور یرقان اور سوزش مثانہ

اور زخمون کو جو مثانہ اور گذرگاہ بول مین ہون سود مند ہی **عنب الثعلب** ہندی مین اوسکو مکوہ کہتی
ہین سرد اور خشک ہی دوسرے درجہ مین جگر کو گرم اور ورمون گرم کو کہ جگر مین اور اور اعضا مین عارض ہون
سود مند ہی سدہ جگر کا کہولتی ہے اور ضماد اوسکا ورمونکو ساکن کرتا ہی اور عصارہ اوسکا حیض کو روکتا ہی
اور سب منفعتین کاکنج کی اوسمین پائی جاتی ہین اور مکوہ پانچ طرح کی ہوتی ہی ایک مخدر ہی اور ساتھ افیون کے
نزدیک ہے، اور دوسری نہایت بد ہی اور منجملہ زہر قاتل کے ہی لیکن بہتر مکوہ کی وہ قسم ہے کہ برگ اوسکا سبز ہے
اور پہل اوسکا زرد ہی اور اوسمین ایک قوت قابضہ ہی کہ اوس قوت کی وجہ سی کثرت حیض کو باز رکہتی ہے اگر
اوسکے برگ کا حمول اور ضماد کرین **کدو** سرد اور تر ہے دوسری درجہ مین جلد ہضم ہوجاتا ہی اور جسم انسان کا اوس سے
غذای نیک پاتا ہی اور اگر اوسکو گوشت مین پکائین تو نہایت جلد ہضم ہوگا اور غذا اوسکی بہتر ہے پیاس کو بجہاتا ہے
اور طبع کو نرم کرتا ہے اور جسوقت سرکہ مین پکائین لطیف نہایت ہوتا ہی اور حرارت کو بخوبی تسکین دیتا ہے،
اور جلد ہضم ہوجاتا ہی اور مرطوب اور قولنجی کو نقصان پہونچاتا ہی اور دفع مضرت اوسکی ساتھ مرچ اور رائی اور
انگابہ اور دارچینی کے کرین **بادنجان** یعنی بیگن مرکب القوی ہے اوسمین ایک مادہ ہی تیز اور جلانے والا
کہ خون کو سوختہ کردیتا ہی اور خلط سوداوی کو پیدا کرتا ہے اور ہو نخنہ آنے کی بیماری کو غالب کرتا ہے اور ایک
مادہ ہی سرد اور خشک اور شیرین اور غذا بہتر اوس سی حاصل ہوتی ہی طبع کو نرم کرتا ہی اور ایک مادہ ہی سرد اور خشک
اور غلیظ موافق مزاج زمین کے بد ہضم ہوتا ہی اور نفخ کرتا ہی اور طبع کو خشک کرتا ہی بالجملہ بیگن معدہ کے واسطے
نیک ہے متلی کو روکتا ہی اور سر اور آنکہون کی حق مین بد ہی اور بیگن بہت کہانے سی بواسیر اور داد اور
سوداوی بیماریان پیدا ہوتی ہین لیکن سرکہ مضرت اوسکی آنکہ اور سر سے باز رکہتا ہی اور سدہ جگر اور
تلی کا کہولتا ہی اور اگر اوسکو نمک کے پانی مین جوش دیوین پہر روغن تازہ یا روغن بادام مین بہونین اکثر
مضرتین اوس سی جاتی رہتی ہین اور اگر بیگن کو چیرنا اور دوپہر کامل نمک کے پانی مین رکہین پہر دہو دین اور
کوئی شے ملا کر پکائین مضرتین اوسکی کم ہوجائینگی اور اگر اوسکو سرکہ مین رکہین اور اچار کرین کہانا ہضم کریگا
اور بہونک بڑہائیگا اور صفرا کو تسکین دیگا **عناب** تر سرد ہی پہلے درجہ مین اور تری اور خشکی مین معتدل
ہی اور رائد کے مائل بہ تری ہے مسیحی کہتا ہی گرم اور تر ہی پہلے درجہ مین معدہ کے لیے بد ہے اور دیر گوار
ایک گروہ کہتا ہی کہ عناب درد گردہ اور مثانہ کو فائدہ بخشتا ہی اور کہانسی کو نافع ہی اور سینہ کو نرم کرتا ہے
اور خون کی تیزی کو بجہاتا ہی اور بسبب رطوبت لزج کے خون کو غلیظ کرتا ہی پس بسبب غلظت کے تیزی
اوسمین کم ہوجاتی ہی اور ساکن ہوتی ہی جالینوس کہتا ہی مینے عناب مین معاملہ حفظ صحت اور ازالہ مرض
مین کچہہ اثر نہین دیکہا بلکہ اوسکو بدگوار پایا ہے اور خشک عناب بہی خواص مین قریب اوسکے ہے زعرور

سرد اور خشک ہے اور قابض اور قبض اوسکا سب میوون سی زیادہ ہی پیشاب کو روکتا ہی اور صفرا کو
تسکین بخشتا ہی اور قولنجی کے لیے سب چیزون سی بدتر ہی پس مضرت اوسکی شہد اور شوربای چرب اور جوارشات
مسہل سی دفع کرین بنق شہر گرگان اور طبرستان مین اوسکو طاق دانہ کہتی ہین اور عربی مین شدر
لکہتی ہین اور ہندی مین بیر مشہور کرتے ہین لیکن بیر شیرین اور پختہ گرم ہے درجۂ اول مین معدہ کے لیے
بد ہی اور بادناک اور طبع کو خشک کرتا ہی اور درد سر لاتا ہے مضرت اوسکی شہد اور شکر اور شراب اور
جوارشات مسہل سی دفع کرین زیتون نمک مین پڑا ہوا معدہ کو قوت دیتا ہی اور بہوک غذا کی
پیدا کرتا ہی اور اگر اوسکو پیٹین اور سی خشکی آتش پر ضماد کرین پہپولا نہ پڑے دیگ اور زیتون [illegible]
پاک کرتا ہی اور زیتون سیاہ کی دہونی صاحب ربو اور تنگی نفس کو نافع ہی اور اگر اوسکو سوختہ
کرین آنکہہ کے لیے بجاے توتیا ہی اور اگر اوسکو اول شہد مین آلودہ کرین پہر جلائین تو توتیا بہتر ہوگا اور عصارۂ
برگ زیتون کا اوس مواد کو باز رکہتا ہی جو دماغ سی آنکہہ پر اوترتا ہے حب الآس تخم مورد ہے
اور گرگان اور طبرستان مین اوسکو مورد دانہ کہتی ہین طبیعت اوسکی مانند طبیعت مورد کی ہے معدہ کے
لیے نیک ہی اور طرح طرح کے دستون کو روکتا ہے اور موہنہ کو خوشبو دیتا ہی ترنج پوست اوسکا گرم اور خشک ہے
پہلے درجہ مین اور گوشت اوسکا سرد اور تر ہے پہلے درجہ مین اور ترشی اوسکی سرد اور خشک ہی دوسرے
درجہ مین اور تخم اوسکا گرم اور خشک ہے دوسری درجہ مین گوشت اوسکا دیر ہضم ہوتا ہی اور اوس سی خلط
غلیظ پیدا ہوتی ہی مضرت اوسکی شہد سی دفع کرین اور بہتر یہ ہی کہ اوسکو شہد کے ساتھہ کہائین اور اوسکے
پوست بہی اوسکے ساتھہ تناول کرین تاکہ طبع اجابت کرے اور بعد اوسکے کچہہ غذا نکہائین اور پوست اوسکا
طعام ہضم کرتا ہی اور قے اور متلی کو دور کرتا ہی اور معدہ کو قوت دیتا ہی اور مفرح ہی اور ترشی اوسکی صفرا اور حرارت
اور پیاس کو بجہاتی ہی داد اور چہائی پر طلا کرنا مفید ہے اور اگر آنکہہ مین لگائین زردی یرقان کی دور ہو جاتی ہی اور آدمی سرد مزاج
کو ندوین اور تخم اوسکا دافع زہر ہی بچہو کی زخم پر رکہنا مفید ہے اور بواسیر کو نافع ہی موز ہندی اوسکی کیلہ ہی طبیعت اوسکی اور
حال اوسکا خربزہ کی حال سی نزدیک ہی طبع کو نرم کرتا ہی اور بہت کہانا کیلہ کا سدہ ڈالتا ہی اور صفرا بڑہاتا ہی اور بلغم کو زیادہ
کرتا ہی اور سینہ کو اور حلق کو نرم کرتا ہی اور معدہ کے لیے بد ہی اور اوس سے ہیضہ عارض ہوتا ہی اور کیلہ منی کو بڑہاتا ہی اور گردہ کو نافع
ہی اور ادرار کرتا ہی گرم مزاج والی کے واسطے مضرت اوسکی سکنجبین یا انار ترش و مثل اوسکی سی دفع کرین سماق سرد ہی پہلے
درجہ مین اور خشک ہی تیسری درجہ مین اور قابض ہی کہ بسبب قوت قبض کے سدہ پیدا ہوتا ہی اور اگر ورمون گرم اور زخمون پر
رکہین تو ورم زیادہ نہین ہونے پاتا اور سماق صفرا کو بٹہاتا ہی اور معدہ کو دباغت دیتا ہی پیاس اور متلی کو دور
کرتا ہی اور بہونک پیدا کرتا ہی اور بسبب ترشی کے طبع کو خشک کرتا ہی اور حیض کی کثرت کو روکتا ہی اور اوسکی پانی سے

کلیان کرنا انتون کی جڑونکو مضبوط کرتا ہی اور اگر اوسکو معدہ اور شکم پر ضماد کرین آنتون پر صفرا کے اوترنے کو
باز رکہتا ہی **زرشک** سرد ہی اور خشک دوسری درجہ مین طبع کو خشک کرتی ہی اور پیاس بجہاتی ہی خونی اور
صفراوی دستون کو روکتی ہے اور ورمون گرم پر رکہنا اوسکا سود مند ہی اور قرص زرشک حرارت جگر کو
نافع ہین

باب ۱۱ گیارہوان دوسری جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے خشک میوونکی منفعت اور مضرت کی پہچان مین ہی اور دفع مین

اونکی مضرت کی **خرما** ہندی مین چہوارہ خشک کہتے ہین منفعت اور مضرت اوسکی مثل منفعت او مضرت رطب کے ہی اور قوی
زیادہ اوس سے ہی **زبیب** فارسی مین مویز کہتے ہین حرارت اوسکی قوی زیادہ انگور سے ہے اور اوسمین تری معتدل ہے
سینہ اور حلق کو فائدہ دیتی ہے اور آواز کو صاف کرتی ہی اور جگر کو فربہ اور معدہ اور سینہ کو صاف
کرتی ہی اور اوسمین کچہ مضرت نہین ہے گرم مزاج والے کو بعد اوسکے قدری سکنجبین چٹانی چاہیی یا کہٹا انار
کہلائین **کشمش** بہر طور قریب مویز ہی اندکی نفع کرتی ہی **انجیر خشک** درد پشت اور تقطیر البول یعنی چنک
پیشاب کو نافع ہی گردہ کو پاک کرتا ہی اور فربہ جسم کو اور پاک سینہ کو اور زیادہ باہ کو اور نرم طبع کو کرتا ہی اور سرخی موئی
خلطونکو مسام سے نکالتا ہی اور اوپر جلد کے لاتا ہے اس سبب سے جون جلد مین پڑجاتی ہین پس اس مضرت کو حمام
اور بہت پسینہ لانے سے دفع کرین اور جسم اپنا ساتہہ جوا کہار اور چنے کے آٹے اور اشنان سے دہووین اور اگر انجیر کو
اخروٹ کے ساتہہ کہائین ریاح کو رفع کریگا اور قولنج کو مفید ہوگا اور گرم مزاج والے کے لیے مضرت انجیر خشک
کی انار اور سکنجبین سے دفع کرین اور مسہل اوسکا قولنج کو کہولتا ہی اس طریق پر کہ انجیر خشک بہت بڑی بڑی لیوین اور
پوست اوتارین اور انکیسو درم پر مقدار دس درم شیر انجیر خام داخل کرین اور انکیسو درم اخروٹ او مغز بادام
مین کوٹین کہ خوب گوندہ جاوی اسقدر کہ کوئی جزو جدا نرہے نگاہ رکہین پس بوقت حاجت ناشتا مقدار
دس درم اوسمین سے ننا ول کیا کرین ثقل کو باہر لاتا ہے اور قولنج کو منع کرتا ہی خاصةً اگر پانچدرم برگ سداب
خشک اوسمین ملائین اور سانپ اور بچہو کے کاٹنے کو بھی نافع ہے **اخروٹ** گرم ہے دوسرے درجہ مین اور
خشک پہلی درجہ مین اخروٹ تر طبع کو نرم کرتا ہے اور بدیر ہضم ہوتا ہی لیکن معدہ سے جلد زیادہ بادام سے
اوتر جاتا ہی اور اخروٹ خشک قبض طبع کرتا ہی اور درد گلو پیدا کرتا ہے اور صفرا کو جلاتا ہے اور اگر ناشتا ننا ول
کرین قے لائیگا اور زبان کو سنگین کریگا اور درد سر پیدا کریگا اور اگر اخروٹ ترکی پوست کا پانی نچوڑین اور
اوس پانی سے غرغرہ کرین خناق بلغمی دور ہوجائیگا اور اخروٹ خشک آشوب دہن پیدا کرتا ہی مغز کے ٹکڑے
بیجو نکا حرارت کو اوسکی تسکین بخشتا ہی اور اخروٹ جسقدر پرانا ہوگا تیز ہوگا اور تدبیر دفع مضرت اخروٹ کی یہ ہے
کہ اوسکو دونون پوست سے پاک کرین اور پاک کرنا اوسکا اس طریق پر ہے کہ اخروٹون کو سبوس کے ساتہہ

ملاکر بریان کرین ضرم آگ پراور ہاتھ سی ملین اور پہونکین سب پوست جدا ہوجائیگا اور اخروٹ انجیر اور تتلی کے ساتھہ باہم کوٹین فادزہر ہے **باد ام** گرم ہے پہلے درجہ مین صاف کرنیوالا ہے سینہ اور پھیپڑہ کا اور گردہ اور جگر اور تلی کو پاک کرتا ہی اور مثانہ گرم اور آنتون کے زخم کو نافع ہے لیکن بدیر ہضم ہوتا ہی اور بادام تلخ گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ مین خلط غلیظ کو کہ معدہ اور پھیپڑہ اور جگر مین ہو پاک کرتا ہے اور پتھری گردہ کی صاف کرتا ہی اور دشواری پیشاب کو سود مند ہی **پستہ** سردی اور گرمی مین معتدل ہی سدہ جگر کا کہولتا ہی اور گردہ کو بہتر کرتا ہی اور آشوب دہن پیدا کرتا ہی اور حلق کو درشت کرتا ہی **فندق** سرد ہی پہلے درجہ مین اور غلیظ ہی اور غذا دینے والا اور معدہ مین بدیر رہتا ہی گرم مزاج والے کے لیے اوسکو ہمراہ شکر کے دلوین اور مرطوب کے لیے شہد کے ساتھہ لازم ہے اور اگر کوئی آدمی فندق کثرت سے کہائے تو گرانی اوسکی ساتھہ سفرجلی مسہل کے دفع کرے **حبۃ الخضرا** یعنے بن گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہی پہلے درجہ مین ایک گروہ کہتا ہی کہ درخت اوسکا پرانا ہوتا ہی اور بزرگ بن کو ضرو کہتے ہین ادرار کرتا ہے اور تلی کو نافع ہی اوسکے گوند کو صمغ البطم کہتے ہین اور علک الانباط بھی لکھتے ہین محلل اور صاف کرنیوالا ہی اور اگر اوسکو مقدار ساڑہے چار ماشہ ساتھہ شہد یا جلاب کی لعوق کرین اور کہائین اخلاط غلیظ کو کہ سینہ مین ہون پاک کرتا ہے اور استعمال بن کا طبع کو نرم کرتا ہی اور گردہ کو پاک اور قوت باہ کو زیادہ کرتا ہی اور مرہمون مین بھی نافع ہوتا ہی اور سخت ورمون کو نرم کرتا ہی اور پکاتا ہی اور پاک کرتا ہی ابن ماسویہ کہتا ہی کہ حبۃ الخضرا یعنی بن بہونک کو کھوتا ہی **حب الصنوبر الکبار** فارسی مین اوسکو چلغوزہ کہتے ہین معتدل ہی اور گرمی اور تری کی طرف میل کہتا ہی **حب الصنوبر الصغار** گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ مین لیکن چلغوزہ صاف کرنیوالا اور محلل ہے اور اوسکے اندر قدری سوزانی ہے اوسکو پانی مین تر کرین سوزانی اوس سے جاتی رہیگی اور جسم کو فربہ کرتا ہی اور مفلوج کو نفع بخشتا ہی اور سینہ کو رطوبت سے پاک کرتا ہی اور اگر اوسکو افسنتین رومی کے ساتھہ معدہ پر طلا کرین تو معدہ کو قوی کریگا باوجودیکہ خود بدیر ہضم ہوتا ہی گرم مزاج والے کی لیے شکر کے ساتھہ دلوین اور مرطوب کو شہد کی ساتھہ کہلائین تا کہ بخوبی ہضم ہووے اور قوت باہ کو بڑہاتا ہی اور مثانہ کو نگاہ رکہنے پر پیشاب کی قوت دیتا ہی اور گردہ اور مثانہ کی رطوبت کو صاف کرتا ہی گرم مزاج والا اوسکی مضرت تخم خرفہ کے پانی سے دفع کرے اور انار کے پانی سے بھی **عناب خشک** سینہ کو نرم کرتا ہی اور معدہ کے لیے نیک نہین ہی خون کو ساکن کرتا ہی اوس طرح سے جیسے عناب تر کے بیان مین مذکور ہوچکا ہی اور بہت کہانا اوسکا نفخ کرتا ہے اور قوت باہ کو نقصان دیتا ہی **آلوی خشک** دانہ اوسکا مونہہ مین نگاہ رکہین پیاس کو بجہاتا ہی اور جیسا کچھہ آلوی تر مین لکھا گیا ہی آلوی خشک مین بھی وہ ہی ہے **سیب** اور **امرود** اور **آبی** سے قدید تینون معدہ سے دیر مین باہر نکلتی ہین اور طبع کو خشک

کرتی ہین پس جلاب اور ماء العسل اونکو جلد معدہ سے نکالتا ہے **کنجد بریان** بوی دہن کو ناخوش کرتا ہی
اور گوشت دانتون کی جڑ کا تباہ کرتا ہی اور بہت کہانا اوسکا معدہ پر گران معلوم ہوتا ہی مضرت اوسکی
آبکامہ سی دفع کرین اور درمیان دانتون کا اوس سی پاک کرین **ناریل** عربی مین جوز ہندی کہتے ہین گرم ہی
دوسرے درجہ مین اور تر ہی پہلے درجہ مین درد پشت اور درد سرین کو نافع ہی اور قوت باہ کو بڑہاتا ہی اور معدہ کی
بدیرباہر نکالتا ہی شکر اور فانیذ اسکو دفع کرتی ہی اور بوڑہون اور مرطوب آدمیون کو موافق ہی گرم مزاج والے کے
لیے مضرت اوسکی انار ترش کے پانی یا سکنجبین سے دفع کرین اور معلوم کرین کہ پوست سخت ناریل کا ہضم نہین ہوتا
اوسکو چھیلنا بہتر ہی **گل خوردنی** یعنی مٹی قابل خوردنی جاننا چاہیے کہ بہتر وہ مٹی قابل کہانے کی ہوتی ہی جو
جلد گذر جاوے اور دہن مین نرم ہو جاوے اور چپٹنے والی ہو اور ریگ نہو پس ایسی مٹی اگر بعد طعام کے ساڑہے
تین ماشہ کہائین تو گرانی طعام چرب کی معدہ سے دور ہو جائیگی اور قے کو بھی یہ مٹی باز رکھتی ہی اور جو مٹی کہ اس
صفت کی نہو نہایت ضرر پہونچاتی ہی اور سدہ ڈالتی ہے اور پتھری اور ریگ گردہ اور مثانہ مین پیدا کرتی ہی
پس جس آدمی کے گردہ اور مثانہ مین ریگ اور پتھری ہو یا کسی جگہہ سدہ پڑا ہوا ہو اوسکو کسی قسم کی مٹی نکھلانی
چاہیے اور نشان اوس آدمی کا کہ رگین اوسکی باریک ہون اور سدہ جگر مین پڑا ہوا ہو یہ ہی کہ بدن دبلا ہوگا
اور چہرہ کا رنگ زرد ہوگا اور سبزی کی طرف میلان کریگا اوسکو کسی حالت مین مٹی نکھلانی چاہیے اسی طرح
اوس آدمی کو کہ پتھری اور ریگ گردہ اور مثانہ مین ہو مٹی بچانی چاہیے اور اگر خواہش کامل سے اتفاق قدرے
مٹی چاٹنے کا ہووے تو لازم ہے کہ بعد اوسکے دوسرے دن سکنجبین بزوری کہائین یا شربت بنفشہ وغیرہ اور
کسی حال مین اوس دن کہ مٹی کہائی ہو کوئی چیز جو ادرار کرے ہرگز نکہائین اور نہ دوسرے دن اسلیے کہ چیزین مدر کہانا بعد
مٹی کے سدہ ڈالتی ہین اور پتھری اور ریگ گردہ اور مثانہ مین پیدا کرتی ہین اور اگر کسی کو یہ علت ہو کہ بغیر مٹی کہائے طاقت
صبر کی نرکہے تو اوسصورت مین وہ دوائین جو دافع مضرت گل ہین تناول کرین واللہ اعلم **باب ۱۲ بارہوان** دوسری

جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے شیرینیون کی منفعت اور مضرت کی پہچانین سے اور تدبیر مین دفع مضرت کی

شکر صاف کرنے اور
جلا دینے مین شہد سے نزدیک ہی اور گرمی اور تری مین معتدل ہے اور نیشکر بھی مناسب مزاج شکر کے ہی اور تری
اور نرمی مین زیادہ شکر سے ہی اور گرمی شکر کی درجہ اول مین ہے سینہ کو نرم کرتی ہی اور معدہ کے لیے نیک ہی مگر
اوس معدہ کو کہ جسمین صفرا پیدا ہوتا ہو نیک نہین ہی اسلیے کہ وہ بھی جلد صفرا ہو جاتی ہے **شہد** گرم اور خشک ہے
دوسرے درجہ مین اوسکو فارسی مین انگبین اور عربی مین عسل النحل کہتے ہین بہتر قسم اوسکی سرخ شفاف خوشبودار اور
خوش ذایقہ اور صادق الحلاوت ہی کہ اوسمین موم مطلق نہو اور جب اونگلی سے اوٹھائین تار بندہ جائے ایسا

شہد دو لکے لیے نہایت بہتر ہی اور بعد اوسکے سفید نباتی رنگ بہتر ہی یہ واسطے غذا کے مخصوص ہے کہ بہت لذت کرتا ہے
اور ربیعی بہتر صیفی سے ہی اور شتوی شہد زبون ہے اور اسی طرح سبز اور سیاہ اور پرانا اور بدمزہ یا تلخ یا ترش اور
رقیق بدبودار شہد زیانکار ہے **فانیذ** اوسکو قند کہتی ہین گرم اور تر ہے پہلے درجہ مین خصوصاً قند سفید اور لطیف
زیادہ شکر سے ہی کہانسی کے لیے سودمند ہی اور طبع کو نرم کرتا ہی اور ریاح کو نہایت مفید ہی اور حیض کو جاری کرتا ہی
فالودہ جو شکر اور نشاستہ اور روغن بادام سی تیار کرین موافق مزاج بادام اور شکر کے ہوگا پس ایسا فالودہ
سینہ کو نرم کرتا ہی اور بہت غذا دیتا ہی اور معدہ کے لیے نیک نہین ہی گرم مزاج والا مضرت اوسکی دوسرے
دن دفع کری ساتھ سکنجبین کے کہ تخم کاسنی سے بنائی ہو تا کہ سدہ پڑنی سے محفوظ رہی اور اوسکی حرارت کو تسکین
دیوی اور جو فالودہ کہ شہد اور روغن اخروٹ سی تیار کرین وہ گرم مزاج کو نہ دینا چاہیے **خبیص** فارسی مین افروشہ
کہتی ہین معدہ کے لیے بہتر فالودہ سے ہے اس سبب سی کہ لزوجت اوسمین کم ہوتی ہے گرم مزاج والی کے
واسطے دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت فالودہ کے ہی **لوزینہ** سینہ اور حلق کو مفید ہی لیکن اوسکی
روٹی سے سدہ پڑتا ہی دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت فالودہ کے ہی **قطایف** فارسی مین رشتہ
خطائی کہتی ہین اور عربی مین اطریہ کہتی ہین اور فارسی مین آش آرد اوسکی کئی قسمین ہین خواہ آرد گندم
خالص سی بنائین اس طرح کہ آٹا میدہ کا نرم کرکے قمع سوراخ تنگ سی مانند رشتہ کی کہینچتی ہین یا آٹا پانی
اور نمک مین گوندہ کر اور تختہ پر بہین کرکے رشتہ طولانی چہری سے کاٹتی ہین لیکن جو قطائف قند اور
روغن اخروٹ اور مغز اخروٹ سی تیار کرین گرم ہوتی ہے اور اوسکی روٹی سے سدہ پیدا ہوتا ہی لیکن
جلد ہضم ہوتی ہی اور جو قطایف کہ شکر اور مغز بادام اور روغن بادام سے بنائین گرم مزاج والیکو موافق
ہوتی ہی اور جو قند اور مغز پستہ سی بنائین سدہ کتر پیدا کریگی دفع مضرت سب قسمونکی دوسری دن ساتھ
سکنجبین کے کرین اور ساتھ پانی انار ترش کے **شکر ینہ** کہ شکر خالص سی تیار کرین معتدل ہوگا اور
اور سدہ کم پیدا کریگا اور سب حلویات سی بہتر ہے گرم مزاج والا مضرت اوسکی ترش میوہ وسنج کری **زلابیہ**
فارسی مین حلوای زلیبی کہتی ہین معدہ مین بدیر ہضم ہوتا ہی اور خوف سدہ کا ہے گرم مزاج والے کو بعد
اوسکے ترشی کہانی چاہیے واللہ اعلم

باب ۱۳ تیرہوان دوسری جزو سے تیسری گفتار کی اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے ہر جنس کے روغنون کی منفعت اور مضرت مین ہی -

روغن اخروٹ مزاج اخروٹ کا رکہتا ہی اور مناسب معدہ اور گردہ کے
ہی اور بلغمی دستون کے لیے سب روغنون سی زیادہ موافق ہے **روغن زیتون** جو روغن کہ زیتون سبز سے
نکالین سرد اور خشک ہوگا پہلے درجہ مین پس وہ روغن معدہ کو دباغت دیتا ہی اوسکو عربی مین

زیت الانفاق کہتے ہین دستون کو بند کرتا ہی اور جو روغن کہ زیتون پختہ سے بنایا جاتا ہی گرمی اوسمین باعتدال ہوتی ہے اگر اوسکو مغسول کرین یعنی دہووین بہتر اور معتدل زیادہ ہوگا اور جو روغن زیتون کہ پرانا ہو مزاج اوسکا گرم ہوگا **روغن بادام** معتدل ہی معدہ کے لیے بہتر نہین ہی کہانسی کو فائدہ دیتا ہی اور سختی سینہ اور مثانہ کو نافع ہے اور سدہ کہولتا ہے اور صاحب اسہال کو ضرر پہونچاتا ہی اور اگر مغز بادام کو ساتھ مغز فندق کے کوٹین اور روغن باہم کہینچین دستون والیکو بہتر روغن بادام خالص ہوگا **روغن کنجد** یعنی تل کا تیل غلیظ ہی اور گرمی مین معتدل اور معدہ کے لیے بہتر نہین ہی اگر اوسکو دہووین لطیف ہوجائیگا اور منفعتین اوسکی روغن بادام کی منفعتون سے نزدیک ہین **روغن ناریل** گائے کے گہی سے لطیف زیادہ ہی معدہ کو نقصان نہین کرتا اور پرانا روغن اوسکا درد پشت اور درد زانو کو مفید ہی **روغن پستہ** لطیف زیادہ روغن کنجد اور روغن گاو سی ہے اور جگر اور گردہ کے لیے نافع ہی سدہ کہولتا ہی اور معدہ کے لیے بد ہے **روغن قرطم** روغن اوسکا طبع کو نرم کرتا ہے اور صاحب قولنج کو نافع ہی اور معدہ کو ضعیف کرتا ہی **دہونا روغنونکا** اس طریق پر ہی کہ ایک من طبی روغن ساتھ ایک من پانی اور ایک مٹھی نمک کی ملائین اور نرم آگ پر جوش دین تاکہ پانی جلجائے پھر نمک اوس سے جدا کرلینا اور دوسری مرتبہ پانی مین ملائین اور جوش دین کہ پانی جلجائے اور روغن رہ جائے اور اگر واسطے بیماری کے دہووین کہ بیماری اوسکی ضعیف ہو قدری ستو جو کے اور انڈے کے سفید کو یعنی ناگر موتہا اوسمین جوش کرین پھر صاف کرکے کام مین لائین اور تدبیر بنانے اور روغنون کی مانند روغن شاہسفرم یعنی نازبو اور روغن بابونہ اور روغن سداب یعنی تتلی اور روغن برگ مورد اور روغن برگ چقندر اور روغن شبت یعنی سووہ کہ یہ اسب روغن بعض اوقات کام آتے ہین اس نہج پر ہی کہ عصارہ ہائے ادویہ مذکورہ کو جداگانہ ساتھ روغن کنجد یا روغن زیتون کے نرم آگ پر جوش دین کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہے **گفتار چوتھی حصہ اول سے تیسری کتاب کی شراب کی منفعت اور مضرت کے بیان مین ہے** اور اس گفتار کے اٹھارہ باب ہین **باب پہلا چوتھی گفتار اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے اس امر مین ہے کہ غرض شراب پینے سے کیا ہے** معلوم کرین کہ غرض شراب پینے سے دو چیزین ہین ایک خوشی روح کی دوسری منفعت بدن کی اور نگاہ رکہنا اوسکا حالت تندرستی پر اور جسم آدمی کا مرکب دو چیزون سے ہی ایک کالبد اور دیگر نفس ہے چنانچہ اوس نفس کو قوت کہتے ہین اور روح بھی کہتے ہین لیکن جو کچھ طبیبون کی اصطلاح مین ہی بیان کیا جاتا ہی اور جو سوای اصطلاح طبیبون کے ہی معنی نفس کے کہ نفس کیا ہی طبیبون کو کچھ اوس سے مطلب نہین ہی اور معرفت اوسکی علم اعلی سے معلوم ہوسکتی ہے پس معلوم کرین کہ اس نفس کے لیے تین قوتین ہین ایک کو شہوانی کہتے ہین اور کام اوسکا حاصل کرنا لذت اور برانگیختہ کرنا شہوت کا ہی

معدن اوسکا جگر ہی دوسری کو قوت حیوانی کہتے ہین کام اوسکا تمامی عز و جاہ اور ریاست اور ظفر اور غلبہ اور کینہ
کرنا ہی معدن اوسکا دل ہی تیسری قوت انسانی ہی اوسکو قوت ناطقہ کہتے ہین اور قصد اوسکا طلب علم اور حکمت اور
صواب اور بری کا ہونیسے باز رکہتا ہی اور یہ قوت مخصوص واسطے انسان کے ہی اور معدن اوسکا دماغ ہی اور یہ
شریف زیادہ سب قوتون سی ہے اور خسیس زیادہ سب سے قوت شہوانی ہی اسلیے کہ سب لذتین اس جہانکی
ڈہونڈہتی ہے اور برائی او ذلت اور ملامت سی کچہ اندیشہ نہین کرتی ہی اور قوت حیوانی بعضے کام اوس کے
پسندیدہ ہین اور بعضے نکوہیدہ اس سبب سے یہ قوت متوسط ہی درمیان قوت انسانی اور شہوانی کے کیونکہ
اگر قوت انسانی قوی زیادہ ہووی تو غلبہ اوسکے لیے ہوگا اور قوت حیوانی تابع اوسکی ہوگی قہر کرنے کے لیے اوپر
شہوانی کے اور اگر شہوانی قوی زیادہ ہوا اور اوپر انسانی کے غلبہ رکہی تو قوت حیوانی متابع شہوانی کے ہوگی قہر کرنے کیلیے
اوپر قوت انسانی کے پس کام ہر ایک قوت کا مخالف ایکدوسری کے ہی اور مراد بار رکہنے سے ہر چیز کے کام اوسکے سی
قہر کرنا ہے اور خردمند ہمیشہ بدی اور زشتی سی پرہیز کرتا ہی اور قصد اس امر کا رکہتا ہی کہ سب کام اوسکے بہتر اور باصواب
ہون اور بدی سے پرہیز کری اسلیے کہ خردمند ہمیشہ ان دونون کامو مین مشغول رہتا ہی ایک قہر کرنا اوپر قوت
شہوانی کے دوسری قصد کار صواب کا اور کار آخرت سی اندیشہ کرنا اوسپر رنج عظیم ہے تو اوسکے لیے ایسی چیز چاہیے کہ
اوسکو اوس رنج اور اندیشہ سی آسایش دیوی لہذا حکماء زمان نے جستجو کی کہ وہ شی کیا ہے کہ خردمند جسکے عمل سے یہ
آسایش پاوی کوئی طعام اور کوئی شراب نہ پائی کہ یہ غرض اوس سی حاصل ہوتی مگر شراب انگوری واسطے اس
غرض کے تجویز فرمائی تاکہ قوت انسانی استعمال اوسکے سی اوس رنج اور اندیشہ سی آسایش پائے اور قوت
شہوانی اور حیوانی کو بہی قہر کرنے قوت انسانی سے آسایش رہی اور بہرہ دونون قوتون کا بہی بوجہ صواب
حاصل آوی اسلیئے کہ نظام اور عمارت جہان کی اس بات مین ہی کہ بہرہ ہر ایک قوت کا جس طرح اور جسقدر کہ باصواب
ہو حاصل ہو اور اگر سب ایکبارگی ان دونون قوتون پر قہر کرین اور کچہ بہرہ نہ دیوین تو جلد عمارت عالم اور نسل
بنی آدم باطل ہو جائے پس ہمنے اس مقدمہ کی اسلیے تمہید اوٹہائی کہ خردمند سمجہی اور معلوم کری کہ غرض شراب پینے سے
کیا ہی اور وہ کہ دین اسلام مین حرام ہے اگر بسبیل شہوت اور اسراف مشغول شراب رہین کہ اوس سبب سے
خلل کار دین اور کارخانہ عالم مین راہ پائے اور اگر بوجہ اعتدال ہووی تو صحت بدن کی میسر ہوگی اور فرحت
روح کو حاصل ہوگی

باب ۲ دوسرا چوتہی گفتار سے حصہ اول کے شراب کی منفعت کے بیان مین ہے

روفس کہتا ہی کہ شراب حرارت غریزی کو بڑہاتی ہی اور کہانا بخوبی ہضم
کرتی ہی اور نامعتدل خلطونکو بدن مین معتدل کرتی ہی اور خون کو پاکیزہ اور رنگ چہرہ کا نیک اور لاغرونکو
فربہ کرتی ہی اور صفرا کو جو بدن مین ملا ہوا ہو باہر نکالتی ہے اور بلغم خام اور فسردہ کو پگہلاتی ہے اور قوت روح کی

زیادہ کرتی ہے اور خون کو بدنمین گوشت بناتی ہے اور تندرستی کو نگاہ رکھتی ہے اور رگون کو بدخلطون سے دہوتی ہے اور
شہوت کلبی کو کھوتی ہے اور قولنج ریحی کو کھولتی ہے اور غذا کو جلد طرف اطراف بدن کے پہونچاتی ہے اور
جالینوس کہتا ہے کہ شراب معدہ کی ریح کو توڑتی ہے اور رگون کو فراخ کرتی ہے اور غذا کو تمام بدنمین پہونچاتی
ہے اور سدونکو کھولتی ہے اور غلیظ ابخرونکو لطیف کرتی ہے اور پسینہ کی راہ باہر نکالتی ہے اور نیند لاتی ہے
اور بقراط کہتا ہے کہ شراب کسی خلط خام اور فسردہ کو جسم انسانی مین نہین چھوڑتی ہے کہ باہر نہ نکلے اور مسرت اور فرحت
نفس کو دیتی ہے اور روح کو تازہ کرتی ہے اور دلکو قوی کرتی ہے اور آخر بیماریون اور تپون گرم مین بھی دینے کی
اجازت ہے اور دیقوریدوس کہتا ہے کہ باینہمہ منافع جس کسیکو کہ زہر دیا ہووے اوسکو بھی بہت مفید ہے خاصة
سرد زہر مانند افیون اور شوکران کے اور شراب قوی بچھو کی کاٹے ہوئے کو مفید ہے اور طبیبون نے صاحب القولنج لیا
اور صاحب غشی کو بھی شراب پینے کی اجازت دی ہے اور جس کسیکو کہ شراب پینے کی عادت ہو اور وہ اوسکو
چھوڑ دیوے تو ترک اوسکے سے اندیشہ اور غم بے سبب ظاہر ہوگا اور ہضم تباہ ہو جائیگا اور مزاج سرد اور بدن دبلا
اور حرارت غریزی کم اور سب قوتین ضعیف ہو جائینگی اور وہ خلطین کہ بسبب شراب پینے کے ساتھ پسینہ اور ادرار
پیشاب اور نرمی طبع اور قے کرنے کی بدن سے باہر آتی تہین ترک شراب سے بدستور بدنمین رہین گی اور بہت برس تک
اور اونکی وجہ سے طرح طرح کی بیماریان پیدا ہونگی پس لازم ہے کہ شراب بالکلیہ چھوڑین اور نہ کثرت اوسکی کرین

باب تیسرا چوتھی گفتار حصہ اول سے بیتری کتاب کی اس مضمون مین ہے کہ کوئی طعام اور کوئی شراب برابر شراب انگوری کے نہین ہے

معلوم کرین کہ منفعت بزرگ شراب انگوری ہست کرنیوالی مین یہ ہے کہ مزاج اوسکا اور حرارت اوسکی خاص جسم
انسان کے بیچ مزاج اور حرارت غریب نہین ہے لیکن مزاج اوسکا اور حرارت اوسکی مناسب حرارت
غریزی کے ہے کہ جسم انسان کا ساتھہ اوسکے زندہ ہے اور تمامی منفعت اوسکی یہ ہے کہ خم مین جوش کھائے
اور پختہ ہووے اور پانی اوسکا ساتھہ ابخرون کے اوس سے اوٹھے اور ثفل غلیظ اور اجزاے ارضی اوس سے
جدا ہون اور خم کی تہ مین بیٹھین اور گوہر اوسکا صاف رہجائے نہ کچھہ فرونی اوسمین ہو اور نہ کوئی جزو غلیظ کہ اوس سے
نفخ یا خشکی پیدا ہووے یا اور معدہ کے گرانی کرے اور اگرچہ شیرہ اور میوونکا اور وہ چیزین کہ اونکو مانند شیرہ انگور کے
ساتھہ صناعت کی [illegible] کہ جوش کہائین اور ست کرنے والی ہون لیکن ہر ایک طبیعت اصل میوہ اپنے کی
رکھتی ہے یا گرم زیادہ شراب انگوری سے ہے یا سرد زیادہ یا غلیظ زیادہ یا بادناک زیادہ اور کوئی شراب اون
سب سے بدرجہ شراب انگوری کے نہین ہے اور کوئی ایسی صفائی نہین رکھتی ہے اور اجزای ارضی اور پانی کسی شیرہ
بتامہ جدا نہین ہوتی ہین جسقدر شیرہ انگوری سے جدا ہوتے ہین اور اگر اور کوئی چیز شرابہای دیگر مین شامل کرین کہ گرم

ہوجاتین اور بخوبی جوش کہاتین اور باونا کی اونسی دور ہو جاتے تو وہ چیز اون شرابونکو گرم زیادہ کریگی اور گرمی
اونکی مناسبت اور مانندگی حرارت غریزی سے گذرجائیگی یا وہ حرارت اونسی پیدا ہوگی کہ مشابہ حرارت تپ کے
ہوگی اور اونسے مضرتین طرح طرح کی ظاہر ہونگی اس سببسے کوئی شراب برابر شراب انگوری کے نہین ہے

باب چوتہا چوتھی گفتار اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی شراب کی مضرت کے بیان مین ہے

معلوم کرین کہ منفعت شراب کی ابو سدم تک ہی کہ باندازہ موافق نوش کرین اور جسوقت
اندازہ اور مقدار مناسب سی زیادہ پئین تو منفعت اوسکی مضرت سی بدلجائیگی اسلیے کہ منفعت بزرگ اوسمین
یہ ہی کہ حرارت غریزی کو قوت دیوے اور بڑہا دے اور جسوقت اوسکو بہت پئین اور اندازہ سی زائد نوش کرین تو
بالضرور حرارت غریزی ضعیف ہوجائیگی اسلیے کہ حرارت غریزی کے لیے مانند غذا ہی موافق کے ہی لیکن ہر غذا کا
قبول کرنیوالا اوسوقت قوی ہوگا کہ غذا اوسکی باندازہ اوسکی قوت کی ہوگی اور جبکہ غذا زیادہ اوس سی ہو کہ قوت
ہاضمہ اوسکو ہضم کرسکے اور قوت غاذیہ اوسمین تصرف کرسکے تو ناچار غذا قبول کرنیوالا ضعیف ہوگا اور جب
ضعیف ہوگیا تو سوء الہضم یعنی بدہضمی ظاہر ہوگی اور بدن فضول سے بہرجائیگا اور طبیعت بسبب زیادتی فضول
اور ضعف حرارت غریزی کے اوسکو دفع نکرسکے گی اس سببسے خلطین بد اندامونمین پراگندہ ہونگی خاصۃً
شریف اندامونمین مانند جگر اور معدہ اور دماغ کے اسقلینا وس استاد طبیبونکا یون بیان کرتا ہے کہ
شراب بہت اور شراب بدپینی سے وسواس اور اندیشہ بد اور دیوانگی اور کندفہمی اور رای ناصواب اور فراموشکاری
اور نقصان عقل اور تیرگی چشم اور تباہی حواس اور خوف خواب مین اور بیداری مین بدون کسی سبب کے
اور سراسیمگی ظاہر ہوتی ہی یہ سب دماغی بیماریان ہین کہ افراط شراب سی ظاہر ہوتی ہین لیکن بیماریہای تن
مانند سکتہ اور خناق اور رعشہ اور نقرس اور فالج اور سرسام اور تباہی مزاج اور ضعف جگر اور استسقا اور
درد سر اور درد دندان اور ورم گرم اور تپ گرم اور مرگ مفاجات کی ظاہر ہوتی ہین اور معلوم کرین کہ شراب
گرم اور تر ہے اور مادہ بخار کا تری ہے اور فاعل بخار کی حرارت ہی اور یہ دونون مزاج شراب کین حاصل
ہین پس جسوقت کہ آدمی شراب بہت نوش کری اور حرارت غریزی ناطاقت ہوجاتے تو ناچار تری
اور تیری بدنمین بڑہیگی اور شراب بخارات اوسکے اوٹہاویگی اور دماغ پر چڑہادیگی اور دماغ خود سرد اور
تر ہی اور بسبب کثرت شراب کے حرارت غریزی ضعیف ہوگی کہ اون ابخرون کو دفع نکرسکے گی اور لطیف
ہوسکے گی لاجرم وہ بخارات سرد اور تر اون راستونمین کہ حس و حرکت دماغ سی اون راہونمین ہوکر تمام جسم
مین جاتی ہے ٹہہرینگے اور وہ راہین بند ہوجائینگی اور وہ بیماریان جو اونسی منسوب ہین ظاہر ہونگی
مانند سکتہ اور مرگی وغیرہ کے اور اگر بخارات سرد اور خشک ہون مالیخولیا اور خوف پیدا کرینگی اور اگر دل کسی

شخص کا اور اعضا سی گرم زیادہ ہوا اور اوسکو اتفاق پرانی شراب یا جوشیدہ پینے کا پڑہی اور بخار گرم اور خشک دماغ پر
چڑہین تو اوسکو صفراوی بیماریان مانند سرسام صفراوی اور ہذیان اور بیخوابی اور جنون کی ایک قسم جسکو قطرب
کہتی ہین ظاہر ہونگی اور اگر بخار گرم اور تر ہون تو اوسکے بدنین بیماریان خونی اور ورم گرم اور خناق اور گرم
تپین اور سوزندہ پیدا ہونگی اور جاننا چاہیے کہ آدمی بسبب روح کی زندہ ہی اور روح ہوای لطیف ہی آتشی جسم انسانی
اور معدن اوسکا سب جانورون مین دل ہی اور دل کے اندر دو کشادگی ہین فراخ ایک داہنی طرف سی
اور ایک بائین طرف سی کہ طبیب اونکو بطن القلب کہتی ہین اور دونون بطنون مین قدری وہ ہوای لطیف ہے
اور قدری خون ہی اور بطن راست مین ہوا زیادہ ہی اور خون کمتر ہے اور بطن چپ مین ہوا کمتر ہے اور خون زیادہ ہے
اور آدمی بسبب اس ہوا اور اس خون کے زندہ ہی جو دلمین ہے اور اون شرائین مین جو دلسی آگی ہین اور اون
رگومین جو جگر سے اُگی ہین اور درمیان جگر اور درمیان بطن راست دل کے ایک رگ ہی بزرگ کہ خون
اوس رگ سی دل کیطرف جاتا ہی پہر بطن راست سی طرف بطن چپ کی آتا ہے اور بطن چپ مین دو رگین
ہین بزرگ ایک وہ کہ خون اوس سے تمام جسم کی شرائین مین جاتا ہے دوسری رگ وہ کہ پیوستہ ہی پہیپڑہ سے
پس وہ ہوای لطیف پہیپڑہ سی اس رگ بزرگ مین ہوکر دل کیطرف آتی ہے وقت سانس لینی کے اور بخار گرم
اور دودناک بہی بوسیلہ اس رگ کے دل سے باہر نکلتی ہین پس جسوقت آدمی شراب نوش کرے اور شراب
ایک چیز ہے کہ جلد خون مین ملتی ہے اور ساتھ اوسکے ایک ہو جاتی ہے جگر مین اور اگر بہت نوش کرے تو
رگین شراب سی پر ہو جاتی ہین اور وہ دونون بطن دل کے کہ بیان کیے گئے وہ بہی پر ہو جاتے ہین شراب اور
خون سے پہر جسوقت کہ یہ دونون بطن بہر گئے تو اوس ہوا کو جو اونمین رہتی ہے جگہ نہین ملتی ناچار بہاگتی ہے
اور باہر نکلتی ہے اور وہ ہوا روح ہے کہ جسوقت وہ باہر نکلتی ہے آدمی مرجاتا ہے اور یہی وقت ایک اسباب
مرگ مفاجات سی کہ شراب نوشی سے عارض ہوتی ہے یہ ہی اور یہ اکثر مشاہدہ کیا گیا ہے اور وہ علتین جو جگر سی
عارض ہوتی ہین یا یہ کہ مزاج جگر کا گرم ہوتا ہے اصل مین اور شراب اوسکو اور زیادہ گرم کرتی ہی کہ اوس سے
گرم بیماریان ظاہر ہوتی ہین اور تپین سوزندہ اور اگر مزاج اوسکا گرم نہو اصل مین اور شراب بہت نوش کیجائے
تو حرارت غریزی ضعیف ہوگی اور جگر سرد ہوگا اور شراب کو ہضم نکر سکے گا اور فعل اپنا تمام نکر سکیگا اس سبب سے
فضول جمع ہونگے اور جسم مین پہیلجائینگے اور سدہ پڑیگا لاجرم ان اسباب سی مضرت شراب بہت
پینے کی منفعت اوسکی سے زیادہ ہوگی اسلیے کہ حد اوسکی منفعت کی معلوم ہے اور اوسکی مضرت کی کچھ انتہا نہین ہے
اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ شراب حرارت غریزی کو گرم نہایت کرتی ہے خاصۃً اگر مزاج شراب پینے والے کا اصل
مین گرم ہووی تو اوسکو دو طرح سی ضرر پہونچاتی ہے ایک یہ کہ حرارت غریزی کو گرم زیادہ کرتی ہی اور اعتدال سی

باہر لیجاتی ہی دوسری یہ کہ رطوبت اصلی کو پگہلاتی ہی اور تحلیل جلد کرتی ہی اس سبب سی گرم مزاج والی کو شراب دیر دیر سی پینی چاہیے اور ممزوج پینی چاہیے اور تہوڑی تہوڑی

باب پانچوان چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے اس امر مین ہے کہ شراب کس آدمی کو پلانی چاہیے اور اسکو نہ پلانی چاہیے اور کسوقت اور کسقدر پلانی چاہیے

معلوم کرین کہ طبیعت شراب کی گرم اور تر ہے اور شراب پینے والا یا کودک ہی یا جوان یا کہل یا پیر لیکن طبیعت کودک کی اکثر حالات مین گرم اور تر ہے اور گرمی شراب کی اوسکی گرمی اور تری مین زیادتی کرتی ہے اس سبب سے مزاج اوسکا شراب پینے سے اعتدال سے خارج ہو جاتا ہے لیکن اگر ایسا کودک ہو کہ مزاج اوسکا مائل بسردی ہو اوسکو قدرے شراب ضرر نہین دیتی ہے اگرچہ جالینوس کہتا ہی کہ کودک کو کسی حال مین شراب نہ پلانی چاہیے اور افلاطون کہتا ہی کہ کودک کو کسی حالت مین شراب نہ دینی چاہیے اور نیز وہ کہتا ہی کہ واسطے کودکان کے شراب حرام ہے اور شراب خاص کودک کے لیے مانند تبر کے ہی خاص درخت کے لیے اور نیز وہ کہتا ہی کہ اٹھارہ برس کی عمر تک کودک کو شراب کسی حالت مین نہ دوین کیونکہ اگر دیوین گے تو آتش کودگی پر اور زیادہ آگ ترقی کریگی کہ باعث اوسکی سوختگی کا ہوگا پہر جب اٹھارہ برس کی عمر سے گذر جائے تو البتہ باندازہ پلانی چاہیے اور اگر گرم مزاج رکہتا ہو ممزوج دینی چاہیے اور سستی اور بڑے بڑے جام مین پینے سے حذر کرنا چاہیے لیکن آدمی جوان طبیعت اوسکی گرم اور خشک ہے اکثر حالات مین صفرا اوسپر غلبہ کہتا ہی شراب اوسکے لیے سبب صفراوی بیماریون کا ہوگی اور آدمی کہل یعنی ادہیڑ اگر شراب پیئے تو اوسکو بہت موافق ہوگی اسلیے کہ شراب سے اوسکو چندان مضرت نہوگی جتنی کہ کودک اور جوان کو ہوتی ہے کیونکہ مزاج کہل کا بہت گرم نہین ہوتا اور اگر کہل وہ آدمی ہو جسکا مزاج مائل بسردی ہووے تو اوسکے واسطے شراب خیلے سودمند ہی اور مردم پیر یعنے بوڑہا آدمی طبیعت اوسکی سرد اور خشک ہی اور طبیعت شراب کی گرم اور تر ہے تو سب چیزونسے موافق زیادہ اوسکے حق مین شراب ہوگی اگر باندازہ نوش کرے اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک فصل فصول سال سے مزاج جداگانہ رکہتی ہے اور طبیعتین شراب پینے والون کی بہی یکسان نہین ہوتی ہین پس اول بہار اور میانہ بہار مین اگر بافراط نہو مفید ہی اور خلطونکو جو فصل زمستان مین جمع ہو جاتی ہین لطیف کرتی ہی اور براہ ادرار اور اجابت طبع اونکو جسم سے باہر نکالتی ہے اور آخر فصل بہار اور گرمی کی فصل مین اول خزان تک شراب پینا بہتر نہین ہے خصوصاً پرانی شراب اور اگر شراب پینے والا گرم مزاج ہو اوسکو نہایت ضرر دیتی ہے پس اگر نوش کیجائے ممزوج پینی چاہیے سرد پانی مین اور مکان کو خنک رکہنا چاہیے اور موافق ترشیان غذا مین کہانی چاہئین اور سستی سی پرہیز کرنا چاہیے اور فصل خزا مین اگر ہمیشہ نوش کیجائے کمتر ضرر دیتی ہے بلکہ سودمند ہوتی ہے لیکن شراب اسالین نوش کرنا چاہیے اور جس کسی کو کہ عادت شراب نوشی کی

مطلق نہو وہ آدمی جسوقت شراب نوش کری اگر گرم مزاج ہو درد سر پیدا کریگی اور سر کا گہومنا اور اگر مرطوب ہوگے
لائیگی اور جی متلا آئیگا اور کان بہری ہو جائینگے اسلیے کہ شراب غذا دینے والی ہے کہ مشابہ دوا کے ہی جسوقت
معدہ مین جاتی ہی تو اول قوت اوسکی بدن پر غلبہ کرتی ہے پہر قوت بدن کی اوسکو ہضم کرتی ہی لیکن شخص
اول ہی مرتبہ پینا شروع کری تو اوسکو چاہیے کہ طعام موافق کہاوی اور آسایش کری تاکہ گرانی طعام کی معدہ سے دور ہو جاے
یا کچہہ کم ہو جاوی اور لازم ہی کہ رنج بدنی اور نفسانی سے بہی آسودہ ہووی اور خوشدل رہی اور پہلے شراب صافی اور
بہتر نوش کرے اور پانی مین ممزوج کرے تاکہ مزہ شراب کا شکستہ ہو جائے اور معدہ اوسکو قبول کرے اور تہوڑی
تہوڑی پینی چاہیے تاکہ طبیعت ساتہہ شراب کی موافق رہی اور اگر آدمی مرطوب ہو پانی سے کم کم گہٹا دی اور شراب
سے بتدریج بڑہاوی اور چاہیے کہ شراب نوش کرنے مین بہت باتین نکرے اور حرکت بہی بہت مناسب نہین ہے
اور جب تک مستی سے بالکلیہ باہر ہو جائے دوسری مرتبہ پینا شروع نکرے کہ مضر ہے

باب چہٹا چوتہی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی اون حالات کی اسباب کی شناخت مین ہی جو شراب نوشی سے ظاہر ہوتے ہین مانند نشاط وغیرہ کے

لیکن سبب نشاط کا دو چیزین ہین ایک نفس دوسری بدن لیکن جو کہ نفس سے ہوتا ہی کیفیت اوسکی یہ ہی کہ شراب عقل کو کوتاہ کر دیتی ہے
اور قوت شہوت کو بڑہاتی ہی پہر جب کہ عقل کوتاہ ہو جاتی ہے تو آدمی کامون مین اندیشہ نہین کرتا اور انجام
کامون کے غافل رہتا ہی اور جو حرکت کرتا ہی کچہہ خوف نہین رکہتا اور جسوقت کہ قوت شہوت کی قوی زیادہ
ہوتی ہی عقل کو مقہور کرتی ہے اور انجام کام سے معجض رکہتی ہے کہ آدمی خصلت بہائم کی پاتا ہی اور آثار نشاط کی
اول ہاتہہ مارنا اور شعر پڑہنا اور بازی کرنا شروع ہوتا ہی اور حرکتین نازیبا ظاہر ہوتی ہین اور زیادتی اور کمی
ان امورات کی بمقدار کثرت اور قلت شراب کی ہوتی ہے اور بمقدار مستی کے اور سبب نشاط کا اگر بدن سے
ہو تو وجہ اوسکی یہ ہی کہ شراب خون مین ملجاتی ہے اور جگر سے دل کی طرف پہونچتی ہے اور دلکو گرم کرتی ہے
اور گرمی اوسکی تمام جسم مین پہیلتی ہے کہ آدمی حالت شراب نوشی مین باتین کرتا ہی اور دلیر ہو جاتا ہی اور بہت
ہنستا ہی اور حرکتین نازیبا کرتا ہی اور لیکن سبب سر گہومنے کا یہ ہی کہ حرارت شراب اور حرارت جگر کی معدہ سے
ابخرے اوٹہاتی ہے اور خاصیت بخار کی یہ ہی کہ جسوقت راہ پاتا ہی قصد اوپر چڑہنے کا کرتا ہے پس جسوقت بخار
معدہ سے بلند ہوگا تو قصد دماغ کا کریگا اور چونکہ شکل سر کی گول ہے یہ بخار بہی سر مین گردش کریگا اور سبب گردش
بخار کے روح باصرہ بہی اوسمین ملکر گہومیگی اس سبب سے آدمی جس چیز کو کہ دیکہیگا ایسا معلوم کریگا کہ گویا وہ چیز
پہرتی ہی اور سبب اس بات کا کہ مست ایک چیز کو دو چیز دیکہتا ہی یا بہت چیزین دیکہتا ہی لیکن سبب اس بات کا
کہ آدمی احول ہو جائے اور ایک چیز کو دو دیکہی آنکہہ کے پٹہون کی تشریح مین بیان ہو چکا ہی مست کو بہی یہی

حالت درپیش ہوتی ہی کہ بسبب اوسکی ایک چیز کو دو دیکھتا ہی اور سبب اس امر کا کہ ایک چیز کو بہت چیزین
جانتا ہی یہ ہی کہ جسوقت بخارات سر کے گردش کرتے ہین اور روح باصرہ بھی اون بخارات کے ساتھہ گھومتی ہے
تو آنکھہ کے لیے دو حال ظاہر ہوتے ہین ایک یہ کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جو کچھہ برابر اوسکی آنکھہ کے ہی پھرتی ہے
اور اس حال مین ایک چیز کی بہت چیزین دکھائی دیتی ہین اسلیے کہ کچھہ فرق نہین ہے اسمین کہ جو چیز کہ برابر
آنکھہ کی ہو پھرتی ہی اور درمیان اوسکے روح باصرہ خود پھرتی ہے کیونکہ دونون صورتون مین برابری ساتھہ
روح باصرہ کے اور برابری روح باصرہ کی ساتھہ چیزون کے جلد جلد زائل ہوتی ہے کہ ایک چیز ایک لحظہ مین بہت
دفعہ برابر روح باصرہ کے ہوتی ہی اسلیے ایک چیز کی بہت چیزین دکھائی دیتی ہین مثلاً اگر کسی سپر کی پشت پر نشان
نقطہ کا کیا جاتے اور اوس سپر کو خوب گھماوین تو وہ نقطہ ایسا معلوم ہوگا کہ گویا اوس سپر کی پشت پر ایک
خط کھنچا ہوا ہی اور یہ شکل اس سبب سے معلوم ہوگی کہ وہ نقطہ جلد جلد برابر روح باصرہ کے ہوگا اور آنکھہ اوس نقطہ کو
ایک لحظہ مین بہت دفعہ برابر اپنے دیکھی گی اور وہ نقطہ خط معلوم ہوگا اور خط مراد بہت نقطون سے ہے جو باہم پیوستہ
ہوے ہین پس جسوقت نقطہ خط دکھائی دیوے تو ایسا معلوم ہوگا کہ ایک نقطہ گویا بہت نقطہ ہین اور سبب
لٹکنے مست کی زبان کا یہ ہی کہ مست کی اعضا سست ہوتی ہین اسوجہ سے کہ بخار شراب کا دماغ کو گھیرتا ہی اور
حس و حرکت دماغ سے متعلق ہی مددگاری پٹھون کے پس جسوقت دماغ ابخرون سے پوشیدہ ہوگا تو پٹھے
گرمی اور تری شراب سے نرم ہوجاینگی اور قوت اوٹھانے والی اور ہلانے والی ضعیف ہوگی اور اگرچہ
آدمی ساتھہ قوت ناطقہ کی کلام کرتا ہے لیکن مددگاری زبان کے تمامی کو پہونچتا ہی کیونکہ زبان ایک عضو ہی
متخلخل اور بخار پذیرندہ اس سبب سی تری شراب سے جلد کلام نکرسکیگا ایک ضعف قوت زبان سے دوسری قوت ناطقہ
کہ آلہ زبان کو پھیر نہ سکیگا اور سبب اس امر کا کہ مست جماع نہین کرسکتا ہی ایک سبب اوسکا یہ ہی کہ جماع کیوقت
ضروری ہے ہونا حرارت کا آلت جماع مین بکثرت بہ نسبت اور اندامون کے اور حرارت مست کی پراگندہ ہوتی ہی
تمامی اطراف بدن مین اور دوسرا سبب یہ ہی کہ اندام مست کی سب سست ہوتی ہین اور تیسرا سبب یہ کہ جماع کیوقت
ضروری ہے کہ رگین غذاے گواریدہ اور شایستہ سی پر ہون اور حال مست کا برخلاف اوسکی ہوتا ہی اسلیے کہ رگین
مست کی شراب اور غذاؤن ناگواریدہ سے بھری ہوتی ہین اور سبب اس بات کا کہ مست کو جماع زیادہ نقصان
دیتا ہی یہ ہی کہ حرارت اوسکی پراگندہ ہوتی ہی اور اندام اور بشرہ اوسکا متخلخل ہوتا ہی حرارت شراب سے پس جسوقت
جماع کریگا تو بہت حرکت عمل مین آئیگی اور خوف اس بات کا ہوگا کہ حرارت ساری بدن کی نکلجاے اور خطرہ ہوگا
کہ سکتہ عارض ہو خاصۃ اگر جسم مین فضول بہت جمع ہوگئی ہون اور جو فرزند کہ مست سی پیدا ہوگا بدشکل اور بیمار اور
مبتلا اور بدخو ہوگا اور کم عقل اسلیے کہ منی مست کی پتلی ہوتی ہی اور ناپختہ اور فضول مین شامل اور حالت جماع مین

قوای اندرونی بھی مثل خیال اور فکر کے مشوش ہوتے ہین **باب ساتوان چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کا اس بات کی پہچان مین ہے کہ مستی کیا ہے اور کتنے اوسکے درجے ہین** مولف فرماتے ہین کہ کلام ہمارا شراب انگوری کے باب مین ہے اسلیے کہ ہمارے ولایت مین اکثر انگور سے شراب بناتے ہین اور انگور مرکب ہے چار جزو سے طبیعت ایک جزو کی اوسمین سے سرد اور خشک ہے موافق طبیعت زمین کے اور جزو دوسرا سرد اور تر ہے موافق مزاج پانی کے اور جزو تیسرا گرم اور تر ہے موافق مزاج ہوا کے اور جزو چوتھا گرم اور خشک ہے موافق مزاج آگ کا اور زیادتی گرمی اور سردی انگور کی بمقدار شیرینی اور ترشی کے ہوتی ہے کہ جو انگور بہت میٹھا ہوگا مزاج بھی اوسکا گرم نہایت ہوگا اور معلوم کرین کہ جسوقت کہ انگور کو کوٹین اور عصیر یعنی شیرہ اوسمین سے جدا کرین تو چھلکا اور دانہ اوسکا کہ سردی اور خشکی اوسمین زیادہ ہے اوس سے علحدہ ہوجائیگا اور شیرہ اوسکا کہ گرمی اور تری اوسمین بیشتر ہے باقی رہیگا پس جسوقت اوس شیرہ کو خم مین ڈالین تو جزو آتشی اوسکا قصد اوپر کا کریگا اور اجزای زمینی جو اوسمین رہ جاتین کے قصد نیچے کا کرین گے اور جوش ہونا عصیر کا یہ ہے کہ یہ اجزا آپس سے جدا ہوتے ہین اور جزو آتشی جھاگ بنتا ہے اور جزو زمینی گاد ہوجاتا ہے اور جزو ہوائی اور جزو آبی بیچ مین رہتی ہین اور جو کہ شیرہ انگور مین جزو آتشی بہ نسبت خاکی کے زیادہ ہے اسلیے وہ حرارت سے جو جزو ہوائی اور آبی مین باقی رہتی ہے بیشتر ہوگی اور اسی طرح چار مہینہ کی مدت تک یہ اجزا ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہین یہانتک کہ بعد اوس مدت کے شراب صافی رہجاتی ہے گرم اور تر اور بعد چار مہینہ کے حرارت اوسکی رطوبت کو کمتر کرتی ہے یہانتک کہ پرانی ہوتی ہے تو گرمی اور خشکی زیادہ گرمی اور تری سے ہوتی ہے اسجگہ سے معلوم ہوا کہ شراب گرم اور تر ہے اور معدہ اور جگر آدمی کا گرم ہے پس جسوقت شراب نوش کیجائے تو گرمی جگر اور معدہ کی شراب کو گرم نہایت کریگی اور انجرے گرم اور تر اوس سے اوٹھین گے اور وہ انجرے ساتھ لطافت گرمی کے قصد اوپر چڑھنے کا کرین گے اور جسوقت دماغ پر پہونچین گے تو دماغ کو گرم کرین گے اور تری بخار کی دماغ کو ڈھانپ لیگی اسوجہ سے سب اطراف گرم ہوجاتین گی اور حرارت بہت ظاہر ہوگی اور جسوقت کہ مواد ان انجرے ونکا بہت ہوگا تو وہ رگین جنکی راہ سے حس و حرکت دماغ سے تمام بدن مین جاتی ہے پر ہوجائین گی اور سستی اور سُستی اعضا مین ظاہر ہوگی اور پوشیدگی دماغ سے بیہوشی عارض ہوگی ولیکن اگر یہ نوبت پہونچے تو اوس صبح رگین اکثر سوئین اور شراب نپئین تو البتہ وہ انجرے بباعث لطافت کی پراگندہ ہونگے اور آدمی ہشیار ہوجائیگا اور جس کسی کا کہ دماغ نہایت تر اضعیف ہوگا تو وہ آدمی بہت جلد مست ہوجائیگا اور حکمای ہند نے یون بیان کیا ہے کہ غرض شراب پینے سے آسایش پانا ہے کامون اور اندیشون اور رنجون اس جہان اور اوس جہان کے سے اور نشاط اور خوشی کرنا اور گستاخی کرنا ساتھ دوستون کے اور تیز ہونا فہم کا اور کینہ اور دشمنی زائل ہونا اور تازہ ہونا

اور دلیری اور اچھا معلوم ہونا راگ اور ناچ کا اور خوشخوئی حاصل ہونا اسکو مستی اول کہتے ہین اور یہ درجہ مستی کے سب درجون سے ستودہ ہے اور جسوقت آدمی اس حد سے گذر جاتے تو سب منفعتین دور ہوجاتینگی اور حرکتین بدنی اور نفسانی سب مضطرب ہونگی اور خود ناچنا اور گانا اور کہیل کود اور اپنے چہوٹون سے خوش طبعی اور رنجیدہ کرنا حاضران جلسہ کا شروع کریگا یہ حال انتہائے مستی درجۂ دوم مین ہوتا ہے اور سب مضرتین شراب کی جو مذکور ہوچکی ہین سب اس درجۂ مستی مین ظاہر ہونگی اور جسوقت شرابخوار اس حد سے بھی گذر جاتے تو وہ درجہ تیسرا ہے درجات مستی سے اوس سے سکتہ اور فالج اور مرگی اور موت ناگہانی اور مخاطرۂ بزرگ کی توقع رکہنی چاہیے اور بعض طبیبون نے مہینہ بہر مین ایک مرتبہ مستی تمام روا رکہی ہے اسلیئے کہ مستی تمام مین اعضا اور ارواح کو مہینہ مین ایکبار آسایش کامل حاصل ہوجاتی ہے اور اس آسایش مین ہضم کامل ہوتا ہے اور خلطین خام اور بد اسمین پختہ ہوجاتی ہین اور فضول بھی بدن سے پاک ہوتے ہین

باب آٹھوان چوتھی گفتار اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے اون سببون کی شناخت مین ہے کہ آدمی جن سے جلد مست ہوجاتا ہے اور اون سببونمین ہے جنسے بدمست ہوتا ہے

معلوم کرین کہ اگر مزاج گرم ہو اور جگر اور دماغ دونون گرم ہووین تو شراب اوسکو جلد بدمست کریگی اور مستی اس آدمی کو زیادہ نقصان پہونچائیگی اور اگر مزاج معتدل ہو ولیکن جگر اور معدہ اور دماغ اوسکا چہوٹا ہو اور رگین تنگ تو یہ آدمی بہت شراب نہ پی سکے گا اور جلد مست ہوگا اور اگر جگر یا دماغ ضعیف ہو تو اندک مایہ مین مست ہوگا اور شراب اور مستی اوسکو ضرر دیگی اور سبب دوسرا جلد مست ہونے اور بدمست ہونیکا نفس شراب اور قوت شراب اور ضعیفی شراب ہے لیکن پرانی شراب بدمست کرتی ہے اور مستی بھی اوسکی بدیر ہوتی ہے کہ سبب بدمست کرنیکا اندک تری ہے اور سبب بدیر مست رہنے کا قوت شراب کی ہے اور شراب خام بہت جلد مست کرتی ہے بہ نسبت شراب جوشیدہ کے اور شراب رقیق جلد مستی لاتی ہے اور جلد ہشیار کردیتی ہے اور شراب گرم جلد مست کرتی ہے شراب سرد سے اور وہ شراب جسمین ابزار شامل ہون مانند لونگ جائفل وغیرہ کے وہ جلد مست کرتی ہے بسبب گرمی لطافت کے اور شراب نوشی ناشتا جلد مست کرتی ہے اور بہت آفتین لاتی ہے مانند سر گیجی اور دیوانگی اور تشنج وغیرہ کے

باب نوان چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے اس مضمونمین ہے کہ بعض آدمیونکو بضرورت شراب پلانی چاہیے

جاننا چاہیے کہ جس شخص کا معدہ سرد ہووے اور کہانا اوسکو ہضم نہوتا ہو اور بہونک بھی جاتی ہے اور کہٹی ڈکارین آیا کرتی ہون اور جسوقت وہ پانی پیئے تو معدہ اور شکم کو رنج تکلیف دیوے اور قراقر کرے اور کہانا معدہ مین گرانی کرے اور بدیر ہضم ہووے اوسکو بضرورت شراب پلانی چاہیے

باب دسوان چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے اس امر کی تصریح مین ہے کہ بعض آدمی جسوقت جام بزرگ

شراب کا پیتی ہین تو دیر مین مست ہوتی ہین اور بعضی برخلاف اوسکے وجہ اوسکی یہ ہی کہ معدہ اور جگر اونکا بہت
گرم نہین ہوتا اسلیے حرارت معدہ کی جلد شراب بسیار سی کہ ایکبار کثرت سی نوش کیجاتے انجرے نہ اوٹھا سکے گی
اور حال اوسکا اس طریق پر ہوگا جس طرح سی کہ لکڑی بہت اور تر کو ضعیف آگ مین کہین تو قوت لکڑی کی
آگ کی قوت سی زیادہ ہوگی اور وہ آگ اوس لکڑی کو نہ جلا سکے گی پس ہر ایک شخص کہ جسکا معدہ اس صفت کا
ہوگا وہ جسوقت جام بزرگ نوش کریگا تو بدیر مست ہوگا اور جب مست ہوجائیگا تو دیر ہی مین ہوشیار بھی
ہوگا اور جسوقت یہ آدمی جام خرد نوش کریگا تو معدہ اور جگر اوسکا اوس شراب قلیل سے انجرے اوٹھاویگا اور
وہ انجرے دماغ مین بھر جائین گے اور جلد مست کر دینگے **باب ۱۱ گیارہوان چوتھی گفتار سی اور حصہ**
اول سے تیسری کتاب کی اس امر مین ہی کہ کوئی آدمی جو شراب بہت پیئے اور بہت سووے وقت
اوٹھنے کے اوسکو مردہ پاتین معلوم کرین کہ سبب اوسکا باب مضر تہای شراب مین بشرح و بسط بیان ہوچکا ہے
مختصر اوسکا یہ ہی کہ شراب ایک چیز لطیف ہی اور جلد رگو نمین گذرتی ہی اور خون نہتی ہے اور رگین اوس سے بھر جاتی ہین
اور ہوا کی داخل ہونیکی اون رگو نمین جگہہ نہین رہتی اور فی الجملہ اگر ہوتی بھی ہے تو وہ ہوا جگہہ اپنی شراب ہی کو
چھوڑ دیتی ہے اور خود باہر نکلجاتی ہے یہ آدمی مرجاتا ہی اور اکثر اوقات پھیپھڑہ بھی پر ہوجاتا ہی کہ سانس کی آمد شد
بھی مسدود ہوجاتی ہی اور جبکہ سانس کے آنے جانے مین فتور پڑا تو لا محالہ آدمی اوسیوقت مرجائیگا **باب ۱۲**
بارہوان چوتھی گفتار سی اور حصہ اول سی تیسری کتاب کی خمار کی شناخت مین ہی اور
تدبیر اوسکی معلوم کرین کہ جسوقت حرارت غریزی اور قوت ہاضمہ ضعیف ہوتی ہی طعام اور شراب کو معدہ مین
اچھی طرح ہضم نہین کرسکتی ہے اور فضلہ اوس شراب کا بدن مین موجود رہتا ہے اوس فضلہ کو خمار کہتے ہین اور اسباب
خمار کے پانچ ہین ایک ضعف قوت ہاضمہ دوسرے ضعف قوت غاذیہ تیسرے سوء المزاج کہ قوتین اوسکی وجہ سے
ضعیف ہوجاتی ہین چوتھی قوت شراب کی پانچوین قوام شراب کا یہ سب اسباب نہ ہضم ہونی شراب کے ہین
اور اسباب رہنی فضلہ کے جسم مین پس جسوقت کہ فضلہ شراب کا معدہ مین ہو اور ساتھہ رطوبت کی ملا ہوا
ہو تو گرانی سر اور بدن پیدا کرے گا اور جسوقت کہ ساتھہ صفرا کے شامل ہو تلی اور کرب ظاہر کریگا اور اگر خون کے
ساتھہ ملا ہوا ہو آدمی نشاط ڈہونڈہیگا اور جو کہ سبب خمار کا فضلہ ناگواریدہ ہی علاج اوسکا دو طریق پر ہی ایک
استفراغ اس فضلہ کا دوسری تقویت قوت ہاضمہ کی تاکہ جو کچھہ اوس فضول سے رہا ہو ہضم ہووی اور اکثر
ایسی آدمی ہوتے ہین کہ مدت اونکی خمار کی ایک گھنٹہ سی زیادہ نہین ہوتی اور اکثر ایسے آدمی ہین کہ خمار اونکو ایکدن
رہتا ہی اور اکثر دن کو تین دن رہتا ہی اور جس کسی کا کہ دماغ ضعیف اور تر ہو خمار اوسکا بدیر رفع ہوگا اور جس آدمی کا
خمار کہ تین دن سی گذر جاوی تو خمار کے ساتھہ اور کوئی چیز شامل ہوگی اور علاج خمار کا کتاب معالجات مین باب

دردسر خماری مین بیان کیاجائیگا انشاء اللہ تعالے باب ۱۳ تیرھوان چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی اس امر کی تدبیر مین ہے کہ جو کوئی چاہے کہ شراب بہت پیئے اور دیر مین مست ہووے لازم ہے کہ پہلے شراب پینے سے حرکت بہت نکرے اور آفتاب اور گرد باد مین شراب نوش نکرے اور باتین بھی بہت نکرے اور اگر صبح کیوقت پہلی شراب افسنتین پیئے نہایت موافق ہوگی اور خمار بھی کم ہوگا اور غذا سماقی اور عدسی اور ریواج با اور غورہ با اور سکبا اور انار با اور کرنب موافق ہوگی اور شیرینی بھی موافق ہوگی ایک گروہ نے اسطرح بیان کیاہے کہ شراب پینا ترش اور قابض چیزون پر بہتر نہین ہے اسلیے کہ قابض شراب کو معدہ مین بدیر رکھتی ہین اور انجرہ اوس سے بہت اوٹھتی ہین اور طبع سخت ہوتی ہے اور ادرار بھی نہین ہوتا اور جو کوئی کہ بدپرست ہووے اوسکو طبع نرم رکھنی چاہیے اور ادرار بھی کرنا چاہیے پس اسفیدباجا چرب یعنی شوربا مرغن اولی ہے اور طبیبون نے کہاہے کہ گائے کا گھی فادزہر شراب کا ہے اور شراب کی تو کو معدہ اور جگر سے بازرکھتا ہے اور وہ چیزین جنمین توابل بہت پڑی ہون نہ کھانی چاہئین اور نہ وہ چیزین کہ جنمین تیز مزہ ہو مانند پنیر پرانا اور گامہ بای گرم اور گرم بوئین بھی نہ سونگھنی چاہئین اور ناخوش بوؤن سے حذر کرنا بہتر ہے دیسقوریدوس کہتا ہے کہ جو کوئی شراب سے پہلے پانچ دانہ بادام تلخ کے کھالیوے وہ بدمست ہوگا اسلیے کہ وہ معدہ کو دباغت کریگا اور قوت دیگا اور ادرار کریگا اور یہ معجون اس کام کیواسطے طبیبون نے بنائی ہے بادام تلخ تخم کرنب بادام شیرین پودینہ جویباری سداب خشک یعنی ستلی نمک نفطی سبکو کوٹین اور جلاب طبرزد مین گوندھین اور پہلے شراب سے ساڑھے دس ماشہ نوش کرین لیکن گرم مزاج ایلیکو یہ معجون نہ دیوین

باب ۱۴ چودھوان چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی شراب کی دوستی کم کرنے کی تدبیر مین ہے اور مستی سے جلد ہشیار کرنے کی تدبیر مین جاننا چاہیے

علاج دوستی شراب کا کہ از روی عقل اولی اور مناسب ہے یہ ہے کہ آدمی رای اور عقل اپنی کو قوی کرے تاکہ شہوت نفسانی کو زشت کاموںسے باز رکھے لیکن طریق خاصیت سے طبیبون نے بیان کیاہے کہ اگر نبیذ ایک رطل کہ چھٹانک کم آدہ سیر شاہجہانی ہوتا ہے آب زرکسی کو دیوین اور نکہین کہ یہ پانی کس شے کا ہے تو وہ آدمی دشمن شراب کا ہوجائیگا اور اگر چند روز ہونک سچی پرروئی شراب مین آلودہ کرکے کھاوے دشمن شراب کا ہوگا اور اگر مکھی پکڑکر اور سکھا کر پیسین اور شراب مین دیوین دشمن شراب کا ہوگا اور لیکن مست کو اگر سرکہ پانی مین ملاکر دیوین ہشیار ہوجائیگا اور اگر دوغ ترش کو سرد کرین اور دیوین ہشیار کردیگا اور تدبیرین مخمورونکی کہ کتاب معالجات مین باب علاج دردسر خماری مین بیان کیجائینگی کام مین لائین اور بوی شراب کو دہنیہ خشک اور تر اور ناگرموتھہ اور نرکچور اور کباب چینی اور تخم بادیان جو کچہ چبائین دور کردیگی باب پندرھوان چوتھی گفتار سے

اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے انواع شراب کی حالات مین ہے معلوم کرین کہ شراب
رقیق اور تنک غذا کمتر دیتی ہے اور جلد معدہ اور جگر سے باہر آتی ہے اور ادرار بہت کرتی ہے اور جلد رگونمین
نفوذ کرتی ہی اور دماغ مین پہونچتی ہے اور جلد نشاط اور فرحت لاتی ہے اور جلد نشاط کو دور کرتی ہی اور شراب
غلیظ غذا بہت دیتی ہی اور فربہ کرتی ہی اور بدیر معدہ سی باہر نکلتی ہے اور دماغ مین بھی بدیر پہونچتی ہے اور
نشاط دیر مین لاتی ہی اور مستی کو بدیر چھوڑتی ہی اور شراب معتدل قوت اوسکی ان دونون باب مین باعتدال
ہی اور شراب سفید بہت گرم نہین ہوتی ہی اور مثانہ اور گذرگاہ بول کو پاک کرتی ہی اور گرم مزاج والیکو سزاوار ہے
اور اوسکو بہت موافق ہی اور شراب زرد بہ نسبت شراب سفید کے زیادہ گرم ہوتی ہے اور شراب لعلگون گرم
زیادہ شراب سفید اور شراب زرد سی ہوتی ہے اور شراب جسقدر سرخی زیادہ کی طرف میلان کریگی گرم زیادہ
ہوگی ایسی شراب اوس آدمی کو جسکی معدہ اور آنتو مین بلغم ہو نافع ہوگی شراب آتش رنگ سب قسم کی شراب
سی گرم زیادہ ہوتی ہی اور شراب سیاہ غذا بہت دیتی ہے اور گرمی اوسکی شراب آتش رنگ سے کم ہوتی ہی شراب
ضعیف کی بو ضعیف ہوتی ہی اور بدیر معدہ مین رہتی ہی اور گرم مزاج والے کو موافق ہے شراب خوشبو کو ریحانی
کہتے ہین صاحب خفقان اور غشی اور صاحب درد معدہ کو نافع ہی اور شراب ناخوشبو دماغ کو ضرر دیتی ہے
اور خلطونکو بدنمین جمع کرتی ہی اور وہ شراب کہ جسکا کچھ مزہ ظاہر نہو وہ ضعیف ہوتی ہے اور لائق محرور یعنی
گرم مزاج والیکے مناسب مزاج ہے شراب شیرین مزاج کو گرم کرتی ہے اور بدیر معدہ مین رہتی ہے اور جگر
مین سدہ ڈالتی ہے اور تلی کو بزرگ کرتی ہے اور آدمی لاغر کو فربہ کرتی ہے اور سینہ کو نرم کرتی ہے اور
شراب تلخ گرم ہوتی ہی اور کہانا ہضم کرتی ہے اور بلغمی خلطون کو لطیف کرتی ہے اور باہر لاتی ہی اور سدونکو
کہولتی ہے اور جسم کو گرم کرتی ہے اور گرم مزاج آدمی کو درد سر لاتی ہے اور مرطوب کی لائق ہی اور شراب تیز
قوی زیادہ تلخ سی ہوتی ہے اور ریاح کو توڑتی ہے اور شراب ناخوش مزہ سخت بدمزہ ہوتی ہی اور سب مزاجونکو
ضرر دیتی ہے اور اوس سے خلطین بد جسم مین جمع ہوتی ہین شراب گلوگیر معدہ کو قوی کرتی ہے اور طبع کو خشک
کرتی ہی اور بہت پیشاب لاتی ہی اور غذا کم دیتی ہے اور جو شراب کہ رنگ اوسکا سرخ ہو اور قوام اوسکا گاڑہا غذا بہت
دیتی ہے اور جلد خون بنجاتی ہی اور فربہ کرتی ہی اور شراب سیاہ اور سبز یہی فعل کرتی ہے اور شراب کہ انگور گرم
سبزی سے بنائین قوی زیادہ ہوتی ہے اوس شراب سی جو انگور سرد سبزی سی بنتی ہے اور وہ شراب کہ انگور کوہ پایہ
سی بنائین یا انگور زمین سنگ آمیز سے تیار کرین قوی زیادہ اور خشک زیادہ ہوگی اون شرابون سی جو انگور زمین
نرم سے بنائین اور اختلاف شراب کی طبیعتون کا حسب اختلاف طبیعتون مقام اور ہوا کے ہی اور خم شراب کا
نیا بہتر ہے اور خم شراب کا نیچے زمین کے دفن نکرنا چاہیے اور نہ جای نمناک اور نہ ہوا کے مقام مین اسلیے کہ انجرے

ہین کے اوسمین فتنی ہین اور انجرے شراب کے اوس سے جو جدا نہین ہوتے ہین اور یہ شراب ناخوشبو ہوتی ہے اور خون کو
عفن کرتی ہی اور سبب بیماریونکا ہوتی ہی اور شراب خام جلد مست کرتی ہی اور جلد ہضم ہوجاتی ہی اور خمار اوسکا
سُبک ہوتا ہی اور نشاط بہت لاتا ہی اور ایسی شراب یعنی شراب خام غذای معتدل دیتی ہے اور خون کو صاف
کرتی ہی اور دل اور بدن کو قوی کرتی ہے لیکن دماغ کو تر کرتی ہی اور بوی دہن کو ناخوش اور شراب جوشیدہ
دو قسم کی ہوتی ہی ایک شیرین اور ایک تلخ لیکن تلخ گرم اور بہت سُبک خام سے ہوتی ہے اور بہت لطیف ہوتی ہی
اور جلد تر اطراف مین پہونچتی ہے اور خوشبو اور خوشگوار زیادہ خام سے ہوتی ہی اور دیر مست کرتی ہی اور بدیر ہضم
ہوتی ہی اور خمار اوسکا گران ہوتا ہے اور نشاط اوسکا مانند نشاط خام کے ہوتا ہی اور سردی کے موسم مین اور
اوس آدمی کو جسپر غلبہ سردی کا ہوا اور بوڑہونکو موافق ہے اور یہ شراب بوی دہن کو ناخوش کرتی ہی جس طرح
شراب خام کرتی ہی اور لیکن شراب جوشیدہ اور شیرین بدیر ہضم ہوتی ہی اور غذا بہت دیتی ہی اور مزاج کو گرم
کرتی ہی اور خون کو بڑہاتی ہی اور خون کو گاڑہا کرتی ہے اور معدہ کے لیے بہتر نہین ہی اور طبع کو نرم کرتی ہی اور
جگر مین سُدہ ڈالتی ہی اور تلی کو بزرگ کرتی ہی اور اکثر اوقات استسقا کو پیدا کرتی ہی اور اکثر اوقات گردہ اور
مثانہ مین ریگ اور پتہری ڈالتی ہے اور بہت نوش کرنا اس شراب کا کسی کو بجا ہی اور نئی شراب مین تری
زیادہ گرمی سے ہوتی ہی اور معدہ مین نفخ کرتی ہی اور بدیر ہضم ہوتی ہی اور دماغ کو تر کرتی ہے اور خواب شوریدہ
دکہلاتی ہی اور طبعکو نرم کرتی ہے اور رطوبتین جسم مین جمع کرتی ہے صاحب مزاج گرم خشک اور سرد خشک کو
مفید ہی اور شراب پرانی گرم اور خشک ہوتی ہے تیسری درجہ مین اور نزدیک بدوا ہے اور بخار اوسکا دماغ کو خشک
کرتا ہی اور حواس کو تیرہ کرتا ہی اور آنتون کے لیے بد ہے اور معدہ کو مفید ہی اور کہانا ہضم کرتی ہے اور مرطوب کو
نہایت نافع ہی اور ریاح توڑتی ہے اور بلغم خام اور بستہ کو پگہلاتی ہے اور ساتہہ ادرار اور اجابت طبع کے باہر
لاتی ہے اور شراب صرف بوڑہون کو اور صاحب فالج اور اقسام قولنج کو اور ریاح کو جو معدہ اور آنتون مین ہو
سودمند ہی اور آدمی لاغر اور گرم مزاج کو ضرر دیتی ہے اور شراب ممزوج اوس آدمی کو کہ جسکا دماغ ضعیف ہو
اور خون غالب اور دُبل اور پہوڑہ پہنسی بہت نکلتی ہون اور صاحبان دردسر کو اور صاحبان دق اور سل اور
ناقہین کو نافع ہی اور گرمی کے موسم مین ممزوج شراب اکثر مزاجون کو موافق ہے شراب صرف سی اور شراب
مویزی خشکی اوسمین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت شراب انگوری کے اور گرمی کمتر اور غذا بھی بہ نسبت اوسکی کم
دیتی ہے لیکن مویز رسیدہ کی شراب ہونی لازم ہے اور جس کسی کا مزاج سردی یا خشکی کیطرف مائل ہو اوسکو
لیے شراب مویز لائق نہین ہے اور معدہ مین ریاح پیدا کرتی ہی اور جلد ساتہہ سودا کے بلتی ہے اور اگر مویز اور خوبانی ملاکر
شراب کہنچین قوی زیادہ اور بہت گرم ہوگی اور اگر دوشاب ساتہہ مویز کے شامل کرین طبع کو جلد نرم کریگی اور

نفخ مین ترقی کریگی اور اوس آدمی کو کہ جسکی آنتون اور معدہ مین رطوبت ہو نہ دینی چاہیے مگر جوشیدہ اور افاویہ پڑے ہوئے ہون تو دیوین اور اگر شہد مویز مین ملائین گرم زیادہ ہو گی اور برودت سینہ کو نافع ہو گی اور ادرار بہت اور گردہ اور مثانہ کو گرم کریگی اور اگر عرق گاجر کا مویز اور شہد مین ملائین نہایت گرم ہو گی مگر نفخ پیدا کریگی اور آلت باہ کو مدد دیگی اور متلی پیدا کریگی اور بدیر ہضم ہو گی لیکن اگر افاویہ پڑے ہون تو جلد ہضم ہو جائیگی مگر انجری بہت اوٹھاویگی شراب خرما گرم اور تر ہے اور طبع کو نرم کرتی ہے اور ثفل کو معدہ اور آنتون سے نکالتی ہے اور برودت سینہ کے لیے بہتر ہے ولیکن پیاس پیدا کرتی ہے اور جگر مین سدہ ڈالتی ہے اور ساتھ سودا کے ملجاتی ہے اور خون کو سیاہ اور سبز کرتی ہے اور بدن کو غذا قوی دیتی ہے اور فربہ کرتی ہے اور جون پوست بدن مین پیدا کرتی ہے اور اس شراب کو صرف مین اکثر نلائین مگر گاہ گاہ بطریق معالجہ کہ قولنجی کو سود مند ہے اور جو شراب کہ ارزن اور گاورس اور کرنج وغیرہ سے بنائین اوسکو شراب نکہنا چاہیے کہ اوس سے فعل اور منفعت شراب کی حاصل نہین ہوتی ہے مگر گرانی سر

باب ١٦ سولہوان چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے شراب بنانے کی تدبیر مین ہے

جاننا چاہیے کہ سب طرح کی شراب سے شراب انگوری نافع تر ہے اور مضرتین اوسکی کمتر اور منفعتین اوسکی بیشتر ہین اور جو انگور کہ پختہ ہو گا اور نہایت شیرین شراب اوسکی قوی زیادہ ہو گی اور بہتر اور وہ انگور بہتر ہے جسکے درخت نے پانی ندی کا پیا ہو وے نہ پانی کاریز کا اور جسوقت کہ عصیر خم مین ڈالین بہ شیرینی کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے خم مین ڈالین اور گاوزبان کپڑے مین باندہ کر اضافہ فرمائین اور چہوڑ دین کہ جوش کہاوے اور اگر سر خم کا مٹی سے بند کرنا چاہین تو یہ کہ ٹکڑے اوسمین سے نکالین اور تہیلی گاوزبان کی اوسمین چہوڑین نشاط شراب کا بہت ہو گا نہایت سود مند ہو گی خاصہ سوداوی آدمی کو اور اگر برگ مورد کہ عربی مین حب الآس کہتے ہین شکوفتہ کرین اور انیسون طبی سے عصیر اوسکا دہ من لیکر ڈالین کہ جوش کہاوے ایسی شراب جس آدمی کو کہ پرانے دست آتے ہون سود مند ہو گی اور معدہ کو قوی کریگی اور جسوقت قرابہ مین ڈالنا چاہین تو پہلے قرابہ مین قدری گلاب ڈالین اور گہوما دین کہ تمام قرابہ مین پہونچ جائے اور سر قرابہ کا سخت کرین اور رکہہ دیوین کہ وہ تری گلاب کی اوسمین خشک ہو جاوے پہر شراب ڈالین اور سر قرابہ کا مٹی سے مضبوط بند کرین خوشبودار اور نہایت نافع شراب ہو گی

باب ١٧ سترہوان چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی مجلس شراب کے بیان مین ہے

معلوم کرین کہ ہوا مجلس شراب خورون کی معتدل ہونی ضرور ہے اور اگر مائل بخنکی ہو تو اندکے چاہیے اسلیے کہ آدمی اوس ہوا مین بدیر مست ہو گا اور جلد تر ہوشیار ہو جائیگا اور حرارت شراب کی شکستہ ہو جائیگی اور اوس مجلس مین خوشبوئین رکہنا چاہیے اور میوہ جات مانند سیب اور بہی اور قدری گلاب اور کافور اور بنفشہ اور نیلوفر اور مورد اور شاہسفرم یعنی ناز بو ہونا چاہیے اور کوئی بوی غریب اور کوئی بوی ناخوش نچاہیے کہ وہان پہونچے

اور بوی عود کمتر چاہیے اور مکان وسیع اوسکے لیے ضرور ہے اور پاکیزہ جگہ ہونی چاہیے اور تصویرین اور نگینین نچاہئین کہ
نظارہ اونکا حالت مستی مین مضر ہے اور محمد زکریا لکھتے ہین کہ صحرا اور زیر آسمان بیٹھنا زیادہ موافق ہے مکان مین
بیٹھنے سے مگر جسوقت صحرا مین بیٹھین تو نیچے آفتاب اور گذرباد مین بیٹھنا نچاہیے اور ہوا کے دن مکان مین بیٹھنا
بہتر ہے صحرا کی نشست سے **باب ١٨ اٹھارہوان چوتھی گفتار سے حصہ اول سے تیسری کتاب کے
تدبیر مین جلاب اور سکنجبین اور ماءالعسل اور فقاع وغیرہ کے ہے** لیکن جلاب معدہ اور سینہ
اور حلق اور پھیپھڑہ اور سوزش مثانہ کو سودمند ہے اور آواز کو صاف کرتا ہے اور جسجگہہ حاجت نرمی کی ہو نافع
ہوتا ہے اور پیچش اور دستون اور بواسیر کو مفید ہے **ماءالعسل** سوا ہے آدمی صاحب رطوبت کے نچاہیے اور سوای اون
بیماریون کے کہ رطوبت سے پیدا ہوتی ہین کام مین نہ لائین خصوصاً اگر افادیہ اوسمین پڑے ہون **سکنجبین**
صفرا کو بٹھاتی ہے خاصتہً اگر برف اور یخ کے ساتھہ نوش کرین اور اگر اسلیے معدہ اور آنتون مین کچہہ رطوبت
ہووے اوسکو دور کرتی ہے اور ساتھہ اجابت طبع کے باہر نکالتی ہے اور جگر کو موافق ہے اور سدہ کھولتی ہے
خاصتہً اگر بزوری ہو لیکن سکنجبین بزوری تسکین صفرا نہین کرتی ہے جیسے سادہ کرتی ہے اسلیے سدہ کھولنے کے
واسطے بزوری قوی زیادہ ہوتی ہے اور تسکین صفرا کے لیے سادہ بہتر ہوتی ہے پس اگر بزوری تخم کاسنی اور
بیخ کاسنی اور گلاب زنجبیل اور شکر سے بنائین نہایت نافع ہوتی ہے اور بااینہمہ معدہ اور رحم اور پٹھہ کو
ضرر دیتی ہے خاصتہً معدہ سرد کو سخت مضر ہے اور صاحب نزلہ اور زکام اور کھانسی کو نہایت نقصان کرتی ہے
اور سینہ کو درشت کرتی ہے اور شہوت جماع کو دور کرتی ہے اور متلی اور قے لاتی ہے اور تقطیر البول یعنی
چنک پیشاب کو مضر ہے **فقاع** یعنی بوزہ لیکن فقاع صاحب معدہ ضعیف اور صاحب نقرس
اور درد مفاصل اور صاحب زکام اور نزلہ اور صاحب دماغ سرد اور تر کو نہایت مضر ہے اور معدہ اور پٹھہ کے
لیے سخت مضر ہے چنانچہ ابو علی سینا کتاب قانون مین لکھتے ہین کہ ایک عاج دیکھا گیا ہے کہ وہ عاج یعنی
ہاتھی دانت سے دستہ چھری وغیرہ تراشتا تھا اور اوسپر نقش کیا کرتا تھا اور عاج کو ایک شب جو فقاع مین رکھتا
تو صبح کو اسقدر نرم ہو جاتا تھا کہ جو نقش چاہتا تھا اوسپہ جلد اور بآسانی نقش کرتا تھا اب سمجھنا چاہیے کہ جس حالت
مین فقاع مین ڈالنے سے ہاتھی دانت کا یہ عالم ہوتا ہے تو معدہ اوس سے کس درجہ سست ہوگا ولیکن گرم
مزاج والا اگر بوزہ یعنی فقاع سے صبر نکر سکے تو واسطے اوسکی موہزکو ساتھہ شکر کے پانی مین ڈالین مثلاً تین من طبی موہز
ہو اور ایک من شکر اور آگ پر رکھکر جوش دین پھر صاف کرین اور اوپر اوسکی پانی انار دانہ کا یا پانی سیب ترش کا
یا پانی بہی ترش کا اوسمین ملائین جسقدر کہ خواہش ہو اور اگر چاہین کہ مائل بشیرینی ہو ترشی کم کرین اور اگر چاہین کہ
ترشی کیطرف زیادہ میلان کرے ترشیان اضافہ فرمائین اور جو بوزہ کہ مائل بترشی ہو اوسکو ساتھہ سداب

اور پودینہ اور طرخون اور اندکے سُداب اور اند کی نمک کے جوش دین اور جو مائل بشیرینی ہو ساتھ دارچینی اور لونگ اور اگر اور سونٹھ اور راندکے مشک کی جوش کرین ہر ایک اوسقدر کہ فقاع پر غالب نہو اور بو اور مزہ اوسقدر ہو کہ جوش معلوم ہووی اور واسطے مرطوب آدمی کے شیرین بہتر ہی اور بجای شکر کے شہد مناسب ہی اور واسطے صاحب ضعف معدہ کی بالچھڑ اور چھوٹی الایچی زیادہ کرین اور اگر گرم مزاج والا چاہی کہ اس فقاع سی طبع نرم کرے تو بجای شکر ترنجبین داخل کرین اور بجای انار دانہ آب خوبانی ٹرہائین ابن ماسویہ کہتا ہی کہ فقاع بالای طعام پینا طعام کو معدہ مین خام کرتا ہی اور تباہ کرتا ہی اولی یہ ہی کہ ناشتا نوش کرین اور جب تک فقاع یعنی بوزہ معدہ سی نگذر لیوی کوئی طعام نکھائین اور بوزہ کا آرد جو اور تلی اور بالچھڑ اور اجمودہ اور مرچ سی بنائین وہ پٹھون کے لیے نہایت بد ہوگا لیکن خاصیت فقاع یعنی بوزہ کی یہ ہی کہ صاحب جذام کو مفید ہوتا ہی اور اگر قرص گندم مین اور انار دانہ اور پودینہ اور طرخون سی فقاع بنائین اور شکر ڈالین گرم مزاج والیکو بد نہین ہی واللہ اعلم واحکم بالصواب گفتار پانچوین

حصہ اول سی تیسری کتاب کی خواب اور بیداری یعنی سونے اور جاگنے کی تدبیرمین ہے اور منفعت اور مضرت مین اوسکے اور اس گفتار کے پانچ باب ہین باب ١ پہلا پانچوین گفتار اور حصہ اول سی تیسری کتاب کی اس امر مین ہی کہ نیند کیا چیز ہے اور کیونکر اور کہان سے ظاہر ہوتی ہے

لیکن خواب وہ ہی کہ چھوڑ دیتا ہی نفس انسانی استعمال حواس کو اور طریق حصول خواب کا یہ ہی کہ رطوبت معتدلہ دماغ مین جمع ہوتی ہی بسبب حصول رطوبات بخاریہ کی عرق سُباتیہ سی طرف دماغ کی پس رطوبت مذکور سُست کرتی ہی پٹھون کو اور کثیف کرتی ہے مسالک اعصاب کو اور غلیظ کرتی ہی روح نفسانی کو پس اسی سبب سے روح نفسانی پٹھون کے راستو مین نفوذ نہین کرتی ہی اور سکون حواس ظاہر مین واقع ہوتا ہی اور حرکت کم ہوتی ہی مگر اوسقدر حرکت کہ حیات ضروری مین ہی سلامت رہتی ہی مانند تنفس اور نمو اور ہضم کے اور لیکن اسباب بیخوابی اور کم خوابی اور بسیار خوابی اور خواب ناخوش کے کہ آدمی اوس سے آسائش نپاوی سب باندازہ زیادتی اور نقصان اور اصلاح اور فساد اس رطوبت کی ہین اور بیخوابی کے لیے اسباب دیگر بھی ہین مانند درد اور رنج اور اندیشہ اور اندوہ اور شادی اور غصہ وغیرہ کی اور یہ اسباب جو مذکور ہوچکی سبب بیخوابی کا اسواسطے ہونگی کہ یہ سب حرکتین نفس کی ہین اور حرکت نفس حواسونکو ساکن ہونے سے باز رکھتی ہے اور سبات اور عرق خواب ہوتا خواب نہین ہی لیکن ایک آفت ہی کہ حواسون کو فرمانبرداری نفس سے اور نفس کو کار اوسکی سے باز رکھتی ہی اور شرح اوسکی اپنی مقام پر بیان کیجاتیگی انشاء اللہ تعالے

باب ٢ دوسرا پانچوین گفتار اور حصہ اول سی تیسری کتاب کی شناخت مین ہے حاجتمندی انسان کی طرف خواب کے

معلوم کرین کہ خواب مشابہ سکون کے ہی اور بیداری مشابہ حرکت کے اور حرکت دائم سے تحلیل بہت ہوتا ہی اسلیے کہ حرکت حرارت غریزی کو افروختہ کرتی ہے اور بدنکو نرم

اور خلطونکو لطیف ہی اور سب سے زیادہ لطیف جسم انسان مین روح ہی پس جسوقت کہ خلطین غلیظ اساتہہ حرکت کے
لطیف ہوجاتی ہین تو بسبب لطافت کی تحلیل قبول کرتی ہین اور روح کہ لطیف زیادہ ہی اور ہمیشہ تحلیل قبول
کرتی ہی تو واجب ہوتا ہی کہ حالت حرکت مین تحلیل کو زیادہ قبول کرے یہ ہی سبب ہی کہ حرکت بسیار سے
سب قوتین ضعیف ہوجاتی ہین کیونکہ قوت سب قوتون کی ہمیانجی روح کے ہی اسی سبب سے بیخوابی آدمی کو
ماندہ اور سست کردیتی ہی اور حس و حرکت اور اندیشہ اور رای اوسکی سب ضعیف اور تباہ ہوتی ہی اور ہضم کمتر
حاصل ہوتا ہی اور آدمی حالت بیداری مین کہ مشابہ حرکت کے ہے اگرچہ حرکت نکرے اور ایستادہ رہی یا نشستہ یا شکل
دیگر بیداری اوسکو اوسی شکل پر نگاہ رکھتی ہی مثلاً آدمی بیٹھا ہوا جسوقت سو جاتا ہی تو گر پڑتا ہی پس حال بیداری کا
آدمی کے لیے ایک حالت ہی درمیان خفتگی اور متحرکی کے اور جسوقت کہ یہ حال ہمیشہ رہی حال اوسکا مانند حال اوس
جسم کے ہوگا جو ہمیشہ متحرک رہتا ہووی اور مضرتین اوسکی بہت ظاہر ہونگی اور جسوقت کہ خواب عارض ہوتی ہی
تو روح خواب مین کمتر تحلیل ہوتی ہے اور مدد زیادہ پاتی ہے اسلیے کہ ہضم کامل اور جلد تر حاصل ہوتا ہے اور
اس سبب سے سب قوتین قوی ہوتی ہین اور ہضم حالت خواب مین اسواسطے کامل ہوتا ہی کہ مثلاً جسوقت دو چیزین
ہون ایک اثر کرنے والی اور دوسری اثر قبول کرنے والی اور دونون ساکن ہون تو اثر کرنے والی اثر بہتر
کرسکے گی اور اثر قبول کرنیوالی جلد تر اور تمام تر قبول کریگی اسی طرح حالت خواب مین حرارت غریزی کہ اثر کرنیوالی
ہی اور غذا کہ اثر قبول کرنیوالی ہے دونون ساکن ہوتی ہین اس سبب سے ہضم کامل ہوتا ہی اور بدن غذا بہتر
اور بیشتر پاتا ہی اور تری کم تحلیل ہوتی ہی اسوجہ سے خواب مین بہرہ تری زیادہ بیداری سے پاتی ہے

باب تیسرا سونے اور جاگنے کی منفعت اور مضرت مین ہے

معلوم کرین کہ خواب معتدل تو نہو
نہایت نافع ہی اور تری کو جو کار آمد اوسکے ہی جسم مین اونکے بخوبی نگاہ رکھتی ہے اور جو کہ آغاز ظاہر ہونے خواب کا
دماغ سے ہے اور قوتین دماغ کی خواب سے آسایش پاتی ہین اسلیے حصہ دماغ کا منفعت خواب سے اور اعضا کے
حصونسے زیادہ پہونچتا ہی اور اسی سبب سے ہی کہ بیخوابی مزاج دماغ کو تباہ کرتی ہے اور آدمی کو تنگ دل اور ملول
اور سراسیمہ کرتی ہی اور اندیشہ اور رای کو تباہ کرتی ہے اور جسوقت آدمی خواب معتدل پاوی اور بعد اوس خواب سے
بیدار ہووی تو وہ آدمی آسودہ اور بے ملالت ہوگا اور عقل اور دانش اوسکی صافی اور تدبیر اور اندیشہ خوبتر اور
حواس سب درست ہونگی اور قوت حیوانی خواب مین راحت پاتی ہی اسلیے کہ یہ قوت حامل تن ہے پس جسوقت
انسان خواب کریگا تو یہ قوت خواب کی حالت مین حمالی سے آسودہ ہوگی اور خواب بہت رطوبت آدمیون
اور سرد مزاج والونکو ضرر دیتی ہے اور قوتون کو سست کرتی ہی اور سر کو سنگین کرتی ہی اور دماغ کی رطوبتونکو
بڑہاتی ہے اور جسطرح سے کہ خواب کہانا ہضم کرتی ہی اور تحلیل اور استفراغات باز رکھتی ہے اور مواد کو پکاتی ہی

اسی طرح بیخوابی ہضم اور مواد کے پکانے کو باز رکھتی ہے اور استفراغ اور تحلیل زیادہ کرتی ہے اور خشکی بڑھاتی ہے اور بیمار لاغر کو
جو خشکی اور صفرا سے ہوتی ہین ظاہر کرتی ہے خاصۃ آدمی لاغر اور خشک مزاج کو زیادہ نقصان پہونچاتی ہے اور جسوقت
حاجت ہووے کہ کوئی خلط پختہ ہوجائے یا رقیق ہوجائے اور تحلیل قبول کرے بیخوابی اوسصورت مین مفید ہوگی اور
اون بیمارونکو جو بسبب ورمون اعضاے اندرون شکم کے عارض ہون خواب ضرر دیتی ہے خاصۃ آغاز نوبت
مین اسلیے کہ حرارت اور مواد حالت خوابمین جسم کے اندر لوٹ جاتا ہے اور ورم بڑہتا ہے اور سلطح کی تپ مین بھی
اسی طرح آغاز نوبت مین نہایت نقصان پہونچاتی ہے مگر آخر نوبت مین نافع ہوتی ہے اسلیے کہ اوسصورت مین حرارت
جو اندرون جسم کے متوجہ ہوتی ہے مواد باقی کو پکاتی ہے اور اگر خون بدنمین غالب ہووے بیخوابی سودمند تر ہوگی اور
صفراوی بیماریونمین خواب سودمند ہوتی ہے خاصۃ لاغر آدمی کو اور جسوقت کہ بیمار کو خواب سے راحت نہ معلوم ہووے
خطرناک ہے اور جسوقت کہ آدمی تندرست کو خواب بہت غالب ہو اور خواب کی حالتمین پسینہ جاری ہو بغیر کسی سبب
ظاہر مانند کسی رنج اور ماندگی کے تو وہ مقدمہ بیماری کا تصور کرین اور بیمار کو نشان تندرستی کا ہوگا اور خواب وقت
صبح قبل ریاضت اور غذا نوشی کے نہایت ضرر دیتی ہے اور بدن سست اور سرد کرتی ہے اور ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا اور
ماندگی ظاہر ہوتی ہے اور خشکی بڑھتی ہے اور جسوقت کہ بدنمین خلطین بد ہوتی ہین تو خوابہاے شوریدہ دکھلاتی ہین
اور دن کا سونا نزلہ اور بلغمی بیماریان پیدا کرتا ہے اور اوس سے رنگ چہرہ کا تباہ ہوتا ہے اور تلی بڑہ جاتی ہے اور کسل
اعضا مین ہوتا ہے اور بھونک غذا کی ضعیف ہوجاتی ہے اور بھونک پر سونا قوت کو ساقط کرتا ہے اور بدنکو دبلا
کرتا ہے اور حرارت غریزی کو ضعیف کرتا ہے اسلیے کہ حالت خوابمین حرارت غریزی متوجہ باطن کے ہوتی ہے اور غذا کو
نہین پاتی ہے جسکو ہضم کرے اور بدنکو بہرہ دیوے ناچار رطوبت اصلی کو خرچ کریگی اور جسوقت کہ مادہ اوس حرارت کا
خرچ ہوگیا تو بالضرور وہ بھی ضعیف ہوجائیگی اور خواب روز قائم مقام خواب شب کی نہین ہوسکتی ہے اور
جس کسیکو کہ دن کے سونے کی عادت ہووے اوسکو لازم ہے کہ ایکبارگی اوس عادت کو نہ ترک کرے بلکہ بتدریج
دن کا سونا چھوڑے

باب چوتھا پانچوین گفتار اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے تدبیر خواب مین ہے

جالینوس لکھتا ہے کہ مین ہر شب قلیہ پکواتا ہون اور کوک اوسمین ڈالتا ہون
اور دارچینی اور ابزار سے خوشبو دیتا ہون بوجہ کوک کی نیند آتی ہے اور دارچینی سردی کوک کی دور کرتی ہے یہ تدبیر
بہتر ہے اوس آدمی کے لیے جسکو نیند نہ آتی ہو اور اگر اول حمام کرین اور پانی نیمگرم سر پر ڈالین تو نیند بخوبی آویگی
اور ملنا بہت اعضا کا اور شراب ممزوج اور آواز خوش اور آہستہ اور آوازہاے پیوستہ مانند آوازہاے آب روان تاریکی
اور ماندگی اور آسایش پانا درد سے خواب لاتا ہے اور جس کسیکو کہ نیند نہ آتی ہو جسوقت رات آدہی ہو اور وقت
خواب کا پہونچے تو اوسکو تکیہ لگانے نہ دیوین اور آرام اور چین نہ لینے دیوین اور پاس اوسکے بہت دیر بیٹھے رہین

بائین طرح طرح کی کرین اور اوسکو بٹھا دینے کہ بیٹا تنک کہ تازہ ہوجاء تب بیمار کی او سکے منہ پر بہت سا پانی
اور خاموش ہو رہین اور روشنی چراغ کی اوسکے پاس سی دور کرین اور اوسکو سُلا دیوین ان تدبیرونسی جلد سو رہیگا
اور اگر باوجود ان حیلون کے ہاتھہ پاؤن بھی اوسکے باندہین ایک ساعت یہانتک کہ اوس سے رنجور ہووے پھر
ایکبارگی بند کھولین اور اوسکو سُلا دین بہت جلد سو رہیگا **باب ۵ پانچوان پانچوین گفتار اور حصہ**
اول سی تیسری کتاب کے اس بات کی بیان مین ہے کہ کس طرح سونا چاہیی پہلا ایک ساعت پہلوی
راست پر سونا چاہیی پھر بائین پہلو پر پلٹکر سو رہنا کھانا بخوبی ہضم کرتاہی اور چت سونی سے آسایش بہتر ہوتی ہے
لیکن بہت دیر تک سونا اس شکل سی بیماریان دشوار اور سخت پیدا کرتا ہے مانند فالج اور کابوس اور سکتہ کے اسلیے
کہ خلطین اور فضول تالو اور ناک کی راہ سی قفا کی جانب پلٹتی ہین اور طرف پٹھون کی اوترتی ہین اور بہتر یہ ہی کہ
جب تک کھانا معدہ سی نہ اوتر جائے نہ سووین **گفتار چھٹی حصہ اول سے تیسری کتاب کے**
حرکت اور سکون کی تدبیر مین ہی اور انواع ریاضت مین ہی اور اس گفتار کے پانچ باب
ہین **باب پہلا چھٹی گفتار سی اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی تندرست آدمیون کی**
حاجتمندی مین ہے طرف حرکت اور ریاضت کے اور بیان مین اوسکی منفعت کی
معلوم کرین کہ حرارت غریزی جو دل سے تمام جسم مین پہونچتی ہے اکثر اسباب سی اثر قبول کرتی ہے اور ضعیف ہوتی ہی
اور قدری قدری ساتھہ تحلیل کے خرچ ہوتی ہی پس بضرورت عوض اوسکا کہ جسقدر اوسمین سی تحلیل ہونی سے خرچ ہوگیا ہی
اوسکو پہونچانا چاہیی اور مدد دینی چاہیی اور اوسکو تازہ رکھنا چاہیی اور مدد اوسکی وہ حرارت جو باہر سے اندرون جسم انسان کو
پہونچتی ہے وہ سب حرارت غریب ہی اور اوس حرارت غریزی کے گوہر سے نہین ہے اور اوسکی مدد کے لیے وہ حرارت
درکار ہے جو اوسی کے گوہر سے ہووی اور وہ بجز حرکت اندامون کے نہین ہو سکتی اسلیے کہ جسوقت آدمی حرکت کرتاہی
تو اعضا بسبب حرکت کی گرم ہو جاتے ہین اور حرارت غریزی افروختہ ہوتی ہے اور تازہ ہوتی ہے اور نیز اپنی گوہر سے
مدد پاتی ہے اس حرکت کو ریاضت کہتی ہین اور ریاضت کی دو نوع ہین ایک نوع ریاضت کی ہی کہ تمام جسم کو اوس سے
حرکت ہوتی ہی جیسی کوئی پیادہ چلے یا گھوڑی پر سوار ہوکر دوڑا دی اسکو ریاضت کلی کہتی ہین اور دوسری نوع ریاضت
کی ہے کہ ایک عضو کو اوس سے حرکت ہوتی ہے جس عضو کو حاجت ریاضت کی ہوتی ہے اور اسکو ریاضت
جزوی کہتی ہین تفصیل اوسکی اپنی مقام پر بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالے اور ریاضت کی منفعتون سی پہلے منفعت یہ ہے
کہ حرارت غریزیکو تازہ کرتی ہے پس جسوقت حرارت غریزی تازہ ہوتی ہی تو کھانا بخوبی ہضم ہوتاہی اور اعضا سخت
ہوتے ہین اور غذا کو اچھی طرح قبول کرتے ہین اور سب قوتین بھی قوی ہوتی ہین اور فضول پگھلتی ہین اور تحلیل قبول
کرتے ہین اور جو کہ آدمی بضرورت طرف غذا کے حاجتمند ہی اور کوئی طعام ایسا نہین ہی کہ بالکل غذا ہو جائے بلکہ

ہر ایک طعام سی گو ہر گوار یدنی ہین فضلہ باقی رہتا ہے جیسا کہ کتاب اول مین باب ششم مین تیسری گفتار ہی مذکور ہو چکا ہی پس طبیب طبیعت کو یاری دیتا ہی کہ اوس فضلہ کو تمامہ دفع کرے لیکن اگر یہ طبیعت مدد نپاوی تو چارہ نہین ہی اس بات سی کہ فضول بدنمین جمع ہووین اور اوس سی مضرتین طرح طرح کی ظاہر ہون اسلیے کہ بدنمین اگر فضلہ احوال اپنی سے پھر جائے تو عفونت کو قبول کریگا اور اوس سی عفنی تپین پیدا ہونگی اور اگر مثلاً جسم مین فضلہ گرم ہو یا کوئی فضلہ سرد ہو تو اور کسی ایسی سبب کا اتفاق پڑی کہ اوس سبب سے فضلہ گرم زیادہ ہو یا فضلہ سرد زیادہ ہو جائی تو فضلہ گرم سے سوء مزاج گرم ظاہر ہوگا اور فضلہ سرد سی سوء مزاج سرد عارض ہوگا اور اگر کوئی ان فضول مین سی اپنی جگہہ سی حرکت کری اور دوسری کسی عضو کی طرف پہونچی اور وہان ورم پیدا کرے تو اوس سی انجری بلند ہونگے اور مزاج دماغ کا تباہ کرینگی اور اگر یہ اتفاق نہو تو بیشک جمع ہونی فضول سے امتلا ظاہر ہوگا پس بضرورت کم کرنا امتلا کا اور پاک کرنا بدن کا فضول سی لازم ہے اور اخراج فضول کا دوا سی ہوسکتا ہی اور ہر ایک دوا مین ایک طرح کی مضرت ہی اور کوئی دوا اس امر سی خالی نہین ہی کہ طبیعت پر قہر نکری اور باوجود فضول نکالنے کے اصلی رطوبات اور جوہر روح سی بھی خرچ نکری اور اعضائے رئیسہ ضعیف نہون اور اگر دوا کا استعمال نکرین تو فضول بدنمین رہتی ہین اور مضرتین بزرگ پیدا ہوتی ہین اور نیز ہمیشہ دوا کام مین نہین لاسکتی ہین کہ مضرتین اونکی ہمیشہ رہتی ہین پس کوئی چیز ایسی نہین ہی کہ فضلہ کو نچھوڑی کہ بدنمین جمع ہونے پائے اور بدنکو روز بروز اوس سی پاک کری سوای ریاضت کی پس حاجت انسان کی طرف ریاضت کی نہایت ضروری ہے

باب ٢ دوسرا چھٹی گفتار سی اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے اس بات کی شناخت مین ہی کہ ریاضت کسوقت اور کتنی اور کیونکر کرنی چاہیے

وقت ریاضت کا کچھہ معین نہین ہی لیکن جسوقت کہ ہضم تیسرا تمام ہووی یعنے جسوقت کہ معدہ اور جگر غذا سے خالی ہووی اور غذا رگو مین داخل ہووی اور اعضا مین پہونچے اور مانند اور مشابہ اعضا کے ہووی اور آدمی خواب کامل پاوی اور پیشاب رنگین ہووی اور آنت اور مثانہ ثقل اور پانی سے خالی ہووی وہ وقت ریاضت کا ہی اور مضرت اوس ریاضت کی کہ بیوقت کرین یہ ہی کہ اگر ہنوز معدہ اور جگر غذا سے خالی نہوا ہو تو خلط خام ناگوار یدہ بدنمین پراگندہ ہو جائیگا اور اوس سی سدہ پڑیگا اور اسی طرح جسوقت کہ ریاضت کرین اور بدنمین خلطین زیادہ اوس سی ہون کہ ریاضت جنکو تحلیل کرسکتی ہے تو وہ حرارت جو حرکت ریاضت سی پیدا ہوتی ہی اون خلطونکو پگھلائیگی اور گرم کریگی اور سبب تپ اور بیماری کا ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جسوقت کہ خلط پگھلتی ہے تو جگہہ اپنی سے حرکت کرتی ہی اور کسی دوسری عضو کی طرف آتی ہے اور اوس سی ورم عارض ہوتا ہی اسوجہ سی ایسے حالات مین سکون اولی اور بہتر ہے حرکت سی اسلیے کہ ریاضت زیادہ فضلہ یکروزہ سی جو غذای نیک اور تمام گواریدہ سی کہ اعضا مین باقی رہی تحلیل نہین کرتی ہے پس جو فضلہ جسم مین زیادہ یکروزہ سی ہو یا غلیظ زیادہ ہو ریاضت اوسکو تحلیل

نکل سکیگی اور مضرت اوسکی زیادہ منفعت سے ہوگی لیکن بہتر یہ ہی کہ پہلے بدنکو اوس فضلہ سے پاک کرین کسی اور وجہ سے
اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ کوئی بدن خلطون بد اور کثیر المقدار سے بہرا ہوا ہو اور اوسکو کسی ریاضت قوی کا اتفاق پڑے
تو خلطین بقوت ریاضت متحرک ہونگی اور خلطین قایم کہ حرکت مین آوینگی پہیلینگی اور جگہ بہت بدن مین گہیرینگی اور اوسکے سبب سے اونکی سانس
کی اور رگین بہر جائینگی اور روح بند ہوگی اور آدمی مفاجاً یعنی ناگہانی موت پائیگا یا غشی عظیم مین مبتلا ہوگا یہ سب
جو بیان ہو چکین اوس ریاضت کی مضرتین ہین جو امتلا کے اوپر کرین لیکن مضرت اوس ریاضت کی جو
بہوک پر کرین یہ ہی کہ حرکت ریاضت کی رطوبات اصلی کو پگہلاتی ہے اور حرارت غریزی کو بہی اگر ریاضت
مقدار سے زیادہ ہو تحلیل کرتی ہی اور بدنکو سرد کرتی ہے اور خشکی پیدا کرتی ہی اور قوت کو دور کرتی ہی خاصتہ اگر
مزاج گرم اور خشک اور صفراوی ہو تو مضرت اوسکی عظیم ہوگی اور جس طرح سے کہ ریاضت معتدل اور با وقت حرارت
غریزی کو تازہ کرتی ہی اور اندامون اور قوتون کو قوت دیتی ہے اسی طرح ریاضت با فراط اور بی وقت حرارت
غریزی کو تحلیل کرتی ہے اور قوتون کو ضعیف کرتی ہے اور حد ریاضت کی یہ ہی کہ جسوقت رنگ چہرہ کا افروختہ
ہووی اور رگین بدن کی ممتلی اور سانس بحال رہے پس جو ریاضت کہ واسطے تحلیل فضلہ یکروزہ کے کرین حد
اوسکی یہ ہی اور اصل بزرگ ریاضت مین یہ ہی کہ مزاج ریاضت کرنیوالے کا دیکہین اگر مزاج گرم اور خشک اور
صفراوی ہے تو ریاضت کمتر اوس حد سے کرین اور جلد زیادہ اوس حد ریاضت سے علیحدہ ہون اور اگر مزاج
سرد اور تر ہی اوس حد تک پہونچانا چاہیے اور اندک زیادہ اوس سے اور حرکت ریاضت مین اول آہستہ چاہیے
اور بتدریج سخت حرکتین کرنا چاہیے اوس انتہا تک کہ قوت ریاضت کرنیوالے کی کہینچ سکے اور نیز بتدریج حرکت آہستہ آہستہ
کرین اور بتدریج ریاضت قطع فرماتین اور جس کسیکو کہ حاجت ریاضت قویہ کی ہووی اوسکے واسطے مدت ریاضت
کی بڑہانا بہتر ہے قوت ریاضت کی بڑہانے سے ہے اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ قوی ریاضتون سے فتق عارض ہوتا ہی
یا کوئی رگ ٹوٹ جاتی ہے اور لازم ہے کہ جسوقت ریاضت شروع کرین پہلے ہاتہہ اور پاؤن اور پشت
ریاضت کرنیوالے کی ملین مالید نی معتدل ساتہہ دستہای مختلف یا ساتہہ کپڑے درشت کی پہر روغن خالص سے
مانند روغن بادام اور روغن کنجد تازہ کے عضلے اوسکے چرب کرین اور باآہستگی ملین پہر عضلونکو ساتہہ روغن کے
دبا دین فشردنی معتدل یہانتک کہ قوت ملنے اور تری روغن کی بخوبی عضلونمین پہونچے پہر طرف ریاضت کے
مشغول ہووین اور اس ملنے کو طبیب مالیدن آستعداد کہتے ہین اسلیے کہ ایسی مالش حرارت غریزی کو اندکے
حرکت مین لاتی ہے اور مسام کو کہولتی ہے اور فضلونکو پوست کیطرف کہینچتی ہی تا کہ ریاضت سے تحلیل قبول کرے
اور یہ اوس آدمی کے بدن کے لیے چاہیے جسکے عضلے سخت ہووین اور مسام بند ہووی اور غذائین غلیظ کہانا ہو
دور وہ جسم کہ جسکے عضلے نرم ہووین اور غذائین غلیظ کہاتے ہوئے نہو اوسکے لیے ایسی مالش اور روغن سے

چرب کرنے کی حاجت نہین ہی اور لازم ہے کہ جسوقت ریاضت سی فارغ ہوں حمام مین جائین اور درمیان کے
درجہ مین بیٹھین اور پانی نیمگرم جو پوست پر اچھا معلوم ہو استعمال فرمائین اور اوسکے اور مالش کرین مالیدنی نرم اور
آہستہ اور ہاتھہ پاؤن اور عضلونکو کھینچین اور سانس اوپر کھینچکر قدری قدری چھوڑین تاکہ باقی فضول کہ حرکت ریاضت سے
پگھلے ہون طرف مسام کے باہر آوین اور تحلیل خرچ ہون اور اگر مالش روغن سی بھی ہو تو بہتر ہے اس مالش کو طبیب
مالیدن استرداد کہتی ہین اور یہ مالش دوم بھی اوس جسم کے لیے چاہیے کہ جسکے عضلے سخت ہووین اور قوی غذائین کھائی ہوون
اور وہ جسم کہ جسکے عضلے نرم ہووین اور قوی غذائین نکھائی ہوں اوسکے لیے ان مالشون کی کچھ حاجت نہین ہے اور
نہ حاجت ریاضت کی اور اگر حاجت بھی ہوتی ہے تو اس انتہا کی حاجت نہین ہوتی ہے اور ریاضت مین مالش ایک
طرح کی اون دونون سی کفایت کرتی ہے اور گرمی کے موسم مین ریاضت اوس مکانمین کرنی لازم ہے جہان کی ہوا
خوش اور صافی ہو اور سردی کے موسم مین اوس مکانمین چاہیے جسکی ہوا گرم ہو اور دہوان اور بوی ناخوش اوسمین ہونی
چاہیے **باب تیسرا چہٹی گفتار اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی جزوی ریاضتونکی شناخت
مین ہے** معلوم کرین کہ ہر ایک عضو کے لیے ایک ریاضت مخصوص ہے چنانچہ پاؤن کی ریاضتونسے بہترین ریاضت
پیادہ چلنا ہی اور ہاتھہ کی ریاضت کام کرنا ہی ہاتھہ سی یا کچھہ پھیکنا مانند تیر وغیرہ کے یا کوئی شئے گران یعنی بھاری کو
ایک مقام سی دوسری جگہہ اوٹھا کر رکہنا اور ریاضت سینہ اور حنجرہ اور حلق کی ساتھہ آوازون اور الحان گونا گون کے
اور پڑہنا قرآن وغیرہ کا اول باہستگی اور پھر باواز بلند اور مقدار پڑہنی کی وہان تک ہی کہ درد سر پیدا نکرے اور تکلیف
نہ دیوی اور روح کو صافی کرے اور حواس کو تیز اور عقل کو روشن اور سب قوتون کو قوی کرے اور بیک نفس سانس کھینچنا
خطرناک ہی اور خط باریک پڑہنا کبھی کبھی آنکھہ کو ریاضت دیتا ہی اور ریاضت شنوائی کی دور کی آوازون پر کان لگانا
ہی اور ترجیح یعنی جھولا جھولنا ہے کہ عربی مین ارجوحہ کہتی ہین ناقہین کو نافع ہی اور اوس آدمی کے لیے مفید ہی جسکی قوت
ضعیف ہو اور بوڑہون اور صاحب شوصہ اور ذات الجنب کو نافع ہی اور جھولنا جھولے کا اگر باہستگی ہو تو نیند
لاتا ہی اور باقی سر کی بیماریونکو مانند نسیان اور غفلت کی دور کرتا ہی اور شہوت کو حرکت دیتا ہی اور صاحب نقرس
اور درد گردہ اور بیماریون بلغمی اور شطر الغب کو مفید ہی اور مواد ونکو لطیف کرتا ہی تاکہ تحلیل خرچ ہو وین اور ہنڈولہ
اور گہوارہ مین جھولنا بھی اسی نوع سی ہے اور اسی طرح سواری گھوڑیکی اور مثل اوسکے باعتدال ہونا نافع ترین ریاضات
ہی خاصۃ ناقہین کو خصوصاً کہ معتاد بسواری ہوں اور بیٹھنا کشتی مین خاصۃً اگر نزدیک کنارہ دریا کے ہو مجذوم
اور صاحب معدہ سرد کو نافع ہی اور کشتی کرنا ریاضت تمام بدن کی ہے اور چوگان بازی ریاضت قوی ہے
اور اپنی جسم کو درخت مین لٹکانا اور پاؤن ہلانا ریاضت قوی ہے تمام بدن کے لیے **باب چوتھا چہٹی گفتار
سی اور حصہ اول سی تیسری کتاب کے انواع مانندگی کے بیان مین ہی** جو ریاضت سی

پیدا ہوتی ہین معلوم کرین کہ متقدمین کے نزدیک ماندگی تین نوع پر ہی قروحی تمددی اور ورمی اور ایک
گروہ نے کہا ہی کہ ماندگی کی ایک نوع اور ہی اوسکو قشفی کہتے ہین یعنی چار نوع ماندگی کی اکثر ریاضت سی پیدا ہوتی ہین
اور اکثر اور کسی سبب سی بھی اسباب سابقہ کے پیدا ہوتی ہین لیکن قروحی وہ ماندگی ہے کہ اگر ہاتھ اوسپر رکھین
اور حرکت کرین تو ایسا الم پاینگی جس طرح زخم سی پاتے ہین اور اکثر اوقات یہ الم ظاہر پوست مین ہوتا ہی اور اکثر
جسم کے اندر ہوتا ہی اور سبب اوسکا فضلہ ہی رقیق اور گرم بسیار اور سبب پیدا ہونے اس فضلہ کا کوئی حرکت
قوی ہی کہ اندام اوس سی گرم ہوتے ہین اور گوشت اور چربی آدمی کی پگھلتی ہے اور جسوقت کہ یہ فضلہ رگون مین
پھیلتا ہی تو تری خون کی اوسکی قوت کو توڑتی ہی لیکن اگر نواحی پوست مین پراگندہ ہووی ماندگی قروحی ظاہر
ہوگی اور اگر یہ فضلہ بہت تر ہو سردی پشت مین معلوم ہوگی اور اگر فضلہ نہایت تری رکھتا ہووی لرزہ اور تپ ظاہر
ہوگی اور اگر سبب اس ماندگی کا ریاضت ہو تو آبزن مین بیٹھنا اور بہت مالش باہستگی ساتھ روغنون
شائستہ مانند روغن سویا اور روغن بابونہ اور روغن چپرلیا اور روغن بیج خطمی اور روغن بیج قثاء الحمار کے
نافع ہی مگر حمام بہت گرم نہووی اور پانی اوسکا بہتر چاہی اور اگر بیج چقندر ٹکڑے ٹکڑے کرین اور اوسکو ساتھ
روغن کنجد کے شیشہ مین بھرین اور شیشہ کو دیگ پر آب مین رکھین اور جوش دین مالش اس روغن کی مسام کو
دلتی ہے اور اوس مواد کو بتحلیل خرچ کرتی ہے اور اگر معلوم ہوجائے کہ بدن مین کوئی خلط کثرت سی ہے یا
ریاضت سی پہلے نزدیک بعد اتفاق غذای غلیظ کا ہوا ہے اور امتلا اوسکی وجہ سی ہوگیا ہے تو لازم ہے کہ تدارک اوسکا
بھونک سی کرنا چاہیے اور اگر اوس خلط کا استفراغ کرین تب بھی بہتر ہے اور آبزن اور حمام اور روغن ملنا بھی اوسی
صفت سی چاہیے کہ مذکور ہوچکا ہی اور دوسرے دن غذا سبک اور اندک کام مین لانا چاہی مانند مرغ کے ساتھ
پانی انگور خام اور آلو وغیرہ کے اور تیسری دن غذا مانند قلیہ کدو اور مرغ ساتھ ماش کے اور پالک ساتھ کشک جو کے
تناول فرمائین اور ماندگی تمددی وہ ہی کہ آدمی تصور کرتا ہے کہ اندام اوسکے کوفتہ ہین اور جو حرارت اور امتلا
اور کشیدگی کہ امتلا سی ہوتی ہی اندامون مین پاویگا اور حرکت بدشواری کر سکیگا خاصۃً اگر بعد ریاضت کی ظاہر ہو
اور سبب اسکا وہ فضلہ ہی جو عضلون مین رہگیا ہی اور وہ دو طرح پر ہے ایک فضلہ ایسا ہوتا ہی کہ اوسمین چندان
سوزانی اور بدی نہین ہوتی ہی دوسری فضلہ ایسا ہی کہ اوسمین مادہ بادی ہوتا ہی مگر فرق دونون مین یہ ہی کہ جو
بادی ہوتا ہی گرانی کمتر کرتا ہی اور جو فضلہ اور کسی طرح کا ہوتا ہی اوس سی گرانی تمام جسم مین ہوتی ہی اور اکثر اوقات
اس سبب سے کہ آدمی اچھی طرح سووی اس طرح کی ماندگی ظاہر ہوتی ہی اور وہ سہل ہے اور وہ ماندگی جو باوجود اچھی
طرح سونے آدمی کے ظاہر ہو سخت بد ہے علاج اوسکا بھی تحلیل کرنا ہی اور عمل مین لانا آبزن اور حمام کا دن مین
دو تین مرتبہ اور روغن جو علاج قروحی مین بیان ہوچکے ہین کام مین لانا اوسی طریق سی لازم ہی غذا وہی چاہیے

جو علاج قروحی مین مذکور ہو چکی ہی اور اگر یہ ماندگی ریاضت کی سبب سی ظاہر ہو تو استفراغ سی چارہ نہوگا اور اگر
اس ماندگی کا باعث ہی زیرہ اور شاہ زیرہ یعنی کرویا اور سونف رومی کہانا اور روغن جو مذکور ہو چکی ہین ملنا اوسکو
تحلیل کرتا ہی اور غذا نخود آب ساتھ صعتر اور زیرہ اور کرویا کے اور ماندگی ورمی وہ ہی کہ بدن گرم ہوتا ہے اور
رگین اور عضلی پُر ہوتے ہین اور جسوقت ہاتھ اوسپر رکھین رنج پاوین مانند اوس عضو کے کہ آماسیدہ ہوا اور
اندامو مین کشیدگی پاوین جسطرح امتلا مین ہوتی ہے اور سبب اوسکا مانند اسباب تمددی کے ہی اور علاج اوسکا
تین کامو مین تمامی کو پہونچتا ہی علاج امتلا کا ساتھ استفراغ کرنے اور کم کہانے کی اور دور کرنا حرارت کا ساتھ
خنک شربتون کی اور نرم کرنا کشیدگی عضلو نکا ساتھ حمام اور آبزن اور روغنون کے اور روغن بنفشہ اور
روغنو نمین ملانا بہتر ہی اور آسایش مفید ہی اور ماندگی قشفی کہ خشکی سے ہوتی ہی وہ اس طرح کی ہی کہ آدمی سمجھتا
کہ اندام مین خشکی ظاہر ہوتی ہی اور سبب اوسکا دو طرح پر ہی ایک یہ کہ جسم مین خلط فرونی پیدا ہوتی ہے اور باوجود
اوسکی ریاضت اور کسی اور رنج کا اتفاق پڑتا ہی کہ اوس سے پسینہ بہت آتا ہی یہانتک کہ خشکی پیدا ہوتی ہے اور
دوسرا سبب یہ ہی کہ ہوا سخت گرم ہوتی ہی اور روزہ اور کم کہانے کا اوس ہوا مین اتفاق پڑتا ہی اور جمیع انواع
ماندگی ان سببو نسی پیدا ہوتی ہین ریاضت بیوقت اور ہوای گرم اور کمی غذا یا زیادتی غذا اور علاج اوسکا بھی
آبزن نیم گرم مین بیٹھنا اور استعمال روغن بنفشہ یا اور روغنو نکا کرنا اور شربت گلاب اور روغن بادام اور شکر او لعاب
اسپغول ساتھ شکر کے کہانا ولیکن گلاب نین پاتیہو یا مرغ تناول کرین اور غذا مزورہ کشک جو اور تلبینہ کدو اور
ماش اور پالک ساتھ مرغ کی اور ماء اللحم اور مرغی کے انڈے آدہے بہونے ہونے اور اگر قوت اور سن اور فصل اور سال
اور بدن موافق ہو آب سرد مین بیٹھنا بہتر ہی اور تیسرے دن چاہیے کہ بعد آبزن یا حمام کے ایکبارگی جسم اپنا سرد پانی مین
ڈالین اور اوسی وقت نکلین مسام بستہ ہونگی اور تری بدن مین رہیگی اور تحلیل کمتر ہوگی اور بدیر رہنا سرد پانی مین خطرناک ہے
اور مالش کی چیزونسی جو انواع ماندگی مین استعمال کرتے ہین شکم پر کچہہ نملین لیکن اگر شکم کے عضلو مین بھی وہی رنج
کہ جو اور اعضا مین ہوتا ہی اوسوقت اگر قدری باہستگی ملین روا ہی اور سب صورتو نمین اور جمیع حالات مین
روغن کو فم معدہ سی دور رکہین اور اگر رات کیوقت طرف غذا کے حاجت ہووی اول قدری مالش کرین اور
تہوڑی دیر صبر کرین پس غذای معتدل بمقدار معتدل تناول کرین اور حال سب ماندگیون کا حمام مین آزماوین
اور اگر حمام مین جاوین اور اوسیوقت سردی پشت پر معلوم ہووی تو اوسیدم باہر نکلین اور ساتھ استفراغ اور
پھیرلانے مزاج کے مشغول ہووین اور جسوقت کہ معلوم ہووی کہ بدن مین کوئی خلط خام ہے پہلی علاج ماندگی کا کرین کہ
اوسکو دور کرین بعد خلط کی پکانے اور استفراغ مین مشغول ہووین اور اگر خلط بکثرت ہووی تو وہ ریاضت سی باز رہیگی
اور فصد سی بھی باز رہیگی اسلیے کہ فصد سی خون نیک باہر ہوتا ہی اور خلط خام بدن مین رہجاتی ہی اور لازم ہی کہ نہایت گرم

خیرین بھی نوش نکرنی چاہئین اسلیے کہ گرمی خلط کو رقیق کرتی ہی اور تمام بدن مین پراگندہ کرتی ہے اوسکے لیے تدبیر اور آ
لی مفید ہی اور بعد ظاہر ہونے اثر پختگی کے شراب رقیق نافع ہی اور خلط کو تمامہ پکاتی ہی اور ادرار کرتی ہی باب ۵

پانچوان چھٹی گفتار سے اور حصہ اول سی تیسری کتاب کا اون ماندگیون کی تدبیرین ہی جو ریاضت سی نہین ظاہر ہوتی ہین

جسوقت کہ ماندگی قروحی ظاہر ہووے
بدون اتفاق ہونے ریاضت کے پہلے جاننا چاہیے کہ رگون مین کوئی خلط ہی یا نہین پس نشان موجود گی خلط کا
یہ ہی کہ پیشاب ناخوشبو ہوگا اور عادت پیدا ہونے خلطون کی اوسکی رگون مین گواہی دیگی اور اگر یہ نشان نپاوین
رگین پاک سمجھنا چاہیے اور علاج اوسکا اگر گوپہن خلطین موجود ہون ریاضت نکرین اور خواب اور آسایش
ڈھونڈہین اور ہر شب اعضا کو کسی روغن دہن ہوا اور بدن کو ملتے ہین ملین اور حمام معتدل اور پانی بہتر سفید
ہوگا اور جو حمام کے اندر سردی پشت پر نہ معلوم ہو تو سکنجبین کھاوین جاہئے بزوری اگر خلط خام او غلیظ ہوا و کشکاب کے
کشکاب جو اور نخود سی تیار کرین جیسی سود مند ہوگا اور اگر خلط نہایت خام ہو اور غلیظ انڈے کے تخم یا دیان معہ قدرے
کالی مرچ کشکاب مین شامل کرین اور اگر غذا سی اس کشکاب پر قناعت کرین نہایت نافع ہوگا اور جو کشکاب پر
قناعت نکرین شوربا مرغ اور نخود اور سویا پکا کر دارچینی اور کالی مرچ ڈالین او مرغ کشکاب جو مین پکا کر دارچینی اور
کالی مرچ ڈالین اور شراب صافی سفید پتلا کو پکاتی ہی اور رگون کو پاک کرتی ہی اور اگر غلبہ خون کا ہو تو فصد
کرین اور اگر اور کوئی خلط غالب ہو تو تنقیہ اوسکا فرماوین اور باوجود ان تدبیرون کے قوت کو نگاہ رکھین اور اگر باد
ان سب تدبیرون کے خواب نہ آوے ثابت ہی اور جسوقت معلوم ہوجاتے کہ خلطین گو نہین ہین لیکن اندا ہما کے
اصلی مین لیکن خلط نہایت خام ہی سکنجبین شہد تیار کرین اور معجونون سی جنکی حرارت ظاہر بدن پر پہونچی استعمال
فرماوین مانند فودنجی اور کمونی اور فلافلی کے اور بعد معجون نوش کرنے کے کچھ حرکت نکرین دو گھنٹہ تک پھر حمام
مین جاوین اور مالش کرین با روغن اور بے روغن اور غذا نخود آب صعتر اور زیرہ اور کرویا اور دارچینی او
کالی مرچ ڈالکر پکاوین اور اگر حاجت ہووے بعد کھانا کھانے کے انڈے کے فلافلی یا کمونی تناول کرین بدین شرط کہ معلوم
ہوجاوے کہ مزاج اوسکا متحمل ان چیزون کا ہے اور اگر خلط رگون کی اندر داخل ہو اور نیز رگون سے باہر بھی تو بدیر
دونون کی بحسب مشابہہ ترتیب دلوین اور غالب امر کی تدبیر قوی لازم ہے اور پہلے خلط کے پکانے مین مشغول
ہووین اور جب تک خلط نہ پکجاوے کچھ استفراغ اور کوئی تنقیہ نکرنا چاہیے نہ فصد اور نہ دستون اور نہ قے اور نہ ریاضت
سی اور جسوقت اثر پختگی خلطونکا ظاہر ہووے پہلے ملنا اندامونکا شروع کرین پھر ریاضت اور حمام اور مالش
روغن پھر استفراغ بدوای مسہل کرین اسلیے کہ مالیدن استعداد اور استرداد اور ریاضت اور حمام اور آبزن اور
ملنا روغنونکا خلطونکو پختہ کرتا ہی اور جسوقت کہ نشان پختگی کا تمامہ ظاہر ہووے تو اوسوقت تدبیر تنقیہ کی کرین

اور سکنجبین تناول فرماوین اور عوض غذا کے کشکاب پر قناعت کرین اور اگر قناعت نہو سکی مزورہ ہای لطیف
تیار کرین مانند مزورہ پالک اور ماش اور مزورہ کدو اور زیرہ با اور غوربا کے اور سبب ماندگی ممدوی کا باب
گذشتہ مین بیان کیا گیا ہی اور علاج بھی وہی کرنا چاہیے اور اگر احتیاج ہووی یہی تدبیرین کہ جو خلط کے پکا نے کے
واسطے مذکور ہو چکین ہین کام مین لائین اور ماندگی ورمی مین فصد اول کرین اوس رگ کی کہ الم ماندگی کا جس
عضو مین زیادہ ہو اور فصد کے لیے شتابی کرین کیونکہ اگر تاخیر عمل مین آئیگی تو ماندگی محکم ہوگی اور جو دوسرے دن یا تیسرے
دن فصد کرین تب بھی روا ہی اور پہلے دن سوای کشکاب کے اور کوئی غذا دینی نچاہیے اور دوسرے دن حمام کرین
اور آبزن اور روغن بنفشہ یا روغن بادام یا روغن کنجد ملنا اور تیسرے دن اسی ترتیب سی اور غذا مزورہ اسفاناخ
یعنی اوگرا پالک اور کدو اور کاہو اور ماہی خورد اور ماش کا تناول کرنا چاہیے اور جہانتک ممکن ہو سکی پانی سے
صبر کرین اور بشرط ضرورت جلاب تناول کرین یا شراب رقیق ممزوج اور غذا کم اندازہ سیری سے چاہیے اور سیری
نچاہیے اور لیکن کسلانی اور اپنی کو کھینچنا اور بازیدگی کہ اوسکو تمطی اور ہندی مین انگڑائی کہتے ہین اور کشیدگی
دہن کہ اوسکو تثاوب اور ہندی مین جماہی کہتے ہین سبب اوسکا فضلہ اندک ہی کہ عضلوں مین ہوتا ہی اور جماہی
اکثر اوسوقت ظاہر ہوتی ہے خواب سی جسوقت آدمی اوٹھنا چاہتا ہی اور یہ بد نہین ہی اسلیے کہ وہ نشان اس امر کا ہی
کہ آدمی بخوبی سو چکا ہی اور کھانا ہضم کامل کو پہونچا ہی اور غذا لگیا ہی اور طبیعت نے فضلہ اندک طرف عضلون کے
دفع کیا ہی اور سبب جماہی کا جبری کے عضلو مین ہوتا ہی اور حمام اور مالش اور کھانا انکو رنہ کھانا اوسکو دفع کرتا ہی اور اگر
انگڑائی اور جماہی ہمیشہ اور کثرت سی ہو اور اس تدبیر سے دور نہووی وہ بد ہی اسلیے کہ ہمیشہ اور کثرت اوسکی مقدمہ
بیماری کا ہی اور علاج اوسکا علاج اون ماندگیون کا ہے جو سابق بیان کیا گیا ہے

گفتار ساتوین حصہ اول سے تیسری کتاب کی تدبیر لباس مین ہی اور شناخت مین ہی منفعت اور مضرت عطر اور روغنون کے ملنی کے اور اس گفتار کے چار باب ہین

باب پہلا ساتوین گفتار او رحصہ اول سے تیسری کتاب کی تدبیر لباس مین ہی

معلوم کرین کہ جو کپڑا کہ آدمی پہنتا ہے
اگر زیادہ گرمی کرے وہ مانند جامہ قز اور پوستین اور پشمینہ کے ہے اور جو کم گرمی کرے وہ جامہ کتان اور توزی ہے
اور کرباس اور پنبہ جامہ درمیانی ہے اور کرباس نرم سب کپڑون سی بہتر ہے اور حریر سے زیادہ گرم ہے اور جامہ شستہ
اور نرم شدہ گرم زیادہ جامہ گازری سے ہی اسلیے کہ جامہ نرم شدہ بدن پر بار دیتا ہی اور جامہ گازری
بدن پر بار نہین دیتا ہی اور ہمیشہ جامہ کتان اور جامہ درشت پہنا بدن کو لاغر کرتا ہی اور پوست کو سخت کرتا ہے
اور جامہ نرم برخلاف اوسکی ہوتا ہی اور جامہ مرغزی کہ نام ایک جگہہ کا ہی پشت اور گردہ کو گرم کرتا ہی اور پوستین سمور سینہ
اور جگر اور گردہ کو گرم کرتی ہی اور پوست بڑہ اوس سی نزدیک ہی اور روباہ سموری کمتر ہے اور فنک درمیان

روباه اور سمور کے ہی اور سمور گرم زیادہ حواصل سی ہے اور حواصل گرم زیادہ خرگوش سی ہے اور بعد سب پوستینوںکے گرمی مین سنجاب اور قاقم ہے

باب دوسرا ساتوین گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے عطریات کی پہچان مین ہے اور منفعت اور مضرت مین اوسکے

معلوم کرین کہ **مشک** جو مشہور اور معروف ہی اوسکی آٹھ قسمین ہین اول چینی دوسری تبتی تیسری طوسی چوتھی خطائی پانچوین خرخیری چھٹی بحری ساتوین کشمیری آٹھوین نیپالی ہے اور اکثر آدمیون نے کہا ہی کہ مشک کی سب قسمون سی اعلی تبتی ہے لیکن صحیح یہ بات ہی کہ سب سے بہتر چینی ہی اور وہ نادرات سی ہے اور وزن اوسکی نافہ کا کم و بیش بیس درم سنگ ہے اور وزن اوسکے پوست کا نیم درم سنگ سی چار دانگ تک ہے اور اوسکی پوست پر بال نہین ہوتی ہین اور اوسکو جب تک کا فور نہ سونگھہ لیوین نہین سونگھہ سکتے ہین اسلیے کہ قوت اوسکی بو کی نکسیر جاری کرتی ہی کہ اور جس عطر مین کہ اور کسی قسم کا مشک ایک مثقال کام مین لاتے ہین اوس مشک سی ایک دانگ یعنی چار رتی ڈیرہ چاول کفایت کرتا ہی اور سودہ اوسکا مانند زعفران کے ہوتا ہی اور نافہ تبتی بھی لطیف اور اندک موی ہے اور وزن اوس نافہ کا پانچ سے چھہ درم سنگ تک ہوتا ہے اور مشک اوسکا جو تازہ ہوتا ہی اندک ریزہ اور صاف ہوتا ہی اور جو پرانا ہوتا ہی سیاہ رنگ رکھتا ہی اور جو سخت تازہ ہوتا ہی مائل بسرخی ہوتا ہی اور ایک گروہ نی کہا ہے کہ مشک تبتی اور کشمیری بہتر ہے اور چینی کشمیری کے بہ نسبت مرتبہ مین کمتر ہے کیونکہ بو ہی چینی پائدار نہین ہوتی ہی اور نہایت سیاہ ہوتی ہی اور طوسی درمیان اوسکے اور تبتی کے ہی پس کچھہ فرق نہین ہی مگر کچھہ بال اوسکی نافہ کے سپید ہوتی ہین اور مائل بزردی اور نافہ اوسکا آٹھہ درم ہوتا ہی دس درم تک اور نیپالی مائل بسیاہی ہے اور اکثر کتابون مین اس طرح لکھا ہوا ہے کہ مشک تبتی سے جس جگہہ ایک مثقال چاہیی اس مشک سے نصف وزن اوسکا کافی ہوتا ہی اور خطائی مشک مانند چینی کے ہی الا نافہ اوسکا نہایت تنک پوست ہوتا ہی اور قوت اوسکی نصف قوت تبتی سی ہی اور مشک خرخیری معروف ہی عطر مین وہ مستعمل نہین ہے مگر معجونون مین کام آتا ہی مشک بحری اصلی ہے لیکن دریا کے انجرون نے بو اوسکی کم کردی ہے اور عطریات مین مستعمل ہے اور خوشبو تیز رکھتا ہی اور جلد سودہ ہو جاتا ہے مشک کشمیری کمتر مستعمل ہے اسلیے کہ جب اوسکو پیستی ہین ہمگی پوست ہوتا ہی وزن اوسکی نافہ کا کم و بیش دس درم ہے اور عطار مشک بدکو اوس سی نیک کرتے ہین اور اگر چاہین کہ مشک کو آزمائین سر سوزن لہسن مین داخل کرین پھر اوس سوزن کو نافہ مین پہونچائین اگر بو ہی لہسن جاتی رہے تو معلوم کرین کہ بہتر مشک ہی ورنہ وضعی اور اسی طرح اگر مشک کو چبائین اور آب دہن سی تر کرین اور خرقہ مین رکھکر دبائین اگر سب باہر نکل آوی وضعی ہی اور جو قدری مشک کانچ کے برتن مین کہلا آگ پر رکھین اگر بو ہی مشک دیوی بہتر ہی ورنہ وضعی اور مزاج مشک کا گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسری درجہ مین ہے

اور خشکی اوسمین زیادہ غالب ہی اور لطیف اور مشک دماغ اور دل سرد کو قوت دیتا ہی اور صاحب غشی کو مفید ہے اور
بعضی آنکھ کی دواؤنمین کام آتا ہی اور گرم مزاج والیکو درد سر لاتا ہی اور نہایت نقصان پہونچاتا ہی **کافور** انواع کافور
بہت ہین لیکن جو نوع کہ بہتر ہے قیصوری ہے اور ریاحی یہ دونون نہایت سپید ہین اور ایک اور نوع ہی اوسکو
سربری کہتی ہین کہ سربر نام ایک ولایت کا ہی مائل بسرخی وہ نوع ہی اور چوتھی نوع کافور کی نہایت سفید نہین ہے
لیکن اغبر یا نیلگون ہی پس اس نوع کو جس شی مین کہ استعمال کرین بو اوسکی غالب ہوگی اور تین نوع اور ہین مالوس اور
اسپرک اور کبرک اور بعضی اہل معرفت نے کہا ہی کہ کافور ایک جنس ہی جو حلال ہی قیصوری ہے اور جو ریزہ ہی ریاحی ہے اور
درمیان اوسکی ریزہ کے پوست درخت کا فور ہوتا ہی اور مقام پیدا ہونے کافور کا بیشہ بزرگ ہی کہ اکثر اوس بیشہ مین کافور
اور صندل کے درخت ہوتی ہین اور سانپ اوس بیشہ مین بہت ہوتی ہین اور گرمی کے موسم مین بسبب شدت گرمی
ہوا کے اوس بیشہ سی بہاگ کر اون درختونپر جای پناہ اپنی قرار دیتی ہین کہ آدمی اون مقامات پر نہین پہونچ سکتے ہین سوداگر
لوگ گرمی کے موسم مین معہ تیر اور کمان وہان جاتے ہین اور دور سی کہڑے ہو کر تیر اون درختونپر مارتے ہین کہ ہر ایک شخص
اپنی اپنے تیر پر نام اپنا لکھہ دیتا ہی پہر جسوقت سردی کے موسم مین سانپ اون درختون سی اوتر کر سوراخونمین چلی جاتی
ہین آدمی اون درختون کے پاس آتے ہین اور ہر ایک اپنی نام کا تیر ڈہونڈہتا ہی پس جس درخت پر جسکی نام کا تیر
ہوتا ہی وہ درخت اوسی آدمی کا ہو جاتا ہی اور بعضونکا تیر درخت کافور مین پیوست ہو جاتا ہی اور بعض تیر درخت
صندل مین اور اہل معرفت یون بیان کرتے ہین کہ کافور جسوقت درخت سی علیحدہ ہوتا ہی شوخگن ہوتا ہی اور اکثر
نیلگون بہی ہوتا ہی سوداگر لوگ اوسکو دہوتی ہین اور شیر تازہ اوسیدم کا دوہا ہوا لیکر پارہ ہای کافور اوسمین ڈالتی ہین
اور خوب ہاتھ سی ملتی ہین نرم نرم پہر چھلنی یعنی غربال مین کر کے ہلاتے ہین دودہ نکلجاتا ہی اور کافور رہجاتا ہی اسوجہ سی رنگ
اوسکا سفید ہوتا ہی اور آزمایش کافور کی یہ ہی کہ اوسکو آفتاب مین کہین اگر پگہلجاوی کافور ہی ورنہ مغشوش ہی اور
طبیعت کافور کی سرد اور خشک ہی دوسری درجہ مین خون بہنی کو روکتا ہی یعنے نکسیر کو بند کرتا ہی خاصۃً اگر سورد کے
پانی کے ساتھہ ناکمین ٹپکائین اور معدہ کو قوت دیتا ہی اور باہ کو ضرر پہونچاتا ہی اور دل اور دماغ گرم کو نہایت
مفید ہی اور آنکھ کی دواؤنمین صفراوی دستونکی دواؤنمین کام آتا ہی اور بیخوابی لاتا ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ
کافور اندر عطر کے مانند نمک کی ہے اندر دیگ کے حالانکہ یہ قول برخلاف اوسکی ہے اسلیے کہ کافور جمیع عطریات پر غلبہ
رکہتا ہی اور اونکی بو کو تباہ کرتا ہی **عود** یعنی اگر اوسکی بہی کئی قسمین ہین لیکن سب قسمونسی بہتر عود ہندی ہی موم کی
طرح آگ پر پگہلجاتا ہی بعد اوسکی قماری ہے وہ کمتر ہندی سے ہی مگر خوشبو مین ہندی سی نزدیک ہی لیکن خوشبو عود ہندیکی
زیادہ پایدار ہی پہر صنفی ہے اور چینی ہے اور ایک قسم عود کی اور ہی اوسکو سمندوری کہتی ہین مانند قماری کے
جوش کہاتی ہے لیکن خوشبو مین اوسکی مثل نہین ہی اور کئی قسمین عود کی اور بہی ہین اور آزمایش عود کی

آگ پر ہوسکتی ہے طبیعت اوسکی گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین اور اوسمین قوت قابضہ ہی دستونکو جو سردی سے
ہوں باز رکھتی ہے اور جمیع احشا کو قوت دیتی ہی خاصۃً معدہ کو اور رطوبتین بد اور عفن معدہ سی باہر نکلتی ہین اور
عود یعنی چوب اگر ریاح کو توڑتی ہی اور درد پہلو کو زائل کرتی ہے اور دل اور دماغ اور جگر سرد کو نافع ہی اور سُدہ
جگر کا کھولتی ہے عنبر محققین نے یون بیان کیا ہی کہ عنبر ایک شی ہے کہ قعر دریا مین ہوتی ہی مانند کماۃ کے کہ جنگل
مین جمتی ہے اور صحرای گرگان اور بعضی شام کے شہرونمین یہ کماۃ بہت ہے اور آٹھوین باب مین دوسرے
جزو اور تیسری گفتار سی اس کتاب کے بیان ہوچکی ہے لیکن عنبر جب ظاہر ہوتا ہی تو ہوای عظیم چلتی ہی اور دریا کو
اسقدر تہ و بالا کرتی ہے کہ قعر دریا بھی متحرک ہوکر شگافتہ ہو جاتا ہے اور عنبر قعر دریا سی پراگندہ ہوکر کنارہ دریا پر
آجاتا ہی اور ایک گروہ نی کہا ہی کہ عنبر ایک رطوبت ہی کہ بعضی معادن سی درمیان دریا اور یا جزائر میان دریا سے
مانند قفر اور مومیائی اور قیر کی نکلتی ہے اور بسبب جزر اور مد اور تلاطم امواج کنارۂ دریا پر مجتمع ہوتی جاتی ہے
مانند روغن کے اور سرد ہوا سی جمجاتی ہی اور سبب اس بات کا کہ اوسمین ابابیل کی چونچ معلوم ہوتی ہین
یہ ہی کہ جسوقت عنبر کنارہ دریا پر پہونچتا ہی اور آفتاب اوسپر چمکتا ہی تو تابش آفتاب سی نرم ہو جاتا ہے اور
ابابیل جسکو عربی مین خطاف کہتے ہین اوسپر بیٹھتی ہے چونچ اوسکا اوسمین گڑجاتا ہی اور نہین نکل سکتا ہی
پس وہی مین رہجاتا ہی اور بعض آدمی اسطرح بیان کرتے ہین کہ عنبر کو ہوا جسوقت کنارہ دریا پر لیجاتی ہی اور وہ
سردی ہوا سی جمتا ہی تو بہت کیڑے اوسپر جمع ہوتے ہین اون کیڑونکو دیکھکر جانور اوپر سی اوترتے ہین پس جسوقت
اون کیڑونکو کھاتا چاہتے ہین منقار اور چنگل اونکا اوسمین رہ جاتا ہی اور اکثر اوسمین ریگ بھی ہوتا ہی جسوقت
اوسکا استعمال منظور ہوتا ہی پگھلاتے ہین اور صاف کرلیتے ہین اور سبب ریگ کا اوسمین یہ ہی کہ جسوقت سر
دریا پر پہونچتا ہی موج اوسکو خشکی مین ڈالتی ہے اور ریگ اوسمین شامل ہوتی ہی پھر دوسری وقت اوسکو ہوا
پھیرلاتی ہی اور پانی مین ڈالتی ہے یا کوئی موج دریا کی آتی ہے اور پھر اوسکو دریا مین کھینچ لاتی ہی اور ریگ
اوسمین رہ جاتی ہی اور انواع عنبر سے سحری ہے اور زمین سحر عمان اور عدن کے بیچ مین ہی کہندراسی زمین کے
پہاڑ مین اوگتا ہی اور عنبر اوس دریا سے نکلتا ہی اور ایک نوع عنبر کی ہے اوسکو قاقلی کہتے ہین سفید اور
چرب ہی اور ایک قسم عنبر کی سلاہطی ہے اور بعض قسم عنبر کی ایسی ہی کہ مچھلی اوسکو نگلجاتی ہی اور پھر اوگل دیتی ہی
اوس سی بو مچھلی کی معلوم ہوتی ہے اور طبیعت عنبر کی گرم اور خشک ہی دوسری درجہ مین اور لطیف ہی بیماریون
سرد دماغی اور بوڑھونکو نافع ہی **اُشنہ** اوسکو ہندی مین چھڑیلہ کہتے ہین سفید بہتر ہے اور سیاہ بد ہی گرم ہے
پہلے درجہ مین اور خشک ہے دوسری درجہ مین اور ایک گروہ کہتا ہی کہ سرد اور خشک ہی اور خشکی بہ نسبت سردی کے
اوسمین زیادہ ہی اگر اُشنہ شراب مین تر کرین تو وہ شراب آدمی کو سُلاتی ہے اور اگر شراب قابض مین تر کرین تو وہ

شراب معدہ اور جگر ضعیف اور خفقان کو سودمند ہوگی اور اُشنہ قی کو روکتا ہی اور نفخ کو توڑتا ہی اور اگر سحو ق کرین ڈالین
بہت منفعتین دیتا ہی اور اگر پانی مین پکائین اور صاحب اختناق الرحم کو اوسمین بٹھائین سودمند ہوگا اور اگر اوسکو
طوطیا مین ملائین اور بغل پر ملین بوی بغل جاتی رہیگی مجرب ہے **سُک** گرم ہی پہلے درجہ مین اور خشک ہی دوسرے
درجہ مین معدہ کو درشت کرتا ہی اور قے کو روکتا ہی اور طبع کو خشک کرتا ہی اور احشا کو نافع ہی **زعفران** باب
ابزار دیگ مین بیان ہو چکی ہے **صندل** سرد اور خشک ہی دوسری درجہ مین ضعیفی معدہ اور درد سر گرم
نافع ہی اور صندل سرخ سرد زیادہ سفید سی ہے اور اگر صندل کو پیسکر سینہ پر ملین خفقان کو دور کریگا اور تپون
محرقہ کو بھی مفید ہی **لادن** گرم ہے دوسری درجہ مین اور خشک ہی پہلے درجہ مین ملطف اور محلل اور منضج ہے
رحم کی بیماریونکو نافع ہی اور بالون کو سیاہ اور قوی کرتا ہی اور زخمونکو اچھا کرتا ہی **اظفار الطیب** ہندی مین
نکھ کہتی ہین سیپ کی ٹکڑے ہین مانند ناخن کے عطریات اور بخور مین کام آتا ہی دیسقوریدوس کہتا ہی کہ وہ جنس
صدف سی ہے جزائر ہندوستان سی لاتے ہین جسجگہہ سنبل پیدا ہوتی ہی اور بعضی قلزم سے لاتی ہین اور بعضی بابل سے
اور بعض اظفار الطیب مکی ہوتا ہے جدہ سی لاتے ہین اور بعض گوشت ناک ہی گوشت اوس سی پاک کرتی ہین مگر بہتر
بحری ہے بعدہ وہ نکھ جو جدہ سی لاتے ہین بو نکھ کی لطیف ہوتی ہے صاحب مرگی اور صاحب اختناق الرحم کو
نافع ہی **باب تیسرا ساتوین گفتار اور حصہ اول سی تیسری کتاب کی ریاحین کی شناخت**
مین اور منفعت اور مضرت مین اوسکی — اقحوان فارسی مین بابونہ گاو اور بابونہ گاو چشم
کہتی ہین درمیان اوسکا زرد ہی اور کنارہ اوسکی سفید ہین گرم ہے تیسری درجہ مین اور خشک ہی دوسری درجہ مین لطیف
کرنیوالا ہی اور سدہ کھولتا ہی اور ادرار کرتا ہے اور حیض کو بخوبی جاری کرتا ہے اور بو اوسکی سے نیند آتی ہے
روغن اوسکا بواسیر کی رگونکو کھولتا ہے اور سینہ لاتا ہے اور رقم معدہ کو ضرر دیتا ہی **بنفشہ** سرد ہی پہلے درجہ مین
اور تر ہے دوسری درجہ مین ورمون گرم کو کھولتی ہے اور سینہ کو نرم کرتی ہے اور کھانسی اور درد سر کو سودمند ہے
آنکھ اور معدہ کی سوزش کو دور کرتی ہے شربت اوسکا ذات الجنب اور ذات الریہ اور گردہ گرم اور سوزش
بول کو نافع ہی **خیری** لطیف ہی مائل بگرمی اور خیری زرد معتدل ہے روغن اوسکا پٹھونکو نافع ہی **مرزنجوش**
ہندی مین دونا مروا کہتی ہین گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین سدہ دماغ کا کھولتا ہے اور درد سر سوداوی اور
ریاحی کو دور کرتا ہی **قیصوم** گرم ہے دوسری درجہ مین لطیف کرنیوالی ہے جالینوس کہتا ہی کہ شگوفہ اوسکا سنبل سے
لطیف زیادہ ہی اور سدونکو کھولتا ہے اور سر کو گرم کرتا ہے **شاہسفرم** فارسی مین اوسکو نازبو کہتی ہین
سرد اور تر ہے اور اوسمین کچھہ نرمی بھی ہے نیند لاتی ہے حرارت دماغ کو ساکن کرتی ہے اور فصل خریف مین بو
اوسکی زکام پیدا کرتی ہے **حماحم** ہندی مین اوسکو کلغہ کہتی ہین میل بگرمی رکھتا ہی **نرگس** معتدل ہی بو اوسکی

دماغ کو سودمند ہی اور روغن اوسکا پٹھونکو قوت دیتا ہی اور جڑ اوسکی جراحت عظیم کا اندمال کرتی ہے اور گسستہ
اعصاب کو باہم ملاتی ہے اور اگر پیاز نرگس ایک یا دو کھائین تے لائیگی اور جسوقت داء الثعلب پر ضماد کرین بال
جماویگی گل مرکب ہی چند گوہری ہر ایک گوہر مین ایک قوت ہی مخالف دوسری گوہر کے قابض اور تلخ ہی سردی اور
خشکی غلبہ رکھتی ہے بو اوسکی دماغ گرم کو مفید ہی اور درد سر کو کہ خون اور صفراسی ہو زائل کرتی ہی صاحب دماغ
گرم اور تر کو چھینک لاتی ہی معدہ اور جگر کے لیئے نافع ہی اور اگر ساتھہ مورد کی پکائین زخمون کو مقعد کے سود مند ہے
نسرین فارسی مین نسترن کہتی ہین اور ہندی مین سیوتی مشہور ہے میل بگرمی رکھتی ہے اور حیض کو کھولتی ہے اور
ورم اور درد رحم کو سودمند ہی اور اگر اوسکو نوشکرین دست لاتی ہی گلقند اوسکا لطیف اور محلل ہے اور معدہ کے
لیئے نہایت نیک ہے اور مسہل موافق ہے **نمّام** ایک قسم پودینہ کی ہی گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین لطیف اور
محلل ہے اور ہچکی امتلائی اور پیچش بلغم کو سودمند ہی اور حیض جاری کرتی ہی اور پیشاب کو بہاتی ہی اور سدہ کا
کھولتی ہے اور صاحب لیثرغس یعنی سرسام بلغمی اور نسیان یعنی مرض فراموشی کو نافع ہے اور سرکہ مین پکایا
ہوا صاحب قرانیطس یعنی سرسام صفراوی کو مفید ہی خاصۃً جڑ اوسکی **نیلوفر** مانند بنفشہ کے ہے
لیکن سونگھنا اور کھانا اوسکا قوت مردی کو زائل کرتا ہے خاصۃً بیخ اور تخم اوسکا **سوسن** سفید گرم اور
خشک ہی دوسری درجہ مین اگر برگ اوسکا شراب مین پکائین اور اوسکو ورم بلغمی پر ضماد کرین تحلیل کریگی اور
اگر اوسکی جڑ کو پیسین اور سوختگی آتش پر رکھین سودمند ہوگی اور اگر پھول اوسکے روغن مین پرورده کرین
اور بعد چند روز کے ملین پٹھون کو نہایت قوت حاصل ہوگی اور اگر مفرح گرم مین استعمال کرین دل کو قوت
دیگی اور سوسن کبود یعنی نیلی سوسن کو ایرسا بھی کہتی ہین اسلیئے کہ رنگ اوسکی پھول کا مرکب ہی سپیدی اور زردی
اور آسمانی اور قرمزی سے اور جڑ اوسکی بیخ سوسن سفید سی گرم زیادہ ہی حیض کو کھولتی ہے اور کوفتگی عضلہ کو
سودمند ہی سینہ اور زخم پھیپھڑہ کو پیپ سی پاک کرتی ہے صاحب اختلاج اور دوران سر اور رعشہ اور درد
پہلو کو نافع ہی **یاسمین** ہندی مین اوسکو چنبیلی کہتے ہین لطیف ہی اور گرمی اور خشکی کیطرف میلان رکھتی ہی
دماغ تر اور پٹھونکو سودمند ہی اور اگر اوسکو کوٹین اور چھائین پر ملین چھائین کو دور کردیگی **آذرگون** ہندی
اوسکی مشہور سورج مکھی ہے گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین اگر اوسکو سرکہ مین پیسین اور داء الثعلب پر طلا
کرین نافع ہوگی اور اگر اوسکو جلائین اور راکھہ اوسکی عرق النسا پر طلا کرین نافع ہوگی اور اوسمین قوت
فادزہری ہے جانورون کے کاٹنے کی درد کو تسکین دیتی ہے **مورد** مرکب ہی چند گوہر سی اور قوت ہر گوہر کی
مخالف دوسری کی ہے تلخ اور قابض ہی اور اوسمین رطوبت لطیف ہی اور گرمی اور خشکی اندک ہی اور سردی اور خشکی
غالب ہی پس جس کسی شی کی ترکیب اس طرح پر ہوتی ہے اوسکی ترکیب کو طبیب غیر محکم لکھتے ہین اسلیئے کہ اوس شی کا

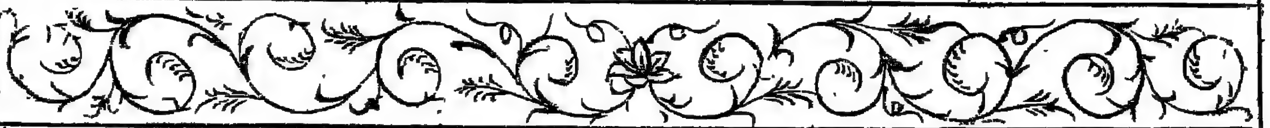
مزاج یکسان اور ایک طرح پر نہین ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک قوت اسکی فعل جداگانہ رکھتی ہے

اور کاسنی اِن چارون کی ترکیب اسیطرح پر ہی کہ منفعتونمین فعل گوناگون رکھتی ہین اور سودۂ دماغ کو قوی کرتی ہی تخم اوسکا قوی زیادہ برگ اوسکے سے ہی شراب مورد خون کے دستون کو روکتی ہے اور معدہ اور تمامی احشا کے لیے سودمند ہی **سرو** درخت سرومین تیزی اور تلخی ہے اور عفوصت اوسکی زیادہ تلخی سے ہی گرم ہی پہلے درجہ مین اور خشک ہی دوسری درجہ مین حرارت اوسکی باندازہ عفوصت ہوتی ہے اور بعضون ذکلھا ہی سرد سرد ہے لیکن برگ سرو جوز اوسکی سی زیادہ قابض ہے اور اوسمین قوت تحلیل کرنیوالی ہی اور جوز اوسکی برگ اوسکی سے قوی زیادہ ہے **آزاد درخت** مشہور ہی اوسکو شہر ری مین ہلیلہ کہتی ہین اور طبرستانمین کنار نام رکھتی ہین اور کرکان مین زہرہ مین مشہور کرتے ہین گرم ہے دوسری درجہ مین اور خشک ہی پہلے درجہ مین بو اوسکی شگوفہ کی سدۂ دماغ کا کھولتی ہے اور پانی اوسکی برگ کا بالونکو دراز کرتا ہے اور جون کو مارتا ہے اور عصارہ اوسکے پتون کا اگر ہمراہ شہد کی کھائین سب طرح کی زہرونکو سودمند ہوگا اور میوہ اوسکے درخت کا زہر ہے معدہ اور جمیع اعضای سینہ کیواسطے بد ہے **معصفر** معتدل ہے اور اسکو پیسکر اگر لگائین ریشہای دہن کی تری کو دور کریگا **شقایق** لالہ ہی گرم اور خشک دوسرے درجہ مین تصور کرتے ہین پانی اوسکا ناکمین ٹپکانا تری دماغ کو دفع کرتا ہے اور چبانا اوسکا نیند لاتا ہے اور اوسکو ٹکر اگر شیاف کرین حیض کو فوراً جاری کردیگا اور اگر اوسکو پکائین اور پانی اوسکا پئین دودہ کو بڑہاویگا **هرو** گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ مین بو اوسکی ہنگام شراب نوشی جلد مست کرتی ہے اور پیاس پیدا کرتی ہے **لفاح** بو اوسکی نیند غالب کرتی ہے اور جس کسی کو کہ حاجت ہووی علاج جراحت کی تو لازم ہے کہ اوسکی جڑ کو پانی یا شراب مین پکائین اور پانی اوسکا مریض کو پلائین وہ آدمی ایسا خواب مین مستغرق ہوگا کہ معالجہ اوسکی زخم کا بخوبی کرسکین گے **خطمی** معتدل ہے اور محلل اورمون کو بٹھاتی ہے اور ریش پکاتی ہے اور سینہ کو نرم کرتی ہے اور بیخ اور تخم اوسکا چہیپ کو پوست سی جدا کرتا ہے

باب چوتھا ساتوین گفتار او رحصہ اول سے تیسری کتاب کے روغنون کی منفعت اور مضرت مین ہی

روغن بان یعنی بکاین کا تیل گرم اور لطیف ہے پٹھونکو نفع بخشتا ہی اور اگر فلیتہ اوسمین چرب کرین اور عمل مین لائین رطوبت خام کو نیچے اوتار دے گا — **روغن سوسن** گرم اور محلل ہے پٹھونکو اور درد رحم اور کان کے درد کو کہ سردی سے ہو سودمند ہی **روغن نرگس** معتدل ہے اور تحلیل کمتر بہ نسبت روغن سوسن کے کرتا ہے سینہ اور پہلو اور پٹھون کے درد کو نافع ہی **روغن چنبیلی** گرم ہے پٹھون اور گردہ کو اور اعضای ضعیف کو مفید ہی **روغن مرزنجوش** یعنی دونا مروا کا تیل گرم اور لطیف ہی ریاح کو جو اندر سر کے ہو تحلیل کرتا ہے اور سدۂ دماغ کا کھولتا ہے **روغن قسط** درد مفاصل اور پٹھون کی سستی کو جو بسبب سردی کے ہو دور کرتا ہی **روغن مصطگی** گرم

اور قابض ہی دانتون کے جڑونکی ورم کو دور کرتا ہے اور ورم زبان کو بھی نافع ہی اور ضعیفی معدہ کو کہ سردی سے
ہو مفید ہی **روغن سُداب** یعنی ستلی کا روغن پٹھون کی سُستی کو اور معدہ کی ضعیفی کو اور گردہ کے
درد کو سودمند ہی اور درد رحم اور درد پشت اور درد پہلو کو کہ سردی سے ہو نفع کامل بخشتا ہے۔
روغن افسنتین سُستی کو معدہ سرد کے نافع ہے **روغن بنفشہ** خنک اور لطیف ہے
خشکی دماغ کی اور حرارت سینہ کو رفع کرتا ہے **روغن نیلوفر** زیادہ خنک روغن بنفشہ سی ہے
نیند لاتا ہے اور درد سر کو کہ گرمی اور خشکی سے ہو زائل کرتا ہے **روغن مورد** بالون کو قوی
کرتا ہے اور دماغ گرم کو سودمند ہے **روغن بابونہ** گرم ہے اور محلل صاحب تپ و لرزہ کو مفید ہے
ماندگی رفع کرتا ہے **روغن شبت** یعنی سوہ کا تیل یہہ ہی فعل کرتا ہے **روغن گل** کھانا اور
ملنا اوسکا ظاہری اور باطنی زخمون کے لیے سودمند ہے مثانہ اور آنتون کی جلن کو دور کرتا ہے اور درد سر
کو کہ گرمی سے ہو نافع ہے تمام ہوا بحکم ایزدی حصہ پہلا تیسری کتاب کا ذخیرۂ خوارزم شاہی سے



حصہ دوسرا تیسری کتاب کا ذخیرۂ خوارزم شاہی سے تندرستی کے
نگاہ رکھنے کی تدبیر مین ہے اور اس حصہ کی سات گفتار ہین **گفتار پہلی تیسری کتاب کے**
دوسرے حصے سے جسم پاک کرنے کی تدبیر مین ہے فضول طعام اور
فزونی اخلاط سے کہ یہہ باعث بیماری کا ہوتی ہین اور اس گفتار کے
پانچ جزو ہین ۔ **جزو پہلا** پہلی گفتار سے اصول کلی کی شناخت مین ہی انواع استفراغات
مین اور اس جزو کے سات باب ہین **باب پہلا** فصد اور قے اور دستون کی تدبیرون کے اصول
مین ہے **باب دوسرا** تدبیر مین پھیر دینے مواد کے ہی ایک عضو سی طرف دوسری عضو کی **باب تیسرا**
اس امر کی شناخت مین ہی کہ انواع استفراغ سی پہلے کونسا استفراغ عمل مین لائین **باب چوتھا**
اون حالات کی شناخت مین ہی کہ جو استفراغ واجب کرتے ہین **باب پانچوان** اون حالات کی
بیان مین ہی کہ جو بہت جلد استفراغ واجب کرتے ہین **باب چھٹا** اون نشانیون مین ہی جو فائدہ اور
نقصان پر تنقیہ کے دلالت کرتی ہین **باب ساتوان** باز رکھنے مین ہے انواع استفراغات کے
جزو دوسرا پہلی گفتار سے پاک کرنے مین بدن کے ہی مواد فضول سی ساتھ

قی کے اور اس جزو کے گیارہ باب ہین - باب ١ پہلا تندرست آدمیون کی حاجتمندی
مین ہی طرف قی کے باب ٢ دوسرا قی کی منفعت اور مضرت مین ہے باب ٣ تیسرا اس بات مین ہے
کہ قی کس شخص کے لیے تجویز کرنی چاہیے اور کسکو نہ تجویز کرنی چاہیے باب ٤ چوتھا قی کی تدبیر مین ہے
باب ٥ پانچوان اس امر مین ہی کہ قی کسقدر اور کب اور کیونکر کرنی چاہیے باب ٦ چھٹا قی کے
نقصان اور فائدون کی نشانیون مین ہی باب ٧ ساتوان اون حالات کی تدارک مین ہی جو بعد
قی کے ظاہر ہوتے ہین باب ٨ آٹھوان قی کی دواؤنکی قوتون مین ہے اور جلکو نگی اونکے فعل کی
باب ٩ نوان اس قاعدہ مین ہی کہ دوا قی کی کیونکر استعمال کرین باب ١٠ دسوان قی کی
دواؤنکی اصلاح مین ہی باب ١١ گیارہوان قی کی دواؤنکی شمار اور مزاج مین ہی جزو تیسرا پہلی
گفتار سے بدن کے پاک کرنے کی تدبیر مین ہے ساتھہ دواؤن مسہل کے اور جو کچھہ اوس سے متعلق ہے اور
اس جزو کے اٹھارہ باب ہین باب ١ پہلا اصول کلی کے بیانمین ہے استعمال کرنے مین دواؤن مسہلہ
باب ٢ دوسرا اس امر مین ہی کہ دوا مسہل کی کسکو دینی چاہیے اور کسکو نہ دینی چاہیے باب ٣ تیسرا اس
بات کی شناخت مین ہی کہ قوی دوا مسہل کی کسکو دینی چاہیے اور کسکو نہ دینی چاہیے باب ٤ چوتھا
اون تدبیرون مین ہی جو پہلے دوا سے اور بعد دوا کے عمل مین لائین باب ٥ پانچوان اس امر مین ہے کہ
دوائین مسہل کی کیونکر کھانی چاہیے باب ٦ چھٹا دوا پینے والے کی قوت کی نگاہ رکھنے مین ہی باب ٧ ساتوان
اس امر مین ہی کہ دوا مسہل کی کسوقت کھانی چاہیے باب ٨ آٹھوان امیر آدمیون کی مسہل کی تدبیر مین ہے
اور اون آدمیون کی دوا کی تدبیر مین ہے جو مسہل بدشواری پیتے ہین باب ٩ نوان اس قاعدہ مین ہی کہ
دستون کو کسوقت بند کرنا چاہیے باب ١٠ دسوان اون حالات کی تدارک مین ہی جو بعد استفراغ کے
ظاہر ہوتی ہین بجز افراط استفراغ کے باب ١١ گیارہوان اوس شخص کی تدبیر مین ہی جو مسہل کی دوا کھائے
اور دست اوسکو نہ آئے باب ١٢ بارہوان دستون کے بند کرنے کی تدبیر مین ہے جسوقت کثرت سے
دست آوین باب ١٣ تیرہوان اس بات کی شناخت مین ہی کہ دوا خلطونکو کیونکر بدن سے نکالتی ہین
باب ١٤ چودہوان اس امر کی شناخت مین ہی کہ مسہل دواؤن سے ہر ایک کیا فعل کرتی ہے باب ١٥
پندرہوان شناخت مین ہی فرق درمیان دوای مسہل اور دوای ملین کے باب ١٦ سولہوان
اس بات مین ہی کہ دوا کیونکر ملانی چاہیے باب ١٧ سترہوان اون دواؤن کے بیانمین ہے جو مشہور ہین
اور اکثر استعمال مین آتی ہین اور منفعت اور مضرت اور اصلاح ہر ایک کی اور مقدار خوراک ہر ایک دوا کی اور
بیان ہر ایک کا بہ ترتیب ا ب ت ث باب ١٨ اٹھارہوان سبب شناخت ماء الجبن اور اوسکی

خاصیت اور فضیلت کی بیان میں ہے جزو چوتھا پہلی گفتار سے فصد اور حجامت کی تدبیرون میں ہے
اوراس جزو کے پینتیس ۳۵ باب ہین - باب ۱ پہلا فصد کی فضیلت کے بیان مین ہے
باب ۲ دوسرا خون کی فضیلت کے بیان مین ہے اور حاجتمندی مین اوسکے نکلنے کی جسم سے باب ۳ تیسرا
اون سببون کی شناخت مین ہے جو تاخیر فصد واجب کرتے ہین باب ۴ چوتھا اون قاعدون مین
جو وقت فصد کی لحاظ کرنا اونکا ضروری ہے باب ۵ پانچوان کثرت خون کی نشانیون مین ہے باب ۶ چھٹا
تباہی خون کی نشانیون مین ہے اندر جسم کے باب ۷ ساتوان احوال خون کی شناخت مین ہے
بعد باہر نکلنے کے باب ۸ آٹھوان اون سببون کی شناخت مین ہے جو خون کو تباہ کرتے ہین
باب ۹ نوان رنگ خون کے بیان مین ہے ہر ایک مزاج اور ہر ایک سال مین سالہاے عمر سے
باب ۱۰ دسوان اس قاعدہ مین ہے کہ اجازت فصد کی کسکو دینی چاہیے اور کس کو نہ دینی چاہیے باب ۱۱
گیارہوان اون اسباب کی بیان مین ہے جو باعث حاجت کا ہوتی ہین طرف فصد کرنے اور
بہت خون باہر نکالنے کی یہانتک کہ غشی کی نوبت پہونچے باب ۱۲ بارہوان اس امر کے بیان مین ہے
کہ وقت فصد کے قوت کو کیونکر نگاہ رکھنا چاہیے اور خون کسقدر نکالنا چاہیے باب ۱۳ تیرہوان اس
قاعدہ مین ہے کہ قوت ضعیف آدمی کی کیونکر نگاہ رکھنی چاہیے کہ غشی ہونے پاوے باب ۱۴ چودہوان
اون اسباب کی بیان مین ہے جو فصد سے باز رکھتے ہین باب ۱۵ پندرہوان اس امر کی منفعت مین ہے کہ
خون دو دفعہ یا تین دفعہ باہر نکالین باب ۱۶ سولہوان اس بات مین ہے کہ خون کو جو کسی طرف میلان
کرے اوس جانب سے کیونکر پھیرنا چاہیے باب ۱۷ سترہوان اوس آدمی کی تدبیر مین ہے جسکی فصد کھولتے ہین
باب ۱۸ اٹھارہوان اس امر کی شناخت مین ہے کہ فصد بیماریون مین کب کھولنی چاہیے
باب ۱۹ اونیسوان اون مضرتون کے بیان مین ہے جو فصد کھلنے اور بہت خون نکلنے سے پیدا ہوتے
ہین باب ۲۰ بیسوان بیان مین اون مضرتون کے ہے جو فصد نہ کھولنے سے باوجود حاجتمندی فصد کے
پیدا ہوتے ہین باب ۲۱ اکیسوان اون رگون کی پہچان مین ہے جنکی فصد کھولتے ہین باب ۲۲ بائیسوان
رگون کے حالات کی شناخت مین ہے کہ فصاد کو شناخت اونکی سے چارہ نہین ہے باب ۲۳ تیئیسوان
اس امر کے بیان مین ہے کہ نشتر فصاد کا کس طرح کا ہونا چاہیے اور کیونکر رگ پر اوسکو رکھنا چاہیے باب ۲۴ چوبیسوان
اس معاملہ مین ہے کہ ہر ایک رگ کیونکر کھولنی چاہیے باب ۲۵ پچیسوان تدارک مین خطاؤن کے ہے جو فصد مین واقع
ہوتی ہے باب ۲۶ چھبیسوان فصد کی تعلیم مین ہے باب ۲۷ ستائیسوان فضیلت حجامت مین ہے
باب ۲۸ اٹھائیسوان بیان مین ہے مقدار نقصان حجامت کی فصد سے باب ۲۹ اونتیسوان اس امر کی

شناخت مین ہی کہ حجامت کب کرنی چاہیی باب بتیسوان اس بات کی پہچا نین ہی کہ حجامت کسکے لیی تجویز کرنی چاہیی باب ۳۱ اکتیسوان ہر عضو کی حجامت کی بیانمین ہی اور منفعت اور مضرت مین اوسکی باب تیتیسوان ہر ایک شخص کے کیونکر پچھنی لگانی چاہئین باب ۳۳ تینتیسوان تدبیرین اوس آدمی کے ہی جسکی حجامت کی ہی باب ۳۴ چونتیسوان وجہ شیشہ رکھنی کی ہی بغیر پچھنی لگانے کی باب ۳۵ پینتیسوان جونک لگانے کی بیانمین ہے جزو پانچوان استفراغات جزوی کی تدبیر مین ہی اور اس جزو کے دس باب ہین باب ۱ پہلا پیشاب جاری کرنے کی تدبیر مین ہی اور ذکر مین اون دواؤن کے جو ادرار بول مین مستعمل ہوتی ہین باب ۲ دوسرا پسینہ جاری کرنی کی تدبیر مین ہی اور اون دواؤنین جو ادرار عرق مین مستعمل ہین باب ۳ تیسرا پسینہ روکنی کی تدبیر مین ہی باب ۴ چوتھا مخاط یعنی رینٹ کی اخراج کے تدبیر مین ہی باب ۵ پانچوان لعاب دہن کی اخراج کی تدبیر مین ہی باب ۶ چھٹا اون شیافات کی تدبیر مین ہی جو آنتون کو پاک کرتے ہین باب ۷ ساتوان حقنہ کی تدبیر مین ہی باب ۸ آٹھوان صفت محقنہ مین ہی باب ۹ نوان استفراغ کی تدبیر مین ہی ساتھ طلاکے باب ۱۰ دسوان تدبیر جماع مین ہے گفتار دوسری تیسری کتاب کے دوسرے حصہ سی سوء مزاج کی تدبیر مین ہے اور شناخت مین ہے حاجتمندی صاحب سوء مزاج کے طرف نگاہ رکھنی تندرستی کے اور اس گفتار کے چار باب ہین باب ۱ پہلا اس امر کے بیانمین ہی کہ سوء مزاج کیا ہی اور کہانسی ظاہر ہوتا ہی باب ۲ دوسرا اس امر کی بیانمین ہے کہ بدترین سوء مزاج کا کون ہی باب ۳ تیسرا اس بیان مین ہی کہ ہر ایک سوء مزاج کیا پیدا کرتا ہی باب ۴ چوتھا اس مضمون مین ہی کہ ہر ایک مزاج مین تدبیر نگاہ رکھنی تندرستی کی کیونکر کرنی چاہیی گفتار تیسری تیسری کتاب کی دوسرے حصہ سی اعراض نفسانی کی تدبیر مین ہی اور اس گفتار کے چھہ باب ہین باب ۱ پہلا اس مضمونمین ہی کہ اعراض نفسانی کیا کیا چیزین ہین اور کہان سی ظاہر ہوتے ہین باب ۲ دوسرا قوت اثر اعراض نفسانی کے ہی جسم انسان مین باب تیسرا اعراض نفسانی کی منفعت اور مضرت کی بیانمین ہی بطریق کلی باب ۴ چوتھا اعراض نفسانی کی منفعت اور مضرت کی بیانمین ہی بطریق تفصیل باب ۵ پانچوان تدبیر مین حاصل کرنے منفعت اعراض نفسانی کی ہے اور دفع مین اوسکی مضرت کی باب ۶ چھٹا اس بات کی شناخت مین ہی کہ جس طرح اعراض نفسانی جسم انسانی مین اثر کرتی ہین مزاج بدن کا نفس مین اثر کرتا ہے گفتار چوتھی تیسری کتاب کی دوسری حصہ سی اون حالات کی شناخت مین ہی جو بدن انسان پر ظاہر ہوتے ہین اور ظاہر ہونا اونکا نشان اوس بیماری کا ہی جو آیندہ ہونے والی ہے اور اس گفتار کے چار باب ہین باب پہلا

بیان ہر ایک گفتار کا حصہ دوئمی کتاب سوم سے وہ ہفتین گفتار پہلی حصہ دوم سے تیسری کتاب کی جسم کے پاک کرنے کی تدبیر مین ہے فضول طعام اور فزونی اخلاط سے کہ جسم مین سبب بیماری کا ہوتی ہین اور اس گفتار کے پانچ جزو ہین جزو پہلا گفتار اول سے اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی اصول کلی کی شناخت مین ہی انواع استفراغات مین اور اس جزو کے سات باب ہین باب ۱ پہلا پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی

ج ۳

فصد اور قے اور دستون کی تدبیرونکی اصول مین ہے بقراط کہتا ہی کہ تندرست آدمی جسوقت دوا مسہل
کی یا دوا قے کی نوش کرے تو اوسکو جلد غشی عارض ہوگی اور اسی طرح وہ آدمی جسکو بدغذاونکی کھانے کی
عادت ہو اوسکو بھی دوا کھانے سے غشی ہوگی اور اور کسی طور پر استعمال دواؤنکا بدن تندرست مین باعث ضرر
کا ہی جالینوس کہتا ہی کہ زیانکاری دوا کی تندرست آدمی کے حق مین اس سبب سی ہے کہ کام ہر دوا کا یہ ہے
کہ ہر ایک خلط کو جو اوس دوا سے مخصوص ہی طبیعت سی حاصل کرتی ہے اور باہر نکالتی ہے پس جسوقت اوس
خلط کو نپاویگی تو ساتھ خون اور گوشت کی کوشش کریگی اور کچھ اوس سے حاصل کرکے باہر نکالیگی اور جو آدمی
کہ بدغذاؤن کی عادت رکھتا ہو وی اور اوس غذا سے فضول بدن مین جمع ہوتے ہون تو جسوقت دوا اوس
فضلہ کو حرکت دیگی بالضرور بدی اوسکی جسم مین ظاہر ہوگی اور انجرے اوسکے دل اور دماغ پر پہونچین گے جس طرح
کوئی کسی شی ساکن کو ہلاوے اور کیفیت اوس چیز کی پیدا ہو اور معلوم کرین کہ جمیع استفراغات مین چار غرض کو نگاہ
رکھنا چاہیے **غرض پہلی** یہ ہی کہ جسوقت کسی استفراغ کا ارادہ کرین تو لازم ہے کہ بدن سے اوس خلط کو نکالیں
بدن انسان کو جس خلط سی مضرت ہی کیونکہ جسوقت وہ خلط باہر نکلجاتیگی تو سود مندی اوسکے نکلنے کی جسم پر ظاہر
ہوگی اور جسوقت کہ کوئی خلط فزون اور زیانکار ہووے اور جسم انسانی مین باہر نکلنے اوسکے سے کچھ رنج اور سستی ظاہر
نہ آوے لیکن راحت اور آسایش پائے تو چاہیے کہ طبیب اوس خلط کی نکالنے کے درپے ہو کہ جو مخالف تندرستی
کی ہے اور جس سی بیماری اوٹھتی ہے اسلیے کہ اگر بیماری صفراوی ہووے اور طبیب درپی اخراج بلغم کے ہو بیماری زیادہ
ہوگی کیونکہ جسوقت سردی اور تری بلغم کی جسم مین رہیگی اور گرمی اور تیزی صفرا کا مقابلہ کریگی تو تیزی کو اوسکی
توڑتی رہیگی پس اگر بلغم کو باہر نکالین گے تو بالضرور تیزی صفرا کی غالب ہوگی اور خوف ہلاکت کا ہی اسی وجہ سے
لازم ہے کہ طبیب تامل کرے اور غور فرماتے کہ بدن مین کون خلط فزونی ہی اور سبب بیماری کا کونسی خلط ہے
اوس خلط کو باہر نکالنا چاہیے اور اگر سبب بیماری کا غلبۂ خون ہو تجویز فصد ضروری ہے مگر دوا ندیوین اسلیے کہ
جو کوئی دوا کہ خون کے دست جاری کرتی ہے زہر ہے اور اگر سبب بیماری کا صفرا کا ہو یا سودا یا بلغم ہو جو
کوئی غالب ہووی اوسکو نکالین اور اخراج مین اوسکے وہ دوا استعمال کرین جو اوس خلط سی مخصوص ہے
تاکہ اوسکو خون سی جدا کرے اور باہر لاوے اور جسوقت کہ خون اور اور خلطین سب ایکبارگی زیادہ ہوگئی ہون
تو اوس حالت مین فصد کھولنا استفراغ کلی ہوگا اسلیے کہ سب خلطین خون مین شامل ہتی ہین اندر رگون کے پس
خون کے ساتھ ہر ایک خلط برآمد ہوتی ہے یعنی تھوڑے تھوڑے ہر خلط سی خون مین ملکر نکلتی ہے اور اگر خون باندازہ
ہو اور اور خلطین زیادہ ہون تو اوس حالت مین فصد نکھولنا چاہیے بلکہ تنقیہ دوا سے کرنا چاہیے اور اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ جو کوئی خلط کہ زیادہ ہوتی ہے جسوقت اوسکو باہر نکالتے ہین تو ماندگی احشا مین ظاہر ہوتی ہے یا حرارت

غالب ہوتی ہی یا کسی تپ کو پیدا کرتی ہے یا کسی اور تکلیف کو ظاہر کرتی ہی مانند خراش آنتون کی دوای مسہل سے اور مثل خراش مثانہ کے دوای مدر سے پس بدینصورت اگرچہ استفراغ سودمند ہوگا لیکن سودمندی اوسکی پوشیدہ رہیگی اور ظاہر نہوگی **غرض دوسری** یہ کہ ملاحظہ کرین کہ جس خلط کو کہ باہر نکالنا منظور ہی وہ کس جانب کو میلان رکھتی ہے پس اوس جانب سے باہر نکالین مثلاً اگر کوئی ایسی خلط ہووے کہ وہ متلی پیدا کرنیوالی ہوسکتے فرمائین اور اگر وہ خلط آنتون مین ہیجان کرتی ہو مسہل دیوین اور جو دماغ مین کوئی خلط ہو ناک کی راہ سے ساتھہ چھینک کے نکالین یا تالو کی راہ سے ساتھہ غرغرہ کے باہر کرین اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ شانہ کرنے اور گرم دوا کے ملنے سے خلطین دماغ سے تحلیل قبول کرتی ہین اور اگر خلط سینہ مین ہو راہ حلق اور حنجرہ سے ساتھہ حب السعال کے باہر نکالین اور جو خلط شکم جگر کی جانب یا طحال ہو مسہل دیوین اور جو پشت جگر کیطرف ہو یا گردہ اور مثانہ مین تو اوس خلط کو بادرار بول خارج کرین اور جو کوئی خلط عضلو نمین ہو اور ظاہر جسم مین تو مالش کی دواؤن اور پسینہ لانے کی چیزونسے باہر نکالین ولیکن اگر شکم جگر کیطرف خلط نہایت سخت ہو تو بسبب کثرت خلط کے مسہل اور ادرار دونون کی احتیاج پڑتی ہے **غرض تیسری** یہ کہ طبیب اس امر کو بھی معلوم کری کہ جو خلط کہ کسی عضو مین ہی اوس عضو سے دوسری عضو کی طریق سے جو باہر نکلے اور گذر اوسکا اوپر پڑے وہ کون عضو ہی مثلاً اگر جہت بیماری جگر سے فصد کھولنی کی حاجت ہووی رگ باسلیق کھولین بہت راست سے اور قیفال یعنی سر رو کی فصد نکھولین کہ اکثر ایسی مقامات مین خطا جو وقوع مین آتی ہے تو مضرت اوسکی بزرگ ہوتی ہی اور ایسا ہونا چاہیی کہ وہ عضو جسپر کہ گذر خلط کا ہوگا شریف زیادہ اوس عضو سے نہووی کہ جسمین وہ خلط ہی تا کہ خلط بد عضو خسیس سے طرف عضو شریف کی میل نکرے اور وہ عضو کہ خلط کا گذر جسپر ہوگا وہ گذر طبعی ہونا چاہیے جیسا کہ گردہ اور مثانہ گذر طبعی ہے اوس خلط کی لیے جو حدبہ جگر مین ہوتی ہے اور آنتین گذر طبعی ہے اوس خلط کا جو قعر مین اوسکی ہوتی ہے اور اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہی کہ گذر خلط کا جسکو باہر نکالنا چاہتے ہین طبعی ہوتا ہی لیکن اوس عضو مین کہ گذر اوس خلط کا جسپر ہوگا کچھہ الم ہووی اور طبیب خوف کری کہ گذرنے سے خلط کے اوسپر زیادتی الم کی اور شدت تکلیف کی اور زیادہ ہوگی تو اوس صورت مین لازم ہے طبیب کو کہ اوس خلط کو وہان نجانے دے اور اس گذر سے پھیر کر اور راستہ کیجانب سے باہر نکالے اور اکثر ایسا ظہور مین آتا ہے کہ نگاہ رکھنا اس مصلحت کا طبیعت سے حاصل ہوتا ہی بدون فصد اور کوشش طبیب معالج کی اس طرح سے کہ طبیعت اوس خلط کو واسطے نگہبانی اوس عضو کے اور بباعث اوسکی بزرگی اور شرف کی اور کسی راہ سے دفع کرتی ہے برخلاف عادت کی اگرچہ طریق اوسکے دفع کا بہت بعید ہووے **غرض چوتھی** یہ کہ تامل اور غور کرنی چاہیی کہ وقت استفراغ یعنی زمانہ پاک کرنے جسم کا ہی یا نہین ہے اور جالینوس قطعاً کہتا ہی کہ پرانی بیماریون مین خلط کے پکنے کا انتظار کریوین بلکہ تیز بیماریونمین بھی جسکو امراض حادہ

کہتے ہین انتظار پکنے خلطون کا لازم ہے خاصۃً اگر سخت متحرک نہو ولیکن اگر سخت متحرک ہوا ور رقیق ہو تو شتابی
کرین اور بہت جلد تنقیہ خلط کا فرماتے ہین خاصۃً اگر خلطین بر گوشتین ہون اور اعضاے دیگر مین پراگندہ نہون اور اگر
خلط ایک عضو مین ہو تو کسی حالت مین اوس خلط کو حرکت ندینا چاہیے جب تک پختہ نہولیوے اور نشانیان پختگی کی
ندیکھ لیوین چنانچہ اپنے مقام پر لکھا جائیگا اور جسوقت کہ طبیب خوف اس بات کا کرے کہ قوت مریض کی خلط
کی پکنے تک ساقط ہوگی تو اوس صورت مین لازم اور روا ہوگا جلد تنقیہ فرمانا بشرطیکہ اول احتیاط کرے کہ خلطین
سخت غلیظ نہون کیونکہ اگر خلط کو غلیظ پاوین تو کسی وجہ سے اوسکو حرکت ندیوین اور نشان غلظت کا یہ ہے کہ پہلے
بیماری سے غلیظ کھانون سے اتفاق امتلا کا ہوا ہوگا اور سر پہلو مین الم اور کشیدگی پاویگا اور احشا مین کچھ ورم
ہوگا اور سب باتون سے زیادہ ایسے مقامات پر شناخت گذرگاہونکی اخلاط کے لازم ہے تا کہ اونین سدہ نہووے
کیونکہ اگر اخلاط کے گذرگاہونمین سدہ معلوم کرین تو کسی حالت مین اخلاط کو حرکت ندیوین جب تک پہلے
گذرراہ کو کشادہ نکر لیوین پس جسوقت کہ طبیب ان اعراض کا لحاظ کرے اور سمجھے کہ اخلاط غلیظ نہین ہین اور
گذرگاہین بھی کشادہ ہین اور خوف کرتا ہے کہ قوت پہلے پکنے سے خلط غلیظ کی ضعیف ہوگی تو روا ہوگا استفراغ کرنا
اوس خلط کا اور یہ احتیاط اور تامل اسواسطے کرنا چاہیے کہ دوا مسہل کی بیوقت اور بیجا خطرناک ہوتی ہے اسلیے کہ
دوائین مسہل کی سب گرم اور خشک ہین اور مثلاً کسی بیمار کو تپ آوے کہ بسبب تیزی تپ کے اوسکو احتیاج
مسہل نہین ہے لیکن حاجت اوسکو سرد اور تر چیزونکی ہے کہ ضد مزاج تپ کی ہین اور بسبب مواد تپ کے
مسہل کی حاجت ہے پس استعمال مسہل کا ایسے مقامات مین اوسوقت چاہیے کہ طبیب کو واضح ہو جائے کہ
راحت بیمار کو نکلنے سے مواد کے زیادہ اوس حرارت سے ہوگی کہ جو دوا سے پیدا ہوتی ہے اور قوت بھی قوی دیکھین
اور قوام مواد کا بھی معتدل پاوین اوسوقت تنقیہ فرماوین اور بقراط کہتا ہے کہ دوا مسہل کی بعد پختہ ہو جانے
مواد کے دینی چاہیے کیونکہ جب تک مواد خام رہتا ہے ہنوز آغاز بیماری کا ہوتا ہے اور آغاز مرض مین مسہل
منع ہے ولیکن اگر بیماری سخت آشفتہ ہووے اور جالینوس کہتا ہے کہ نشان آشفتگی بیماری کا یہ ہے کہ بیمار اول
بیماری مین نہایت بیقرار ہوگا اور مواد بیماری کا حرکت مین ہوگا اور ایک عضو سے طرف دوسری عضو کے
دوڑیگا پس جسوقت ایسا حال ملاحظہ کرین تو تنقیہ اوس مواد کا اول مرض مین ہی روا ہوگا اور معلوم کرنا چاہیے
کہ حال خامی اور پختگی خلطونکا تپون اور بیماریونمین مانند حال دملون اور ورمون کے ہے کہ کسی ورم کو شگافت
ندینا چاہیے اور جراحت نکرنی چاہیے جب تک پختہ نہولیوے اسی طرح بیماریونمین بھی احوال پختگی اور خامی اخلاط مین
نگاہکرنا چاہیے اور نیز لازم ہے کہ روز حرکت بیماری اور روز نوبت تپ مین کوئی استفراغ مانند فصد اور مسہل کے
نکرنا چاہیے اور خلطونکو نہ ہلانا چاہیے پس اگر ضرورت ہو استفراغ ساتھ قے کے اولی ہے اسلیے کہ خلط جب حرکت مین

آتی ہی تو سیلان اوپر کے جانب کو کرتی ہی اسوجہ سی فصد اور مسہل بہتر نہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ تپ کی نوبتو نمین بیمارونکو تے عارض ہوتی ہی اسلیے قی زیادہ موافق ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوا قی کی دست لاتی ہے خاصۃً کہ معدہ قوی ہو یا طبع نرم ہو یا دوا بھونک کر اوپر کھائی ہو یا بیمار کو قے کرنے کی عادت نہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوا مسہل کی قے لاتی ہے خاصۃً کہ معدہ ضعیف اور ممتلی ہو یا طبع خشک ہو یا مزہ یا بو دوا کی نہایت ناخوش ہو اور جو استفراغ کہ اعتدال سے زیادہ ہو نہایت مضرت رکھتا ہی اگرچہ وہ خلط سب قابل اخراج کے ہو اور بدن اوس سے بخوبی پاک ہوسکتا ہو جیسے کہ صاحب استسقا سے اگر پانی بہت ایکبارگی باہر نکالین یا اخراج بزرگ سے ریم بہت ایک بار باہر کرین تو قوت ساقط ہوگی اور غشی عارض ہوگی اور اکثر بیمار کو نوبت ہلاکت کی پہنچیگی اسلیے کہ جو خلط کہ اوسکے بدن مین ہوئی بجای مادہ اصلی کے ہوگی اور مرکب روح کا ہوگی اگرچہ بد ہی لیکن قوام بدن کا اوس سے ہی پس جو ایکبار باہر کیجاتی تو روح بھی ساتھ خلط کے خرچ ہوگی اور قوت ساقط ہوجائیگی اور سخت اور دشوار بیماریون مین مانند صرع اور وسواس اور دیوانگی اور عرق النسا اور شقیقہ اور سرطان اور جذام اور خورہ اور ریشہا بہتر ہی کہ بتدریج استفراغات کا سہل ہے کیونکہ دوا مسہل کی بخوبی مواد کو اوکھاڑ سکتی ہے اور باہر نکال سکتی ہے اور استفراغات بسیار مانند مسہل اور قے کے جگر کو گرم کرتے ہین اور جو کوئی ہر مہینہ ایکبار یا دوبار دوا مسہل کی یا دوا قی کی کھائی واسطے احتیاط کے تاکہ بدن اوسکا پاک ہووے تو مضرت اوسکی اس تدبیر سے زیادہ منفعت سے ہوگی اسلیے کہ تمامی احشا اور سب قوتین کثرت استفراغ سے ضعیف ہوجائینگی اور تدبیر بد کی عادت ہوجائیگی اور معلوم کرین کہ ہاتھہ مین طبیب کی کوئی میزان درست نہین ہی کہ ساتھ اوس میزان کے بخوبی معلوم ہوجاتا ہو کہ مواد ناطبعی کتنا ہے کتنا باقی اور کتنا کم کرنا چاہیے اور کسقدر دوا مسہل کی عمل مین لانی چاہیے تاکہ بقدر فزونی اوس مواد سے ایکبار کمتر کرے یا دواؤن سے کہ مزاج کو اصلاح پر لائین کسقدر کام مین لانا چاہیے تاکہ مزاج ایکبار اصلاح پر آجائے اور باعتدال پھر آوے پس جو کہ ایسی کوئی میزان ہاتھہ مین طبیب کے نہین ہی اور بجز قیاس کے طرف ان دونون غرض کی کوئی راہ نہین ہے احتیاط یہ ہی کہ طبیب از روی قیاس کے اسباب اور نشانیون مین بیماریون کے بخوبی غور و تامل کرے اور بتقریب اور تخمین معلوم کرے کہ مزاج کس حد تک اعتدال سے باہر ہوا ہے اور کسقدر خلط ناطبعی جسم بیمار مین زیادہ ہوئی ہی تاکہ واسطے استفراغ اوس خلط کے ایسی دوا استعمال کرے کہ جو مخصوص اور متعلق اوس خلط کی ہے اور بمقدار کمتر اوس سے کام مین لائے کہ جسقدر قیاس واجب کرے اور اون دواؤن سی جو مزاج کو اصلاح پر لاتی ہین ایسی دوا استعمال کرنا چاہیے کہ مزاج کو ایکبار طرف دیگر نہ پھیر دیوے لیکن ایسی چیز عمل مین لانا چاہیے کہ قوت مزاج غریب کو توڑ دیوے اور باعتدال اصلاح پر لاوے اور اعتماد کم کرنے مین خلط ناطبعی اور باعتدال پھیر لانے مین مزاج غریب کی دو چیزون پر کرین ایک یہ کہ دوائین چند بار

دینی چاہئین تاکہ بتدریج مواد کم ہووے اور مزاج اعتدال پہر آوے دوسری یہ کہ جسوقت کہ طبیب مواد بیماری سے کہ اوس سے قوت بیمار رنج اور صدمہ ہے اندک کمتر کرے تو طبیعت اوسی قدر سے سبکبار ہوگی اور باقی کو دفع کریگی اور مقابلہ اوسکا کر سکیگی اور تبدیل مزاج یعنی اصلاح پر لانے مین مزاج کے اعتماد اس امر کا کرے کہ ساتھ شربتون موافق اور متواتر کے تھہر قوت مزاج غریب کا طبیعت سے باز رکھے تاکہ طبیعت قوت پاوے اور اثر سودمندی شربتون کا جلدتر قبول کرے اور مزاج کو اعتدال کیطرف پھیر لاوے اور یہ احتیاط اسوجہ سے کرنی چاہیے کہ جسوقت دوا مسہل یا دوا قے کی دی گئی کام دست طبیب سے نکل گیا کیونکہ اگر استفراغ زیادہ اوس سے کرے کہ چاہیے تو طبیب دوا کو اوسکے فعل سے باز نرکھہ سکیگا مگر برنج بسیار اور مضرت اوس دوا کی منفعت اوسکی سے زیادہ ہوگی پس لازم یہ ہے کہ کمتر اوس سے کام مین لاوے کہ قیاس واجب کرے تاکہ اگر حاجت ہووے معاودت کر سکتا ہے اور جاننا چاہیے کہ طریق استفراغ ہر ایک خلط کا ہر ایک عضو سے برخلاف ایک دوسرے کے ہے مثلاً اگر معدہ مین رطوبتین بہت ہین استفراغ ساتھہ قے کے موافق تر ہے اور اگر صفرا یا سودا آنتون کیطرف میل رکھتا ہے استفراغ اوسکا ساتھہ مسہل کے بہتر ہے اور اگر بدن مین کسی شخص کے شورش صفرا کی ہے اور طبیعت صفرا کی یہ ہے کہ قوت اوسکی اوپر کیجانب مائل ہوتی ہے تو استفراغ اوسکا ساتھہ قے کے سہل ہوگا اور سودا بسبب گرانی اور غلیظی کے نیچے کیجانب میلان رکھتا ہے اسلیے استفراغ اوسکا ساتھہ مسہل کے بہتر ہوتا ہے اور جسوقت کہ خلط تمام بدن مین پراگندہ ہو جیسے استسقا لحمی مین تو استفراغ سب طرف سے کرنا چاہیے کبھی ساتھہ قے کے اور گاہے مسہل اور گاہے بادرار بول اور کبھی پسینہ لانیوالی چیز سے اور استفراغ مواد صفراوی کا علت یرقان مین اسی طور پر کرنا چاہیے اور اگر مواد ایسے عضو مین ہووے کہ فعل اوس عضو کا تمام جسم کے لیے سودمند ہے مانند معدہ اور جگر کا اور احتیاج استفراغ کی ہووے تو لازم ہے کہ اوس استفراغ مین قوت اوس عضو کی نگاہ رکھنی چاہیے اور استفراغ برفق یعنی باہستگی کرنا چاہیے اور محلل دوائین کہ اوس عضو کی قوت کو ضعیف کرین استعمال نکرنی چاہیے لیکن اندک اندک استفراغ کرنا چاہیے کہ چند مرتبہ مین بدن پاک ہوجاوے اور اوس دوامین جو واسطے تحلیل مواد اوس عضو کے تیار کرین یا واسطے استفراغ اون خلطون کے وہ دوا کہ اوس عضو کو سودمند ہے ملانی چاہیے کہ اوسکی قوت کو نگاہ رکھے اور جسوقت کہ مواد کسی عضو کی تجویف مین ہو مانند معدہ اور آنتون کے اور اوس عضو نے مواد کو تشرب نکیا ہو یعنی اپنی طرف نکھیچا ہووے تو اوس مواد کو ایکبار استفراغ کرنا چاہیے اور اوس دوا مین کہ واسطے اس استفراغ کے بناتین وہ دوا جو اوس عضو کے لیے سودمند ہے شامل کرنا چاہیے اور اوسکی قوت کو نگاہ رکھے اور جسوقت کہ عضو نے مواد کو تشرب کیا ہووے تو استفراغ اوس خلط کا برفق اور بکرات کرنا چاہیے باب دوسرا پہلی جزو سے اور گفتار اول سے دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی تدبیر مین پھیر دینے مواد کی ہے ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے

جسوقت کہ مواد برخلاف عادت طبعی رخ کسی عضو کیطرف لاوی تو اوس مواد کا پھیرنا اوس راہ سی دو طریق پر ہوگا ایک یہ کہ مواد کو اوس عضو سی بجانب مخالف طرف کسی عضو دور تر یا نزدیک تر کے پھیر لاوین اور راہ عضو دوم سے باہر نکالین مثلاً کوئی مرد ہے کہ اوسکی کام وزبان سے خون جاری ہے اور کوئی عورت ہے کہ اوسکے بواسیر سے خون نکلتا ہے پس اگر ہم چاہین کہ اوسکو جانب مخالف سے طرف کسی عضو نزدیکتر کے لاوین تو تدبیر اوسکی یون کرین کہ اوسکو ناک کی طرف پھیرین اور اگر ہم چاہین کہ طرف کسی عضو دور ترکے پھیر دیوین تو اعضای زیرین سے کسی رگ کی فصد کھولین اور جو خون کہ بواسیر سے آتا ہی اگر اوسکو ہم چاہین کہ کسی عضو نزدیک تر کیطرف پھیرین تو ہمکو چاہیی کہ اوسکو بطریق حیض پھیر دیوین اور اگر ہم چاہین کہ کسی عضو دور تر کیطرف پھیرین تو کوئی رگ نیمہ بالائی رگون مین سی کھولین اور جسوقت کہ ہم چاہین کہ مواد کو بجانب مخالف راہ دور سی پھیرین تو یہ خلاف دو قطر مین نہ ڈھونڈھین لیکن ایک قطر مین تاکہ برابر ہووی اور قطر ایک خط کو کہتی ہین کہ دائرہ مین دراز زیادہ اوس سی کوئی خط نہین ہوسکتا ہی پس اگر مثلاً مواد ناک کا دائین طرف سی اوپر کیطرف چڑھ گیا ہی تو اوسکو نیچی کیطرف دائین طرف سے کھینچین اور بائین جانب کے نیچے کیطرف کو نہ پھیرین اسلیے کہ یہ خلاف دو قطر مین ہی ایک اوپر کیطرف سی نیچی کیطرف کو اور دوسرا دائین طرف سی بائین طرف کو اور یہ نیک نہین ہی اور جسوقت کہ مواد ناک کا دائین طرف ہو اور ہم چاہین کہ اوسکو بائین طرف کو پھیرین تو ملاحظہ کرین کہ جانب مخالف دست راست ہی یا دست چپ اگر دست راست ہی فصد دست چپ کی کھولین تاکہ مواد کو دست راست سی بجانب دست چپ پھیر دیوی اسلیے کہ یہ خلاف ایک قطر مین ہی اور برابر ہی اور اگر مواد سر کے اندر جانب راست ہی تو اوسکو بجانب چپ سر کے نہ پھیرین لیکن دست راست ہی سے نیچے کیطرف کھینچین اور اگر پای راست مین مواد ہی اور فصد کی حاجت ہی تو ہمکو چاہیی کہ فصد دست راست کی کھولین اور اگر مواد پای چپ مین ہی فصد دست چپ کی کھولین اسلیے کہ خلاف ایک قطر مین ہی اور برابر ہی اور جسوقت کہ مواد رخ کسی عضو کی طرف کری کہ اوسکو جلد پھیرنا چاہیی تو لازم ہے کہ اوسکو بجانب مخالف کھینچین تاکہ بہت مواد جمع نہووی کہ پھیرنا اوسکا پھر دشوار ہوگا اور جو مواد کہ حرکت مین آوی اور رخ کسی عضو کیطرف لاوی تو پھیرنا اوس مواد کا اوس عضو سی اوسوقت سودمند ہوگا جبکہ بدن ممتلی ہووی اس سبب سی کہ پھیر لانی مین مواد کی مواد دیگر کہ اوس عضو مین ہوگا حرکت کریگا اور مادہ ہای دیگر کہ درمیان اس عضو اور اوس عضو کی ہوگا سب متحرک ہوگا اور اوس سی آفتین طرح طرح کی پیدا ہونگی پس اگر یہ حال ملاحظہ کرین تو پھیرنا مواد کا طرف کسی عضو نزدیک اور خسیس کے بہتر ہوگا اور کسی وجہ سی اوس مواد کو کہ کسی عضو مین ہو اوسکو بطرف عضو شریف کی نہ پھیرین اور نہ اوس عضو کیطرف جسکی حس نہایت قوی ہو اور نہ اوس عضو کی طرف کہ قریب اوسکی ضعیف ہو اور جسوقت

کہ طبیب ارادہ کری کہ مواد کو کسی عضو سی طرف کسی عضو کی پھیر دیوی تو لازم ہے کہ پہلے دردونکو ساکن کرنا چاہیی اسلیکہ
درد مواد کو طرف اپنی کھینچتا ہی اور اگر طبیب چاہی کہ اوسکو بدون ساکن کرنی درد کے پھیر دیوی تو مزاحمت
اوسکی بہت ہوگی اور کچھہ منفعت نہوگی پس جسوقت دردکو اول ساکن کریگا تو پھیرنا مواد کا سہل ہوگا
اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ پھیرنا مواد کا اوس عضو سی کہ رخ طرف اوس عضو کی کیے ہو کفایت کرتا ہی اور حاجت
استفراغ کرنی کی کچھہ نہین رہتی اور پھیرنا مواد کا چند طریق سے ممکن ہی ایک یہ کہ کسی عضو دیگر کو جو برابر اوسکی ہی
خوب باندہین تو بسبب اوسکی اسقدر الم پہونچیگا کہ بسبب الم کے مواد اوسکی طرف پھر جائیگا یا شیشہ حجامت کا
کسی عضو پر برابر اوسکی رکھین یا دوائین گرم رکھین یا مثلاً اگر دست راست مین مادہ ہی تو دست چپ سی کوئی
کام سخت کرین یا کوئی بھاری بوجھہ اوٹھاوین یا اگر سر مین مادہ ہی یا آنکھہ مین ہی تو سر پر اور آنکھون پر ایسی دوائین
لگائین جو دردونکو بٹھاتی ہین اور تسکین بخشتی ہین اور پاؤنکو سخت ملین یا گرم پانی مین رکھین یا پٹکہ سی باندہین کہ مواد
اوپر سی [illegible] معلوم کرین کہ جب مواد بند کشادہ مین ہوتا ہے اوسکا پھیرنا اور استفراغ کرنا دشوار ہوتا ہی اسلیکہ
مواد کنج مین ہی اور اسوجہ سی مواد بہت رہتا ہی اور دوا مسہل کی نیز اوپر سی مواد دونکو نیچے کیطرف کھینچتی ہے اور
نیز نیچے سے اوکھاڑتی ہے اور باہر نکالتی ہی اور اگر مواد نے بدن کے اندر قرار پایا ہووی تو مسہل نہایت سودمند
ہوتا ہی کہ تمام بدنکو پاک کردیتا ہی اور دواقی کے مواد دونکو جسم کے نیچے کیطرف سی اوپر لاتی ہی اور نکالتی ہے اور نیچے کی
کو دردونکو تسکین دیتی ہے پس جسوقت کہ مواد نیچے کیطرف میلان کرے تو قی اوسکے لیے نہایت نافع ہوگی اور جسوقت
کہ مواد اوپر کیطرف میلان کری تو شیاف اور حقنہ ہائی تیز موافق ہونگے اور جسوقت کہ مواد سخ معدہ کیطرف لاوے
یا طرف سینہ کی تو اوس صورت مین بازو اور ران دونون باندہنی چاہئین تاکہ مواد سبوی اطراف پھر جاتے
اور ادرار بول کو ساتھہ پسینہ کی پھیر سکتی ہین اور پسینہ کو ساتھہ ادرار بول اور اسہال یعنی دستون کی پھیر سکتی ہین

باب ۳ تیسرا پہلے جزو سی اور پہلی گفتار سی اور حصہ دوم سی تیسری کتاب کی اس امر کی شناخت مین ہی کہ انواع استفراغات سی پہلے کونسا استفراغ عمل مین لائین معلوم

کرین کہ جس آدمی کی کہ غذا اور تدبیر پسندیدہ ہووی اور اوسکو مسہل کی احتیاج ہی اور نہ قے کی لیکن حمام اور نشر
اور ریاضت جمیع استفراغات سی بے پروا کرتی ہی اور اگر اوسکو مسہل یا قی کی حاجت ہووی کوئی دوا مسہل
اور لطیف کافی ہوگی اور جو کسی وقت اس آدمی کے بدن مین امتلا ظاہر ہووی تو وہ امتلا خلط بد سی نہین ہی
اسلیکہ غذای نیک اور ترتیب اور تدبیر نیک سی خلط بد پیدا نہین ہوتی ہے اسوجہ سی استفراغ بفصد بہتر اور
مناسب ہی اور جس آدمی کے بدن مین کہ فصد اور مسہل دونون کی احتیاج ہووی تو اول فصد کرنی لازم ہی اور سیطرح
جسوقت کہ خلطین بلغمی خون کے ساتھہ شامل ہووین تو اول فصد اولی ہے لیکن اگر بلغم سخت لزج اور غلیظ

اور سرد ہو اگر پہلے فصد کریں تو بلغم غلیظ زیادہ اور سرد زیادہ ہوگا پس ایسے حال میں اول دوا مسہل کی نہایت بہتر ہوگی اور جسوقت کہ خلطیں اندر جسم کے ساتھ ایک دوسرے کے برابر ہوں تو پہلے فصد کھولنی چاہیے پھر مسہل دینا چاہیے اور جسوقت کہ ایک خلط یا دو خلطیں اعتدال سے بڑھ گئیں ہوں تو اول اوس فزونی کو مسہل سے کم کرنا چاہیے پھر فصد کھولنی چاہیے اور تیوغین مسہل قے سے اولی ہے اور آدمی کم گوشت اور لاغر کو قے زیادہ موافق ہے بہ نسبت مسہل کے اسلیے کہ صفرا اوسپر غالب ہوتا ہے اور صفرا بالطبع اوپر کیجانب کو میلان رکھتا ہے اسوجہ سے قے موافق زیادہ ہوتی ہے اور آدمی گوشت ناک اور فربہ کو مسہل زیادہ موافق ہے بہ نسبت قے کے پس اگر کسی آدمی لاغر کو کسی سبب سے حاجت مسہل کی ضروری ہووے تو اوسکو مسہل موسم زمستان میں اولی اور مناسب ہوگا اور فربہ آدمی کو قے موسم تابستان میں بہتر اور انسب ہوگی اور جسوقت تمام بدن مواد سے بھرا ہووے لیکن نیمہ بالائین فضول کثرت سے ہو تو اوسوقت مسہل دینا بہتر ہے کہ پہلے اندک کے امتلا دستوں سے کم کریں پھر تدبیر قے کی عمل میں لاویں کیونکہ اوس ہنگام میں کہ تمام بدن مواد سے پر ہووے اور فضول نیمہ بالائین زیادہ ہوویں اگر تدبیر قے کی پہلے کریں تو فضول نیمہ بالائین زیادہ ہوں گے اور بوجہ اوسکے دو مضرتیں حاصل ہونگی ایک یہ کہ فضلہ بسیار ایکبارگی منفذ تنگ سے باہر نہ نکل سکیگا اور خوف خناق کا ہوگا اور دوسری مضرت یہ ہے کہ اگرچہ قے ایک استفراغ ہے کہ فضلہ دیگر اعضا کو اوپر کیطرف کھینچتی ہے اور معدہ گذرگاہ فضول کا ہوتا ہے لیکن مضرت اوسکی دماغ تک پہونچتی ہے اور اگر پہلے ساتھ دوا مسہل کے اندک فضول کم کیا ہووے اور قوت بدخلطوں کی توڑ دی ہووے تو مضرت کمتر ہوگی اور طبیعت واسطے اوسکے دفع کے توانا ہوگی اور جسوقت کہ تمام بدن ممتلی ہووے اور فضول نیمہ زیرین میں زیادہ ہوویں تو اول اوس امتلا کو ساتھ دوائے سبک کرنے کی دواؤں سے کمتر کرنا چاہیے پھر تدبیر مسہل کی اولی ہے اسلیے کہ دوا مسہل کے خلطوں کو اوپر سے زیادہ اوتارتی ہے کہ بدن بذریعہ اسہال کے بخوبی پاک ہوتا ہے اور یہ سب استفراغات بوجہ امتلا استعمال کرنی چاہییں لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ بدن ممتلی ہووے لیکن بسبب بدی کسی خلط اندک کے اور بسبب نضج اور تلطیف کی جو اوس خلط سے ہو بصرورت احتیاج استفراغ کے ہوتی ہے اور اس حال کا طبیبوں نے الامتلا بحسب القوۃ و بحسب الکیفیۃ نام رکھا ہے اور اوس حال کو کہ تمامی جسم ممتلی ہووے الامتلا بحسب الاوعیہ و بحسب الکمیۃ کہتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی جسم کو احتیاج استفراغ کی ہوتی ہے اور اوسکو کوئی سبب ایسا پیش آوے کہ وہ اوس استفراغ سے باز رکھے تو اوس صورت میں تدبیر روزہ رکھنے اور کم کھانا کھانے اور تمام خواب کرنے کی اولی اور مناسب ہے اور مزاج کو ساتھ شربتوں اور غذاؤں اندک اور لطیف اور موافق کے اصلاح پر لانا چاہیے اور کم طعام کھانا بجائے فصد کے قائم ہوتا ہے اسلیے کہ جسوقت جتنا کہ اوس سے بتحلیل خرچ ہوگا اور بدل اوسکا غذا سے رگوں میں پھر نہ آویگا تو خون کمتر پیدا ہوگا اور یہ حال

بجای فصد کی قائم ہوگا اگر غذای لطیف اور خشک کھانی چاہیے اسلیے کہ کمتر کھانا غذا کا خون کو گرم کرتا ہے اور اوسی طرح
جس بدنین کہ استفراغ بلغم کی حاجت ہووے روزہ رکھنا اور بھوکا رہنا اور کم غذا کھانا قائم مقام اوس استفراغ کی
ہوتا ہے اسلیے کہ بھوک کی حالت مین قوت طبیعت کی بلغم کو پکاتی ہے اور ہضم کرتی ہے اور خون بناتی ہے یا رقیق
کرتی ہے اور تحلیل خرچ کرتی ہے لیکن غذائین لطیف اور معتدل کھانا چاہیے اور سردی سے دست کش رہنا چاہیے
اور جسوقت کہ فصد ضروری نہو اور غرض سوای کم کرنے امتلاکے اور کوئی نہو تو دوای مسہل سے اخذ کے امتلا کم کرنا
اولی اور بہتر ہوگا بہ نسبت فصد کی اسلیے کہ خون بہترین اخلاط ہے اور بہترین اخلاط کو خرچ کمتر کرنا چاہیے اور جسوقت
کہ فصد کیجاوے اور خون سرخ اور رقیق ہووے تو لازم ہے کہ فوراً رگ کو باندھین اور خون روکین اور اگر امتلای دیگر ہو
تو کم کرنا اوسکا بدوای مسہل خیلے مناسب اور بہتر ہوگا اور معلوم کرین جو امتلا کہ بحسب الکیفیۃ ہوتا ہے وہ جلد عفونت پیدا
کرتا ہے اور امتلا سے جو بحسب الکمیۃ ہو کوئی رگ شگافتہ ہوتی ہے یا مواد رخ کسی عضو کی طرف رکھتا ہے اور درد اور ورم
پیدا کرتا ہے اور جسوقت کہ امتلا بحسب الکیفیت ہو اور تدبیر غذا اور ترتیب اوسکی نیک ہوئی ہو اور بیماری نے
ہنوز قوت نہ ظاہر کی ہو تو اوس حالت مین فصد بہتر ہوگی اور جسوقت کہ برخلاف اسکی ہو مسہل مناسب ہے اور
جسوقت کہ کوئی آدمی محتمی ہو تو اوسکے لیے فصد چاہیے مسہل اور استفراغ اوسکا ساتھ حمام اور مالش اور ریاضت
کی کفایت کرتا ہے اور اگر معلوم ہو جائے کہ غلبہ خون غلیظ سوداوی کا ہے تو اوسکے لیے اگرچہ فصد روا ہے لیکن
استفراغ بدوای مسہل نہایت اولی ہے اور اگر غلبہ کسی خلط خام کا ہو تب بھی بہتر ہے کہ مسہلہ دواؤن سے تنقیہ
فرمائین جلد قبل پیدا ہونے سے کسی مرض کی اور فصد کیطرف توجہ نکرین اور اگر غلبہ خلط خام کا تپ پیدا کرے تو
تنقیہ اوسکا مسہل سے بھی بچنا چاہیے لیکن بہ مالش اور پکانے خلط کی کرنا چاہیے اور ساتھ شربتون موافق کے
جیسا کہ مشاہدہ واجب کرے

باب چوتھا پہلی جزو اور گفتار اول اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اون حالات کی شناخت مین ہے جو استفراغ واجب کرتے ہین اور اون کے بیان مین ہے کہ جو اوس سے باز رکھتی ہین

معلوم کرنا چاہیے
کہ دس حال ہین کہ طبیب کو آگاہ کرتے ہین اس امر پر کہ استفراغ بہتر ہے یا نہین ہے اور وہ دس حال یہ ہین
پہلے امتلا دوسرے قوت تیسرے مزاج چوتھے سخنہ پانچوین سالہای عمر چھٹے فصول سال ساتوین
حال ہوا کے شہر آٹھوین عادت استفراغ نوین صناعت دسوین معلوم کرنا اس بات کا اس
شخص کو اوس سے پہلے کہ تدبیر اوسکے استفراغ کی کرین کہ کوئی استفراغ ہوا ہے یا نہین پس جسوقت کہ
یہ دس حال دلالت کرین تو طبیب حکم کر سکتا ہے کہ استفراغ صواب ہے یا نہین ہے اسلیے کہ جسوقت کہ
رگین خالی ہو رہین اور بدن مین کوئی امتلا پایا نجائے تو استفراغ بہتر نہوگا اور اگر قوتین حیوانی اور طبعی نفسانی

ایک قوت ضعیف ہووی استفراغ مناسب نہوگا اور جو دیکہ نبا اوقات اگرچہ قوت حس اور حرکت کی ضعیف ہوتی ہی ولیکن اور حالات جسوقت دلالت کرتے ہین اوپر صوابی استفراغ کی تو اوس حالت مین طرف ضعف اوس قوت کی التفات نہین کرتے ہین جیسے فالج اور خشکی مزاج مین اور اسیطرح سردی اور تری مفرط کہ مزاج کو ضعیف کرے استفراغ سے باز رکہتی ہی اور مزاج گرم اور تر صوابی استفراغ پر دلالت کرتا ہی اور نحافت اور تخلخل یعنی لاغری اور کشادگی مسام اور نازکی پوست استفراغ سے باز رکہتی ہے اسلیے کہ خوف اسبات کا ہوتا ہی کہ قوت تحلیل قبول کرے اسیواسطے طبیب بالغ اور صغر اوسی آدمی کا علاج ساتہہ شربت اور سکنجبین کے کرتی ہین اور ساتہہ غذاؤن سرد اور تر کے کہ جنسے خون نیک پیدا ہوتا ہی اصلاح اوسکی مزاج کی کرتے ہین اور لسبا اوقات جسوقت اوسکی بدن مین طاقت آجاتی ہے تو بلا شبہہ استفراغ کرسکتے ہین اسی وجہ سے ہے کہ طبیب آدمی کم خورش کو جب تک ممکن ہوسکتا ہی تنقیہ سے بچاتے ہین اور فربہی مفرط یعنی موٹا یا بہت استفراغ سے باز رکہتا ہی اسلیے کہ خوف اسبات کا ہوتا ہے کہ سردی اوسپر غلبہ کرے اور نیز خوف اس امر کا ہی کہ جسوقت لسبب کسی طرحکے استفراغ کی رگین اوسکی خالی ہوجائین تو گوشت اونکا رگون کو بٹہا دیگا اور فشار دیگا اور فضلون کو بوجہ فشردگی احشا کیطرف بہیجیگا اور نیز خوف اسبات کا بہی ہوگا کہ جسوقت رگین باہم ملینگی تو بالضرور کسی قسم کی حرارت داخل ہوگی اور معلوم کرین کہ جس آدمی کو کسیطرحکی استفراغ کا اتفاق نہوا ہووی اوسکو دوا نکہلانی چاہی اور جس آدمی کو کہ مزاج اور نسبت اور عادت اوسکی ایسی ہو کہ دوا یا غیر دوا سے دست نہ آتی ہون یا تشنج ظاہر ہوتا ہو تو اوس آدمی کو دوا نکہلانی چاہی اور جس آدمی کی کہ عمر چودہ برس سے کم ہو تنقیہ اوسکا نکرنا چاہی اور فصل گرمائی گرم اور سرمائی سرد مین بہی استفراغ نکرنا چاہی اور جنوبی شہرون مین کہ نہایت گرم ہون دوا نکہانی چاہیے اسلیے کہ دستون کی دوائین اکثر گرم ہوا کرتی ہین پس اون شہرونمین جسم انسان کا متحمل گرمی ہوا اور گرمی دواؤن کا نہوسکیگا اور نیز شہرون گرم مین قوتین ضعیف ہوتی ہین اس وجہ سے کہ پسینہ کثرت سے آتا ہی اور نیز گرما موادون کو طرف ظاہر کے کہینچتی ہی اور دوا موادون کو اندر کیطرف کہینچتی ہے اور کام دونون کا ساتھہ ایک دوسرے کی برابر رہتا ہی اور کوئی فائدہ ظاہر نہین ہوتا بلکہ ضرر نمین پیدا ہوتی ہین بالجملہ گرم شہرون مین طرف استفراغ کی احتیاج کم ہوتی ہے اور شمالی شہرون مین کہ نہایت سرد ہون استفراغ دشوار ہوتا ہی اور نکرنا تنقیہ کا بہتر ہے اور جس آدمی کو کہ تنقیہ کی عادت نہووے اوسکو تحریک ندینا چاہیے اور استفراغ اوسکا نچاہی کرنا کسی طریق سے لیکن اگر اور حالات دلالت کرین اوپر اوسکی صوابی کے تو تنقیہ اوس صورت مین روا ہوگا اور صناعتین بارنج مانند حمالی اور خادمی حمام وغیرہ استفراغ سے باز رکہتی ہین اور جس آدمی کو کسی نوعکی استفراغات سے عادت ہوئی ہو اگر وہ آدمی استفراغ سے باز رہیگا تو بیماریان طرح طرح کی پیدا ہونگی چنانچہ کسی آدمی کو بواسیر سے خون بہت جانیکی عادت ہو تو جب وہ خون نہ آویگا تو وسواس اور مالیخولیا اور مانند اوسکی اور بیماریان ظاہر ہونگی

اور جس شخص کے کہ فضول دماغ کی ... کی راہ سے جاری رہتی ہوین وہ جب بند ہو جاوین گی تو علت دوران سر اور مثل اوسکے اور مرض پیدا ہونگے اور جسوقت کہ بے علاج یا ساتھ علاج کی وہ استفراغ واقع ہووے تو وہ علت بالکلیہ جاتی رہیگی بحکم ایزدی ...

باب پانچوان جزو اول اور گفتار اول اور دوسرے حصے سے تیسری کتاب کی اون حالات کی شناخت مین ہے جو بہت جلد استفراغ واجب کرتے ہین

جسوقت طبیب کو واضح ہو جاے کہ کسی بدن مین کوئی خلط سخت بد ہے اور ممکن نہین ہے کہ طبیب اوسکو اصلاح پر لا سکیگا یا پکا سکیگا اور نیز اسطرح معلوم ہووے کہ بدن مین خلطین بہت ہین اور طبیعت واسطے اوسکی پکانے کی قیام نکر سکیگی تو بہت جلد استفراغ کرین اور جالینوس کتاب ماء الشعیر مین کہتا ہے کہ جسوقت امراض حادہ یعنی تیز بیماریون مین فصد اور مسہل کی احتیاج ہووے تو بیمار کو ماء الشعیر نہ دینا چاہیے جب تک کہ پہلے فصد نہ کرلیوین یا مسہل نہ دیلیوین اور محمد بن زکریا کہتا ہے کہ یہہ قول جالینوس کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ تیز بیماریون مین فصد اور مسہل جلد عمل مین لاوین اسلیے کہ مدت بیماری کی جب تک ابتدا سے طرف انتہا سے پہونچے ماء الشعیر بیمار سے باز رکھین اور یہ مدت کمتر چار روز ہے اور معتدل چودہ روز اور وہ بات جو جالینوس کہتا ہے کہ جب تک مواد پختہ نہو جاے استفراغ نکرنا چاہیے اوس کلام کو امراض مزمنہ یعنی پرانی بیماریون اور بلغم خام پر حمل کرنا چاہیے کہ بحد بلغم پختہ نہ پہونچا ہو اسلیے کہ خون ایک خلط پختہ ہے اور صفرا اور سودا دونون حد پختگی اور حد خونی سے گذر گئی ہین ان تینون خلطون مین احتیاج انتظار پختگی کی کچھ نہین ہے اور جالینوس کتاب العلل فی الاعضا مین لکھتا ہے کہ جسوقت کہ نافض یعنی لرزہ مادہ صفرا سے عارض ہووے استفراغ کرتے ہین شفا منصور ہے اور جسوقت کہ وہ لرزہ بسبب غلبہ بلغم کی ہو اگر کثرت سے نہو اول پکانا چاہیے پھر استفراغ یعنی بدن سے نکالنا چاہیے اور اگر مواد اوسکا بکثرت ہو تو پہلے اندکی کم کرنا چاہیے اور باقی کو پکانا لازم ہے تاکہ شفا حاصل ہو اور کتاب حیلۃ البرء مین لکھتا ہے کہ جسوقت کہ خلط سینہ اور پھیپھڑہ اور قصبہ شش مین ہو تو جلد طرف استفراغ کی متوجہ ہوون اور نیز اوسی کتاب مین لکھتا ہے کہ امراض حادہ یعنی تیز بیماریون مین شربت آلو سے تنقیہ کرنا چاہیے یا قدرے سقمونیا سے کہ اوسکو آب دوغ مین ڈالا ہووے استفراغ مناسب ہے اور آب دوغ کو عربی مین ماء الرائب کہتے ہین اور وہ اسلیے ہے تاکہ تھوڑی حرارت بھی سقمونیا سے اوس مین ظاہر ہووے اور طبیب رائب اوس دوغ کو کہتے ہین کہ اول اوسکو صاف کرین اور مسکہ اوسمین سے علیحدہ کرکے خنک مقام پر رکھدیوین کہ جسقدر گاڑھا ہو برتن کی تہ مین بیٹھ جاوے اور جسقدر رقیق یعنی پتلا ہے اور برتن کو ... کہتے ہین اور نیز جالینوس کہتا ہے کہ جو دوائین کہ جلد دستون کو جاری کرتی ... اور جو دوا کہ خلط گرم کو دستون کی راہ سے نکالے وہ اگرچہ گرم ہو ... کہتے ہین مانند سقمونیا کی کہ وہ اگرچہ بالطبع گرم ہے لیکن اس وجہ سے کہ بدن کو صفرا سے پاک کرتی ہے اور حرارت اوسکی جسم سے زائل کرتی ہے سرد کنندہ

بعرض ہے اور وہ دوائین کہ جنسے گرمی یا سردی زیادہ ہوتی ہے وہ ایسی دوائین ہین کہ بدن سن
بدبیر رہتی ہین اور دستون کو دیر دیر مین جاری کرتی ہین اور نیز وہ کہتا ہے کہ بارہا مین نے اکثر
تپ غب مین ہلیلہ زرد اور سقمونیا سے تنقیہ کیا ہے اور بعد اوسکے پھر تپ نے عود نہین کیا اگر کسی مرتبہ معاودت
کی ہے تو ضعیف ہوئی ہے اور نیز کہتا ہے کہ امراض حادہ یعنے تیز بیماریون مین تاخیر استفراغ اوس وقت
کرنی چاہیے کہ نشانیان نضج ملاحظہ کرین اور اعتماد نکرین کہ بعد استفراغ کے کچھ راحت پہونچیگی اور بقراط
کہتا ہے کہ جسوقت بیماری ہنوز ابتدا مین ہو اگر صواب سمجھین تنقیہ کرنا تو بلا تامل استفراغ کرین اور جسوقت
کہ بیماری کا زمانہ انتہا تک پہونچے اور طبیعت نے جو کچھ پکا یا گیا پکا دیا اور باقی مواد کے پکانے مین مشغول ہے
تو اوس حالت مین طبیعت کو اوسکے کام سے باز رکھنا بہتر نہوگا اور استفراغ اس ہنگام مین بے منفعت
بلکہ با مضرت ہوگا اور اگر بدن مین نشانیان امتلا کی ظاہر ہووین مانند اعیایہ قروحی اور گرانی اعضا یا ضعف
اعضا اور درد جگر اور درد طحال اور درد حجاب اور درد پہلو اور گرانی سر اور معدہ اور بستلی اور شہوت اور سوء طعام
اور حرکت کرنے رگون کی بعضے اعضا مین کہ برخلاف عادت طبیعی کے تو کسی حالت مین استفراغ کرنے
مین تاخیر لازم نہین ہے قے یا فصد یا مسہل یا مالش اور حمام اور ریاضت یا ادرار بول اور یا پسینہ لانا
یا ساتھ دواؤن محلل کی تدبیر اوسکی کرنا چاہیے اور جسوقت کہ کوئی خلط ناک کے اندر اس حد کو پہونچے کہ اوسمین
درد پیدا کرے استفراغ واجب ہوگا اور اگر سوای گرانی اور کشیدگی کے کہ امتلا سے پیدا ہووے اور کچھ ملاحظہ
نکرے تو ممکن ہے کہ مالش اور حمام اور ریاضت اور پسینہ لانے کی تدبیرون ہی سے دفع ہو جائیگی باب چھٹا جزو اول
اور گفتار اول اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اون نشانیون مین ہے جو فائدہ
اور نقصان پر استفراغ کی دلالت کرتی ہین جسوقت کہ دست یا قے طرح طرح کی رنگتون کی
ملاحظہ کرین تو وہ نشان اسبات کا دینگے کہ بدن طرح طرح کی خلطون سے پاک ہوتا ہے خاصتہ اگر آدمی اوس
سے سبکی پاوے اور کسی طرحکا ضعف نلاوے اور اگر دستون مین آنتون کا خراش یا کوئی شے گندہ سیاہ یا چربی
باہر نکلے تو معلوم کرین کہ وہ نشان زیانکاری اور مضرت کا ہے اور جسوقت کہ دستون یا قے مین جو کچھ
کہ نکلے وہ اوس نوع سے ہووے کہ طبیب نے قصد جسکے نکلنے کا ملحوظ کیا ہے اور کچھ ناطاقتی بھی نہ معلوم ہوتی
ہو لیکن سبکی پائی جاتی ہے نشان [illegible] کا ہے اور اگر دست یا قے خود بخود جاری ہووین [illegible]
بقصد طبیب اور حال [illegible]
غلبہ کرے نشان [illegible]
پائی ہے ابن ماسویہ کہتا ہے [illegible]

اور جو خلط غلیظ یا رقیق کہ تیرہ ہوتی ہو وہ معدہ اور آنتون سے آتی ہے

باب ساتوان پہلے جزو اور گفتار اول اور پہلے حصہ سے تیسری کتاب کے اسبات مین ہے کہ انواع استفراغ کو کیونکر باز رکھنا چاہیے

طریق باز رکھنے استفراغات کا آٹھ طرح پر ہے ایک یہ کہ مواد کو جو مستفرغ ہوتا ہے اوسکو اوس راہ سے جسطرف رخ کیے ہوے ہے پھیر دیوین اور دوسرے کسی طرف سے باہر نکالین دوسرے یہ کہ نیز اوسی راہ سے جدھر سے نکلتا ہے اوس مواد کو بخوبی تمام استفراغ کرین تیسرے یہ کہ استفراغ کو ساتھہ استفراغ کی باز رکھین چوتھے سرد دواؤن سے باز رکھین پانچوین یہ کہ قابض دواؤن سے باز رکھین چھٹے یہ کہ نرم دواؤن سے باز رکھین اور ان دواؤن کو مغریہ کہتے ہین ساتوین داغ کنندہ دواؤن سے باز رکھین آٹھوین عضو کے باندہنے سے باز رکھین لیکن باز رکھنا استفراغ کا بطریق پھیر دینے مواد کے اس طور پر ہے کہ مثلاً حیض بہت جاتا ہے تو لازم ہے کہ زیر پستان پچھنے لگا کر شاخ سے کھیچین تاکہ خون اس جانب کو پھر آوے اور باز رکھنا بطریق پھیر دینے مواد کے کسی دوسرے عضو کی طرف اور اوس عضو سے استفراغ کرنا اس طرح پر ہے کہ واسطے افراط حیض کے رگ باسلیق کھولین اور واسطے نکسیر کے سر رو کی فصد کھولین اور اسیطرح دستون کی افراط کو ساتھہ قے کے باز رکھین اور قے کو ساتھہ دستون کے باز رکھین اور دونون کو ساتھہ پسینہ لانے کے باز رکھین اور باز رکھنا استفراغ کا بھی ساتھہ استفراغ کے اور نیز اوسی راہ سے ایسا ہے کہ جسوقت کہ معدہ طعام کو ہضم نکرے اور معدہ مین ایسا مواد ہووے کہ متلی پیدا کرے اور قے آوے تو اوس حالت مین کوشش کرنی چاہیے کہ قے بخوبی تمام آجاے اور وہ مواد قے کی راہ بالکلیہ نکلجاے اور معدہ اوس سے پاک ہووے اور اسی طرح اگر معدہ اور آنتون مین کوئی ایسی خلط ہووے کہ اوسنے دونون کو نرم اور لغزندہ کیا ہووے کہ اوسکے سبب سے طعام معدہ مین اور ثفل آنتون مین درنگ نکرتا ہو اور پھسلجاتا ہو اور جلد باہر نکلجاتا ہو تو لازم ہے کہ معدہ اور آنتون کو ساتھہ ایارج فیقرا کے اوس خلط سے پاک کرین تاکہ معدہ درشت ہو جاوے اور قوی ہووے کہ طعام کو بخوبی نگاہ رکھے اور ہضم کرے اور دست ٹھہر جائین اور جو استفراغ کہ سرد دواؤن سے باز رکھین وہ اس طریق پر ہے کہ کوئی خلط گرم ہوگئی ہو کہ اوسکے سبب سے مواد اوسکا رقیق ہو کر نکلتا ہے اوسکے لیے سرد دوائین کام مین لائین تاکہ اوسکو قوام دیوین اور غلیظ کرین اور رگون اور گذرگاہون کو باہم ملائین اور سوء مزاج گرم کو زائل کرین اور جو کچھہ مغریہ دواؤن سے باز رکھین کیفیت اوسکی اس طور پر ہے کہ کوئی خلط تیز حرکت مین آئی ہووے اور آنتون پر گذری ہو اور وہ رطوبت کہ موضوعہ پر آنتون کے چھائی رہتی ہے علیحدہ ہوگئی ہو اور آنتون کو برہنہ کر دیا ہووے اور بوجہ اوسکے حس تیزی ثقل اور درستی اوسکی آنتون پر پہونچتی ہو اور ثقل کو جلد دفع کرتی ہو اور نگاہ نرکھہ سکتی ہو تو اوسکے واسطے مغریہ دوائین استعمال فرمائین گوند ببول کا اور کتیرا اور لعابات اور غذائین لزج مانند پاچہ کے تاکہ آنتون پر قائم مقام اوس رطوبت کی ہووے

ہووی اور تیزی ثقل کی اون سی باز رکھی اور اوس خلا کے گذر کے اندر بھی ٹھہری اور اوسکو قوام دیوی اور حرکت سی باز رکھی اور جو کچھ ساتھ دواؤن داغ کنندہ کی باز رکھیں ما اس طور پر ہی کہ اندر احشا یا بیرون احشا قرحہ ہووے اوسکے واسطے داروی داغ کنندہ اوس مقام پر پہونچاتین تاکہ خشک ریشہ دفع کرے اور استفراغ کو ٹھہراوے اور خشک ریشہ پوست ہی کہ سر ریشہ پر بستہ ہوتا ہی لیکن اس خشک ریشہ مین ایک مضرت ہی اور وہ یہ ہے کہ جسوقت وہ پوست سی جدا ہوتا ہی قرحہ زیادہ کشادہ ہوجاتا ہی پس جسوقت چاہین کہ خشک ریشہ پایدار ہووی تو لازم ہے کہ داغ کنندہ دواؤن کے ساتھ داروی قابض شامل کرین کہ سر قرحہ کو بھی ملاوی اور داغ بھی کیا جاوے اور جو کچھ بطریق باندہنی عضو کے باز رکھین کیفیت اوسکی یہ ہی کہ مثلاً فصاد فصد باسلیق مین خطا کری اور نشتر شریان پر پہونچی پس تدبیر اوسکی یہ ہی کہ بازو باندہین تاکہ رگون کی گرفت کرے جبتک کہ اور تدبیر کیجاوی یا موضع رگ کو ساتھ دوای لادن اور پشم خرگوش کے باندہین چنانچہ تصریح اس بیان کی باب فصد مین مفصل مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی وعدہ اور معلوم کرین کہ جسوقت استفراغ خون بسبب کشادہ ہونی منھ رگون کے ہوا ہووی تو قابض دواؤنسی رک سکتا ہی اور اگر بسبب خورہ کی استفراغ خون ہو تو صاف کرنیوالی دواؤنسی پاک کرین پھر وہ دوائین جو گوشت کو اوگاتی ہین اوسپر رکھین یہ سب اصول ہین کہ استفراغات کی باز رکھنے کے لیے مذکور ہوئی ہین اور جلوتگی اور شرح ہر ایک کی اپنی مقام پر بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالی

جزو دوسرا گفتار اول اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے استفراغ بقی یعنی پاک کرنے مین بدن کے ہی مواد فضول سے ساتھ قی کے اور اس جزو کے گیارہ باب ہین باب پہلا دوسری جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے تندرست آدمیونکی حاجتمندی مین ہے معلوم کرنا چاہیے کہ جو کھانا کہ معدہ سی ہضم ہوا کرتا ہی اندکی آلودگی اوسمین بجاتی ہی اور جو کچھ غلیظ اور لزج زیادہ ہوتی ہے خمل معدہ کی درمیان مین قرار پاتی ہی اسوجہ سی احتیاج ہوتی ہی کہ معدہ کو گاہ گاہ اون آلودگیون سی پاک کرین خاصۃً اگر معدہ سرد ہو اور اوسمین رطوبت بہت ہووی کہ بسیاری رطوبت درمیان جرم معدہ اور جرم طعام کے جو حائل ہوتی ہی معدہ کو مماست طعام سی باز رکھتی ہے اس سبب سے حرارت معدہ کی طعام تک نہین پہونچتی ہے اور بدین وجہ کھانا ہضم نہین ہوتا ہی اور بسبب ہضم ہونی طعام کے رطوبتین زیادہ ہوجاتی ہین اور حاجت استفراغ کی زیادہ ہوتی ہی اور معلوم کرین کہ جناب باری عز اسمہ نی بتدبیر مصلحت جسم انسان کی اس طور پر کی ہے کہ ہمیشہ اندکی صفرا اسی زہرہ یعنی پتہ کی اوپر اوترتا ہے اوس راستہ سی جو درمیان آنتون اور جگر کے پیدا کیا گیا ہے واسطے اس کام کی تاکہ وہ صفرا آنتونکو بلغمون سی دہووی اور اوسکو صاف کری اور نیچی کی آنتون پر اوتار لاوی اور شرج کی عضلون تک

اونکی ادویہ

پھوپچے اور عضلہ تیزی صفرا سی اگاہی پاوی اور واسطے حاجت کی اوٹھاوی اور مانند اس راستہ کی جناب باری سے
بتہ سی طرف معدہ کی کوئی گذر کشادہ نہین کیا ہی تاکہ اوسکو بلغمون سے پاک کرتا ہے اسلیے کہ اگر جس طرح سی کہ اندکے
صفرا پتہ سی آنتونکی طرف اوترتا ہے لحتی صفرا معدہ پر بھی آتا تو آدمی ہمیشہ متلی مین مبتلا رہتا اور طعام معدہ مین
قرار نپاتا اور ہضم البتہ نہوتا اور بدن طعام سے بہرہ غذا نپاتا اس سبب سی آفریدگار نے دہونا اور پاک کرنا معدہ کا
بلغمون فروتی سے بقوت اختیاری چھوڑ دیا تاکہ آدمی اوسکو بوقت حاجت بطریق قے دفع کرے اسوجہ سے
تندرست آدمی کو احتیاج ہوتی ہے کہ گاہ گاہ معدہ کو قے سی پاک کرے باب دوسرا دوسرے

جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے قے کی منفعت اور مضرت کی بیان مین

بقراط کہتا ہی کہ مین قے کو پسند کرتا ہون اور بہتر سمجھتا ہون نہ واسطے استفراغ کے لیکن
اسواسطے کہ ریش گردہ اور سب دردونکو فائدہ بخشتی ہے وہ درد جو نیچے کے جسم مین عارض ہون بالجملہ استفراغ
قے کا استفراغ قوی ہے خاصتہً خلطون بلغمی سے خصوصاً نیچے کے جسم مین گردہ سی قدم تک اور بعد مسہل کی کوئی
استفراغ قوی زیادہ اور نافع تر قے سی نہین ہے اور قے کی منفعتونسی یہ ہی کہ معدہ کو پاک کرتی ہے اور گرانی سر کو
دور کرتی ہی اور آنکھون کو روشنی بخشتی ہی اور بعد قے کے طعام بہتر ہضم ہوتا ہی اور بھونک کھانے کی بڑہاتی ہی
اور بھونک بُری بُری چیزون کی مانند بھونک مٹی کے اور تیز اور شور اور ترش چیزون کے رفع کرتی ہی اور ورمون
اور تہیج کو نافع ہی اور مرگی کو کہ معدہ سی اوٹھتی ہے اور یرقان کو مفید ہی اور رعشہ اور فالج اور تنگی سانس اور
نقرس اور مالیخولیا کو سودمند ہی اور جذام کے لیے ایک علاج قوی ہے اور سب پُرانی بیماریون کو مفید ہی خاصتہً
اگر باندازہ کیجائے اور آدمی کو فربہ کرتی ہے ابن ماسویہ کہتا ہے کہ جس آدمی کو کہ مسہل پینے سی متلی پیدا ہووے
اور گرمی جسم مین پھیل جاتی ہو تو اوسکو لازم ہے کہ دوا کھانے سی پہلے تین دن برابر قے کرے یہ رنج دفع ہو جائیگا
اور لیکن مضرتین قے کی یہ ہین کہ اگر افراط کرین معدہ کو ضعیف کردیگی اور خلطون کو معدہ کیطرف رجوع کرتی
اور سینہ اور آلتہای دم دن کو اور آنکھون اور دانتون کو اور درد سر کو جو بشرکت معدہ اور اور اعضا کے ہو
اور جگر کو ضرر پہونچاتی ہی اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ قوت قے سے کوئی رگ سینہ مین شگافتہ ہوتی ہی اور
اکثر آدمی ایسی ہین کہ طعام بکثرت کھاتی ہین اور پھر قے کرتے ہین اور اس عادت سی بیماریان پیدا ہوتی ہین

باب تیسرا دوسرے جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے اس امر مین ہی کہ قے کس کے لیے چاہیے اور کس کے لیے نچاہیے

معلوم کرین کہ جس
آدمی کا کہ دماغ ضعیف ہو یا سینہ مین کوئی ورم ہو اوسکو قے کرنی بہتر نہو گی اسلیے کہ اوسکو بخوف نرہنا چاہیے
اس بات سی کہ سینہ مین کوئی رگ ٹوٹ جاوے یا مواد رخ طرف دماغ یا سینہ کے لاوے اور جس شخص کا کہ

سینہ تنگ اور گوشت سی برہنہ ہو اور حنجرہ باہر آگیا ہو اور گردن باریک اور دراز ہو اوسکو بھی قے نکرنی چاہیے
کیونکہ قے ایسی شخص کو نہایت دشوار ہوگی اور خطرہ اس بات کا ہوگا کہ بیماری سل کی عارض ہو اور سینہ مین ورم
پیدا ہو اور نہایت فربہ آدمی کو مسہل بہ نسبت قے کے زیادہ موافق ہوتا ہی اور لاغر آدمی کو قے موافق زیادہ ہوتی
ہی بہ نسبت مسہل کے اسلیے کہ خلط صفرا اوسکی بدن مین غلبہ رکھتی ہے اور محمد بن زکریا کہتا ہی کہ شخص لاغر کو احتیاج قے
نہین ہی لیکن اوسکو واسطے اولی اور مناسب یہ ہی کہ غذائین تر کھلاوین تا کہ اوسکے معدہ مین رطوبت نیک
پیدا ہووی اور بدن اوسکا اوس سی بہرہ حاصل کرے اور جس کسی کا کہ معدہ ضعیف ہو اوسکو مسہل قے سی بہتر
ہوگا اور حاملہ عورتین بھی قے ہرگز نکرین اسلیے کہ خلطین بد اونکی بدن سی قے کی وسیلہ سی پاک نہین ہوتی ہین
اور قوت قے سے ایک نوع کا اضطراب اونکی بدن مین ظاہر ہوتا ہی اور جس کسیکو قے کرنے کی بہت عادت ہووے
اور متلی رنج دیتی ہووی اوسکو بھی قے سی روکنا چاہیی اور جس کسیکو قے کرنے کی عادت نہ ہو یا دشوار ہو اوسکو
قے کرنا باعث خطر ہی اور جس آدمی کا کہ سینہ چوڑا ہو اور شکم کے عضلے قوی ہون اوسکو قے نافع ہوتی ہی اور بآسانی
آتی ہی خاصۃً اگر گردن درازنہووی اور بیماریون تیز اور بیماریون سینہ مین بھی قے نکرنی چاہیی باب چوتھا

دوسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی قے کرنے کی تدبیر مین ہے

تدبیر صواب یہ ہی کہ پہلی کوئی ایسی حرکت کیجائی جس سے بدن گرم ہوجاوی اور خلطین رقیق ہوجائین اور گذرگاہین
خلطون کی کھل جائین اور اگر خلط نہایت غلیظ ہو تو اول حمام کرنا لازم ہے اسلیے کہ حمام خلطون کو پگھلا تا ہے
اور اگر خلط رقیق ہو تو مدام اوسکا کرنا چاہیی ساتھ غذاؤن غلیظ اور لزج کے اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سبب
دشواری قے کا رقیقی خلط ہوتی ہے اور لیکن وہ طعام جو واسطے قے کرنے کی تناول کرین بکثرت نوش
کرنا چاہیی تا کہ معدہ پُر ہو جاوی اور طرح طرح کی کھانی کھانا چاہیی تا کہ معدہ اون غذاؤن گوناگون کو پھیر دیوے
کیونکہ گوناگون طعام کو معدہ بدشواری پسند کرتا ہی اور جسوقت کھانا کھاوین تو لازم ہے کہ اندکی
درنگ کرین تا کہ فضول اور خلطین طعام مین شامل ہوجائین اور اوسکے ساتھ باہر نکلین اور جو آدمی کہ
واسطے قے کے شراب نوش کرے اوسکو لازم ہے کہ بخوبی نیچے تا کہ بآسانی قے ہوجاوے یہ کلام متقدمین
ہی اور طریق تجربے سے اکثر لوگون کو اس طور پر پایا ہی کہ جسوقت اس نیت سی اونھون نے شراب پی ہے
تو حس اونکے معدہ کی کُند ہوگئی ہے کہ جو چیز بعد اوسکی کھائی گئی ہے آگاہی اوسکو حاصل نہین ہوئی ہی اور قے
سی باز رہا ہی اور بیشتر آدمیون کو اکثر ایسا اتفاق ہوا ہی کہ درمیان شراب نوشی کے کہ ہنوز مزہ شراب کا
ایسا ہی پایا ہے اور نقل سے دہن کو خوش کیا ہے اگر ارادہ کیا ہے کہ قے کرے اوسوقت اوسکو قے بآسانی
ہوئی ہے اور جس آدمی کو کہ قے بدشواری آتی ہو یا عادت نہوئی ہو تو لازم ہے کہ اوس سے پہلے غذائین چرب

اور شیرین تناول کرے اور کوئی ریاضت عمل مین نہ لائے اور قی کرنے کے دن غذا مین نیک کھانی چاہیئین
تا کہ اگر معدہ یاری ندوے اور قے نہ کیجاوے غذا کہ معدہ مین رہے غذاے نیک جسم کو دیوے اور جس کسیکو قے کرنی
دشوار ہوتی ہے اوسکو چاہیے کہ قے سے چند روز پہلے ہر صبح کو ایک اوقیہ یعنی دو تولہ دس ماشہ روغن تازہ ایک اوقیہ
شراب مین گھولکر تناول کرے اور حمام مین جاوے اور اعضا کو ساتھ روغن بنفشہ یا روغن گل یا روغن بادام کے
چرب کرین بہتر ہوگا اور لاغر آدمی جس ساعت کہ قی کرنا چاہے حمام مین جاوے اور نیمگرم پانی سے جو مائل بگرمی ہو
غسل کرے کہ رگین نرم ہوجائین اور خلطین پگھلین اور نرم ہوجائین اور بعد حمام کے [illegible] تو شراب صرف
تناول کرے کہ خلطین نرم ہووین اور شوربای چرب اور چند طعام گوناگون کھاوے کہ سب چرب اور نرم ہووین
اور کچھ ترشی نکھاوے اور شراب بھی دو تین طرح کی چاہیے اور آخر مین شراب کے چند قدح پیوستہ تر اور گران تر
نوش کرے اور شراب قوی پینی چاہیے تا کہ مراد حاصل ہووے اور جسوقت سرد ہوا ہووے تو قے حمام کے اندر کرنی
لازم ہے تا کہ سب آفتون سے بیخوف رہے اور جسوقت قے سے فارغ ہووین شراب سیب سے پیاس بجھانی چاہیے اور
سکنجبین اور جلاب کیطرف مشغول ہونا چاہیے اور اگر کسی شخص کو قے جلد آجاتی ہو یا متلی ہوتی ہو تو اوسکو
لازم ہے کہ کوئی خوشبو سونگھے اور ہاتھ پاون اوسکے ملنی چاہیئین اور سیب اور بہ اوسکو چوسنا لازم ہے
تا کہ دوا اوسکی معدہ مین اتنی دیر تک رہے کہ خلط کو حرکت دیوے اور قے کے وسیلہ سے خارج کرے باب پانچوان

دوسری جزو اور گفتار اول اور حصہ دوم سے تیسری کتاب کے اس امر مین ہے کہ قے کب
اور کتنی مدت مین اور کیونکر کرنی چاہیے معلوم کرین کہ فصل تابستان بہترین فصول ہے واسطے
قے کے اور جس آدمی کو کہ قے بدشواری آتی ہو یا بیخوف نہووے کہ اوس سے کوئی آفت ظاہر ہو تو اوسکو سواے
فصل تابستان کے قے کرنی نچاہیے کیونکہ اس فصل مین خلطین گداختہ ہوتی ہین اور حرکت اوپر کیجانب
کرتی ہین اسلیے کہ قے فصل تابستان مین بآسانی ہوسکتی ہے اور بعد فصد کے تین دن تک قے نکرنی چاہیے
خاصتہ اگر فم معدہ ضعیف ہو اور مرطوب کے لیے سب وقتون مین بہتر وہ وقت ہے کہ ریاضت سے آسودہ ہوا ہو
تا کہ وہ خلطین جو حرکت ریاضت سے گداختہ ہوئی ہون طعام اور شراب ساتھ اون خلطون کے زحمت
نکرے اور خوف اس بات کا ہووے کہ بسیاری خلط سے گذرگاہین بند ہوجائینگی اور خناق پیدا ہوگا
اور وہ قے کہ بے طعام اور شراب ہو سکے تو اوسکے ماہیچ شور اور مولی اور پانی نیمگرم کہ سویا
اور لوبیا اور رائی ناگوفتہ اور قدرے نمک اوسمین پکایا ہو شہد کی سکنجبین مین ملاکر
استعمال فرمائین اور قے کرنا قوی دواؤن سے بجز فصل بہار اور اول تابستان کے
لازم نہین ہے اور گرم مزاج والے کو سب وقتون مین بہتر وہ وقت ہے کہ آسودہ ہون اور حمام مین

یگرم پانی سے غسل کیا ہووے اور روغن بھی ملا ہوا ور کشکاب روغن بادام کے ساتھ کھایا ہوا ور اوس سے تین چار
ساعت کے بعد انڈے ماہی تازہ کھائین اور قے کرنے کی حالت مین شربت کشکاب نوش کرین سکنجبین
اور آب گرم ملاکر اور مدت قے کرنے کی حسب قول بقراط یہ ہے کہ ایک مہینہ مین ایکدفعہ قے کرنی چاہیے دو روز
بعد ایک دوسرے کے تاکہ وہ خلط جو روز اول اپنے مقام سے متحرک ہوئی ہو اور خارج نہوئی ہو دوسرے دن بخوبی
نکلجاے اور نیز وہ کہتا ہے کہ جو کوئی اس ترتیب کو نگاہ رکھے مین ضامن اوسکی تندرستی کا ہون اور ایک گروہ نے
بیان کیا ہے کہ مہینہ مین دو مرتبہ قے کرنی لازم ہے اور دونون دفعہ دو روز بعد ایک دوسرے کے اور وہ قاعدہ
کہ قے کیونکر کرنی چاہیے معلوم کرین کہ جو آدمی کہ ارادہ قے کا واسطے پاکی معدہ کے کرے تو اوسکو کوئی دوا قے کی
دوائون سے نہ کھانی چاہیے اور قے کی حالت مین بہت قوت نکرنی چاہیے اسلیے کہ پینے سے قے کے دوائون کے
اور قوت کرنے سے حالت قے مین خلطین تمام جسم کی معدہ کیطرف رجوع کرتی ہین اسلیے اوسکو بجز سکنجبین کے اور کچھ
نہ دینا چاہیے اور وہ غذا جو خلط غلیظ کو لطیف کرے مانند ماہی شور اور مولی اور انار کے یا کوئی اور چیز نکھلائین
اور اگر احتیاج قوی ہووے تو قدرے پانی سووہ کا ہمراہ سکنجبین شہد کے تناول کرین تاکہ قے بآسانی آجاوے اور
اگر واسطے اور کسی بیماری کے قے کرنی منظور ہے تو اور سب شرطین بجالانا چاہیے جو اوپر مذکور ہو چکی ہین اور جس
ساعت کہ قے کرنی منظور ہو تو لازم ہے کہ دونون آنکھون پر فادہ یعنی گدی رکھکر عصابہ یعنی پٹی سے باندہین اور
جو عوض گدی کے دو تھیلیان سیوین اور سرمہ اونمین بھر کر اور آنکھون پر چڑہاکر باندہین نہایت بہتر اور مناسب
ہے اور جب تک کہ قے سے فارغ نہولیوین آنکھین نکھولین اور جسوقت فراغت پائین تو آنکھین اور مونھہ
سرد پانی سے دہووین اور سکنجبین یا ماء العسل سے کلیان کرین اور دہن کو خوب پاک کرین اور قے کرنے کی
حالت مین سیدھے بیٹھین اور جو کھڑے ہو کر قے کرنا منظور ہو تو اور بھی بہتر ہے کہ خلطین براستی خارج ہووین
اور کسی نہج پر دونون پہلوؤن مین سے کسی پر تکیہ نہ لگاوین اور جسوقت دہن کو پاک کرچکین تو قدرے گلقند
یا اطریفل کوچک یا قدرے مصطگی سووہ کے پانی کے ساتھہ کھائین اور بعد قے کے طعام اور شراب نوش نکرین
اور جلد حمام مین جائین اور نہائین اور پھر جلد باہر آئین اور اگر کسی طور پر چارہ نہووے اور حاجت غذا کی
لابد سمجھین تو ایسا کھانا کھاوین جسکا جوہر نیک ہووے اور جلد ہضم ہو جائے اور مزہ اوسکا بہتر ہو مگر کم
کھانا چاہیے

باب چھٹا دوسرے جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے قے کے نقصان اور فائدون کی نشانیون مین سے

نشانیان قے کی سودمندی کی یہ ہین
کہ آدمی بعد اوسکے اپنے بدن مین سبکی پاویگا اور خواہش طعام کی بہت ہوگی اور نبض اور نفس اوسکا باعتدال
ہوگا اور سب قوتین اوسکی قوی ہونگی اور ابتدائے قے مین متلی ہوگی اور فم معدہ انڈے کے سوزش پائیگا

ج ۳

خاصتہ اگر دوا قوی ہو مانند خربق وغیرہ کے اور پہلے دہن سے لعاب آنا شروع ہوگا پھر بلغم بہت آویگا پھر خلط
رقیق نکلیگی اور سوزش معدہ ہنوز باقی ہوگی اور پھر متلی اور گرمی کے کوئی اور ریح نہوگا اور اکثر اوقات طبع بھی
اجابت کریگی اور بعد تین چار ساعت کے وہ سوزش معدہ کی دور ہوجائیگی اور نشان زیادہ کاری قے کا یہ ہے
کہ قے تمامہ نہوگی یا کوئی شے اوسمین سبب نکلیگی اور آنکھین قے کرنے والیکی چہرہ جائینگی اور سرخ ہوجائینگی اور پسینہ
بہت جاری ہوگا اور آواز نہ نکلیگی اور ہچکی ظاہر ہوگی پس جسوقت یہ حالات ظاہر ہونگی تو آدمی بالضرور ہلاک ہوجائیگا
تدارک اوسکا حقنہ سے کرنا چاہیے اور ساتھہ پانی نیمگرم اور روغنون کے جو قوت تریاقیت رکھتے ہین مثل روغن اسکے بھی
کوشش کرین تاکہ قے بخوبی ہوجائے پس جسوقت قے ہوجائیگی تو خناق سے بخوف ہوجائیگا لیکن ہچکی اسلیے ظاہر
ہوتی ہے کہ خلطین بد معدہ مین جمع ہوجاتی ہین اور معدہ اسقدر طاقت نہین رکھتا ہے کہ اونکو دفع کرسکے اور سرخی
آنکھون کی اور چہرہ جانا آنکھونکا اوپر کیجانب نشان اس بات کا ہے کہ کوئی خلط بد یا گرم دماغ پر چڑھ گئی ہے اور
خوف اس امر کا ہے کہ ورم گرم دماغ مین پیدا ہوجائیگا اور تشنج با فواق اور بے فواق نشان لبیاری قے کا ہے اور
تری جسکی حاجت اعضا کو ہے خرچ ہوگئی ہے اور اجابت طبع بعد قے کے نشان اس امر کا ہے کہ خلطین ناگوار
نیچے کیجانب کو رجوع کرتی ہین

باب ساتوان دوسری جزو اور گفتار اول اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کا اون حالات بد کی تدارک مین ہے جو بعد قے کے ظاہر ہوتے ہین

قے کی دواؤن سے خربق سفید نہایت قوی ہے اور جسوقت کہ قے دیر مین آوے اور سوزش معدہ اور پیاس بشدت
ظاہر ہووے تو تدارک اوسکا گرم پانی اور روغن زیتون یا روغن کنجد کے کرنا چاہیے اور ہر ساعت آب گرم اور
روغن پلانا چاہیے کہ قے بخوبی آجائے اور سوزش کو تسکین حاصل ہو اور شاید طبع بھی اجابت کرے اور بعدہ
اور ہاتھہ اور پاؤن گرم کرنا چاہیے کہ متلی کی ترقی ہووے اور قے تمامہ آجائے اور اگر دیر مین
آوے اور جلن معدہ کی اور پیاس کم ہووے تو فوراً حمام مین جائین اور پر مرغ چرب کرکے اور ایارج فیقرا بین لقیہ
حلق کے اندر ڈالین تاکہ مقصود حاصل ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قے بخوبی آجاتی ہے بسبب اثر کامل دوا کے
و لیکن بعد اوسکے پہلوؤن کے سرون مین درد ظاہر ہوتا ہے تدارک اوسکا اس طرح چاہیے کہ پانی گرم اور روغن
باہم ملائین اور اسفنج یعنی ابر مردہ یا پشمہ یعنی روئی کا ٹکڑا اوسمین تر کرین اور اوس مقام درد پر رکھین اور اکثر
اوقات بعد قے کے سوزش عظیم پیدا ہوتی ہے اور اسکے لیے شوربا مرغ چرب مفید ہوتا ہے اور لازم ہے کہ اوس مین صمغ
موم روغن سے کہ روغن بنفشہ اور روغن خیری سے بنایا ہو لین اور اکثر بعد قے کے ہچکی آنی شروع ہوتی ہے
اوسکو قدرے قدرے گرم پانی پینے سے اور چھینک لانے سے دفع کرین اور اکثر اوقات بعد قے کے
بیماریان ظاہر ہوتی ہین مانند کزاز اور سبات اور باطل ہونی آواز کے تدبیر اوسکی یہ ہے کہ ہاتھہ پاؤن

پیکا سے باندھین اور شدایا اور قثاء الحمار دونون یا کسی ایک کو اونہین سے روغن زیتون مین پکائین اور گرم معدہ کے اوپر رکھین اور شہد اور گرم پانی پینے کو دیوین اور صاحب سبات کے لیے اوس روغن مین سے نیمگرم کانمین ٹپکانا سریع النفع ہے اور اگر اوقات قے مین خناق ظاہر ہوتا ہے تدبیر اوسکی یہ ہے کہ دونون بازو کسکر باندھین اور حقنہ بھی کرین اور بسا اوقات قے کے بعد خون بھی آتا ہے اوسکی واسطے شیر تازہ دیوین کہ قوت دوا کی پھیر دیوے اور جمیع عوارض بدمین شیر تازہ خیلے سودمند ہے اور جو قدرے شراب بھی شیر مین شامل کرین تو منفعت اوسکی کامل اور جلد ظاہر ہوگی اور جس حیلہ سے کہ ممکن ہوسکے کوشش کرنا چاہیے یا بعد قے کے سورہنا چاہیے اور معدہ پر ضمادات قابضہ لگاوین اور اگر با فراط خون آوے شیر تازہ اور شراب بدستور دیوین اور جسوقت چاہین کہ نواحی سینہ اور معدہ کو باقی خون سے کہ اوس جگہ جمع ہوگیا ہو پاک کرین تو لازم ہے کہ قدرے قدرے سکنجبین سرد دیوین اور خرفہ کے بیج کوٹین اور پانی اوسکا ساتھ گل ارمنی کے دیوین خون کو روک دیگا اور جاننا چاہیے کہ جو کچھ قے مین برآمد ہوتا ہے بیشتر بلغم ہوا کرتا ہے اور صفرا بنسبت بلغم کے کمتر نکلتا ہے اور اوسکے بعد آتا ہے اور سودا صفرا کے پیچھے آتا ہے اور کمتر نکلتا ہے اور ہر ایک شخص کی قے مین سودا نہین نکلتا ہے مگر اوس آدمی کی قے مین آتا ہے کہ جو ہمیشہ شراب پیا کرتا ہے اور جگر گرم ہووے یا جسکی تلی بڑی ہووے یا وہ عورت کہ جسکا خون حیض کا بند ہوگیا ہو اور جسوقت کسی آدمی کی قے مین کچھ ترش برآمد ہو اور وہ اس سے پہلے عادت نرکھتا ہو اوس آدمی کو اوسدن غذا کم دینی چاہیے اور غذا سے پہلے گلاب گرم کرکے پلانا چاہیے اور اگر معلوم کرین کہ معدہ سرد ہوگیا ہے قدرے مصطگی گلقند مین ملا کر دیوین یا میبہ بالموافق اندکے کھلائین اور جس آدمی کی قے مین سودا بہت آتا ہو وے تو اوسکی تدبیر یہ ہے کہ سرکہ کو گرم کرین اور ابر مردہ یا ردی اوسمین ترکرکے بیمار کے معدہ پر رکھین

باب آٹھوان دوسری جزو اور گفتار اول اور حصہ دوم سے تیسری کتاب

دستی کی دواؤن کے بیان مین ہے

اور چاہیے کہ اونکے فعل کی معلوم کرین کہ قوت قے کی دواؤن کی خلطون کے کھینچنے مین اپنی طرف کو مانند قوت دواؤن مسہل کے ہے لیکن دونو مین فرق یہ ہے کہ اول تو راہ باہر نکلنے کی مخالف ایک دوسرے کے ہے چنانچہ معلوم ہے اور دوم یہ کہ دوائین مسہل خلطونکو بدیر حرکت مین لاتی ہین اور بہت دیر مین اپنی طرف کھینچتی ہین اور باہستگی فعل کرتی ہین اور قے کی دوائین فی الفور قعر بدن اور اعضاے بعیدہ سے خلطونکو کھینچ لاتی ہین اور قہر کرتی ہین اوپر خلط کے اور اوپر اعضا کی قوتونکے اور خلطونکو بقوت جنبش دیتی ہین اور اوکھاڑتی ہین اور بدن سے باہر بسرعت نکالتی ہین اسلیے کہ طبیب کو لازم ہے کہ واسطے قے کے ایسی دوائین اختیار کرے کہ وہ ساتھ قوت دافعہ معدہ اور ساتھ قوت دافعہ اعضاے بعیدہ کی مقابلہ کرسکین اور خلطونکو برخلاف دفع تمامی اعضا کے جگہ سے ہلا سکین اور دفع اعضا کی راہ سے

اونکو پھیر سکین اور جلد معدہ کیطرف لا سکین اور فوراً باہر نکال سکین اور چونکہ قوت دافعہ طبعی سب اعضا کی اسطرح
ہے کہ مواد کو نیچے کیطرف دفع کرتی ہے پس اس کام سے بیچارہ نہوگا اس امر سے کہ ایسی دوا اختیار کرین کہ کھینچنا
اوسکا مخالف دفع تمامی اعضا کی ہو اور جلد فعل کرے اور قوی تر ہو اور معلوم کرنا چاہیے کہ قے کی دواؤن کے
بھی کئی درجے ہین بعضی ایسی چیزین ہین کہ خلطون غلیظ اور لزج کو قعر بدن اور اعضای بعیدہ سے نکالتی ہین وہ
خربق سفید ہے اور پھر جبلہنگ اور اوسکے بعد مرتبہ کندس کا ہے اور تخم شبرم اور ماذریون اور بزرالقی یعنے
مین پھل اور رقعہ یمانی اور جو دوائین کہ بہ نسبت ادویہ مذکورہ کے مرتبہ مین کمتر ہین منجملہ اونکے نمک ہندی
اور جوا کھار اور مولی کے بیج اور سودہ کے بیج اور مولی اور تخم کنگر زد کہ سکنجبین عسلی مین آلودہ کیا ہووے اور رائی
ہے جو دوائین قے کی کہ اونسے بھی کمتر درجہ مین ہین وہ ایسی ہین کہ خلطونکو لطیف اور رقیق کرتی ہین اور با آہستگی
نکالتی ہین اونمین سے کنگر زد ہے اور تخم بتھوا اور جوشاندہ بتھوا اور خربزہ اور تخم خربزہ اور جڑ خربزہ کی اور پانی لوبیا
اور جڑ سوسن کی اور خبازی کی پکائین اور پانی اوسکا ساتھہ سکنجبین کے تناول کرین اور فقاع گرم سودہ کے
پانی یا شہد کے ساتھہ دیوین خصوصاً بعد نکلنے کے حمام سے اور پیاز نرگس ساتھہ مچھلی تازہ یا ہمراہ اور کسی طعام
نوش فرمائین اور یہ دوائین جو گھٹ کر درجہ کی ہین یہ خلطونکو معدہ اور اعضای نزدیک سے باہر نکالتی ہین
اور خلطونکو لطیف کردیتی ہین اور بلغم کو بخوبی پکاتی ہین لیکن اور دوائین جو قوی زیادہ ہین اور غواص ہین چنانچہ
سابق بیان ہو چکی ہین مضرت اونکی سے بیخوف نرہنا چاہیے اور دینے مین اونکے احتیاط کامل روا رکھنی چاہیے
واللہ اعلم

باب نوان جزو دوم اور پہلی گفتار اور حصہ دوم سے تیسری کتاب کا اس امر مین ہے کہ دوائین قے کی کیونکر کام مین لائین

قوی ترین دواؤن کی معاملہ قے مین خربق
سفید ہے اور کھانا اوسکا موجب خطر ہے کیونکہ اگر بدن مین خلط بہت نہووے اور وہ دوا کام اپنا بخوبی تمام کرے
تو بلاشبہ تشنج خشک پیدا ہوگا اور جو بدن مین خلطین بہت ہون اوس صورت مین بھی خوف اس بات کا ہے
کہ خناق ظاہر ہوگا اسوجہ سے کہ خلط بسیار ایکبار معدہ کیطرف رجوع کریگی مگر ایکبارگی باہر نہ نکل سکیگی لامحالہ
خناق عارض ہوگا اسلیے بہتر یہ ہے کہ جب تک کوئی ضرورت قوی نہ دیکھین خربق کا استعمال ہرگز نکرین اور
سوا اوس آدمی کے نہ دینی چاہیے جسکو قے بدشواری آتی ہو اور نہایت فربہ نہو جسکے بدن مین فضول بہت
نہووین اور طبیعت اوسکی طرف قے کے ضروری ہو اور جب تک ممکن ہوسکے اور کسی دوا سے کام نکالین مگر
خربق سفید کو حتی الامکان ندیوین اور معلوم کرنا چاہیے کہ سکنجبین اور کشکاب بلغم رقیق کو معدہ سے پاک کرتا ہے
اور جو بلغم غلیظ ہووے مولی کو پکائین اور سکنجبین عسلی مین ملاکر اور قدری نمک پیسا ہوا یا بورہ یعنی جوا کھار اوسمین
چھڑک کر ایک شب رکھین اور اوسکی صبح کو مولی اور سکنجبین نہار تناول کرین اور اوپر سے ماہی شور اور

انار با اور پانچہ نوش فرمائین اور اگر سکنجبین سودہ کے پانی مین گھولکر ایک گھنٹہ پہلے غذا سے دیوین بلغم غلیظ کو
پاک کر دیگی اور اگر سکنجبین عسلی مین زوفا پکا کر دیوین تو اون رطوبتون کو بخوبی باہر نکالدیگی جو طبقات معدہ
مین داخل ہوگئین ہون اور پیاز نرگس دو عدد یا تین عدد ہمراہ طعام کے تناول کرین تے بخوبی لاتی ہے
اور ساڑھے دس ماشہ مولی کے بیج ہمراہ ماء العسل نیمگرم کے اگر نوش کرین تے باسانی آویگی اور کنکرزہ سات
ماشہ بھی فعل رکھتی ہے اور مین پھل سات ماشہ اسی طرح عمل کرتی ہے اور بیج خیار کھلی ہوئی تین تولہ ہمراہ
پانی سودہ یا ساتھہ سکنجبین کے بدستور قی لاتی ہے اور روغن تازہ نیمگرم پانی مین ملا کر دیوین تے بخوبی لائیگا
اور خربوزہ کی جڑ بھی بدستور تے لانیوالی ہے مونج پندرہ دانہ یا آٹھہ دانہ ہمراہ پانی سودہ اور روغن تازہ کی نہایت
قوی ہے اور واسطے پاک کرنے تندرست آدمیون کے معدہ کی خربزہ اور لکڑی اور پیاز نرگس اور مولی کے بیج
اور سودہ کی بیج اور مثل اوسکی کافی ہونگے اور پرانی بیماریونمین مثل فالج اور رعشہ اور مالیخولیا کے مین پھل اور
جیلھنک اور خربق اور مانند اوسکی دینے سے قی بخوبی آتی ہے اور سودمند ہے اور ساڑھے دس ماشہ جوا کھار چھٹانک
کم سیر گرم پانی مین حل کر کے اگر پلائین نفع اوسکا قوی ہوگا اور حاشا اور پودینہ نہری اور مولی اور سودہ پانی
جوش دیکر نوش کرین تے آویگی اور روغن سوسن نیمگرم پانی کے ساتھہ قوی الاثر ہے اور کدو کی بیج اور لکڑی
کی بیج اور بادرنجبویہ اور چقندر اور چلغوزہ اور شلجم اور میتھی اور کنجد اور انجیر اور شراب شیرین اور لوبیا اور کندش
اور جوز ماثل یعنی دھتورا اور کرم دانہ اور عرطنیثا یہ سب دوائین تے کی ہین **صفت دوامی مرکب**
تخم بتھوا سات ماشہ کنکرزہ ساڑھے دس ماشہ بورہ نان سات ماشہ کندش ساڑھے تین ماشہ سب کو
کوٹین مقدار خوراک ساڑھے دس ماشہ ہمراہ ساڑھے پانچ تولہ سکنجبین عسلی کے جوشاندہ مین سودہ اور گیہون
اور لوبیا وغیرہ کے دیوین **صفت دیگر** نمک ہندی تربد زرد جوا کھار ہر ایک ساڑھے تین ماشہ رائی پونے
دو ماشہ ساتھہ سکنجبین اور جوشاندہ سودہ کے دیوین **صفت دیگر** تخم بتھوا چودہ ماشہ تخم کنکرزہ نو ماشہ مین پھل ساڑھے چار ماشہ کوٹین اور
ساتھہ جوشاندہ سودہ کے دیوین **صفت دیگر** کنکرزہ سات ماشہ مین پھل حب الرشاد یعنی تخم ترہ تیزک اور مولی کی بیج ہر ایک ساڑھے
تین ماشہ ہمراہ ماء العسل کے نیمگرم دیوین **صفت دیگر** مولی کی بیج سودہ کی بیج تخم بتھوا کنکرزہ مین پھل نمک لفطی بورہ نان سبکو
کوٹین اور شہد مین گوندھین قدر خوراک ڈیڑہ تولہ ساتھہ جوشاندہ سودہ کے **صفت دیگر** تخم بتھوا ساڑھے دس ماشہ بورہ نان
پونے دو ماشہ شہد کی سکنجبین اور نیمگرم پانی کے ساتھہ دیوین اور تخم بتھوا کوفتہ اور پوست خربزہ خشک پانی مین پکا کر
دیوین اور خربزہ کی جڑ اور لکڑی کی جڑ پکائین اور چھانین اور شہد کی ساتھہ دیوین یا سکنجبین ملا کر پلائین اور پانی برگ
خیار کوفتہ کا ہمراہ سکنجبین کے نیمگرم دیوین **صفت دیگر** تخم بتھوا تین تولہ کنکرزہ ساڑھے سترہ ماشہ کندش
ساڑھے تین ماشہ بورہ نان سات ماشہ سبکو کنکرزہ کے پانی مین گوندھین اور قرص بنائین اور

اگر کنکرزد موجود نہووی ہمراہ پانی بہیوایا یا پانی خطمی یا پانی خبازی کے گوندہین قدر خوراک ساڑہی دس ماشہ ساتھہ سکنجبین اور جوشاندہ سودہ کی

باب دسوان دوسری جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب قے کی دواؤن کی اصلاح مین ہی جو چیزین کہ بہت قوی ہین معلوم کرین

کہ جبلہنگ یونی دو ماشہ سی ساڑہی تین ماشہ تک بلغم اور سوداکو بقوت نکالتی ہے اور تدبیر اوسکی اصلاح کی یہ ہے کہ اوسکو خوب کوٹین کہ روغن ظاہر ہووی بعد اوسکے گیارہ تولہ چار ماشہ آب باقلا اور ساڑہی پانچ تولہ روغن تازہ اوسمین شامل کرکے دیوین کنکرزد گوند کنکر کا ہی دوا بہت قوی ہے جوز القی یعنی مین پہل بہی اسی طرح بقوت قے لاتی ہے تدبیران دونونکی اصلاح کی یہ ہی کہ خوب کوٹین اور انکے نمک طعام اوسمین ملائین اور سودہ کے پانی کے ساتھہ کندس نہایت قوی ہے اور خطرناک ہی تدبیر اصلاح کی یہ ہی کہ خوب کوٹین اور کپڑے مین چہانین اور مرغ کے تین عدد انڈون کی زردی مین گوندہین اور تناول کرین اور بعد اوسکے کشکاب نیمگرم پئین خربق سخت قوی ہے اور خطرناک ہی نہار نوش کرین بعد اجابت طبع کی کہ بوقت صبح ثقل سے آنتین جسوقت خالی ہوجائین اور اگر نہار ممکن نہوسکی غذای لطیف بقدر قلیل کہائین اور حریرہ گیہون کے آٹے اور جو کے آٹے اور روغن تازہ سی بناکر اور خربق کو دردرا کوٹکر ہمراہ اوس حریرہ کے پئین بہتر ہوگا اور اگر خربق کو مولی کے اندر رکہکر ایک رات دن چہوڑ دین بعد اوسکی مولی کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے پکائین اور پانی اوسکا نوش کرین مناسب ہوگا اور اگر خربق کو ساتھہ نطرون یعنی جوا کہار سرخ کے ملائین خناق پیدا نہوگا اور بعد اوسکے ہر ساعت ماء العسل اور شیر تازہ نوش کرین اور اگر خربق کو خوب پیسین معدہ کو بار دیوی گی اور تکلیف دیگی لہذا اوسکو دردری کوٹین اور اگر پانچ مثقال یعنی ساڑہی بائیس ماشہ خربق کو تین دن تک مینہہ کے پانی مین تر کرین پہر چہانین اور نیمگرم پلائین استفراغ قوی اوس سے ہوتا ہی اور باسلامت فعل اوسکا ہی اور اگر اوسکو درشت یعنی دردری کوٹین اور ساتھہ کشکاب کے پلائین فعل اوسکا باسلامت ہوگا اور ایک گروہ نی کہا ہی کہ وزن خربق کا پانچدرم تجویز کرین اور یہ اختلاف اسوجہ سی ہے کہ وزن اوسکا کتب متقدمین مین واسطے قے کے پانچ درخمی لکہا ہی اور درخمی ایک گروہ کے نزدیک ایک درم ہے اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مثقال

باب گیارہوان دوسری جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی قے کی دواؤن کے شمار اور مزاج مین

ہی جاننا چاہیے کہ دوائین قے کی بعضی طعام اور شراب کی جنس سی ہین اور بعضی داروی راستی ہین لیکن وہ دوائین جو طعام اور شراب کی جنس سے ہین وہ یہ ہین خربوزہ خربوزہ کی جڑ مولی سودہ چقندر انجیر لوبیا قطف یعنی بتہوا شلجم سینبی شراب شیرین نقلاع کرم سکنجبین عسلی کشکاب ساتھہ سکنجبین یا ہمراہ گندنا کے پکا کر اور ماہی شوران سب چیزون

بعضی ایسی ہین کہ قے لاتی ہین اور بعضی ایسی ہین کہ باری دیتی ہین قے کرنے مین اور طبیعت اور منفعت اور مضرت
ہرایک کی تیسری گفتار مین حصہ اول سے اس کتاب کی مذکور ہو چکی ہے ساتھہ منفعت اور مضرت دیگر طعام اور
شراب کے اور لیکن وہ اودیہ راستینی یہ ہین خربق سفید جیلہنک کندش مویزج عرطنیثا تخم مازریون تخم شبرم روغن
سوسن جاسوس رفعہ بمانی کنکرزد مین چہل اوسکو عربی مین جوز القی کہتے ہین دہتورا جسکو جوز ماثل کہتے ہین پیاز
نرگس بورہ یعنی جواکھار لیکن خربق سفید جڑ شاخہای باریک کی ہے مانند پوست چوب بوسیدہ کے
اور سبک ہے مشابہ پوست خطمی کے اور خربق سیاہ سے تلخ زیادہ ہے اور گھاس اوسکی مانند گھاس بارتنگ کے
ہے لیکن کوتاہ زیادہ اوس سے ہے اور رنگ اوسکی گھاس کا سرخ ہے دامن کوہ اور سخت زمین مین اوگتی ہے
سگ اور خوک کیواسطے زہر قاتل ہے اسوجہ سے قاتل الکلب اوسکو کہتے ہین اور اگر اوسکو پیس کر اور سونگھین تو اوسکی چھینک
لاتی ہے جیلاہنک بیج تربد زرد کا ہے اور تربد جسکو ہندی مین نسوت کہتے ہین پوست اوسکی جڑ کا ہے
اور جیلہنک ہندی بہتر ہے مانند قودری کے ہوتا ہے فعل اوسکا مانند فعل خربق کے ہے جاسوس نام اوسکا
قانون مین اسی طرح لکھا ہوا ہے اور طبیعت اور قوت مین مانند جیلاہنک کے ہے جوز ماثل کہ ہندی مین
اوسکو دہتورا کہتے ہین مانند جوز کے ہوتا ہے وہ بھی زہر ہے بیچ مین اوسکے تخم بھرے ہوئے ہوتے ہین اور کانٹے اوپر
اوسکے موٹے موٹے ہوتے ہین اور تخم اوسکا مانند تخم ترنج کے ہے بقدر ایک دانگ یعنی چار رتی ڈیڑہ چاول تخم دہتورا
مست کردیتے ہین اور سلاتے ہین اور ساڑہے تین ماشہ اگر دیوین تو اوسدن کھانیوالا اوسکا مرجائیگا اور تشمین
دل ہے اور استفراغ اوسکا مانند استفراغ مین چہل یعنی جوز القی کے ہے اور استعمال دہتورہ کا خطرناک ہے اور
ترشی خاصتہً دہی ترش مستی اوسکی کہو دیتا ہے کندش ایک جڑ ہے پُر گرہ پوست اوسکا سیاہ ہوتا ہے
اور باطن اوسکا سفید اور فرغانہ مین ایک قسم کی کندش ہوتی ہے وہ نہایت بد ہے اور کندش رومی کو عطر فروش
کہتے ہین گرم اور خشک ہے تیسری درجہ مین بلکہ چوتھی درجہ مین زخم ڈالتی ہے اور طلا اوسکا چھیپ اور برص یعنی
سفید داغ کو نافع ہے اور چھینک لاتی ہے اور بلغم غلیظ کو بدن سے نکالتی ہے کنکر زد گوند کنکر کا ہے اور ذکر اوسکا
آٹھوین باب مین تیسری گفتار اور حصہ اول سے اس کتاب کی مفصل بیان کیا گیا ہے مویزج گرم اور خشک ہے
تیسری درجہ مین اوسکو زبیب الجبل بھی کہتے ہین ثمر اوسکا غلافی ہوتا ہے مانند نخود کے اور اوسمین دو تین دانے
چھوٹے چھوٹے اور چوڑے اور کھرکھرے بعضے سفید اور بعضے سیاہ مائل بسرخی ہوتے ہین اور مویزج تیز ہے اور
سوزانندہ چیپہڑہ کے لیے قاتل ہے خاصتہً اگر ہرتال بھی اوسکے ساتھہ شامل کرین اور اگر داء الثعلب پر طلا
کرین بال سب نکل آوین گے اور جو مویزج کو چبائین تو رطوبتین دماغ کی لعاب دہن کی راہ سے دفع ہونگی اور جو
سرکہ مین پکائین اور اوس سرکہ سے کلیان کرین دہن اور گوشت کو دانتونکی جڑون کے سودمند ہوگا اور

مثانہ مین زخم ڈالتا ہی اور قدری مویزج سی ہمراہ شی مصلح مثل مرغ کے انڈون کی زردی اور کشکاب اور روغن بادام
کی دیتا ہی بخوبی لاتا ہی اور مثانہ کو پاک کرتا ہی **عرطیثنا** ایک جڑ ہی سفید استفراغ قوی کرتی ہی اور بو اوسکی
چھینک لاتی ہی **پیاز نرگس** جڑ نرگس کی ہے خلطونکو طرف اپنی کھینچتی ہے اور جو چیز کہ اندام کو زخمی کرے
اور اوسکے اندر رہ جاتی مانند خار اور تیر کے اوسکو باہر نکالتی ہے خاصتہ ساتھ شہد کی اور چھیپ اور چھائی
کو دور کرتی ہے خاصتہ کہ ہمراہ سرکہ کے طلا کرین اور داء الثعلب پر ملنا اوسکا بال جماتا ہی اور ساتھ شہد اور کرسنہ
کی طلا اوسکا زخمونکو پکاتا ہی اور پاک کر دیتا ہے اور ضماد اوسکا پٹھون کے لیے سودمند ہی اور خوشبو نرگس کی
درد سر لاتی ہی خاصتہ گرم مزاج والیکو مگر مرطوب آدمی کے درد سر کو مفید ہے **تخم بادرون اور تخم شبرم**
مسہلہ دواؤن مین بیان کیے جائینگے **روغن سوسن** منفعت اور مضرت اوسکی روغنون کے باب مین پہلی
حصہ سے اس کتاب کے مذکور ہو چکی ہے **جزو تیسرا پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی**
بدن کے پاک کرنی کی تدبیر مین ہی ساتھ دواؤن مسہل کے اور اس جزو کی اٹھارہ باب ہین

باب پہلا تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی اصول کلی
کی بیان مین ہی استعمال کرنے مین دواؤن مسہلہ کے مسہلہ دواؤن سے ہر ایک دوا واسطے
نکالنے اور پاک کرنے ایک خلط کی مخصوص ہے لیکن سب دوائین مسہل کی استفراغ رطوبت کا خلط مخصوصہ سے
زیادہ کرتی ہین کیا نہین دیکھتے ہین کہ جو کوئی دوا مسہل کی پیتا ہی اوسکا بدن اوسکی انگلی مین انگوٹھی ڈہیلی ہو جاتی
اور ڈہیلی ہونا انگوٹھی کا بجز اسوجہ کی نہین ہی کہ دوا مسہل کی استفراغ رطوبت کا زیادہ خلط مقصود سی کرتی ہے
اور اسی سبب سی دوا مسہل کی صاحب تپ دق کو ہلاک کر دیتی ہے اور نیز لازم ہے کہ آدمی لاغر کو گرمی کی فصل
اور گرم شہر مین دوا مسہل کی ہرگز ندیوین مگر بعد احتیاط کامل کے اور احتیاط یہ ہی کہ طبیب کو احوال دوا مین
اور احوال پر اوس شخص کے جسکو دوا دینی ضرور ہی اور احوال مین ہوا اور حال فصل سال اور احوال شہر مین
بخوبی غور کرنی چاہیے کیونکہ اکثر سال ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کسی شخص کو اوس سال مین دوا مفید ہوتی ہی
اور سالہای دیگر مین وہی دوا نقصان دیتی ہے سبب اوسکا یہ ہی کہ مزاج اوس آدمی کا مثلاً گرم اور تر ہی
اور مزاج فصل سال کا بھی اوسی طور پر گرم اور تر اتفاقیہ ہووی اور اوس سال مین سقمونیا اور تربد یعنی نسوت
اور مثل اوسکے سے استفراغ کیا جاوی تو خلطین گرم اور تر بخوبی نکل جائینگی کیونکہ پانچوین باب مین اس گفتار
بیان کیا گیا ہی کہ سقمونیا اگرچہ بالطبع گرم ہے لیکن اسوجہ سے کہ بدن کو صفرا سی پاک کرتی ہی اور حرارت کو
جسم سی زائل کرتی ہی اوسکو سرد کنندہ بعرض کہتے ہین پس جسوقت کہ سقمونیا حرارت صفرا کو اور تربد یعنی نسوت
مادہ رطوبت کو جسم سی کمتر کریگی تو سودمندی اوسکی اوس سال مین اوس شخص پر بخوبی ظاہر ہوگی اور جسوقت

ایسا اتفاق پڑے کہ اوسی آدمی کا مزاج دوسری کسی سال مین گرم اور خشک ہوا اور وہ تری کہ اوس سال مین بدن مین
اوسکی غلبہ کئے تھی کم ہو گئی ہو اور مزاج فصل سال کا بھی گرم اور خشک اتفاق پڑے تو استفراغ سقمونیا اور
نیز تر بدیعنی نسوت سے اوسی آدمی کو نہایت مضر ہوگا اور سبب اسکا کہ کوئی سال ایسا اتفاق پڑے کہ جو کوئی
دوا مسہل کی کھاوے ہلاک ہو جاوے یہ ہے کہ وبا ہوا مین ظاہر ہوتی ہے اور مزاج فصل سال کا گرم اور خشک
ہوتا ہے پس تندرست آدمیونکی قوت دل اور تری کو اس سال مین نگاہ رکھنا لازم ہے اور شربت خنک و مفرح
خنک کام مین لائین اور آسایش دیوین اور حمام اور پسینہ لانے اور تکلیف کی کامون سے دور رکھنا چاہیے اور اگر
کوئی آدمی کہ جسکے لیے یہ تدبیرین کرنا چاہیے برخلاف کرے اور دوای مسہل بلا تامل نوش کرے تو بلاشبہ وہ مسہل اوسکی
جسم کی قوت کو تحلیل کر دیگا اور استفراغ اوسکا زیانکار ہوگا بلکہ خوف ہلاکت کا ہے اور طبیب کو لازم ہے کہ مسہل
کی دوا مین ہمیشہ خوشبودار چیزین جو فم معدہ کو تقویت بخشین اور مضرت دوا کی فم معدہ سے باز رکھین مانند گلاب کے
پھول اور مصطگی اور زیرہ اور پودینہ اور سونٹھ اور بالچھڑ وغیرہ کے شامل کیا کرے اور ایک دنمین دو مسہل نہ دینی
چاہئین اسلیے کہ اگر دو مسہل ایک روز مین دی جائینگے تو تدارک اونکی افراط کا نہایت دشوار ہوگا اور اکثر اوقات
ایک دنمین دو مسہل دینا خلط بسیار کو حرکت مین لاتا ہے اور سبب اوسکی گذرگاہین بند ہو جاتی ہین اور ورم اور
سدہ پیدا ہوتا ہے اور یہ مضرت نہایت بزرگ ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سبب تقصیر دوا کا تنگی گذرگاہون اور رگونکی
ہوتی ہے کہ پیدایش ہی مین اسیطور پر مخلوق ہوئی ہون یا بسبب کسی مزاج یا بسبب کسی علت کی تنگ ہو گئی ہون
جس طرح فالج اور سکتہ مین جو رگین تنگ ہو جاتی ہین تو کام دوا کا با تقصیر اور دشواری ہوتا ہے تدبیر اوسکی
یہ ہے کہ اول خلطونکو رقیق کرین اور سدونکو کھولین اور راہ دوا کی اور راہ باہر نکلنے خلطون کی بزرگ کرین اور مزاج
کی بھی تبدیل کرین اور ماء الاصول اور روغن ارنڈی اور روغن بادام تلخ اس حال مین موافق ہوگا اور دواے
مسہل مین تخم کرفس یعنی اجمودہ اور نمک نفطی کام مین لائین اور جسوقت احتیاج پڑے کہ استفراغ کیا جاوے اور مزاج
کی بھی تبدیل کیجاوے اور کوئی ایسی چیز میسر ہووے کہ دونون کام اوس سے بخوبی عمل مین آئین اوسکو غنیمت تصور کرنا چاہیے
جیسے تپ صفراوی اور تپ محرقہ مین پانی آلو بخارا کا طبع کو بھی نرم کرتا ہے اور تسکین حرارت کی بھی کرتا ہے اور لازم ہے
کہ دوا مسہل کی دیر دیر مین کام مین لانا چاہیے اور وہ دوا جو مزاج کی تبدیل کرے اکثر عمل مین لانا چاہیے اور جسوقت
طبیب واسطے اوس خلط کی جو دماغ مین ہو گولیان بنانا چاہے تو بہتر یہ ہے کہ بڑی بڑی گولیان بناوے کہ معدہ
مین دیر تک رہے اور قوت اوسکی دماغ تک پہونچے اور دماغ اور معدہ کو پاک کرے اور اگر خلط اطراف مین ہو
اور بند کشادہ نہین تو اوسکی لیے چھوٹی چھوٹی گولیان تیار کرے تاکہ جلد نفوذ کرے اور قوت دوا کی اطراف تک
پہونچے اور جسوقت کہ خلطین پختہ نہوئی ہون تو مضرت دوای مسہل کی بیشتر ہوگی اگرچہ استفراغ کرے گی بسبب

ہوگا دو وجہ سی ایک یہ ہی کہ خام خلطین حرکت مین آئین گی اور تمام بدنمین پراگندہ ہونگی اور اخلاط دیگر بھی خام خلطون کی ساتھہ شامل ہوجائینگی اور استحالہ قبول کرین گی اس سبب سی خلطین بد اور مزاج بد جسم بیمار پر مستولی ہوگا دوسری وجہ یہ کہ دوا مسہل کی جس چیز کو کہ لطیف پاتی ہی خلط سی اوسکو باستفراغ باہر نکالتی ہے اور جس چیز کو کہ غلیظ پاتی ہے چھوڑ دیتی ہے اور بیماری دشوار ہوجاتی ہے اور معلوم کرین کہ اکثر بیماریون اور استفراغات مین عنایت طبیب کی طرف دماغ کے زیادہ ہونی چاہیی اور تنقیہ اوسکا اکثر ملحوظ رکھنا چاہیی خاصۃً پرانی بیماریون مین باب دوسرا

تیسری جزو سے اور گفتار اول سے دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے اس امر مین ہے کہ دوا مسہل کی کس شخص کے لیی تجویز کرنی چاہیی اور کسکو نہ تجویز کرنی چاہیے

وہ اسباب جو مسہل سی باز رکھتی ہین تیرہ ہین ایک ضعف قوت دوسری امتلای خون تیسری کودکی چوتھے پیری پانچوین گرمای سخت گرم چھٹی سرمای سخت سرد ساتوین ضعیفی دل آٹھوین ضعیفی معدہ نوین کم گوشتی عضلہای شکم دسوین لاغری بہت گیارہوین تندرستی اور پاکی بدن بارہوین ضعیفی آنتون کی تیرہوین الثغ آدمی کو بھی دوا مسہل کی نہ دینی چاہیی اور الثغ عربی مین اوس آدمی کو کہتے ہین کہ حرف سین اور لام کہہ نسکے اور جگہہ سین کے ثا کہے پس معلوم کرین کہ اگر باوجود ضعف قوت کی مسہل نوش کرین تو اور بھی ضعف ترقی کریگا اور امتلای خون مین مسہل بیفائدہ ہی اور کودک کو کسی حالت مین مسہل نچاہیی اسلیے کہ زمانہ اوسکا بلنے اور بڑہنے کا ہے نہ ہنگام مواد باہر نکالنے کا لیکن ایسی ہی کوئی اگر ضرورت قوی ہو تو آب میوہ جات سی صفائی جسم کودک کی ملحوظ رکھین اور پیری مین بھی مسہل نہ دیوین کیونکہ مسہل قوت پیری کو ضعیف کرتا ہی اور تری کے مواد کو کم اور حرارت کو تحلیل کرتا ہی پس عمر پیری مین تری اصلی اور نیز قوت اور حرارت کو اوسکے بدنمین نگاہ رکھنا چاہیی اور مسہل سے بچانا چاہیی اور بغیر ضرورت سخت کے ہرگز نہ دینا چاہیی اور اوسمین احتیاط تمام کرنی چاہیی اور گرمای سخت گرم مین مسہل ضعف لاتا ہی اور افراط کرتا ہے اور سرمای سخت سرد مین خلطین جمی ہوتین اور ٹھٹھری ہوتی ہین دوائین مسہلہ اوسمین بدشواری اجابت کرتی مین اور مسہل حالت ضعیفی دل مین غشی عارض کرتا ہی اور ضعیفی معدہ مین دوا دینا دشوار ہوتا ہی اس سبب سی کہ معدہ دوا کو قبول نہین کرتا ہی لامحالہ ضعف غالب ہوتا ہی اور بسا اوقات نوبت بغشی پہونچتی ہے اور کم گوشتی عضلہای شکم کا نشان لاغری بہت اور ضعیفی احشا کا ہی استفراغ سی باز رکھتی ہے اسوجہ سی کہ استفراغ اوسمین خشکی بڑہاتا ہی اور خوف اس بات کا ہی کہ تپ دق نہو جاوی اور طبیعت آدمی نہایت لاغر کی ضعیف ہوتی ہی اوسکو بھی مسہل ندین اور اوس تندرست آدمی کو جسکو حاجت تنقیہ کی مطلق نہو استفراغ مناسب نہین ہی اسلیے جبکہ دوا خلطون ناکار کو نپاویگی تو خلطون نیک کو جو بدنمین کارآمد ہین اوکھاڑیگی اور باہر نکالیگی اور بالضرور مضرت اوسکی بزرگ ہوگی اور جس کسی کی آنتین ضعیف ہون اوسکو بھی مسہل ندیوین اسلیی کہ آنتین ضعیف دوای مسہل سی قوت دستونکی حاصل کرتی ہین اور ہمیشہ اوسی ہیئت پر

رہتی ہین کہ پھر تدارک اونکا خیلی دشوار ہوتا ہی اور الثغ کو بھی مسہل سی بچانا چاہیے کیونکہ الثغ کی زبان کو نکالنے مین
بعضی حرفون کے نگاہ رکھنی چاہیے کہ دانتون کیطرف نہ پہونچے خاصۃً بولنے مین حرف سین کے اور بعضی حرفونمین زبان کو
اوپر تالو کے اور اوپر دانتون کے اعتماد کرنا چاہیے تا کہ حرف درست نکلے اور جسوقت کہ زبان اور پٹھے اوسکے ضعیف
ہووین تو آدمی اوسکو جیسا کہ چاہیے نگاہ نہین رکھہ سکتا ہی اور نہ اعتماد جیسا کہ چاہیے کر سکتا ہی اور سبب ضعیفی زبان
الثغ کا رطوبت زبان اور رطوبت اوسکے پٹھون کی ہے اور حال اوسکی زبان کا نکالنے مین حرفون کے مانند احوال
بچون کے ہے حالت رفتار مین پس جس طرح سے کہ طفل بسبب نرمی پٹھون اور تری اور نازکی کے پاؤن مین پر کھڑا
نہین سکتا اور سیدھا نہین چل سکتا ہی اسی طرح الثغ بھی بسبب تری زبان اور نرمی پٹھون کے زبان کو نگاہ
نہین رکھہ سکتا اور اعتماد جیسا کہ چاہیے نہین کر سکتا اور نرمی پٹھون کی دماغ کی تری سے ہوتی ہے پس جسوقت
کہ دماغ تر ہووے تو ہمیشہ فضول دماغ سے طرف معدہ کے اوترین گے اور گرنا ان فضول کا معدہ پر سبب اسہال مزمن کا
ہوگا یعنے ہمیشہ مادہ طرف اسہال مزمن کے ہوگا اوس صورت مین اگر مسہل اوس آدمی کو دیا جائیگا تو لا محالہ قرار
دستونکا اوسپر ہمیشہ رہیگا کہ پھر تدارک بھی نہو سکیگا اور معلوم کرین کہ جسوقت تندرست آدمی کے معدہ مین پیچیدگی
ناف اور درد پشت اور کمرگاہ اور درد زانو ظاہر ہووے تو یقین کر لینا چاہیے کہ اوس آدمی کو مسہل کی نہایت
حاجت ہی اور خلطین اوسکے جسم کی نیچے کیطرف میلان رکھتی ہین

باب ۳ تیسرا تیسرے جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کا اس امر مین ہی کہ قوی دوائین مسہل کی کسکو دینی چاہئین اور کسکو نہ دینی چاہیین

تین طرح کے گروہ کو قوی دوائین نہ دینی چاہیین ایک گرم شہر کے
رہنے والون کو گرم شہرونمین اسلیئے کہ فضول اونکے جسم مین تحلیل خرچ ہوتا ہے لہذا اونکو استفراغ قوی کی حاجت
نہین ہی دوسرے خشک مزاج والونکو قوی دوا کی احتیاج نہین ہے پس اونکو بدنین نرم اور لزج دوائین مثل ملتاس اور
شیر خشت اور آب لوبخارا نسبت قوی دوا کے اونکو درست بہتر اور تمامتر اور بے آفت جاری کرتی ہین و محمد بن زکریا لکھتا ہے کہ
یہ قاعدہ ہمنے تجربہ کر کے درست پایا کہ قولنج خشک اسطریق سے عمل کیا تیسرے اوس آدمی کو قوی دوا مسہل کی نہ دین جسکو دوا کھانیکی عادت
نہووے اور یہ تین گروہ آدمیون کے ایسے ہین کہ اونکو قوی دواؤنکی جانب نہایت احتیاج ہوتی ہی ایک اون
آدمیون کو حاجت ہوتی ہے جو سرد شہرونمین سکونت رکھتے ہین اسلیے کہ قوت سرما کی دواؤن کی قوت کو
ضعیف کر دیتی ہی اور فعل سے اونکو باز رکھتی دوسرے وہ آدمی ہین جو استادہ پانیون سے نوش کرتے ہین اسوجہ سے
کہ آبہاے استادہ سے احشا اونکے ضعیف ہو جاتی ہین اور خلطین بد اونکے بدنمین بہت پیدا ہوتی ہین تیسرے
صاحب طحال کو قوی دوائین مسہل کی دینی چاہئین

باب ۴ چوتھا تیسرے جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کا اون تدبیرونمین ہے جو پہلے دوا سے اور بعد دوا کے

عمل مین لاوین جاننا چاہیے کہ دوا کھانے سے پہلے پرہیز کامل کرنا چاہیے اور طعام اور شراب کہ جنسے کیموس بد پیدا ہوتا ہے دور رہنا چاہیے اور جو چیز کہ معدہ اور جگر اور آنتونکو ضرر دیتی ہے اور اونکی قوتون کو ضعیف کرتی ہے نکھانی چاہیے اور روزہ رکھنے اور رنج کھینچنے اور بھونک اور جماع سے اور جو کچھ کہ قوت کو ضعیف کرے یا جسم کے احوال کو پھیر دیوے اوس سے دور رہنا چاہیے اور ساتھہ اوس چیز کے اور برابر اوسکے دوا نکھانی چاہیے اور خلطونکو بدنمین واسطے دوا کے ساختہ اجابت کرنا چاہیے ساتھہ اون تدبیرون کے جو سددونکو کھولتی ہین اور خلطونکو پکاتی ہین اور صحیح تر کرتی ہین اور معدہ کو ضعیف نہین کرتی ہین پس بقراط نے اسی سبب سے کہا ہے کہ جس کسی کا جسم دوا سے پاک کرنا چاہین تو لازم ہے کہ اون خلطون کو جنکو بدن سے باہر کرنا منظور ہو ایسا کرین کہ جسم کی گذرگاہون اور رگونمین بآسانی گذر کرین اور جالینوس کہتا ہے کہ بقراط نے یہ اسواسطے کہا ہے کہ جسوقت طبیب ان تدبیرون سے غافل رہیگا تو پیچش آنتون کی اور پیاس اور غشی اور متلی اور سر گھومنے کا مرض عارض ہوگا اور نبض ضعیف ہو جاینگی اسلیے کہ جسوقت کہ طبع خشک ہوگی اور خلطین غلیظ ہونگی اور سددے کھلے ہوے ہونگے تو طبیعت دوا سے کوشش کرنے مین عاجز ہوگی اور اعراض اور حالات بد پیدا ہونگے اور نیز چاہیے کہ جس ساعت کہ آدمی دوای مسہل نوش کرے طعام بالکلیہ ہضم ہو گیا ہو اور معدہ اور جگر اوس سے خالی ہو وے اور ہنوز گرسنگی ظاہر نہوئی ہو اور ثفل خشک بھی آنتون سے باہر نکل آیا ہو تا کہ گذر خلطونکا کشادہ ہو گیا ہو اور اگر حاجت ہو وے ثفل خشک کو حقنہ نرم سے باہر کرین اور جو ضعیف المعدہ اور گرم مزاج والی آدمی کو دوای مسہل کی حاجت ہو وے تو اوسکو ایک گھنٹہ پہلے دوا سے سکنجبین یا آب انار ترش اور شیرین ہمراہ قدرے شکر کے یا حریرہ لطیف کھلانی چاہیے پھر دوا دینی لازم ہے اور جسوقت کہ دوا مسہل کی نوش کی گئی معدہ اور قدمون کو گرم رکھنا چاہیے یہان تک کہ طبیعت آدمی کی نفرت دوا سے ساکن ہو جاوے پھر کچھ حرکت بھی تھوڑی تھوڑی کرنی چاہیے تا کہ دوا بھی حرکت مین آوے اور کبھی قدرے قدرے گرم پانی گھونٹ گھونٹ پینا چاہیے نہ اسقدر کہ قوت دوا کی توڑ دیوے اور دوا کو اور دوا کو باہر نکال دیوے اور گولیون مسہلہ کے اوپر گرم پانی پینا روا ہے اسلیے کہ پانی گرم گولیون کو اوتار دیتا ہے اور عمل اونکا ظاہر کر دیتا ہے خاصکر اگر قصور عمل مین واقع ہوا ہو اور بعد تمامی عمل کے بھی گرم پانی پینا چاہیے تا کہ معدہ اور آنتونکو باقی خلط اور دوا سے دھودے اور جوشاندہ مسہل کے بعد گرم پانی نہ پینا چاہیے اسلیے کہ جوشاندہ کو رقیق کر دیتا ہے اور قوت کو اوسکی توڑتا ہے اور جلد رگونمین پہونچا دیتا ہے اس سبب سے دوا کام اپنا نہین کرنے پاتی اور نوش کرتی ہے مسہلہ دوا کے اوسیوقت حرکت نکرنی چاہیے بلکہ ساکن رہنا چاہیے یہانتک کہ طبیعت آدمی کی دوا مین اپنا اثر کرے اور اوسکو گرم کرے کیونکہ جبتک طبیعت انسان کی دوا مین اثر نکریگی اور اوسکو گرم نکریگی دوا کام اپنا ہرگز نکریگی اور بعد نوش کرنے نرم اور ضعیف دواؤن کے مانند بنفشہ اور نیلوفر اور املتاس اور مثل اوسکے حرکت کمتر کرنی چاہیے اور بہت

آہستہ تاکہ قوت اونکی قائم رہے اور فعل بھی اپنا بخوبی کرسکیں اور اگر دوا مسہل کی نہایت قوی نوش کیگئی ہو تو حرکت
انسان کی اوسکو قوت دیگی اور مواد کو وہ دوا بخوبی نکال سکیگی اور باوجود نوش کرنے دوای قوی کے اگر سکون
کیا جاوے تو استفراغ اوسکا کامل نہوگا اور سونا بھی نچاہیے کیونکہ خواب دوا کی قوت کو باطل کرتی ہے پھر وہ دوا
فعل اپنا نہیں کرسکتی اور جب تک دوا استفراغ تمام نکرلیوے کوئی طعام اور شراب اوسپر نکھلانا چاہیے اور اگر
معدہ گرم ہووے اور خوف ہووے کہ خالی معدہ پر صفرا کریگا یا اگر پرہیز بہت کیا ہو اور روزہ بہت رکھے ہوں اور تاخیر
طعام اور شراب سے مضرت متصور ہو تو قبل فعل کرنے سے دوا کے قدرے روٹی شراب انگوری میں بھگو کر کھلائیں تاکہ
قوت آدمی کی بھی قائم رہے اور قوت دوا کی بھی ٹوٹ نجاوے اور جسکو کہ مسہل کی دوا پلانا چاہیں اوسکی طعام میں
نمک بہت نڈالنا چاہیے اور جس کسیکو کہ فصد اور مسہل دونوں کی احتیاج ہووے اگر خلطیں گرم ہووین تو پہلے
فصد کھولنی چاہیے بعد اوسکے مسہل دینا چاہیے اور اگر خلطیں نہایت سرد ہوں اول مسہل دینا لازم ہے اور
جس کسیکو کہ طبیب دوا مسہل کی گرم دیگا اوسکی فصد اول کھولنی چاہیے اور باقی خون کو ساتھ شربتوں اور غذاؤں
خنک کے باعتدال پھیر لانا چاہیے تاکہ دوا سے حرارت اور عفونت پیدا نکرے اس سبب سے کہ گرم دوائیں خون کو گرم
کرتی ہیں اور جب خون گرم ہوجاتا ہے تو اسباب ضعیف سے جوش کھاتا ہے اور مانند آگ کی افروختہ ہوتا ہے
اور اگر نہ ایسا ہو کہ قوت مسہلہ دوائوں کی دست لانی میں زیادہ قوت گرم کرنے سے ہے اور گرم خلطوں کو جلد
زیادہ اوس سے باہر نکالتی ہیں کہ جتنا بدن کو گرم کرتی ہیں اور خود ساتھ خلطوں کے باہر آتی ہیں تو جو آدمی
کہ دوا پیتا مضرت گرم کرنے اوسکی سے سلامتی پاتا اور جانا حمام میں چندروز پہلے دوا سے خلطوں کو لطیف کرتا ہے
اور لائق دستوں کے کردیتا ہے اور جس ساعت کہ دوای مسہل پینی منظور ہے اوس سے پہلے اگر حمام میں جائیں اور جلد
باہر نکل آئیں تو خیلے مناسب ہوگا مگر باہر نکلنے کے بعد چندان صبر کرنا لازم ہے کہ اثر حمام اور حرارت اور پسینہ
آنے کا زائل ہوجاوے پھر دوا نوش کریں اور بعد دوا مسہل کی پینے کے حمام نکریں جب تک کہ عمل اور فعل
دوا کا بخوبی نہولیوے مگر سردی کے موسم میں اگر خانہ اول میں حمام کے جاویں تو روا ہے اسلیے کہ حرارت خانہ
اول کی اسقدر نہیں ہوتی ہے کہ خلطوں کو ظاہر جسم کیطرف کھینچے بالجملہ ہوا دوا پینے والے کی مقام کی ایسی ہونی چاہیے
کہ سردی اوسکی اندک گرمی کیطرف میلان رکھے مگر اسقدر کہ پسینہ اور پیاس نہ پیدا کرے اور جسوقت کہ مسہل
پیا ہووے اور دوا نے بدن کو بخوبی پاک نکیا ہووے تو لازم ہے کہ تین دن یا چار دن حمام میں جائیں تاکہ وہ
فضول باقی جو نواحی پوست میں رکے ہوں بدن سے پاک ہوجائیں اور ہنگام عمل مسہل کے سو رہنا مناسب
نہیں ہے کیونکہ خواب دوا کو کام سے باز رکھتی ہے اور اگر کوئی شخص دوا مسہل کی نوش کرے اور اوسیوقت سو رہے
تو کچھہ قباحت نہیں ہے بلکہ دوا کام بہتر کرتی ہے لیکن بشرطیکہ دوا قوی ہووے کیونکہ اگر بعد دوا ضعیف کی خواب

اور پیٹ ... تو دوا ہضم ہو جائیگی اور کام کریگی اور جسوقت کہ دوا حرکت مین آئے اور پیچ قرار کرے اور اجابت نکرے سبب اوسکا ضعیفی معدہ کی ہے کہ فضلا کو دفع نہین کر سکتی تو اوسصورت مین لازم ہے کہ معدہ کو ساتھ چیزون قابض مانند مرو شراب انگوری اور شربت انار اور گلقند کے قوی کرنا چاہیے تاکہ قوت حاصل کرے اور خلط کو باسانی دفع کرے اور معلوم کرنا چاہیے کہ پہلی دوا سے مسہل سے طبع کو نرم کرنا قرین صواب ہے مگر وہ آدمی کہ احشا جسکے ضعیف ہون اور مستعد اس امر کا ہو کہ بعد دوا کے مدت تک دستونمین مبتلا رہیگا طبع اسکی نرم کرنی چاہیے کہ سبب افراط کا نہووے اور اگر واسطے اوسکے ساتھ دواؤن مسہلہ کے کوئی شے قے کی دواؤن سے ملادین تاکہ قوت دونون دواؤن کی ساتھ ایک دوسرے کے کوشش کرے اور افراط دستون کی پیدا نکرے تو جبلی مناسب ہوگا بالجملہ مسہل سے تین دن پہلے قے کرنا بہتر ہے کہ پیاس اور متلی کو باز رکھے لیکن جسوقت مسہل فراغت پائین تو لازم ہے کہ اپنے کو تمام رنجون اور سب سببون سے جو ضعف پیدا کرتے ہین یا کسی حال کو حالات جسم سے متغیر کردیتے ہین اور جمیع استفراغات سے نگاہ رکھنا چاہیے مثال اوس چیز کی کہ ضعف لاتی ہے اور نیز استفراغ کرتی ہے اور احوال بھی متغیر کرتی ہے وہ جماع ہے بعد مسہل کے اوس سے پرہیز لازم ہے اور سب حرکتون سے کہ ضعف لاتی ہین اور پسینہ پیدا کرتی ہین اور شراب کی کثرت سے اور مستی اور مثل اوسکے سے بچنا چاہیے اور غذائین لطیف اور سبک اور جلد ہضم ہونیوالی اور موافق مزاج کھانی چاہئین لیکن اس نوع کی بھی بہت نکھانی چاہیین اور جو کوئی غذا کہ نہایت ترش یا نہایت کھاری یا بہت میٹھی یا سخت تیز یا بہت سرد ہو نکھانی چاہیے مثلاً جلاب کہ برف مین سرد کیا ہو یا وہ غذا کہ عادت اوسکی کھانیکی گرم ہووے سرد کرکے نکھانی چاہیے اور وہ غذائین کہ جنکی عادت سرد کرکے کھانیکی ہو مانند فسرداور ہلام اور مصوص کی وہ بھی نکھانی چاہئین اسلیے کہ احشا کوشش کرنے سے دواؤن کے اور دفع کرنے سے خلط کے رنجور ہوجاتے ہین تو ایسی چیزون کے ساتھ مقابلہ نہین کرسکتے اسلیے کہ دوائین مسہل کی نیز اعتدال سے خارج اور نیز آدمی کی طبیعت سے دور ہین اور سوای ضرورت اور واسطے دفع اوس خلط کے مضرت اوسکی زیادہ مضرت دوا سے ہو نکھانی چاہیے پس بہتر یہ ہے کہ بعد مسہل کے بدن کو آسایش دینی چاہیے اور غذائین نیک اور اندک کھانی چاہئین تاکہ فضول بدا ور بسیار کسی جگہہ پھر نہ جمع ہووین اور جبکہ مسہل سے بسلامت فارغ ہوئے ہون اگر مزاج مرطوب ہے تو تخم کتان یا حب الرشاد بقدر سات ماشہ ہمراہ جلاب گرم کے تناول کرین اور اگر ساتھ مرطوبی مزاج کے سردی غالب ہووے تو حب الرشاد کو روغن زیتون مین چرب کرین پھر ہمراہ جلاب کے نوش کرین پس اگر دوا پینے والا گرم مزاج رکھتا ہو اور صفراوی ہو تو اسپغول جلاب سرد مین دیوین اور اگر ہنوز بقیہ دوا کا احشا مین موجود ہو تو اسپغول کو جلاب گرم مین دیوین اور جو پیاس اور حرارت غلبہ کرے اسپغول کو روغن گل یا روغن بنفشہ مین چرب کرین پھر ہمراہ جلاب کی نوش فرماتین اور اگر

مزاج معتدل ہو تو عوض اسپغول کے تخم شاہسفرم داخل کرین اور آدمی معتدل اور خشک مزاج کو لشکاب بعد دوای سخت کی نافع ہی اسلیے کہ لشکاب احشا کو بانی دواسے دہو تا ہی اور دوا کی خشکی کا تدارک کرتا ہی اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بعد مسہل سے فراغت پانے کے بو دوا کی معدہ مین رہ جاتی ہی پست جو معہ شکر معدہ کو اوس سے پاک کرتا ہی اور جو قوت دواسی کسی شخص کی آنتین خراشیدہ ہوگئین ہون اور سحج کی بیماری ظاہر ہو جاتی تو گل ارمنی میٹھے انار کے پانی مین پیشکر نوش کرین اور اگر ہمراہ اسپغول بریان یا تخم شاہسفرم بریان کے تناول کرین تو نہایت بہتر ہی اور شراب پینا بعد دوا کے پسندیدہ نہین ہی خوف اس امر کا ہی کہ کچھہ اضطراب اور تپ پیدا ہوگی اور اکثر اوقات اندامون کے اندر بو دوا کی رہجاتی ہے اوسکے لیے حمام بہتر ہے پھر نخلچہ سیب کے پانی اور مورد کے پانی پیئے اور کافور ملین اور ایکساعت صبر کرین پھر حمام سے باہر نکلین **باب پانچوان تیسری جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی اس امر مین ہے کہ دوائین مسہل کی کیونکر کھانی چاہئین** معلوم کرین کہ سردی کے موسم مین جوشاندہ گرم پینا چاہیے خاصةً اگر مزاج دوا پینے والے کا سرد ہووے اور گولیان بھی ہمراہ گلاب گرم یا آب گرم کے تناول کرین اور جو گولی کہ ہمراہ جوشاندہ کے دیوین وہ جب چاہیے کہ جنس مطبوخ سے ہو مثلاً ساتھہ مطبوخ شاہترہ کے جب ایسی چاہیے کہ صفرا کو بدن سے خارج کرے اور ساتھہ مطبوخ افتیمون کے حب یعنی گولی ایسی دینی چاہیے کہ سوداوی دست جاری کرے اور ساتھہ مطبوخ سورنجان کے ایسی گولی کھاوین جو بلغمی دست لاوے **باب چھٹا تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی نگاہ رکھنی مین سے قوت آدمی دوا پینے والے کی** حالت مسہل پینے اور قوت دوا پینے والے کی نگاہ رکھین اور معلوم کرین کہ وہ خلطین کہ جنکا استفراغ کرنا منظور ہی کم ہین یا بہت اگر خلطین بہت ہین اور قوت ضعیف تو کسی حال مین کوئی دوا قوی کہ ان کو ایکبارگی پاک کرے نہ دینا چاہیے لیکن استفراغ اوسکا سبک اور لطیف دواؤن سے بدفعات بسیار کرنا چاہیے اور درمیان ہر ایک استفراغ کے دوسری استفراغ تک غذائین پسندیدہ اور لطیف دینی چاہئین کہ قوت کو بڑہا دین تاکہ بسبب اس تدبیر کے خلط بد جو استفراغ اول مین کم ہوگئی ہو خلط نیک عوض اوسکی پیدا ہووے اور جسوقت کہ قوت قوی ہو اور خلط بد بہت ہو تو ساتھہ قوی دواؤن کے بدفعات بسیار استفراغ کرنا چاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو اور خلط کم ہو تو ساتھہ شربت یا کسی خیساندہ لطیف کی استفراغ کرنا چاہیے یا کسی دوای سبک سے تنقیہ کرنا لازم ہے کہ قوت بربار نہ ہووے **باب ساتوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اس امر مین ہے کہ دوا مسہل کی کسوقت کھانی چاہیے** مسہل کی دوا پینے کا زمانہ موافق بہار ہی اور خزان لیکن فصل بہار موسم تابستان کیطرف میلان کرتی ہی اور موسم

تابستان کیطرف میلان کرتی ہی جو موسم تابستان خلطونکو پکھلاتا ہی اور طرف ظاہر بدن کی کھینچتا ہی اور ساتھ
پسینہ کی تحلیل کرتا ہی اس سبب سی اکثر آدمیون کو فصل بہار مین نہایت سبک دوائین مسہل کی نوش کرنی
چاہیین تاکہ مواد اندکے کمتر ہووین اور باقی کو اعتدال پر تدبیرون صواب اور ریاضت اور مالش اور حمام اور ہوای
تابستان کے کرنا چاہیی تاکہ تحلیل خرچ ہوا اور فصل خزان کی موسم زمستان یعنی سردی کے موسم کیطرف میلان
رکھتی ہے اسلیے خلطین سردی کے موسم مین اندرون جسم کے ٹھہرتی ہین اور ہوای زمستان کی مثل ہوای تابستانکی
اوسکو تحلیل نہین کرسکتی ہے اور اکثر آدمی میوہ جات تابستانی اور خزانی بہت کھاتے ہین اور جسم مین اونکے
کیموس بد ظاہر ہوتا ہی پھر جبکہ موسم سردی کا آتا ہی تو کیموس بد اندامون اور بند کشادہ نہین ہجاتا ہی اور جمجاتا ہے
پس اسیوجہ سی مسہل کے لیی سب وقتون سی بہتر زمانہ خزان کا ہے تاکہ قبل از موسم زمستان کیموس بد بدن سی پاک ہوجاوے
اور تابستان وہ زمانہ ہی کہ جسم انسان کا ساتھ گرمی ہوا اور تیزی دوای قوی کے مقابلہ نہین کرسکتا ہی اور اسیوجہ سے
اکثر آدمیون کو موسم تابستانمین دوای قوی کھانے سے تپ پیدا ہوتی ہی اور دوسری یہ کہ موسم تابستانمین پسینہ
بہت آتا ہی اور تحلیل بہت کرتا ہی اور دونون امر وسے ضعف پیدا ہوتا ہی اگر ساتھ دواکے استفراغ کیا جائیگا
تو ضعف زیادہ ہوگا اور تیسری یہ کہ موسم تابستانمین ہوا خلطون کو ظاہر جسم کیطرف کھینچتی ہے مانند حمام کے اور دوا
جو کھائی جاتی ہے کام اوسکا یہ ہے کہ خلطون کو اندر کیطرف کھینچتی ہے اپنی طرف کو تاکہ دستون کی راہ سے
باہر نکالے اس سبب سی درمیان ہوا اور دوا کے منازعت درپیش ہوتی ہے اور اوس صورتمین استفراغ بدشواری
اور بی منفعت ہوتا ہی اور جاننا چاہیی کہ جسوقت آخر فصل بہار مین ستارہ شعری طلوع کرے تو یقین کرلینا چاہیی کہ
اب زمانہ دوای مسہل کے نوش کرنیکا گذر گیا اور اسی طرح جسوقت کہ آخر فصل خزانمین پہاڑون پر برف ظاہر ہو
اور ہوا خنک ہوجاوی تو معلوم کرین کہ اب زمانہ مسہل کا منقضی ہوگیا اور اگر سوای فصول موافق کے ضرورت مسہل کی
نہایت قوی ہووی تو اوسوقت دوا نوش کرین جسوقت کہ باد جنوب چلے اور ہوا بہتر ہو اور تابستانمین اوسوقت
پیئین جبکہ باد شمال چلنی شروع ہو

باب آٹھوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی امیر آدمیون کے مسہل کی تدبیر مین ہی اور اون آدمیون کی دوا کی تدبیر مین ہی جو مسہل بدشواری پیتی ہین

علاج امیرون اور اون آدمیون کا جو مسہل سی نفرت
کرتے ہین غذای دوائی سی کرنا چاہیی اور نیز تدبیر اونکی ساتھ طلاؤن اور شیاف مسہلہ کے لازم ہے اور اگر ان تدبیرون سے
کام نہ نکلے اور مسہل دینا قرار پاوے تو پہلی چاہیی کہ قدری روی عطر مین بھگو کر ناک مین رکھین اور اندکے ترخون
بھی چبائین تاکہ حس دہن کی کند ہوجاوے اور مزہ دوای مسہل کا نہ معلوم ہووی اور بعد دوا نوش کرنے کے
تتلی اور پودینہ اور اجمودہ اور بہ اور گل خراسانی سرکہ اور گلاب ٹپکا کر سونگھین اور اگر جی متلانا موقوف نہووے

توعوفون بازو کسکر باندہین اور قابض چیزین مانند بہی اور گل شورانڈ کے جوسین اور حیلہ ہای دیگر جو مسہل دینے مین کام
آتی ہین ایک یہی کہ شہد کا قوام کرین یا شکر کا قوام دیوین اور دوای مسہلہ کی گولیان بناکر اور اوس قوام مین ڈالکر
لپیٹین اور جس حالت مین کہ حب کو شہد مقوم مین لپیٹین اوسوقت ہاتھہ پانی سی تر کرلیوین اس حیلہ سی کچھہ مزہ
اور بو دوا کی ظاہر نہوگی اور اگر پانی یا جلاب موںہہ مین لیکر حلق کے اندر نگاہ رکھین اور گولی کو اوس پانی مین
ڈالکر ایکبار نگلجائین کچھہ مزہ دوا کا معلوم نہوگا اور جو کوئی ایسا آدمی ہو کہ ان حیلون سی بھی دوا مسہل کی نکھا سکے
وہ اگر گرم مزاج رکھتا ہو تو اوسکا دوغ سی استفراغ کرین اس طریق سی صفت اوسکی دوغ ترش کو کسی خنک مقام
پر رکھدیوین ایک رات صبح کو پانی صافی زرد کہ اوپر آگیا ہو اور گاڑہا جدا ہوکر تہ مین بیٹھہ گیا ہو اوس پانی کو طبیب
زبان عربی مین ماء الرائب کہتی ہین وہ تسکین حرارت بھی کرتا ہی اور اگر بقدر کامل نوش کرین اجابت بھی کرتا ہی
اگر قدری سقمونیا اوسمین حل کی ہو اور اگر سقمونیا آب زرد آلو یا آب خرمای ہندی یا شراب آلو یا آب انار یا جلاب
مین حلکرین واہی اور اگر آلو کو چاقو سے چونکین اور ایک رات جلاب مین رکھین اور اندر کے سقمونیا اوسمین حل
کرین پھر اوسکی صبح کو جلاب نوش کرین تو اجابت بخوبی کریگا اور کچھہ کراہیت نہ معلوم ہوگی اور اکثر آدمیون کے
جسم مین یہ آلو اور یہ جلاب بغیر سقمونیا کے بھی عمل اپنا کرتا ہی اور طبع نرم کرتا ہے اور اگر کوئی شخص ان شربتون پر راغب
نہو اور گولی کھانا چاہی تو ایک جزو سقمونیا اور تین جزو شکر یا ترنجبین پاکیزہ ہاون مین ڈالین اور ایک قطرہ
پانی کا اوسپر ٹپکائین اور بتدریج حل کرکے ایک ساعت چھوڑ دین کہ ہوا تری پانی کی کم کردیوے پھر
اوسکی چھوٹی چھوٹی گولیان تیار کرین اور تناول فرمائین اور جو کوئی آدمی شیرینی سے راغب نہو تو اوسکی
واسطے سقمونیا کو سیب ترش کے پانی مین یا بہی ترش کے پانی مین حلکرین اور اتنی دیر تک رہنے دین
کہ اوسکی تری جذب ہوجائی اور اتنی کم ہوجائے کہ گولی بندہ سکی پھر بدستور گولیان بنائین اور دہوپ
مین سکھائین اور بقدر حاجت دیوین اور واسطے اہل تنعم کے رب ہلیلہ اور رب تربد وغیرہ بنائے ہین لیکن
رب ہلیلہ اسطور پر بناتے ہین کہ اول سو عدد ہلیلہ زرد لیوین اور توڑین اور ایک شیشہ مین بھرین اور پانی
اوسمین سی جدا کرین اور اگر چاہین دوسری بار بھی پانی اوس شیشہ مین ڈالین اور رکھدیوین کہ باقی قوت
اور رنگ ہلیلہ کا اور مزہ اوسکا اوسمین حاصل ہوجائے پھر سب پانیون کو جمع کرین اور عصارہ ہای پاکیزہ
اور تمام سی رنگ دلوین اور خاک اور گرد سی نگاہ رکھین اور باریک کپڑے سے ڈہکین اور نیچے آفتاب کے رکھدیوین
اور ہر روز ہلاتے رہین یکسان ہوجائے پھر آفتاب مین رکھنے سے جسوقت مثل شہد کے ہوجائے جمع کرین اور پھر
رکھدیوین کہ خشک ہوجائے اور مثل ایلوا معلوم ہووی یہ رب ہلیلہ کا ہے اور قوت اوسکی کامل ہوتی ہی یعنی قدرے
اس رب مین سی جتنا فعل قوی ہوتا ہی بہت ہلیلہ سی اوسقدر فعل ظہور مین نہین آتا اور جسوقت اوسکو کام مین

لائین تو خوب پیسین اور گوندہ کر گولیان بنائین ایک گولی بقدر ساڑہی دس ماشہ دست بخوبی لاتی ہے اور جو قدری سقمونیا بھی اوسمین شامل کرین تو عمل اوسکا اور بھی قوی ہو جائیگا اور نیز اسی طریق سی بدسے رُب بنا سکتے ہین اور محمد بن زکریا کہتا ہی کہ مینی رب تربد اکثر بنایا ہی قوت مین قریب سقمونیا کی پایا ہے قند کے ساتھہ گوندہکر مین دیا کرتا تہا بخوبی دست اوس سی آتے تھی اور مزہ دوا کا کچھہ نہ معلوم ہوتا تہا اور پھر کہتا ہی کہ شحم حنظل سی رُب میٹہی بنایا ہی اسی طریق سی اور مغز بادام اور کتیرا اور شکر کے ساتھہ گوندہا ہی اور اکثر لوگون کو دیا ہے مزہ اور کراہیت دوا کی کمتر پائی گئی ہے اور دست بخوبی اوس سی آتے ہین اور سر اور آنکھونکو بہت فائدہ بخشتا ہے اور افتیمون اور بسفائج اور ہلیلجات دیگر سے بھی اسی طور پر رُب تیار کر سکتے ہین نہایت لطیف بنتا ہے اور غذاؤنمین بعینہ داخل کرین اور جو کشکاب مین اندکی سقمونیا حل کرین اگرچہ پسندیدہ نہین ہی مگر ایک مرتبہ بحسب ضرورت روا ہی اسلیے کہ کشکاب مانند کیلوس کے ہی اور جگر جلد اوسکو اپنی طرف کھینچتا ہے اور دوا ایسی ہونی چاہیے کہ قعر معدہ مین تہوڑی دیر ماساریقا کے نزدیک ٹھہری رہی اور خلطونکو اپنی طرف کھینچی اور وہ خود جگر مین نجاوی اور خاصیت سقمونیا کی یہ ہی کہ معدہ مین بہت دیر تک نہین ٹھہرتی ہے اور استفراغ بزودی تمام کرتی ہی اور یہ بہترین خاصیت سی ہے خصوصًا صاحب تپ کیواسطے اسلیے کہ کوئی مضرت تپ کی حالت مین مثل متلی کے نہین ہی کہ قوت کو ساقط کرتی ہی اور جو چیز فم معدہ پر بہت دیر تک ٹھہرتی ہی متلی اور پیاس بالضرور پیدا کرتی ہی اور قوت بسبب اوسکی ساقط ہوتی ہی اور سبب متلی اور پیاس کا جمع ہونا خلط صفراوی کا ہے فم معدہ مین اور بدیر ٹھہرنا دوا کا ہی اوسجگہہ پس جو کوئی دوا فم معدہ مین درنگ بہت نکریگی اور خلطونکو اپنی طرف کھینچکر دفع کریگی خاصیت اوسکی نیک اور بہت بہتر ہوگی اور جس شخص کی کہ قوت نہایت ضعیف ہو یا جگر اوسکا گرم ہو اوسکو بعد استفراغ کے سقمونیا ساتھہ پانی بہی ترش اور پانی سیب ترش اور پانی ریواج اور غورہ یعنی انگور خام اور ترشی ترنج اور پانی انار ترش اور پانی سماق تر اور پانی زرشک تر یا خشک کی چوسنا چاہیے اور پانی خرفہ کے بیجون کا ہمراہ سکنجبین سرد کے تناول کرین کہ حرارت کو تسکین دیوی اور جس شخص کا کہ معدہ ضعیف ہو اور بھونک جاتی رہی ہو تو سقمونیا ساتھہ رُب بہی کے دینا چاہیے اور صاحب جگر گرم کے لیے دوغ کی ساتھہ دینا لازم ہے جس طرح سابق مذکور ہو چکا ہے اور صاحب یرقان کو ماء الجبن مین دیوین اور جس آدمی کو متلی ہوتی ہو اوسکے لیے ساتھہ شربت انار اور شربت پودینہ یا ساتھہ شربت سیب کی دینا چاہیے اور مضرت سقمونیا کی یہ ہی کہ بھونک کی قوت کو ساقط کرتی ہی اور جگر کو گرم کرتی ہی پس اگر اوسکو ہمراہ سکنجبین سفرجلی کی دیوین دونون مضرتین اوسکی باطل ہو جاینگی اور یہ تدبیر نہایت نیک ہی اور تدبیر دیگر بہتر اور آسان تر یہ ہی کہ بقدر ایک دانگ یعنی چار رتی ڈیڑہ چاول یا زیادہ اوس سی سقمونیا جلاب مین حل کرین اور بھی ترش

یاسیب ترش کی ٹکڑے ٹکڑے کرکے اوس جلاب مین ڈالین اور ایک شب رہنے دیوین صبح کو بھی اور سیب دور کرین اور وہ جلاب نوش فرمائین مضرت سقمونیا کی باطل ہوجائیگی اور کچھہ مزہ دوا کا معلوم نہوگا اور اگر اول بقدر ساڑہے تین ماشہ یا زیادہ اوس سے تربد یعنی نسوت نیمکوفتہ کو ڈیڑہ پاو پانی مین جوش دین کہ نصف رہجائے صاف کرین پس جسقدر سقمونیا کہ مذکور ہوئی اوسمین حل کرین اور شکر سے میٹھا کرین پھر بھی سیب کی ٹکڑے ٹکڑے کرکے اوسمین رکھین ایک رات اور صبح کو بھی اور سیب جلاب مین سے دور کرین بعد اوسکی اوس جلاب کو پئین تو صفرا اور اوسکے رطوبت کو جسم سے نکالیگا اور پانی انار ترش اور شیرین کا کہ معہ گودہ کے اوسکو کوٹین اور نچوڑین اور شکر ملائین مسہل لطیف ہے ولیکن جب آدمی کے حلق اور سینہ مین درشتی ہو نہ دینا چاہیے **صفت مسہل لطیف** کہ بدنکو گرم نہین کرتا ہے اور پھونک نہین کھوتا ہے سقمونیا ساڑھے تین ماشہ ککڑی کے بیجون کی گری کدو کے بیجونکی گری ہر ایک ساڑہے سترہ ماشہ ست ملٹھی کا ساڑہے تین ماشہ ترنجبین خراسانی ساڑہے پانچ تولہ مغز بیجون کے خوب کچلین اور سقمونیا کو معہ ان تخمون کے ہاون مین نرم پیسین بعد اوسکی پانی بھی ترش کا ترنجبین مین ڈالکر جوش دین کہ مثل شہد کے قوام اوسکا ہوجاوے پھر سقمونیا اور وہ تخم پسے ہوئے اوسمین حل کرین اور گوندہین یہ سب بارہ خوراک سبک ہے اور چھہ خوراک معتدل ہے **حب مسہل** کہ تینون حمی اور صفراوی مین کام آتی ہین گلاب کے پھول ساڑہے سترہ ماشہ کتیرا ست ملٹھی کا نشاستہ ہر ایک ساڑہے تین ماشہ نسوت تین تولہ صندل سفید سات ماشہ یا پونے نو ماشہ کافور باندازہ حرارت لیکن وزن کامل اوسکا پونے دو ماشہ اور کمتر چار رتی ڈیڑہ چاول سے نہو اور سقمونیا بھونی ہوئی چودہ ماشہ قدر خوراک ساڑہے تین ماشہ **حب دیگر** کہ تینون صفراوی مین کام آتی ہے گلاب کے پھول بسفائج ہر ایک پونے دو ماشہ عصارہ زرشک ساڑہے تین ماشہ سقمونیا بھونی ہوئی چار رتی ڈیڑہ چاول صندل سفید چار رتی ڈیڑہ چاول کافور اگر حاجت ہو زیادہ ایک طوخ اور کمتر ایک بیج ہے سب کو کاسنی کے پانی مین گوندہکر گولیان بنائین **صفت جوارش مسہل** رب سیب ساڑہے دس ماشہ تربد یعنی نسوت سوا پانچ ماشہ سقمونیا مشوی یعنی بھونی ہوئی پونے دو ماشہ مصطگی پونے دو ماشہ اگر خام پونے دو ماشہ یہ سب تین خوراک ہے طبع کو نرم کرتی ہے اور معدہ کو قوت بخشتی ہے **صفت ناطف مسہل** ترنجبین کو چھٹانک کم آدہ سیر لیکر قوام دیوین بعد اوسکی سقمونیا مشوی ساڑہے چار ماشہ اضافہ کرکے دہیمی آگ پر پاتیلہ مین تیار کرین اور سفیدی مرغ کے انڈے کی شامل کرکے نگاہ رکھین دو تولہ دس ماشہ مقدار خوراک سبک ہے اور اگر معدہ ضعیف ہو تو ترنجبین کو گلاب اور بہی کے پانی مین بھگوین اور جو ترشی مطلوب ہو پانی مین انگور خام کے بھگوین **صفت مطبوخ مسہل** صاحب نزلہ کو مفید ہے بنفشہ خشک ساڑہے سترہ ماشہ بیخ سوسن تراشیدہ پونے دو ماشہ آدہ پاو کم سیر پانی مین تر کرین ایک شب پھر نرم

آگ پر جوش دین کہ نصف باقی رہے صاف کرین اور چھہ تولہ ترنجبین اوسمین حل کرکے دوبارہ صاف کرین سب
ایک خوراک ہے **صفت حب مسہل** بنفشہ خشک پیسی ہوئی سات ماشہ ست ملٹھی کا ساڑھے تین ماشہ املتاس
اوسقدر کہ دونون دوائین جسقدر مین گوندہ سکین اور گولیان بندہ سکین سب ایک خوراک ہے **صفت لعوق**
خیارشنبر املتاس گھولکر چھانین اور نرم آگ پر جوش دین کہ مثل شہد کے قوام ہوجاوے اور جو اول
قدرے ترنجبین اوسمین حل کرین تو نہایت قوی الاثر ہوگا اور قدرے بنفشہ پیسکر اوسمین گوندین نرم زیادہ ہوگا **صفت**
مسہل تندرست واسطے نگاہ رکھنے تندرستی کے جسوقت کہ چاہے کام مین لائے حاصل کرین گوند حبۃ الخضرا کا
یعنی بن کے درخت کا اور طبیب اوس گوند کو علک البطم کہتے ہین گوند کو سے ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک اور جو اکھارسوا ماشہ
سے اڑہائی ماشہ تک لیکر شامل کرین اور تناول فرمائین دست بخوبی لائیگا **مسہل دیگر واسطے تندرست**
آدمی کے کسوم کے بیجون کی گری چودہ ماشہ سونف رومی بونے دو ماشہ مغز بادام چودہ ماشہ کوٹین اور شہد
مین گوندہین **مسہل دیگر لطیف** مصطگی ساڑہے تین ماشہ سے ساڑہے چار ماشہ تک شکر عسکری نو ماشہ دونونکو
پیسین اور سوتے وقت سرد پانی کے ساتھہ تناول کرین اور سورہین صبح کو طبع نرم کریگا اور یہ مسہل معدہ کو بہت
نافع ہوگا اور جو کھانا کھانے سے پہلے دس دانہ انجیر خشک کے تناول کرین طبع کو نرم کرتے ہین محمد بن زکریا کہتا ہے کہ بیضہ
مرغ آدہے بھونے ہوئے طعام سے پہلے کھاوین طبع کو بخوبی نرم کردیتے ہین اور ماہی شور اور گندنا قبل از طعام طبعکو
نرم کرتا ہے اور پیاز روغن کا ثفل خشک کو دفع کرتا ہے **باب ۹ نوان تیسرے جزو اور پہلی گفت**
اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی اس امر مین ہے کہ دستونکو کسوقت بند کرنا
چاہیے معلوم کرین کہ جسوقت دوا کام اپنا بخوبی کر چلے اور دست کماحقہ آوین اور اخیر کو پیاس غلبہ کرے
اوسوقت بلاتامل دستونکو بند کردینا چاہیے اور جسوقت پیاس ظاہر ہوئی ہو اگرچہ دوا فعل اپنا بہت کرے ہنوز
دستونکو نہ روکنا چاہیے اور خوف نکرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ پیاس جو بعد دوا کے ظاہر ہوتی ہے سب کے نزدیک
سبب اوسکا صرف افراط استفراغ نہین ہے لیکن بعضی کا سبب گرمی اور خشکی معدہ اور جگر کی ہوتی ہے اور بعضی کا
سبب گرمی اور تیزی دوا کی ہے اور بعضی کا سبب حرکت خلط صفرا کی ہے پس جسوقت کہ غلبہ پیاس کا بہت ہو اور
دست اندازہ واجبی پر ہون سبب اوسکا استفراغ ہوگا اوسوقت لازم ہے کہ فی الفور روکنے کی تدبیر کرین اور
جسوقت کہ دوا کسی خلط کو جو اوس سے متعلق ہے استفراغ کامل کیا اور دوسری خلط کی نکالنے کا ارادہ شروع کیا
تو فوراً روکنا چاہیے مثلاً اگر دوا واسطے تنقیہ صفرا کے کھائی ہے اور اوسنے استفراغ صفرا کا بخوبی کیا ہے اور پھر
بلغم کو نکالنا شروع کیا تو فوراً دستون کو بند کرین کہ افراط نہوجائے پس اگر تنقیہ صفرا اور بلغم کا کیا اور نوبت
نکالنے خلط سودا کے پہونچی تو کام اوسکا حد سے گذر گیا اور جسوقت کہ کام اوسکا واسطے استفراغ خون کے پہونچے

خطرناک ہی اور اگرچہ چھٹی باب مین تیسری گفتار سے کتاب اول کی سبب خطرناکی اس استفراغ کا بیان ہوچکاہے
اسجگہہ پھر مذکور ہوتا ہی کہ تصریح اوسکی اس مقام پر لایق اور زیبا ہی معلوم کرین کہ جسوقت کوئی ایسی دوا مسہل
کی نوش کیجاتی کہ متعلق استفراغ کسی ایک خلط کے ہو تو وہ دوا پہلے اوس خلط کو نکالیگی کہ جو اوس سے متعلق ہے
اور اگر ہنوز قوت دوا کی باقی ہوگی تو دوسری کسی خلط کو جو رقیق زیادہ ہوگی حرکت دیگی اور نکالنا شروع کریگی مثلاً
کوئی ایسی دوا ہی کہ ساتھہ استفراغ سودا کے تعلق رکھتی ہے تو وہ اول خلط سوداوی کو بدن سے نکالیگی پھر استفراغ
صفرا کا پھر استفراغ بلغم کا کریگی اور جو کوئی ایسی دوا ہی کہ ساتھہ تنقیہ صفرا کے تعلق رکھتی ہی تو وہ اول استفراغ
صفرا کا کریگی پھر تنقیہ بلغم کا پھر استفراغ سودا کا اور اگرچہ خون بہ نسبت خلط بلغم اور سودا کے رقیق زیادہ ہی لیکن
اللہ تعالی جل شانہ نے طبیعت انسان مین ایسی قوت رکھی ہے کہ خون کو نگاہ رکھتی ہے اور دوا کے غلبہ سے بچاتی ہے
کیونکہ احتیاج طرف اوسکی نہایت ہی اسلیے کہ وہ غذای راستنی ہے اور بدن بوجہ اوسکی برپا ہے البتہ جسوقت کہ دوا قوت
طبیعت کو ضعیف کردیتی ہے اور اوسپر قہر کرتی ہے تو طبیعت اوسکی حفاظت نہین کرسکتی اور وہ خون کو اوس سے
بزور چھین لیتی ہے اور ایسی ہنگام مین خطرہ بڑا ہے اسوجہ سے نگاہ رکھنا قوت کا جمیع استفراغات مین مقدم استفراغات
سے ہے اسلیے کہ جسوقت حاجت تنقیہ کی درپیش ہو اور قوت ضعیف ہووی یا بسبب استفراغ کرنے کی ضعیف
ہوگئی ہو تو مضرت ضعیفی قوت کی زیادہ مضرت اوس خلط سے ہوگی کہ جسکا تنقیہ کرنا چاہیے پس جسوقت کہ ضعف
قوت مین ظاہر دیکھین اسیوقت دستونکو روک دیوین اگرچہ ہنوز خلط فاسد سے بہت رہگئی ہو اور اگر ملاحظہ کرین
کہ ضعف مطلق نہین ہی دست بخوبی آنے دیوین

باب دسوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی اون حالات کی تدارک مین ہی جو بعد نوش کرنے دواؤن کے ظاہر ہوتے ہین سوای افراط استفراغ کے

جسوقت کہ دوا مسہل کی خوب
دست جاری کرچکے اور بعد استفراغ کی ہچکی ظاہر ہووی تو مناسب ہے کہ اوسوقت اسپغول روغن گل اور سرد
پانی کے ساتھہ دیوین اور ہاتھہ پاؤن باندہین اور دوائین چھینک کی ناک کے اندر رکھین کہ چھینک آوی
اور جسوقت کہ بعد دستون کے سوزش اور حرارت ظاہر ہووی لعاب اسپغول یا لعاب بہدانہ ہمراہ روغن گل
یا روغن بادام یا روغن مغز تخم کدو کے ہر ساعت دیوین اور جسوقت کہ ماذریون کھانے سے جو کیفیتین کہ ظاہر
ہوتی ہین پیدا ہووین تب بھی انھین لعابات اور روغنون سے تسکین کرین اور بعد چند مرتبہ ان لعابات
کی نوش کرنے کی انڈے کی سرکہ سرد پانی مین گھولکر پتین اور ریوند چینی قوی العمل ہے جسوقت اوسکی کھانے سے
کچھہ تکلیف دیکھین رُب بہی اور رُب سیب کھاوین اور ٹھنڈے پانی سے نہاوین اور سر پر سرد پانی کا خوب
ترشح دیوین اور فرفیون سے بھی جلن اور پیاس غالب ہوتی ہے روغن گاو اور مسکہ اور لعابات اور روغن

اور گلاب سرد کرکے اور کشکاب ساتھہ روغن بادام اور ببول کے گوند کے دینا چاہیے اور پانی انار کا اور پانی
سیب کا اور شوربا مرغ فربہ کا خیلے مفید ہوتا ہی اور افراط فرفیون کی ساتھہ کشکاب اور روغن گل اور ببول کے
گوند کے باز رکھہ سکتے ہین اور صندل اور گلاب اور کافور سونگھنا چاہیے اور جسوقت بعد دوا کے خون کی قی آوے
شراب انگوری ہمراہ شیر تازہ کے دیوین مگر وزن شیر کا زیادہ ہونا چاہیے اور پیاز کہ سرکہ مین پروردہ ہو کھلانا اوس
متلی کو دور کرتی ہی جو دواؤن سے پیدا ہوتی ہے

باب ۱۱ گیارہوان تیسری جز اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے دواؤن کے افراط کے باز رکھنے مین ہے

جسوقت کہ دوا مسہل
یا دوا قے کی افراط کرے ہاتھون کو بغل کی جڑ سے اور پاؤن کو ران کی جڑ سے کپڑے کے ٹکڑون سے لپیٹین اور مضبوط
باندہین اور لپیٹنا اور باندہنا بغل اور ران کی جڑ سے شروع کرین اور نیچے تک لپیٹتے جاوین سر دست اور قدم تک
لپیٹکر باندہین اور تریاق کبیر یا فلونیا دینا چاہیے اور اگر ممکن ہو حمام مین لیجائین کہ پسینہ آوے اور پانی گرم زیر دامن
بیمار رکھین خاصۃ جانب پشت سے کہ بخارات پانی کے بدن پر اثر کرین اور پسینہ جاری ہو اور اگر پسینہ بہت افراط
کرے شربت سیب اور شربت بہی اور شربت انار ساتھہ بنسلوچن کے دیوین اور پانی بہی کا اور پانی سیب کا اور پانی
مورد تر کا اعضا پر ملنا چاہیے خاصۃ پشت پر اور کافور اور صندل اور گلاب سونگھنا چاہیے اور اگر واسطے افراط دستونکے
پست جو اور پانی بہی اور مورد اور گلنار اور بنسلوچن اور خرنوب وغیرہ سے ضماد تیار کرکے معدہ پر لگائین نہایت
نافع ہوگا اور لازم ہے کہ ہوا مکان کی معتدل کرین اسلیے کہ ہوائے گرم تحلیل کرتی ہے اور ضعف لاتی ہے اور ہوائے سرد
خلطون کو جسم کے اندر کیطرف پھیر دیتی ہے اور لقمہ چند روٹی کے انار ترش کے پانی مین تر کرین اور دیوین اور
بعد اوسکے کعک یعنی کلیچہ تنوری پیسکر اور شراب انگوری مین بھگوکر کسیقدر تناول کرین خیلی سودمند ہوگا اور
پست جو ساتھہ قدری تخم خشخاش پیسی ہوئی کے نہایت بہتر ہے اور تخم مورد بریان ساڑھے دس ماشے دوغ
مین جوش دین کہ گاڑھا ہو جاتے مرطوب کو نافع ہوگا اور شیر تازہ جوش دین یہانتک کہ آبناکی اوسکی اندکی
کم ہوجاتے مرطوب کے لیے مفید ہے لیکن اگر حرارت بافراط ہو یا تپ عارض ہوگئی ہو تو اوسوقت شیر نہ دیوین اور
اگر مزاج نہایت گرم ہو اسپغول کو بھونکر اور گوند ببول کا بھونکر اور گل ارمنی تینون دوائین روغن گل مین
چرب کرین اور رب بہی مین گوندہین یا رب سیب یا شربت مورد مین گوندہکر دیوین اور واسطے باز رکھنے تیزی دوا
کی آنتون سے سکہ اور گائی کا گھی نہایت نافع ہے جالینوس کہتا ہے کہ ایک آدمی کو سقمونیا دی گئی تھی اور اوسکی
وجہ سے استفراغ کامل ہوا تھا تیسرے دن اوسکی درد اور جلن آنتون مین ظاہر ہوی اور ثفل بکثرت آیا تھا
اسیطرح یہہ کیفیت کئی دن رہی کہ جسقدر درد اور جلن بعادت کرتی تھی ثفل بکثرت باہر آتا تھا کئی مرتبہ اوس بیمار
کو مینے ملاحظہ کیا وہ آدمی تو لنجی تھا اور سبب لنج کے دوائین مسہل کی اوسکو بہت کھلائین تھین اور آنتین

ضعیف ہوگئین تھین اور سقمونیا نے اوسکی آنتون کو چھیلدیا تھا اور فضول بدن کے جو اوسکے جسم مین تھے
وہان جمع ہوتی تھے اور بسبب خراشیدگی کے آنتون کو تکلیف دیتی تھے پس جسقدر فضول ایک روز مین
جمع ہوتی تھے اور آنتون کو تکلیف دیتی تھے ہر روز اوسی قدر باہر نکلجاتے تھے مینے تجویز کیا کہ خندروس اور انار
اوسکی غذا مقرر کرین کچھہ تخفیف معلوم ہوئی بعد اوسکے سماق مینے تجویز کیا کہ اوسکی آنتون کو طاقت بخشے اور
روبی قابض شربتون مین دینے کو حکم کیا اور میوہ جات سے بھی اور زعرور بلکہ کھلانا شروع کیا ایک مدت مین وہ
تکلیف اور شدت بحکم ایزدی سب رفع ہوگئی

باب ۱۲ بارھوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اوس آدمی کی تدبیر مین ہے کہ جو دوا نوش کرے اور وہ کام اپنا نکرے

جسوقت کہ دوا کام اپنا نکرے پیچیدگی ناف اور سر گھومنا اور درد سر اور تشنج
ظاہر ہوگا پس بمجرد ظہور اس کیفیت کے فوراً حقنہ کرین یا شیاف رکھین کہ دست جاری ہون اور نوشادر
مصطگی پیسکر ہمراہ گرم پانی کے تناول کرین فم معدہ کو قوت دیگی اور دوای مسہل کو بدنسے دفع کریگی اور اکثر
ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اشیای قابض مانند بہی اور سیب کے جسوقت چوستے ہین تو فم معدہ ان چیزون سے
قوی ہوجاتا ہے اور متلی جاتی رہتی ہے اور دوای مسہل کی تعر معدہ تک اوتر آتی ہے اور پھر دست بخوبی
آتے ہین جالینوس کہتا ہے کہ ایک آدمی کو سقمونیا دیگئی تھی سولہ ساعت تک استفراغ نکیا پھر معدہ مین جسم
اوسکی ظاہر ہوئی کہ معدہ تنگ ہوتا تھا اور کھنچتا تھا اور چہرہ اوس آدمی کا زرد ہوتا جاتا تھا مینے تجویز کیا کہ
میوہ جات دئے جائین جسوقت اوسنے میوہ کھائی تسکین سب کیفیتونکو معلوم ہوئی اور استفراغ بھی کیا یعنے
دست بھی آئے اور سبب اوس تکلیف کا یہ تھا کہ دوا معدہ کے موتھہ پر ٹھہری ہوئی تھی اور خلط کو اوسجگہ کھینچتی
تھی پس ان قابض میوہ جات نے فم معدہ کو قوی کیا اور دوا کو دفع کردیا مولف کہتے ہین کہ جسوقت ان
تدبیرونسے کچھہ فائدہ نہووے اور آنکھین اوپر کو چڑھ جائین اور دوا اوپر کیجانب حرکت کرے اور کچھہ بدن سے
خارج نہووے تو ایسے حالات مین فوراً فصد کھولنی چاہیے اور بجز فصد کے اور کوئی تدبیر زیبا نہین ہے اور نیز اگرچہ
یہ کیفیتین بدظاہر نہووین اور دوا کام اپنا نکرے تو اوسوقت مین بھی فصد کھولنا بہتر ہوگا اور اگر دو دن یا
تین دن دوا کھائی ہوئے گذر گئے ہون اور کچھہ اثر دوای مسہل کا ظاہر نہووے تب بھی فصد خیلی مناسب ہے
اسلیے کہ خوف اس امر کا ہے کہ خلطین حرکت مین آئینگی اور کسی عضو رئیس پر پہونچینگی اور اکثر اوقات دوای
مسہل بدیر کام کرتی ہے اوسکے لیے وہ شربت جو دوا کو رقیق کرے اور یا خلطونکو رقیق کردے مانند ماءالعسل گرم
کردیوین یا اور گرم پانی نمک پڑا ہوا دوای مسہل کو کام مین لاتا ہے اور جسوقت دوا قعر معدہ سے گذر جاتی
اور آنتون مین ٹھہر جائے اور اجابت نکرے اوسکو بھی اسی طرح کے شربتون سے دفع کرنا چاہیے اور نشان اس کا

که دوا معده سے اوتر گئی یہ ہے کہ معده مین کچھه گرانی اور پیاس اور متلی معلوم نہوگی اور ڈکار بو دوا کی ندیویگی اور جسوقت
که ماء العسل اور آب گرم سے کام نہ نکلے تدبیر حقنه اور شیاف کی کرنی چاہیے اور اگر دوا مسہل کی معده سے نہ اوترے اور
یہ تدبیر جو مذکور ہوچکی سودمند نہووے اور شدتین طرح طرح کی ظاہر ہووین تو فوراً تدبیر قے کی کرین جس طرح ممکن ہوسکے
تاکہ معده دوا سے پاک ہوجاوے اور بعد قے کے جلاب اور سرد پانی پینا چاہیے

باب ۱۳ تیرہوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی اس امر مین ہے کہ دوائین خلطونکو کیونکر استفراغ کرتی ہین اور کیونکر اپنی طرف کھینچتی ہین اور کیونکر دفع کرتی ہین

معلوم کرین کہ دوا مسہل اور دوا تی کی کہ معده مین آتی ہے جرم دوا کا اور گوہر اوسکا بدن مین پراگنده
نہین ہوتا ہے اور مقام خلط تک نہین پہونچتا ہے لیکن قوت دوا کی بدن مین پھیلتی ہے اور موضع خلط تک پہونچتی ہے
اور اوسکو اوکھاڑتی ہے اور خون سے جدا کرتی ہے اور نیز جس طریق سے کہ معده اور جگر سے گئی تھی اور اوس
موضع مین پہونچی تھی اوسی راہ سے پھیر لاتی ہے اور پھر وہ خلط رگونمین گذرتی ہے اور پھر جگر مین آکر اور
جگر سے اوس رگ مین سے کہ اوسکو باب کہتے ہین باہر آتی ہے اور آنت اثنا عشری اور آنت صائم تک پہونچتی
ہے جسوقت اسجگہہ آتی ہے تو قوت دافعه حرکت مین آکر اوسکو نیچے کیطرف کو دفع کرتی ہے اور کم اتفاق ہوتا ہے
کہ معده کے اوپر چڑہتی ہے لیکن اگر معده پر آتی ہے تو بطریق قے دفع ہوجاتی ہے اور سبب اس امر کا کہ معده پر
نہین چڑہتی ہے یہ ہے کہ جرم دوای مسہل کا جلد معده سے باہر ہوجاتا ہے اور آنتونپر اوترآتا ہے اور طبیعت ہمیشہ
کوشش کرتی ہے کہ دوا کو راہ نزدیک اور آسان سے دفع کرے اور مدد خلط کی کہ پیچھے سے آتی ہے طبیعت کو
حرکت مین لاتی ہے تاکہ اوسکو دفع کرے اور اگرچہ ہنوز دوا بعضے معده مین کہ رہجاتی ہے قوت جاذبه اوسکی
خلط کو اپنی طرف کھینچتی ہے لیکن قوت دافعه اولی اس باب مین ہے کہ خلط کو نہین چھوڑتی ہے کہ طرف
معده کے پھر جاوے بلکہ اوسکو نزدیک اور آسان راہ سے دفع کرتی ہے خاصته اگر آدمی تندرست ہو اور قوتین سب
صحیح و سالم ہون اور معده قوی ہو پس اگر معده ضعیف ہو اور قوتون مین بھی کچھه قصور ہوگیا تو اوس صورتمین
خلطین بعضی معده پر چڑہ جائینگی اور دونون طریق سے دفع ہونگی معلوم کرین کہ مثلاً کوئی خلط اعضا مین ہے
کہ معده سے دور ہے پس جسوقت دوا معده مین داخل ہوگی تو قوت دوا کی مانند قوت مقناطیس کے اوسجگہہ
پہونچیگی جسجگہہ وہ خلط ہے اور اوسکو جگہہ سے اوکھاڑیگی اور جس راستہ سے کہ گئی ہے اوسی راہ سے معده کے پاس
پھیر لاویگی جس طرح مذکور ہوچکا اور قوت دافعہ اوسکو دفع کریگی اور اوس ہنگام مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
گویا قوت دافعه گھات لگائے بیٹھی ہے کہ جسوقت قوت دوا کی خلط کو اس جگہہ پھیر لاتی ہے قوت دافعه
کمین سے باہر آتی ہے اور اوس خلط کو اوس راستہ سے جو واسطے ثقل کے ہے دفع کرتی ہے اور جسوقت کہ خلط

دماغ اور حنجرہ اور قصبۂ شش مین ہوتی ہے تو قوت دوا کی اوسکو معدہ کی طرف کھینچتی ہے اور قوت دافعہ
اوسکو آنتون کی راہ سے دفع کرتی ہے اور حال قے کی دوا کا خلطون کے کھینچنے مین اپنی طرف اسی طرح پر ہے
لیکن دفع کرنا اوسکا برخلاف ہے اسلیے کہ دوا قے کی آنتون کی قوت پر غلبہ کرتی ہے اور خلط کو طرف معدہ کے
کھینچ لاتی ہے اور قوت دافعہ معدہ کی اوسکو نزدیک اور آسان راہ سے دفع کرتی ہے اور ساتھہ قے کے باہر
نکالتی ہے اور جو لیل اوس قول کی صحت اور درستی پر جو ہمنے کہا ہے کہ جرم دوا کا بدن مین پراگندہ نہین ہوتا ہے
اور مقام خلط تک نہین پہونچتا ہے لیکن قوت دوا کی پہونچتی ہے یہ ہے کہ ظہور اوسکا کہ خیلے دشوار ہے کہ وزن
ایک دانگ کسی دوا کا سارے بدن مین پھیل جاوے اور پھر لوٹ آوے اور اوسمین سے کسی قدر دوا کہ اوسکے وزن کو
ساتھہ وزن اوس خلط کے جو اوسکو ایک عضو سے ہلانا چاہے کچہہ نسبت نہین ہے جگہہ سے اوکھاڑے اور پھر لاوے
اور دوسری مرتبہ اجزا اوسکے ملجائین اور ساتھہ اخلاط کے باہر نکلجائین اور صورت اوسکی اسطرح پر ہے کہ مثلاً ایک
آدمی ایک دانگ تخم حنظل نوش کرے اور تمام جسم مین وہ پھیل جاوے تو ہر ایک عضو مین ایک جو سے بھی
کم پہونچیگی پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک جو دوا ایک من خلط کو ہلاوے اور اوکھاڑے اور پھر لاوے اگر کوئی کہے کہ
وہ دوا بوزن یک جو بسبب اوس قوت کے جو اوس دوا مین ہے یہ فعل کرتی ہے تسلیم کرنا پڑا کہ جو کچہہ خلط کو
ہلاتی ہے جرم دوا کا نہین ہے بلکہ قوت دوا کی ہے اور کچہہ فرق نہین ہے درمیان اس امر کے کہ ہم کہین کہ
قوت دوا کی معدہ سے تمامی اعضا مین پہونچتی ہے اور درمیان اوسکے کہ ہم کہین کہ ایک جزو دوا سے کہ اوسکے
وزن کو خلط کے وزن سے کچہہ نسبت نہین ہے ایک عضو مین پہونچتا ہے اور قوت اوسکی خلط کو ہلاتی ہے
اور اوکھاڑتی ہے اسلیے کہ دونون کلامون مین حوالہ دوا کی قوت پر ہے نہ دوا کے جرم پر اور اگر توہم کیا جاوے
کہ جرم دوا کا پاس اون خلطون کے جو متعلق ہین ایک دوا کے ہین پہونچتا ہے اور قوت دافعہ اعضا اور رگونکی
دوا کو مدد دیتی ہین اور دفع کرتی ہین یہانتک کہ مقام دفع تک پہونچتی ہے یہ توہم بھی بیجا ہے کیونکہ دوا کے
لوٹ آنے کو طرف معدہ کی کوئی موجب نہین ہے اور جسجگہہ کہ خلط ہے قوت دافعہ نہین ہے کہ دوا کو پھر جمع کرے کیونکہ
اسلیے کہ اگر قوت بازگردانندہ کوئی ہوتی تو وہ ہی قوت دوا کو پہونچنے سے اوس مقام کے باز رکھتی اور جو
کوئی دوا مثلاً پاؤن کی اونگلی کے پاس پہونچے تو وہ کونسا عضو ہے کہ قوت اوسکی دوا کو پھیر دیوے اور اگر وہ
مقام خلط تک پہونچے اور اوسی جگہہ رہے تو کھانے سے دوا کے کچہہ منفعت اور استفراغ نہوگا بلکہ مضرت ہوگی
اور جبکہ حال برخلاف اسکے ہے تو ہمنے خوب سمجہہ لیا کہ دوا معدہ اور آنتون سے اوپر نہین چڑہتی ہے اور وہ قوت
دوا کی جو موضع خلط تک پہونچتی ہے اور اوسکو ہلاتی ہے اور اوکھاڑتی ہے اور باہر نکالتی ہے اور معلوم
کرین کہ جس طرح خلط کو باہر نکلنے کے لیے رگون اور گذرگاہون کی حاجت ہے دوا کی قوت کے پہونچنے کو طرف

مقام خلط کو اونکی کچھہ احتیاج نہین ہی اسلیے کہ قوت دوا کی جسم مین گھستی ہے کہ پوست اور گوشت اور
چھوٹن اور پٹھون اور جھلیون [illegible]
کہ جسوقت ضمادات خارج بدن پر لگائے جاتے ہین قوت انکی پہونچکر بدن کے اندر پہونچتی ہے اور فائدہ
اونکا کیونکر ظاہر ہوتا ہی اور پوست اور گوشت اور ہڈی اور جھلی اور پٹھا اوسکو روک نہین سکتا برابر اثر اوسکا
پہونچتا ہی پس اس تمامی مضمون سے یقین کر لینا چاہیے کہ وہ قوت دوا کی ہے کہ اندرون جسم کے مقام
خلط تک پہونچتی ہے نہ جرم دوا کا ہے

باب چودھوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے مسہل دواؤن کی قوتون کے اختلاف مین ہے اور اس امر کی شناخت مین ہی کہ ہر ایک دوا کیا فعل کرتی ہے

معلوم کرین کہ قوتین دواؤن کی مختلف ہین قوت بعض دوا کی ایسی ہے کہ ایک خلط کو خون سے جدا کرتی ہی اور عضو سے
اوکھاڑتی ہی اور باہر نکالتی ہے مانند تسوت کو کہ بلغم کو خارج کرتی ہے اور سقمونیا صفرا کو اور حجر ارمنی سودا
کو نکالتی ہے اور قوت بعضی دوا کی ایسی ہے کہ دو خلطونکو ہلاتی ہے مانند صبر کے کہ صفرا اور بلغم کو نکالتا ہی
اور قوت بعض دوا کی ایسی ہے کہ تین خلطونکو ہلاتی ہے مانند شحم حنظل کے کہ بلغم اور صفرا اور سودا کو خارج
کرتا ہی اور جو کوئی دوا کہ ایک خلط سے زیادہ کو اوکھاڑے اور نکالے کام اوسکا با تفاوت ہوگا اسوجہ سے
کہ مثلاً غاریقون بلغم کے دست بہت جاری کرتی ہی بہ نسبت دستون سوداوی کے اور سودا کی دست
بہت جاری کرتی ہے بہ نسبت صفرا کی اس بیان سے معلوم کر لینا چاہیے کہ جو دوا کہ ایک خلط کی دست
جاری کرتی ہے اوسمین ایک قوت سے زیادہ نہین ہی اور جو دوا کہ زیادہ ایک خلط سے دست لاوے
اوسمین زیادہ ایک قوت سے ہے اور اگر نہ ایسا ہوتا تو اوسکی فعل مین یہ تفاوت نہ پایا جاتا اور جس طرح
بعضی دوائین ہین کہ کسی ایک عضو سے مخصوص ہین اور استفراغ اوس عضو سے زیادہ کرتی ہین مانند
شحم حنظل کے کہ دماغ اور پھیپھڑے سے استفراغ بیشتر کرتا ہی اور سورنجان مفاصل سے اسی طرح بعض دوائین مخصوص
ہین کہ ایک عضو کو ضرر پہونچاتی ہین جیسے سقمونیا جگر کو اور سورنجان معدہ کو اور شحم حنظل آنتون کو نقصان
دیتا ہی اور اگرچہ دوائین جو استفراغ بلغم کا کرتی ہین بہت ہین مانند تربد یعنی تسوت اور غاریقون اور شحم حنظل
کو لیکن ہر ایک دوا بوجہ دیگر اور بمقدار دیگر اور عضو دیگر سے استفراغ کرتی ہے اور ہر ایک دوا چیز دیگر کو
بوجہ دیگر ضرر دیتی ہے اور فعل دواؤن کے بحسب حالات جسم کے متغیر ہوتے ہین یعنی اکثر اوقات ایسا
اتفاق پڑتا ہے کہ ایک دوا ایک شخص کو فائدہ دیتی اور وہی دوا بعض اوقات اوسی آدمی کو ضرر
پہونچاتی ہے اسوجہ سے کہ حالات بدنکے سب وقتونمین یکسان نہین ہوتی ہین اسلیے حالات انسان کے

سب یکسان نہ تصور کرنی چاہئین اور ضبط اونپر نگاہ رکھنا چاہیے مگر جہت حالہا طبعی یا اور نا طبعی کہ مثل
مزاج اصلی اور سالہاے عمر اور فصول سال اور حال ہوا اور حال شہر اور عادت کے چنانچہ اگر گرم مزاج آدمی
شحم حنظل نوش کرے تو استفراغ اوسکا بافراط ہوگا خاصۃً اگر فصل گرمی کی ہوا اور ہوا بھی شہر کی گرم ہوا اور
نہاد شہر کی جنوبی ہوا اور عمر اوس آدمی کی جوان ہوا اور اوسکو قوی دواؤن کی عادت بھی نہو تو اوسکے بدن مین
حالات بد ظاہر ہونگے خاصۃً اگر ساتھ اوس دوا کے حاجت نہو پس اسی قیاس پر فعل دوا کا ہر ایک آدمی کے
بدن مین بحسب استعداد اور احوال اوس جسم کے متغیر ہوتا ہے

باب ۱۵ پندرہوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی دوائے مسہل اور دوائے ملین کے فرق کی شناخت مین ہے

معلوم کرین کہ دوائین یا قابض ہین اور عفص یعنے مکتھی مانند
ہلیلہ اور شحم انار کے یا تیز ہین اور ہران مانند شحم حنظل اور خربق سیاہ اور سقمونیا وغیرہ کے یا نرم ہین اور
لزج مانند لبلاب اور سپستان کی اور تینون انواع یا شیرین ہین مانند ترنجبین اور الملتاس کے یا شور ہین
مانند جوا کھار اور نمک کی یا تیز ہین مانند سقمونیا اور شحم حنظل کی اور استفراغ ان دواؤن کا بقوت طعم یعنے
ان مزون کی وجہ سے نہین ہے لیکن بسبب قوت دیگر کے ہے اسلیے کہ بہت چیزین یہی طعم رکھتی ہین اور کچھ
استفراغ نہین کرتی ہین اور طبیب سواے تیز دواؤن کے مسہل نہین کہتے ہین مانند شحم حنظل اور خربق سیاہ
اور سقمونیا اور تربد اور مثل اوسکی کیونکہ دوائین قابض اور لزج اور شیرین اور شور استفراغ کمتر کرتی ہین
اور سواے معدہ اور آنتون کے اور جو کچھ نزدیک ونکو ہے اور مقامات سے استفراغ نہین کرتی ہین پس
مسہل یہ استنی تیز دوائین ہین اگرچہ استفراغ اونکا بقوت تیزی نہین ہے لیکن بقوت دیگر ہے اور تیزی اوس
قوت کو مدد دیتی ہے تاکہ جلد گذر جائے اور ساری بدن مین پہونچ جائے اور خلط کو رقیق کرے اور حرکت مین
لاوے اسیوجہ سے دوائے مسہل دوائے تیز کو کہتے ہین اور باقی اور دواؤن کو جو تیز نہین ہین ملین کہتے ہین اسلیے کہ
تیز دوائین خلط کو قعر بدن سے اوکھاڑتی ہین اور بدنکو خلطون سے کہ اندامون مین قرار پائی ہوئی ہون پاک کرتی ہین
اور احوال کو بدن کے متغیر کر دیتی ہین پس جو کوئی اونکو بوقت حاجت جس طریق سے کہ چاہیے کام مین نلاوے
مضرت عظیم پہونچاتی ہین اسی واسطے لازم ہے کہ دوائین مسہل کی باستقصا اختیار کرین اور مقدار
اونکے وزن کیواسطے ہر ایک شخص کے باستقصا شناخت کرین اور اصلاح اونکی فرمائین کہ منفعت
حاصل ہو اور مضرت سے نگہ پائین اور بعضے مسہلہ دواؤن کو منجملہ زہر کے شمار کرتے ہین مانند شیر شبرم
اور حب الملوک اور مازریون نامدبر اور ریوند چینی وغیرہ کے اسلیے کہ استفراغ ان دواؤن کا بافراط
ہوتا ہے اور مضرت اونکی اعضا کو بہت پہونچتی ہے پس لازم ہے طبیب کو کہ ایسی دواؤن کو کسی

کتاب کی اس امر مین ہی کہ دوا مسہل کی کیونکر ترکیب دینی چاہیے — باب آٹھوان تیسری جزو اور گفتار اول اور دوسرے حصہ سے تیسری

کام مین نہ لاوے ملانے مین مسہلہ دواؤن کو نو دقیقہ نگاہ رکھنی چاہییں اسلیے کہ ہر ایک دقیقہ اس باب مین اصل بزرگ ہی اس طبیب اگر ان اصول سے غافل رہیگا تو منفعت دوا کی مضرت سے بدلجائیگی ایک اون نو دقیقون مین سے یہ ہی کہ وہ دوائین جو دل کو قوی کرین مسہلہ دواؤن کے ساتھہ ملاوین تاکہ مضرت دوای مسہل کی فم معدہ سے باز رکھین اور روح حیوانی کو جو ہر ایک عضو مین ہی تقویت بخشین اور سب چیزون سے بہتر وہ دوائین ہین جو دل کو قوت دیتی ہین اور مسہل کی مدد کرتی ہین دوسرے یہ کہ مسہلہ دواؤن کے ساتھہ ادرار کرنے والی دوائین بہت نہ ملائین اسلیے کہ ادرار کی دوائین مسہل کو کام سے باز رکھتی ہین اور کام اوسکا کمتر کرتی ہین تیسری یہ کہ دوا مسہل کی نہایت شیرین نکرین اسلیے کہ معدہ اوسکو بسبب شیرینی اور نزدیکی کے ساتھہ طبیعت غذا کی بہتر قبول کرتا ہی اور ہضم کرتا ہی چوتھی یہ کہ جسوقت دو دوائین باہم ملائی جاوین اور ایک دوا اونمین کی جلد کام کرنیوالی ہو اور دوسری دیر مین کام کرتی ہو تو ممکن ہی کہ ایسا اتفاق پڑے کہ دوا دیر کام کرنیوالی ساتھہ دوا جلد کام کرنیوالی کے مزاحمت کرے اور اوسکی قوت کو توڑے اور ممکن ہے کہ دوا جلد کام کرنیوالی کام سے فارغ ہوا اور دوسری دیر کام کرنیوالی کام کرنے پر ہنوز تیار ہوئی ہو جسوقت کام مین آوے قوت اوسکی بسبب تنہائی کے ضعیف ہو جاوے اس سبب سے کوشش کرنی چاہیے کہ مقدار وزن ہر ایک کی اوسکے اندازہ کے موافق ہووے اور نیک سرشتہ اور آمیختہ ہووے تاکہ دونون سے ایک مزاج اور ایک قوت حاصل آوے پانچوین یہ کہ بہت دوائین ایسی ہین کہ اونکو کسی چیز کے ساتھہ کام مین لاوین تاکہ وہ شے تیز اونکو مدد دیوے اور کام مین لاوے چھٹے یہ کہ دواے قابض مانند بلیلہ کے کہ استفراغ جسکا بعصر ہو ساتھہ دواے لزج کے کہ جسکا کام پھسلانا ہو اس طرح شامل نکرے کہ پہلے دواے قابض عصر کرے اور دواے لزج خلط کو اوسکے بعد پھسلانا شروع کرے اسلیے کہ دواے قابض گذرگاہ ہو نکو جبکہ بعصر تنگ کر دیگی تو اوس خلط کے لیے جسکو دواے لزج پھسلائیگی کچھ نرہیگا اور خطرہ اس بات کا ہوگا کہ کوئی خلط کسی عضو مین رہ جاوے اور کسی طرح کا ورم اور سدہ پیدا کرے لیکن اس طرح ترکیب دیوین کہ اول دوا پھسلانی والی خلط کو پھسلانا شروع کرے پھر قابض دوا عصر کرے تاکہ خلط جلد دفع ہو جاوے بقوت تمام ساتوین یہ کہ وہ دوا جو واسطے اصلاح کسی دوسری دوا کے کام مین لائین وزن اوسکا اوس آدمی کے واسطے جو مضرت دوا سے نہین خوف کرتا ہے چہار گونہ وزن اوسکے سے مقرر کرین اور واسطے اوس آدمی کے کہ جسکو بضرورت اوس دوا کی حاجت ہی اور از روے حقیقت کی جانتے ہین کہ اوسکو اوس دوا سے مضرت ہوگی تو نصف چند وزن اوسکا تجویز کرین اس سے زائد وزن نہ بڑھاوین کہ فعل اوسکا باطل ہو جاوے آٹھوین یہ کہ

وہ دوائین جو جوشاندہ مسہل مین کھلائی جاتی ہین اور پھوک اونکا پھینکدیتے ہین وزن اونکا مقدار شربت
یعنی بقدر خوراک معینہ اصلی تجویز کرنا چاہیے کیونکہ سبب کے وہ دوائین جو جوشاندہ مین [illegible] اور زیادہ چاہیے
مانند نمک اور گوند ہر قسم کے اور جو کچھ مثل اونکا اور چیزین ہین لیکن وہ دوائین کہ جنکا اصل اوسی پھوک جوشاندہ
علیحدہ کیا جاتا ہے اور فقط جوشاندہ مین قوت اونکی آتی ہے تو وزن [illegible]
چاہیے تاکہ سب [illegible]
اونکے وزن معینہ اصلی کے برابر ہے مثلاً ایک شخص کو کہ ہلیلہ سات ماشہ دیکر ہین تو جوشاندہ
واسطے اوسکے اکیس ماشہ دیوین اور [illegible] ماشہ [illegible] اسی طرح [illegible] چاہیے اور
نسوت اگر گولیمین ڈالین تو وزن اوسکا [illegible] ماشہ مثلاً [illegible] اگر تربد کہ جوشاندہ [illegible]
سات ماشہ چاہیے باقی اور دوائین اسی قیاس پر تصور کرین توین یہ کہ جسوقت تین دوائین مرکب کرنا چاہیے
یا چار دوائین تو وزن ہر ایک کا وزن خاصہ اوسکی سے کہتا دیتے ہین گھٹاتے ہین مثلاً وزن ہلیلہ کا چار درم
اور غاریقون ایک مثقال اور صبر یعنی ایلوا دو درم ہے پس جسوقت اونکو مرکب کرین تو وزن ہلیلہ کابلی کا
اور نسوت چار دانگ اور غاریقون نیم درم اور صبر چار دانگ مقرر کرنا چاہیے اور اور دوائین اسی قیاس پر
ترکیب دیوین تاکہ وہ سب ایک شربت معتدل ہو جاوے باب تیسرا دوسرا ان تیسرا جزو اور پہلی
گفتار اور دوسرے حصہ تیسری کتاب کے شناخت [illegible]
طبیعت اور خاصیت اور مقدار شربت دوائون مسہل اور ملین کے جنکو اکثر
استعمال مین لاتے ہین اور جو مشہور اور معروف ہین بیان ہر ایک کا بہ ترتیب
ا ب ت ث حرف الالف افسنتین پانچ طرح کی ہوتی ہے طرسوسی اور [illegible] اور
نبطی اور خراسانی اور رومی لیکن نبطی افسنتین خوشبودار ہوتی ہے اور بہت تلخ اور برگ اور تخم اوسکا چھوٹا
ہوتا ہے اور حرارت بھی اوسمین کم ہوتی ہے اور اوسکو بلغمی دستو مین کچھ فعل نہین ہے اور بہتر سب اقسام سے
سوسی اور طرسوسی ہے برگ اوسکا مانند برگ صعتر کے ہوتا ہے اور پارہ پارہ مانند گرہ گرہ اور مثل تخم کے ہوتا ہے
اور تلخ [illegible] اور اوسمین قبض اور تیزی بھی ہے اور نبطی قابض سب قسمون سے ہے بعضی طبیب اوسکو شیح رومی
کہتے ہین اسلیے کہ وہ منجملہ اقسام شیح کے ہے اور بعضے طبیب اوسکو کشوث رومی کہتے ہین طبیعت اوسکی گرم ہے پہلے
درجہ مین اور خشک ہے تیسرے درجہ مین اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسرے درجہ مین ہے اور صحیح یہی قول ہے اور
قوت عصارہ افسنتین کی بہ نسبت اوسکی گھاس کی قوت کے کمتر ہے اور عصارہ پانی نچوڑا ہوا ہوتا ہے
دیسقوریدوس حکیم کہتا ہے کہ فعل اوسکے عصارہ کا مثل فعل اوسکے برگ کے ہے لیکن عصارہ اوسکا معدہ کو [illegible]

مضر ہے اور درد سر بھی پیدا کرتا ہے بو علی سینا لکھتے ہین کہ گھاس اوسکی نم معدہ کو مضرت پہونچاتی ہے جالینوس
کہتا ہے کہ افسنتین مین حرارت ہے اور کچھ حراقت یعنی تیزی بھی ہے اور قبض ہے اور نیز افسنتین گرم کرنیوالی جسم
کی ہے اور صاف کرنیوالی اور قوت دینے والی اور خشک کرنیوالی ہے اور خلط صفراوی کو معدہ سے اوتارتی ہے
اور دستون کے طریق سے پاک کرتی ہے اور ادرار بول کے ذریعہ سے باہر نکالتی ہے اور جسوقت کہ معدہ اور سینہ اور
پھیپھڑہ مین کثرت رطوبت کی ہووے تو منفعت اوسکی ظاہر نہوگی بسبب تلخی اور قبض اور خشکی کے جو اوسمین ہے
پس اسیوجہ سے لازم ہے کہ افسنتین کو بغیر تربد کے جوش نہ دیوین کیونکہ تربد اوسکی قبض کو باز رکھتی ہے اور رطوبت
کو دستون کی راہ پاک کرتی ہے اور سدہ کھولتی ہے اور نہین چھوڑتی ہے کہ خشکی اوسکی رطوبت کو معدہ مین
خشک کرے بلکہ جوش ہونا اوسکا ہمراہ تربد یعنی نسوت کی رطوبت معدہ کو پاک کرتا ہے اور باوجودیکہ معدہ کو خلط
صفراوی سے پاک کرتی ہے سدہ کو بھی جو اندر منفذون کی جو درمیان معدہ اور جگر کے گردہ کو کھولتی ہے مگر اوس
معدہ کو جسمین خلط صفراوی نہووے ضرر دیتی ہے جالینوس لکھتا ہے کہ اگلے حکیمون نے ایک گروہ کو کہ اونکے معدہ
مین خشکی تھی افسنتین سے علاج کر کے ناحق ہلاک کیا اور نیز کتاب حلیۃ البرء مین لکھتا ہے کہ مینے ایک گروہ کا کہ جنکا معدہ
ضعیف تھا اور گرم لشدت تھا سرد پانی سے علاج کیا اور افسنتین سے اونکو مینے باز رکھا بہت فائدہ ظہور مین آیا
لیکن منفعتین نئی افسنتین کے ایک یہ منفعت ہے کہ اگر آدمی شراب خوار شراب سے پہلے قدرے جوشاندہ اوسکا نوش کرے خمارت
باز رہیگا اور پیشاب بخوبی جاری ہوگا اور جوش کرنا اوسکا ساتھ بالچھڑ اور سیساالیوس کے نفخ کو توڑتا ہے اور درد معدہ
اور درد شکم کو مفید ہے بالجملہ جوشاندہ اوسکا اور شربت اوسکا معدہ کو قوت بخشتا ہے اور ادرار کرتا ہے اور بیماریون
جگر اور گردہ اور یرقان کو نافع ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اور بھونک طعام کی بڑھاتا ہے اور دردون اور ریحون کو جو
پہلوونکے سر و مین ہون نافع ہے اور شکم کے دراز کیڑونکو مارتا ہے اور حیض کو کھولتا ہے اور رگون کو صفرا اور
پانی سے پاک کرتا ہے اسوجہ سے استسقا کو اور تپون اور تہیج اور ابتدائے سوء مزاج اور داء الثعلب کو نفع بخشتا ہے
اور جو افسنتین کو شہد مین گوندہین اور فرج کے اندر رکھین حیض بخوبی جاری ہوگا اور جو اوسکو ساتھ شہد
اور نطرون کے تالو کے اندر طلا کرین خناق کو جو اندر حلق کے ہو نافع ہے اور اگر اوسکو پانی مین جوش دین
اور بدن پر ملین شری یعنی پتی کو دور کرتی ہے اور بھپارا اوسکی جوشاندہ کا کان کے درد کو مفید ہے اور جو
افسنتین کو شہد مین گوندہین نیلے نیلے نشانونکو اور خون مردہ کے آثار کو جو بسبب ضربت کی حوالی چشم پر
ظاہر ہون دور کرتی ہے اور اگر اوسکو معدہ اور جگر اور تہیگاہ پر ضماد کرین درد کو تسکین دیگی اور جو اوسکو شہد
مین پکائین اور تناول کرین شکم کے کیڑے مر جائینگے اور اگر ساتھ انجیر اور نطرون اور سرکہ کے پکائین
اور تلی پر ضماد کرین نافع ہوگی اور ساتھ سرکہ کے کھانا اوسکا اوس خناق کو مفید ہے جو سماروغ کی کھانے سے

پیدا ہوا ہو قدر خوراک اوسکی اگر کاڑہ دین پانچ درم یعنی ساڑہی سترہ ماشہ اور اگر جرم اوسکا کہائین دو درم یعنے سات ماشہ چاہیے بدل اوسکا واسطے تقویت معدہ کے ہموزن اوسکے اسارون یعنی تگر اور ہموزن اوسکے ہلیلہ زرد چاہیے اور واسطے جگر کے بالچہڑ اور واسطے کرم شکم کے جعدہ اور شیح ارمنی دیوین **افتیمون** شاخین باریک اور شکستہ ہین اور مزہ اوسکا تیز ہے ایک گروہ نے کہا ہے کہ افتیمون زیرہ رومی ہے اور دیسقوریدوس لکھتا ہے کہ وہ شگوفہ ایک گہاس کا ہے کہ مشابہ صعتر کے ہے اور شاخ اوسکی قوی زیادہ شاخ صعتر سے ہے اور شاخین اوسکی باریک ہین مانند بال کے بہترین قسم اوسکی سرخ رنگ ہے اور تیز بو اور اوسکو افریطیہ جزیرہ بیت المقدس سے لاتے ہین جالینوس کہتا ہے کہ وہ گرم اور خشک ہے تین درجہ مین اور خشک ہے آخر درجہ اول مین دست سوداوی جاری کرتی ہے اور صاحبان مالیخولیا اور مرگی اور تشنج کو نافع ہے اور ریاح کو توڑتی ہے اور ادہیڑ اور بوڑہے آدمی کو مفید ہے اور صفراوی آدمی کو مضرت پہونچاتی ہے اور قے اور پیاس پیدا کرتی ہے قدر خوراک جوشاندہ مین سات ماشہ سے چودہ ماشہ تک ہے اور تنہا جرم اوسکے سے ساڑہے تین ماشہ سے سات ماشہ تک اصلاح اوسکی یہ ہے کہ اوسکو روغن بادام شیرین مین چرب کرین یا روغن بنفشہ مین اور خوب کوٹین اور پکانے مین بھی چاہیے کہ خوب پکا دین یعنی بہت جوش دین اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ قدر خوراک اوسکی جرم اوسکے سے سات ماشہ سے ساڑہے دس ماشہ تک ہے اور جوشاندہ مین ساڑہے سترہ ماشہ سے تین تولے تک ہے پہلے اوسکو کپڑے کے ٹکڑے مین رکھکر پوٹلی باندہین جسوقت کہ جوشاندہ آخر پختگی کو پہونچے اوس پوٹلی کو اوسکے اندر ڈالدیوین اور دو تین جوش دیوین اور آگ پر سے اوتارین پہر اوس پوٹلی کو باہستگی ملیں اور نچوڑین محمد زکریا کتاب حاوی مین لکھتا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ سودای بسیار استفراغ کرے تو اوسکو لازم ہے کہ چھ مثقال یعنی ستائیس ماشہ افتیمون پیسے اور ہمراہ ساڑہے پانچ تولہ سکنجبین کے تناول کرے کندی کہتا ہے کہ ایک آدمی کا کہ تلی اوسکی بہت بڑہ گئی تہی اسی سے علاج مینے کیا اوسیدن خدا کے حکم سے اوسکو شفا حاصل ہوئی اور یوسف انشاہی کہتا ہے کہ اکیس ماشہ افتیمون ہمراہ ساڑہے پانچ تولہ سکنجبین اور ساڑہے پانچ تولے شراب کے سودای خالص کو نکالتی ہے **اسطوخودوس** ایک گہاس ہے کہ اوسکے سر پر درشت درشت شاخین ہوتی ہین جس طرح دانہ جو کے سر پر ہوتی ہین اور برگ اوسکا بنسبت برگ جو کے دراز ہوتا ہے اور اوسکے اندر شاخین خاکی رنگ ہوتی ہین جس طرح افتیمون مین ہوتی ہین اور رنگ اوسکا مائل بسرخی ہوتا ہے اور ابن ماسویہ لکھتا ہے کہ اسطوخودوس تخم کو اگر ہاتھ سے ملتے ہین تخم جو کی کا نور دیتا ہے اور مزہ اسطوخودوس کا تلخ ہے اور تیز ہے اور گرم ہے پہلی درجہ مین اور خشک ہے دوسری درجہ مین مرکب ہے دو گوہر سے ارضی اور ناری یعنے خاکی اور آتشی سے کہ بسبب قوت آتشی کے سدہ کہولتا ہے اور صاف کرنیوالا ہے اور لطیف کرنیوالا ہے

عفونتون کو باز رکھتا ہی اور سب اعضاے اندرونی کو تقویت بخشتا ہی دیسقوریدوس کہتا ہی کہ جو شاندہ اوسکا درد
سینہ کو نفع دیتا ہی مانند زوفا کے اور بادہاے غلیظ کو توڑتا ہی اور پہلوؤن کے درد اور بچون کو مفید ہی اور سب
بیماریونکو جو بچون مین ہوتی ہین خیلی سودمند ہی اور سب دواؤن سے بہتر ہے اور صاحب مرگی کو عاقرقرحا
اور سکنجبین کے ساتھ نافع ہوتا ہی اور صاحب مالیخولیا کو نہایت فائدہ بخشتا ہی اور صفراوی آدمی کے بدن مین
سوزش اور بیقلی اور پیاس پیدا کرتا ہے اور مانند افتیمون کی [illegible]
کہتا ہی کہ اسطوخودوس مسہل ہے اور محمد زکریا لکھتے ہین کہ جس کسی کا دماغ بسبب زخم یا [illegible] پہنچنے کے
بلگیا ہو اوسکو چاہیے کہ سات ماشہ اسطوخودوس پانی یا شراب مین نوش کرے [illegible] آملہ مشہور اور
معروف ہی جو کہ شیر مین آغشتہ ہو وہ بہتر ہے اوسکو شیر آملہ کہتے ہین اور شاہ آملہ بھی کہتے ہین اوسمین کچھ حرارت
بھی ہے اکثر طبیب کہتے ہین کہ سرد ہی بوعلی سینا لکھتے ہین کہ خشک ہی اور اسمین اندک خشکی بھی ہے بالون کی
جڑونکو قوی کرتا ہے اور سیاہ کرتا ہی اور بچون کے لیے نہایت سودمند ہی آنکھونکو تقویت بخشتا ہی اور معدہ کو
صاف کرتا ہی اور رطوبتون کو جو بدن مین اوترآتی ہین دور کرتا ہے اور قے اور پیاس کو گھٹاتا ہی اور دل کو
قوی کرتا ہی اور فہم اور حفظ مین زیادتی کرتا ہے اور صاحب بواسیر کو نفع دیتا ہی اور نزدیک ایک گروہ کے آملہ خشک ہے
لیکن پروردہ یعنی [illegible] مین آغشتہ طبع کو نرم کرتا ہی اور اکثر افعال مین قائم مقام ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ کی ہے
[illegible] اوسکو لزاق الذہب کہتے ہین گرم ہے [illegible]
[illegible] اسکی مشابہ کندر کے ہوتی ہے اور جو اوسکو پیبن خوشبو [illegible]
[illegible] سرون سے خون کو باہر نکالتا ہے اور نرم کرنیوالا ہی [illegible]
[illegible] اور غدد کو گلاوے اور ہر قسم غدود پر اگر ضماد اشق کا کرین نہایت نافع ہوگا اور بدن کے حصون کو بھی مفید ہی گوشت
پلید کو کھاتا ہے اور گوشت پاکیزہ جماتا ہی اور درد کو تھمیگا اور درد بند گاہ اور عرق النسا بلغمی کو کھانا اور ضماد
کرنا اوسکا مفید ہوتا ہی اور ساتھ شہد اور قطران رومی کے زفت رومی کہتے ہین اگر اوسکا ضماد کرین خلطونکو جو بند [illegible]
ہین سخت پتھر کے مانند سو وہ نرم کرتا ہے اور جو اوسکو ساتھ شہد یا کشکاب کے لعوق کرین تنگی سانس [illegible]
بلغمی اور سوداوی کو سودمند ہوگا اور زخمون کو جو حجاب کے اندر ہون پاک کرتا ہے اور اگر سرکہ مین حل کرین اور ورم
تلی اور جگر پر ضماد کرین نہایت نافع ہوگا اور اگر ساڑھے تین ماشہ سرکہ مین گھولکر تناول فرمائین ورم طحال کو
تحلیل کردیگا اور استسقا کو بھی نافع ہی ادرار بول کرتا ہے اس نہایت کو کہ خون راہ بول سے نکلنا شروع ہوتا ہی
یہ سب تقریر دیسقوریدوس اور جالینوس اور ارماسوس کے ہی اور ایک گروہ کا قول ہے کہ اشق منجملہ مسہلہ
دواؤن کے ہی بلغم اور زرداب کو بدن سے باہر نکالتا ہے لیکن بلغم کو کھانے سے اور زرداب کو کھانے اور ضماد کرنے

نکالتا ہی اور جو اشق کو پانی مین حل کرین اور آنکھون مین کھینچین جرب اور تری چشم کو نفع بخشتا ہو جو جری کہتا ہی
کہ اشق کدو دانون کو بھی شکم مین قتل کرتا ہی اور پیشاب اور حیض کو جاری کرتا ہے اور رطوبتونکو مثانہ کی
راہ نکالتا ہے دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ وہ بچہ مردہ کو بھی رحم سے فوراً باہر نکال دیتا ہی قدر خوراک اشق کی سلودہ
ماشہ سی ساڑھے چار ماشہ تک ہی جو شانہ مین حل کرین بدل اوسکا خانۂ نگس شہد ہی انزروت بعضی
کتابونمین عنزروت لکھتے ہین یعنی بسبب نزدیکی حرف عین کی ساتھ ہمزہ کے اور فارسی مین اوسکو کنجدہ کہتے
ہین گوند ایک درخت خاردار کا ہی نواح فارس مین اوگتا ہی اور اوس گوند مین کچھ تلخی بھی ہی بہتر قسم مائل بزردی
ہوتی ہی اور جو وہ گوند رات کو درخت سی اوترتا ہے یا سایہ مین ہوتا ہی وہ سفید ہوتا ہی اور جو آفتاب مین ہتا ہی
سرخ ہوتا ہی اور سب طرح کی گوند سورج کی وجہ سی سرخ ہو جاتی ہین ایک گروہ کہتا ہی کہ انزروت گرم ہی دوسرے
درجہ مین اور خشک ہی پہلے درجہ مین ابن جریج کہتا ہی کہ وہ نہایت گرم ہے گوشت بوسیدہ کو زخمون سے
کھاتا ہے اور آنکھ کے درد کو نافع ہی خاصتہ اگر کوئی شے آنکھ مین پڑ گئی ہو ہر طرح کی شے کو باہر نکالتا ہی اور اس
معالجہ مین کوئی دوا برابری اسکی نہین کر سکتی ہے خاصتہ اگر اوسکو ساتھ نشاستہ اور شکر کے ملا دین اور
جو اوسکو گدہی کے دودھ مین پرورده کرین اوس درد چشم کو جو مواد اوسکا دماغ سی اوترتا ہی اور
میل کو بھی آنکھ کے نافع ہی اور بوڑہون کی طبع کو نرم کرتا ہی اور جوان کی طبع کو بدیر نرم کرتا ہے اور
بلغم خام کو سر اور بدن سی نکالتا ہے اور مرہمون مین بھی کام آتا ہی اور تحلیل کرتا ہی جراحات اور
ریشہای خبیثہ کو خشک کرتا ہی اور جلد درست کر دیتا ہی اور بہت کھانا اوسکا آدمی کو اصلع کرتا ہی اور
جو فتیلہ شہد مین آلودہ کر کے ساتھ انزروت پیسے ہوئی کی لپیٹین اور کانمین رکھین کانکی زخم کو جلد پاک کر دیگا اور
درست کریگا اجاص فارسی مین آلو کہتے ہین سرد ہی دوسرے درجہ کے پہلے مین اور تر ہے دوسرے
درجہ کے آخر مین گوند اوسکا ساتھ شہد یا ساتھ شکر کے بچون کے داد پر اگر طلا کرین نافع ہوگا اسلیئے کہ
لطیف کرنیوالا ہی اور پکانے والا مواد کا ہے اور آلوی خام مین گونہ قبض ہے اور جو اوسکے پتون کو چبا وین
اور ساتھ اوسکی کلیان کرین اوس مواد کو جو تالو اور ملازہ یعنی کوا اور حنجرہ پر اوترتا ہے پھیر دیتا ہے اور آلوی
ترش تسکین صفرا کی کرتا ہی اور آلوی شیرین معدہ کی لیے بہتر نہین ہی لیکن شیرین دست لاتا ہی حرف الباء
بسفایج ایک چوب ہی خاکی رنگ مائل بسیاہی اور سرخی اور شاخین رکھتی ہے اوسکو بسپایج بھی کہتے
ہین کیونکہ وہ مانند اوس کیڑے کی ہوتی ہے جو بسیار پا ہے یعنی پاؤن جسکے بہت ہین اسی سبب سی
اسکا نام بسفایج ہوا ابن سماؤ کہتا ہی فولودیرون ایک گھاس ہی گرم بسیار پا سے مشابہت رکھتی ہے
[illegible]

وہ ترش ہے کہ اوسکو گیلی دار کہتی ہین قول اوسکا معتبر ہوگا بہتر قسم بسفایج کی اوّل بسفایج دار ہوتا ہو یا اوسکا
ایک انگشت ہوتا ہی اور جسوقت اوسکو توڑتے ہین اندر سی زرد نکلتی ہے اور بہتر وہ قسم ہے جو تازہ اور اسمانا
کی ہو مزہ اوسکا کسی طرح کا ہوتا ہی شیرین ہی ساتھہ تلخی اندک اور قدری عفونت کی اور اندک فرہ لونگ کا کہتی ہے
گرم ہے دوسری درجہ مین اور خشک ہی تیسری درجہ مین خاصیت اوسکی یہ ہی کہ نفخ کو توڑتی ہے اور سودا اور بلغم کے
دست جاری کرتی ہی اور بدربوں ہی اور اگر اوسکو شوربای مرغ مین پکائین قولنجی کو نفع دیگی اور اگر دو تین پھانکیں کرنا
بسفایج کو ٹکر لگائین کھل جائیگا اور قدر شربت بسفایج یعنی وزن خوراک اوسکا سات ماشہ ہی اور جوشاندہ
مین چودہ ماشہ ہی اور اگر کوئی اوسکو بدون کسی دوسری دوا کے نوش کرے تو لازم ہے کہ شربت عسلی یا پانی مین
ممزوج کرے اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکو شکاب مین پکادین یا پانی مین چقندر کے یا گاجر کے پانی مین اور
جسوقت اوسکو اور دواؤن کے ساتھہ شامل کرین ان تدبیرات کی کچھ احتیاج نہین ہی بدل اوسکا افتیمون
ہی اور نیم وزن اوسکا نمک ہندی **بان** ایک درخت ہی دانہ اوسکا نخود کی قدر ہوتا ہی سریانی مین
ٹستقی کہتی ہین اسوجہ کہ وہ مانند پستہ کے ہوتا ہی لیکن پستہ کے دو پہلو ہوتی ہین اور اوسکے تین پہلو ہین اور مغز
اوسکا بھی سہ پہلو ہی اور مغز پستہ کا دو پارہ ہی اور مغز اسکا ایکپارہ ہی اور رنگ سفید اور مزہ تلخ رکھتا ہی گرم
تیسری درجہ مین اور خشک ہی دوسری درجہ مین اور روغن اوسکا گو کہ قبض سی خالی نہین ہی اور مغز اوسکا اور روغن
اوسکا صاف کرنیوالا ہی چھائی کا اور اون آثار کا جو موںھہ پر ہوتی ہین اور نشان زخمون کے دور کرتا ہی اور جو اوسکو
مرہمون مین داخل کرین ورمون سخت اور گندہ کو سودمند ہوگا اور نرم کریگا اور اگر اوسکو سرکہ مین ملا کر لگائین
اور زخمونکو جو سر مین ہون اور چھائی اور گندہ کو جلد صاف کردیگا اور روغن اوسکا اگر ساتھہ روغن چربی بطے
کان مین ٹپکائین تو کان کا درد اور طنین اور دوی کا مرض بالکلیہ جاتا رہیگا اور جو اوسکی جڑ کو پانی مین
جوش دین اور اوس پانی سی مضمضہ یعنی کلی کرین دانتون کے درد کو نہایت نافع ہوگا اور جو اوسکو تین اور
ساتھہ روٹی یا ہمراہ آرد سوس اور کلونجی کے گوندھکر ضماد کرین تلی کو جلد تحلیل کریگا اور جو ڈھائی چار ماشہ
مغز اوسکا ہمراہ شہد کے کھائین بلغم خام کو دستون کی راہ سی نکالیگا اور فلینہ اگر اوسکو روغن مین چرب کرکے
رکھین بلغم خام کو بدیسی جلد دفع کریگا جالینوس کہتا ہی کہ اوسکو جگر اور طحال کے مرض مین سرکہ کی ساتھہ کھانا
چاہیی اور جو ضماد کرنا چاہین تب بھی سرکہ مین شامل فرمائین اسلیے کہ سرکہ مددگار اوسکا ہی اور معدہ کے لیے
وہ بہتر نہین ہی متلی پیدا کرتا ہے ساڑھی چار ماشہ اوسکا عصارہ ڈالتا ہی مسیح لکھتا ہی کہ مغز اوسکا دانتونکی
جڑون کے گوشت کو مضبوط کرتا ہی اور نکسیر کو بند کرتا ہے اور گوشت کو جماتا ہے بدل اوسکا ہموزن اوسکی
تودہ ہی اور نیم وزن اوسکا پوست بلیلہ **بورہ** نمک سی بہت قوی ہے لیکن اسمین کچھہ قبض نہین ہے

ارمنی بہتر ہوتا ہے اور وہ چوڑی چوڑی ٹکڑے متخلخل اور زرد شکل سپید رنگون ہوتے ہین اور قیاس افریقی کا سا حکم
دیگر اقسام بورہ کے مانند قیاس بورہ کے ہے ساتھہ نمک کے جالینوس لکھتا ہے کہ قوت بورہ عامی کی درمیان
قوت بورہ افریقی اور درمیان قوت نمک کے ہے اسلیے کہ افریقی مین سوا صاف کرنے اور جلا کے نہین ہے
اور نمک مین بجز قبض کے نہین ہے اور بورہ عامی مین دونون قوتین ہین لیکن قبض بہت کم ہے اور صفائی
اور جلا زیادہ ہے بورہ کو کوری رکابی مین رکھکر آگ پر رکھتین اوسکو بورہ سوختہ کہتے ہین تو ستاوسکی افریقی سے نزدیک ہے
کفک بورہ لطیف زیادہ بورہ سے ہے گرم اور خشک ہے دوسری درجہ کے آخر مین خاصیت اوسکی جلا اور صفائی
اور دہونا اور کاٹنا اور تحلیل کرنا ہے اور ہمراہ مسہل دواؤن کے اگر دیوین تو دوا کو جلد معدہ سے جدا کرتا ہے
اور دستون پر مدد دیتا ہے اور اگر بورہ کو ساتھہ سداب یعنی تتلی و رنگ جوشاندہ تتلی اور نمک مین تنادل کرین پیدا ہوئی ہی شکم کو دور
کریگا اور جو اوسکو کیڑے مارنے والی دواؤن کے ساتھہ استعمال فرمائین تو کرم شکم جلد مرجائین گے اور جلد
باہر نکل آئینگے اور جو شکم اور ناف پر ملین اور آگ کے سامنے بٹھائین کیڑونکو جلد قتل کردیگا اور جمیع اقسام
بورہ کے خصوصًا افریقی اوس خناق کو جو سمارغ کے کھانے سے پیدا ہو وے نافع ہے اور ساتھہ گدہی کی چربی اور
سؤر کی چربی کے باولے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر اوسکو لگائین تو نہایت مفید ہوگا اور جب کسی نے کہ زراریح
کھائی ہو تو بورہ کو پانی کے ساتھہ دیوین مفید ہوگا اور جو ساتھہ انجدان کے کھاوین خون کی مضرت کو باز
رکھیگا اور معدہ کیلیے بد ہے اور قے لاتا ہے خاصتًا افریقی اور اگر بورہ کو شہد مین گوندہین اور سر کے بال وسشے
دہبہ دیکین سپید سے کو دور کریگا اور موٹے بالونکو باریک کریگا اور اگر ساتھہ شراب انگوری یا ساتھہ شربت زوفا کے
کان مین ٹپکائین گرانی کو نافع ہوگا اور ودی اور طنین کو مفید ہوگا اور یاسرجویہ کہتا ہے کہ اگر بورہ کو سرکہ مین
پیسین اور طلا کرین کہی کن کو دور کرتا ہے اریباسوس کہتا ہے کہ بورہ خارش کو نافع ہے اسلیے کہ زرداب تیز کو کہ
خارش اوسکی وجہ سے ہوتی ہے تحلیل کرتا ہے ضماد اوسکا خون کو طرف ظاہر پوست کی کھینچتا ہے اسلیے رنگ چہرہ کا
سرخ کرتا ہے اور لاغر آدمی کو فربہ کرتا ہے اس سبب سے کہ کھانا بخوبی ہضم کرتا ہے لیکن بہت نوش کرنا بورہ کا چہرہ کے
رنگ کو متغیر کردیتا ہے اور سیاہ کرتا ہے **بنفشہ** سرد اور تر ہے پہلے درجہ مین ابن ماسویہ کہتا ہے کہ سرد ہے
پہلے درجہ مین اور تر ہے دوسری درجہ مین گرم ورمونکو بٹھاتی ہے اور گرم مزاج والون کو بسبب قوت
سردی کے نافع ہوتی ہے اور درد سر گرم کو مفید ہے اور اگر برگ اوسکی تنہا یا ہمراہ آرد جو کے ورمون گرم پر
رکھین نافع ہون گے اور بنفشہ سینہ کو نرم کرتی ہے اور شربت اوسکا ذات الجنب اور درد گردہ کو سودمند
ہوتا ہے اور طبع کو نرم کرتا ہے اور بنفشہ خشک صفراوی دست جاری کرتی ہے بعضے کہتے ہین کہ دست بسبب
لزوجت کے لاتی ہے یہ بات نہین ہے لیکن بسبب اور کسی قوت کے دست لاتی ہے کیا نہین معلوم کرتے ہین

[illegible] زبان پر سوزش اوسکی معلوم ہوتی ہے اور سدہ کو واسطے بہتر نہیں ہے مقدار خوراک اوسکی ساڑھے
[illegible] ماشہ شکر کے ساتھ ہمراہ آب گرم کے **بلیلہ** یا سرچوبہ کہتا ہے طبیعت اوسکی آملہ کے مزاج سے
[illegible] ایک گروہ کہتا ہے کہ فعل بلیلہ کا مانند فعل ہلیلہ زرد کے ہے اور فعل آملہ کا مانند فعل ہلیلہ کابلی کے ہے
[illegible] گونہ قبض بھی ہے [illegible] کی نرمی اور سستی کو دور کرتا ہے
[illegible] ایک گروہ کہتا ہے کہ طبع کو نرم کرتا ہے [illegible] قول صحیح ہے کہ
[illegible] **برنگ کابلی** [illegible] ایک قسم بہت چھوٹی ہے اور
[illegible] چھوٹی قسم بہتر ہوتی ہے گرم اور خشک ہے [illegible] کو جو روشنی نکالتی ہے اور
شکم کے کیڑونکو حاجت کر دوائون کو دستون کی راہ سے خارج کرتی ہے اوسکا پوست اتار کر اور کوٹکر کھاوین **بخور مریم**
گرم اور خشک ہے اور جلا دینے والی ہے اور حیض بستہ کو جلد کھولتی ہے اور بچہ کو شکم کے اندر قتل کرتی ہے اور کیڑون کو بھی
مارتی ہے اور جو اوسکو ناف پر ملین یا اوس سے حمول کرین دست لاتی ہے **بزر قطونا یا اسپغول** ہے سرد اور تر ہے
[illegible] درجہ میں ابن جزلہ کہتا ہے کہ سرد ہے تیسرے درجہ کے آخر میں اور بسبب انتہائی سردی کے زہر سے بہت نزدیک
ہے اگر ساتھ سرکہ اور روغن گل کے ضماد کرین ورمون اور درد مفاصل اور درد سر گرم کو سودمند ہوگا اور جو اوسکو
بھونین اور روغن گل مین چرب کرکے کھاوین صفراوی دستون کو بند کردیگا اور جو خام اوسکو یعنی بغیر بھونے ہوئے
جلاب مین لعاب نکالکر اور روغن بنفشہ قدرے ٹپکا کر دین طبع کو نرم کردیگا اور جو برگ اسپغول کا قلیہ کرین خونی
دستون کو مفید ہوگا اور ضماد اوسکا ورمونکو تحلیل کرتا ہے اور قائم مقام دہنیہ تر کے ہے **برسیاوشان** ایک
گھاس [illegible] اور چاہ کے اندر بہت اوگتی ہے برگ اوسکا دہنیہ تر سے مشابہت رکھتا ہے
شاخ اوسکی [illegible] سیاہی مائل ہوتی ہے یونانی لوگ اور ابن سرافیون لکھتے ہین کہ برسیاوشان کو شعر الخنازیر بھی کہتے ہیں
اسلیے کہ شاخ اوسکی مانند سور کے بالون کے ہوتی ہے تخم اوسکا نہین ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ برسیاوشان
سردی اور گرمی مین معتدل ہے بوعلی سینا لکھتے ہین کہ اندکے گرمی اور خشکی کیطرف میلان رکھتی ہے اسلیے تحلیل
کرنیوالی اور لطیف کرنیوالی ہے سدہ کو کھولتی ہے اور اوسمین گونہ قبض بھی ہے خاکستر اوسکی ساتھ روغن
زیتون کے داء الثعلب اور داء الحیہ کو نافع ہے اور ساتھ روغن مورد اور ساتھ شراب انگوری کے بالون کو
دراز کرتی ہے اور بالون کی جڑون کو سخت کرتی ہے اور پانی اوسکی راکھ کا سبوسہ سر کو دور کرتا ہے
دیسقوریدوس لکھتا ہے کہ جوشاندہ اوسکا پھیپھڑہ کو پاک کرتا ہے اور تنگی سانس اور درد سینہ کو نافع ہے
اور اگر اوسکو ساتھ شراب انگوری کے نوش کرین سانپ کے کاٹے ہوئے کو نافع ہوگی اور اکثر زہریلے جانورون
کے کاٹے کو مفید ہے پیشاب کو جاری کرتی ہے اور حیض اور نفاس کو کھولتی ہے اور پتھری کو گردہ سے باہر نکالتی ہے

اور ضماد اوسکا نیشتہای بدکو سودمند ہی اور خنازیر کو تحلیل کرتا ہی ابن ماسویہ کہتا ہی کہ پرسیاوشان مسہل ہے یعنی دست بھی جاری کرتی ہے **حرف التاء** تربد ہندی اوسکی نسوت ہی اور وہ ایک لکڑی ہے بہتر قسم اوسکی سفید اور پیچ سے خالی اور گوند رکھنے والی ہے اور موٹا ہے اور باریکی مین معتدل ہی اور جلد پسجاتی ہے اور مزہ اوسکا تیز ہوتا ہے زبان پر سوزش پہونچاتی ہے ابن ماسویہ لکھتا ہے گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ مین اور ایک گروہ کہتا ہی کہ مزاج اوسکا مشابہ سقمونیا کے ہی مگر یہ بلغمی دست لاتی ہے اور جرم اسکا بہت بلغم اور راند کے سوختہ خلطون کو بدن سے باہر کرتا ہے اور جوشاندہ اوسکا صفراوی خلطونکو اکثر نکالتا ہے اور بلغم کو کم استفراغ کرتا ہے بوعلی سینا لکھتے ہین کہ تربد یعنی نسوت بلغم رقیق کو نکالتی ہے اور جسوقت اوسکو سونٹھ اور بادیان اوسکے تیز ہونیکی قوت دیوین بلغم خام کو بخوبی نکالے گی اور تربد تنہا غلیظ بلغم کو نہین نکال سکتی ہے مگر وہ بلغم جو معدہ اور آنتو مین موجود ہووے اور بعضون نے لکھا ہے کہ تربد یعنی نسوت کی ہمراہ اگر کوئی دوا جو اوسکو قوت دیتی ہے نہو وے تو وہ بلغم کو معدہ کے اوپر لاتی ہی اور وہان سے دفع نہین کرسکتی اس سبب سے مضرت اوسکی بہت ہوتی ہی خاصۃً دماغ کو بسبب مشارکت معدہ کی ساتھ دماغ کے اور زنجبیل یعنے سونٹھ اوسکو مدد دیتی ہے اور کام مین لاتی ہی اور پٹھون کے ورم کو نافع ہی اصلاح اوسکی اس طریق پر ہی کہ پوست سیاہ اوسکا چھیلین اور جسوقت نسوت کو معجون مین ڈالنا منظور ہو تو خوب کوٹین اور نرم پیسین اور اگر جوشاندہ مین داخل کرین تو چندان باریک پیسین اور روغن بادام سے چکنا کرلینا چاہیے تاکہ جو خلل معدہ مین چمٹ نہ رہی طبری لکھتا ہے کہ سب مسہلہ دوا سے تربد بہتر ہے اور ہندیون نے سب اپنی کتابون مین اسپر اتفاق کیا ہے **ترنجبین** معتدل ہے اند کے مائل بگرمی صاف کرنیوالی ہے اور سینہ کو نرم کرتی ہے اور کہانسی کو مفید ہی اور پیاس بجہاتی ہے اور صفراوی دست بالخاصیت جاری کرتی ہی **حرف الجیم** جاوشیر گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین ریاح کو تحلیل کرتی ہی عرق النسا اور درد مفاصل اور نقرس کو نافع ہی اور ماندگی کو دور کرتی ہی اور کہانسی اور درد پہلو کو کہ سردی وجہ سے ہو سودمند ہی قولنج کو کہولتی ہے اور رطوبت خام کو دستون کی راہ نکالتی ہے صاحبان اختناق الرحم اور صلابت رحم کو مفید ہی اور حیض اور پیشاب کو جاری کرتی ہے اور کہانا اور اوسکا ضماد بھی اوسکا صلابت طحال یعنی تلی کے ورم سخت کو نافع ہی **حرف الحاء** حب النیل سرد اور خشک ہی پہلے درجہ مین بوعلی سینا کہتا ہی کہ درست یہ ہی کہ وہ گرم اور خشک ہے دوسری درجہ مین چھیپ اور برص سفید کو دور کرتا ہی اور متلی پیدا کرتا ہے اور گاڑہے دست سوداوی جاری کرتا ہے اور کدو دانون اور اور قسم کے کیڑون کو شکم سے نکالتا ہے **حب الرشاد** تخم سپندان ہی اور [illegible] بعضی قسم خورد ہے اوسکو حرف کہتے ہین وہ قسم ماکول ہے یعنی کہانے مین اکثر کام آتی ہے اور بعضی قسم سفید ہی اور زوفا اور [illegible]

خردل بعیو رانی کہتے ہین وہ طلاؤن مین گرم شلم کے اکثر مستعمل ہے اور بعضی قسم ورازہی تخم شاہسپرغم کی شکل اوسکو
حب الرشاد کہتے ہین گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین معدہ اور جگر کو گرم کرتا ہی اور تلی کے ورم کو دور کرتا ہی خصوصًا
اگر شہد ملا کر لیپ کرین اور قدری بھی اوس سے جونک کو زیادہ کرتا ہی لیکن بسبب تیزی کے معدہ کے واسطے بہتر نہین ہے
چودہ ماشہ سے ساڑھے سترہ ماشہ تک گرم پانی کے ساتھ کھائین دست بخوبی لاتا ہے اور کدو دانون اور کیڑون کو
شکم سے باہر نکالتا ہے اور عرق النسا کو نافع ہی اور سودہ اور ناسودہ بقدر چودہ ماشہ حب الرشاد سے آنتون کے
مواد کو خارج کرتا ہی اور قولنج کو مفید ہی اور حب الرشاد بھونا ہوا اور ناکوفتہ مقدار چودہ ماشہ اگر تناول کرین دستونکو
بند کردیگا اور جو حب الرشاد خام کو حریرہ مین پکائین اور واسطے سینہ اور تنگی سانس کے دیوین تو رطوبت ممزج کو
سینہ اور پھیپھڑہ سے صاف کریگا اور ایک گروہ کہتا ہی کہ حب الرشاد اوس دبیلہ کو جو باطن مین ہو پکاتا ہی اور کھولتا ہے
اور حیض کو جاری کرتا ہی اور بچہ کو رحم کے اندر قتل کرتا ہے اور جو اوسکو نمک کے ساتھ ملائین اور ضماد کرین دملونکو
پکا دیگا اور اگر سرکہ اور جو کے ستو مین شامل کر کے ضماد کرین عرق النسا کے مرض کو مفید ہوگا اور باہ کو تقویت بخشتا ہے
اور پٹھون کی سستی کو طلا اوسکا نافع ہی اور کھانا اور طلا کرنا حب الرشاد کا بالونکو گرنے سے نگاہ رکھتا ہی اور جانوران
موذی کے کاٹنے کو نافع ہی اور سب کیڑے زمین کے اوسکی دھونی سے بھاگ جاتی ہین حنظل ہندی مین اندراین کا پھل
کہتے ہین نر اور مادہ ہوتا ہی مادہ نرم اور سفید اور بے ریشہ ہوتا ہے اور نر سخت اور کوچک اور ریشہ دار ہوتا ہے
بہتر قسم اوسکی سفید ہی اور نرم اور جو پھل اوسکا سیاہ اور سخت ہوتا ہے وہ بہت برا ہی پس لازم ہی کہ حنظل کو
جب تک زرد نہو لیوے اور سبزی اوس سے دور نہو جاوے درخت سے جدا نکرین اسلیے کہ جو خام ہوتا ہی زہرناک ہے
انتونمین زخم ڈالتا ہی اور متلی اور تنگی سانس پیدا کرتا ہے اور پسینہ سرد لاتا ہی اور اکثر اوقات ہلاک کر دیتا ہے
اوسکو وقت غائب ہونے ثریا کے جدا کرنا چاہیے اور ایک گروہ نے کہا ہی کہ جسوقت کہ ثریا اول شب برآمد ہووے
وقت پختگی اور جدا ہونے اوس پھل کا تصور کرنا چاہی اور بہتر اور مستعمل تخم اوسکے مادہ کا ہے پس تخم جو اوس
پھل سے جدا کرتے ہین بعد تین مہینہ کے ضعیف ہو جاتا ہی اسلیے مناسب یہ ہی کہ بوقت حاجت تخم اوسکا
نکالین اور پوست اور تخم اوسکا ضرر دیتا ہی اصلاح اوسکی کتیرا اور نشاستہ اور گوند سے کرتے ہین مگر کتیرا اس باب
مین اولی ہے اسلیے کہ وہ اوسکی مضرت کو بھی باز رکھتا ہی اور دستون پر یاری دیتا ہے اور گوند اوسکو کام سے
باز رکھتا ہی پس اگر گولیان مسہلہ بنانا چاہین تو البتہ حاجت اصلاح کی ہوتی ہے اور جو تخم حنظل کو حبوبات اور
ایارجات مین استعمال فرمائین تو اصلاح کی کچھ احتیاج نہین ہی اور اوسکو جوشاندہ مین نڈالین اسلیے کہ گرمی کے
موسم مین متلی اور پیچیدگی ناف پیدا کرتا ہی اور بعض اوقات دستونمین بھی قصور کرتا ہی اسوجہ سے کہ ہواے گرم
خلطونکو طرف ظاہر جسم کے کھینچتی ہے اور ہواے سرد مین اسافل کو ضرر پہونچاتا ہے اور مقعد سے خون جاری

کرتاہے طبیعت اوسکی گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین کندی کہتاہی سرد اور تر ہے بوعلی سینا لکھتے ہین کہ یہ قول
کندی کا غیر صحیح ہی اور حق سی دور ہی اور حنظل دماغ کو پاک کرتا ہی اور بلغم غلیظ کو پٹھون اور بندگاہون سی باہر نکالتاہی
اور صفراوی دست لاتاہی اور استفراغ اوسکا سینہ کو پاک کرتاہی اور قولنج کو کہ بسبب رطوبت اور ریاح کے ہو
سودمند ہی اور اکثر اوقات اوس سے خونی دست آتے ہین اور نقرس و عرق النسا اور گردہ اور مثانہ کی بیماریونکو
نافع ہی اور اگر حنظل کو خوب پیسین آنتو نمین ہیجاتاہی اور خراش آنتو نمین ڈالتاہی اور جو اوسکو گولیون کی دوا مین
داخل کرین وہ گولیان اگر بڑی بڑی بنائی جائینگی اور خشک ہونگی تو معدہ مین رہجائینگی اور دست
بافراط لائینگی اور حنظل کی جڑ کو اگر سرکہ مین جوش دین اور اوس سرکہ سی مضمضہ یعنی کلّی کرین دانتون کے
درد کو نافع ہوگی اور روغن زیتون مین جوش دیکر کانمین ٹپکانا اوسکا طنین اور دوی کے مرض کو زائل کرتاہے
اور جو اوس روغن کو دانتون پر ملین نہایت نافع ہوگا اور جڑ اوسکی بچھو کے کاٹے ہوئے پر ملین جبلی سودمند ہوگی
محمد زکریا لکھتاہی کہ ایک مرد اعرابی سے مینے سُنا کہ اوسنے پکار کر کہاکہ اسوقت میرے بیٹے کو بچھونے کاٹاہی یہ سنکر
حنظل کی جڑ مینے تجویز کی خدا کے حکم سے اوسیوقت درد کو تسکین ہوگئی اور بعض گروہ نے لکھاہی کہ مالش اوسکی اوس
مقام پر نافع ہی اور برگ حنظل بھی اگر توڑنے کے زمانہ مین درخت سی توڑ کر سکھاوین دستون کو جاری کرے گا
حبیش بن الحسن لکھتاہی کہ مینے بہ نسبت سب مسہل دواؤن کے سودا کے اخراج کے لیے کوئی دوا نافع اور مفید
زیادہ برگ حنظل سی نہین پائی اور قدیمی حکیم آج تک اوسکے بیان سی غافل رہے ہین اور مینے اوسکو بخوبی آزمایا ہے
خصوصًا مالیخولیا اور صرع اور وسواس اور داءالثعلب و داءالحیہ اور جذام کے مرض مین نہایت سودمند پایاہے اور جسوقت جذام
آزمایاگیا تو وہ اوسی حال پر رہا اور بڑھنے نپایا اور اکثر اوقات قے بھی لاتاہی اور پہر بہت فائدہ بخشتاہی اور ایک گروہ طبیبونکا بیان
کرتاہے کہ ہر اینًا حنظل کا ورمون کو پکاتاہے اور پراگندہ کرتاہے اور جذام اور داءالفیل پر برگ اوسکا ملنے سے
نہایت نفع پہونچاتاہے حلتیت ہندمین اوسکو ہینگ کہتے ہین دوائے ہندی ہے مانند سورنجان کے
سپید ہی اور گرم اور خشک ہی دوسری درجہ مین نقرس اور درد اعضا کو مفید ہی اور بلغم خام اور کدو دانون
اور سب طرح کے کیڑونکو شکم سی دستون کی راہ نکالتی ہے حرمل تخم ہرا راسپند ہی جالینوس لکھتاہی کہ وہ گرم ہے
تیسرے درجہ مین غلیظ خلطونکو لطیف کرتاہے اور ریاح کو نکالتاہے اور دیسقوریدوس لکھتاہی کہ حرمل کو ساتھ
شہد اور شراب کے اور پتہ مرغ خانگی اور سونف کے پانی اور زعفران کے پیسین ضعیفی کو آنکھ کے نافع ہوگا اور
بند کشادون پر طلا اوسکا مفید ہی اور کھانا اور طلا کرنا اوسکا قولنج اور حیض کو کھولتاہی اور پیشاب کو بخوبی جاری
کرتاہے اور اندے کے مقدار اوسکے دوائے مسہل کی مددگار ہی اور جو اوسکو روغن السی مین جوش دین اور روغن کو
گرم کرکے قضیب اور پیڑو اور گردہ اور حوالی گردہ پر ملین قوت باہ کو اسقدر بڑہا دیگا کہ قوت باکرہ سی بہی مرارتر

[illegible] اوسکا نہایت قوی

حجر ارمنی [illegible] لیکن وہ جو درد شفاف اور رنگین ہوتا ہے اور بہ نرم اور ریگ آمیز ہے

مسہل ہے اور طبیبون نے واسطے اخراج سوداکے اسی پر اختصار کیا ہی اور خربق سیاہ [illegible] دست بیدار ہوگئی ہین

اسودہ [illegible] حضرت ہی حب الخضر اسہدی اوسکی ہین ہی خشک میوہ جات مین تذکرہ اوسکا ہوچکا ہے

حرف الخاء خیارشنبر ہندی اوسکو [illegible] بہتر وہ ہی [illegible] درخت سے توڑا ہوا ہو اور وہ

پھل ایک درخت کا ہی بزرگی مین بقدر درخت اخروٹ کا اور پھول اوسکے زرد ہوتے ہین تر ہے اور گرمی

اور سردی مین معتدل اور تحلیل کرنیوالا اور ملین ہی معدہ اور آنتون کو صفرا اور بلغم سے پاک کرتا ہے اور

ثفل خشک کو دفع کرتا ہی اور تریدینی سنوت مددگار اوسکی ہے واسطے استفراغ رطوبت کی اور وہ قولنج کو بھی کھولتا ہے

اور ہمراہ خرمای ہندی کے استفراغ صفرا کا کرتا ہے اور صاحب تپ کو بھی نافع ہی اور ساتھہ پانی ہری دھنیہ اور پانی مکوہ کے

غرغرہ کرین خناق کو نافع ہوگا اور ورمون اور نقرس گرم پر طلا اوسکا خیلے سودمند ہی اور مسہل خیارشنبر کا

بی رنج و آفت ہی یہانتک کہ زنان حاملہ کو بھی بوقت ضرورت اوس سے مسہل دی سکتے ہین خرمای ہندو

سرد اور خشک ہی تیسری درجہ مین پیاس کو جو پتون سے پیدا ہوئی ہو تسکین بخشتا ہی اور قے کو باز رکھتا ہی اور

معدہ گرم کو قوت دیتا ہی اور تپون مین بھی کہ باضعف اور غشی ہون نافع ہوتا ہی اور استفراغ صفرا کا کرتا ہے

اور محمد زکریا لکھتے ہین کہ خرمای ہندو ایک غذا ہی مشابہ دوا کے باندازہ اوسکو کھانا چاہیے اور بچون کو اوسکی عوض

آلو دینا چاہیے اور عورتون کو اور خصی آدمی کو ندینا چاہیے مگر اندکے اور جس کسی کو درد معدہ اور قولنج تکلیف

دیوی ندینا چاہیے اگرچہ قولنج حرارت سے ہو اور اسی طرح اوس آدمی کو کہ درد مثانہ رکھتا ہو اور اوس عورت کو

کہ ورم رحم ہو اور صاحبان امراض دماغی کو مانند مرگی اور فالج اور لقوہ اور سرسام سرد اور صاحب مالیخولیا

کو اور اوس آدمی کو کہ کھانا جسکے معدہ مین ترش ہوجاتا ہو اور اوس آدمی کو کہ جسکے پٹھے ضعیف ہوگئے ہون اور

اوس آدمی کو کہ جسکا شکم ملین ہو یا جلد مستعد باجابت ہو خرمای ہندو قطعاً ممنوع ہی ہرگز ندوین اور آدمی

سفید پوست اور اندک مو کو بھی ندینا چاہیے مگر اندکے اور کتاب اصلاح الادویہ المسہلہ مین مقدار خوراک اوسکی

پانی کی تنہا بدون آمیزش دوای دیگر کے نیم رطل بغدادی لکھی ہوئی ہی خرنوب فارسی اوسکی بید انجیر اور ہندی ارنڈ

ہی گرم اور تر ہی دیسقوریدوس کہتا ہی کہ تخم اوسکے سے تیس دانہ پیسین اور تناول کرین استفراغ بلغم کا بخوبی ہوگا

اور اکثر اوقات قے بھی عارض ہوگی اسلیے کہ معدہ کو ضعیف اور نرم کرتا ہی اور ایک گروہ نے کہا ہی کہ قولنج کو

کھولتا ہے اور بلغمی دست جاری کرتا ہی اور درد مفاصل کو مفید ہی مقدار اوسکی خوراک کی دس دانہ ہی

پندرہ دانہ تک ہی اور اقل درجہ آٹھ دانا در جو تخم اوسکا کوٹین اور چھاسہ اور چھائی پر طلا کرین دونون بیماریونکو
دور کریگا اور خلطون کو پگھلاتا ہی اور لطیف کرتا ہی اور اندامونکو قوت دیتا ہی دمشقی لکھتا ہی کہ تخم اوسکا اور روغن
اوسکا محلل ہی پٹھون کو نرم کرتا ہی اور دستونکو جاری اور جذام کو دور کرتا ہی اور اون بیماریون کو جو سردی سے
ہون مفید ہی اور روغن اوسکا مرہمون مین کام آتا ہی اور فعل اور قوت مرہم کی زیادہ کرتا ہی اور پشہائے
تر کو کسر پر ہوا اور انقلاب رحم کو اور انضمام رحم یعنی باہم رحم کے موںھہ ملنے کو نافع ہی اور کھانا اوسکا کیڑونکو مارتا ہے
اور شکم سے باہر نکالتا ہی اور جالینوس لکھتا ہی کہ برگ ارنڈ تحلیل کرتا ہی اور جلا دیتا ہی اور صاف کرتا ہی لیکن
تخم اوسکا بہت قوی ہی دیسقوریدوس کہتا ہی کہ برگ اوسکا ضماد کرنا ورم پستان کو کہ وقت نفاس کے عارض
ہوتا ہی دور کرتا ہی اور جالینوس لکھتا ہی کہ روغن اوسکا پرانے روغن زیتون سے بہت مشابہ ہی اور قوی
زیادہ ہی اور بدل روغن زیتون نئے اور پرانے کی ہے **خربق سیاہ** ہندی مین اوسکو کٹکی کہتے ہین
برگ اوسکا مانند برگ خیار کے ہی اور شاخ اوسکی کوتاہ ہی رنگ اوسکی ڈنڈی کا قرمزی ہے اور جڑ اوسکی
مستعمل ہے اور اصل اوسکی جڑ کی مانند سر پیاز کے ہی اور اوسمین سی جڑین باریک باریک اوگتی ہین رنگ
بیرون اوسکا سیاہ ہی اور رنگ اندرونی اوسکا خاکی ہے اور درمیان سی خالی ہے اور اوسمین مانند خانہ
عنکبوت کی ایک شی ہوتی ہے کہ جسوقت اوسکو توڑتی ہین مانند گردون کے اوسمین سی کوئی چیز نکلتی ہے اور
وہ خشکی مین اوگتی ہے اور بہتر وہ ہی کہ نہایت باریک ہو اور پرانی اور تازہ نہو اور زود شکن ہو اور مزہ اوسکا
تیز ہو زبان کو کاٹتی ہے پس لازم ہے کہ اوسکی شاخین پانی مین تر کرین اور رہنے دین کہ نرم ہوجائین پھر پوست
اوسکا اتارین اور اوس پوست کو سایہ مین سکھائین اور پیسین اور چھانین اور ساتھ اون دواؤن کے
کہ اصلاح اوسکی کرتی ہین کام مین لائین مانند قطراسالیون اور دوقو کے گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین
محلل ہے اور لطیف کرنے والی اور جلا دیتی ہے اور گوشت مردہ کو کھاتی ہے خاصیت اوسکی یہ ہی کہ مزاجکو
بدل دیتی ہے اور مزاج جوانی کا پیدا کرتی ہے **خربق سفید** بہت آدمی ایسی ہین کہ واسطے قی لانیکے
خربق سفید کھاتے ہین اونکو قی ہوتی ہے اور نہ دست آتے ہین ولیکن فائدہ قے اور دستون کا حاصل
ہو جاتا ہی اور آدمی قوی الترکیب اور جوان اور ادہیڑ کے لیے موافق ہوتی ہے مگر نا طاقت آدمی کو دینا نچاہیے
وقت اوسکی کھانے کا ماہ نیسان ہی اور لازم ہے کہ پہلے کھانے سی اوسکے ایک ہفتہ کامل طعام غلیظ سی پرہیز
کرنا چاہی اور عیش و خوشی [illegible] چاہیے اور جس [illegible] کہ کل اوسکے دن خربق کھا دین گے رات کیوقت قے
کرین اور صبح کو خربق تناول کرین استسقا [illegible] اوسکا [illegible] اور [illegible] لیا اور شقیقہ پرانا اور فالج اور درد مفاصل
سرد کو نافع ہی اور سودا اور خلطون بد کو کہ [illegible] شامل ہوتے خون سی جدا کرتی ہی اور تمام

پاک کرتی ہی اور چھیپ اور برص کو زائل کرتی ہے اور جو اوسکو سرکہ مین جوش دین اور اوس سے کہ مضمضہ یعنی کلی
کرین دانتون کے درد کو دور کرتی ہے اور جوشاندہ اوسکا کان مین ٹپکانا درد اور طنین کو نافع ہی اور قوت
شنوائی کو زیادہ کرتا ہی اور اصلاح اوسکی یہ ہے کہ اوسکو شراب انگوری یا سرکہ یا سکنجبین مین تر کرین اور ایک رتیک
بھری دیوین پھر وہ شراب یا سکنجبین [illegible] اور [illegible] تو تناول کرین اور یا ساتھ
شوربا مرغ فربہ یا ساتھ اوس شی کے کھاوین کہ جو اوسکو جلد اوتار دیوی اور معدہ کو قوت دیوی اور جلد اوسکو
کام مین لاوی لیکن وہ چیز جو جلد اوسکو اوتار دیوی اور معدہ کو قوی کری مانند [illegible] اور [illegible]
اور دو قوکی ہی اور وہ چیز جو جلد اوسکو کام مین لاوی سقمونیا ہی خبازی ایک جنگلی گھاس ہے شاخین اوسکی بلند
ہوتی ہین اور ایک جڑ سے بہت شاخین پھوٹتی ہین اور ہر شاخ کا ایک برگ ہوتا ہی مانند برگ خطمی کے لیکن برگ
خبازی برگ خطمی سے بہت چھوٹا ہوتا ہی اور وہ ملوخیا کی ایک قسم ہی اور ایک گروہ ذکر کرتا ہے کہ خبازی دشتی ہی
اور ملوخیا بوستانی ہی اور ایک نوع ملوخیا کی ہے اوسکو ملوخیا الشجرہ کہتے ہین اور وہ خطمی ہے لیکن دشتی مطلقا
اور نرم کرنیوالی اور بوستانی اس سبب سے کہ وہ پانی بہت پاتی ہی نہایت ضعیف ہوتی ہی اور تخم دونون قسم کے
قوی زیادہ برگ سے ہین اور ملوخیا الشجرہ دونون اقسام کی بہ نسبت زیادہ تحلیل کرنیوالی ہی اور بولس لکھتا ہی
کہ خبازی جنگلی کو کہ سورج کے نیچے رہتی ہے ایک قوت حاصل ہی خشک اور گرم اور پاک کرنیوالی اور بسبب اسی
قوت کے جس وقت اوسکو پکا کر کھاتے ہین بلغمی دستونکو بخوبی جاری کرتی ہے اور اکثر اوقات بوجہ افراط دستون کے
خون آنا شروع ہوتا ہی اور تخم اوسکا کوٹکر نملہ پر لگا دین خشک کر دیگا اور اوسکے برگ اور شاخ مین قوت تحلیل
اور قبض کی بھی ہی اور خشکی بدون سوزش کے پیدا ہوتی ہی اور باوجود اس قوت کی اگر جوشاندہ اوسکا سوختگی
آتش پر ٹپکاوین بہت نفع پہونچائیگا اور ورم گرم کو بھی نافع ہی اور واسطے مونھ آنے کے مرض اور دانتون
جڑون کے زخم کے اگر اوسکو چبا دین بہت نفع ہوگا اور اگر اوسکو تلی کی دواؤن مین داخل کرین بہت فائدہ
ہوگا ابن ماسویہ لکھتا ہی کہ خبازی سرد اور تر ہی پہلے درجہ مین خصوصا باغی اور معدہ تر کے لیے بد ہی اور مثانہ
اور زخم گردہ کو بہت نفع دیتی ہے خصوصا شگوفہ خبازی کا بہت مفید ہی اور تخم اوسکا بہتر ہوتا ہی حلق اور سینہ
کی کھرکھراہٹ اور گردہ اور رحم اور مثانہ کو نافع ہی اور دیسقوریدوس کہتا ہی کہ اگر برگ اوسکا چباوین اور
ساتھ قدری نمک کے ناصور پر ضماد کرین اوسکو بخوبی پاک کر دیگا اور گوشت تازہ جما دیگا اور اگر برگ اوسکی کوٹکر
آدمی کے پیشاب مین ملاوین کہ مانند مرہم کے ہو جاوین اوس مرہم کو گنج سر کے زخم تر ہو دی لگاوین نفع کامل
ہوگا اور گوشت تازہ اوگے گا اور وہ مرہم سبوسہ سر کو بھی مفید ہے اور جو برگ اوسکا ساتھ زیتون کے
کوٹین اور سوختگی پر آگ کی اور ریا اور [illegible] کے یعنی آتشک کے ضماد کرین فائدہ مین پہونچائیگا اور اوسکے

جوشاندہ مین بیٹھنا سختی ورم رحم کی دور کرتا ہے اور جوشاندہ ہی اوسکی حقنہ کرنا سوزش مقعد اور رحم اور
انتون کی جلن کو مفید ہی اور اگر برگ اوسکی پکا کر کھاتے مین حضرت دواؤن زہریلا کار قاتل کی دور کرتی ہین
اور بزرگ کیڑے کو ذریعہ سی خارج کرتی ہین اور رتیلا کہ ایک قسم مکڑی کی ہے اوسکے کاٹے ہوئے پر ضماد اوسکا
نہایت سودمند ہی اور جو اوسکو روغن زیتون مین خوب پیسین کہ مثل مرہم کے ہو جائے اور زخم زنبور پر ضماد فرماوین
تو ورد اور زہر کا تمام جسم مین پراگندہ نہو گا اور ایک گروہ کہتا ہی کہ خبازی باغی معدہ کے لیے بد ہی اور سدہ
جگر کا کھولتی ہے **حرف الدال** دند بفتح دال وسکون نون و دال مہملہ عربی مین حب السلاطین اور
ہندی مین جمالگوٹہ کہتے ہین پھل ایک درخت کا ہے غلافی اور اکثر تین عدد ایک غلاف مین ہوتے ہین اور
ہر ایک علیحدہ ایک غلاف مین ہوتا ہے بقدر پستہ کے اور طول مین اوس سے کم ہوتا ہے تین قسم ہے چینی ہندی
سنجری لیکن چینی مانند پستہ کے بڑا ہوتا ہی اور سنجری چھوٹا ہوتا ہے تخم ارنڈ کے مشابہ رنگ اوسکا سرخ اور سیاہ
نقطہ ہوتے ہین اور ہندی سنجری سے بہت بڑا ہی اور چینی سی چھوٹا ہے مغز اوسکا خاکی رنگ مائل بزردی ہے
اور خاصیت اوسکی یہ ہی کہ مقطع اور جالی ہے اور بلغم اور سودا کو نکالتا ہے بہتر قسم اوسکی چینی ہے پھر ہندی
اور سنجری بہت بری قسم ہے اور بدیر کام اپنا کرتی ہے اور پیچیدگی ناف اور پیچش شکم پیدا کرتی ہی اور پوست
جمالگوٹہ کا چاقو سی چھیلنا ضروریات سی ہے اسلیے کہ اگر ہونٹھ پر لگ جائیگا تو رنگ ہونٹھ کا دور کر دیگا اور سفید
مانند برص کی رنگ ہونٹھ کا ہو جائیگا پس جسوقت اوسکا پوست اوتارین اور مغز اوسکا چیرین تو اوسکی
بیچ مین ایک شے مانند زبان کے باریک برامد ہوگی اوسکو دور کرنا چاہیے مزاج اوسکے مغز کا چوتھی درجہ کے پہلے
مین گرم اور خشک ہی اور نہایت تیز اور زبانہ اوسکا گرم اور خشک ہی چوتھی درجہ کے آخر مین اور باسمیت
ہوتا ہے اور مغز اوسکا دست بافراط جاری کرتا ہے اور سودا اور بلغم کو مفاصل یعنی جوڑون مین سی نکالتا ہے
اور بالون کی سیاہی کو نگاہ رکھتا ہی اور اوسکو ملین دواؤن کے ساتھ کھانا چاہیے مقدار خوراک
اسکی تین جو ہی یعنی ڈیڑہ حبہ اور واسطے آدمی قوی اور دلیر کے دو دانگ یعنی آٹھ رتی تین چاول ہے
لیکن اوس آدمی کو اسقدر دیوین جو مزاج اور ترکیب قوی رکھتا ہو اور بہت دستون کا تحمل ہو سکتا ہو
اصلاح اوسکی یہ ہی کہ ساتھ نشاستہ اور اوندکے زعفران کے کوٹین اور گوندھین اور جو ہمراہ مسہل دواؤن کے
دینا چاہین تو سوت اور افسنتین اور حب النیل کے ساتھ دیوین اور جو چیزین کہ مثل اوسکی ہین اونکے ہمراہ دینا چاہیے
اور جس دوا مین کہ افیون ہو اوسکے ساتھ ہرگز نہ دیوین اور سوائے مزاج سرد اور شہر سرد کے نہ دینا چاہیے
حرف الذال ذبیب فارسی مین گرگ اور ہندی مین [illegible] لکھتا ہے کہ
گروہ اوسکا [illegible] کے لیے عمل عجیب رکھتا ہی اکثر طبیبون سے [illegible] صاحبان قولنج کا اوس سے

معالجہ کیا ہی علم حکیم مطلق سی سبب نے اوس مرض سی خلاصی پائی ہے اور پھر کسی کو قولنج تمام عمر نہوا اور جو ہوا بھی ہی
تو خفیف اور خفیف ہوا ہی ولیکن لازم ہی کہ استعمال سرگین گرگ کا اوس قولنج مین کرین جو بغیر ورم کے ہو اور
ترکیب اوسکی یہہ ہی کہ اوسکو کسی کپڑے مین باندھکر اور ریشم کی ڈوری سی تہیگاہ پر باندھین قولنج فوراً جاتا رہے گا
اور بہتر یہہ ہی کہ ڈوری اوس گوسفند کی پشم سے بٹنا چاہیے کہ جس گوسفند کو بھیڑیے نے پھاڑا ہو لیکن اگر وہ میسر
نہو سکے تو تسمہ پہاڑی گای کی کھال کا تراش کر عمل مین لائین اور محمد بن زکریا لکھتے ہین کہ مینے چاندی کا تعویذ بنایا
تھا اور قدری گوہ بھیڑیے کا اوسمین رکھا تھا کہ وہ بقدر باقلا کے تھا اوسکو مینے واسطے امتحان کے ران پر صاحب
قولنج کے باندھا منفعت اوسکی سی عجائبات مشاہدہ ہوئے اور بہتر گوہ اوسکا وہ ہی کہ اوس بھیڑیے نے ہڈیان
کھائین ہون نشانی اوس گوہ کی سفیدی اوسکے رنگ کی ہے کہ با خشونت ہوتا ہے اور نیز بہتر سرگین اوسکا
وہ ہی کہ جو خار اور پتھرون پر اور کسی شے بلند پر پڑا ہو وہ کہ جسمین ہڈیان چبائی ہوئین نکلین اور پیشاب اور خون
بھیڑیے کا قاطع حمل ہے پینا بھی اور حمول بھی کرنا اوسکا اور خصیہ بریان اوسکا کھانا قوت باہ کو بشدت بڑہاتا ہے
اور جو کوئی عورت پیشاب پر بھیڑیے کے پیشاب کرے ہرگز حاملہ نہوگی اور اگر دندان پیش گرگ کی پوست مین لپیٹکر
جس کسی کے یہان دفن کردیوین وہان کے رہنے والونمین باہم تفرقہ ہوجائیگا **حرف الراء** ریٹھہ فندق
ہندی ہے گرم اور خشک ہی سرکہ مین پیسکر اگر خنازیر پر طلا کرین فوراً گھلا دیگا اور کھانا اوسکا اون ریحونکو
دفع کرتا ہے جو پشت اور تہیگاہ مین ہون چند روز کھانا چاہیے قدر خوراک ایک ایک تخم وہ بچھوون کی سمیت کو دور
کرتا ہی محمد بن زکریا لکھتے ہین کہ ایک آدمی کو لقوہ عارض ہوا مینے تجویز کیا کہ اس دوا کو خوب پیسین اور دو قطرہ
ناک مین بیمار کے ٹپکائین جس طرف کہ لقوہ ہی اور ایک قطرہ اوس طرف جو سمت درست ہی اوس مریض نے
اوسی طرح استعمال کیا بہت رطوبت ناک سی نکلی ایک قطرہ ہر روز بڑہایا تین دن مین شفا ہوگئی اور واسطے
شقیقہ اور پرانے درد سر اور مرگی اور مرض سدر اور دیوانگی اور مالیخولیا کے بھی اسی طرح استعمال کرین نافع ہوگا
اور جو پوست دوسری اوسکا جلادین اور دھونی اوسکی دیوین بچون کی ہیچ کو بہت فائدہ ہوگا اور اگر اوسکو
سرمہ مین پیسکر آنکھ مین لگائین مرض احول کو نفع کامل پہونچیگا اور منافع ریٹھہ کے دستونکے معاملہ مین مانند
منفعتون خربق سیاہ کے ہین اور اصلاح بھی اسکی بعینہ وہی ہے مقدار خوراک کامل اسکی تین کرسنہ ہے
اور کرسنہ چھ قیراط کا ہوتا ہے اور قیراط چار جو سے شراب انگوری شیرین مزہ یا سکنجبین یا قطر اسالیون اور
دو قوا اور سقمونیا کے ساتھ اور جو کچھ خربق مین مذکور ہو چکا ہے یہان بھی اوسی مضمون کو عمل مین لاوین
اور ریٹھہ زیادہ ریٹلا ہوتا ہے اور ریٹلا ایک قسم مکڑی کی ہے پوست ظاہری ریٹھہ کا پیسمین اور زہر [illegible]
جسطرف سی کہ کاٹا ہوا اور مقام گزندگی پر بھی طلا کرین نہایت مفید ہوگا اور جو اوسکو پانی مین پیسین و قلیہ

اوسمین آلوده کرکے فرج عورت مین رکہین حیض کہلجائیگا اور بچہ مردہ رحم سے جلد خارج ہوگا حرف الزاء

زراوند اوسکی تین قسمین ہین ایک قسم طویل ہے یعنی دراز اور دوسری قسم مدحرج یعنی گول اور تیسری قسم اور ہے طویل کو نر کہتے ہین اور مدحرج کو ماده اور تینون قسمین گرم ہین تیسرے درجہ مین اور خشک ہین دوسرے درجہ مین جالینوس لکھتا ہے کہ قوتین مدحرج کی جمیع امور مین ساتھہ قوتون طویل کے برابر ہین بجز اس بات کے کہ مدحرج لطیف کرنے کی قوت مین قوی زیاده ہے اور طویل گرم کرنے اور جلا کرنے کی قوت مین قوی زیاده ہے اس سبب سے جسجگہہ کہ حاجت طرف گرمی اور جلا کے زیاده ہوتی ہے اوسجگہہ طویل نافع ہوتی ہے اور جسجگہہ حاجت تلطیف کی بیشتر ہوتی ہے مدحرج مفید زیاده ہوتی ہے دیسقوریدوس حکیم لکھتا ہے کہ منفعت توڑنے ریاحون کی اور گلانے کسی شئے غلیظ کے جو اندر جگر کے ہو بیشتر ہے اور ارینا سوس لکھتا ہے کہ طویل ریشہا ے زخم کو موافق تر ہے اور مقام ریش پر کہ گوشت دور ہو گیا ہو گوشت بنا جاتی ہے اور ریشہاے کہن پر لگانا بھی نافع ہے اور دانتون کو مفید ہے دیسقوریدوس کہتا ہے کہ ساڑہے تین ماشہ زراوند طویل شراب انگوری مین ڈالکر کھائین یا ضماد کرین تو مضرت زہرون اور دواؤن بد کی باز رکھتی ہے اور جو اوسکو ساتھہ مرچ یعنی بول اور فلفل یعنی مرچ سیاه کے تناول کرین صاحبہ نفاس عورت کو کہ فضول اچھی طرح نہ نکلے ہون پاک کرتی ہے اور حیض بستہ کو کھولتی ہے اور بچہ مرده کو رحم سے باہر نکالتی ہے اور حمول اوسکا بھی یہی فعل رکھتا ہے اور اگر مدحرج کو پانی مین پیسین اور کھائین ہچکی اور لرزه اور عضلون کی سستی اور درد پہلو اور ورم طحال کو مفید ہوگی اور جو اوسکا ضماد کرین تیر اور خار اور پوست استخوان کو جسم سے باہر نکالتی ہے اور ریشہاے بد کو پاک کرتی ہے اور جو اوسکو ایرسا یعنی نیلی سوسن کی جڑ کے ساتھہ ملائین پرانے زخمون کو پاک کردیگی اور دانتون کو جلا دیتی ہے جالینوس لکھتا ہے کہ اگر اوسکو پیسین اور ہمراه پانی کے کھائین تو آنتون کو اونہین ریاح غلیظ ہون نافع ہوگی اور لرزه اور مرگی اور نقرس کو سودمند ہوگی اور سدے کھولتی ہے اور ارینا سوس کہتا ہے کہ مدحرج سب قسم کے دردون کو جو عضلون مین ہون نافع ہے اور رنگ چہره کا صاف کرتی ہے اور سینہ کو پاک اور قوت شنوائی کو زیاده کرتی ہے اور ساڑہے تین ماشہ بلغم اور صفرا کو دستون کی راه نکالتی ہے اور معده کو پاک کرتی ہے اور بچہو کی کاٹی ہوئی کی مضرت کو باز رکھتی ہے خاصہ طویل اور طویل اور مدحرج دونون کریں گوش کے دواؤن مین کام آتی ہین اور نہایت نافع ہین بدل مدحرج کا مثل وزن اوسکے نر کچور اور تین وزن اوسکی جاوتری اور نیم وزن اوسکی کوٹھ یعنی قسط اور بدل طویل کا مثل وزن اوسکی نر کچور اور نیم وزن اوسکی کالی مرچ ہے زوفا رزوفای خشک ایک گہاس ہے اوسکو اگر ساتھہ شہد کے کہائین کیموس غلیظ بلغمی کو دستون کی راه نکالتی ہے اور کدو دانون کو پاک کرتی ہے اور اگر

انجیر کے ساتھ تناول کرین طبع کو نرم کرتی ہی روفس لکھتا ہی کہ استفراغ بلغم خام کا کرتی ہی اور ریگ مبارک سے
اپنے مقام پر مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ **حرف السین سقمونیا** طبیب اوسکو محمودہ کہتے ہین
دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ اوسکی گھاس کی ایک جڑ ہی اوس سے شاخین بہت پھیلتی ہین بلندی اوسکی تین
گز سے چار گز تک اور ظاہر سمت پر اوسکی ایک رطوبت ہی چسپندہ اور برگ اوسکا مانند برگ لبلاب کے اور نرم
سبز اور باریک زیادہ اوس سے ہوتا ہی اور پھول اوسکا سفید اور گول درمیان سے خالی اور سفیدی اوسکی کچھ آلودہ ہی اور پھول بتا ہی اور موٹا اور
اوسکی جڑ کا مانند کلائی انسان کے ہی اور سفید ہی اور شیردار اور طریق حاصل کرنے شیر کا اوس سے یہ ہے کہ ہنگام
رسیدگی اطراف اوسکی جڑ کے خاک سے خالی کر کے برگ اخروٹ گرد اوسکی بچھاتے ہین اور جڑ اوسکی چیرتے ہین کہ
شیر اوسکا اون پتون پر جمع ہوتا ہی پھر تامل کرتے ہین کہ جما آتا ہی اوسکو اوٹھا کر نگاہ رکھتے ہین اور بایہ کہ اوسکی جڑ
کو جلاتے ہین کہ جو کچھ رطوبت اوسمین سے نکلتی ہے اون پتون پر جمع ہو جاتی ہے اور بہتر قسم اوسکی انطاکی ہے اور
جرجانی اور اصلاح سقمونیا کی یہ ہی کہ اوسکو مشوی یعنے بریان کرین اور طریق اوسکی بریان کرنے کا اس طرح ہے
کہ ایک سیب کی دو ٹکڑے کرین ایک نصف اوسکا بہت بڑا اور دوسرا نصف بہت چھوٹا ہووے اور درمیان
اوسکا پاک کرین اور سقمونیا درمیان بڑے ٹکڑے کے رکھین اور چھوٹا ٹکڑا اوسپر جما کر باہم ملائین اور خمیر سے مضبوط کر کے
آگ مین ڈالدین اور خیال رکھین کہ چھوٹا ٹکڑا اوپر رہے اور آگ مین یہانتک رکھین کہ خمیر سرخ ہو جائے اوس وقت
آگ مین سے نکالین اور تامل کرین کہ سرد ہو جائے پھر اوسکو خمیر سے باہر کر کے سقمونیا نکالین اور سیب مین بھی اسیطرح
بریان کر سکتے ہین اور رُب بہی کا خود اوسکی اصلاح کرتا ہے اور مصلح اوسکی سونف رومی اور دُدُّقوسے
یا روغن بادام مین چرب کرنے سے اصلاح اوسکی ممکن ہے اور محمد زکریا لکھتا ہی کہ اگر سقمونیا کو ساتھ پانی
ہلیلہ زرد اور صبر یعنی ایلوا کے استعمال کرین اصلاح اوسکی ہو سکتی ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ قوت سقمونیا کی
مشوی کی جلد باطل ہو جاتی ہی اور قوت خام کی تیس برس بلکہ چالیس برس تک رہتی ہے طبیعت اوسکی
گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین گرمی اوسمین خشکی سے زیادہ ہی اگر جڑ اوسکی سات ماشہ تناول کرین دست
لاویگی اور جو اوسکی جڑ کو سرکہ مین پکاوین اور پیسین اور جو کے آٹے مین گوندہین اور عرق النسا پر ضماد کرین
نافع ہوگی اور سقمونیا کو اگر شہد اور روغن زیتون مین پکائین اور خراج پر ضماد کرین تحلیل کریگی اور جو اوسکو
سرکہ اور روغن گل مین ملا کر سر پر رکھین پرانے درد سر کو دور کرتی ہی ابن ماسویہ کہتا ہی کہ سقمونیا معدہ اور
جگر کے لیے بد ہے اور بھونک کھانے کی کھوتی ہے اور ایک گروہ کہتا ہی کہ وہ متلی اور پیاس پیدا کرتی ہے
اور آنتون کو ضرر دیتی ہے اور اگر سقمونیا کو روئی یا پشم کی ساتھ حمول کرین بچہ کو رحم کے اندر قتل کردیگی
اور باہر نکالیگی اور اگر زیادہ مقدار واجب سے تناول کرین پہلے قبض کریگی اور پسینہ سرد اور متلی اور کرب

پیدا کرتی ہی دستون کو اور طلا ... اور یہان سقمونیا کا موافق احوال ہر ایک شہر کے ہتھیہ ہوتا ہی اس شہر ...
سرد اور شمالی نہین رہا ... ہے کہ جسقدر معتدل شہر نہین دیتی ہین اور ان ماسو ...
کہ اندر کے سقمونیا اور ارکرتی ہے اور ... نہین لاتی اور اگر اوسکو ہمراہ ایلوا نوش کرین یہ قوت کم ...
اوس سے حاصل ہوگی اور طلا اوسکا ... برص اور چھائی پر نہایت نافع ہی ...
بچھو کے کاٹے ہوئی کو خیلی سودمند ہی سکبینج ایک گوند ہی شکل مین مشابہ خیار ... بہتر قسم اوسکی صاف ہی
باہر سے سرخ یا زرد اور اندر سے سفید مزاج اوسکا تیسرے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک تحلیل
کرنے والا اور لطیف ... والا اور ریاح توڑنی والا ... گرم ... والا اور جلاء دینے والا ہی ... فالج اور ... کو نافع ہی اور اوس درد سر کو
جو بسبب سردی اور ریاح کے ہو دور کرتا ہے اور درد سینہ اور پہلو اور کھانسی پرانی کو مفید ہی اور غلیظ خلطونکو
جو سینہ کی اندر ہون اوکھاڑتا ہے اور اوس گوند کو اگر ساڑھی چار دانگ یعنی دو ماشہ اڑھائی رتی تیلی یعنے
سداب کی پانی نچوڑے ہوئی مین دیوین ضیق یعنی تنگی سانس کی مرض کو خیلی سودمند ہوگا اور فالج کو بھی کہ
گردن مریض کی پشت کی جانب کھینچی ہو مفید ہی اور ہاتھ پاؤن کے سُن ہوجانے کو بھی نافع ہی اور جو اوسکو
سرکہ مین پیسین اور سطبری پلک چشم اور شعیرہ پر طلا کرین نہایت نفع پہونچائیگا اور اگر اوسکو سرکہ مین حل کرین
اور سونگھین مرض اختناق الرحم کو مفید ہوگا اور حقنہ اوس سے کرنا قولنج کو کھولتا ہی اور بلغم کو مفاصل یعنے
جوڑونمین سے اوکھاڑتا ہی اور دستون کی ... نکالتا ہی اور یہ گوند بواسیر کو بھی خیلی مفید ہی اور ریاح کو توڑتا ہے اور
تپ لرزہ کو دور کرتا ہی اور قوت مجامعت کو بڑہاتا ہی اور جگر کو نافع ہی اور سردی معدہ اور رحم اور آنتون کی
زائل کرتا ہی اور حیض کو کھولتا ہی اور پیشاب کو بخوبی جاری کرتا ہی اور صفرا کو نکالتا ہی اور واسطے مرگی اور درد
کی اگر اوسکو حل کرین اور ناک مین ٹپکائین بہت نفع بخشیگا اور سب طرح کے کیڑون کو شکم مین قتل کرتا ہے اور
گردہ اور مثانہ سے پتھری کو باہر نکالتا ہی اور خنازیر کو تحلیل کرتا ہی اور مثانہ اور گردہ کے لیے مضر ہے اور مصلح اوسکا
کتیرا ہی مقدار خوراک اوسکی ساڑھے تین ماشہ ہی بدل اوسکا ... ہی سناء مکی ایک گھاس ہی گرم اور
خشک ہی پہلے درجہ مین سودا اور صفرا کو دستون کے ذریعہ سے نکالتی ہے اور قوت اوسکی قعر بدن تک پہونچتی ہی
اسی وجہ سے دردون مفاصل اور عرق النسا کو مفید ہوتی ہے اور گر اور خارش کو دور کرتی ہی اور اگر اوسکو
بقدر دو تولہ ساتھ دس تولہ پانی ہویز منقی کے گرم کرین اور چودہ ماشہ روغن بادام سے چرب کر کے تناول کرین
صفرا اور بلغم کو بخوبی دفع کریگی اور اگر ساڑھے سترہ ماشہ افتیمون بھی اوسمین شامل کرین تو صاحب خلط سودا
کو بھی نافع ہوگی اور سناء مکی پیسی ہوئی شہد مین ملا کر تین دن یا سات دن چاٹنا وجع مفاصل اور اوس
طرح دردون کے لیے نہایت مجرب ہے اور کرب اور ... آنتون مین درد اور متلی اوس سے پیدا ہوتی ہی مصلح اوسکا

کرتا ہی تو سب اور شاخ اور تخم سے اور آلودہ کرنا روغن بادام مین بعد کوٹنے اور چھاننے کے اور ساتھ ہلیلہ زرد اور
گلاب کی پھول اور انیسون یعنی سولف رومی اور بنفشہ اور پانی میوون کے استعمال کرنا مصلح ہی باجملہ استعمال
اوسکا بدون گل سرخ اور روغن بادام کے جائز نہین ہی مقدار خوراک جرم اوسکی سے سات ماشہ سی ساڑہی دس ماشہ
تک ہی اور جوشاندہ اوسکی سے چودہ ماشہ سی دو تولہ تک ہی بدل اوسکا ہموزن اوسکی تربد یعنی نسوت اور نصف
وزن اوسکا ہلیلہ زرد اور چہارم وزن اوسکا بنفشہ ہی **سورنجان** ایک جڑ ہی لسن جنگلی سی بہت مشابہ
صنوبری شکل فندری چوڑا و بھی رکھتی ہے اور وہ تین قسم ہی ایک قسم ایسی ہے کہ ظاہر اور باطن اوسکا دونون سفید
ہین اور مزہ شیرین رکھتی ہی اور دوسری قسم وہ ہی کہ ظاہر اور باطن اوسکا دونون زرد ہین مائل بہ تیرگی اور سرخی اور
تیسری قسم اوسکی وہ ہی کہ ظاہر اور باطن اوسکا مائل بسیاہی ہوتا ہی اور ظاہر اوسکا نہایت تیرہ اور مزہ تلخ ہے
مگر بہتر قسم قسم اول ہے یعنی وہ کہ جو اندر اور باہر سی سفید ہی اور اندر کے سخت اور کرم نا خوردہ اور بدبو بھی نہین رکھتی ہے
اور یہ قسم مستعمل ہے داخلا کھانے اور پینے کی دواؤن مین اور وہ قسم جو سرخی اور سیاہی کیطرف میلان رکھتی ہی بد ہے
ابن ماسویہ لکھتا ہی کہ سرخ اور سیاہ زہر قاتل ہے وہ مستعمل خارج سی ہے نہ داخل سی گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین
اور بعضون نی کہا ہی کہ تیسری درجہ مین گرم ہے اور دوسری مین خشک ہی اور بزعم بعضی مزاج قسم سفید کا حرارت مین
معتدل ہی اسکندر کہتا ہی کہ مزاج سورنجان کا سرد ہی لیکن نہایت سرد نہین ہی کیونکہ اگر بہت سرد ہوتی تو دستون
کی قدرت نہ رکھتی مگر البتہ سرد ہی اور سردی ہی کی وجہ سی اوسکو جوڑون کے درد مین ساتھ زیرہ اور کالی مرچ کے
کھلاتے ہین اور بعض طبیب اسطرح لکھتے ہین کہ سورنجان سفید مین حرارت خفیف ہی اور اور قسمین اوسکی گرم بشدت
ہین محمد زکریا کہتے ہین کہ اگر وہ گرم ہوتی تو ریشہای بدن مین جلن پیدا کردیتی اور حالانکہ اوسمین کچھ سوزانی نہین ہے اور
سورنجان تریاق ہی گٹھیا اور جوڑون کے سبطرح کی دردونکا مگر معدہ کے لیے بد ہے اور بہت کھانا اوسکا بہتر نہین ہے
اسوجہ سی کہ جب کثرت سی کھائی جائیگی تو عضلونکو سخت کردیگی اسی سبب سے اوسمین یہ قاعدہ مقرر ہی کہ ہر بار جو اوسکو
کھاتے ہین تدبیر تری اور نرمی جوڑون اور جسم کے بندگاہون کی کرلیتے ہین پس مناسب ہے کہ اس قاعدہ پر عمل
کرین اور کھانا اور ضماد کرنا سورنجان کا نقرس اور سب طرح کے دردون کو جو بندگاہون مین ہون دور کرتا ہی اور
سورنجان شہوت جماع کو بہت بڑہاتی ہی اسلیے کہ اوسمین ایک رطوبت فزونی ہے خاصۃً اگر ساتھ زنجبیل اور پودینہ
اور زیرہ کے تناول کرین اور پرانے زخمون کو بھی سکھاتی ہے جرم اوسکا اور جوشاندہ اوسکا دونون مسہل ہین قدر
خوراک اوسکی ساڑہی چار ماشہ ہی تنہا اور ساتھ شکر اور اور دواؤن کے سوا دو ماشہ ہی بدل اوسکا درد دن مفاصل
مین ہو وزن اوسکی حنا ہی اور نیم وزن اوسکا گوگل ہی **سپستان** معتدل ہی سینہ کو صاف کرتا ہی اور پیاس کو
بجھاتا ہی اور قبض شکم دور کرتا ہے **حرف الشین** **شحم حنظل** حرف حا مین مذکور ہو چکا ہی **شاہترہ**

اور خشک ہی دوسرے درجہ مین اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ مرکب القوی ہی حرارت مین معتدل اور دوسرے درجہ مین خشک اور بعضی کہتے
ہین کہ دوسرے درجہ مین گرم ہی مگر شیخ الرئیس نے اول درجہ مین سرد لکھا ہی لیکن تلخی اوسکی واجب کرتی ہی کہ اوسمین کچھ حرارت بھی ہے
اور کہتے ہین کہ تخم اوسکا بہت قوی ہی بہ نسبت گھاس کے اور شاہترہ خون کو صاف کرتا ہی اور صفرا کو معدہ سے
اور خلطون بد اور سوختہ کو تمام بدن سے خارج کرتا ہے اور پوست بیرونی کو خارش سے پاک کرتا ہی جالینوس لکھتا ہے
کہ بسبب قوت قبض کے جو اوسمین ہی معدہ کو تقویت بخشتا ہی اور ایک گروہ کہتا ہی کہ بقوت تلخی کے سدہ کھولتا ہے
مقدار خوراک ہری شاہترہ کی پانی نچوڑی ہوئے سے نیم رطل بغدادی یعنے اٹھارہ تولہ ساتھ تین تولہ شکر کے اور جرم
اوسکے سے ساڑھے دس ماشہ سے ساڑھے سترہ ماشہ تک اور تخم اوسکے سے ساڑھے سترہ ماشہ تک ہی بدل اوسکا نصف
وزن اوسکے سنا اور دو ثلث اوسکا ہلیلہ زرد اور بعضون نے کہا ہی کہ استعمال اوسکا ساتھ ہلیلہ زرد کے اولی ہے
اسلیے کہ شاہترہ تلی کو مضر ہی اور ہلیلہ مصلح اوسکی ہے **شبرم** ایک گھاس ہی کہ باغون مین جمتی ہی اور کھیتون مین
بھی ہوتی ہی اور اوسکی ایک ساق ہی راست اور گرہ دار نے کی شکل اور شیر دار بہتر قسم اوسکی وہ ہی جو دیار
نصیبین سے لاتے ہین رنگ اوسکا مائل بسرخی ہوتا ہی اور سبک اور رقیق اور نازک ہوتی ہے مشابہ پارہ ہای
پوست پیچیدہ کی اور بدترین اقسام اوسکے سے تیرہ رنگ اور غلیظ سخت ہی کہ سرخی کم رکھتی ہے اور جو اوسمین سے
بعد شکستگی کے اندرون جوف مانند سوت کے تارون کے کوئی شے برامد ہو بہت زبون اور قاتل ہی اور غیر مستعمل
کرب اور سینہ سرد اور پیچش پیدا کرتی ہی اور جو قسم اوسکی فارس سے لاتے ہین وہ بھی بد ہوتی ہے طبیعت اوسکی
گرم ہے دوسری درجہ مین اور خشک ہے تیسری درجہ مین اور شیر اوسکا گرمی اور خشکی مین چوتھے درجہ ہی سموم قتالہ سے
اور مسہل قوی ہے بلغم اور سودا کا اور اوسمین قوت قبض اور تیزی کی ہے موںھ رگون کے کھولتی ہے اور بڑی
مضرت ہی اسیوجہ سے طبیب اوسکے استعمال سے دست بردار ہوی ہین اور کسی طرح کام مین نہین لاتے معدہ اور جگر کو
نقصان پہونچاتی ہے اور تپ پیدا کرتی ہے اور اگر اصلاح اوسکی کرتے ہین تو فعل اوسکا ضعیف ہو جاتا ہے
اور قوت مسہل کی اوسمین نہین رہتی ہی اور کتاب کامل الصناعۃ مین لکھا ہی کہ شیر اس گھاس کا ناکارہ ہی
مگر جرم اوس گھاس کا زرد پانی اور صفرا اور رطوبتین غلیظ کو کہ اندر بند گاہون کے ہون اور خلط سوداوی
کو دستون کے ذریعہ سے باہر نکالتا ہی اور قولنج کھولتا ہی اور بو علی سینا لکھتے ہین کہ اگلے طبیب استعمال اوسکا اکثر
رکھتے تھے مگر اور حکیمون نے جسوقت اس گھاس کی بہت مضرت دیکھی استعمال اوسکا مطلق چھوڑ دیا اور
بالکلیہ دست بردار ہو گئے اور طریق اوسکی اصلاح کا یہ ہی کہ اوسکو ناکوفتہ شیر گاو مین بھگوتے ہین ایک رات
دن اور ہر وقت شیر تازہ بدلتے ہین کیونکہ شیر اوسکی مضرت کو ضعیف کرتا ہی اور قوت دستونکی اور تیزی کو

اوسکی دور کرتاہی اور اگر چارہ نہووی جرم اوس گھاس کا ساتھہ انیسون اور تخم بادیان اور زیرہ اور ہلیلہ کے
کھانا چاہیے اگرچہ کتابو نہین ان مصلح دوائون کے ساتھہ اجازت اوسکی استعمال کی دیتی ہین لیکن اولی یہ ہے کہ
اس اجازت پر دلیری نکرین اسلیے کہ مضرت اوسکی تیزی مین اوسکو ہے اور یہ دوائین تیزی زیادہ کرتی ہین اور جس
طبیب نے کہ ساتھہ ان دوائون کے اوسکی استعمال کی اجازت دی ہی اسلیے دی ہے کہ یہ دوائین معدہ کو قوت
بخشتی ہین اور اوسکی مضرت کو معدہ سے باز رکھتی ہین اس طرف کا تو خیال کیا ہی اور دوسری مضرت کی
طرف کو کہ تیزی زیادہ کرتی ہی کچھہ توجہ نہین کی ہے پس اولی یہ ہی کہ اس اجازت پر دلیری نکرین اور کسی طرح
اوسکو کام مین نلائین اور جو واسطے مرض استسقا کی اس گھاس کو کھائین تو چاہیے کہ اوسکو کاسنی کے پانی اور مکو
کے پانی مین تین رات دن تر کرین اور ہر روز پانی اوسکا بدلتے رہین پھر خشک کرین اور ساتھہ قدرے نمک ہندی
اور نسوت اور ہلیلہ زرد کے گولی بنائین مقدار خوراک اوسکی چار رتی ڈیڑہ چاول ہے دو ماشہ چھہ چاول تک
اور بقدر چودہ ماشہ اوس سے زہر قاتل ہے حرف الصاد صبر بکسر صاد ہندی مین ایلوا کہتے ہین پانی
نچوڑا ہوا ایک گھاس کا ہی تین قسم ہے اسقوطری اعرابی سمنجانی مگر بہ نسبت جمیع اقسام کے اسقوطری بہتر
پانی اوسکا آب زعفران سے مشابہت رکھتا ہی اور خوشبو کیلہ کی اوسمین ہوتی ہے اور نازک اور ریزندہ اور
روشن اور اعرابی مین بہ نسبت اسقوطری کے یہ صفتین کمتر ہوتی ہین اور سمنجانی میلا اور گندہ اور سیاہ ہوتی ہی
اور صبر کو یونانی مین فیقرا اور سریانی مین علوی اور بنگالہ مین مصبر کہتے ہین اور اوسکی گھاس مین شگوفہ بھی ہوتا ہی
مانند شگوفہ سوسن کے لیکن برگ اوسکا بزرگ اور غلیظ اور آبناک زیادہ برگ سوسن سے ہے اوسکی پتیون کو توڑکر اور
چرخی مین ڈالکر کوٹتے ہین اور پانی اوسکا تغار مین اور کشادہ برتنون مین رکھتے ہین کہ وہ پانی سورج مین کھنسکر گاڑھا
ہو جاتا ہی اور سوکھہ جاتا ہی اوسکا نام ایلوا ہی گرم اور خشک ہی دوسری درجہ مین جالینوس کہتا ہی کہ صبر استفراغ
صفرا کا کرتا ہی اور دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ جو اوسکو سوا پانچ ماشہ ہمراہ آب گرم کے تناول کرین دست لاویگا
اور معدہ کو پاک کریگا اور بمقدار سات ماشہ ایلوا گلو سے خون بہنے کو باز رکھتا ہی اور صاحب یرقان کو نافع ہی
اور جو اوسکو ہمراہ شہد مصفی کے کھائین صفراوی اور بلغمی دست لائیگا اور بقدر ساڑھے دس ماشہ استفراغ کامل
کرتا ہی اور جو اوسکو مسہلہ دوا مین داخل کرین مضرت دوائونکی بدن سے دفع ہوگی اور تازہ زخمون کو درست
کرتا ہی اور قرحہ اور جرب چشم کو مفید ہی اور واسطے درد سر کے سرکہ اور روغن مین ملاکر طلا کرین درد سر ساکن
ہوگا اور جو اوسکو شراب انگوری مین ملائین اور بال اوس سے دہوئین بالون کے گرنے کو باز رکھیگا اور
معلوم کرین کہ قوت صبر کی قعر بدن مین نہین پہونچتی ہے اور سوای معدہ اور آنتون کے اور مقامات سے
استفراغ نہین کرتی ہے اور اگر مقدار اوسکی بڑہاوین تو ممکن ہی کہ قوت اوسکی جگر تک پہونچے اور اگر افادیہ

اوسمین ملائین تو زیادہ قوی اثر ہوگا اور دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ طب قدیم مین لکھا ہوا ہی کہ ایلوا سوداوی
دست لاتا ہی اور مالیخولیا کو نافع ہی اور جو کوئی اوسکو تین دن برابر ہر روز ساڑھی چار ماشہ کھاوی اور تین دن
چھوڑ دیوی اور پھر معاودت کرے اور تین دن پھر کھاوی کرتا ہی کہن کو دور کر دیگا ماسرجویہ لکھتا ہی کہ صبر بلغم کو سر سے
اوتارتا ہی اور جوڑون مین سے کھینچتا ہی اور سدہ جگر کا کھولتا ہی فارسی کہتا ہی کہ معدہ کو گرم کرتا ہے اور دباغت
دیتا ہی اور ریاح کو توڑتا ہی اور ذہن کو تیز اور عقل کو روشن کرتا ہی اور جوڑون کے درد اور نقرس کو سود مند ہے
اور معدہ کیواسطے کہ جسمین صفرا ہو بہترین دواؤنکا ایلوا ہے اور کھانے کی بھونک کو جو باطل ہوگئی ہو پھیر لاتا ہے
اور خراب چیزونکی بھونک کو مانند مٹی وغیرہ کی آرزو کو دور کرتا ہے اور اگر صبر کو مصطگی اور گلاب کی پھول اور
گوگل سے اصلاح دیکر گولیان بنائین وقت صبح اور رات کیوقت چند گولیان تناول کرین طبع کو نرم
کرتی ہین اور طعام کو تباہ ہونے نہین دیتی ہین مولف کہتے ہین کہ مینی بعض کتابونمین مطالعہ کیا ہی کہ کسی نے
جالینوس سے حکایت کی ہی کہ صبر نکھانا چاہیے مگر بعد اوس ہنگام کے کہ جبکہ کھانا معدہ سے اوتر گیا ہو اسلیے کہ اگر
شامل طعام ہو جائیگا تو وہ اوسکو بالضرور تباہ کر دیگا اور لازم ہی کہ صبر کو گرمی اور سردی سخت مین نکھائین اسلیے کہ
وہ مقعد اور بواسیر کو نقصان پہونچاتا ہی اور ان دونو فصلونمین مضرت اوسکی بیشتر ہوتی ہی اور وہ جگر کو بھی
مضر ہے اصلاح اوسکی اسطریق پر ہے کہ اوسکو مغسول کرین یعنی دہو وین اس طرح سے کہ حاصل کرین صبر یعنے
ایلوا ایک رطل بغدادی یعنی چونتیس ۳۴ تولہ اور کوٹین اور چھانین اور نگاہ رکھین اور طلب کرین افسنتین رومی
دس استار یعنی ساڑھے سولہ تولہ اور مصطگی اور عود بلسان اور حب بلسان اور سلیخہ اور دارچینی اور بالچھڑ اور
اسارون یعنی تگر ہر ایک ساڑھی دس ماشہ سبکو نیمکوفتہ کرکے دو من طبی یونے دو سیر پانی مین پکائین کہ آدہا رہجاے
صاف کرین اور دوائین ہاتھ سے ملین اور چھانین اور ایلوا پیسا ہوا قدری قدری اس پانی مین ڈالکر ہاتھ
سے ملین اور رہو وین کہ سب اوسمین مالیدہ ہوجاتے پھر اوسکو رہنی دیوین یہانتک کہ تہ مین بیٹھ جائے
پس اوس پانی کو جو اوسکے سر پر ہے پھینکدیوین اور ساڑھے دس ماشہ زعفران اوسمین ملاکر سکھائین
یہ صبر مغسول ہی اس صبر کو اگر تنہا کھائین روا ہے اور جو اور دوائونمین ملاوین روا ہے اور واسطے گرم مزاج
آدمی کے کاسنی کے پانی مین دہووین اور اوس پانی مین ملین اور رہنی دین کہ تہ نشین ہو جاے پانی
اوسکا دور کرکے دوسری مرتبہ پانی کاسنی کا تازہ ڈالین اور ملین اور دہووین اسیطرح تین مرتبہ کاسنی کا
پانی بدلین اور اوس مین جمع ہو کر پھر گلاب داخل کرین اور ملین اور دہوئین اور رکھدین کہ تہ نشین ہو جاے
اور سوکھ جاے ایسا صبر مغسول گرم مزاج والون کو نہایت موافق ہے اور قوت صبر مغسول کی جلد جاتی
رہتی ہی اور قوت دستونکی بھی ضعیف ہو جاتی ہے اور بغیر دہویا ہوا صبر دست بہت لاتا ہی اور معدہ اور دماغ کو

اسلیے پاک کرتاہی کہ معدہ مین بدیر رہتاہی اور قوت لطیف کنندہ اوسکی دماغ پر چڑہتی ہے اور خلطونکو لطیف کرتی ہی
اور اوتارتی ہے اور صبر معدہ کو پاک کرتاہی اور جب معدہ پاک ہوجاتاہی تو بخری بد معدہ سی دماغ پر نہین چڑہتی اسلیے
دماغ بھی پاک ہوجاتاہی اور بعض گروہ کہتاہی کہ سبب پاک کرنے صبر کا معدہ اور دماغ کو یہ ہی کہ معدہ کو ساتھہ
دماغ کے شرکت ہی بسبب اوس پٹھے کے جو معدہ سی دماغ پر آیا ہے چنانچہ پٹھونکی تشریح مین بیان کیا گیا ہے
صابون مخرجات بر ص سی ہے ورمونکو پکاتاہی اور ملایم کرتاہی اور قولنج کو کھولتا ہے اور خلط خام کو بستہ
نکالتاہی اور زخم اور عفونت پیدا کرتا ہے اور کھانا اوسکا مانع حمل ہے اور حمول اوسکا حیض جاری کرتا ہے
اور زندہ اور مردہ بچہ کو رحم سے نکالتا ہے اور حرف ضاد اور طا اور ظا اور عین مین کوئی دوائے مسہل
مشہو نہین ہے **حرف الغین غاریقون** ایک چیز ہے شبیہ بوسیدہ جڑکی کہ جوف سی بعض درختو
سالخوردہ اور بہت کہنہ کی نکلتی ہے نر اور مادہ ہوتی ہے لیکن قسم مادہ بہتر ہے اور نشان اوسکا یہ ہی کہ نرم
اور سفید ہوتی ہے کہ ہاتھہ مین جلد مالیدہ ہوجاتی ہے اور جو قسم اوسکی مائل بسرخی یا سیاہی ہے اور سخت
اور دشواری مالیدہ ہوتی ہے اور نہایت زبا نکاہی مزہ اوسکا اول شیرین گو نہ ہوتا ہے پھر تلخی معلوم ہوتی
ہی اور آخر مین تیزی کرتاہی اور اوسمین اندکے قبض بھی ہے گرم اور خشک ہی اور ایک گروہ لکھتاہی کہ گرم ہی پہلے
درجہ مین اور خشک ہی دوسرے درجہ مین اور جالینوس لکھتاہی کہ غاریقون تحلیل کرتا ہے اور خلطون غلیظ کو لطیف
کرتا ہے اور سدونکو جو جگر اور گردہ مین ہون کھولتاہی اور یرقان کو دور کرتا ہے اور دماغ کو پاک کرتا ہے
اور مرگی کے لیے سودمند ہی اور دیسقوریدوس کہتاہی کہ پھیپڑہ کے زخم اور تنگی سانس کے مرض کو ساتھہ شراب
انگوری شیرین مزہ کے نافع ہی مقدار خوراک غاریقون کیواسطے اس کام کے ایک درخمی یعنی ساڑہے چار ماشہ
اور واسطے ورم سپرز اور عرق النسا اور درد مفاصل کے تین ابولوس یعنی سوا دو ماشہ ساتھہ سکنجبین کے
مفید ہی اور غاریقون پٹھونکو پاک کرتا ہے اور جو کوئی آدمی کہ گھوڑے پر سے یا جای بلند سی گر پڑا ہوا وسکو نہایت
نافع ہی مقدار خوراک اوسکی واسطے اس کام کے تین قیراط ہے اور قیراط آٹھہ جو کا ہی اور جلاب مین استفراغ
غلیظ خلطونکا کرتاہی مانند سودا اور بلغم کے اور یہ بھی اسمین وصف ہی کہ اور دوائونکو قعر بدن مین پہونچا دیتاہی گویا
بدرقہ ہی واسطے اور دوائون مسہلہ کے اور حیض بستہ کو کھولتاہی اور مقدار خوراک اس امر کے لیے ایک درخمی
یعنے ساڑہے چار ماشہ ہی اور تپ و لرزہ اور سرد تپون اور لرزہ کو کہ بلغمی مزاجی سے پیدا ہوا اور پرانی تپون کو کہ
غلیظ خلطونسی ظاہر ہون دور کرتاہی اور مضرت زہرون کی باز رکھتاہی اور ساتھہ اونکی قوت کی مقابلہ کرتاہی
واسطے تپون کے قدر خوراک غاریقون کی پہلی نوبت سی ساڑہے چار ماشہ ہی شراب انگوری مین اور واسطے
دفع مضرت زہرون کے بھی اسیقدر اسی طور سی دیوین اور ضماد غاریقون کا بچھو کے کاٹے ہوئے کو نہایت

سود مند ہے دیسقوریدوس لکھتا ہے کہ غاریقون بقدر ایک درخمی یعنی ساڑھے چار ماشہ درد گردہ اور جگر اور رحم
اور تنگی پیشاب اور سب طرح کے ورمونکو جو اندر شکم کے ہوں مفید ہے اوسکو تنہا چبائین یا کھائین یا چابکر
نگل جائین درد معدہ اور کھٹی ڈکارون کو نافع ہوگی **حرف الفاء** **فرفیون** ایک گوند ہے قوت اوسکی
تین برس چار برس رہتی ہے اور جب وہ پرانا ہوجاتا ہے تو زردی سے سرخی کیطرف میلان رکھتا ہے اور
روغن مین بدشواری حل ہوتا ہے اور وہ گوند نیا اور تازہ برخلاف اسکے ہوتا ہے جالینوس لکھتا ہے کہ وہ
گوند لطیف کرنیوالا اور سوزانندہ ہے اور وہ ہینگ سے زیادہ گرم کرنیوالا ہے باوجودیکہ لکھا ہے کہ کوئی گوند ہینگ سے
زیادہ گرم کرنیوالا نہین ہے اور جو فرفیون کو پیسین اور روغن مین ملاکر مفلوج اور صاحب خدر کے اعضا پر
ملین بہت نافع ہوگا اور اگر اوسکو آنکھ مین لگائین پانی کو جدا کرتا ہے لیکن آنکھ کو سوزش دیتا ہے کہ تمام دن
جلن اوسکی آنکھ مین رہتی ہے اس سبب سے لازم ہے کہ اوسکو ساتھ شہد کے آنکھ مین کھینچین اور اگر مسہلہ دوا میں
فرفیون داخل کرین وہ دوائین جو گرم ہین بلغم کو بندگاہون اور پٹھون سے اوکھاڑتا ہے اسی وجہ سے فالج اور
لقوہ اور عرق النسا کو سودمند ہوتا ہے اور گردہ سرد کو گرم کرتا ہے اور قولنج سرد کو کھولتا ہے اور ایک گروہ
لکھتا ہے کہ جسوقت کہ کسی کو کوئی جانور زہردار کہ زہر جسکا سرد ہو کاٹے تو چاہیے کہ پوست اوسکے سر کا چھیلین اسطرح
کہ کھوپڑی اوسکی ظاہر ہوجائے اندر فرفیون اوس شگافتگی مین بھرکر سوزن سے سیدیوین مضرت اوس زہر کی
اوسکو ہرگز نہ پہونچیگی مقدار خوراک فرفیون کی چھ حبہ ایک دانگ تک ہے یعنی تین رتی سے ساڑھے چار رتی تک
زیادہ اس مقدار سے نکھانا چاہیے اسلیے کہ زیادتی اوسکی باعث صدمہ اور رنج کا ہے کرب اور غشی اور عرق سرد
لاتا ہے اور معدہ کو موںھ کو اذیت دیتا ہے اور فرفیون کو بہت نہ پیسنا چاہیے اور اصلاح اوسکی ببول کے گوند سے
ہوسکتی ہے اور گرم مزاج آدمی اور خون افزای کو قطعی نہ پینا چاہیے اور ساڑھے دس ماشہ زہر قاتل ہے تین دن کے
عرصہ مین معدہ اور آنتونمین زخم ڈالدیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے **فعیلاسوس** ایک دوا ہے کہ اوسکو عطینشا کہتے
ہین اور بعض طبیب کہتے ہین کہ وہ بخور مریم ہے حرف با مین ذکر اوسکا ہوچکا ہے **حرف القاف** **قنطوریون**
ایک گھاس ہے شاخ اوسکی مانند چھڑی کے ہوتی ہے اور مشابہ خس کے ہے پھول اوسکا سرمئی رنگ تخم اوسکا شبیہ
تخم قرطم کے ہوتا ہے جڑ اوسکی سرخ رنگ برنگ خون کے دو قسم ہے صغیر اور کبیر قسم صغیر کو قنطوریون دقیق بھی کہتے ہین
اور وہ کثیر الوجود ہے اور کبیر کو قنطوریون غلیظ کہتے ہین غلیظ قسم اوسکی بزرگ ہے مثل جاروب اور شاخین اوسکی سفید
اور زرد ہوتی ہین اور سر شاخ کا سبز ہوتا ہے اور قسم دقیق مانند پودینہ جنگلی اور ہوفاریقون کے ہے برگ اوسکا
برگ سداب سے بہت مشابہ ہے گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ مین جالینوس لکھتا ہے کہ قنطوریون غلیظ کی جڑ مین
مزہ طرح طرح کے ہین اسی سبب سے فعل بھی وہ طرح طرح کے کرتی ہے تیز ہے اور قابض اور شیرینی کم رکھتی ہے پس

بقوت تیزی کے حیض کو کھولتی ہے اور بچہ کو قتل کرتی ہے اور رحم سے گرا دیتی ہے اور بسبب قوت قبض کے جراحتونکو
درست کرتی ہے اور گلو سے خون بہنے کو باز رکھتی ہے اور بسبب ان دونون قوتون کی سستی اور کوفتگی پٹھون کو
نافع ہوتی ہے اور تنگی سانس اور رسولی پرانی کو مفید ہے اسلیے کہ ان بیماریونمین دو کامون کی احتیاج ہے ایک
وہ چیز جو کہ خلطونکو اعضا سے نکالے اور دوسری وہ چیز کہ اعضا کو قوی کرے اور باہر لانا خلطونکا تیزی کی قوت سے
ہوتا ہے اور عضو کا قوی کرنا قبض کی قوت سے ہے اور منفعت تیز دوا کی اوسوقت ظاہر ہوتی ہے کہ تیزی اوسکی
خالص نہووے کیونکہ اگر تیزی خالص ہوگی تو تمامہ مضرت ہوگی پس دوای تیز ایسی چاہیے کہ کچھہ شیرینی بھی تیزی کے
ساتھہ اوسکی مزہ مین ہو تا کہ شیرینی اوسکی تیزی کو نرم کرے اور معتدل کرے اسلیے کہ شیرینی معتدل ہے اور تلخی تیزی کی قوت کو
اندر کے پھیر دیتی ہے اور اس دوا مین تلخی شیرینی بھی ہے اور قبض ہے اور تیزی ہے اسوجہ سے منفعتین اس دوا کی بہت
ہین اور طبیعت اوسکی گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ مین اوسکو اگر تر کوٹین اور پانی اوسکا حاصل کرین اور سایہ مین
نزدیک سورج کے رکھین کہ خشک ہوجاوے اوسکو رسوت کی عوض کام مین لاتے ہین اور لیکن قنطوریون دقیق
منفعت اوسکی شاخ اور برگ اور شگوفہ مین ہے اور اوسکی جڑ مین کچھہ منفعت نہین ہے تلخی اوسمین زیادہ ہے اس سبب سے
خشک کنندہ ہے اوسکو اگر تر کوٹین اور نئے اور پرانے زخمونپر رکھین جلد گوشت جمادیگی اور جو اوسکو خشک کوٹین اور خشک
کرنیوالی مرہمون مین کام مین لائین تو ناصورکو اور اون زخمونکو جو گوشت کے اندر بیٹھے ہون نافع ہوتی ہے اور اون
موادونکو کہ ایک عضو سے آتا ہے باز رکھتی ہے دیسقوریدوس لکھتا ہے کہ قنطوریون پارہ ہای گوشت کو فراہم کرتی ہے
جالینوس کہتا ہے کہ بہترین دواؤن کی ان منفعتونمین جو مذکور ہوچکین وہ دوا ہے کہ جسمین خشکی اور قبض ہے اور سوزانی
نہین ہے اور اس سبب سے کہ قنطوریون اور اوسکی عصارہ مین یہ قوتین موجود ہین منفعتین اوس سے حاصل ہوتی
ہین دیسقوریدوس لکھتا ہے کہ عصارہ اوسکا شہد مین ملا کر آنکھہ مین کھینچنا تاریکی چشم کو جلا بخشتا ہے اور اوس سپیدی کو
جو آنکھہ مین قرحہ کے سبب سے ظاہر ہوا ہو زائل کرتا ہے اور اگر اوسکے عصارہ سے حمول کیا جاوے تو حیض بستہ کھل جائیگا
اور اسقاط حمل ہوجائیگا کھانا اوسکا پٹھون کے لیے بہتر ہے اور حقنہ اوسکا عرق النسا اور پٹھون کی کوفتگی کو سودمند ہے
اور بعض طبیبون نے لکھا ہے کہ خاکستر اوسکی ساتھہ پانی کے حقنہ کرین عرق النسا کو نافع ہوگی اور ابن ماسویہ کہتا ہے
کہ قنطوریون بلغم لزج کو دستون کی راہ نکالتی ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ سات ماشہ قنطوریون شراب انگوری میز
ذات الجنب کو کہ سردی سے ہو مفید ہے اور گلو کے خون بہنے کو باز رکھتی ہے اور جالینوس وغیرہ لکھتے ہین کہ کھانا اور
ضماد کرنا اوسکا جگر کے سدہ کو اور تلی کی سختی کو دور کرتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ قنطوریون قولنج کو کھولتی ہے
اور بمقدار سات ماشہ پیچیدگی شکم اور درد رحم کو نافع ہے اور درد جگر کو مفید ہے **قثاء الحمار** لغت عربی ہے فارسی
اوسکی خیار خر ہے اور جو آدمی اوسکو کریلای ہندی جانتے ہین محض توہم ہے اسواسطے کہ قثاء الحمار مسہلہ دواؤن سے ہے

اور نام اوسکا عربی مین علقم بھی ہے اور وہ ایک گھاس مشہور ہے جڑ اوسکی اور عصارہ یعنی افشردہ اوسکا کام مین آتا ہے اور آخر فصل تابستان مین وہ گھاس نشو و نما پاتی ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ قوت اوسکی جڑ اور اوسکے برگ کا عصارہ یعنی افشردہ کی ایک ہے گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ مین تحلیل کرنیوالا اور جلا کرنیوالا عصارہ اوسکا اور طریق اوسکی جڑ سے افشردہ نکالنے کا یہ ہے کہ جڑ اوسکی کوٹین اور پانی اوسکا نچوڑکر حاصل کرین اور صاف کرکے اور خاکستر گرم پر قوام دیوین اور سایہ مین سکھائین اور اوسکے میوہ سے بھی اسی طریق سے افشردہ حاصل کرتے ہین اور افشردہ اوسکا سبک اور سفید اور چکنا ہوتا ہے یکسالہ بہتر ہے دیسقوریدوس لکھتا ہے کہ افشردہ اوسکا کان مین ٹپکانا کان کے درد کو دور کرتا ہے اور جو اوسکو روغن تازہ مین حل کرین اور ناک مین ٹپکائین تو پرانے درد شقیقہ اور سب قسم کے پرانے درد سر کو نافع ہوتا ہے اور یرقان العین یعنی آنکھ کی زردی کو جو بسبب مرض یرقان کے ہو دور کرتا ہے اور دماغ سے مواد کو کھینچتا ہے اور جو اوسکو روغن زیتون یا گائے کے پتہ مین ملا کر تالو اور زبان کی جڑ پر ملین خناق بلغمی کو دفع کردیگا اور اگر اوسکی جڑ کو سرکہ مین پکائین اور نقرس پر ضماد کرین سودمند ہوگی اور جو اوس سرکہ سے کلیان کرین دانتون کے درد کو مفید ہوگا اور مقدار دوا ابولو ونیم یا چار اکسونافی پوست اوسکی سے آب زرد کا مسہل ہے اور صاحب استسقا کو مفید اور بے مضرت ہے اسلیئے کہ معدہ کو نقصان نہین دیتا ہے اور معلوم کرین کہ طب کی کتابون مین بعض کلمات ایسے ہین کہ علما نے اونکا ترجمہ نہین کیا ہے اور بدستور یونانی زبان مین تلفظ مین آتے ہین اور اکثر نام دواؤن کے اور اونکے وزن بھی ایسے ہین کہ اونکو بدون ترجمہ کے بدستور چھوڑ دیا ہے اور متاخرین نے بھی پیروی متقدمین کی کی ہے یعنی اونھون نے بھی زبان یونانی مین اون اسما کو اور اوزان ادویہ کو بدستور لکھا ہے اور کچھہ توجہ ترجمہ کیطرف نہین فرمائی ہے یہ کلمہ دوا ابولو ونیم اور اکسونافی منجملہ اونہین کلمات کے ہے پس جاننا چاہیے کہ ایک ابولو وزن تین قیراط کا ہے اور ہر قیراط چار جو کا ہوتا ہے اور دو ابولو ونیم سات قیراط اور دو جو کا تصور کرین اور بوزن مکہ اڑہائی دانگ کا وزن ہے بسنگ سیم اور اکسونافی پیمانہ بھی ہے اور وزن بھی ہے لیکن جو پیمانہ ہے وہ اٹھارہ درم ہے اور جو وزن ہے آٹھہ قیراط ہے اور نوین کتاب کے آخر مین تذکرہ ان سب امور کا بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے اور اگر نیم رطل بغدادی اوسکی جڑ سے پیسین اور مقدار دو قسط شراب انگوری مین ملا کر ہر روز ساڑھے چار اوقیہ دیوین تو ورم استسقا کو دور کردیگی اور اوقیہ بوزن مکہ بسنگ زر ساڑھے سات مثقال ہے اور بسنگ سیم قریب دس درم اور چار دانگ کے ہے اور ایک گروہ لکھتا ہے کہ اوقیہ بارہ درم کا ہوتا ہے اور درم ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے تو اس حساب سے وزن اوقیہ کا ساڑھے تین تولہ تصور کرین اور بحساب بعضے تین تولہ سے اور بحساب بعضے تین تولہ سے کم ہے اور بعض طبیب لکھتے ہین کہ عصارہ اوسکا دستون کے ذریعہ سے اور نیز قے کی راہ سے بلغم کو پاک کرتا ہے اور اکثر دستون اور قے مین خون بھی لاتا ہے اور تنقیہ اوسکی عصارہ سے تنگی سانس کو بہت نافع ہے

اور اصلاح اوسکی یہ ہی کہ اوسکو دو چند نمک مین ملائین اور گولیان بنائین اور اوسکی اوپر گھونٹ گھونٹ گرم
پانی پئین محمد زکریا کہتے ہین کہ اگر کوئی چاہی کہ اس عصارہ سی قے کری تو کسی قدر عصارہ مذکور نمک کے پانی مین
داخل کری اور ساتھ پر مرغ کے زبان کی جڑ اور حوالی زبان کو اس نمک کی پانی سی آلودہ کری اور جس کسیکو
قی دشواری سے ہوتی ہو تو چاہیی کہ اس عصارہ کو روغن زیتون یا روغن سوسن مین حل کرین اور بدستور کام
مین لائین اور جو آدمی کہ اس سی قے کریگا اوسکو سونا نچاہیی جب تک کہ فارغ نہو لیوی اور جو یہ دوا قے مین
بہت افراط کری تو لازم ہے کہ شراب انگوری ساتھہ روغن زیتون تازہ یا روغن کنجد تازہ کی دیوین اوسوقت
قی تھم جائیگی اور ہر طرحسی آسایش حاصل ہوگی اور اگر تکلیف اوسکی ہنوز باقی رہی تو پست جو آب سرد اور سرکہ
مین دیوین اور قابض میوجات کھائین یہانتک کہ تسکین حاصل ہو اور ایک گروہ لکھتا ہی کہ عصارہ اوسکا
حیض کو جاری کرتا ہی اور بچہ کو رحم مین قتل کرتا ہی اور جو اوسکو حقنہ مین استعمال کرین بلغم خام کو بخوبی نکالیگا
اور اکثر اوقات افراط بھی کرتا ہی اور خون کو جسم سی نکالتا ہی قرطم فارسی مین خسکدانہ اور ہندی مین کرکتی مین
اور فارسی مین کاکیان بھی مشہور ہی اور ایک گروہ اوسکو معصفر کہتا ہی اور اوسکی دو قسمین ہین باغی اور جنگلی جنگلی
گرم ہے پہلی درجہ مین اور خشک ہی تیسری درجہ مین اور باغی گرم ہے پہلی درجہ مین اور خشک ہی دوسری درجہ مین خاصیت
اوسکی یہ ہی کہ اوسکو جسوقت کوٹکر تازہ دودہ مین ڈالتے ہین تو شیر تازہ فوراً بستہ ہوجاتا ہی اور شیر بستہ کو کھولتا ہی اور
پانی اوس شیر کا کہ جو اوس سے بستہ ہوتا ہی اسہال یعنی دست بخوبی لاتا ہی ابن ماسویہ لکھتا ہی کہ قرطم کیموس
سوختہ کو جسم سی نکالتا ہی اور دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ جو مغز اوسکی بیجون کا کوٹکر شہد کے پانی یا شوربا ہی مرغ مین تناول
کرین دست بخوبی جاری ہونگی مگر معدہ کیواسطے بد ہی اور مغز تخم قرطم ایک قسط اور قسط زبان یونانی مین ایک رطل
بغدادی ہی اور بادام تلخ ساڑہی چار اوقیہ اور انیسون نطرون ہر ایک دو درخمی اور درخمی ساڑہی چار ماشہ کا ہوتا ہے
اور انجیر خشک تین عدد سبکو کوٹین اور شہد مین گوندہین اور چند کوزی تناول کرین اسہال یعنی دست خاطر خواہ
جاری ہونگی اور کوزی نزدیک گروہ اہل یونان کے نو درم سنگ ہی اور ایک گروہ کے نزدیک چھہ درم سنگ ہے
اور اگر مغز تخم قرطم کا ساتھہ مغز بادام اور رانداکے انیسون کے کوٹین اور اوس سی ناطف کرین شہد مین اور طعام سے
پہلے مقدار بارہ درم یعنی ساڑہی تین تولہ کھائین طبع کو نرم کریگا اور چھہ تولہ تک اوسکی کھانے کی اجازت ہی اور
اگر مغز اوسکی تخم کا کہ ہنوز تازہ ہو کوٹین اور بقدر تین تولہ گرم پانی کے ساتھہ کھائین دست جاری کریگا اور
قولنجی کو نفع بخشیگا اور ماسرجویہ لکھتا ہی کہ طبع کو نرم کرتا ہے اور ریاح کو توڑتا ہی اور منی کو بڑہاتا ہی دیسقوریدوس
کہتا ہی کہ اگر قرطم جنگلی اور تخم اوسکے دونون ساتھہ قدری کالی مرچ کے کوٹین اور شراب انگوری مین تناول کرین
بچھو کو زخم کے درد کو تسکین ہوگی اور ایک گروہ نے لکھا ہی کہ تخم قرطم جنگلی کو اگر بچھو کا کاٹا ہوا اپنی موںہہ مین لیوے

درد کو فوراً تسکین ہوگی اور جسوقت موںھہ سی باہر نکالیگا درد پھر عود کریگا **قنبیل** تخم مشہور ہی مانند ریگ
سرخ کی ہندی مین اوسکو کمیلہ کہتے ہین گرم اور خشک ہی دوسری درجہ مین کیڑون اور کدو دانون اور دراز کیڑون کو
شکم کے اندر ہون قتل کرتا ہی اور دستون کے ذریعہ سی باہر نکالتا ہی **قاقلی** ایک گھاس ہی مانند اشنان کے
گرم ہے پہلی درجہ مین اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ گرمی مین معتدل ہی اور اوسمین کیفیت خشکی کی ہی اور اوسکے
قبض بھی کہتے ہی مستسقی یعنی صاحب استسقا اور گرم مزاج والیکو نافع ہی اور پانی کو دستون کی راہ اور ادرار کی ذریعہ سے
باہر نکالتا ہی مقدار خوراک پانی اوسکے ناجوشیدہ تین رطل بغدادی ہے ساتھ تین تولہ شکر سفید یا سرخ کے

حرف الکاف **کماشیر** گوند ایک درخت کا ہی احوال اوسکا مانند احوال جاوشیر کے ہی اور [illegible]
قوی زیادہ ہی گرم اور خشک ہی چوتھی درجہ مین مسہل زرداب ہی اور استسقائے لحمی اور زقی کو نفع کرتا ہی اور [illegible]
اوسمین کو جاری کرتا ہے اور بچہ کو رحم سے نکالتا ہی **کرم دانہ** ذکر کیا گیا ہی کہ وہ رحم کو گرم کرتا ہی اور [illegible] کو
جاری کرتا ہی اور سدے لاتا ہی اور بدن کو آب زرد سی پاک کرتا ہے **حرف اللام** **لاجورد** وہ ایک پتھر ہے کہ
[illegible] سے لاتے ہین گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہی تیسرے درجہ مین [illegible]
خلط نکالتا ہی کدورت سی اور اوسمین قوت قبض کی ہی اور اوسکی سوختہ [illegible] اور رحم [illegible] والا ہے پلک اور آنکھ [illegible]
نافع ہی اسلیے کہ خاصیت اوسمین یہ ہی کہ بد خلطون کو جسم سی پاک کرتا ہے اور کھانا اور حمول کرنا اوسکا حیض بستہ
کو کھولتا ہی اور غلیظ خلطونکو ساتھ خون کی ملی ہوتی ہون دستون کے ذریعہ سی بدن سے پاک کرتا ہی اور درد
گردہ کو نافع ہی مقدار خوراک اوسکی ساتھ اور دواؤن کے پونے دو ماشہ سی ساڑھے سات ماشہ تک ہے

لبلاب فارسی مین اوسکو عشقہ کہتے ہین ایک گھاس ہی مشہور اور معتدل اور اوسکے خشکی اور گرمی کیطرف
میلان رکھتی ہے ایک گروہ لکھتا ہی کہ وہ گرم اور تر ہی اور اوسمین کچھ لزوجت بھی ہے جالینوس کہتا ہی
کہ لبلاب گرم ہے پہلی درجہ کے اوسط مین اور خشک ہی پہلے درجہ کی اول مین اور اوسمین تیزی اور غضوضت
بھی ہے خاصیت اوسکی یہ ہی کہ صفرای سوختہ کو دستون کی راہ بدن سی پاک کرتا ہے اور نیز جالینوس لکھتا ہی
کہ لبلاب بزرگ کہ اوسکو حبل المساکین کہتے ہین یعنی رسن درویشان مرکب ہی گوہر زمینی قابض اور گوہر آبی نرم
اور گوہر آتشی تیز ہے پس جسوقت کہ یہ لبلاب خشک ہوجاتا ہی تو گوہر پانی کا اوسمین سی جدا ہوجاتا ہی اگر برگ
لبلاب کو شراب مین پکاتین اور سر جراحات پر رکھین بہت جلد درست کردیگا اور جھاوسکو کوٹین اور اوس سے
اور موم اور روغن گل سی ضماد تیار کرین اور سوختگی آتش پر رکھین نفع دیگا اور اگر پانی اوسکا ساتھ روغن گل
کی کان مین ٹپکاتین کان کے درد کو کہ گرمی سے ہو مفید ہوگا اور برگ اوسکا سرکہ مین پکا کر ضماد کرنا تلی کے
ورم کو نافع ہی اور پانی نچوڑا ہوا اوسکی پتونکا صاحب استسقا کو پانی سی پاک کرتا ہے [illegible] اور اگر پانی اوسکا پکا [illegible]

دست کم لاویگا لیکن سدہ کھولنی مین قوی زیادہ ہوگا اور اگر پانی اوسکا خام نوش کرین دست بہت لاویگا اور سدہ
کھولنی مین ضعیف ہوگا مقدار خوراک اوسکی ایک رطل بغدادی سے نیم رطل تک ساتھ چھہ تولہ شکر سفید یا سرخ کی لیکن شکر سرخ
دستونکو مدد دیتی ہی اور اگر ساڑھی چار تولہ آملتاس اوسکی پانی مین حل کرین قولنج گرم کو کھولدیگا اور ان ورمونکو جو حشا مین
ہون اور جگر گرم کو سودمند ہوگا اور جو اوسکو ساتھہ تربد کی مرکب کرین یعنی اگر نسوت اوسمین داخل کرین تو قولنج بلغمی کو دفع کریگا
ارنیاسوس لکھتا ہی کہ افشردہ لبلاب بزرگ کا ناک مین ٹپکائین دماغ کو پاک کرتا ہی اور اوس مواد کو جو کان کیطرف آتا ہی پھیر دیتا ہی اور
پرانی درد سر کو دور کرتا ہی اور بعض گروہ کہتا ہی کہ سینہ اور پھیپڑہ کو پاک کرتا ہی جالینوس لکھتا ہی کہ شگوفہ اوسکا اوس سے قوی زیادہ ہے اگر اوسکی
شگوفہ کو پیسین اور ساتھہ موم روغن کے طلا کرین سوختگی آتش کے لیے بہترین دواؤن کا ہے جوزی لکھتا ہی کہ
لبلاب سرد اور تر ہی اور صاحب تپ گرم کو نافع ہے جالینوس کہتا ہی کہ شیر لبلاب بزرگ کا سپش یعنی جون کو
مارتا ہی اور بالون کو مونڈتا ہے اسلیے کہ اوسمین قوت سوزانندہ ہی **حرف المیم** **ماذریون** برگ ایک درخت کا
ہی بشر دار بقدر درخت سماق کے دو قسم ہے ایک بزرگ برگ دوسری خورد برگ لیکن جو قسم بزرگ برگ ہی وہ
دقیق ہی اور جو خورد برگ ہی غلیظ زیادہ ہی اور ایک قسم اور ہی کہ مائل لبیاہی ہے وہ زہر قاتل ہے بہتر سب قسمونکی
وہ قسم ہے کہ برگ اوسکا مانند برگ زیتون کے ہوتا ہے اور لطیف زیادہ ہے اور جو قسم کہ برگ
اوسکا نہایت چھوٹا ہے وہ بھی بد ہی اور یہ بھی معلوم کرین کہ درخت بزرگ برگ کا اور ہے اور درخت برگ
خورد کا اور ہی اور بعض گروہ نے جو توہم کیا ہی کہ دونون ایک درخت سی ہین گمان اونکا غلط محض ہے گرم اور
خشک ہی چوتھی درجہ مین تیز ہے اور پاک کرنیوالا دیسقوریدوس کہتا ہی کہ اگر برگ ماذریون کو کوٹین اور شہد کیساتھ
ریشہای بد پر طلا کرین بخوبی نافع ہوگا اور اگر اوسکو ساتھہ گندہک کی ملائین اور چھائی اور چھیپ اور برص پر طلا
کرین مفید ہوگا اور جو کالی مرچ اور موم کے ساتھہ کوٹین اور درد مند دانتون پر رکھین نافع ہوگا اور اگر اوسکو
سرکہ مین پکائین اور سرکہ کو گرم موتھہ مین لیکر کلی کرین یا ساتھہ خلال کے درد مند دانتون پر ٹپکائین درد کو
دفع کردیگا اور کھانا اوسکا خلطون بلغمی اور سوداوی کو بدن سی نکالتا ہے اور استسقا کی پانی کو خارج کرتا ہی اور
بدون اصلاح کے افراط کرتا ہی اور کرب پیدا کرتا ہے اور آنتون کو چھیلتا ہی اور اکثر اوقات قی بھی لاتا ہی اور
بوڑہون اور مرطوب آدمیون کو موافق ہے اور آدمی جوان اور گرم مزاج کو کھلانا چاہیے اور اصلاح اوسکی اسطرح کی
کہ اوسکو تین روز تک سرکہ مین تر کرین دو دن اور وہ سرکہ دور کرین پھر دوسری مرتبہ سرکہ تازہ ڈالین اور وہ بھی
نکالڈالین اور پانی خالص سی دہووین تین بار اور سایہ مین خشک کرین پھر کوٹین اور سخت نرم کرین یا اور
جو کچھہ تربد یعنی نسوت مین بیان کیا گیا ہی اسجگہہ بھی عمل مین لائین پھر روغن بادام مین چرب کرین یا روغن بنفشہ
مین اور ساتھہ اور دواؤن کے ملائین مقدار خوراک اوسکی صلاح کی گئی سے ایک ماشہ تین چاول ہے

یوفے دو ماشہ تک اور اہل تنعم کو تدینا چاہیے اور بجز قوی آدمی اور کام باشقت کرنیوالے کی مدیوین اور فصل
بہار اور فصل خزان مین استعمال اوسکا لازم ہے اور بعض گروہ نے کہا ہے کہ دو تولہ دس ماشہ برگ مازریون
ڈیڑھ پاو کم تین سیر پانی مین پکائین کہ آدہ پاو کم سیر رہ جائے ہاتھہ سے ملین اور دو تولہ دس ماشہ روغن بادام
اوس پانی مین شامل کرین اور آگ نرم پر جوش دین کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہے یہ تدبیر اوسکے
اصلاح کی ہے اور بی مضرت ہے اور جس دوا کو کہ اوسکے ساتھہ استعمال کرنا چاہین اس روغن مین چرب کرین اور
بعض طبیب لکھتے ہین کہ یوفے دو تولہ اصلاح کیے گئے برگ مازریون سے لیکر پچاس تولہ پانی مین پکائین کہ نصف
باقی رہے صاف کرین اور پانی اوسکا پلاوین کہ دو وانون کو پاک کردیگا اور لوزن سات ماشہ زہر ہے جگر کی
رطوبت کو خشک کرتا ہے **ماہو دانہ** ایک گھاس ہے شیردار اوسکو اہل مشرق حب الملوک کہتے ہین غیر
حب السلاطین ہے جو موسوم بہ دند ہے یعنی جمالگوٹہ سے یہ غیر ہے برگ اوسکا ماہی خورد سے مشابہ ہے اور ماہو دانہ
اسم فارسی ہے بمعنی قائم بالذات یعنی دستونکی جاری کرنے مین تنہا بدون مدد دواے دیگر کے کافی ہے اور برگ
اوسکا درازی مین ایک انگشت ہوتا ہے اور پھول اوسکا زرد اور پھل اوسکا غلافی مخروط شبیہ بخیار کبیر ہوتا ہے
اور اوسکے جوف مین تین دانہ متفرق نکلتے ہین اور ہر ایک دانہ غلاف علیحدہ مین ہوتا ہے گرم اور خشک ہے
تیسری درجہ مین جالینوس لکھتا ہے کہ ایک گروہ کا مقولہ ہے کہ حب الملوک منجملہ یتوعات کی ہے اسوجہ سے کہ اوسمین
شیر ہے اور اسہال اوسکا مانند جمالگوٹہ کی دستون کے ہین دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اگر سات دانہ یا آٹھہ دانہ
اوسمین سے چبائین اور آدہے آدہے چباکر نگلجائین اور اوپر سے ٹھنڈا پانی پیئین تو بلغم کو دفع کرینگے اور آب زرد
بدن سے خارج کرینگے اور پھر لکھتا ہے کہ شیر اوسکا بھی دست لاتا ہے مانند دستون شیر یتوعات کی اور اگر برگ
ماہو دانہ کو مرغ خانگی کے ساتھہ شوربا پکائین اور وہ شوربا کھلائین تو دست بخوبی جاری ہونگے اور اگر اوسکو
ساگ بتھوا یا ساگ پالک کے ساتھہ مرغ خانگی مین ملاکر پکائین اور شوربا اوسکا کھلائین قولنج فوراً کھولدیگا
مقدار خوراک کامل اوسکی پندرہ دانہ سے بیس دانہ تک ہین استفراغ اوسکا جوڑون کے درد دن اور
نقرس اور عرق النسا اور استسقا کو سودمند ہے اور قے لاتا ہے مگر معدہ کے لیے بہتر نہین ہے لیکن اگر مقدار
ایک خوراک اوس سے ساتھہ ہموزن اوسکے گلاب کے پھول سرخ اور مصطگی کے کوٹین اور ساتھہ ہموزن تینون
دوائون کے شکر اوسمین گوندہین اور تناول کرین تو البتہ مضرت اوسکی معدہ سے علیحدہ ہیگی او محمد زکریا کہتا ہے کہ جبکہ
کسی کا معدہ ضعیف ہو اوسکو مغز دانہ اوسکا درست نگلجانا چاہیے اور چبانا نچاہیے **ماہی زہرہ** پوست ایک
گھاس شیردار کا ہے شبرم کی شکل اور پھول اوسکا زرد ہوتا ہے جسوقت اوسکو ٹکرا اوس پانی مین کہ
جسمین مچھلیان ہون ڈالین مچھلیان بیحس ہو کر پانی کے اوپر آوینگی اور مرجاینگی طبیعت اوسکی

[illegible] گرم اور خشک ہے [illegible] قوی ہے واسطے اقسام بلغم کے اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور نقرس اور
عرق النسا اور جوڑون کے سب طرح کے دردون کو نافع ہے اسوجہ سے کہ غلیظ خلطونکو بدن سے نکالتی ہے اور واسطے
سرد مزاج اور رطوب اور بلغمی کے نافع ہے آنتون کو مضر ہے مصلح اوسکا کتیرا اور نشاستہ اور انیسون اور یا روغن
بادام مین چرب کرنا مقدار خوراک جرم اوسکی ساتھہ شکر کے ساڑھے چار ماشہ تک اور جوشاندہ مین ساڑھے دس ماشہ تک واسطے استسقا اور
تحلیل ورمون بلغمی اور ریحی کے

حرف النون

نمک گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ مین اور جو نمک
کہ بہت تلخ ہوتا ہے مزاج اوسکا گرم زیادہ ہوتا ہے یونس لکھتا ہے کہ [illegible] خشکی اور قبض بھی ہے اسوجہ سے
تری غریب کو نیست و نابود کرتا ہے اور بدن کو بقوت قبض نگاہ رکھتا ہے [illegible] سودا اسیوجہ سے
پوسیدہ نہین ہوتا ہے دیسقوریدوس لکھتا ہے کہ اگر نمک کو ساتھہ [illegible] کے ضماد کرین دملونکو
پکا دیتا ہے اور تحلیل کرتا ہے اور ساتھہ پودینہ پہاڑی [illegible] اگر ضماد کرین [illegible] بلغمی کو [illegible] خاصۃً اس
ورم کو کہ کان کی [illegible] مین ہو اور بعضی کتابون مین [illegible] شراب [illegible] اور بعض مین شہد [illegible] ہے
اور جو نمک کو [illegible] سکنجبین کے کھاتین مضرت افیون اور [illegible] کی [illegible] بچھو کے
زخم پر ضماد کرین اور ساتھہ پودینہ پہاڑی اور زوفا اور شہد کے [illegible] پر طلا کرین [illegible] اور قطران
اور شہد کا اوس سانپ کے کاٹے ہوئے پر جسکو حیۃ المقرنہ کہتے ہین لگائین اور ساتھہ سرکہ اور شہد کا اوس [illegible] کے
کاٹے پر کہ جسکو چہل وچہار پا کہتے ہین ضماد کرین تو نہایت نافع ہوگا اور روغن زیتون مین طلا کرنا ماندگی کو دور
کرتا ہے اور سرکہ اور روغن زیتون مین آگ کے سامنے طلا کرین خارش کو دفع کرتا ہے خاصۃً خارش بلغمی کو کہ بلغم شور
سے پیدا ہوئی ہو اور ساتھہ سرکہ اور شہد اور روغن زیتون کے تالو اور حوالی زبان پر طلا کرین خناق کو دفع کریگا
اور ساتھہ شہد کے زبان کی جڑ کے ورم اور ملازہ یعنی کوے کے ورم پر ملنا نافع ہے اور اگر نمک کو پانی مین خوب جوش
دیوین اور پانی اوسکا بجائے آب دریا استعمال کرین تو اعضا کو بہت قوت دیگا اور سب انواع نمک خاصۃً
اندرانی دانتون کی جڑون کو سخت کرتے ہین اور جو اوسکو ساتھہ روغن زیتون کے ضماد کرین اوس نیلگونی کو
جو حلقہ چشم پر کسی زخم وغیرہ سے عارض ہو دفع کرتا ہے اور مقدار معتدل چہرہ کی رنگ کو نیک کرتا ہے اور دفع
کرنے پر مدد دیتا ہے خاصۃً نمک نفطی اور درد معدہ سرد کو نہایت نافع ہے اور ثقل طعام کو بخوبی دفع کرتا ہے
اور نمک نفطی بلغم عفن اور سودا کو دستون کی ذریعہ سے بدن سے خارج کرتا ہے اور نمک تلخ بھی سوداوی دست
لاتا ہے اور اندرانی نمک بلغم خام اور سودا کو دفع کرتا ہے اور سب طرح کے نمک مسہلہ دواؤن کے مددگار ہین دفع
کرنے مین رطوبتون لزج اور سودا کے اور دواؤن کو [illegible] معدہ سے اوتار لاتے ہین اور جلد دفع کرتی ہین

نحاس محرق روی سوختہ ہے اور دو تابہ جلا ہوا ہے اور اوسمین قبض اور تیزی ہے زخمون بد کو پھیلنے نہین دیتا

اور زائد گوشت کو کھاتا ہی اور رومی سوختہ مغسول یعنی تانبہ جلا ہوا اور دھویا ہوا زخمون کو جماتا ہی اور آنکھ کی
دواؤن مین بہت مستعمل ہے بینائی کو قوت دیتا ہی اور مسہل دواؤن کے استعمال آب کرتا ہے اور تالو پر اگر
ملین قے لائیگا اور پونے سات ماشہ پانی کو پاک کرتا ہے پنج حرف الواو ورد گلاب کے پھول تازہ
بقدر تین تولہ دست لاتی ہین اور گلاب کی پھول خشک دست نہین لاتے ہین لیکن معدہ کو قوت
دیتی ہین اور مسہل دواؤن کی مضرت کو معدہ اور جگر سے باز رکھتی ہین حرف الہاء ہلیلہ زرد ہے
اور سیاہ ہی اور کابلی لیکن زرد غورہ ہی اور کابلی پختہ ہی اور سیاہ تمام رسیدہ ہی اور وہ ہلیلہ زرد جو چین سے
لاتے ہین باریک اور سبک ہوتی ہی بہتر قسم اوسکی یہ ہی کہ بہت فربہ ہو اور زرد اور کچھہ سبزی مائل اور سخت ہو
اور کابلی وہ بہتر ہے جو بہت سنگین ہوتی ہے اور تہ مین پانی کے بیٹھتی ہے اور اندکے میلان سرخی کیطرف
رکھتی ہی اور ہلیلہ زرد چینی وہ بہتر ہوتی ہے کہ جو مانند منقار مرغ کے خم رکھتی ہووی اور ہلیلجات سب سرد ہین پہلے
درجہ مین اور خشک ہین دوسرے درجہ مین بعضے کہتے ہین کہ ہلیلہ زرد گرم زیادہ سیاہ سے ہے اور ہلیلہ کو ہندی مین ہڑ
کہتے ہین پس معلوم کرین کہ سب ہڑین صفرا کو توڑتی ہین اور جذام کو نافع ہین لیکن زرد ہڑ صفراوی دست لاتی ہی
ساتھہ قدرے بلغم رقیق کے اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور آنکھ کی دواؤن مین کام آتی ہے اور استرخای چشم کو
نافع ہی اور کالی ہڑ خفقان کو مفید ہی اور سوداوی دست لاتی ہے اور استفراغ سودا کا بدن سے بخوبی کرتی ہی
اور صاحب طحال اور صاحب بواسیر کو نافع ہی اور کابلی ہڑ سودا اور بلغم دونون کا تنقیہ کرتی ہی مگر کچھہ مثلی
پیدا کرتی ہی اور معدہ کی تری کو جذب کرتی ہے اس سبب سے استسقا کو بہت مفید ہی اور خواص اور افعال
ہلیلہ چینی کے سب باتون مین ضعیف ہین اور بعض طبیبون نے لکھا ہی کہ کابلی ہڑ پرانی تپونکو دور کرتی ہی اور حافظے
اور عقل اور حواسونکو نہایت نفع دیتی ہے اور صاحب درد سر اور قولنجی کو مفید ہی اور قدر خوراک کابلی ہڑ کے
جوشاندہ مین ساڑھے سترہ ماشہ سے ساڑھے تین تولہ تک ہی اور کوفتہ سات ماشہ ہی حرف الیاء یتوع
اسم جنس گھاس شیردار کا ہی کہ شیر جسکا گرم اور تیز مسہل اور محرق یعنی جلانیوالا ہوتا ہے اور وہ گھاسین
سات ہین عشر شبرم لاغیہ عرطنیثا ماہودانہ مازریون بنطافلن کہ اوسکو پنج برگ بھی کہتے ہین اور یہ ساتون
بد ہین اور تناول کرنا اونکا موجب خطر ہے بلکہ یہ سب زہر قاتل ہین اور سوای ان ساتون گھاسون کے
اور بھی ہین کہ اونمین بھی شیر تیز ہے اور اونکو بھی یتوع ہی تصور کرتے ہین ایک اونمین سے اذان الفار ہے دوسرے
لبلاب بزرگ تیسری خرفہ بیابانی چوتھی ایک گھاس ہی کہ اوسکو مشمش کہتے ہین مانند خرفہ کی ہوتی ہی اور برگ اوسکا
گول ہی پانچوین ایک گھاس ہی اوسکو سرزی کہتے ہین برگ اوسکا برگ سرو سے بہت مشابہت رکھتا ہی اور
نوع چھٹی برگ اوسکا مانند برگ مورد کی بہت چھوٹا ہوتا ہے اور نوع ساتوین گھاس اوسکی مانند خیار کی ہی

اور بہ نسبت جملہ یتوعات کی شبرم بہت مشہور ہی اور حرف شین مین ہمنی مفصل بیان کر دیا ہی اور لاغیہ بھی قوی ہی گرم اور خشک ہی چوتھی درجہ مین اور دیگر یتوعات گرم اور خشک ہین دوسری درجہ مین تیسری درجہ تک اور شیر لاغیہ زخم ڈالنیوالا اور قتل کرنیوالا ہی اور شیر لاغیہ مسون کو دور کرتا ہے اور بالونکو دفع کرتا ہی خاصتہً اگر سورج کی نیچے طلا کرین اور جو اوسمین روغن زیتون شامل کرین تو اوس کام کے لیے بہتر ہوگا اور جلد کو زخمی نکریگا اور ہمراہ موم روغن کی طلا اوسکا پیشانی عفن کو پاک کرتا ہی دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ شیر اوسکا تین قطرہ انجیر پر ٹپکا کر اور سکھا کر تناول کرین دست بخوبی لائیگا بالجملہ اوسکو خالص بدون ہمراہی کسی شی کے نکھانا چاہیی کہ دہن اور حلق مین زخم ڈالدیتا ہی شہد پر ٹپکائین اور ساتھ موم خالص کے گوندہین اور کھاوین یا ساتھ موم روغن کے تناول کرین قدر خوراک شیر لاغیہ کی تین قطرہ ہی چار قطرہ تک اور اگر شاخین تریتوع کی کسی کوری برتن مین بریان کرین اور پیسین اور ساتھ کپت جو کی پانی مین ملاکر کھائین دست بخوبی جاری ہونگے اور سوکھی شاخین اونکی ضعیف التفعل ہوتی ہین

باب ۱۸ اٹھارہوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی سبب شناخت ماءالجبن اور اوسکی خاصیت اور فضیلت کے بیان مین

ہے معلوم کرین کہ ماءالجبن دوائی لطیف ہی اور اچھی اچھی خصلتین اوسمین ہین اور جو کہ بیان اوسکے احوال کا بہت وسیع ہی اسلیے جداگانہ باب مین ذکر مفصل اوسکا بہتر متصور ہوا تا کہ ڈہونڈنے والے کو تلاش اوسکی آسان ہو اور جو کہ ماءالجبن شیر سی حاصل کیا جاتا ہے اسلیے منظور ہوا کہ اول احوال شیر کا بیان کیا جاوی اور اگرچہ حصہ اول مین اس کتاب کی کہ کتاب تیسری ہے کچھ احوال شیر کا بیان کیا گیا ہی لیکن تمام اسجگہ مذکور ہوتا ہی بقراط کہتا ہی کہ گرمی حرارت شیر مین حرارت خون سی اوسقدر ہی کہ جسقدر کہ گرمی حرارت گوشت غددی کی حرارت جگر سے اسلیے کہ گوشت غددی ایک گوشت ہی سپید اور سرد اور بی خون اور جگر ایک گوشت ہی گرم اور معدن تولد خون کا ہے جالینوس لکھتا ہی کہ شیر مین حرارت نرم ہے اور حرارت اوسکی حرارت خون سی کمتر ہے اسلیے کہ خون گرمی اور سردی مین معتدل ہی اور صفرا گرم ہی اور کیفیت حرارت مین اعتدال سی گذر گیا ہی جس طرح سی بلغم کیفیت سردی مین اعتدال سے باہر ہوگیا ہی اور حرارت شیر کی ایک حرارت ہی درمیان حرارت خون اور سردی بلغم کے لیکن خون سی قریب تر ہی اور بلغم سی دور تر ہے اور سب طبیبون نے اتفاق کیا ہی کہ پیدا ہونا شیر کا کیموس سی ہے جو کیموس کہ پختہ اور گوارندہ اور کمال کو پہونچا ہی اور خون نکلکر اور رگونمین گذر کر اوس عضو مین کہ جسمین شیر پیدا ہوتا ہی داخل ہوا ہی اور جو کہ گوشت اوس عضو کا سپیدی طرف سردی کے میلان رکھتا ہی اور قوت طبعی اس عضو کی یہہ ہی کہ جو کچھ اوسمین پہونچتا ہی حال پختگی تمامی سے اوسکے طرف خامی اور ساتھ طبیعت اور رنگ اپنی کے پھیرلاتی ہے یہانتک کہ خون اوسمین شیر

ہوجاتا ہی اور حال منی کا بھی اسی طور پر ہی اور اگرچہ شیر اور منی دونون احوال خامی کیطرف اندکی متغیر ہوجاتی
ہین اور مزاج اوس عضو کا قبول کرتی ہین اور کیفیت خونی سے علحدہ ہوجاتی ہین لیکن جسوقت کہ اوس عضو سے کسی دوسرے
عضو کی طرف جاتے ہین کہ جسمین کچھ حرارت معتدل ہی تو وہ حرارت اوسکو دوسری مرتبہ جلدی اور بآسانی
طرف احوال پختگی تمامی اور طرف رنگ خون کے پھیر لاتی ہے روفس لکھتا ہی کہ مرطوب آدمی کو اسوجہ سے شیر
ضرر دیتا ہی کہ حرارت اوسکی اوسکو طرف احوال پختگی کے پہونچا نہین سکتی ہے جیسا کہ چاہیے اور معلوم کرین
کہ شیر اور منی دونون اپنے اپنے عضو مین مانند فضلہ کے ہین اسلیے کہ جسوقت کہ قوت مغیرہ کیموس کو احوال
اوسکے سے پھیرتی ہے اور اوسکو بغایت ماندگی اپنی کے پھیر لاتی ہے تو وہ کیموس غذا اوس عضو کی
ہوجاتا ہی اور پیوند اوس عضو کا ہوتا ہی اور جو کچھ ہنوز ساتھ نہایت ماندگی کے نہ پہونچا ہو وہ کیموس فضولی ہی
نزدیک اوسکی طبیعت کے جیسے خون جگر مین اور رطوبت کفک ناک پھیپڑہ مین اور رطوبت لزج مفاصل
مین اور رطوبت آبناک زبان مین اور شیر پستانمین اور منی اپنی مقام مین یہ ہر ایک بتقدیر جناب باریعز اسمہ
واسطے ایک مصلحت اور منفعت کی ہے چنانچہ پہلی کتاب مین منفعت ہر ایک کی اپنی اپنے مقام پر بیان کیگئی ہی
لیکن سبب شناخت ماء الجبن کا یہ ہی کہ پہلے طبیبون نے جسوقت تامل کیا حالات مین دواؤن کے اور حالات
مین جسم انسان اور حالات مین خلطون غلیظ اور لزج اور سوختہ کی کہ قعر بدن مین اون خلطون نے جگہ پائی ہے
اور بند کشادہ مین سخت ہوگئی ہین اور بعضی اطراف بدنمین پہونچتی ہین کہ اونسے ورم سخت ظاہر ہوتی ہین مانند
نقرس اور داء الفیل کے اور بعضی طرف ظاہر جسم کے پہونچی ہین اور درمیان پوست اور گوشت کی قرار
پاگئی ہین کہ اونسے پھنسیان اور خارش پیدا ہوتی ہے تو معلوم کیا کہ پہونچنا قوت دواؤن معتدل کا طرف اوس
موضع کے اور اوکھارنا اوسکا اوس مواد کو اوس جگہہ سے نہایت دشوار ہی اور وہ دوائین کہ جنکی قوت طرف اطراف
جسم یا ظاہر بدن پر پہونچے یا بمقدار بسیار ہونی چاہئین یا کوئی دوا ایسی ہو کہ جو نہایت قوی اور تیز ہو اور استعمال
دوا کا بمقدار بسیار اور کام مین لانا دوای تیز کا اور قوی کا باعث طرح طرح کے خطرونکا تھا لہذا اونسے احتیاط کی
اور واسطے علتون سخت اور بیماریون نہایت دشوار کے ایسی دوا کی تلاش اور جستجو کی کہ جسمین پانچ خصلتین
پائی جاوین ایک خصلت یہ کہ فعل اوسکا برخلاف مسہل دواؤن کے ہو اسلیے کہ فعل دوای مسہل کا یہ ہے
کہ معدہ مین ٹھہرتی ہے اور قوت اوسکی گذرتی ہے اور مقام پر مادہ بیماری کے پہونچتی ہے اور خلط کو بقوت
تیزی کے اوکھاڑتی ہے اور وہ جستجو مین ایسی دوا کے تھے کہ جو سخت قوی نہو اور ایسی دوا ہو کہ اندکے جرم
اوسکی سے رگونمین گذر کرے تا کہ قوت اوسکی جگر سے مثلاً طرف موضع بیماری کے پہونچ سکے اور گذر اوسکے گوہر کا
بجای گذرنہ تمام قوت اور تیزی دار و ہای دیگر کے ہو دوسری خصلت یہ کہ قوام اوسکا رقیق یعنی پتلا ہو تا کہ جلد رگونمین

گذر کرے اور تیسری یہ کہ اوسمین چکنائی بھی ہو تاکہ قوت اوسکی چربی کی غلیظ خلطونکو نرم کرے اور چوتھی یہ کہ اوسمین
کچھ تیزی بھی ہو کہ فضلۂ اخلاط کو کاٹے اور اوکھاڑے پانچوین یہ کہ اوسمین قوت دست لانیوالی بھی ہو کہ خلطونکو
دستون کے ذریعہ سے باہر نکالے پس جسوقت مفرد دواؤنمین نگاہ کی تو بعضی بناتی یعنی گھاس کی چیزین پائین
کہ اونمین خشکی غالب تھی مانند افستنتین اور افتیمون یعنی اکاس بیل اور تربد یعنی نسوت اور
حنظل یعنی اندراین کا پھل اور خربق یعنی کٹکی اور بعضی معدنی تھین یعنی کان کی چیزین کہ تیزی اوسپر غالب
تھی مانند بورہ یعنی جوا کھار اور نوسادر اور شب یعنی پھٹکری اور نمک کے اور بعضی چیزین ایسی پائین کہ وہ شیر نباتات
یعنی گھاسون اور درختون کے دودھ تھے اور اگرچہ اونمین نرمی اور چربی بھی تھی مگر حرارت اونمین بافراط تھی مانند
سقمونیا اور سکبینج اور بارزد یعنی گندہ بیروزہ اور اشق اور بعضی کف زمین کی تھین اور حرارت اونمین زیادہ
اور فروغ اونکا نہایت قوی اور جلد روشن ہونیوالیان تھین مانند نفط اور گندہک اور موسیائی کے
اور بعضی گوند درختون کے تھے کہ اونمین سے دستونکا آنا بمقدار معتدل ممکن نتھا مانند مصطکی اور کتیرا اور
علک الانباط کی جبکہ حال مفرد دواؤن کا اس طور پر پایا تو مرکب دواؤن کی احوال مین نگاہ کی اونمین بھی کوئی
چیز ایسی نپائی کہ یہ خصلتین مع جود ہون مگر تریاق فاروق البتہ اس کام کے لیے سزاوار معلوم ہوا سو اوسمین بھی یہ بات
پائی کہ جسقدر اوسکی کھانے کی اجازت ہے اور جسقدر وہ نوش کیا جاتا ہے دست نہین لاتا اور جسقدر کہ دست لاسکتا ہے
کھانا اوسقدر کا ممنوع ہے ایکبار اوسقدر نکھانا چاہیے اور نہ پیوستہ کام مین لاسکتے ہین بالجملہ اون طبیبون نے ہر چند
کوشش کی اور بہت جستجو فرمائی وہ خصلتین نہ کسی مفرد دوا مین پائین اور نہ کسی مرکب دوا مین پھر حیوانی دواؤن پر
جو نگاہ کی تو جو مراد اونکی تھی بہت کوشش سے بر آئی یعنی جو کچھ وہ طلب کرتے تھے اور جن خصلتون کو کہ وہ چاہتے تھے
شیر مین پائی گئین اسلیے کہ اجزا شیر کے پانی اور روغن اور پنیر ہین اور جسوقت کہ کاریگری سے پنیر اوس سے جدا
کیا جاتا ہے تو پانی اور روغن دو جزو باقی رہجاتے ہین قوت روغن کی نرم کرنیوالی اور پکانیوالی ہے اور قوت
پانی کی لطیف کرنیوالی اور دست لانیوالی ہے پس جو غرض اونکی تھی ان دو چیزونمین حاصل ہوئی اسواسطے
اوسکو اختیار کیا اور باوجود اون خصلتون کے کہ جو وہ چاہتے تھے ایک خصلت اور شریفتر اوسمین پائی اور وہ
خصلت یہ ہے کہ جو کچھ فضلہ کہ اوس سے بدن کے اندر رہجاتا ہے اوس سے کچھ رنج اور تکلیف انسانونکو نہین پہنچتی
اور وہ فضلہ آنتونکو نہین چھیلتا ہے اور نہ کچھ سوزش پیدا کرتا ہے اور افراط بھی وہ نہین کرتا ہے جیسے اور دوائین افراط
کرتی ہین لیکن جو کچھ فضلہ نہین رہجاتا ہے غذا ہوتا ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ پانی گدہی کے دودہ اور اونٹنی کے
دودہ مین بیشتر ہے اس سبب سے لطیف زیادہ اور جلا دینے والا اور صاف کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اور جانورونکے
مارالجبن کے ہے اور گائے کے دودہ مین روغن بہت ہے اس سبب سے گرم زیادہ ہے اور گوسفند کے دودہ مین

پنیر زیادہ ہی اسلیے وہ سرد زیادہ اور بہت گاڑھا ہوتا ہے اور شیر بز ان معاملات مین نہایت بہتر اور
معتدل ہی اسلیے کہ روغن اوسکی شیر مین بہ نسبت شیر گوسفند کے کمتر ہے اور پانی اوسکے شیر مین بہ نسبت
گدہی اور اونٹنی کے دودہ کی کمتر ہے اور بہتر شیر واسطے ماء الجبن کے دودہ سرخ اور جوان اور تندرست بکری کا ہے
کہ جسکا گوشت فربہ ہو اور چالیس دن زائیدگی اوسکی سے گذر گئے ہون اسوجہ سے کہ جو جانور کہ جنتا ہی چالیس دن تک
دودہ اوسکا نہایت گاڑھا رہتا ہی اور چاہیے کہ دوبار یا ایک بار پہلے زائیدہ ہو چکی ہو اور دودہ لاغر بکری کا ناکارہ ہے
اور اگر سرخ بکری میسر نہو سکے اور کسی رنگ کی تلاش کرین روا ہی لیکن اور سب شرطین ملحوظ رکھنی چاہئین اور اس
بکری کو باندہنا چاہیے اور علف یعنی چارہ لائق مزاج بیمار کے دینا چاہیے مثلاً اگر خارش اور پھوڑہ پھنسیونکے لیے
ماء الجبن منظور ہو تو شاہترہ اوس بکری کو بہت کہلاوین اور اگر واسطے افراط حرارت کے ہے کاہو اور ہرا دہنیہ
اور ساگ خرفہ کا اور ساگ پالک کا بہت دیوین اور اگر ماء الجبن سدہ کیواسطے لینا منظور ہی تو کاسنی اور
اجمودہ اور ہری سونف اور لبلاب یعنی عشقہ بہت کہلائین اور جو بیمار کا معدہ نہایت ضعیف ہو پودینہ
اور اجمودہ اور برگ سودہ اور برگ بہی اور برگ امرود اور شاخ انگور بہت دیوین اور اگر مزاج سوداوی ہو لبلاب
اور فرنجمشک بہت کہلائین اور قدری سنا مکی جو مین ملاکر دیوین اور خوید کہلائین تمامی انواع مین اور جو
اوسقدر کہلائین کہ جتنے اوسکو ہضم ہوسکین اور نشان ہضم ہونیکا یہ ہی کہ خوشی سے کہاوے اور مینگنیان اوسکی
معتدل ہووین اور جو بکری کہ علف کم پاتی ہو اوسکی مینگنی سوکہی ہوگی اور دودہ گاڑہا اور خشک ہوگا لیکن
ترکیب ماء الجبن تیار کرنے کی اس طرح پر ہی کہ اول شیر تازہ لیوین دو رطل یعنی آدہا یا کم سیر عالمگیری کہ وہ سیر اسی
تولہ کا ہوتا ہی اور پاتیلہ سنگین مین جوشدین اور بید کی لکڑی سے ہلاوین کہ جوش کہانے پھر چہہ تولہ سکنجبین سادہ
اور تین تولہ پانی انگور خام کا اوسپر ڈالین اور آگ پر سے اوتار کر نیچے رکہین کہ پہٹ جائے اور پنیر اوس سے جدا ہو جائے
وہ پانی کہ پنیر سے جدا ہوا ہی اوسمین سے ٹپکاوین کسی دوہری کپڑے مین ڈالکر یہ واسطے تسکین حرارت سادہ کے نہایت
مناسب ہے اور اگر شیرہ تخم خرفہ اس ماء الجبن مین نکالین اور پونے دو ماشہ بنسلوچن اور چار رتی ڈیڑہ چاول صندل
پسا ہوا اور دو جو کے برابر کافور اوسکے ہمراہ دیوین پیاس کو دفع کریگا اور جو باوجود فزونی حرارت کے کوئی مادہ ہو
تو ماء الجبن ہمراہ آب غورہ یعنی بدون انگور خام اور بی بنسلوچن اور صندل اور بدون کافور کے دیوین اور اگر حاجت
قوی ہو تو زرد ہڑ پیسی ہوئی سات ماشہ کو روغن بادام سات یا دس ماشہ مین چرب کرین اور ساتھ شکر کے
ملائین اور ماء الجبن اس سفوف کے ہمراہ پلائین نہایت بہتر ہوگا اور اگر درمیان مین اون ایام کے کہ ماء الجبن
دیتے ہین ایک روز یہ سفوف کہ مذکور ہوتا ہی دیوین بہت مناسب ہوگا **صفت آن** زرد ہڑ سات ماشہ
ایلوا یعنی صبر کہ اسقوطری ہو ساڑہے تین ماشہ گلاب کے پہول کتیرا ہر ایک چہہ رتی سواد و چاول سقمونیا ایک طسوج

یعنی دو جو سونف رومی دو رتی ایک چاول اور اگر اس سفوف کی گولیان بنائین واسطے اوس آدمی کے
جو سفوف نہین پھانک سکتا ہی تو کچھہ مضایقہ نہین ہی اور صاحب کراو رخارش کو یہ سفوف جو آیندہ مذکور ہوتا ہے
دیوین **صفت آن** زرد ہڑ کابلی ہڑ کالی ہڑ ہر ایک ساڑہی تین ماشہ افتیمون سوا پانچ ماشہ افسنتین ساڑہی
تین ماشہ ایلوا غاریقون ہر ایک پونی دو ماشہ نمک نفطی چھہ رتی سوا دو چاول اس تمام مین سی ایک نیمہ یا ثلث
دیوین اور بعضی طبیبون نسی حکایت کیگئی ہے کہ یہ سفوف زیادہ بنایا تھا اور تین تولہ دیا گیا اور دوسری مرتبہ جو
حاجت ہوئی ساڑہی چار تولہ دیا بہت نافع ہوا اور صاحب درد جگر اور صاحب سدہ کی لیے ساتھہ پانی
کاسنی اور پانی شاہترہ کے ماء الجبن دیوین یا ساتھہ پانی لبلاب کے اور واسطے مالیخولیا اور چھائی اور صاحب مرگی
اور صاحب داء الثعلب کی ماء الجبن اس طریق سی دیوین کہ شیر تازہ حاصل کرین اور مقدار ایک دانگ یعنی چار
رتی ڈیڑہ چاول پنیر مایہ کہ عربی مین اوسکو انفحہ کہتی ہین اوس شیر مین داخل کرین اور ڈہانک دیوین تا شیر بستہ
ہو جائے پھر بقدر دو دانگ یعنی آٹھہ رتی تین چاول نمک سپید اوسمین ڈالین اور اوسکو چھری یا چاقو سی کاٹین
اور خرقہ دو تو یعنی کسی دوہری کپڑی مین ڈالکر ٹپکائین اور کسی قدر شکر کے ساتھہ دیوین اور درمیان ایام مین
یہ سفوف دینا چاہیے **صفت آن** زرد ہڑ کابلی ہڑ کالی ہڑ ہر ایک ساڑہی تین ماشہ افتیمون اسطوخودوس
بسفایج گاوزبان ہر ایک پونی دو ماشہ نمک چھہ رتی سوا دو چاول اور اگر کوئی بیماری صعب اور سخت ہو تو ماء الجبن
اوسکے لیے اسطور سی بنائین کہ پہلی سکنجبین بزوری تیار کرین اسطور پر کہ افتیمون تین تولہ لیکر کپڑی کی پوٹلی مین باندہین
جسطرح دستور ہی اور ساڑہی سترہ ماشہ برگ بادرنجبویہ اور ساڑہی دس ماشہ تخم بادرنجبویہ اور ساڑہی دس ماشہ تخم فرنجمشک اور ساڑہی تیرہ ماشہ
گاوزبان اور ساڑہی سترہ ماشہ بسفایج شکوفتہ سبکو ایک رات آدہ پاو کم سیر پانی اور آدہ پاو کم سیر سرکہ مین
تر کرین صبح کو پوٹلی افتیمون کی اوسمین سی نکال لیوین اور سبکو پکاوین کہ مقدار پانی کی جلجائی آخر مین
پوٹلی افتیمون کی اوسکے اندر ڈالین کہ ایک جوش کھائے آگ پر سی اوتار کر اور چھانکر اوس سرکہ سی سکنجبین
بنائین پس ہر روز شیر تازہ کو جوش دیا کرین اور اس سکنجبین سے پونی نو تولہ شامل کیا کرین کہ پھٹ جایا کریگا
پانی اوسکا بدستور ٹپکایا کرین اور ہر روز ماء الجبن ہمراہ ساڑہی تین ماشہ ایارج لوغاذیا کے دیوین یا ساتھہ
ساڑہی تین ماشہ ایارج ارغانیس کی اور واسطے صاحب بلغم اور استسقا کے اسطور پر تیار کرین **صفت آن**
شیر تازہ حاصل کرین اور ایک دانگ یعنی چار رتی ڈیڑہ چاول پنیر مایہ اور تین تولہ مغز تخم کاکیان یعنی کسوم کے
بیجون کی گرکٹکر چھانکر اوسمین داخل کرین اور بعد دیوین کہ دودہ جمجائے پھر چھری سے کاٹین اور پونے
دو ماشہ نمک نفطی پیسکر اوسمین شامل فرمائین اور ٹپکائین اور اگر بہت صاف پانی نہ نکلے تو جوش دین اور پونے
نو تولہ سکنجبین شہد کی داخل کرین اور دوسری بار ٹپکائین اور ہمراہ اس سفوف کی دیوین **صفت آن**

کابلی ہر سات ماشہ افتیمون ساڑہی تین ماشہ مصطگی سونف رومی اجمود سونف دیسی ہر ایک پونی دو ماشہ
نمک نفطی چھ رتی سواد و چاول اور ماءالجبن اول مرتبہ بہت نہ دینا چاہیے تیس ۳۰ درم یعنے نو تولہ سی شروع کرنا چاہیے
اور بتدریج بڑہانا چاہیے ستر درم تک یعنے بیس تولہ تک اوسقدر کہ ہضم ہووے سو درم تک یعنے تیس تولہ تک
بڑہاوین اور جب نوبت وزن ماءالجبن کی انتہا کو پہونچے تو بیس تولہ یا تیس تولہ ایک دنمین ایک مرتبہ پلاوین
دو تین مرتبہ مین دیوین اور پینے والا اوسکا جب ماءالجبن نوش کر چکے تو اوسکو لازم ہے کہ چند قدم ٹہلے اور
حرکت کرے اور پھر دوسری اور تیسرے مرتبہ اسی طرح حرکت کرکے پیے جالینوس لکھتا ہے کہ جو ماءالجبن مغز تخم قرطم
تیار کرتے تین دست بخوبی لاتا ہے اور جو نمک بھی ملاتے ہین تو اسہال قوی کرتا ہے اور نیز وہ لکھتا ہے کہ جس شخص کو
گرمی کے موسم مین اور نہایت شدت گرمی مین احتیاج مسہل کی ہووے اور وہ دوای مسہل سے خوف کرتا ہووے
تو اوسکو ماءالجبن سے نہ ڈرنا چاہیے محمد زکریا لکھتا ہے کہ سفوفات اور دوائین مسہلہ ساتھ ماءالجبن کے باحتیاط
دینی چاہئین اور مقدار اونکی باندازہ کرنی چاہیے کیونکہ اگر افراط اسہال مین ہوگی یعنے دست کثرت سے آوین گے
تو انجام اوسکا پر خطر ہوگا واللہ اعلم واحکم بالصواب جزو چوتھا پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری
کتاب کی فصد اور حجامت کی تدبیر مین ہے اور پاک کرنے مین بدن کی ہے فضلہای
خونی سے اور اس جزو کے پینتیس ۳۵ باب ہین باب پہلا چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے
حصہ سے تیسری کتاب کی فصد کی فضیلت کی بیان مین ہے معلوم کرین کہ فضیلت فصد
کی یہ ہے کہ جسوقت کہ سب خلطین ایکبار جمع ہوجاتی ہین تو بذریعہ فصد کے ہر ایک خلط مین سے کچھ کم ہوجاتی ہے
اسلیے کہ مرکب جمیع اخلاط کا خون ہے اسوجہ سے جسوقت کہ فصد کھولی جاتی ہے تو سب خلطین بدن سے کمتر
ہوتی ہین اسیواسطے کہا ہے کہ فصد استفراغ کلی ہے کیونکہ جس ہنگام مین کہ خلطین ایکبار جسم مین زیادہ ہوجاتی
ہین تو کوئی استفراغ اوس ہنگام مین بہتر فصد سے نہین ہے اور بہتر فصد کی سب فضیلتون مین سے یہ ہے کہ
جب رگ کھولی جاتی ہے تو رنگ خون کو اور قوت کو باہر نکلنے کی اور قوام کو اوسکی دیکھ سکتے ہین اور احوال
اوسکا پہچان سکتے ہین کہ استفراغ اسقدر کرنا چاہیے اور اسقدر نکرنا چاہیے اور کام اوسکا مانند کام دوا کھانے کے
نہین ہے کیونکہ جسوقت دوا کام اپنا کرتی ہے اوسیوقت عمل اوسکا نہین پھیر سکتے ہین یا اگر جتنا کہ چاہیے وہ
دوا استفراغ نکرے اوسیدن ہدر کرنا اوسکا باعث خطر ہے اسوجہ سے کسی استفراغ کی فضیلت فصد کو نہین پہونچتی ہے
باب ۲ دوسرا چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی خون کی فضیلت
کی بیان مین ہے اور حاجتمندی مین اوسکے نکلنے کی جسم سے جاننا چاہیے کہ خون مین اندر
جسم انسان کے چھ فضیلتین ہین بزرگ اسلیے کہ اوس سے بدن مین چھ منفعتین ہین کہ کسی اور خلط سے نہین ہین

ایک یہ کہ غذای راستی خون ہی اور مدد پرورش بدن کی اور حاصل ہونا بدل اوس چیز کا جو ساتھ تحلیل کے
ہمیشہ خرچ ہوتی ہی خون سی ہے چنانچہ دوسری باب مین تیسری گفتار سی کتاب اول کے بیان کیا گیا ہے
دوسری یہ کہ تمام جسم انسان خون سی حرارت طبعی کو پاتا ہے سوای حرارت غریزی کے کہ دلسی پاتا ہی تیسرے یہ کہ
اگرچہ قوام دل کا اور مدد فزونی حرارت غریزی کی اندر دل کے خون سی نہین ہے لیکن مرکب حرارت غریزی
اور قوت حیوانی کا خون ہی اور مدد اوسکی پہونچنی کی تمام بدنین خون سی ہے اور اسی سبب سی ہے کہ جسوقت کہ
خون کچھ زیادہ بدن سی خارج کیا جاتا ہے تو نبض متغیر ہوتی ہے اور ضعیف ہوجاتی ہے اور قوت ساقط
اور غشی عارض ہوتی ہے چوتھی یہ کہ دل معدن حرارت غریزی ہے اور حرکت اوسکی پیوستہ ہی اور بسبب ہمیشگی
حرکت کی تحلیل اوس سے بہت ہوتا ہی اور بسبب بسیاری تحلیل کے حاجت حاصل کرنے بدل کی جو کچھ ساتھ
تحلیل کے اوس خرچ ہوتا ہی زیادہ حاجتمندی اعضای دیگر سے ہی اور اس سبب سے ایک بڑی رگ جگر سے اوسکے ساتھ
ملی ہوئی ہے اور حصہ کامل غذا کا بوسیلہ اوس رگ کی جگرسے اوسکو پہونچتا ہی اور تجویف اوسکی اوس سے پر
رہتی ہے اور وہ خون مرکب قوت حیوانی کا ہے اور دل سے شریانون مین روان ہوتا ہے اور قوت حیوانی بوجہ
اوسکے تمام بدنین بخوبی پہونچتی ہے اور افعال قوت حیوانی کے بسبب اوسکے تمام اور کامل ہوتے ہین اور اسی سبب سے
ہی کہ جسوقت کہ خون شریانون مین سی نکلجاتا ہی تو قوت حیوانی باطل ہوجاتی ہے اور حیوان ہلاکت کو پہونچتا ہی
پانچوین یہ کہ خون باوصفیکہ قوت حیوانی کو سب اعضا کیطرف پہونچاتا ہی اور گرم رکھتا ہی اسیطرح تمامی اعضا کو تری بھی دیتا ہی
اور نرم رکھتا ہی تاکہ سب حرکتین باسانی حاصل ہون چھٹی یہ کہ پوست کو آدمی کی رنگین اور تازہ اور بارونق رکھتا ہی بس معلوم ہوا کہ
خون ایک سبب بزرگ ہی قوام جسم کیلیے اور بہترین اخلاط سی ہے بدنین اور منفعت اوسکی زیادہ اور خلطون کی منفعت سے
ہی اور اسی سبب سے ہی کہ اگلے حکیمون مین سی ایک گروہ خون کے باہر نکالنے کو کسی حال مین روا نہین رکھتا ہے
مگر رای اوس گروہ کی اس معاملہ مین غلطی اور خطا پر ہی اسلیے کہ اگرچہ منفعت خون کی جسم مین بزرگ ہے لیکن منفعت
اوسکی دو شرطون کے ساتھ ہی ایک یہ کہ مقدار اوسکی اوسقدر ہو کہ جتنی چاہیے اور دوسرے یہ کہ کیفیت اوسکی
اوتنی ہو کہ جتنی چاہیے اور جسوقت کہ مقدار اوسکی زیادہ ہوجائے یا کیفیت اوسکی پھر جائے تو یہ دونون حال
ناطبعی ہونگے اور وہ باعث بیماری اور طرح طرح کی آفتون کے ہونگے اور زائل کرنا حال ناطبعی کا
واجب ہی اور ایک گروہ لکھتا ہی کہ ان دونون حالات ناطبعی کو طرف احوال طبعی کے پھیر لاسکتے ہین بغیر
خارج کرنے خون کے بدنسی اور وہ گروہ کہتا ہی کہ سبب فزونی خون کا بسیاری غذا ہی اور جسوقت کہ غذا کم کیجاوے
تو قوت غاذیہ فزونی کو خرچ کریگی اور مقدار اوسکی اعتدال کیطرف پھر آویگی اور خون کے باہر نکالنے کی کچھ حاجت
نہوگی اور اگر خوف کرین کہ بسبب کم کرنے غذا کے خون گرم ہوگا تو اوس صورت مین خنک اور راندک غذا دینکو

اختیار کرین تاکہ وہ مقدار مین بھی اور کیفیت مین بھی طرف اعتدال کے پھر آویگا یہ تدبیر بہت مناسب ہے
لیکن تمام نہین ہی اسلیے کہ یہ تدبیر مہلت دینے سے زمانہ دراز مین تمامی کو پھونچتی ہے اور ممکن ہی کہ پہلا اس تدبیر
کی تمام ہونے سے کوئی آفت عظیم پیدا ہووی پس بضرورت ایسی حال مین کہ پیشدستی آفت سی بیخوف رہسکین تینون
تدبیرین کام مین لانا چاہیے یعنے باہر کرنا خون کا اور نیز کم کرنا غذا کا اور نیز بدل کرنا مزاج کا اسلیے کہ جسوقت خون
مقدار مین زیادہ ہوجاسے اور کیفیت اوسکی بد ہوجاتے تو اگر اندک اوسکو کمتر کیا جاوے تو باقی کو جلد طرف اعتدال کے
پھیر لاسکتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ خون کی مقدار بدن مین بڑہ جاتی ہے اور کیفیت اوسکی بد نہین ہوتی اوس صورت مین
مہلت دینی روا نہین ہی کیونکہ اگر دیر کرینگے اور اوسی وقت قدری خون باہر نہ نکالینگے تو آدمی ہلاک ہوجائیگا پس
معلوم ہوا کہ تدبیر درست اور کامل یہ ہی کہ جسوقت کہ خون بدن مین بمقدار معتدل ہووے اور کیفیت مین بھی باعتدال ہو
تو اوسکو نگاہ رکھین اور کسی نہج پر اوسکو خارج نکرین اور اگر مقدار اوسکی بڑہ گئی ہو یا کیفیت اوسکی بد ہوگئی ہو تو اوس صورت مین
اگر بیخوف ہووین مہلت سی تو ساتھہ تدبیر کم کرنے غذا اور بدل کرنے مزاج کے اوسکو طرف اعتدال کے پھیر لاوین
اور اگر بیخوف نہون تو بجز خارج کرنے فزونی اور اصلاح پر لانے باقی کے کوئی تدبیر پسندیدہ نہین ہی اور معلوم کیا چاہیے
کہ سوای ان سببون کے جو اوپر بیان ہوچکے ایک تیسرا سبب اور ہے کہ وہ بھی خون کے باہر نکالنے کو واجب کرتا ہے
اور وہ میلان کرنا اور متوجہ ہونا خون کا ہے طرف کسی عضو کی بسبب کسی زخم وغیرہ کے مانند رعاف یعنے نکسیر
کہ خون ناک سی کشادہ ہووے اور اسطرف کو میلان کرے یا خون حیض کا ہمیشہ جاری ہو پس ان صورتون مین
واسطے تین معنی کے خون باہر کرین ایک یہ کہ مقدار خون کی کم ہوجاوے دوسرے یہ کہ قدری خون کم کرنے سے
باقی کو طرف اعتدال کے پھیر لانا آسان ہو تیسرے یہ کہ جس طرف سی کہ اوسنے میلان کیا ہی پھیر لاوین اور بجز واسطے
اون تینون سببون کے خون بدن سی کسی طرح خارج نکرنا چاہیے اور باوجود ان تینون سببون کے اون اصول کو
جو فصد مین کار آمد ہین اور شناخت اونکی ضروری ہے نگاہ رکھنا چاہیے چنانچہ بعد اسکے بیان کیے جاتے ہین
اور معلوم کرین کہ خونی بیماریون مین مانند عرق النسا اور نقرس اور اوجاع مفاصل یعنے جوڑون کے درد
اور خناق خونی اور سوای اوسکے مانند درد چشم اور ورم آلتہای شکم کے اور وہ آدمی کہ بواسیر سی خون آنے کی
جسکو عادت ہووے اور وہ خون ٹھہر جائے اور وہ عورت کہ وقت سی پہلے حیض بند ہوجائے ان سبکے لیے
واسطے پھیر دینے خون کے رگ اوس عضو کی کہ جس طرف اوسنے میلان کیا ہے کھولنی چاہیے اگرچہ خون کے
خارج کرنے کی احتیاج ضروری نہووے اور صاحب بواسیر کا خون کہ ٹھہر جائے اور حیض کہ بستہ ہوگیا ہو رنگ
چہرہ کا انکے دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ خون اونکے بدن سی نکالنا واجب ہی اسلیے کہ رنگ اوس گروہ کا یا سیاہ
ہوتا ہی یا سبز یا تیرہ اور جس آدمی کا کہ اشتہا ضعیف ہو اور مزاج گرم ان تینون گروہ کے لیے صواب اور مناسب

یہ ہی کہ فصل بہار مین خون باہر کرین اور سوداوی بیمار یونمین اگر پہلے فصد کھولین اور پھر مسہل دیوین تو خیلی انسب ہے
لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ وہ سوداوی بیماری والے اپنی بدنمین کچہ تمدد پاتے ہین اور رنگ چہرہ کا بھی معلوم کرنا
ضرور ہی اور طبیبون نے لکھا ہی کہ درست نشان جسم مین صاحب مرض سوداوی کے یہ ہی کہ وہ تمام اعضا مین تمدد
پاتا ہی باب بیسرا چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی بیتسری کتاب کے اون سببونکی
شناخت مین ہی جو تاخیر فصد واجب کرتے ہین معلوم کرین کہ اگر آدمی خون افراط سے عرق النسا
اور نقرس اور درد اعضا اور درد چشم اور درد سر وغیرہ کے برسبیل احتیاط قبل حرکت نوبت سی فصد کری روا ہی
اور جسوقت نوبت اوسکی حرارت کی ظاہر ہو تو اول حرکت مین فصد نکرنی چاہیے اسلیے کہ فصد اوس ہنگام مین خلط
بد اور خام کو بدنمین ہلاویگی اور ساتھ خون کے شامل کریگی اور رگونمین جاری کریگی اور مضرت اوسکی بزرگ ہوگی
اور جسوقت زمانہ اوسکی ابتدا کا گذر جاوے اور اثر پختگی کا ظاہر ہو تو اوسوقت ملاحظہ کرین اگر فصد کی احتیاج
سمجھین اور کوئی امر مانع نہو فصد کرین اور جو نشانیان امتلا کی بدنمین ظاہر دیکھین تو فصد کی شتابی نکرنی چاہیے
جبتک معلوم ہو کہ امتلا خونی ہی یا نہین اسلیے کہ ہر ایک امتلا فصد کو واجب نہین کرتا ہی لیکن اکثر ایسا ہوتا ہی کہ امتلا
کسی اور خلط سی ہوتا ہی اور ہنوز مواد اوسکا کہ خام ہے اوس حالت مین فصد کھولنا قوت کو ساقط کرتا ہی اور مواد بحال
خود رہتا ہی اور خطر اس بات کا ہی کہ بیماری طول کھینچے اور قوت بیمار کی آخر علت تک وفا نکرے اور بیمار ہلاک ہو جاوے
اور جو بیماری کہ اوسمین بحران ظاہر ہون گے اور مدت بیماری کی کچہ طول کھینچے گی تو لازم ہی کہ اوس بیماری مین
خون بہت خارج نکرنا چاہیے لیکن اگر ممکن ہو سکی تو ساتھ شربت وغیرہ کے تسکین کرین اور جو ممکن نہو قدرے
خون بھی نکالین اور باقی خون کو نگاہ رکھین تاکہ قوت ضعیف نہووی اور اگر کوئی آدمی سردی کے موسم مین
بسبب فصد نکرنے کے نکسیر یعنی ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا اور جسم مین ماندگی پاوے تو بلا تامل اوسکی فصد کھولین
لیکن تھوڑا خون لیوین اور باقی خون کو واسطے قوت کی نگاہ رکھین اور حاملہ عورت اور حیض والی کو فصد سے بچانا چاہیے
مگر واسطے کسی ضرورت بزرگ کی کہ واجب کرے خون کو ایک طرف سی پھیر دینا پس اوس حال مین قوت کی جانب
نگاہ کرنا چاہیے اگر قوت قوی ہو اور بدن ممتلی ہو اور امتلا بحقیقت خون سی ہو اور میل کسی نازک اور خطرناک
کیجانب رکھتا ہو چنانچہ اگر مثلاً نکسیر بافراط جاری ہے یا خون تھوک مین یا قی مین گلے سے نکلتا ہی تو اوس جانب سی
ساتھ فصد کے پھیر دینا چاہیے اور معلوم کرین کہ جس کسی آدمی کے بدن مین کہ خون نیک کمتر ہو اور خلطین بد کثرت
سی ہون تو اوس آدمی کی اگر فصد کیجائیگی تو نیک خون خرچ ہوگا اور جس کسی آدمی کے بدنمین کہ خون تھوڑا ہو
اور بد ہو اور وہ میل طرف عضو شریف کی رکھتا ہو اوسکی فصد مین تھوڑا خون لینا چاہیے اور ساتھ غذاؤن نیک کی
قوت اوسکی نگاہ رکھنی چاہیے اور عوض اوس خون بد کے کہ فصد مین خرچ ہو گیا ہی خون نیک کو پھیر لانا چاہیے

اور اگر بدنمین اس آدمی کے خلطین صفراوی ہون تو لازم ہے کہ اول تو اوسہل لطیف سے صفرا کو کمتر کرنا چاہیے یا تسکین اوسکی کرنی چاہیے پھر فصد کھولنی چاہیے اور اگر خلطین غلیظ ہوویں تو لطیف کرنیوالی تدبیرون کیطرف مشغول رہنا چاہیے مانند حمام اور ریاضت کے اور وہ سکنجبین کہ جسمین زوفا اور حاشا پکایا ہو دینی لازم ہے

باب چوتھا چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اون عددونمین ہے جو وقت فصد کے لحاظ کرنا اونکا ضروری ہے معلوم کرین کہ جسوقت فصد واجب ہووے تو اول حالات پر جسم کے نگاہ کرنی چاہیے کہ اوس آدمی کی فصد کھولنی ضروری ہے یا نہین یا اگر فصد کرین تو وہ تحمل کرسکتا ہے یا نہین اور وہ حالات سالہای عمر مین اور مزاج فصل سال کا اور حال ہوای شہر کا اور احوال سحنہ کا یعنی فربہی اور لاغری بدن کی اور قوت فم معدہ اور ضعیفی اوسکی پس جسوقت کہ ان حالات مذکورہ سے کوئی حال مانع فصد نہووے اور فصد کھولنی واجب ہے تو اوسوقت طبیب کو جاننا چاہیے کہ کون رگ کھولنی ضرور ہے اور کب اوسکو کھولنی چاہیے اور کسقدر خون اوسمین سے لینا چاہیے اور کے مرتبہ خون نکالنا چاہیے اسلیے کہ فصد صواب حفظ صحت کو بھی نافع ہے اور معالجہ مرض مین بھی علاج قوی یہی ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ فصد باوجود سودمندی کے کچھ شورش بھی کرتی ہے اور نا تسکین چندی بے آرام بھی رکھتی ہے اور جسوقت کہ فصد درد کرے حراحت اوسکی دیر مین باندھنی چاہیے اور اکثر اوقات بسبب فصد کے طبع خشک ہوجاتی ہے کیونکہ فصد سوادونکو رگونکی طرف کھینچتی ہے اور اقسام قولنج مین حاجت فصد کی کمتر ہوتی ہے مگر اوس قولنج مین کہ جسکا سبب آنتونکا درم ہو اور جسوقت فصد کرین تو خون کے رنگ کو بخوبی دیکھ لیوین اگر مائل بسپیدی ہو اوسوقت فصد کو کردین اور خون بند کرین اور ہمیشہ ایسی بات کی کوشش کرین کہ فصد سبب حرارت صفرا اور سبب غلیظی اور خامی مواد کا نہو

باب پانچوان چوتھی جزو اور گفتار اول سے دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے کثرت خون کی نشانیون کے بیانمین ہے نشانیان کثرت خون کی بدن انسان مین سات طرح پر ہین پہلی سرخی رنگ کی ہے دوسری پھولا ہونا اور بھرا ہونا رگونکا تیسری عظیم ہونا نبض کا چوتھی معلوم ہونا گرانی اور ماندگی کا تمام جسم مین پانچوین محسوس ہونا حرارت کا تمامی بدنمین چھٹی سستی اور دشواری حرکت کی ساتوین بھونک کھانے کی گم ہونا جسوقت ان نشانیون سے بعضی نشانی ایک عضو مین ظاہر آوے اور وہ نشان جو مخصوص اوس عضو سے ہے ساتھ اوسکے ظاہر ہووے تو معلوم کرین کہ میلان خون کا اوس عضو کیطرف ہے چنانچہ اگر میلان خون کا سر کی جانب ہو تو حرکت سر کی شریانون کی قوی ہوگی اور ضربان سر مین معلوم ہوگا اور جو خون جگر کیطرف میلان رکھتا ہو تو جگر مین سوزش محسوس ہوگی اور جو میلان خون کا معدہ کی جانب ہے متلی اور بدچیزونکی آرزو ظاہر ہوگی اور بھونک کھانے کی جاتی رہیگی اور اگر

خون کا میلان سپرز یعنی تلی کیطرف ہو تو گرانی اور سوزش محسوس ہوگی اور بعضی آدمی کثرت خون کی وجہ سے ہنستے ہین یعنی خندہ اونپر غالب ہوتا ہی اور مزہ موںہہ کا میٹھا اونکو معلوم ہوتا ہے اور بعضونکا سر گران ہوجاتا ہی اور سر اور رووی مین کہجلی ظاہر ہوتی ہے

باب چھٹا پہلے جزو اور گفتار اول سے دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کے تباہی خون کی نشانیون مین ہے

خون کی تباہ ہونی کی تین چیزونسے ڈہونڈہین ایک چہرہ کی رنگ سی دوسری عظیمی نبض سی تیسری حس الم سی بدنمین جسوقت خون تباہ ہوجاتا ہی تو اپنی بدنمین الم پاتا ہی مانند رضون کی الم کے لیکن رنگ چہرہ کا اکثر حالات مین مائل بسرخی ہوتا ہی پس اگر تباہی خون کی بلغم سی ہو رنگ چہرہ کا سپیدی کیجانب میلان کریگا اور اگر بسبب صفرا کی ہو تو مائل بزردی ہوگا اور جو تباہی خون کی سودا کی جہت سے ہو رنگ اوسکا سیاہی کی جانب کیجانب میلان کریگا اور اگر تیزی درجہ حرارت اصلی سے ہو الم پاویگا اور جسجگہہ ہاتھ رکھیگا الم پائیگا اور اگر تباہی خون کو ایک مدت گذر جاوے اور اتفاق خون خارج کرنیکا اور استفراغ کا نہوا ہو تو بالضرورت تپ لازم عارض ہوگی اور بسا اوقات پھوڑے پھنسیان نکلینگی اور ورم اور طاعون ظاہر ہوگا اور قوت جاتی رہیگی اور اگر اسپر بھی کچھ توجہ اوسکے تدارک کی نکیجائیگی تو آخر کو تباہی اور خون کی عفونت کی دل تک پہنچیگی اور ہلاک کریگی

باب ساتوان چوتھے جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی احوال خون کی شناخت مین ہی بعد باہر نکلنے کے جسم سے

حالات خون کے بعد باہر نکلنے کی جسم سی چند چیزونسی ڈہونڈہین ایک رنگ اوسکا دوسری قوام سے تیسرے بو اوسکی سے پہچانو اس طرح سی کہ ایک ساعت شرط ہی کہ وہ مقام کہ جسمین خون خارج کیا ہوا ہو وہی ٹھکین پھر دیکھین کہ احوال اوسکا کس نہج پر ہے اور ایک گروہ نی خون کا مزہ دریافت کرنے کو بھی لکھا ہی لیکن حالات اوسکے رنگ اور بو اور قوام سے بخوبی معلوم ہوجاتے ہین دریافت کرنا اوسکے مزہ کا امر فضول ہے پس معلوم کرین کہ خون معتدل اور درست رنگ اور قوام مین معتدل ہوتا ہی اور بو اوسکی بہتر ہوتی ہے اور خون صفراوی بنسبت خون معتدل کے پتلا ہوتا ہے اور سرخی اوسکی زردی کی طرف میلان رکھتی ہے اور جھاگ اوسمین بہت ہوتے ہین اور بو اوسکی بھی تیز ہوتی ہے اور وہ خون نہایت گرم ہوتا ہے اور بدبو رچتا ہی اور مزہ مین کڑوا ہوتا ہی اور خون بلغمی اول رگ سی نکلتی ہی پتلا ہوتا ہے اور بہت گرم نہین ہوتا اور پھر جلد گاڑہا ہوجاتا ہی اور جلد جمجاتا ہے اور بو اوسکی ضعیف ہوتی ہے لیکن اگر عفونت قبول کی ہو تو بو ناخوش دیگا اور اوس خون مین بعد ایک گھنٹہ رکھنے کے پانی رقیق ظاہر ہوگا اس طرح سی کہ گویا نشاستہ یا پانی کسوم کے بیجون کا اوسپر ڈالا ہے اور خون سوداوی سیاہ اور گاڑہا اور بدبو دار ہوگا اور بو ترش دیگا اور جلد جمجائیگا اور اگر اوس خون مین قدری پانی ڈالین اور ہلاوین رشتہ رشتہ ہوجائیگا مانند لیف کی اور اوسمین سے

نیلا نیلا یا پانی جدا ہوگا اور جسوقت یہ نوع خون کی سوختہ ہوجائیگی تو قوام اوسکا غلیظ اور بو اوسکی نہایت
ناخوش ہوگی **باب آٹھوان چوتھی جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی اون سببون کی شناخت مین ہی جو خون کو تباہ کرتے ہین** خون کے تباہ
کرنے کی اسباب تین نوع کے ہین ایک تدبیرین بد غذا مین اور چیزین گرم اور تیز بہت کھانا مانند لہسن پیاز
تیز اور ابزار دیگ اور شراب کہن اور مانند اوسکے دوسری گرمی مزاج دل اور جگر کی خاصتہً سالہای جوانی اور
فصل تابستان مین تیسری تباہ ہونا خون کا بسبب تغیر نظام فصول سال کے اور بسبب بسیاری باران اور
ہوا اور ابخرون کے **باب نوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے رنگ خون کی شناخت مین سے ہر ایک مزاج اور ہر ایک سال مین سالہای عمر سے** مزاج صفراوی آدمی کا گرم اور خشک ہی اور خون
اوسکا پتلا اور کالا ہوتا ہی اور مزاج مردم خون افزا کا گرم اور تر ہی اور خون اوسکا گاڑہا اور بہت سرخ
ہوتا ہی اور مزاج سوداوی آدمی کا سرد اور خشک ہی اور خون اوسکا کالا اور تیز ہوتا ہے اور مزاج مرطوب
آدمی کا سرد اور تر ہے اور سرخی اوسکی خون مین کمتر ہے بہ نسبت سرخی خونی مزاج کے مگر قوام اوسکا
گاڑہا ہوتا ہی اسلیئے کہ رطوبت خون غلیظ کر دیتی ہے اور شناخت رنگ خون کی سالہای عمر مین اسطرح پر ہے
کہ خون کودک کا پتلا اور ضعیف رنگ ہوتا ہی اور خون جوان کا گاڑہا اور سرخ ہوتا ہے اور خون کہل کہل
یعنی ادہیڑ آدمی کا گاڑہا ہوتا ہی مائل بسیاہی اور خون مردم پیر یعنی بوڑہی آدمی کا رقیق یعنی پتلا اور ضعیف
رنگ ہوتا ہی **باب دسوان چوتھی جزو سی اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی اس مضمون مین ہی کہ اجازت فصد کی کسکو دینی چاہیی اور کسکو نہ دینی چاہیے** جس آدمی کی کہ رگین بدن کی ظاہر اور فراخ ہون اور جسکے بدن پر بال بہت ہون اور
رنگ جسکے جسم کا سرخی یا سیاہی کیطرف مائل ہو اور جو بسیار گوشت ہو اور گوشت جسکا سخت ہو اور چربی
نہ رکھتا ہو اوس آدمی کو اجازت فصد کی دی سکتی ہین خاصتہً سالہای جوانی اور ادہیڑ عمر مین خصوصاً اوس آدمی کو
کہ جو ہمیشہ گوشت اور شیرینی اور شراب نوش کرتا ہووی اور اوس آدمی کو کہ جسکے بدن پر پہوڑہ پہنسیان بکثرت
نکلتی ہون اوسکو رخصت فصد کی دیوین لیکن لڑکون کو کہ جنکی عمر چودہ برس کو نہ پہونچی ہو ہرگز فصد کی اجازت
نہ دینی چاہیی اس سبب سی کہ اعضا کودک کی گرم اور تر ہوتے ہین اسوجہ سی دونون اونکے بدن سی تحلیل
ہوتے رہتی ہین اور چودہ برس کی عمر والے کے جسم پر خیال کرلینا چاہیی اگر لاغر اور صفراوی ہو یا سخت مرطوب
ہو فصد اوسکی نکہولنی چاہیی اور ایک گروہ زیادہ برس تک لڑکے کے لیے بہی رخصت فصد کی دی ہے لیکن

حجامت بالّا ان بعد جیسی بہت کہ تجویز کیگئی ہی اور ایک گروہ نی اوس عمر سی پہلے بھی اجازت لکھی ہی اور لیکن روئی
فصد کھولنی چاہیے اور بعضون نی اگلے حکیمون سی بعد ستر برس کے بھی فصد تجویز فرمائی ہی اور اعتماد اونکی قوت پر کیا ہی
نہ اونکی عمر پر اسلیے کہ بہت آدمی ایسے ہوتے ہین کہ باوجود ستر برس کی عمر کے خون اونکے بدن مین بہت ہوتا ہی
اور اعضا اور قوتین اونکی قوی ہوتی ہین اور جس کسی شخص کا کہ معدہ اور جگر ضعیف ہو اور کھانا بدشواری ہضم
ہوتا ہو اور قوت ضعیف ہو اور جس آدمی کو کہ خوف اس بات کا ہو کہ بعد فصد کے غشی عارض ہو گی اوسکی
فصد ہرگز نہ کھولین واللہ اعلم باب ۱۱ گیارہوان چوتھی جزو سی پہلی گفتار اور دوسری حصے
تیسری کتاب کی اون سببون کی شناخت مین ہی جو باعث احتیاج فصد اور
اور بہت خون نکالنے کا ہوتے ہین یہانتک کہ غشی کی نوبت پہونچے خونی بیماریون
بخوف ترین مہلت دینے سے فصد کی اور خون باندازہ نکالنے سے مانند خناق اور جاری ہونے نکسیر جو
کہ خون ناک سی بقوت آتا ہو اور تپون محرقہ مین اور سخت اور شدید دردون مین کہ بسبب خون کے غلبے کے ہون
واجب ہوتی ہی فصد اور بہت خون لینا یہانتک کہ غشی عارض ہو اور اس بات مین اعتماد قوت پر کرنا
چاہیے کیونکہ اگر قوت ضعیف ہو گی تو بدل غشی کے مرگ ہو گا باب ۱۲ بارہوان چوتھی جزو سی گفتار
اول اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی اس امر کی شناخت مین ہی کہ وقت
فصد کی قوت کو کیونکر نگاہ رکھنا چاہیے اور خون کسقدر نکالنا چاہیے احوال قوتونکا
کیفیت نبض سی پہچان سکتے ہین اور اوس طریق سے نگاہ رکھنا قوت کا حالت فصد مین یہ ہی کہ طبیب ہاتھ
نبض کے اوپر رکھے جسوقت کچھ اثر ضعیف کا دیکھے اوسیوقت فصد کو روکدیوے اور خون کی رنگ اور قوام
پر بھی نگاہ کرین کہ رنگ اور قوام اوسکا کب بدلیگا اور باہر نکلنے خون کی قوت پر نگاہ کرین کہ کب کم ہوگی اور
جسوقت سبب فصد کا تباہی خون کی ہو تو لازم ہے کہ جب تک کہ رنگ اور قوام اوسکا نہ بدلے فصد
نہ روکین مگر جسوقت نبض مین اثر ضعف کا ظاہر ہو تو اوسی وقت بند کرنا چاہیے اگر بقدر حاجت خون باہر
نہ کیا ہووے کیونکہ باقی کو بعد پھر آنے قوت کی نکال سکتے ہین اور اگر سبب فصد کا کثرت خون کی ہو جسم انسان مین
تو جب تک قوت اوسکی نکلنے کی کمتر نہووے نہ روکنا چاہیے لیکن اگر نبض مین اثر ضعف کا ظاہر ہو تو اوسیوقت
بند کرنا چاہیے جالینوس لکھتا ہی کہ جسوقت سبب فصد کا کوئی ورم گرم ہو کسی عضو مین اور جو رگ کہ کھولنی
منظور ہی وہ اوسی عضو کے لیے مخصوص ہے، تو جب تک رنگ اور قوام خون کا متغیر نہووے بند نکرین اسلیے کہ
جو خون کہ بسبب کسی ورم کا کسی عضو مین ہو گا خون طبعی نہو گا ابن نقراط اسی سبب سی لکھتا ہی کہ بیماری شوصہ
مین فصد باسلیق کھولین اور جب تک رنگ خون کا نہ بدلے ہرگز نہ روکین مگر دو سبب سی ایک بسبب

پیدا ہونی ضعف کے دوسرے ورم قوی سے کیونکہ جسوقت ورم قوی ہوا اور رنگ خون کا دیر مین بدلے اور خوف
عارض ہونی ضعف کا ہو تو فصد کو فوراً بند کرین اسلیے کہ جو ورم کہ نہایت گرم ہوگا خون اوس سے بدشواری
خارج ہوگا اور جالینوس لکھتا ہے کہ مقدار باہر نکالنے خون کی کسی بیماری مین تجویز نہین کرسکتے ہین اور کچھ
حد معین نہین کرسکتے ہین طبیب کو چاہیے کہ بمشاہدہ مقدار اوسکی تجویز کرے جیسا کہ مناسب ہو اور وہ کہتا ہے
کہ مینے بہت آدمیون کی فصد سے بقدر چھ رطل خون نکلوایا ہے اور کسی کو ناطاقتی مطلق نہین ہوئی اور تپ فوراً
زائل ہوگئی اور اکثر آدمیونکی فصد سے ڈیڑھ رطل خون جو مینے نکلوایا اونکو ضعف عارض ہوا

باب ۱۳ تیرہوان چوتھی جز دوسے اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کا اس قاعدہ مین ہے کہ قوت ضعیف آدمی کی کیونکر نگاہ رکھنی چاہیے کہ غشی ہونے نہ پاوے

معلوم کرین کہ چار گروہ کو غشی بہت پیدا ہوتی ہے ایک گرم مزاج اور لاغر آدمی کو جسکے معدہ مین صفرا پیدا ہوتا ہو
دوسرے اوس آدمی کو کہ جسکا گوشت لطیف ہو اور مسام کشادہ تیسرے اوس آدمی کو جسکا فم معدہ قوی ہو
چوتھے اوس آدمی کو کہ جسکا فم معدہ ضعیف ہو اور معلوم کرین کہ وقت خون نکلنے کے غشی کم عارض ہوتی ہے
مگر اوسوقت بہت خون باہر نکلے اور اکثر بعد اوسکے بھی غشی عارض ہوتی ہے کہ جسوقت رگ باندھتے ہین اور
قے کرنی فصد سے پہلے غشی کو روکتی ہے اور حالت غشی مین بھی قے نافع ہے غشی کو دور کرتی ہے اور قوت کو پھیر لاتی
ہے اس سبب سے حالت فصد مین نافہ مشک اور دواء المسک اور پر مرغ اور وہ چیز کہ جس سے قے لاسکین حاضر کرنی
چاہیے تاکہ اگر غشی عارض ہو پر مرغ حلق مین ڈالین اور قے کرین اور نافہ مشک سونگھین اور دواء المسک
حل کرین گلاب مین یا انار کے پانی مین اور قدری قدری موتھہ مین رکھین اور حلق مین ٹپکائین اور جس
کسیکو چاہین کہ غشی سے نگاہ رکھین تو لازم ہے کہ فصد سے پہلے شربت انار ترش اور شیرین دیوین یا دانہ انار ترش
اور شیرین گلاب مین پیسکر نوش کرین یا لقمہ چند روٹی کے رب سیب ترش یا رب بہی ترش مین آلودہ کرکے
کھاوین اور جو نہایت گرم مزاج آدمی ہو تو شربت لودینہ یا ہیبہ کہ دونون کو مشک سے قوی کیا ہو
ساتھ جلاب کے کہ جسمین افادیہ بکائے ہون دیوین اور مریض کو اوندھا سُلانا چاہیے بعد اوسکے فصد کھولنی
چاہیے اور اوسی شکل پر خون لیوین اور افراط نکرین اور ایک گھنٹہ پیچھے فصد سے ماء اللحم یا مرغ کے آدھے بھونے ہوئے
انڈے کی زردی دیوین اور اگر کباب ہضم ہوسکین کھائین لیکن کم اسلیے کہ معدہ بسبیل فصد کچھ ضعیف
ہوجاتا ہے اور اگر کسی کو عادت ہو کہ ہر مرتبہ فصد لینے سے غشی ہوتی ہے سبب اوسکا ضعف دل تصور کرین
اور اوس صورت مین ترک کرنا فصد کا واجب ہے

باب ۱۴ چودھوان چوتھی جز و اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اون اسباب کے بیان مین ہے جو فصد سے باز رکھتے ہین

معلوم کرین کہ وہ اسباب جو فصد کو باز رکھتے ہین اکیس ہین ایک تپ ہے دوسری پیشاب پتلا اور ناری تیسرے لرزہ کہ جسکو جڑی بھی کہتے ہین ناقص کہتے ہین چوتھے مزاج سرد پانچوین شہر سرد چھٹے درد شدید ساتوین حمام آٹھوین جماع نوین کودکی اور نارسیدگی دسوین پیری گیارہوین لاغری بافراط بارہوین فربہی بافراط تیرہوین نازکی گوشت اور کشادگی مسام چودہوین سپیدی رنگ اور نرمی گوشت پندرہوین زردی روی اور کم خونی سولہوین بیماریان دراز سترہوین بھونک اور خلو معدہ آٹھارہوین بدہضمی اور پُری معدہ طعام سے اونیسوین تیزی حس فم معدہ بیسوین ضعیفی فم معدہ اکیسوین پیدا ہونا صفرا کا اندر معدہ کے پس معلوم کرین کہ صفراوی تپونمین کہ سخت سوزان ہون نہ اول نوبت مین اور نہ درمیان نوبت اور نہ روز نوبت کسی حال مین فصد نہ کھولنی چاہئے بسبب تین امرون کے ایک یہ کہ بروز نوبت تپ کی حالت مین خلطین حرکت کرتی ہین پس حرکت خون سے حرکت اونکی زیادہ ہوگی اور مضرت اوسکی بزرگ ہوگی اور دوسری یہ کہ وہ رطوبت جو بدن مین کار آمد ہے اور ساتھ صفرا کے مقابلہ کرتی ہے فصد کھولنے سے اندکی کم ہوجائیگی اور صفرا قوی ہوگا تیسری یہ کہ خون جو مایہ قوت کا ہے جب فصد سے خرچ ہوجائیگا تو بالضرور قوت ساقط ہوگی اور اون تپونمین بھی کہ جنکے ساتھ تشنج ہو اگرچہ فصد کی حاجت ہو فصد نکھولین اسلیے کہ تشنج بیخوابی لاتا ہے اور پسینہ جاری کرتا ہے اور قوت اوسکی وجہ سے ضعیف ہوتی ہے اور اون تپونمین کہ جو عفونت سے ہون اگر فصد کھولین خون اندکے باہر کرین اور باقی کو نگاہ رکھین اور احوال پر قارورہ کی بھی خیال کرین اگر پیشاب پتلا اور ناری ہو اور اثر بیماری اور گدازشگی کا ظاہر ہو تو کسی وجہ سے فصد نکھولین پس اگر قارورہ کا قوام کچھ معلوم ہو اور رنگ بھی سرخی مائل ہو اور نبض عظیم اور چہرہ بیمار کا بحال خود اور اثر گدازش کا کچھ نہ ظاہر ہو فصد روا ہوگی لیکن سبب باز رکھنے فصد کا لرزہ سرما شدید سے دو وجہ سے ہے ایک یہ کہ اگر سبب اس سرما کا کوئی خلط خام اور بلغم ہو قوت خون کی بدنمین کام آویگی یعنے اوس لرزہ کی قوت کے ساتھ مقابلہ کریگی اور اوسکو بچاویگی پس اگر خون فصد سے خارج کیا جائیگا تو مضرت اوس خلط کی زیادہ ہوگی دوسری یہ کہ اگر سبب اوسکا صفرا ہو تو فصد باعث زیادتی صفرا اور سبب ضعیفی قوت کا ہوگی اور مزاج سرد جو فصد سے باز رکھتا ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ خون سرد مزاج کے بدنمین بہت کم پیدا ہوتا ہے اور اوسکے بدن کو خون کی نہایت احتیاج ہے پس باوجود حاجتمندی کے فصد کرنا اوس آدمی کی باعث خطر کا ہوگی اور سرد شہر مین فصد اسلیے نہ کھولین کہ سرد شہر دنمین خون کی موجودگی سے بدن گرم رہتا ہے اور رطوبتین بسبب اوسکی پختہ ہوتی ہین پس اس صورت مین فصد ہرگز سودمند نہوگی اور شدید دردونمین فصد اسواسطے ممنوع ہے کہ درد خلطونکو اپنی طرف کھینچتا ہے اور فصد خلطونکو باہر کیطرف کھینچتی ہے پس درد کی حالت مین فصد بسبب منازعت اور مخالفت کا ہوگی اور بدن اوسکی وجہ سے اضطراب مین

رہیگا اور رداءۃ ناطبعی کا اخراج مطلق نہو سکیگا اور ضعف پیدا ہوگا اور منفعت اوسکا ساتھہ فصد کے بے سود ہوگا
اور بسبب سی بہتر یہ ہی کہ پہلے درد کو ساکن کرین پھر فصد کھولین اور حمام مین فصد اسواسطے ناروا ہی کہ حمام خلط کو
پگہلاتا ہی اور مسامون کو کھولتا ہی اور بسبب کشادہ ہونی مسام کے تحلیل بہت ہوتا ہی اور پسینہ بہت آتا ہی
اور اس صورت مین فصد کھولنی باعث خطر کا ہے البتہ اگر کسی کو فصد کی بہت احتیاج ہووی اور موسم بھی
جاڑے کا ہو تو حمام مین جا کر پہلے پسینہ آئی اور مسام کھلنے کی اگر فصد کرین تو کچھ مضایقہ نہین ہی اور سبب
باز رکھنی فصد کا جماع سی ظاہر ہے اور سبب باز رکھنی کودکی اور نارسیدگی کا فصد سی اس نوع کے نوین باب
مین بیان ہو چکا ہی اور سبب باز رکھنی پیری کا فصد سی یہ ہی کہ خون بوڑہون کے بدن مین بہت کم پیدا ہوتا ہی اور
اور رطوبت غریب اکثر پیدا ہوتی ہے اس سبب سی فصد نقصان پہونچاتی ہی پس اگر کوئی ایسا بوڑہا ہو کہ جسکی
بدن کی رگین فراخ اور پر خون ہون اور رنگ اوسکی چہرہ کا سرخ ہوا اور عضلی بھی اوسکی آگندہ ہون تو اگر بوقت حاجت
فصد اوسکی کھولین روا ہی اور سبب باز رکھنی لاغری بافراط کا فصد سی یہ ہے کہ مزاج لاغر آدمی کا اکثر حالات مین
گرم اور صفراوی ہوتا ہی اور فربہی بافراط مانع فصد کی اسوجہ سی کہ مزاج نہایت فربہ آدمی کا مائل بسردی ہوتا ہے
اور اوسکی بدن مین رطوبت بہت ہوتی ہے اور نازکی گوشت اور کشادگی مسام کی بھی فصد ناجائز ہونے کا سبب ہی اور
اوسکا وہی ہی کہ جو حمام مین فصد نکرنے کی اسباب مین بیان ہو چکا ہی اور سپیدی اور نرمی گوشت کی مانع فصد کے
سبب اوسکا بھی وہی ہے کہ جو فربہی مین فصد نکرنے کی اسباب مین بیان ہو چکا ہی اور سبب باز رکھنے
زردی رو کی اور کم خونی کا بھی وہی ہے کہ جو سبب باز رکھنی مین لاغری بافراط کے یاد کیا گیا ہی اور دراز بیماریون
مین فصد اسلیے ممنوع ہی کہ دراز بیماریون مین اکثر اتفاق پرہیز کرنے اور استفراغ کا بہت ہوتا ہی اور اسوجہ سے
خون کم پیدا ہوتا ہی اگر فصد کھولین گے قوت جاتی رہیگی اور بدہضمی اور بری معدہ مین اسوجہ سی فصد ناروا ہے
کہ بسبب بدہضمی کے قوتین ضعیف ہوتی ہین پس بسبب فصد کے قوتین نہایت ضعیف ہونگی اور قوت ہاضمہ
فضول ناگوار معدہ کو جیسا کہ چاہیے نہ ہضم کر سکے گی اور فصد کرنے سے خون نیک نکل جائیگا اور وہ خلطین جو بدن مین
ہونگی حرکت کرینگی اور بدن مضطرب ہوگا اور مضرت اوسکی انتہا کو پہونچیگی اور سبب باز رکھنی قوت حس
فم معدہ اور ضعیفی اوسکی کا اور پیدا ہونا صفرا کا معدہ مین یہ ہی کہ فصد ان حالات مین سبب غشی کا ہوتی ہے
جیسا کہ باب گذشتہ مین بیان گیا ہی اور لیکن نشانیان قوت حس معدہ کی یہ ہین کہ صاحب اوسکا تیز
چیزین کہانے سی نہایت رنجور ہوتا ہے اور نشانی ضعیفی معدہ کی یہ ہی کہ آرزو طعام کی کم ہو جاتی ہی اور درد سے
خالی نہین رہتا اور علامت تولد صفرا کی معدہ مین تلخی دہن کی ہے اور ہمیشہ جی متلی رہنا واللہ اعلم

بالصواب باب پندرہوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری

خون دو دفعہ یا تین دفعہ باہر نکالنے کی منفعت مین سے معلوم کرین کہ مقصود فصد کے
لینے سے دو کام ہین ایک یہ ہی کہ قدری خون تمام بدن سے یا کسی ایک عضو سے کم کرین دوسری یہ کہ خون تنہا یا
ساتھ کسی دوسری مادہ کے کہ کسی عضو کی طرف متوجہ ہوا ہوا رہا چاہین کہ اوسکو مخالف جانب کیطرف پھیر
لاوین اور ان دونون غرضومین منفعت باہر کرنے خون کی متفاریق بیشتر حاصل ہوتی ہے اور منفعت
دوسکی دو نوع ہی ایک یہ کہ کام طبیعت کا یہ ہی کہ ہمیشہ کوشش کرتی ہی کہ خون یا خلط بد کو جس طریق سے کہ چاہی
دفع کر سکے اور جسوقت کہ خون ساتھ کسی دوسری خلط کے تمامی جسم کی رگومین یا کسی ایک عضومین قرار پائی ہووی
اور طبیعت پر گران ہو تو طبیب کو چاہیے کہ طبیعت کو مدد دیوی اور ساتھ صناعت کی کسی راست اور نزدیک
طریق سے ظاہر لاوی اور اوس رگ کو کھولی کہ جو ساتھ اوس عضو کی پیوستہ ہی اور مواد جس رگ سے جلد اور آسانی
سے نکل سکتا ہو تا کہ طبیعت اوس خلط کو باسانی دفع کرے پس جسوقت خون کہ مرکب سب خلطونکا ہے
اندکے باہر آوے تو اوسوقت طبیب کو چاہیے کہ اوس رگ کو روک دیوی اور بند کرے اور ایک ساعت
صبر کری تا کہ طبیعت کوشش اپنی باقی خلط مین بجالاوی اور اوسکو اوسکے مقام سے اوکھاڑی اور مقام فصد کے
پاس جمع کری اسلیے کہ دوسری مرتبہ جسوقت فصد کھولی جائے تو باقی خلط بکثرت اور جلد دفع ہو دی اور منفعت
فصد کی زیادہ حاصل ہو اور جذب بجانب مخالف یعنی پھیر لانا خون کا دوسری جانب بخوبی عمل مین آئی
اسواسطے کہ دفع اور جذب دونون مددگار ایک دوسری کے ہون اس طرح کہ مثلاً کوئی فراش اگر کسی مکان کو
دہووے تو اول پانی اوسپر چھڑکی اور خشتہای خانہ کو ملی اور میل اور کدورت کا ملا ہوا پانی کسی نشیب مین لیجاوی پھر راہ اوس
پانی کی بند کری اور قدری پانی اور چھڑکے اور نشیب فرش مکان کا سر چاہ تک ہووی وہ پانی چھڑکا ہوا سر چاہ
تک آوی فراش اوس پانی کو پھر لیجاوی اور خشتونکو خوب ملی تا کہ باقی تیرگی خشتونکی ساتھ پانی کے سر چاہ تک
اگر جمع ہووی پھر راہ پانی کی طرف چاہ کی کھولدیوی تا کہ باقی تیرگی چاہ مین اوتر جائے اور خشتہای فرش خانہ
صاف اور بارونق اور پاکیزہ رہجائین اور جسقدر اور جتنی مرتبہ اوس فرش کو دہو دیگا خشتہای فرش ہر دفعہ
پاک اور صاف ہوتی جائینگی پس اس مثال سے یقین کر لینا چاہیے کہ خارج ہونا خون کا بھی بذریعہ فصد کے دو دفعہ
یا تین دفعہ یا زیادہ اوس سے مین بدنکو پاک کر دیتا ہی اور جالینوس نے اسی معاملہ مین فرمایا ہی کہ اگر مقصود فصد کی
پھیر دینا کسی خلط کا ہو ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے تو ہر چند متفاریق اور بمراتب بسیار خارج کرین
مقصود بخوبی حاصل ہوگا اور منفعت دوسری یہ ہی کہ قوت قائم رہی اور ضعف عارض نہووی جالینوس لکھتا ہی
کہ اولی اور انسب یہ ہی کہ جسقدر خون جسکی فصد سے لینا منظور ہی چاہیے کہ اول دفع مین بہت لیوین اور دفعہ
دوسری مین کمتر نکالین اسلیے کہ اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہی کہ دوسری دفعہ مین غشی عارض ہوتی ہی اور بہتر یہ ہی کہ

درمیان مین دونون دفعہ کے کوئی شربت مقوی دیوین اور وہ اختیار کرین کہ جیسا کچھ بار ہوین اوسکا مین اس نوع کے بیان کیا گیا ہی اور اگر قوت فصد کھلوانیوالی کی قوی ہو تو درمیان دفعہ اول اور دوسری کے فاصلہ تھوڑا بھی کافی ہے اگرچہ فاصلہ کی حد کامل ایک ساعت ہی اور جو وہ آدمی ناطاقت ہو تو دیوین دونون دفعہ کو بہت فاصلہ دینا چاہیے اور اگر مقصود فصد سے پھیر دینا مواد کا ہی ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے تو فاصلہ درمیانمین ایک دن کا چاہیے اور جالینوس کہتا ہے کہ جسوقت کہ مقصود دوسری دفعہ کی فصد کھولنے سے پھیرنا مواد کا ہو ایک جانب سے طرف دوسری جانب کی تو دونون دفعہ کے درمیان مین دو دن کا فاصلہ دیوین اور طبیبون نے کہا ہے کہ پہلی اور دوسری دفعہ کے درمیان مین کوئی خوشبو اور عطر کی شی نہ سونگھین اور اگر کوئی چاہی کہ دفعہ اول مین سر رگ کھولے تو لازم ہی کہ رگ بہ ریب کھولے اور اگر دوسرے دن کھولیگا تو رگ بدرازی کھولے اور اگر رگ کسی کی فصد کھولتے وقت بستہ ہو جاوے تو ایک ٹکڑا کپڑے کا روغن زیتون اور اندکے نمک مین آلودہ کرنا چاہیے اور سر رگ پر رکھنا چاہیے اور اگر نشتر کو روغن زیتون مین ڈبووین اور اوس سے رگ کھولین بہتر ہوگا کہ درد بھی کم ہوگا اور رگ کا موںھہ بھی دیر مین بند ہوگا اور سونا اول اور دوسری مرتبہ کے درمیان اچھا نہین ہی اسلیے کہ حالت خواب مین مواد اندر کیطرف پھر جاتا ہی اور منفعت دوسری دفعہ کی باطل ہوتی ہے اور موںھہ رگ کا جلد بند ہو جاتا ہی اور جسوقت خون بتفاریق باہر کرنا منظور ہو تو رگ فراخ کھولین مگر شرط یہ ہی کہ رگ اوس آدمی کی موافق ہو کیونکہ رگ باریک کو بہ ریب اور چوڑا مین فراخ کھولنی چاہیے اور اگر دوسری دفعہ مین خون بدشواری باہر آوے تو رگ کو دبوچنا بہتر نہین ہی اور اگر رگ کے موںھہ پر اندکے خون جمگیا ہو تو اوسکو نشتر سے ہٹا دیوین اور اگر اوس مقام کو چھوڑکر اوس سے نیچے یا اوپر نشتر مارین روا ہی اور اگر موںھہ رگ کا ورم کر گیا ہو تو یہی عمل کرین اور اگر رگ باسلیق مین ریح بھر جائے تو اوسکو دوسری دفعہ نکھولنی چاہیے اور رفادہ یعنی گدی گلاب اور قدرے سرکہ مین تر کرکے سر رگ پر رکھین اور پٹی سے باندہین اور دوسری رگ دوسرے مقام سے کھولین

باب سولھوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے

اس مضمون مین ہی کہ خون کو جو کسی طرف میلان کرے اوس جانب سے اوسکو کیونکر پھیرنا چاہیے

جسوقت چاہین کہ خون کو جس طرف سے کہ اوسنے میل کیا ہی کسی طرف کو پھیرین تو طریق اوسکے پھیرنے کے دو ہین ایک یہ کہ اوسطرف کو کھینچین کہ وہ طرف برابر اوس جانب کی ہو کہ جسکی جانب میل کیا ہی یا طرف اوس عضو کی جو برابر اوسکے ہو لیکن کھینچنا اوسکا کسی جانب سے اوسکی برابر کیطرف کو اسطریق ہی کہ اگر مثلاً سر کے پیچھے کی جانب میل کرے تو لازم ہے کہ رگ پیشانی کی کھولین اور اگر سر کے سامنی کیطرف میل کرے تو سر کے پیچھے اور گدی پر حجامت کرین اور اگر کسی عضو سے دوسرے برابر کے عضو کیطرف کھینچنا منظور

تو طریق اوسکا یہ ہی کہ اگر داہنی ہاتھہ کی طرف میل کری [illegible] اور اگر بائین
ہاتھہ کی طرف میل کری تو داہنی ہاتھہ کی رگ کھولین اور [illegible] دوسرا یہ ہی کہ [illegible] اور پانچ
[illegible] واسطے افراط حیض کی پچھنی نیچے پستان کے لگا وین [illegible] اگر خون ناک
داہنی طرف سی آتا ہو تو پچھنا جانب راست پر رکھین اور اگر ناک [illegible] بائین جانب پر
رکھین اور واسطے [illegible] اور درد گردہ کے کہ حلق [illegible] داہنی انگ [illegible]
کری یا خناق [illegible] جانب راست [illegible] پچھنی [illegible] جسکو عربی مین [illegible] کہتی ہین وہ بائین جانب
لگائین اور اگر فصد لینی منظور ہی داہنی ہاتھہ کی رگ کو کھولین اور اگر بائین طرف ہو پچھنا بائین جانب پر رکھین
اور اگر فصد کھولین بائین ہاتھہ کی رگ کو کھولین اور اگر استلا داہنی گردہ مین ظاہر ہو تو داہنی ہاتھہ کی فصد
کھولین اور اگر بائین گردہ مین ظاہر ہو بائین ہاتھہ کی ہاتھہ کی فصد کھولین اور معلوم کرنا چاہیی کہ پھیرنا خون کا
ابتدا مین میل کرنا اوسکا ہی جسوقت دیکھین کہ خون فی الجملہ میلان کیا ہے اور ٹھہر گیا ہے تو اوس ہنگام مین
اوس رگ کو کھولنا چاہیی کہ جو رگ اوس عضو سی نزدیک ہی اور اوس سی زیادہ منسوب ہو اور خون اوسمین سی بہت
آویگا چنانچہ واسطے جگر کے باسلیق راست اور واسطے طحال کے اسیلم چپ اور واسطے گردہ اور مثانہ کی اون
رگونکو کھولین کہ جو پاؤن مین ہین مانند مابض اور صافن کے اور جو طبیب کہتے ہین کہ مواد کو ایک جانب سی طرف
دوسری جانب مخالف کی پھیر دینا چاہیی اگر کوئی یہ سمجھکر عمل کرے کہ جو مواد کہ دست راست کی طرف میل
کری اوسکو بائین پاؤن کی جانب کو کھینچی عمل اوسکا غلطی پر ہوگا اسلیے کہ جذب مواد کا راستا عضو پر ہوگا اور
کھینچنا مواد کا ایک عضو سی طرف دوسری عضو کے راستای پر اوسکی نہو دشوار ہوگا لیکن مطلب اونکی
بیان سی یہ ہی کہ اگر مواد دست راست مین ہو بائین ہاتھہ کی رگ کھولین یا اگر مواد داہنی گردہ مین ہو باسلیق
دست راست یا اوس رگ کو کھولین کہ جو اوس سے منسوب ہووی یا ی راست سی اور جو مواد راست سر مین
میل کری اوسکو بائین جانب سر کی نہ پھیرنا چاہیی بلکہ پاؤن کیطرف جانب راست کھینچنا چاہیی اور اگر بسبب
میلان مواد کی کسی عضو مین کسی طرح کا کوئی درد شدید پیدا ہو گیا ہو تو لازم ہے کہ اول درد کو ساکن
کرین پھر مواد کے پھیر دینی کیطرف مشغول ہون تاکہ مزاحمت نہو فی پاے جیسا کہ تیرھوین باب مین اس جزو
کے بیان کیا گیا ہے اور پھیر دینی مین مواد کی ایک عضو سی طرف دوسرے عضو کے خیال رکھنا چاہیی کہ گذر اوسکا کسی عضو
شریف کی جانب نہو وی اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بمجرد پھیرنی مواد کی بیماری زائل ہو جاتی ہی اور استفراغ
کی احتیاج نہین ہوتی اور باندہنا اور ملنا اور پچھنا اور دوائین گرم اور تیز رکھنا اور کوئی الم پہونچانا اوس
عضو پر کہ راستای عضو معلول پر ہی مواد کو طرف اپنی کھینچتا ہے اور عضو معلول سی پھیرتا ہے

باب ستر ہوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا اوس
آدمی کی تدبیر مین ہے جسکی فصد کھوسلتے ہین گرم مزاج آدمی کی فصد گرمی کے موسم مین جلد
کھولنی چاہیے جبکہ ہوا اچھی ہو اور ساعت اول روز مین رگ کھولین یا دوسری ساعت مین اور اوسکو آرام
دیوین اور فصد کھولنے سے پہلے اور بعد کوئی رنج اوسکو نہ پہونچنا چاہیے اور جس دن کہ فصد کھولین اور دوسرے
دن بھی اوسکے طعام کمتر کھلانا چاہیے اور سبک کھانا دینا چاہیے اور وہ شی کھلاوین کہ صفرا کو جلد تسکین دیوے
مانند زیربا اور غوربا اور مانند اوسکے لیکن اگر سینہ اور حلق مین کچھ درشتی ہو تو شوربا مرغ اور بیضہ مرغ آدھے
بھونے ہوئے دیوین اور بعد قے اور دستون کا اور بعد جماع اور بعد بیخوابی اور رنج کے اور بعد نہ ہضم ہونے طعام کے
اور بعد ہیضہ اور بعد کسی کام کے کہ جو بدن کو گرم کرے یا بسبب اوس کے تحلیل بسیار ہو فصد نکھولنی چاہیے
اور جو کسی کو فصد کی نہایت ضرورت ہو تو درمیان ان حالات اور درمیان فصد کے تین دن یا دو دن کا
فاصلہ سے کم نچاہیے خواہ فصد سے پہلے خواہ بعد فصد کا اور اسی سبب سے ہے کہ بعد فصد کے ریاضت اور حمام کو پسینہ
لاوے بچاہیے اور اگر بعد فصد کے ایک ساعت اوندہا ہو کر لیٹین بہتر ہوگا لیکن سونا مناسب نہین ہے اسلیے
بسا اوقات بعد فصد کے سونے سے کسل پیدا ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤن ٹوٹتے ہین اور اعضا مین ماندگی عارض
ہوتی ہے اور اکثر اوقات احتلام بھی ہوتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور اگر فصد کھلوانے والا شراب پیے تو احتیاط یہ ہے
کہ جراحت رگ کو دو گدیان رکھکر پٹی سے مضبوط باندہین اور جسوقت اوسکو نیند آجائے تو کوئی شخص اوسکے
پاس کان لگائے بیٹھا رہے اسلیے کہ اکثر اوقات مست آدمی کی فصد سے خون جاری ہوتا ہے اور وہ ضعف لاتا ہے
اور خوف ہلاکت کا ہے اور جسوقت کسی کو بعد فصد کھلوانے کے کوئی ایسا کام درپیش ہو کہ بسبب وقوع اوس کام کے
ضعف اور غشی لاحق حال اوسکے ہو تو لازم ہے کہ اوسیوقت ساتھ ماء اللحم اور شراب قوی ریحانی صافی کے تدارک
کرین اور خوشبوئین سونگھین اگر ماء اللحم ساتھ شراب مبیہ مشکبو کے دیوین مناسب ہے اور مرغ بھونا ہوا اوسکے
مونھہ کے سامنے او دہرین اور چیرین تاکہ اوسکی بو اوس تک پہونچے اور کسی مرغ کو پاک کرین اور اوسکو ساتھ ہڈیون
اور انڈے کے گوشت بزغالہ کے کوٹین اور اوسکو ساتھ پانی سیب اور پانی بہی ترش کے پکاوین جب پکجاوے
تو قدرے شراب ریحانی داخل کرین اور دارچینی اور زیرہ اور پودینہ اور دہنیہ خشک سے خوشبودار کرین اور
شوربا اوسکا اور روٹی کے ٹکڑے اوسمین ڈبو کر اور خوب بھگو کر دیوین اور گرداگرد اوس آدمی کے نارنج اور
صندل اور گلاب اور میوہ جات اور خوشبو کی اور چیزین رکھین اور اگر وہ آدمی بوڑھا ہو تو کسی کنیزک نارسیدہ کو
کہ نزدیک حد بلوغ کے ہو حکم کرین کہ پشت اوس بوڑھے آدمی کی اپنی کنار مین لیکر کفدست اوسکے ملے تاکہ حرارت
غریزی بھڑکے اور قوت اوسکے بدن مین پھر آوے اور ایک گروہ نے لکھا ہے کہ بوی بنفشہ حالت ضعف اور غشی میں

ضرر پہونچاتی ہی اور رگ کو جلد نکھولنا چاہیے کہ اکثر ورم ہوجاتا ہی اور رگ کی موںنھہ پر سخت گدّی اور موٹی اور چوڑی
نہ رکھنی چاہیے اور کسی طرح کا عطر اور لخلخہ کہ بعضے آدمیونکی عادت ہوتی ہی نہ ملنا چاہیے اور اگر موضع رگ گرم ہووے تو
نہ چھوڑنا چاہیے کہ گدی اوسپر سوکھہ جاوے بلکہ ہر ساعت پٹی کھولنی چاہیے اور گدی کو گلاب مین تر کرکے رکھنا چاہیے
اور باندہنا چاہیے اور جب تک جراحت سخت نہو جاوے حمام مین نجائین اور شراب نہ پئین اور کوئی کام سخت
یا رنج نکرین ولیکن مرطوب آدمی کو فصد سے ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ پہلے قلیل ریاضت کرنی چاہیے تاکہ حرارت بھڑکے
اور خلطین اور رطوبتین کشادہ ہو جائین

باب ۱۸ اٹھارہواں چوتھے جزو سے پہلی گفتار دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اس امر کی شناخت مین ہی کہ فصد بیمارونمین کب کھولنی چاہیے

جالینوس لکھتا ہی کہ بیمار کی فصد کھولنے مین عدد ایام مرض پر اعتماد نکرنا چاہیے جیسے ایک گروہ نے کہا ہے
کہ دور ترین حد ایام بیماری سے تیسرا دن ہے اور کہا ہی کہ اول حال بیماری اور سلامت اور خطر کا اوسمین معلوم
کرنا چاہیے اور جیسے ایک گروہ نے کہا ہی کہ دور ترین حد ایام بیماری سے روز چہارم ہے لیکن ان دونون حدون سے
پہلے جسوقت کہ روز تپ کا گھٹ جاوے فصد کا کھولنا روا سمجھا ہے اور وہ لکھتا ہی کہ مینے جسوقت علت کو قوی پایا
اور قوت قائم دیکھی اور فصل سال اور مزاج بیمار اور سن اوسکی سے کوئی مانع نہوا فصد کھلوائی ہی اگرچہ بیس دن
گذر گئے ہین اور بعد اوسکے اتفاق فصد ہوا ہی اور لازم ہے کہ تپ مین جو احتیاج فصد ہو تو بعد دور ہو جانے تپ کی
رگ کھولنی چاہیے یا بعد ٹوٹنے اوسکی قوت کی کہ آخر نوبت ہوتی ہے اور ہنگام سختی اور شدت نوبت تپ مین اور
وقت پُری معدہ کی طعام سے اور بعد بدہضمی کے فصد نکھولین لیکن اگر طبیب کو معلوم ہو کہ تاخیر کرنے مین خطر
ہی مانند ضیق النفس اور خفقان اور خناق صعب کے کہ چہرہ کا رنگ اور آنکھین سرخ ہوگئین ہین اور رگین بھری ہوئی ہین اور بھر
ہوئین ہون اور اوس سکتہ مین کہ رنگ چہرہ کا سرخ یا سیاہ ہو یا ناک سے یا کسی اور جگہہ سے خون بکثرت جاری
ہو اور وہ بند نہ ہو سکتا ہو ایسے حالات مین جسوقت کہ مناسب ہو رات کو یا دن کو فوراً فصد کھولنی چاہیے
اور اگر مہلت مل سکے تو بہتر ہے کہ صبح کی وقت بعد دوسری اور تیسری ساعت کی رگ کھولین اور نیز لازم ہی کہ بعد
کھانا ہضم ہونے کی فصد کھولین اور بعد خالی ہونے آنتون کے ثقل طعام سے اور جسوقت کہ خون کسی عضو کی طرف
میلان کرے اور رہنوز اوس عضو مین جمع نہوا ہووے تو جلدی کرنی چاہیے اور پہلے فصد کھولدینی ضرور ہی تاکہ خون اوس
راہ سے پھر جاوے اسلیے کہ جب جمع ہوگیا تو پھر پھیرنا اوسکا دشوار ہوگا اور معلوم کرین کہ فصد کھولنے کے لیے بہترین فصل
فصول سال سے فصل بہار ہی خاصتہً اوس آدمی کے واسطے کہ جسکو ہمیشہ اور اکثر خونی بیماریان عارض ہوا
کرتی ہین اور اول بہار اور درمیان فصل خزان مین فصد کھولنی واجب ہے واسطے نگاہ رکھنے تندرستی کی لیکن
مرطوب کی فصد آخر بہار مین بہتر ہے اور معتدل مزاج کی فصد میانہ بہار مین اور گرم مزاج آدمی کی فصد اول

بہار مین اور صاحب عرق النسا کی پاؤن کی فصد اوسوقت چاہیی کہ آفتاب سرطان مین ہو باب انیسوان

چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی اون مضرتون کے بیان مین ہے جو فصد کھولنی اور بہت خون نکالنی سی پیدا ہوتی ہین

جسم سی بافراط خون نکالنی سی سوء مزاج سرد پیدا ہوتا ہے اور استسقا عارض ہوتا ہی اور بھونک کھانے کی جاتی رہتی ہے اور اثر پیری کا جلد ظاہر ہوتا ہے اور قوت شکستہ ہوتی ہی اور معدہ اور جگر اور دل ناطاقت ہو جاتا ہی اور سب جسم کی قوتین ضعیف ہوتی ہین اول قوت حیوانی ضعیف ہوتی ہی پھر قوت طبعی اور جسوقت قوت ضعیف ہوتی ہے تو خلطین بد اور رطوبتین خام بدن مین پیدا ہوتی ہین اور جمع ہو جاتی ہین اور خوف عارض ہونی فالج اور رعشہ اور سکتہ کا ہے پس لازم ہے کہ قوتون کی ضعیفی کا تدارک ماء اللحم سے کرین کہ شراب اور بوی مشک اور عطرہای مشکین سی تیار کیا ہو اور جسوقت کہ خون سوداوی ہو تو حاجت کئی بار فصد لینی کی اکثر ہوتی ہی مگر جبکہ دفعۃً فصد کرین آسایش دیوین لیکن عالم پیری مین سخت اور دشوار بیماریونکا خطرہ ہی مانند فالج اور سکتہ کی پس مصلحت یہ ہی کہ اور تدبیر ونسی خون کو خلط سوداوی سے صاف کرین اور جب کسی شخص کے بدن مین خلطین بہت جمع ہون اوسکی جب فصد کھولی جائے تو خلطین اوسکی جسم مین حرکت کرینگی اور رگونمین روان ہونگی اور مضرت ظاہر ہوگی اور اوس حال مین متواتر فصد لینی کی اوسکو حاجت ہوگی پس اولی یہ ہی کہ طبیب ملاحظہ کری کہ اوسکے بدن مین کون سی خلط افزون ہی جبکہ بخوبی معلوم ہو جائے تو بدن سی ساتھہ مسہل دواؤن کے اوس خلط افزون کو پاک کرے

باب بیسوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی بیان مین اون مضرتون کے ہی جو فصد نہ کھولنی سے باوجود حاجتمندی کے پیدا ہوتی ہین

فصد نکھولنی سے باوجود حاجتمندی کے دُمل اور ریشہای بزرگ پیدا ہوتے ہین اور ورم خونی اور لازم تپین اور سرسام اور آبلہ اور طاعون اور سکتہ اور خناق خونی اور جذام عارض ہوتا ہی اور گلو سی خون آتا ہے اور مرگ مفاجات عارض ہوتی ہی

باب اکیسوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی اون رگون کی پہچان مین ہی جنکی فصد کھولتی ہین اور اون شریانون کی شناخت مین ہی کہ جنکو کاٹتے ہین اور داغ دیتی ہین اور بیان اونکی منفعت کا

معلوم کرین کہ فصد رگون اور شریانون کی جو کھولی جاتی ہین اڑتالیس ہین منجملہ اونکے بارہ رگین ہین کہ دونون ہاتھون مین ہین اور اصل ان بارہ رگون کی دو رگین ہین ایک قیفال اور دوسری باسلیق اور دس رگین باقی مرکب ہین انہین دونون اصل کی شاخون سی اور اون بارہ مین سی چار باسلیق ہین ہر ایک ہاتھہ مین دو ایک کو باسلیق ماذیان کہتی ہین اور دوسری کو باسلیق ابطی اور وہ دو رگین بزرگ کہ جگر سے آئی ہین ایک اصل

باسلیق کی ہی اور دوسری اس قیفال کی لیکن قیفال اوپر کو ہی اور دل سے دور ہی اور باسلیق بیچ مین ہی اور دوسری
بہت قریب ہی اور جگر سے چنبر گردن تک آئی ہے اور اوسجگہہ دو حصہ اوسکی ہوگئے ہین ایک حصہ داہنے ہاتھہ کی
طرف آیا ہی اور دوسرا حصہ بائین ہاتھہ کی جانب آیا ہی اور ہر ایک حصہ پہلے آنے سی طرف ہاتھہ کی اور دو حصونکے
ساتھہ منقسم ہوگیا ہی ایک بہت چھوٹا ہی اور دوسرا بہت بڑا ہی اور حصہ جو بہت چھوٹا ہی سر کے اندر آیا ہی اور دماغ
مین اوتر گیا ہی اور مانند فرش کے ہی اور پھر دماغ سی نکلکر سینہ اور شانہ کی اندر آیا ہی اور پھیلگیا ہی اور حصہ جو
بڑا ہی اور ہاتھہ کی اندر آیا ہی بغل دست مین دو حصہ ہوگیا ہی ایک باسلیق بازیان ہی اور دوسرا حصہ باسلیق ابطی
اور ایک شاخ سینہ اور پھیپھڑہ اور دل اور حوالی دل کے اندر آئی ہے اور قم معدہ اور شرب اور حجاب مین بھی اوتری
ہی اور نزدیک شرح اور ران اور قدم تک پہونچی ہے پس اسی سبب سے فصد باسلیق بیماریون جگر اور تلی اور پھیپھڑے کو
اور حجاب کی بیماریون کو مانند ذات الجنب اور شوصہ اور شامی درد ہای سرین اور ... اور ران اور قدم کو نافع ہی
اور باسلیق سلیہ کہتی ہین کہ اصل اوسکی جگر سی آتی ہی وہ رگ بہت بڑی ہے ... اور اعضای شریفہ ...
مانند دل اور دماغ اور پھیپھڑہ اور حجاب کی اور لغت یونان مین باسلیق بادشاہ بزرگ کو کہتی ہین اور بسبب پہونچنی
اس رگ کی ساتھہ اعضای شریفہ کی نام اوسکا باسلیق رکھا گیا کیونکہ بدن مین اوسکو بجای بادشاہ بزرگ تصور
کرتے ہین اور باسلیق ابطی کو اسوجہ سی اس نام سی موسوم کیا کہ نزدیک بغل کے ظاہر ہوتی ہی اور ابط عربی مین
بغل کو کہتی ہین اور اون بارہ رگون سی دو رگین قیفال ہین ہر ایک ہاتھہ مین ایک اور یہ قیفال کی دوسری
کہ جگر سی اوپر کیطرف آئی ہی چنبر گردن تک اور اوسجگہہ دو حصہ ہوگئی ہے اور پھر ہر ایک حصہ اوسکا ساتھہ دو حصون
کی منقسم ہوا ہی ایک بہت چھوٹا اور دوسرا بہت بڑا اور جو حصہ کہ بہت بڑا ہی گردن کے اندر آیا ہے اور حجابہای
دماغ مین پھیلگیا ہی اور غذا اوسکو پہونچاتا ہی اور پھر وہ حصہ اوس مقام سے جسطرح سی کہ حصہ باسلیق کا اوترا ہی
یہ بھی اوترا ہی اور بعضی آدمیونمین نیچی اوترتا اوسکا پوشیدہ تر ہی اسلیے کہ نیچی عضلہ کے ہی اور بعضی آدمیون مین ظاہر ہی
اسلیے کہ اوپر عضلہ کی ہوتا ہی اور بعضی اصحاب تشریح نے لکھا ہی کہ وداجان دونون شاخ باسلیق کی ہین کہ سر کے
اوپر آئی ہین اور قیفال جو سر سی اوتری ہے پوشیدہ اوتری ہے اور اسی سبب سے کہا ہی کہ وداج غلیظ باسلیق سے
اور وداج دقیق قیفال سے ہے اسلیے کہ وہ بوجہ پوشیدہ اوترنے کی باریک معلوم ہوتی ہی اور دونون رگین یعنے
قیفال اور باسلیق گردن کی دونون جانب سی اوترکر دونون ہاتھون کیطرف آئی ہین اور لغت یونانی مین
کنارہ شی کو قیفال کہتی ہین اور جو کہ یہ رگ کنارہ ذراع پر واقع ہی اسواسطے اوسکو قیفال کہتی ہین اور فصد
قیفال واسطی خارج کرنے خون سر اور گردن کی مخصوص ہے اسواسطے کہ فارسی مین اوسکو سر رگ کہتی ہین اور وہ
فصد آنکھہ اور ناک اور تالو اور دہن اور دانت اور لب اور سر کی بیماریونکو مفید ہی اور دو رگین اور ہین اونکو

اکحل کہتے ہین ہر ایک ہاتھ مین ایک اور اکحل ایک رگ ہی مرکب قیفال اور باسلیق سی جسجگہ دونون اوترکر سر سے نزدیک چنبر گردن کے پہونچتی ہین دونون سی دو شاخ اوٹھتی ہین ہر ایک سی ایک اور پھر وہ شاخین باہم پیوستہ ہوگئی ہین اور ایک رگ معلوم ہوتی ہے وہ اکحل ہے اور وہان سی ہاتھ کیطرف اوتری ہے اور درمیان قیفال اور باسلیق کے گذر کر پشت دست تک پہونچی ہے اور لغت یونان مین شی مرکب کو کحلاوش کہتے ہین اور اوسکو اکحل اسیواسطے کہتے ہین کہ قیفال اور باسلیق سی مرکب ہی اور ایک گروہ نی لکھا ہی کہ اوسکو اکحل اسلیے مشہور کرتے ہین کہ بسبب کثرت خون کے جو اوسکی اندر ہی رنگ اوسکا کحلی ہے اسلیے کہ وہ رگ بہت بڑی ہے اور دور گون سی خون حاصل کرتی ہی اور فصد اوسکی تنقیہ خون کا تمام بدن سے کرتی ہی بدون تخصیص بعض عضو کے اور اوسکو نہر البدن اور فارسی مین ہفت اندام اور رگ بدن بھی کہتے ہین اور تمام جسم کی بیماریون کو نفع دیتی ہے اور سر سے پاؤن تک کا امتلا کم کرتی ہے اور دو رگین اسیلم ہین رای جالینوس کی یہ ہی کہ اسیلم دنبال ہین باسلیق ماذیان کے ہی اور ایک گروہ لکھتا ہی کہ وہ دنبال ہین باسلیق ابطی کے ہی اور بعضون ذی اگلے حکیمون سی لکھا ہے کہ باسلیق کی ایک شاخ اکحل کی شاخ سی ملگئی ہے اور مرکب ہوکر ایک رگ معلوم ہوتی ہی وہ اسیلم ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ یہ دونون شاخین مرکب نہین ہوتی ہین بلکہ دونون ایک مقام پر اوتری ہین موضع اسیلم تک بالجملہ ایک شاخ اسیلم کی طحال سی پیوستہ ہی اور طبیب لکھتے ہین کہ اس رگ کو اسیلم بتصغیر اسواسطے لکھتے ہین کہ وہ دنبالہ باسلیق ابطی کے ہی اور باسلیق ابطی کو عرق اسیلم کہتے ہین یعنی رگ باسلامت تر اور باسلیق ابطی کو باسلامت اسوجہ سی کہتے ہین کہ اوسکے نیچے شریان نہین ہی اور نیچے باسلیق ماذیان کے شریان ہے اور ایک گروہ کہتا ہی کہ باسلیق ہاتھ کی اندر ساتھ تین شاخ کے منقسم ہوئی ہی ایک شاخ کف دست کی اندر ظاہر ہوتی ہی اور دوسری شاخ پشت دست کی اندر درمیان بیچ کی اونگلی اور اوس اونگلی کے جو چھوٹی اونگلی کے پاس ہی ظاہر ہوتی ہی پشت دست مین اور کہتے ہین کہ وہی شاخ رگ اسیلم ہے اور فصد اسیلم داہنی ہاتھ کی درد جگر کو نافع ہی اور فصد اسیلم بائین ہاتھ کی درد طحال کو مفید ہی اور گر اور خارش کو نفع کامل بخشتی ہی اور متقدمین نی لکھا ہی کہ علت ذات الجنب مین اس رگ کی فصد سی منفعت کامل ہمنی دیکھی ہے اور ذات الریہ اور درد مقعد اور بواسیر کو بھی مفید ہی اور دو رگین اور ہین اونکو حبل الذراع کہتے ہین ہر ایک ہاتھ مین ایک رگ ہی اور یہ رگ اکثر آدمیون کے بدنمین باسلیق ہے اور بعضون کے بدنمین باسلیق ساتھ اکحل کے مرکب ہوتی ہے اور یہ رگ زند اعلی پر گذر کر خردہ دست کی پاس تک پہونچی ہے یہ سب بارہ رگین ہین جو ندکور ہوئین اور یہ سب اون رگونمین سی ہین جو جگر سے اوگی ہین اور سوای ان بارہ کے دو رگین ہاتھ کے اندر اور ہین کہ وہ دلسی اوگی ہین اور اونکو شریان کہتے ہین سب گون کے منجملہ شرائین کے ذکر اونکا بھی کیا جائیگا لیکن پاؤن کی

چھ رگین ہین مشہور ہر ایک پاؤنمین تین رگ پس اون چھ رگونمین سے دو رگ صافن کی ہین ایک داہنے
پاؤنمین اور ایک بائین پاؤنمین اور ظہور اوس رگ کا اور فصد اوسکی شتالنگ کے پاس ہے اندر کیطرف سے
اور اوپر سے او تری ہے اور صافن اوس شی کو کہتے ہین جو باسلامت اور بی آفت ہو اور جسکی اصل استوار ہو اور
اس سبب سے کہ اس رگ کی نیچے اور نہ اسکے پہلو مین کوئی شریان ہے اور فصد اسکی باسلامت اور سہل ہے اوسکو
صافن کہتے ہین اور اصل اوسکی باسلیق مأذبان ہے اور منفعت فصد صافن کی یہ ہے کہ خون کو نیمہ بالاسے نیچے
کھینچتی ہے اسی سبب سے واسطے بستگی حیض کے یہ رگ کھولی جاتی ہے اور فصد اوسکی ریشہای ران اور خارش
قضیب اور خصیتین کو نافع ہے اور پاؤن کی رگونمین سے دو رگین اور ہین اونکو عرق النسا کہتے ہین ایک داہنی پنڈلی
مین اور ایک بائین پنڈلی مین اور اصل اوسکی باسلیق ابطی ہے اور وہ ایک رگ ہے مانند رشتہ کشیدہ پر گرہ کے اور قیاس
واجب کرتا ہے کہ منفعت فصد صافن اور منفعت فصد عرق النسا کی ایک دوسری سے نزدیک ہے لیکن از روے
تجربہ ظاہر ہوا ہے کہ منفعت فصد عرق النسا کی واسطے دور کرنے درد عرق النسا کے بیشتر ہے اسلیے کہ راستائی موضع
درد پر ہے اور منفعت صافن کی اور بیماریون مین جو بیان ہوچکین زیادہ ہے اور دو رگین اور ہین اونکو مابض
کہتے ہین ایک دائین طرف اور ایک بائین جانب اور یہ رگ نیچے زانو کے ہے اور اصل اوسکی نزدیک بقراط کے
باسلیق ہے اور رای جالینوس وغیرہ کی یہ ہے کہ شاخین ونیال رگون سے فراہم ہوکر آئی ہین اور اوسجگہ ایک رگ ہوگئین ہین
اس جہت سے فصد اوسکی درد احشا اور درد پشت کو زائل کرتی ہے اور جو کہ اون دونون پٹھون کو کہ نیچے زانو کے ہین
مابضان کہتے ہین اسلیے اس رگ کو باسم مابض مشہور کیا بہ سبب نزدیکی اوس رگ کی ساتھ اوس پٹھے کے اور اکثر منفعت
اس رگ کی فصد کا کھولدینے مین حیض اور دور کرنے مین درد مقعد اور بواسیر اور درد رحم اور درد گردہ اور ورم کہنہ
کہ گردہ اور مثانہ مین ہو زیادہ منفعت صافن سے ہے اور ایک شاخ صافن سے سرپے پاشنہ پر ظاہر ہوتی ہے بعض
طبیب اوسکی بھی فصد کھولتے ہین اور اثر اوسکی منفعت کا فصد صافن سے نزدیک ہے اسلیے کہ یہ شاخ بھی اوسی کی
شاخونمین سے ہے یہ سب چھ رگین ہین جو مذکور ہوئین اور معلوم کرنا چاہیے کہ فصد پاؤن کی رگون کی اون بیماریون
نہایت نافع ہے کہ مواد جسکا اوپر کی جانب میل رکھتا ہووے اور سوداوی علتون کو بھی بہت مفید ہے لیکن
اثر ان رگون کی فصد کا ضعیف کرنے مین قوت کی ہاتھ کی رگون کی اثر سے زیادہ ہے لیکن رگین سر اور گردن کی
اٹھارہ ہین ایک رگ ایک شاخ ہے باسلیق کی شاخونسے کہ سر سے طرف پیشانی کی اوترتی ہے اور بعضے آدمیون کے
بدنمین جسوقت وہ رگ پیشانی پر آئی ہے تو بیچمین پیشانی کے ظاہر ہوتی ہے اور بعضے آدمیونمین پیشانی کی
ایک طرف میلان کرتی ہے اور بعضون کے جسم مین دو شاخ ہوگئی ہے ایک داہنی طرف میل کرتی ہے اور
ایک بائین طرف اور بعضون کے بدنمین تین شاخ ہوگئی ہے ایک بیچمین ماتھے کے ظاہر ہوتی ہے اور ایک داہنی

طرف سے اور ایک بائین طرف نمودار ہوتی ہی اور منفعت اوسکی فصد کی یہ ہی کہ گرانی سر خاصتہً گرانی پس سر اور گرانی
چشم اور درد سر ہین کو زائل کرتی ہے منجملہ اون اٹھارہ ہین سے دو رگین سر کے درمیان مین ہین اونکو عرق الیافوخ
کہتے ہین اور متصل اون رگون کے دو شریان ہین اور فصد عرق الیافوخ کیواسطے شقیقہ اور زخمون سر کی کھولتے
ہین اور وہ رگین قیفال کی شاخون سے ہین اور دو رگین اور ہین نیچے سر کے نزدیک نقرۂ قفا کے اور فقرہ پس سر
اور گردن سے کے گڑھے کو کہتے ہین فصد اوسکی علت سدر اور پرانے درد سر کو دور کرتی ہے اور سدر ایک علت ہے
کہ جسوقت آدمی کھڑا ہوتا ہے آنکھون کے سامنے تاریکی ظاہر ہوتی ہے اور ضعف بشدت ہوتا ہے اور دوران سر
بھی عارض ہوتا ہی اور دو رگین اون اٹھارہ رگون سے کانکے پیچھے ہین ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین
طرف سے اور وہ بھی قیفال کی شاخون مین سے ہین اور ایک گردہ کے نزدیک ہر طرف سے دو شاخ ہین اونکو نشطان
کہتے ہین اسلیے کہ اکثر آدمیون کی جسم مین دونون رگون سے ایک گرہ ظاہر ہوتی ہی مانند نشوطہ کی اور نشوطہ
عربی مین اوس گرہ کو کہتے ہین کہ جلدی اور باسانی کھلجاے اور سوا ہی گرہ کی ایک حلقہ ہوتا ہی مانند دوسری
گرہ کی کہ آدمی شلوار بند پر لگاتے ہین اور یہہ رگین نو ڑہی اور دبلے آدمی کی سر مین خوب ابھری ہوئین
اور ظاہر ہوتی ہین اور بعضی آدمیون کے سر مین ہر طرف سے تین شاخین ہین اور تینون شاخون سے ایک
نہایت ظاہر ہی اور مقام اوسکی فصد کا اوسجگہہ ہے جہان سر گوش پوست سر سے ملتا ہی اور بعضی آدمیون کی
وہ رگ بمقدار ایک سر انگشت اوپر ہوتی اور بعضون کی اس سے اوپر ہے اور منفعت اوسکی فصد کی پھیر دینا
پانی کا ہے جو آنکھ سے اوترتا ہی اور پھیر دینا انجرون کا سر سے اور دور کرنا قفا اور پس سر کی زخمونکا ہی اور دو رگین
اور ہین کنپٹی صدغ اونکو کہتے ہین ہر طرف سے ایک اور صدغ کو ہندی مین کنپٹی کہتے ہین اور دونون رگین اوسکی
قیفال کی شاخونمین سے ہین اور یہ رگ پیچھے شریان صدغ اور سامنے کان کے ظاہر ہوتی ہے اور اوسجگہہ سے تالو
کی اوپر اوترتی ہے اور زبان کے اوپر آتی ہے اور اس رگ کو کنپٹی کے مقام پر واسطے پھیر دینے مواد کے
آنکھ سے اور واسطے آدہاسیسی کے درد اور پرانے درد سر کے کھولتے ہین اور ایک رگ سر بینی کی ہے اور وہ بھی
قیفال کی ایک شاخ ہی اور مقام اوسکی فصد کا اوسجگہہ ہی کہ سر بینی پر اونگلی رکھنے سے جہان کچھ شگاف
پایا جاتا ہے اور بعضی آدمیون کے یہ شگاف دکھلائی دیتا ہی بغیر اونگلی رکھنے کے اور اوس رگ کی اندر سے
تھوڑا تھوڑا خون فصد کی وقت نکلتا ہی اور فصد اوسکی واسطے چھائی اور تیرگی رنگ کی کھولتے ہین اور واسطے
بواسیر اور ناک کی پھنسیون اور خارش کے بھی کھولتے ہین ولیکن اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اوسکی فصد سے سرخی اور
پھنسیان مونھہ اور ناک پر ظاہر ہوتی ہین اور بدستور قائم رہتی ہین اس سبب سے کہ خون اس رگ کی
فصد سے اسی طرف کو میلان کرتا ہی اور باہر نہین نکلتا اور مضرت اوسکی منفعت اوسکی سے بیشتر ہوتی ہی اور دو

رگین اور ہین ناک کی اندر وہ بھی قیفال کی شاخونمین سے ہین فصد اونکی ناک کی ورم اور پرانے درد سر اور
پرانے آنکھ کے درد کو نفع بخشتی ہے اور دو رگین زبان کے نیچے ہین دونون ظاہر اور ابھری ہوئی اور موٹی فصد
اونکی گرانی زبان کو کہ خون کے غلبہ سے ہوا ور اون زخمونکو جو دہن کے اندر ہون اور درد گلو اور کھانسی کو اور
خنازیر کو کہ سر اور گردن مین ہوا ور غرب یعنی ناصور کو کہ گوشہ چشم مین ہو نفع دیتی ہے اور ابوالحسن الترنجی کہتا ہے
کہ ایک رگ ہے عنفقہ پر واقع اور عنفقہ اون بالونکو کہتے ہین جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہین اونکو بچہ ریش بھی
کہتے ہین اور منفعت اوسکی فصد کی مرض بخر یعنی مونھہ سے بدبو آنے کو مفید ہے اور دو رگین اور ہین اونکو ودجین
کہتے ہین ایک داہنی جانب گردن کے اور دوسری بائین طرف اوسکی اور یہ دونون باسلیق کی شاخون سے
ہین کہ اوپر سر کے آئی ہین اور حلق کے نزدیک موضوع ہین پیچھے شریان کے اور فصد دونون رگون کی خناق
اور ضیق النفس سخت اور گرفتگی آواز اور علت ذات الریہ اور بیماری طحال اور ابتدای جذام کو نافع ہے اور
اور ابوالحسن الترنجی لکھتا ہے کہ مینے کرکان مین ایک آدمی کی ابتدای جذام مین کہ آواز اوسکی بستہ ہوگئی تھی اور ناک
اوسکی بیٹھہ گئی تھی اور پست ہوگئی تھی فصد ان دونون رگونکی کھلوائی نیلا نیلا آسمانی رنگ خون اوسمین سے
نکلا اور خون کے ساتھہ مانند ریگ کے کوئی شے درشت برآمد ہوئی یہ دیکھکر مینے حکم دیا کہ بہت خون اس رگ سے
نکالنا چاہیے بہت خون نکلنے سے اوسکو غشی عارض ہوئی اور بہتر ساعت تک اوسی غشی مین مبتلا رہا کبھی
ہوش مین آتا تھا اور کبھی غشی مین ہوجاتا تھا انجام کو جسوقت ہوش مین آیا تو اوسکی ناک سے چند قطرہ خون زرد
فام کے متغیر اور ناخوشبو نکلے اور غشی بالکلیہ دور ہوگئی اور بہت عرصہ تک غائب مجھسے رہا پھر جو حاضر ہوا تو بغور مینے
ملاحظہ کیا کہ وہ تندرست ہوگیا تھا اور ناک اوسکی اونچی اور سیدھی ہوگئی تھی اور پہلوی ودواج مین دو رگین اور
ہین ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے اور سوای ودواج کے کھولنا چاہیے کیونکہ کچھہ فرق نہین ہے
درمیان اس امر کے کہ فصد اس رگ کی کھولین اور درمیان اس امر کی کہ رگ حلق کی کاٹین اور دو
رگین اور ہین آنکھہ کی اندر اور یہ دونون بھی قیفال کی شاخون سے ہین فصد اوسکی ناخنہ کو بڑہنے نہین دیتی اور
بالونکو آنکھہ مین نہین پیدا ہونے دیتی اور ناصور کے مواد کو گوشہ چشم سے دور کرتی ہے اور جرب پلک اور
شبکوری اور درد سر کو دور کرتی ہے اور سوای ان رگون کے کہ ہاتھہ اور پاؤن اور سر اور گردن مین ہین
اور بیان اونکا ہوچکا ہے دو رگین اور ہین کہ دونون پہلوون شکم پر موضوع ہین ایک رگ داہنی طرف
جگر کے اوپر ہے فصد اوسکی علت استسقا کو نفع دیتی ہے اور دوسری رگ بائین جانب طحال کے اوپر موضوع ہے
فصد اوسکی طحال کی علتون کو خیلی موثر ہے اور معلوم کرین کہ فصد کھولنے سے ان سب رگون کے جو بیان
ہوچکین جسوقت ہنگام احتیاج کھولین تو بدن مین سُبکی اور راحت معلوم ہوگی اور خون جگر سے کھینچیگا اسوجہ سے

کہ سب رگین شاخین ہین اون دو اصل رگون کی کہ جگر سے اوگی ہین لیکن شفا اوس عضو کی کہ بیماری جسمین
ہوتی ہی ساتھہ اوس جلدی سے کہ توقع رکھتے ہین نہین ہوتی ہی اسلیے کہ ایک مدت چاہیے تا کہ طبیعت خون کو بدن
مین تقسیم کری اور اوس عضو سی خون ساتھہ اوس رگ کی پھیر لاوی جسکی فصد کھولی ہے اس سبب سے شفا اوس
عضو کی جتنی کہ توقع رکھتے ہین ظاہر نہین ہوتی اور جسوقت کہ واسطے اوس عضو کے کسی رگ کو کھولین کہ وہ رگ
اوس عضو سی پیوستہ ہی اور برابر اوسکے ہی یا راستائی مین اوسکی ہے تو وقت خالی ہونی اوس عضو کی خون
فزونی سے جلد شفا حاصل ہوگی یہ ہی ایک منفعت بزرگ رگون کی منفعتون سے اب بیان کیا جاتا ہے اون
شریانون کا کہ جنکی فصد کھولتے ہین اور کاٹتے ہین اور سل اور داغ دیتے ہین وہ سب بارہ شریان ہین اون بارہ
مین سے دو شریان صدغ مین ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے اونکے کبھی فصد کرتے ہین اور کبھی
اونکو تبر کرتے ہین یعنی کاٹتے ہین اور کبھی سل اور کبھی داغ دیتے ہین مقصود ان سب سے پھیر دینا گرم مواد کا ہی آنکھہ پر
اوترنے سے اور معلوم کرین کہ فصد سہلتر ہے داغ سے اور داغ سہلتر ہے تبر سے یعنی رگ کی کاٹنے سے اور تبر سہل زیادہ
سل سے اور ہر ایک ان اعمال اربعہ سے مرض انتشار کو بھی نافع ہوتا ہی اور دو شریان کان کے پیچھے ہین ایک داہنی طرف
اور ایک بائین طرف فصد اونکی واسطے پھیر دینے آنکھہ کے پانی اور تاریکی چشم اور مرض شبکوری کے کھولتے ہین اور واسطے
درد سر اور مرض دوران سر کے کہ گرم ابخرون سے پیدا ہوا ہو مفید ہی اور اوس درد کو نافع ہی جو دونون شانون کے
بیچ مین ہوتا ہی اور فصد ان شریانون کی خالی خطر سے نہین ہے کیونکہ زخم اونکا دیر مین اچھا ہوتا ہی بلکہ کاٹنا اور داغ دینا اونکا
بہتر ہی اور متقدمین نے لکھا ہی کہ یہ دونون شرائین اوعیہ منی سے پیوستہ ہین اور حرارت روح کو طرف اوسکی پھونچاتی ہین پس جسوقت
اونکو کاٹین تو بالضرور نقصان مردی کا مرد کے بدن مین ظاہر ہوگا اور بقراط بھی کہتا ہی کہ شرائین جو کان کے پیچھے
ہین قطع کرنا اونکا قاطع نسل ہی مگر جالینوس منکر اس بات کا ہی اور دو شریان یافوخ کی ہین ان شریانون کا کاٹنا بہتر ہے
اور بریدن شریان یعنی شریان کے کاٹنے کو تبر کہتے ہین اور داغ بھی اونکو دیوین اور کاٹنا اونکا بسبب سختی ہڈی
سر کے دشوار ہوتا ہی اور نفع اونکی کاٹنے کا یہ ہی کہ پانی اوترنے کو آنکھہ سے پھیرتا ہی اور مرض سبل اور جرب کو مفید ہے
اور درد آدھا سیسی پرانے کو دور کرتا ہی اور آنکھہ کے نور کو صاف کرتا ہی اور عصبہ مجوفہ کو کہ جسمین نور رہتا ہی پاک کرتا ہی
اور آنکھہ کو نگاہ رکھتا ہی اور دو شریان زبان کے نیچے ہین پہلو مین اون دو رگون کے جو سابق مذکور ہو چکین ہین
کاٹنا اور داغ دینا اونکا زبان کی جڑ کے درد کو نفع بخشتا ہی اور مرض ضفدع کو دور کرتا ہے اور چار شریان ہاتھہ
کی ہین ہر ایک ہاتھہ مین دو شریان ایک اوپر پشت دست کی ہے درمیان انگوٹھی اور مسبحہ اونگلی کے موضوع
ہی کاٹنا اوسکا پرانے درد کو جو حجاب اور جگر مین ہو دور کرتا ہے چنانچہ جالینوس کے جگر مین بہت عرصہ سے
رہتا تھا ہر چند طرح طرح کی علاج ہوتے تھے کچھہ فائدہ مترتب نہوتا تھا آخر کار اوسنے خواب مین دیکھا کہ کسی بزرگ نے

فرمایا کہ اس شریان کو جلد قطع کریں ... ہاتھ کی شریان خواب دیکھتے ہی فوراً کاٹی اور بحکم
جناب باری ... ابو الحسن الطبری لکھتا ہی کہ ایک شریان اور ہی کف دست مین درمیان
انگوٹھے اور ... انگشت کی جڑ ظاہر ہوتی ہی اس موضع کو عربی مین
بیت الکف کہتے ہین ... شریان دیگر ہی اور کہا ہی کہ کاٹنا اوس رگ کا درد پہلو اور درد
سر کو نفع دیتا ہی اور ابو الحسن الطبری لکھتا ہی کہ کاٹنا اس شریان کا اوس درد کو جو بیت الکف مین ظاہر ہو فائدہ
بخشتا ہی پس ... شرائین جو مذکور ہوئین اڑتالیس شمار مین ہین ابو الحسن الطبری کہتا ہی کہ اگر
کوئی سوال کرے کہ کسواسطے بسبب درد سر کے آنکھہ مین پانی اوترنے اور علت انتشار سے خوف کرتے
ہین اور شریان صدغ واسطے باز رکھنے اس علت کے کسواسطے کاٹتے ہین تو اوسکا جواب یہ دینا چاہیے کہ جو فضلہ
کہ شریان مین آکر جمع ہوتا ہی اکثر غذا ہو دل کے فضول سے ہوتا ہی اور بعض فضلہ اوردہ کے فضول سے ہوتا ہے
اسلیے کہ شاخین اوردہ کی شرائین کی شاخون سے پیوستہ ہین اور اس سبب سے کہ یہ شاخین باریک ہین اور گذرگاہین
اونکی نہایت تنگ ہین فضول جو اوردہ سے شریان مین آتے ہین بہت کم ہوتے ہین اور جو مواد کہ شریانون مین
پہونچکر جمع ہو جاتا ہی تحلیل کرنا اوسکا جلدی دشوار ہوتا ہے پس وہی کے اندر رہتا ہی اور بسبب قوت حرارت دل کے
ابخرے اون فضول کے دماغ پر چڑہتے ہین اور وہ شرائین جو آنکھہ سے پیوستہ ہین شریان صدغ کی شاخین ہین پس
ابخرے اور رطوبتین کہ شریان صدغ مین آتی ہین اوسجگہہ رہتی ہین اور شرائین چشم اون رطوبتون سے آغشتہ
ہوتی ہین اور نرم ہوتی ہین اور مواد ونکو جلد اور اکثر قبول کرتی ہین اور جب آغشتہ ہوتی ہین تو نہایت فراخ
ہو جاتی ہین پس بسبب فراخی کے فضلہ غلیظ اونمین اوترتا ہے اور آنکھہ مین ٹھہر جاتا ہے اور منافذ سے
گذرگاہین چشم کی ... کشادہ ہوتی ہین تو علت انتشار کی ظاہر ہوتی ہے یا پانی آنکھہ مین اوترتا ہے
طبیبون نے جو یہ حال دیکھا اور خیال کیا کہ اون فضول کا پاک ہونا شریانون کے اندر سے جلدی دشوار ہی اسواسطے
مناسب متصور ہوا کہ شرائین صدغ کو کاٹین اور داغ دیوین تا کہ اون فضول کا کوئی گذر نرہے کہ آنکھہ کے اندر
آنے پاتین اور اگر فصد شریان کی ممکن ہوتی فصد کرتی لیکن چونکہ فصد ممکن نہو سکی اسلیے کاٹنا اور داغ دینا
بہتر سمجھا اور اس امر مین کہ شرائین ساتھہ اوردہ کے پیوستہ ہین اور راہین آپسمین کھلی ہوتی ہین کچھہ خلاف
نہین ہی چنانچہ ذکر اوسکا فصل پانچوین باب مین جزو پنجم اور چوتھی گفتار سے کتاب اول کے مندرج ہو چکا ہی
اگر سب شرائین اوردہ سے پیوستہ نہوتین تو اور بسبب حرکت شریانون کے ہوا ہی تازہ خون کو کا اندر اوردہ کے
ہی نہ پہونچتی تو خون اوردہ کا متعفن ہو جاتا حنین بن اسحق لکھتا ہی کہ جالینوس نے کچھہ شک نہین کیا ہے
اس بات مین کہ شرائین اوردہ سے پیوستہ ہین البتہ اس امر مین خلاف اوس گروہ کا ہے جو بعد جالینوس کے

ہوتے ہین اور طریق خارج کرنے فضول کا شرائین دیگر سی سواے اسکے نہین ہی کہ جس طریق سی فضول اونہین داخل ہوئے ہین اوسی طریق سی باہر نکالین اور اون فضول کے لیے بجز اسکے کہ اول شرائین سی دل کیطرف پھر آوین اور دل سی ساتھہ اوس رگ کی کہ جگر سے گردہ کیطرف اوترتی ہے اور دل کے نزدتک اوپر چڑہتی ہے اور اوس سے پیوستہ ہوتی ہے اور غذا پھونچاتی ہے اوترآوین اور طرف جگر کے اگر مقام جگر سے ساتھہ فصد اور رگون کے خرج ہووین کوئی طریق دوسرا ممکن نہین ہی

باب ۲۲ بائیسوان جزو چہارم سی گفتار پہلی سے دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی اون رگون کے حالات کی شناخت مین ہے

کہ فصاد کو شناخت اونکی سے چارہ نہین ہے فصاد کو چاہیے کہ پہلے اونگلی رگ پر رکھے اور تامل کرے تاکہ گوہر رگ کا اور نہاد اوسکی پہچانے اسلیے کہ اکثر گوہر رگ کا عصبانی ہوتا ہے یا غشائی یا صفاقی اور اکثر جگہہ کوئی شریان ساتھہ اوس بیچ کے جو نیچے رگ کے ہی ہوتا ہے ہم پہلو ہوتی ہے یا بجاے رگ کی شریان ظاہر ہوتی ہے طبیب اوسکو آفت فی الوضع کہتے ہین لیکن نشان اس امر کا کہ گوہر رگ کا عصبانی ہے یہ ہی کہ جسوقت اونگلی زمین تو نیچے اونگلی کے مانند پوست کی دباغت کری اور نشان غشائی کا یہ ہی کہ نرم ہووی اور اونگلی اوسمین بیٹھہ سکتی ہو اور صفاقی مانند دوہری پوست کی ہے کہ دو طبقہ ایک دوسری پر ہوتے ہین اور منفعت شناخت کرنے گوہر رگ کی یہ ہی کہ اگر عصبانی ہو پہلے اوسکو فصاد نرم کری ساتھہ انجرون یا پانی گرم کے اور گرانی سے گرم پانی کے اوس رگ پر تاکہ نرم ہو جاوی پھر فصد کھولے اور اگر غشائی ہو تو لازم ہے کہ اول بازو باندہی اور رگ کو اپنی انگوٹھے سے پکڑ لیوی تاکہ بسبب نرمی کے وہ رگ اوس نہاد سے پھر نجاوی بعد اوسکے فصد کھولے اور اگر صفاقی ہو رگ کو بہت ملے اور اونگلی مسبحہ اور بیچ کی اونگلی مارے تاکہ وہ رگ گرم اور نرم ہو جاتے پھر فصد کھولے اور اوسکی فصد مین کچھہ تامل کری بلکہ اولی یہ ہی کہ اور کوئی رگ ڈہونڈہی اور منفعت نہاد رگ کی شناخت مین یہ ہے کہ اگر خوف کرین کہ اوس جگہہ کوئی شریان ہی ساتھہ کسی پٹھے کی تو اوس مقام پر خوب غور کرین چنانچہ اکثر آدمیو کی بدن مین ہفت اندام اور سر روکی رگ کی نیچے کوئی شریان نہین ہوتی ہی اور بعض آدمیون کے شریان بھی ہوتی ہی شاذ اور نادر اور ابو الحسن* لتبرنجی کہتا ہی کہ مینے بغداد مین دیکھا کہ فصاد نے ایک آدمی کی رگ ہفت اندام کھولی رگ کھلتے ہی خون روان ہوا اور ہر چند تدبیر کی خون اوسکا بند نہو سکا آخر کار وہ ادمی مر گیا اور کیفیت یہ تھی کہ جس رگ کو فصاد نے الکحل یعنی ہفت اندام تصور کیا تھا فہم اوسکا غلطی پر تھا بلکہ وہ شریان تھی اور بجاے الکحل معلوم ہوتی تھی اور الکحل یعنی ہفت اندام پوشیدہ ہو گئی تھی اس حال کی خبر حاکم تک پھونچی وہان کی حاکم نے اوس فصاد کی گردن مارنے کا حکم دیا قاضی نے حاکم سی کہا کہ اوسپر قصاص جائز نہین ہو سکتا ہی اور قتل اوس بیگناہ کا خارج انصاف سی ہی کیونکہ اگلے حکیمون نے کسی کتاب مین نہین لکہا ہے

کہ بجای کحل کے شریان بھی ہوتی ہی بلکہ یہ ایک آفت ہی تنہا در رگ مین اور بار بار ... فصاد کا بطور ... قصاص خطا
یہ سنکر حاکم نے تجویز کیا کہ عوض اس قصور کے جرمانہ حاصل کرین

باب ۲۳ تئیسوان چوتھی جزو سے اور پہلی گفتار سے دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اس امر کی شناخت مین ہے کہ نشتر فصاد کا کس طرح کا ہونا چاہیے اور کیونکر رگ پر اوسکو رکھنا چاہیے

حنون فصاد کہتا ہی کہ نیش ایک درخمی کا ہونا چاہیے اور نیش کو نشتر اور عربی مین مبضع کہتے ہین اور درخمی تین طسوج کم ایکدرم کا وزن ہی اور فولاد نرم سے تیار کرنا اوسکا ضروری ہے اور آب نشتر کو اوس پانی سے دینی چاہیے جو استخوان خرما سے ٹپکایا ہوا اور جسوقت آب دینی چاہین تو ایک تختہ لوہے کا طلب کرین اور روے اوسکا نہایت نرم اور گرم کرین جب گرم ہوجائے تو گرد و غبار سے خوب صاف کرین اور نشتر کو اس لوہے کے تختہ پر رکھکر دونون رخ اوسکے اس تختہ آہن سے گرم کرین بعد اوسکے ایک ٹکڑا نمد پاکیزہ اور نیچ کا لیکر اوس پانی مین کہ مذکور ہوا ڈبو دین اور نشتر کو درمیان اوس نمد کے رکھین یہانتک کہ پانی جذب کر لیوے جسوقت معلوم کرین کہ پانی سب اونے پی لیا دوسری مرتبہ اوسکو اوسی آہن گرم پر رکھین اور بہت جلد اوٹھا لیوین اور اوسقدر گرم نکرین کہ جسقدر پہلے گرم کیا ہووے پھر اوسکو روغن زیتون مین ڈبو دین ایک بار یا دو بار پھر اوس نشتر کو سنگ نرم پر لین اور پھر اون قدری خاکستر پر کرکس اوس پتھر پر ڈالین اور نشتر اوسپر رگڑین تاکہ بہت نرم اور تیز ہوجاوے اور دستہ نشتر کا سبک ہونا چاہیے کیونکہ اگر بھاری ہوگا تو نشتر اوس حد سے زیادہ رگ مین داخل ہوگا کہ جس حد کا فصاد نے ارادہ کیا ہے اور لازم ہے فصاد کو اپنی نشترون کو حفاظت سے رکھے اور بعد کھولنے ہر فصد کی پانی سے بچاوے اور اچھی طرح سکھا کر رکھے کہ زنگ لگنے پاوے اور سردی کے موسم مین روغن زیتون مین چرب کرکے رکھے اور اوس موسم مین نمد مرعزی مین پوشیدہ رکھے تاکہ ہوای سرد اوسمین اثر نکرے اور درشت نہوجاوے اور جسوقت کہ نشتر کو کام مین لانا چاہے تو اوسکو نفس سے اول گرم کرے کہ نرم ہوجاوے اور خوف ٹوٹنے کا نہووے اور شکل ہر ایک رگ کی نشتر کی جداگانہ ہونی چاہیے چنانچہ شکل نشتر باسلیق کی مرغزی چاہیے پشت اوسکی بلند اور سرا اوسکا خم اور زبانہ اوسکا یعنی سر نشتر کا بہت دراز نہووے کیونکہ اگر سر اوسکا دراز ہوگا تو رگ کے اندر زیادہ داخل ہوگا اور پھر دوسری روی رگ سے باہر ہوسکیگا اور سرا اوسکا اوپر کو نکل آئیگا اسلیے کہ نشتر خمیدہ سیدھا نہین جاتا ہی اگر اوسکو زیادہ داخل کرین گے تو سرا اوپر کو نکالیگا اور سر کسی نشتر کا دراز نہونا چاہیے اسلیے کہ اوسمین چار عیب ہوتی ہین ایک یہ منہ رگ کا بڑھ جاتا ہی دوسری یہ کہ اگر چاہین کہ رگ کو بہت فراغ کھولین تو نشتر کو بہت دور لیجانا پڑیگا اور اوسمین خوف ہی کہ دوسری کسی رگ پر گذرے اور کسی شریان یا کسی پٹھے یا کسی غشا پر پھونچ جاوے اور مضرت عظیم پیدا کرے تیسرے یہ کہ اگر فصاد چاہے کہ کسی رگ کو معلق اور بے بوجہ کھولے نہین کھول

کھول سکیگا چوتھی یہ کہ خوف اس بات کا ہی کہ نوک نشتر کی ٹوٹ جاتے اور شکل نشتر اکحل یعنی ہفت اندام کی زیتونی شکل بغدادی او بصری کے ہوتی چاہیے اور سرا اوسکا پہن چاہیے اور شکل نشتر قیفال یعنی سررو کی بغدادی چاہیے اور زبانہ یعنی سرا اوسکا راست ہونا چاہیے اور نشتر رگ پیشانی کا تبر کی شکل کے سوای نہونا چاہیے چنانچہ حکایت ہی کہ اندروماجس نے بادشاہ یونان کی بیٹی کی رگ پیشانی کھولی اوس نشتر سے کہ شکل فاس تھا آخر کار اوس نشتر خطا کی اور سبب اسکی وتر اوس عضلا کا کہ پلک چشم کو تر کرتا ہی کٹ گیا اور آنکھ اوسکی منطبق رکھی بادشاہ نے یہ حال دیکھکر حکم دیا کہ بعوض اس خطا کی دونون ہاتھ اوسکی کاٹے جائین جلاد نے فوراً ہاتھ اوسکی قلم کیے باب ۲۴ چوبیسوان

چوتھی جزو سی اور پہلی گفتار سے دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے اس معاملہ مین ہے کہ ہر ایک رگ کی فصد کیونکر کھولنی چاہیے اور شریانون کو کس طرح کاٹنا ور داغ کرنا چاہیے

قیفال اور اکحل اور باسلیق ان رگون مین سی جنکی فصد کھولنا چاہین تو چار انگل اوپر باندہین اور جو کہ باسلیق کے نیچے شریان ہی اسلیے چاہیے کہ اوس رگ کی کھولنے کے وقت اوسکو موضع سی علٰحدہ کرین اور بوریب یعنی ترچھا نشتر مارین اور یا پہنائی سے اور نشتر درازنہ لگانا چاہیے اور بعضی آدمیون کے دونون طرف باسلیق کے شریان ہوتی ہے اگر فصاد نے ایک طرف کی شریان کو پہچانا اور بیخوف ہوکر نشتر مارا تو بالضرور وہ نشتر دوسری طرف کی شریان پر پہونچیگا اس سبب سی واجب ہی کہ فصاد رگ کے دونون طرف کا خیال رکھے پس اگر دونون طرف باسلیق کے شریان پاوی اوسکی فصد سی دست بردار ہووی اور پھر اور کسی رگ کو ڈھونڈہی اور اکثر اوقات باسلیق کے باندہنے سے رگ پھول جاتی ہے اور اوسمین ہوا بھر جاتی ہے اور یہ انتفاخ رگ کا کبھی باسلیق سے ہوتا ہی اور کبھی شریان سی غرض کہ جس طریق سی کہ ہو تسمہ فصد کا کھولڈالین اور اوس نفخ کو باہستگی ملین اور پھر باندہین اور اگر دوبارہ تسمہ باندہنے سے پھر سچ بھر جائے تو پھر کھولین اور ملین اور اگر پھر عود کرے یہی عمل کرین اور اگر اعادہ سے باز نرہے الٹی کھولین اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بسبب نفخ یا بواسطہ ربط اور انتفاخ کے شریان کودنے اور اوبھرنے سی باز رہتی ہے اور فصاد اوسکو ورید سمجھکر نشتر اوسپر مارتا ہی اس صورت مین واجب ہی کہ باندہنے سی پہلے جستجو شریان کی بخوبی کر لیوی کہ خطا سی محفوظ رہی اور علامت نفخ فصد کی وقت ظہور نفخ کے مخصوص واسطے باسلیق کے نہین ہے بلکہ جس رگ مین کہ ہو اور معلوم کرین کہ تسمہ باندہنے کے بعد ہر ایک رگ مین مانند نخود اور مسور کے کوئی شئے ناہموار ظاہر ہوتی ہی اوس صورت مین جب تک تسمہ کھولکر اور ساتھ ہاتھ سی ملنے کے اوس ناہمواری کو تحلیل نکر لیوین کسی رگ کی فصد نکھولین اور تا موقوف ہونی ناہمواری کے کسی رگ پر نشتر مارین اور نیز معلوم کرین کہ نیچے باسلیق کے عصبہ اور عضلہ بھی واقع ہی احتیاط اوسکی بھی فصد مین مرعی رکھین اور باسلیق مین بعد تامل بسیار اگر کوئی آفت نہ دیکھین اولی یہ ہے کہ

اوسکو پشت نشتر سے کھولین مانند نیش حجامت کے کہ حجام مارتا ہی اور جسوقت باسلیق الابطی کی فصد کھولنا
چاہین تو پہلے اونگلی مقام رگ پر بہت ملین اور پانی گرم اوسپر بکثرت ڈالین بعد اوسکے تسمہ باندہین اور گرہ
مضبوط لگاوین اور بازو کو راست رکھین جسوقت رگ بخوبی ظاہر ہووی اوسکو انگوٹھی سے پکڑ لیوین پھر نشتر
مارین مگر فصد اوس رگ کی اوپر سے کھولنی چاہیی یعنے نشتر کو اوپر سے رگ مین ڈبونا چاہیی تاکہ خون باسانی نکلی
اور فصد رگ اکحل کی بھی باحتیاط کھولنی چاہیی اور نشتر کو ربودہ مارنا چاہیی نہ غائر یعنی گہرا نہ لگانا چاہیی اسلیے کہ
نیچے اوسکے عصبہ ہی اور کبھی دونون طرف اوس رگ کی پیٹھا ہوتا ہی اس سبب سے اوسکو دراز کھولنا چاہیی اور
کبھی روبرو رگ پر ایک عصب یعنی پٹھا باریک موضوع ہوتا ہے اسلیے فصاد کو خیال اوسپر کرنا چاہیی اور احتیاط
رکھنی چاہیی کہ نشتر اوسپر نہ پھوپنچے اور ہاتھ سن نہو جاوی اور معلوم کرین کہ جس آدمی کی یہ رگ قوی ہوتی ہے
یہ پٹھا بھی خوب ظاہر ہوتا ہے یہ سمجھہ کہ یہ پٹھا نمایان ہووی اور زخم اوسپر پھونچے ضرر اوسکا زیادہ ہوگا لیکن
جسوقت کہ بر سبیل خطا جراحت عصب مذکور پر پھونچ تدبیر اوسکی یہ ہی کہ زخم کو بھرنے نہ دیوین اور جوشی کہ مانع التحام
ہی استعمال فرمائین اور طرف معالجہ جراحت عصب کی رجوع کرین اور کوئی شئے خنک مانند صندل اور گلاب
وغیرہ کے اوسپر نہ پہونچائین لیکن نیمہ دست کو اور گرداگرد جراحت کو روغن گرم سے چرب رکھین اور مخصوص
اوسکے لیے روغن یاسمین اور سوسن اور مانند اوسکے تجویز کرین اور نشتر رگ قیفال یعنی سررو کی رگ پر لوریب
مارنا چاہیی اور یا پہنائی سے اور احتیاط رکھین کہ نشتر رگ کی دوسری طرف سی باہر نہو جائے اور کنارہ عضلہ
اور غشا اور وتر اور عصب پر نہ پھوپنچے کہ وہ باعث پیدا ہونے کزاز کا ہوگا اور جسوقت کہ نشتر فصاد کا خطا کرے
اور کزاز کو پیدا کرے تو لازم ہے کہ سیانگاہ عضلہ کو پہنائی سے دو نیم کرین اور فصد اسیلم مین ساعد یعنی کلائی کو مانند پہنا
چاہیی اور اوسپر لوریب نشتر مارنا چاہیی یا درازی سے اور ہاتھ کو گرم پانی کے اندر رکھنا چاہیی تاکہ خون جسقدر مطلوب
ہو نکلے اور ہاتھ گرم پانی مین اتنی دیر تک رکھین کہ خون خود بخود بند ہو جائے اسلیے کہ یہ رگ باریک ہی اور خون
اوسکا گاڑہا ہی احتیاج پٹی باندہنی کی نہین ہوتی ہے بلکہ قدری معتد بہ نکلکر بنفسہ بند ہو جاتا ہی اور مرطوب آدمی
کی فصد مین چاہیی کہ رگ بند کو جلد اوٹھاوین اسلیے کہ جراحت اوسکی بدیر بستہ ہوتی ہے اور خشک مزاج
آدمی کی جراحت جلد تر بستہ ہوتی ہی لیکن صواب یہ ہی کہ بہت جلد تسمہ کو نہ کھولین اور رگ پیشانی کی فصد
مین ابراز نرم فصد کھلوانے والے کی گردن مین ڈالنا چاہیی اور اوسکو تاب دینا چاہیی پھر اوس رگ کو ساتھ
فاس کے لوریب یا پہنائی سے کھولنا چاہیی اور نشتر اوسپر درازی سے نمارنا چاہیی اور فصد گردن کی رگون کی
کہ وداج کہتے ہین اوسی طریق سے کھولین کہ اول ابراز نرم فصد کھلوانے والے کی گردن مین ڈالین اور تاب
دیوین باہستگی اور اوس ہی کہین کہ معلق دونون پاؤن پر بیٹھی اور اعتماد سینہ اور پاؤن پر کرے کہ گردن سکے

دونون طرف چار رگین ظاہر ہووین ہر طرف سی دو رگ ایک رگ بہت موٹی اور وہ وداج ہے اور دوسری
بہت باریک اور وہ بنات ہی سوای وداج کے نہ کھولنا چاہیے اور بعضی طبیبون نی بہتر اس امر کو سمجھا ہی کہ اول
وداج چپ کی رگ پر نشتر مارین اور سات دن صبر کرین پھر وداج راست کی رگ کو کھولین کہ قوت قائم
رہی اور جو لوگ کہ قوت پر اعتماد رکھتی ہین دونون رگون کو ایک ہی وقت مین کھولتی ہین اور جسوقت کہ خون
بقدر حاجت نکل چکے تو فوراً ابراکو کھولڈالین اوسی وقت خون ٹھہر جائے گا پھر فصد کھلوانے والے کو حکم
کرین کہ چند قدم ٹہلے اور اگر خون نہ تھمے تو اوسیوقت گدی رکھکر پٹی مضبوط باندہین اور غشی کا عارض ہونا
اس فصد مین باعث خوف نہین ہی پس جسوقت غشی عارض ہو تو فوراً کوی خوش سونگھین اور گلاب کی
چھینٹے اوسکے موتھہ اور سر پر مارین اور حوالی وداج کو صندل اور گلاب سی خنک رکھین مگر کافور سی بچاوین آور
رگ گوشہ چشم کو چاہیی کہ فصاد گوشہ چشم کو جو ناک کیطرف ہی غور کرے کیونکہ یہ رگ اکثر ظاہر نہین ہوتی ہے اور
فصد کھلوانی والے سی کہے کہ وہ گلا اپنا دبوچے یہانتک کہ چہرہ اوسکا سرخ ہوجائے اور موتھہ کھلجائے اور فصاد
کو خیال رکھنا چاہیی کہ سر نشتر کا گوشت اور اوس عضلہ پر جو اندر گوشہ چشم کے ہی نہ پہونچنے پائے اسلیے واجب ہی کہ
اس رگ پر نشتر گہرا نہ مارے کہ خوف ناصور ہوجانے کا ہے اور جسوقت فصاد اس رگ سی خون روکنا چاہیی تو
اوس سی کہدیوی کہ ہاتھہ اپنی گلے سی اوٹھالیوی اوسیدم خون رک جائیگا اور اگر ہنوز ٹپکنا اوسکا باقی ہو تو قدرے
زیرہ اور نمک چباکر جراحت پر رکھدیوی اور رگ سر بینی کی فصد مین بھی حکم کرین کہ مفصود گلا اپنا ہاتھہ سی گھونٹے
اور فصاد کو چاہیی کہ جسجگہہ کہ سر بینی مین بعضی آدمیون کے شگاف ظاہر ہوتا ہے اور وہ دو غضروف ہین نشتر
درمیان دونون غضروفون کے بلند موضع پر اس شگاف کو داخل کرے جتنی کہ درازی سر نشتر کی ہی اور رگ
سوراخ بینی کی فصد مین بھی مفصود گلا اپنا گھونٹی اور آفتاب کے سامنی کھڑا ہووی اور دونون سوراخ ناک کی
مقابل آفتاب کے رکھی اور سانس کو خوب ضبط کری یہانتک کہ چہرہ سرخ ہوجائے اور رگ معلوم ہونی لگے پھر
فصاد مانند نیش مارنے حجام کے حالت حجامت مین اس رگ کو پشت نشتر سے کھولے اور کانون کی رگین
شریانون کے پیچھے ہین فصد اونکی مانند کاٹنے شریانون کے ہی اور نشتر اونپر بھی پہنائی سے لگاوین اور ان
رگون کی فصد مین کچھہ خطر نہین ہی اگر بہ پہنائی نشتر مارین سیجی لکھتا ہی کہ اس رگ کو فاس سی کھولنا چاہیے
اور پہنائی سے لگانا چاہیی اور صدغ کی رگون کی فصد مین بھی حکم کرین کہ مفصود گلا اپنا گھونٹے یہانتک کے
رگین اوبھر آوین پھر فصاد رگ کو انگوٹھے سے پکڑ لیوی اور نشتر مارے اور جسوقت خون روکنا چاہے تو
مفصود سی کہے کہ گلا اپنا چھوڑ دیوی اور جو اسپر بھی خون نہ بند ہووی تو اوس رگ کو کاٹنا بہتر ہے یا داغ دینا
اور زبان کے نیچی کی رگ کی فصد کو دو طرح پر کھولین ایک یہ کہ مریض سے کہین کہ زبان کو کھینچ لیوی اور دانتون کے

پاس نگاہ رکھو اور گلا بھی اپنا دبوچ پھر فصاد اوس رگ کو بخوبی دیکھو اور درازی سے نشتر مارے کیونکہ اگر چوڑا
تو خون بدشواری رکیگا اور طریق دوسرا یہ ہے کہ فصاد نوک اوسکی زبان کی کسی نرم کپڑے سے اوپر کو اوٹھاوے اور پھر
رگ کو بخوبی دیکھکر نشتر مارے اور جسوقت چاہین کہ خون تھم جاوے مریض سے کہین کہ گلا اپنا چھوڑ دیوے خون فوراً
رک جائیگا اور اگر خون نہ رکسکے تو سرکہ اور پوست انار اور مازو سے کلیان کراوین اور مریض سے کہین کہ برف منہ
مین رکھو اور بازو اور پنڈلیان اوسکی باندہین اور طریق فصد صافن کا یہ ہے کہ اول پنڈلی کو بالای شتالنگ تسمہ سے
باندہین اور مریض سے کہین کہ چند قدم ٹہلے اور گرم پانی اوسکے پاؤن کے تلے رکھین اور اوس سے کہین کہ پاؤن کو
خوب اوسپر دباوے مقصود ان حیلون سے ظہور رگ ہے اور جس کسی کی کہ یہ رگ بخوبی نمودار ہو اوسکے لیے فقط تسمہ
ہی باندہنا کافی ہوگا اور معلوم کرین کہ یہ رگ بعض آدمیون کے پاؤن مین سیدہی اوتری ہے بدون شاخ کے اور بعض
آدمیون کے پاؤن مین بعد اوسکے پہونچنے کے قریب کعب کے دو شاخین دونون جانب سے نکلی ہین پس اوس صورت مین ہنگام
فصد اصل رگ پر نشتر مارنا چاہیے خواہ اوپر سے خواہ نیچے سے اور عرق النسا کی بہت شاخین ہین ایک شاخ اوسکی عقب کے
سے ملی ہوتی ہے اور طریق اوسکی فصد کا یہ ہے کہ کوئی لمبی پگڑی یا نواڑ لیکر ایک سرا اوسکا محل مقصود پر کہ نیچے پنڈلی کے ہے متصل
شتالنگ کے باندہین اور باقی کو تمام ران اور پنڈلی پر لپیٹین خوب مضبوط اور بیمار سے کہین کہ کئی دفعہ بیٹھے اور اوٹھے اور پاؤن
اوسکا اینٹ پر رکھین اور جانب وحشی کعب پر اوس رگ کو ڈھونڈ کر نشتر لگاوین خواہ اوپر سے خواہ نیچے سے اور لازم ہے
کہ اس رگ کو طول مین کھولین اسلیے کہ دونون طرف اوسکے عصب پہنچا ہے اور جو وہ رگ شتالنگ کے پاس
نہ ملے تو اوس رگ کے شعبہ پر جو درمیان خنصر اور بنصر کے ہے نشتر مارین کیونکہ فصد اس مقام کی خالی خطا سے ہے
اور نشان عرق النسا کا یہ ہے کہ جب وہ ظاہر ہوتی ہے تو اوسپر چند گرہ معلوم ہوتی ہین اور طول مین اس رگ کو
کھولنا اس غرض سے ہے کہ اگر نشتر پٹھے پر پہونچیگا تو اوسیوقت پاؤن اوسکا سست ہو جائیگا اور طریق مابض کی
فصد کا یہ ہے کہ پنڈلی کو باندہین اور ران کو بھی خوب مضبوط باندہین اور چند قدم بیمار کو ٹہلاوین اور کئی بار بٹھاوین
اور کئی بار اوٹھاوین یہانتک کہ فصاد کو رگ بخوبی معلوم ہووے پھر بہوشیاری نشتر لگاوے اور طریق سل شریان صدغ
کا یہ ہے کہ اول پوست کو چھیلین اور رگ کو ظاہر کرین اور ایک آلہ ہے اوسکو سلالہ کہتے ہین اور وہ آلہ لوہے کا ہوتا ہے
سر اوسکا گول اور درمیان مین اوسکے چند خط اوبھرے ہوتے ہوتے ہین پس اوس سلالہ کو رگ کے اندر داخل کرین اور
رگ کو درمیان اون دونون خطون کے اوٹھا کر لپیٹین اور آغاز لپیٹنے کا جانب روے سے بجانب گوش کرین
اور اوسی طرح پر لپیٹین تا کہ رگ ٹوٹ جاوے بالجملہ عمل سل کا خالی آفت سے نہین ہے اور اگر چاہین دونون
سرونکو رگ کے داغ دیوین اور اگر چاہین بیداغ چھوڑ دیوین تاکہ دونون سرے رگ کے بیٹھ جاتین اور اس زمانہ مین
یہ عمل نہین کرتے ہین اور طریق اہل بغداد کا یہ ہے کہ اول شریان کے پوست کو چیرتے ہین اور رگ کو صنارہ سے

اوٹھاتے ہین اور صنارہ ایک آلہ ہوتا ہی دوسکو فرسہ کہتے ہین لوہی کا ہوتا ہی اسکے پہنائی رکھتا ہی اور ایک آلہ لوہی کا اور ہے سر اوسکا بھی چوڑا اور تیز ہے اس دوسرے آلہ کو رگ پر رکھتے ہین اور اوس آلہ دیگر پر اعتماد کرتے ہین یہانتک رگ منقطع ہوجاتی ہی اور ایک آلہ لوہی کا اور ہی سر اوسکا خمیدہ مانند کلید کی ہوتا ہی اوسکو ملکوہ کہتے ہین پس اوس ملکوہ سے دونون سرون پر رگ کی داغ دیتے ہین کہ خون رگ کا بند ہوجاتا ہی اور اس زمانہ مین یہ طریق بھی متروک ہی اور طریق اہل بصرہ کا یہ ہی کہ اول رگ کو ڈھونڈھتے ہین اور ساتھہ پوست کی صنارہ سی اوٹھاتے ہین اور سوزن کو معہ رشتہ پس رگ مین داخل کرتے ہین اور دوسری جانب رگ سی باہر نکالتے ہین اور رگ کو اوس رشتہ سی باندھتے ہین اور ایک آلہ ہوتا ہی سر اوسکا مثل سر سمار ہین اوسکو ملکوہ کہتے ہین اوس سر آلہ سے موضع رشتہ پر داغ دیتے ہین اس طور سی کہ ملکوہ کو رشتہ پر رکھتے ہین کہ جلجاتا ہے اور پوست رگ پر داغ ہوجاتا ہے اکثر لوگ اس طریق کو بہت عمل مین رکھتے ہین مگر اس عمل مین ایک خطرہ ہی اسلیے کہ اگر آسیب داغ کا غشا یعنی جھلی پر پہونچیگا تو گردن آدمی کی کوز ہوجائیگی اور درمیان طریق اہل بغداد اور اہل بصرہ کے ایک اور طریق ہی سہل اور بہت آسان اور بیخطرہ اور وہ یہ ہی کہ اول پوست شریان کو شگاف کرین اور رگ کو ظاہر لاوین اور فراسہ نیچے رگ کے ڈالین اور اوٹھاوین اور نابریدہ داغ دیوین کہ خود منقطع ہوجائیگی پس جس شریانکو کہ کاٹنا چاہین اور یا داغ دینا منظور ہو طریق کاٹنے اور داغ دینے شریان کا یہی ہے اور جسجگہہ کہ نہ کاٹ سکین اور نہ داغ دے سکین تو چاہیے کہ پوست شریان کو چھیلین اور شریان کو ظاہر لاوین اور سوزن بارِیشم نیچے اوس رگ کی ڈالین اور دوسری طرف سی نکالین اور شریان اوس ابریشم سی باندھین اور گرہ لگاوین اور ابریشم کو باہر چھوڑین پانچ دن کے بعد اوس ابریشم کو پکڑ کر آہستگی کھینچین اگر ابریشم نکل آوے سمجھین کہ شریان کٹ گئی اور اگر ابریشم کی نکلنے سی پہلے یا بعد اوسکے خون نکلے تو بانصر وحصتاج داغ دینی کی ہوگی

باب ۲۵ پچیسوان جزو چوتھی گفتار اول سے دوسری حصہ سی تیسری کتابکو تدارک مین خطا کے ہی جو فصد مین واقع ہوتی ہے

جسوقت سر نشتر کا غشائی عصب پر پہونچے کہ پہلوی رگ مین یا نیچے اوسکے ہوتی ہے تو اوس حالت مین مرض کزاز عارض ہوتا ہے اور ہاتھہ ورم کو قبول کرتا ہے اسلیے کہ ہر ایک عصب پر غشائی پوشیدہ ہی اور چونکہ مبدء عصب اور غشا کا دماغ ہی اس سببسے نشتر کے پہونچنے سے اوپر غشا کے کزاز پیدا ہوتا ہی جسوقت یہ خطا سرزد ہووی تو علاج اوسکا یہ ہی کہ تمام بدن اور بندگاہ ہونکو روغن بنفشہ سی چرب کرین اور ورم کے اوپر اسپغول کا دھینہ کر پانی مین لیپ کرین اور اگر صندل اور صندل سفید اور شیاف مامیثا اوسمین شامل کرین روا ہے اور نشان اوسکی بہتری کا یہ ہی کہ ورم نیچے بیٹھہ جائیگا اور نشان اوسکی ابتری کا یہ ہی کہ ورم نہایت سرخ اور سخت ہوگا پس جسوقت نشان بہتری کی ظاہر ہووے اگر اعتماد قوت پر ہو اور عقل درست اور قائم اور بیمار ہذیان یعنی بیہودہ باتین مانند صاحب سرسام کے

نکرے تولازم ہی کہ ایسی حال مین فصد رگ صافن کی کھولین اور یا دوسری ہاتھہ کی فصد کرین اور اگر زخم مین پیپ
پڑجائے اور گندرتنگ ہووی تواوس جراحت کوفراخ کرنا چاہیی اور گدی رکھنا چاہیی کہ ریم کو دفع کری اور اگر فصاد نے
رگ تنگ کھولی ہو اور خون نیچے پوست کی جمگیا ہو اور مقام رگ کا نیلا ہوگیا ہو توجب تک اثر اوسکا زائل نہووے
اوس ہاتھہ سی کچھہ زور نکرین اور جسوقت کہ نیلگونی اوسکی گھٹ جاوی اور مائل بزردی ہووہ نشان سلامتی کا ہے
اور جو دوسری دن نیلگونی ترقی پر ہو یہانتک کہ وہ مقام مطلق سیاہ ہوجائے تو واجب ہے کہ فوراً رگ صافن کھولین اور
یا دوسری ہاتھہ کی فصد لیوین اور اوس مقام پر شیاف مامیثا اور اسبغول اور ہری دھنیہ کے پانی کا ضماد کرین
اور اگر جراحت شریان تک پہونچی تواوسیوقت سررگ کو پکڑین اور بازو دوسری ہاتھہ کا باندہین اور وہ دوا کہ اس
باب مین بیان کیجائیگی اوس جراحت پر رکھین اور محکم باندہین اور ہاتھہ کو بالش بلند پر رکھین تاکہ خون اوسطرف
سیل نکری اور پاؤن کو جو برابر اس ہاتھہ کی ہے محکم باندہین اور اگر پاؤن باندہنے سے آدمی تکلیف مین ہو پاؤن کو
کھولین کہ آسایش پاوی پہر دوسری مرتبہ پاؤن باندہین اور جو دوا کہ موضع رگ پر رکھین جدا نکرین جبتک کہ
خشک نہولیوی اور اگر باوجود ان تدبیرون کے خون اوسی زور اور قوت سی باہر نکلتا ہو اور بند نہوسکتا ہو تو لازم
ہی کہ دوسری ہاتھہ کی رگ باسلیق یا رگ ہفت اندام کھولین اور اگر پہر بھی نہ ساکن ہو اور کسی تدبیر سی بند نہووے
تو تدبیر اوسکی سوای اسکے نہین ہے کہ شریان کو کاٹین اور داغ دیوین لیکن نشان اس بات کا کہ زخم شریان
مین ہوگیا ہی یہ ہی کہ حرکت خون کے کودنی کی بانتظام ہوگی مانند حرکت نبض کے اور اوسیوقت نبض نرم اور ضعیف
ہونی شروع ہوگی اور خون شریان کا پتلا اور بہورا ہوتا ہے اور جسوقت کان جراحت کی نزدیک رکھین آواز
اُف اُف کی مسموع ہوگی لیکن وہ دوا جو زخم رگ پر رکھی جاتی ہے یہ ہی دم الاخوین[۱] انزروت شب یمانی یعنی
پھٹکری قلقطار[۲] اقاقیا گلنار صبر یعنی ایلوا اجزاء دہ کندر[۳] ہر ایک ایک جزو صمغ عربی یعنی ببول کا گوند دو جزو کوٹین اور
چھانین اور نگاہ رکھین اور حاجت کیوقت مرغ کے انڈی کی سفیدی مین گوندہین اور اوسکو ساتھہ دبر خرگوش
اور باقی نرم اور یا خانۂ عنکبوت نرم پاکیزہ کے جراحت پر رکھین اور محکم باندہین اور اس دوا کو لاذق کہتی ہین اور
جالینوس لکھتا ہی کہ اس معاملہ کے لیے کوئی دوا دوای کندر سی بہتر نہین ہے اور وہ یہ ہی صفت آن کندر
صاف لیکر کوٹین اور اوسکو مثل غبار باریک کرین اور مرغ کے انڈے کی سفیدی مین گوندہین اور دبر خرگوش کے
ساتھہ زخم پر رکھین اور بہت لگاوین اور حوالی جراحت کو اس دوا سے گھیرین اور وہ دوائین جو زخم کو جلاتی ہین
اور داغ دیتی ہین اگرچہ وہ اوسیوقت نفع بخشتی ہین لیکن انجام اونکا بہتر نہین ہی اسلیے کہ وہ دوائین سر جراحت
پوست خشک پیدا کرتی ہین اور اوس سی بخوف نرہنا چاہیی کیونکہ جسوقت وہ پوست گرجائیگا تو سر جراحت کا
فراخ ہوجائیگا اور پہر دوبارہ خون جاری ہوگا اور وہ دوائین جو اس طرح کی ہوتی ہین ریشہای عفن اور

[۱] دم الاخوین فارسی اوسکی خون سیاوشان ہی ایک گوند ہی سرخ سیاہی مائل ۱۲

[۲] قلقطار ...

[۳] کندر ...

خورہ کو زیادہ موافق ہوتی ہین اور دوائین سوزانندہ مانند چونہ اور ہرتال اور زنگار اور سجی اور گندہک کی ہین اور جسجگہ
کہ ان دوائون کو کام مین لائین اونکی ساتھ قابض چیزین مانند مازو اور اقاقیا وغیرہ کی شامل کرین یا اون دوائون کو
اختیار کرین کہ جنمین قوت قبض ساتھ قوت سوزندگی کے ہو مانند پھٹکری اور قلقطار کے اور متقدمین نے لکہا ہے
کہ جسوقت زخم شریان پر دوا رکھین اوسوقت لازم ہے کہ کوئی شے مانند پوست پستہ یا مانند پوست اخروٹ کے
سیسہ یا رانگ سے بنائین اور اوس پر رکھیں اور رفادہ یعنی گدی زخم پر جما کر پٹی سے مضبوط باندہین اور دس
دن تک نہ کھولین بعد دس دن کے باہستگی کھولین اگر خون ٹھہر گیا ہو پھر باندہین اور ہر روز کھولین اور پھر
باندہین جب تک سمجھین کہ زخم درست ہو گیا اور اس درمیان مین طبع مریض کو نگاہ رکھین کہ نرم ہوتی بنائے
اور باعتدال رہے لیکن قطع شریان معلوم کرین کہ شریان کے کاٹنی کی اوسوقت حاجت قوی ہوتی ہے کہ جراحت
شریان بزرگ پر واقع ہوئی ہو اور کاٹنا اوسکا اسطور پر ہے کہ پوست جراحت کا بہت چیرین اور شریان کو صنارہ سے
اوٹھاوین اور گوشت سے جدا کرین اور دونون طرفین جراحت کی ابریشم سے باندہین خاصتہ اس جانب کو کہ
دل اور جگر سے پیوستہ ہو اور اکثر اوقات باندہنا اس جانب کا کفایت کرتا ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ دونون جانب
سے باندہین اور رگ کو درمیان مین دونون کے باندہین اسیوقت خون تہم جائیگا پھر دوائی لازق یا دوائی جالینوس
رکھین اور باندہین کچہہ خطرہ نہین ہے اور معلوم کرین کہ اکثر اوقات داغ دیتے یا اور کسی تدبیر سے خون شریان کا رک
جاتا ہے سبب اوس خون کی رکنی کا یہ ہوتا ہے کہ سر رگ پر گوشت اوگتا ہے اور جراحت شریان کی درست ہو جاتی ہے
پھر اوس گوشت سے سر جراحت پر بثرہ یعنی پھنسی ظاہر ہوتی ہے نرم اور نازک اور اگر اوسپر کان لگاوین تو حس و
حرکت خون کی اوس پھنسی مین پا سکتے ہین اوس پھنسی کو سب طبیب بیت الدم کہتے ہین اسلیے کہ خون سے
بھری ہوتی ہے پس جسوقت کہ اوس پھنسی پر کچہہ زخم پہونچے دوسری مرتبہ خون آنا شروع ہو گا اور باعث خطرہ کا
ہو گا اوسصورت مین لازم ہے کہ اوس پھنسی پر ہمیشہ دوائین قابض لگاتے رہین جالینوس کہتا ہے کہ مینے ایک دن سنا کہ
کسی شخص کی شریان کی یہ کیفیت ہوئی اور بیت الدم پھنسی اوسپر ظاہر ہوئی کسی نے اوس آدمی سے کہا کہ
اسپر برف رکھنا چاہیے وہ اوسپر ہمیشہ برف رکھتا تھا بعد ایک مدت کے بیت الدم سخت ہو گئی اور آواز خون کے
حرکت کی جو اوس سے سنتے تھے نہ سنی اور بخوبی درست ہو گئی اور نیز جالینوس کہتا ہے کہ اکثر طبیب گمان کرتے ہین
کہ زخم شریان کا درست نہین ہوتا ہے بسبب سختی اوسکی جرم کے اور مینے اکثر شریانون کو دیکھا ہے کہ جراحت اونکی
درست ہو گئین خاصتہ اندام نرم مین اور جسم مین سخت اندام والون کے بھی مینے دیکھا ہے کہ جسوقت شریان پر
زخم پہونچا ہے اچھا ہو گیا ہے چنانچہ ایک دن مینے دیکھا کہ کسی فصاد نے کسی آدمی کی فصد کھولی شبہ مین
شریان کھلگئی کیونکہ اوسنے نہین سمجھا تھا کہ شریان ہے مین اوسدم موجود تھا مینے دیکھا کہ خون اوسکا بتحقیق خون

شریان ہر فصاد کو فوراً مینہ ہٹا دیا اور خود سر جراحت کو مینہ پکڑا اور دوای کندر اوسیوقت لگا دی اور خوب مضبوط پٹی باندہ دی اور مفصود سی کہا کہ اس رگ پر سی پٹی نہ ہٹائیو اور چار دن تک کوئی کام اس ہاتھ سی نکرنا اور بغیر میرے پٹی نہ کھولنا اور ان چار دنین گدی گلاب مین ترکرکے اور خنک کرکے رکھنا کہ جراحت گرم ہونی نپائے اوس آدمی اوسی طرح عمل کیا اور چوتھے دن میرے پاس حاضر ہوا پٹی اوسکی مینہ اپنے ہاتھ سی کھولی دیکھا کہ سب زخم درست ہو گیا تہا دوسری مرتبہ پہر دوا مینہ اوسپر لگائی اور پٹی باندہ دی اور چند روز تک نہ کھولی جراحت درست ہو گئی اور بیت الدم چہینسی ظاہر نہوئی اور نیز جالینوس کہتا ہی کہ جس کسی کی رگ مین کہ بیت الدم نمودار ہوتی ہے زخم سے اوس شریان کے ظاہر ہوتی ہی جو تیجے باسلیق کے ہے اور اگر جراحت شریان ذہن پر عارض ہووے تو چاہیے کہ شب یمانی اور زراک سبخ اور پوست آنار اور مازو ہر ایک ایک جزو کو نکر چہانکر زخم پر چہڑکین اور قدری اوس دوا سی موتہہ مین بہی رکہین اور ایک ساعت رہنے دیوین کہ خون ٹھہر جائے اور اگر خون نہ رکے تو داغ دیوین اور جاننا چاہیے کہ فصد شریان صدغ مین محل خوف نہین ہی اور شریانہای سر مین بہی علی ہذا القیاس اسیوجہ سی کہ یہ شرائین شاخین شریان کی تین اور باریک ہین اور دلسی دور ہین اسلیے انکی فصد مین کچہہ خطر نہین ہے

باب ۲۶ چہبیسوان چوتہی جزو سے پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی فصد کی تعلیم مین ہے

اول فصد کہولنا برگ کرنب پر سیکہین اس طریق سے کہ برگ کو ایک شب رکھہ چہوڑین کہ مرجہا جائین دوسری دن نشتر پکڑ کر رگونمین اوس برگ کی جو نکین روی برگ کیطرف سی اور پہر اوبہارین جسطرح فصاد فصد کہولتا ہی اور مقدار داخل کرنے نشتر کی اور مقدار چہیدنی رگ کی دریافت کرین پہر رگون پر پرند جانوران کے ہاتھہ صاف کرین اور رگ اونکی ران اور پر اور بازو کے تلے ظاہر ہوتی ہے پرون کو رگ پر سی دور کرین اور فصد اونکی کہولین کہ ہاتھہ مشاق ہو جائے اور مقدار چہیدنی رگ اور داخل کرنے نشتر اور جگہ اونکی اندر لیجانے نشتر اور باہر اوبہارنے اور حقیقت کہولنے رگ کی بخوبی سیکہین پہر ہاتھہ کو رگ ترہ اور نیز خالہ پر صاف کرین رگین اونکے کان کے اندر ظاہر ہوتی ہین جسوقت ہاتھہ خوب مشاق ہو جائے اور دلیری کرنے لگے تو انجام کو سات عدد برگ گل لیوین اور اونکو برابر رکہین اور سر نشتر سے ایک برگ یا دو برگ یا زیادہ اوٹہاوین یہانتک کہ ہاتھہ کمتر اور بیشتر داخل کرنے نشتر پر خوب صاف ہو جائے اور مہارت کمال کو پہونچے پہر آدمی کی رگ چہیدین اور پہلے ایک مدت تک استاد کامل کے ساتھہ رہکر علم فصد کا بخوبی حاصل کرے یہانتک کہ اس بات کو سمجہین کہ نشتر رگ پر ہر ایک آدمی کے لایق سطبری اور باریکی پوست کی کس طرح داخل کرنا چاہیے کیونکہ اگر آدمی فربہ ہو سر نشتر کا تمام داخل کرین اور اگر آدمی میانہ ہو دو حصہ سر نشتر ڈبووین اور اگر لاغر آدمی ہو آدہا سر نشتر کا داخل کرین واللہ اعلم

باب ۲۷ ستائیسوان چوتہی جزو سی پہلی گفتار سی دوسری حصہ سی تیسری کتاب سے

فضیلت مین حجامت کی ہے اگلی حکیمون نی جسوقت خیال کیا کہ بعضی آدمیون کو ہرایک فصل
مین فصول سال سی اور ہرایک سال مین سالہای عمر سے اور ہرایک شہر مین شہرونسی احتیاج باہر نکالنی فضلہ خون
کی ہوتی ہی بدن کے اندر سی اور یہ بھی سمجھا کہ تمامی فصول سال مین اور تمامی سالہای عمر مین اور سب شہرونمین
فصد نہین کھول سکتی ہین اسلیے حجامت کو تجویز کیا کہ فصد کی عوض مین اوسی کام مین لاتین لہذا بزرگی نفع کی
حجامت مین بھی بہت ہی اور سوای اوسکی پانچ فضیلتین اور ہین اور ایک یہ ہی کہ خون حجامت کا چھوٹی چھوٹی
رگون اور باریک باریک شاخونسی آتا ہی وہ شاخین جو گوشت اور پوست کی اندر پراگندہ ہین اس سبب سی حجامت
قوت کو ضعیف نہین کرتی ہی اور بدن کو سبک کرتی ہی اور امتلا کم کرتی ہی دوسری یہ کہ جس کسی کے بدنمین حجامت
کیجائے اور اوپر کے آدہی جسم پر کیجائے تو وہ آدمی بخوف ہوگا مواد کے اوترنے سی نیچے کی جسم پر تیسرے یہ کہ جس عضو
کی کہ حجامت کرین اوس عضو کو بخوبی پاک کردیگی چوتھی یہ کہ حجامت کی خون کے ساتھہ جوہر روح سی کچھہ خرچ نہین
ہوتا ہی اور فصد کی خون کے ہمراہ جوہر روح کا بہت خرچ ہوتا ہی پانچوین یہ کہ اگر اوس مقام پر حجامت کرین کہ جو
مقام ہمسایہ اعضاء رئیسہ کی ہے تو باوجود نزدیکی کے کچھہ استفراغ اعضای رئیسہ سی نہین کرتی ہے واللہ اعلم باب ۲۸
اٹھائیسوان چوتھی جزو سی اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی بیان مین ہی مقدار
نقصان حجامت کی فصد سی معلوم کرین کہ حجامت نواحی پوست کو خوب پاک اور صاف کرتی ہی اور فصد
خون کو قعر بدنسی نکالتی ہے اور اوس آدمی کی حجامت کرنی چاہیی کہ جسکی بدنمین خون کثرت سی ہو مانند طفلان کے
اور خون حجامت کا اکثر اوقات گرہ بندہنی کے قابل ہوتا ہی اور شامل گوشت ہوتا ہے پس بتکلف کھینچے اور [illegible]
اور چوسنی سے گوشت سی جدا ہوتا ہی اس سبب سی حجامت سی خون صافی اور رقیق یعنی پتلا نکلتا ہی برخلاف فصد کے
کہ موضع حجامت بسبب حجامت کی ضعیف ہو جاتا ہے باب ۲۹ اونتیسوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار
اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی اس امر کی شناخت مین ہی کہ حجامت کب
کرنی چاہیے جاننا چاہیی کہ جب تک بدنمین نشانیان زیادتی خون کی ظاہر نہوین حجامت نکرنی چاہیی
اور ہر مہینہ حجامت کرنیکی عادت رکھنا خوب نہین ہی اور اول ماہ مین کہ خلطون نی حرکت نکی ہو اور آخر ماہ مین
کہ خلطین ساکن ہون حجامت نکرنی چاہیی لیکن درمیان ماہ مین کرنی چاہیی کہ وقت نور ماہ کے غلبہ کا ہوتا ہے
اور ہنگام بڑہنی اور حرکت کرنے خلطونکا ہی جس طرح دریا مین اثر جزر و مد کا پیدا ہوتا ہے ابن ماسویہ کہتا ہی کہ
جالینوس سی حکایت کرتی ہین کہ اوسنی منع لکھا ہی حجامت کرنے سے زمانہ غلبہ نور ماہ مین اور فرمایا ہی کہ توقف
کرنا چاہیی جبتک نور ماہ آغاز نقصان کرے اور شروع نقصان سولھوین اور سترہوین تاریخ سی ہوتا ہی
ہر مہینہ کے اسلیے کہ غلبہ نور ماہ مین خون اور خلطین بدنمین حرکت کرتی ہین اور طرف پوست کی میلان

رکھتی ہین اور باریک رگین اور شاخین رگون کی پھر جاتی ہین اور اوسوقت بین باوجود اس حال کے خون نیک اور صافی بیشتر آتا ہے اور خلط بد کمتر اور جسوقت کہ نور ماہ نقصان کرے خون صافی ساکن ہونے اور لوٹنی کیطرف متوجہ ہوگا اور ہنوز ساکن نہوا ہوگا اور خلطین کہ ہمراہ خون کے متحرک ہونگی بسبب غلظت کی پیچھے رہجائنگی اور جسقدر جلد کہ خون صافی لوٹیگا اوسقدر جلد وہ نہ لوٹ سکین گی اسوجہ سی حجامت کرنے سی زمانہ شروع نقصان ماہ مین خلط بد بہت بدنسبت باہر نکلیگی اور اسی طرح جالینوس نے منع کیا ہے حجامت سی اوس آدمی کے کہ جسکی جسم پر ورم ظاہر ہوا اور وہ سمجھی کہ پک جائیگا اور مونھہ پیدا کریگا اسلیے کہ خون لطیف کہ جس سی ورم پکتا ہے اور مونھہ پیدا کرتا ہی حجامت کرنے سی نکلجاتا ہی اور مواد خام رہجاتا ہے اور پھر پکنا اوسکا دشوار ہوتا ہے اور طبیعت خنازیر کی حاصل کرتا ہی البتہ اگر ورم سرخ ہووی اور طبیب معلوم کرے کہ اوسکو نہ پکانا چاہیی اوسجگہہ حجامت روا ہی اور بہترین اوقات واسطے حجامت کی ساعت دوسری اور تیسری ہے دنکی ساعتون سی اور حمام کے بعد بھی حجامت نچاہیی مگر اوس آدمی کی کہ جسکا خون گاڑہا ہو وہ بعد حمام سے نکلنے کے ایک ساعت اول آرام لیوی اور پھر حجامت کرے

باب ۳۰ تیسوان چوتھی جزو سے پہلی گفتار سے دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی اس امر مین ہی کہ حجامت کس شخص کے لیے جائز ہے اور کس کے لیے ناجائز ہے

جاننا چاہیی کہ جب تک بچونکا دودہ نہ چھوٹ جاوے اور غذا کھلانا شروع نکرین تب تک حجامت اونکی سزاوار نہین ہے اور وہ تخمیناً مدت دو برس کی ہے بعد دو برس کے جائز ہے لیکن اگر دو برس سی پہلے علت خونی ظاہر ہووے یا دودہ کی ساتھہ غذا بھی کھاتا ہو تو قبل از دو سال بھی بچون کی حجامت کو جائز لکھا ہی مگر بے سبب نہ پہلے دو برس سی اور بعد دو برس کے کسی طرح حجامت نکرنی چاہیی اسوجہ سی کہ بچہ ناطاقت ہو جاتا ہے اور ہمیشہ اوسی ضعیفی پر رہتا ہے اور ساٹھہ برس کے بعد بھی حجامت کو منع کیا ہے اسلیے کہ اوس عمر مین خشکی پوست اور گوشت پر غلبہ کرتی ہی واللہ اعلم

باب ۳۱ اکتیسوان چوتھی جزو سی پہلی گفتار سے دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے ہر عضو کی حجامت کی منفعت اور مضرت مین ہی

حجامت مقدم سر مین دو ابرو کے درمیان سی میان سر تک پیچھے اوسکے حجامت کرین اور منفعت اوسکی یہ ہی کہ آنکھہ کی بیماریون مانند سبل اور جرب کی نفع بخشتی ہے اور علت دوار اور گرانی سر اور گرانی بدن اور وسوسہ اور جذام اور درد گردہ اور ورم خصیہ کو باز رکھتی ہے اور مضرت اوسکی یہ ہی کہ فہم اور حفظ کو ضرر دیتی ہے اور ابلہی اور فراموشی لاتی ہے اور جس کسی کہ خوف اوترنے آنکھہ مین پانی کا ہو اوسکو بھی نقصان پہونچاتی ہی اسلیے کہ بسبب استفراغ خون کے سردی اور تری دماغ پر غالب ہوتی ہی اور معلوم کرین کہ نزدیک اس مقام کے ایک شریان بزرگ ہی احتیاط اوسکی واجب ہی تا کہ تلیش شریان پر نہ پہونچے کہ خون شریان بزرگ کا دیر مین اور

بدشواری بند ہوگا اور اگر خون تھم بھی جائیگا تو عقل اور فہم اور سمع اور بصر کی قوت مین نقصان ہوگا لیکن حجامت پس
سر کی که اس مقام کو قمحدوه کہتے ہین اور قمحدوه بلندی پس سر کو کہتے ہین که بالای نقره ہی گرانی سر اور آنکھہ کو مفید ہے
اور سبل اور جرب اور سلاق اور اوس رمد کو که عربی مین وردیج کہتے ہین نافع ہی اور ورم اور درد کو کان کے
بہت فائده بخشتی ہی لیکن اون مضرتون سی بھی جو سابق مذکور ہوئین خالی نہین ہی اور طبیب کہتے ہین که حجامت
پس سر کی بجای فصد قیفال ہے اور حجامت گردن پر اور اوس مقام کو عربی مین اخدعان کہتے ہین بجای فصد
باسلیق ہی اسلیے که مواد کو پھیپڑه اور سینه جگر سے کھینچتی ہے اور محمد زکریا لکھتا ہی آنکھہ اور سر کو سبک کرتی ہی اور دانتونکی
جڑون کے درد اور کان کے درد اور رحم اور ورم بینی اور درد گلو کو نفع دیتی ہے اور اکثر اوقات ان معالمات
مین فصد سی زیاده نافع ہوتی ہی اور ایک گروه کہتا ہی که اوس سے رعشه پیدا ہوتا ہی اور حجامت زیر زنخدان کی زخم
دہن اور دانتون کی جڑونکی گوشت کی تباہی اور درد گلو کو مفید ہی اور سر کو پاک کرتی ہی اور بجای فصد چہار رگ کے
ہی اور حجامت بیچین دونون شانون کے که اوس مقام کو عربی مین کاہل کہتے ہین بجای فصد ہفت اندام ہی اور
خفقان خونی اور درد گلو اور درد منکب کو مفید ہوتی ہی لیکن فم معده کو ضعیف کرتی ہی پس اسجگہه بہتر یہی که قدرے
میل اوپر کیطرف رکھین تا کہ مضرت ہو اور اگر یه حجامت گلو سی خون آنے کی واسطے کرین تو میل نیچے کیجانب رکھین
اور حجامت پہلو کی اوس مقام پر که آدمی اپنے بائین ہاتھہ کو مثلاً آستین راست پر نکالے اور اونگلیان نیچے شانه کے
پہونچا دے اور ہاتھہ موضع پر رکھے جہان انگلی بائین ہاتھہ کی پہونچی ہے اوس سی نیچے حجامت کرین اور یه موضع
داہنی طرف سے گوشه جگر سی نزدیک ہی اگر داہنی طرف سی حجامت کرین ورم اور حرارت جگر کو سودمند ہوگی اور اگر
بائین طرف سی کرین طحال کو مفید ہوگی اور متقدمین نی لکھا ہی که حجامت پہلو کی مسموم کو یعنی جس کسی کو که زہر دیا ہو
نافع ہی اور حجامت قطن پیچش اور بواسیر اور ران کی پھنسیون اور دبل اور ورم مقعد اور درد مقعد اور بہت خون
نکلنے کو بواسیر سی اور حیض کے بہت خون جاری ہونیکو اور حرارت گرده اور پیشاب کی جلن اور ورم خصیه اور خارش
فرج زنان اور فرج کی پھنسیون کو که اوسکی حوالی مین ہون سودمند ہی اور بعضون نی کہا ہے که حجامت اس موضع
کی خارش پشت اور ریح مثانه اور نقرس اور داء الفیل کو نافع ہی اور جسوقت که اس جگہه کی حجامت بوقت حاجت
عمل مین آئے قوت مردی کو کچھه نقصان نہین کرتی ہی لیکن اگر بے وقت اور نه باندازه کرین گرده کو بالضرور ضعیف
کریگی اور قوت مردی کو ضرر پہونچائیگی اور حجامت دونون ران پر اس طریق سے کرین که آدمی سیدہا بپشت بل
لیٹے اور زانونکو بھی برابر رکھے اور حجام جس مقام کو که اختیار کرے شیشه اوسجگہه رکھے کئی بار پھر نیش مارے اس مقام کی
کی حجامت خارش خصیه اور ران کی زخم کو نافع ہوتی ہے اور حیض بسته کو کھولتی ہے اور حجامت پشت ران کی
ورمون اور زخمون نشستگاه کو نفع دیتی ہے اور حجامت زانو کی که ران کے کناره پر ہوتی ہی ورم اور درد اور

گرانی زانو کو فائدہ پھونچاتی ہی اور حجامت پنڈلی کی اوپر شتالنگ کی چار انگل نیچے زانو کے بطرف وحشی اور میل بظاہر پنڈلی کے شیشہ رکھین اور جس شخص کی حجامت اس مقام پر کرین پہلے اوس سی کہین کہ حمام مین جاوے اور دست گرم پانی پنڈلیو نپر گراوے اور پھر حمام سے نکلکر تھوڑی دیر ٹہلے اور پھر کرسی پر بیٹھے اور حجام تین بار شیشہ اوپر رکھے اور اوٹھاوے اور وقت خون نکلنے کے مریض پاؤن اپنے زمین پر جماوے اس جگہہ کی حجامت عرق النسا اور مالیخولیا اور جرب اور داد اور خارش اور تاریکی چشم اور دردار اور عرق النسا کو نفع بخشتی ہے اور حیض بستہ کو کھولتی ہی افلاطون کہتا ہے کہ اس جگہہ کی حجامت بجای فصد ہے اور یوحنا ابن ماسویہ کہتا ہی کہ بجای فصد باسلیق اور صافن کے ہی لیکن ضعف پیدا کرتی ہی اور حجامت سفت چپ کی درد طحال اور تپ چوتھیا اور سوداوی بیمارونکو مفید ہوتی ہی

باب بتیسوان چوتھی جزو کی پہلی گفتار سی اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کا اس امر کی شناخت مین ہے کہ ہر ایک شخص کے کیونکر پچھنے لگانی چاہیین

معلوم کرین کہ دو قسم کے آدمیونکو ایک ہی مرتبہ پچھنے لگانی چاہیین اور نہین پوست سی طرف گوشت کے پھونچانا چاہیے تا کہ خون عضو سی بالکلیہ نکل آوے ایک اوس آدمی کو کہ نشانیان زیادتی خون کی جسپر غالب ہون دوسرے اوس آدمی کو کہ جسکی بدن مین خون کم ہووے اور دو قسم کی آدمیون کے دو مرتبہ پچھنے لگانے چاہیین ایک اوس آدمی کو کہ جسکا خون پتلا ہو دوسرے اوس آدمی کے کہ مواد جسکا نہایت گاڑہا ہو اسلیے کہ اول مواد پتلا کھینچیگا اور بعد اوسکے مواد گاڑہا آویگا اس وجہ سی کہ پہلی مرتبہ پچھنے لگانے سی مواد پتلا نکلیگا اور دوسری مرتبہ پچھنے لگانے سی مواد گاڑہا کھینچیگا اور جس کسی عضو مین کہ مواد سوداوی اور نہایت گاڑہا ہو اوسکی تین مرتبہ پچھنے لگانے چاہیین اور حجام کو لحاظ رکھنا چاہیے اگر رگون کو بھرا ہوا خون سی پاوے اور گوشت آدمی کا نرم اور لطیف دیکھے تو شیشہ رکھنے سی پہلے روغن استعمال نکرے جسطرح کہ عادت ہی کہ مقام حجامت پر اول روغن ملتے ہین اس وجہ سی کہ اگر روغن ملا جاویگا تو پوست اور بھی نرم ہو جائیگا اور جراحتین چوسنے سے پہلے فراخ ہو جائینگی اور خون بافراط نکلیگا اور اگر وہ دیکھے کہ گوشت سخت ہی اور پوست غلیظ ہی تو اول مالش روغن کی کرے اور پہلی دفعہ جو شیشہ رکھے بہت چوسنا چاہیے اور شیشہ مقام حجامت پر بہت رکھنا چاہیے تا کہ مواد لطیف ایکبار اوسجگہہ کھینچ نجاوے اسلیے کہ مواد لطیف جلد حرکت مین آتا ہے لیکن جلد اوٹھا لینا چاہیے اور ہر بار کہ شیشہ رکھین بتدریج چوسین اور بدیر رکھین تا کہ گاڑہی خلطین بھی بتدریج حرکت کرین اور اسقدر کھینچین کہ خوب دیکھکر معلوم کرین کہ جای حجامت سرخ ہو گئی اور مواد بہت جمع ہو گیا اور خون باندازہ قوت اور بقدر حاجت باہر نکالین اور افراط نکرین اسلیے کہ افراط کے سبب سے معدہ ضعیف ہو جاتا ہی اور جگر سرد اور استسقا پیدا کرتا ہی اور دل بھی ناطاقت ہوتا ہی اور خفقان پیدا کرتا ہی اور رنگ چہرہ کا زرد ہو جاتا ہی اور قوت مردی کو بھی مضرت پھونچتی ہے اور بیماری برص اور چھیپ اور تاریکی چشم بھی پیدا ہوتی ہے

باب ۳۳ تینتیسوان

چوتھی جزو سے پہلی گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اوس آدمی کی تدبیر مین ہے جسکی حجامت کرین ~~تیئین~~ حجامت کے بعد اول آسایش کرین ایک ساعت اور صبر کرین تاکہ انجرے اور دخان کہ حجامت گاہ مین پہنچے ہوئے ہین تحلیل ہو جائین اسلیے کہ اگر صبر نکرین گے اور جلد دہو وین گے تو مقام حجامت کا بسبب ہنے اون بخارات کے زخمی ہو جائیگا اور صفراوی آدمی کو لازم ہے کہ بعد فراغت کرنے کے حجامت سے پانی انار ترش یا کاسنی کا اور سرکہ نوش کرے اور مرطوب آدمی تریاق مثرودیطوس یا دواء المسک کھاوے اور جو خون گاڑھا اور سوداوی ہو تریاق حجامت سے ایک ساعت پہلے کھانا چاہیے تاکہ خون پتلا ہو جاوے اور بآسانی نکلے اور جو خون معتدل ہووے تریاق درمیان حجامت یا بعد حجامت کے کھاوے تاکہ دل کو قوت دیوے اور اور سب تدبیرین اوسی طور سے عمل مین لاتے کہ جو باب فصد مین بیان کی گئین ہین واللہ اعلم

باب ۳۴

چونتیسوان چوتھی جزو سے پہلی گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے شیشہ رکھنے کی وجہ مین بغیر پچھنے لگانے کے

معلوم کرین کہ شیشہ کو بغیر پچھنے لگانے کے دو طرح پر کام مین لاتے ہین ایک باتش اور دوسرے بے آتش جو بے آتش رکھین منفعتین اوسکی چھہ ہین ایک یہ کہ اوس مواد کو جو رخ کسی عضو کیطرف رکھتا ہو اوس جانب سے پھیرین جیسا کہ افراط حیض مین نیچے عورت کی چھاتیون کے شیشہ رکھین اور جذب کرین اور جو کسی شخص کی ناک سے خون بہت جاری ہو تو عضلہ شکم پر اور پر سر پہلو کے شیشہ رکھین کہ مواد پلٹ جائے اور نیچے کیطرف میلان کرے اگر خون ناک کے داہنے طرف سے آوے داہنی طرف شیشہ رکھین اور جو خون بائین جانب سے آوے بائین جانب پر رکھین دوسری منفعت یہ کہ عضو کو جو اپنے مقام سے علیحدہ ہو گیا ہو پھیر لاتا ہے مثلاً کسی آدمی کا کہ پہلو شکستہ ہو کر نیچے بیٹھ گیا ہو اوس مقام پر شیشہ رکھین کہ راست ہو جاوے اور جس شخص کو مرض فتق عارض ہوا ہو اور آنت کیسہ خصیہ مین اوتر آئی ہو اور اپنی جگہہ پر چڑھ نہ سکتی ہو تو لازم ہے کہ اوس جانب سے کہ اوتر آئی ہو شکم پر شیشہ رکھین کہ اپنی جگہہ پر چڑھ جائے اور تیسری منفعت یہ ہے کہ علت اندرونی کو باہر لاتا ہے جیسے بواسیر کو کہ اندر کیطرف ہو باہر لاتا ہے چوتھی منفعت یہ کہ کوئی عضو کہ حرارت اوسمین سے جاتی رہی ہو اور وہ حرکت نہین کرتا ہے اور حس اوسکی قائم ہے تو شیشہ رکھنے سے حرارت اوس عضو کی طرف کھچے گی مثلاً کسی آدمی کا ہاتھہ حرکت نہین کرتا ہے تو اول شیشہ سفت پر رکھین پھر عضلہ بازو پر رکھین اور دو دن صبر کرین پھر کلائی پر رکھین اور اوٹھاوین اور پھر کلائی پر نزدیک خردہ دست کے رکھین اور پاؤن پر بھی شیشہ رکھنے مین اسیطرح عمل کرین کہ ران سے پنڈلی تک اور پنڈلی سے قدم تک بتدریج رکھین پانچوین منفعت یہ ہے کہ مواد کو عضو سے باہر نکالتا ہے مثلاً کسی آدمی کے کسی عضو مین کہ ناصور ہووے اور قدرے قدرے اوسمین سے مواد آتا ہو تو چاہیے کہ اوسپر شیشہ رکھین تاکہ ایکبارگی باہر آجائے پھر مرہم باسلیقون روغن گل مین نرم کرین اور فلیتہ مین لگا کر

نا دو دن رکھین مگر ان تمامی حالات مین پہلے بدن کو پاک کر لینا چاہیے پھر شیشہ رکھین کیونکہ اگر بدن مین کوئی خلط بد ہوگی
تو شیشہ رکھنے سے اوس عضو کی طرف کھینچ آوے گی اور مضرت اوسکی بہت ہوگی اور چوتھی منفعت یہ ہے کہ مواد کو جو قعر
عضو مین ہو باہر لاتا ہے اور ظاہر عضو کیطرف کھینچتا ہے مانند اوس رطوبت کے جو فرج زن مین ہوتی ہے اور وقت جماع
کے باہر نکلتی ہے اوس رطوبت کو ساتھ شیشہ کے پاک کرین بعد تنقیہ کے تربہا ہے فرزند ی سے اور جو شیشہ کہ بآتش رکھتے
ہین منفعتین اوسکی دو ہین ایک اوس مقام پر کہ جہان چاہین کہ درد کو تسکین دیوین جیسے قولنج مین کام مین لاتے ہین
شیشہ رکھنے سے درد موقوف ہوجاتا ہے اور درد عرق النسا مین بھی اسیطرح دوسری یہ کہ کسی عضو کو گرم کرین کہ بسبب
شیشہ رکھنے کے ریح دفع ہوگی جیسے معدہ سرد پر شیشہ رکھنے سے ریح دفع ہوتی ہے مگر اول روغن بکاین یا روغن بادیان
یا روغن مصطگی ملین پھر شیشہ رکھین اور دو ساعت تک چھوڑ دین اور رکھنا شیشہ کا بآتش اس طریق پر ہے کہ ایک قدح
حاصل کرین باندازہ اوس عضو کی کہ جسپر شیشہ رکھنا چاہین اور اندرون قدح کا پانی سے تر کرین اور ایک ٹکڑا روئی کا
بیا قدح کے اندر رکھین اور روشن کرکے اوس عضو پر رکھین **باب پینتیسوان چوتھے جز وسے پہلے گفتا**
سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی تعلیق علق مین ہے یعنے جونک لگانے کی
تدبیر مین ہے کسی عضو پر معلوم کرین کہ جونک کو عربی مین علق کہتے ہین اور اہل خراسان واد چیشہ کہتے
ہین اور استعمال اوسکا اہل ہند مین بہت مروج ہے مگر اطبای یونان نے بوجہ اسکے کہ اکثر قسمین اوسکی زہردار ہین
زیادہ توجہ نہین کی ہے ہندیون نے لکھا ہے کہ جونک بعضی زہردار اور زیانکار ہوتی ہے کہ کاٹنے اوسکے سے ورم
اور زخم اور غشی اور تپ اور سستی اندام اور خون آنا بیحد اور مانند اونکے اور مضرتین پیدا ہوتی ہین پس احتیاط
یہ ہے کہ جونک کو اول پانی مین ڈالدین تا شکل اور رنگ اوسکا ظاہر ہوا اور اوس نوع کو اختیار کرین جو ضرر ندیوے
اور بہتر جونک ایسی ہوتی ہے کہ اوسکو پاکیزہ ندی سے نکالتے ہین اور اگر اوس پانی مین سے پکڑین کہ جسمین مینڈک بہو
اور جس پانی کے اوپر کائی بھی چھائی ہو وہ جونک بھی استعمال کرنا روا ہے اور شکل اوسکی مانند دنبال موش کے
ہوتی ہے باریک اور سر چھوٹا اور شکم سرخ اور پشت سبز اور وہ جونک کہ آبہای بد سے پکڑین رنگ اوسکا کحلی ہوتا ہے
یا سیاہ اور پشت کے اوپر اوسکے خطوط لاجوردی یا طاؤسی ہوتے ہین وہ جونک بہت بُری ہوتی ہے اور روا ہے
کہ ایک روز پہلے استعمال سے جونک کو پکڑ کر اولٹا لٹکا دین تا کہ جو کچھ اوسکے جوف مین ہے ساتھ قے کے مندفع ہوجانے
بعد اوسکے قدرے خون مرغ یا خون برہ سے پاس اوسکے ڈالین کہ اوس خون کو کھاوے پھر اوٹھا کر پاک کرین اور پھر
لازم ہے کہ جس مقام پر کہ جونک لگانا چاہین اوس عضو کو پہلے خوب ملین کہ سرخ ہوجائے پھر جونک چپٹاین
اور جو دیر مین چمٹے تو اوس عضو پر خون لگائین یا اوس مقام کو اوس مٹی سے آلودہ کرین کہ جس سے سرخ ہوتی
ہے اور اگر چاہین کہ جونک اوسجگہہ سے چھٹ جائے تو پہلے قدرے نمک یا بورہ یا خاکستر کتان سوختہ یا پشم سوختہ

یا اسفنج سوختہ اوسپر چھڑکین اور مقام اوسکو کاٹنے کا بلند کرین فوراً نیچے جھٹکا کر گر پڑیگی پس جسوقت جونک موضع
سے جدا ہوجائے تو اوسجگہہ پر شیشہ لگائین اور جذب کرین اور اگر شیشہ نہ رکھ سکین او نگلی سے ملین اور نچوڑین
اور گرم پانی سے دہووین تاکہ خون فاسد باقی اوسمین ہی نکلجائے اور اثر اوسکا زائل ہوجائے اور اگر
خون نہ رکسکے تو مازو یہ سوختہ یا کوری رکابی یا شب یمانی پیسی ہوئی اوس زخم پر لگاوین اور منفعت جونکے
لگانے کی اکثر ان بیماریون مین ہوتی ہے جو پوست پر عارض ہوتی ہین مانند ریش بلخی اور داد اور گنج سر وغیرہ
اور جو شخص کہ ارادہ جونک لگانیکا کرے تو اوسکو لازم ہے کہ اول فصد اور مسہل سے بدن کو پاک کرے پھر
جونکین لگاوے تاکہ منفعت اوسکی بخوبی ظاہر ہووے واللہ اعلم واحکم بالصواب **جزو پانچوان پہلی گفتار سے**
دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے استفراغات جزوی کی تدبیر مین ہے اور اس جزو کے
دس باب ہین **باب پہلا پانچوین جزو سے پہلی گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کا**
پیشاب جاری کرنے کی تدبیر مین ہے اور ذکر مین اون دواؤن کے ہے جو ادرار
مین مستعمل ہوتی ہین اول کتاب مین مذکور ہوچکا ہے کہ جو کہانا آدمی کہاتا ہے اوسکے لیے تین
ہضم مقرر ہین ہضم پہلا معدہ مین ہوتا ہے اور ہضم دوسرا جگر مین اور ہضم تیسرا اندامون مین ہوتا ہے اور ہر ایک ہضم سے
ایک فضلہ رہتا ہے کہ قوت مغیرہ اوسکو تمام ہضم نہین کرسکتی ہے جس طرح چھٹے باب مین تیسری گفتار سے پہلی
کتاب کے مفصل بیان کیا گیا ہے پس تدبیر حفظ صحت مین تدبیر دفع اون فضول کی کرنا واجب ہے اور ہر ایک
فضلہ کے لیے ایک راہ ہے کہ اوس راہ سے دفع ہوتا رہتا ہے چنانچہ فضلہ پہلی ہضم کا پاخانہ کی طرق سے دفع ہوتا ہے یا دستون
کی راہ ہے اور تدبیرین اوسکی مذکور ہوچکین ہین اور فضلہ دوسری ہضم کا یا پیشاب کی طرق سے دفع ہوتا ہے
یا پسینہ کی راہ سے اسلیے کہ یہ فضلہ رقیق ہوتا ہے پس اگر تھوڑا ہوتا ہے تو پیشاب جاری کرنے اور پسینہ بہانے
کی دواؤن سے دفع ہوجاتا ہے اور اگر بہت ہوتا ہے تو ساتھ اون دواؤن کے جو اوس فضلہ کو رگون کے
اندر خون سے جدا کرین اور دستون کی راہ دفع کرین حاجت پڑتی ہے اور منفعت ادرار بول یعنی پیشاب
جاری ہونے کی کہ بقدر احتیاج ہو بزرگ ہے جوڑون کے درد کو اور درد پشت اور گرانی اور کسلانی اور
استسقا کو نافع ہے اور اکثر بیماریون کو کہ تری سے ہوتی ہین دور کرتا ہے اور افراط ادرار بول کی باعث
مضرت ہے اسلیے کہ اگر زیادہ حاجت سے جاری ہووے تو خوف اس بات کا ہے کہ گذرگاہین پیشاب کی اور
مثانہ زخمی ہوجائیگا اور پیاس اور مرض ذیابیطس اور دق اور گدازش بدن پیدا کریگا اور وہ دوائین
جو اس معاملہ مین کام آتی ہین یہ ہین خربوزہ اور بیج اوسکا اور ککڑی کے بیج تخم سیاہ اجمود کے بیج سونف
اجواین کلونجی کبر پوست کبر کی جڑ کا سداب یعنی تتلی دارچینی راسن حرف لعس صعتر مولی بادام تلخ اور طبیعت

درخاصیت اور منفعت اور مضرت ان سب چیزون کی ابواب نوع دوم مین تیسری گفتار سے اور پہلے حصے
اس کتاب کے کہ کتاب تیسری ہے بیان کیگئی ہے اور اسی طرح افسنتین اور ہنسراج اور راوند طویل اور ردوفا کے
خشک سترھوین باب مین تیسری جزو سے پہلی گفتار سے اس بخش کے کہ حصہ دوسرا ہے مذکور ہو چکی ہے اور مزاج
اور خواص جن جن دواؤن کا کہ یہان بیان کیا جاتا ہے یہ ہین دو قوا اذخر خروج پودینہ پہاڑی فطراسالیون سیسالیوس
انیسون یعنی سونف رومی قردمانا قسط سلیخہ اسارون شکطرامشیع اور راوند اوسکے لیکن اذخر دو طرح کی ہے
اعرابی اور مرغزاری اعرابی سرخ اور بودار ہوتی ہے اور مزاج اوسکا گرم اور خشک ہے نزدیک دوسرے درجہ کے
اور مرغزاری اذخر مائل بسبزی ہے اور دونون مین قوت قبض کی بھی ہے اور جڑ اوسکی نہایت
قابض ہے اوسکے شگوفہ کو فقاح اذخر کہتے ہین بالجملہ اذخر دردون کو اندرون شکم کے ساکن کرتی ہے اور درد
رحم کو دور کرتی ہے اور ریاح کو توڑتی ہے اور پیشاب جاری کرتی ہے اور گردہ کی پتھری کو پاک کرتی ہے
انیسون گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہے تیسرے درجہ مین اوسکو سونف رومی کہتے ہین سُدہ
کھولتی ہے ریاح کو توڑتی ہے اور درد کو کہ سردی سے ہو زائل کرتی ہے اور حیض کھولتی ہے اور ادرار
بول کرتی ہے اور گزندگان ضعیف کی زہر کی مضرت کو باز رکھتی ہے **اسارون** گرم اور خشک ہے
تیسرے درجہ مین خشکی اوسکی زیادہ گرمی سے ہے درد اندرون شکم کو ساکن کرتی ہے کھولنے والی سددونکی
اور لطیف کرنیوالی اور تحلیل کرنیوالی موادونکی ہے اور احشاء سرد کو گرم کرتی ہے اور سدہ جگر کا کھولتی
ہے اور یرقان اور استسقا اور تلی کو نہایت نافع ہے اور ادرار کرتی ہے اور گردہ کو قوت دیتی ہے **اقحوان**
حصہ اول مین اس کتاب کے بیان ہو چکی ہے **ابہل** اوسکو ہیر ہندی مین کہتے ہین گرم اور خشک ہے دوسرے
درجہ مین تحلیل کرنیوالا ہے اور ریشہای بدکو پاک کرتا ہے اور حیض بستہ کو کھولتا ہے اور کھانا اور حمول کرنا اور دھونی
پہونچانا اوسکا بچہ مردہ کو رحم سے باہر نکالتا ہے پیشاب کو جاری کرتا ہے اور فالج اور پٹھون کی سستی کو
نفع دیتا ہے **خنطیانا** ایک جڑ ہے ہندمین پکہان بید کہتے ہین گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہے تیسرے
درجہ مین ورم جگر اور ورم طحال کو گھلا دیتی ہے اور بچھو کے زخم کے واسطے سریع الاثر ہے اور حیض کو جاری کرتی ہے
اور پیشاب کو بخوبی بہاتی ہے اور بچہ مردہ کو رحم سے نکالتی ہے اور باؤلے کتے اور بچھو کے کاٹے ہوئے کو
بہت نفع بخشتی ہے **حب بلسان** تخم درخت بلسان ہے گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ مین خلطونکو
لطیف کرتا ہے اور معدہ اور دماغ کو پاک کرتا ہے اور جگر کو قوت دیتا ہے اور حیض بستہ کو کھولتا ہے اور
ادرار بول کرتا ہے اور ضیق النفس اور درد پہلو کو بہت نفع دیتا ہے **دوقو** تخم گاجر جنگلی کا ہے گرم ہے
تیسرے درجہ مین اور خشک ہے پہلے درجہ مین ورم جگر اور ورم طحال کو گھلاتا ہے اور حیض کو کھولتا ہے

اور بچہ مردہ کو رحم سے باہر نکالتا ہی اور باؤلے کتے اور بچھو کے کاٹے ہوئے زخم کو بہت فائدہ بخشتا ہی اور سدہ
کھولتا ہے اور پیشاب کو جاری کرتا ہی **دار شیشعان** کا پھل ہے اور وہ مرکب ہی ایک گوہر تیز اور
ایک گوہر قابض سے جوشاندہ اوسکا ریشہای پلید دہن کو نفع دیتا ہی اگر اوس سے مضمضہ یعنی کلّی کرین اور
کھانا اور حمول کرنا اوسکا حیض کو جاری کرتا ہے اور بچہ مردہ کو رحم سے نکالتا ہی اور کھانا اوسکا ادرار بول بھی
کرتا ہی اور دشواری پیشاب کو نافع ہی اور ریاح کو توڑتا ہے **سیسالیوس** انجدان رومی ہے گرم اور خشک ہے
دوسرے درجہ مین اور وہ ایک گھاس کی اقسام سے ہے جمی ہوئی رطوبتون کو پگھلاتی ہے اور مرگی اور درد پشت
اور تنگی نفس کو مفید ہی اور ریاح کو توڑتی ہے اور درد رحم کو دور کرتی ہے اور پیشاب کو جاری اور دشواری
بول کو دفع کرتی ہی اور درد گردہ سرد کے لیے خیلے مفید ہی **سلیخہ** ایک چھال ہی تج کی قسم سے گرم اور خشک ہے
دوسرے درجہ مین معدہ اور جگر کو قوت دیتی ہے اور حیض اور پیشاب کو جاری اور خلطون غلیظ کو لطیف اور
بینائی کو تیز کرتی ہی **سنبل** یعنی بالچھڑ دو طرح کی ہے ایک کو سنبل عصافیر کہتے ہین مانند خوشہ کے نازک ہوتی ہی
اور خوشبو رکھتی ہے اور دوسری قسم کو ناردین کہتے ہین وہ سنبل رومی ہے گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ مین
دماغ کو قوت دیتی ہے اور سینہ کو پاک کرتی ہے اور نزلہ کو باز رکھتی ہے اور خفقان کو فائدہ بخشتی ہی اور سدہ
جگر کا کھولتی ہے اور معدہ کے لیے نہایت نافع ہی ورم خون رحم کو تحلیل اور پیشاب کو جاری کرتی ہی اور بالنجاست
خون بہنے کو رحم سے باز رکھتی ہے اور ریاح کو دور کرتی ہی **شج** گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین غلیظ خلطون کو
لطیف کرتی ہی اور تلی کی سختی کو گھلاتی ہے اور پیشاب کو بخوبی جاری اور ریاح کو دفع کرتی ہی **مشکطرامشیع**
ایک قسم پودینہ کی ہی گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین اور لطیف ہی کھانا اور حمول کرنا اوسکا بچہ کو رحم سے
گراتا ہے اور حیض بستہ کو کھولتا ہی اور پیشاب کو جاری کرتا ہی **فوہ** ہندی اوسکی مجیٹھ ہی اگر اوسکو سرکہ
مین پیسین اور چھیپ سفید پر لگا دین نافع ہوگی اور ہمراہ دارچینی کے شراب مین دیوین اوس آدمی کو کہ
کسی جگہہ سے گر پڑے مفید ہوگی اور حیض بستہ کو کھولتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے بقوت **فراسیون**
گندنا پہاڑی ہے مگر اسکی ماہیت مین اختلاف ہی دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ ایک گھاس ہے اوسکو ہند مین
اڑوسہ کہتے ہین طبیعت اوسکی گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہی تیسرے درجہ مین سدہ جگر اور تلی کا کھولتی
ہی اور سینہ اور پھیپڑہ کو پاک کرتی ہی اور حیض بستہ کو کھولتی ہے اور پیشاب کو جاری کرتی ہی **قردمانا**
کرویا پہاڑی ہے گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین ریاح کو توڑتا ہے اور سدونکو کھولتا ہی اور غلیظ
خلطونکو لطیف کرتا ہی اور پیشاب کو جاری کرتا ہے **قسط** ہندی اوسکی کُٹ ہی ایک جڑ ہی مشابہ لفاح
کے گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین لطیف کرنیوالی ہی اور روغن اوسکا فالج اور پٹھونکو نفع بخشتا ہی اور ہمراہ ایک

بیماری کو کہ چاہئین کہ مواد اوسکا ظاہر جسم کیطرف کھینچین روغن اوسکا نفع دیتا ہی اور قسط حیض اور پیشاب کو جاری
کرتی ہی اور کدو دانون کو مارتی ہی **فطراسالیون** کرفس کو ہی ہے گردہ اور مثانہ اور رحم کو پاک کرتی ہی
اور حیض بستہ کو کھولتی ہے اور پیشاب جاری کرتی ہی **کبابہ** ہندی مین کباب چینی کہتے ہین سدہ
احشا کا کھولتی ہے اور گردہ کو پاک اور پیشاب کو جاری کرتی ہے **کمافیطوس** ہندی مین اوسکو
کرونده کہتے ہین گرم ہے دوسری درجہ مین اور خشک ہی تیسری درجہ مین سدہ احشا کا کھولتا ہی اور یرقانکو
نفع بخشتا ہی اور حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہے **کمادریوس** ایک گھاس ہی گرم اور خشک ہی
تیسرے درجہ مین اور گرمی اوسکی زیادہ خشکی سی ہے سدہ کو کھولتی ہے اور غلیظ خلطونکو تحلیل کرتی ہی
اور یرقان سوداوی اور ورم طحال اور ابتدای استسقا کو زائل کرتی ہے اور پیشاب کو بقوت جاری کرتی ہی
اور حیض بستہ کو کھولتی ہے

باب دوسرا پانچوین جزو سی پہلی گفتار سی اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی اور اخراج عرق یعنی پسینہ جاری کرنے کی تدبیر مین

سے معلوم کرین کہ
پسینہ فضلہ ہی تیسری ہضم کا اور طریق اوسکے دفع کا گذرگاہین تنگ ہین کہ اونکو مسام کہتے ہین اور جاننا چاہیے
کہ ہضم تیسرا رگون اور اندامون مین ہوتا ہی اور حصہ ہر ایک عضو کا غذا سی بذریعہ اونکی پہونچتا ہی اور قوت مغیرہ
اوسکو ہضم کرکے پیوستہ اور مشابہ اندامون کے کرتی ہے اور اوس غذا سے جو اندامون مین پہونچتی ہی
فضلہ باقی رہتا ہی کہ قوت مغیرہ اوسکو تمام ہضم نہین کر سکتی ہی پس بعضی اوس فضلہ سی بخار بنتا ہے اور
بتحلیل خرچ ہوتا ہی کہ اوسکو دیکھ نہین سکتی ہین اور بعضی اوس فضلہ سی چرک یعنی میل بنتا ہی اور بعض اوس فضلہ
پسینہ ہوجاتا ہی اور راہ مسام سے باہر نکلتا ہی اسی سبب سی تدبیر حفظ صحت مین اور علاج مین بعض بیماریونکی
تدبیر پسینہ لانے کی کرتے ہین پس جسوقت آدمی کو پسینہ آتا ہی سبکی اور راحت پاتا ہی اور ہوای گرم مانند
ہوای حمام باعث کثرت عرق ہی اور چلنا ہوای گرم مین مانند ہوای تابستانی کے پسینہ بہت لاتا ہے
اسلیے کہ حرکت اندرون جسم کو گرم کرتی ہی اور فضلہ کو پگھلاتی ہے پس ہوای گرم اوس فضلہ کو باہر کھینچتی ہے
اور دوائین گرم اور لطیف کنندہ بھی بدن کو گرم کرتی ہین اور پسینہ لاتی ہین لیکن تدبیر حفظ صحت مین
واسطے پسینہ لانے کی دواؤن کا استعمال نکرنا چاہیے صرف حرکت اور ریاضت اوسمین کفایت کرتی ہی
کیونکہ گرم دواؤن اور لطیف کنندہ چیزون کا استعمال تدبیر حفظ صحت مین تپین پیدا کرتا ہی اور پسینہ کو
بکثرت جاری کرتا ہی اور بدن اوسکی وجہ سی خشک کر لاغر اور پوست سخت ہوتا ہی اور رطوبتین اصلی
پگھلتی ہین اور تحلیل ہوتی ہین اور جسوقت کہ بدن مین کوئی فضلہ ہو اور وہ میل پوست کیطرف رکھتا ہی
مانند شری بلغمی کے اور چاہین کہ واسطے اوسکی پسینہ لاوین تو ہوای حمام سے پسینہ لانا چاہیے یا ہوا سے

اوس مکانکی کہ جو آگ سے گرم کیا ہووے اور گرمی آفتاب سے پسینہ لانا نچاہیے اسلیے کہ بخوف نرہنا چاہیے اس بات سے
کہ حرارت آفتاب کی رطوبت مین عفونت پیدا کرتی ہے مگر حرارت آتش کی عفونت نہین پیدا کرتی ہے
اور اگر فضلہ بہت غلیظ ہو تو ہینگ یا کالی مرچ یا عاقرقرحا یا جوا کھار کوٹین اور ساتھہ روغن بابونہ کے حمام کے
اندر طلا کرین پسینہ بکثرت آویگا اور وہ پسینہ استسقا کو مفید ہوگا اور گرانی اور کسلانی کو بدن سے دور کریگا
اور حمام خشک بھی مرطوب کی لیے خیلی مفید ہے اور حمام خشک ایسا حمام ہوتا ہے کہ خوب گرم ہوتا ہے اور
اوسمین پانی نہین ہوتا ہے پس اوس حمام مین اتنی دیر تک ٹھہرنا چاہیے کہ پسینہ تمامہ باہر آجاوے اور بدن مین
آدمی کے سبکی ظاہر ہووے اور پھر پسینہ سوکھہ جاتے بعد اوسکی بتدریج ہوای خوشتر کیطرف توجہ کرین اور ریگ گرم
بھی نافع ہے جیسا کہ چوتھی باب مین چھٹی گفتار سے اس کتاب کے پہلی حصہ سے بیان کیا گیا ہے اور گرم ہوتو مین
گرم پانی کے ابخرون سے پسینہ لاوین اس طور سے کہ پانی خالص کو گرم کرین اور نیچے دامن بیمار کے رکھین
پشت کیطرف سے اور چادر اوسپر لپیٹین تا کہ ابخرے اوپر نہ چڑھین اور مسام کھلجائین اور پسینہ آنا شروع ہو
اور معلوم کرین کہ پسینہ پشت کیطرف سے بہت آتا ہے اور سینہ سے بہ نسبت تمام بدن کے بہت آتا ہے
اور گرم پانی سے بہ نسبت ہوای گرم کے پسینہ زیادہ آتا ہے اور پسینہ کو جسقدر پونچھین اور صاف کرین زیادہ
آتا ہے اور اگر پاک نکرین ٹھہر جاتا ہے اور پاؤن کے گرم رکھنے سے بھی پسینہ آتا ہے اور گرم پانی پینا
پسینہ لاتا ہے اور سرکہ اگرچہ سرد ہے پسینہ لاتا ہے اسلیے کہ غلیظ خلط کو لطیف کرتا ہے اور نطرون روغن زیتون
مین طلا کرنا پسینہ جاری کرتا ہے اور روغن سوسن اور روغن بابونہ پسینہ لاتا ہے اور اگر انگور کی لکڑیکی
راکھہ پانی مین گھولین اور اوس پانی کو روغن زیتون مین ملاکر جسم پر طلا کرین پسینہ بخوبی آویگا اور وہ دوائین
جو اس معاملہ مین کام آتی ہین یہ ہین زیرہ انیسون ہشتکطرا شیع شونیز یعنی کلونجی سلیخہ قسط یعنی کوٹھہ تخم سداب
سیسالیوس زراوند طویل بقل الیہود تخم کرفس ہینگ کالی مرچ آبگامہ اور خاصیت اور طبیعت ان سب
چیزونکی سابق مذکور ہو چکی ہے اور بعض دواؤن کی خاصیت اور طبیعت جو یہان بیان کیجاتی ہے وہ
دوائین یہ ہین نطرون عاقرقرحا بزر الانجرہ یعنی تخم اوٹنگن لیکن نطرون ایک گروہ نے لکھا ہے
کہ وہ بورہ ارمنی ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ وہ ایک پتھر ہے کہ بعد ایک مدت کی مانند چونہ کی ہوجاتا ہے
اوسکو دواؤن مین کہ باہر سے استعمال کیجاتی ہے مانند اون دواؤن کے کہ خلطون کو پوست سے باہر کھینچتی ہین
کام مین لانا چاہیے اور کھانا نچاہیے اور طلا کرنا اوسکا آگ کے سامنے درد کو ساکن کرتا ہے اور فالج کو دور کرتا ہے اور
عاقرقرحا گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ مین چبانا اوسکا رطوبتون کو دانتون کی جڑون سے باہر کھینچتا ہے اور
اگر اوسکو کوٹین اور روغن زیتون مین جوشدین اور طلا کرین پسینہ لاویگا اور تپ لرزہ کو فائدہ بخشیگا اور عضو

سُن ہو جانے کو بھی نافع ہو گا بزر الانجرہ یعنی تخم اونٹنگن گرم ہی پہلے درجہ مین تیسری درجہ کی اور خشک ہی دوسرے درجہ مین **باب تیسرا پانچوین جزو سی اور پہلی گفتار سے اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی پسینہ روکنے کی تدبیر مین ہے** تدبیر پسینہ روکنے کی یہ ہی کہ دونون پاؤن کو ٹھنڈک رکھین اور سبک لباس پہنین اور آسایش ڈھونڈہین اور اوس مکان مین قیام کرین کہ جسکی ہوا معتدل ہووے اور یہ دوا نوش کرین دہنیہ خشک سماق برنج سفید دھوئی ہوئے ہر ایک تین تولہ تین چھٹانک کم ڈیڑہ سیر پانی مین پکاوین یہانتک کہ دو حصہ پانی جلجائے اور ایک حصہ باقی رہے صاف کرین اور دو تولہ اومین سے صبح کیوقت پیئین اور یہ طلا استعمال کرین بہی یا سیب پاک کیا ہوا آدہ پاؤ کم سیر یا دونون ہر ایک چھٹانک کم آدہ سیر گلاب کی پھول تین چھٹانک سبکو سوا دو سیر پانی مین پکاوین کہ آدہ پاؤ کم سیر باقی رہے صاف کرین اور روغن گل بقدر تین چھٹانک اوسمین داخل کرین اور ملاکر نرم آگ پر جوش دین کہ پانی جلجائے اور روغن رہجائے یہ روغن پشت پر اور تمام جسم پر طلا کرین **باب چوتھا پانچوین جزو سی اور پہلی گفتار سے دوسرے حصے سے تیسری کتاب کے مخاط لانے کی تدبیر مین ہے** معلوم کرین کہ رطوبت غلیظ جو سر سے ناک کی راہ نیچے اوترتی ہے اوسکو مُخاط کہتے ہین اور ہندی مین اوسکو رینٹ مشہور کرتے ہین پس نکلنے سے اوسکی دماغ پاک اور صاف ہو جاتا ہی اور دماغی بیماریان مثل مرگی اور سکتہ اور مانند اوسکی دفع ہوتی رہتی ہین اسلیے واسطے حفظ صحت انسان مرطوب مزاج کے اور واسطے اون لوگون کے جنکی دماغ مین کثرت رطوبتون کی ہو تدبیر اوتارنے رینٹ کی دماغ سی کرین ساتھہ چھینک لانے کی اور انچیزون پر جیسا نذہ بالنگو اور پودینہ پہاڑی وغیرہ کے سر نہورا ہین اور کندش اور خربق سفید اور کالی مرچ اور عرطنیثا سب کو پیسین اور سونگھین چھینک اور رینٹ بہت آویگی **باب پانچوان پانچوین جزو سی اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے تدبیر مین لعاب نکالنے کی ہے تالو اور زبان کی جڑ اور دانتون کی جڑون مین سے** نکلنا لعاب کا دہن سی دماغ اور کان اور حلق اور فم معدہ اور آنکھونکو سودمند ہی واسطے حفظ صحت کی تدبیر اوسکی لانے کی بھی ضروریات سی ہے کہ ہر وقت قدری قدرے لعاب نکلتا رہی خاصتہً جاڑی کے موسم مین اور خصوصًا مرطوب آدمی کے دہن سے کیونکہ جاڑی کے موسم مین رطوبتین دماغ مین زیادہ جمع ہو جاتی ہین اور عاقرقرحا اور مویزج اور مثل اوسکی چیزین تیز چبانا لعاب بہت نکالتی ہین اور غرغرہ گرم مکان مین کرنا چاہیے یا اندر حمام کے اسوجہ سی کہ حمام مین خلطین پگھلتی ہین اور لعاب بہت آتا ہی اور اگر اوس وقت غرغرہ کرین کہ جسوقت حمام سے نکلنا چاہین یا اوسوقت کہ جب حمام سے باہر آجائین تو نہایت سودمند ہو گا **باب چھٹا پانچوین جزو سی اور دوسرے**

حصہ سی تیسری کتاب کی اون شیافات کی تدبیر مین جو آنتون کو پاک کرتی ہین اور
معلوم کرین کہ فعل شیافات کا پاک کرنا بدن سی خلطون فزونی سے نہایت ضعیف ہی اسلئے کہ شیاف
خلطون اور گذرگاہون پر غذا کے گذر نہین کرتا ہی تاکہ اونکو ساتھ اپنے اوتار لاوی بلکہ سواے اوس مقدار کے
کہ جو اوس سے نزدیک ہی نہین لاسکتا ہی اور اگرچہ شیاف دواؤن قوی سے تیار کرین قوت اوسکی اس
حد کو نہین پہونچتی ہے کہ قعر بدن یا دماغ سے فضلہ اوتار لاوی لیکن منفعت اوسکی درد پشت اور کمرگاہ اور
درد سرین وغیرہ کے لیے جلد موثر ہوتی ہی اور نیز لازم ہی کہ واسطے ہر ایک شخص کے کہ خردی اور بزرگی شیاف کی
لائق اوسکے کرنی چاہیے اور اسی طرح واسطے ہر ایک مقصود کی لائق اوسکے بنانا چاہیے لیکن وہ دوائین جو شیاف
مین کام آتی ہین پانچ طرح کی ہین ایک دوائین خشک ہین اور کوٹنے کے قابل مانند بورہ اور نمک اور برگ
سداب خشک اور برگ پودینہ خشک پہاڑی اور گل بنفشہ اور تخم حنظل اور سقمونیا اور جو ہی کی اسی مانند
اور عصارۂ قثاء الحمار کے دوسری گوند کی چیزین ہین کہ اونکو حل کرنا چاہیے جیسے گوگل اور سکبینج اور جاوشیر
اور اشق اور ہینگ تیسری رطوبتین ہین کہ دوائین خشک اوسمین تر کرین پھر گوندہین اور گوندون کو بھی
اوسمین حل کرین جیسے آبکامہ اور آب گندنا اور جوشاندہ میتھی کا اور پانی مولی کا اور بتھوے کا اور لعاب
السی کا اور دودہ انجیر کا اور دودہ شہتوت کا چوتھے وہ چیزین ہین کہ سب دوائین اوسمین گوندہنی چاہئین
جیسے شہد قوام کیا ہوا اور قند مقوم اور ترنجبین پانچوین اس طرح کی دوائین ہین کہ اونکو بغیر کوٹے ہوئے
اور بدون حل کیے ہوئے موافق شکل اور اندازہ شیافات کی تراشتے ہین جیسے صابون اور مولی اور معلوم
کرین کہ صبر یعنی ایلوا کسی طرح اور کسی وقت نہ شیافات ہین اور نہ حقنہ مین استعمال نکرنا چاہیے اور جسوقت شیاف
بنانا منظور ہو تو احوال پر بیمار کے بخوبی نگاہ کرین پس لائق اوسکے حال کے دوائین جمع کرین اور جو قابل
کوٹنے کے ہین کوٹین اور اگر حاجت ہو کہ اونکو کسی رطوبت مین ان رطوبتون مین سے جو بیان کیئین تر کرین تو پہلے
اوسمین تر کرلینا چاہیے اس طرح کہ خوب آلودہ ہوجاوے پھر شہد یا قند مقوم مین گوندہین اور جو احتیاج نہووے تو
ان رطوبتون کی گوندہین اور اگر حاجت ہووے کہ گوند کی چیزون مین سے کوئی شی کوئی ہوتی دوائون ملائین
تو گوند کو اول کسی رطوبت مین اون رطوبتون سے جو یاد کی گئین حل کرین اور دوائون کو پہلے اوسمین
گوندہین پھر شہد مین مثل اوسکے اور کسی شے مین گوندہین اور اگر چاہین کہ صابون کو تراشین تو لازم ہی کہ
اوسکو چھیلکر تراشہ اوسکا خشک دوائون مین شامل کرین پھر گوندہین اور شیاف کرین بہتر ہے اور بعض
طبیب مولی کو تنہا باندازہ شیافات اور بشکل اوسکی تراشتے ہین اور استعمال کرتے ہین اور قدری رطوبت
آنتون سے کھینچ اور تری ہی باب ساتوان پانچوین جزو سے اور پہلی گفتار سے دوسری حصے سے

تیسری کتاب کی حقنہ کی تدبیر مین ہے حقنہ کی دوائین بھی شیاف کی دواؤن کی انواع سے
ہین لیکن قوت حقنہ کی شیاف سے قوی ہوتی ہے اسوجہ سے کہ حقنہ مقدار مین بیشتر ہوتا ہے اور روندہ اور گرم
ہوتا ہے کہ جلدتر مقام مقصود تک پہونچتا ہے اور خلط کو جسم کے اوپر سے کھینچتا ہے اور جس آدمی کی کہ طبیعت
خشک ہو اور کوئی امر الغ ہو کہ اوسکو ساتھہ اوس سبب کی دوائے مسہل نہ دیسکین مانند ضعیفی معدہ اور ظاہر ہونے
متلی اور ضعف کی بوجہ تناول کرنے دوا کے خاصۃً کہ آنتین اوسکی ثفل کو دفع نکر سکین جیسا کہ چاہیے اور غرض
اوسکی دوائے مسہل سے بخوبی حاصل نہووے تو اوس آدمی کے لیے حاجت واسطے پاک کرنے بدن کے کوئی علاج بہتر حقنہ
سے نہین ہے اور جس کسی آدمی کے سر پر کوئی زخم پہونچے یا دماغ مین کسی نوع کا ورم ہو تو اوسکی واسطے حقنہ جلد
سود مند ہے اسلیے کہ وہ مواد کو اوپر سے نیچے کھینچتا ہے اور ابخرون کو دماغ تک نہین چڑھنے دیتا ہے اور کبھی ایسا
ہوتا ہے کہ دوا حقنہ کی معدہ کے اوپر چڑھ جاتی ہے یا اکثر اوقات باریک آنتون پر چڑھتی ہے اس سبب سے
کسی حال مین نہار پر حقنہ نکرنا چاہیے اور حقنہ سے پہلے کوئی شربت کہ معدہ کو قوت دیوے دینا چاہیے تاکہ دوا کو معدہ
سے باز رکھے اور کیفیت حقنہ لحاظ رکھنا چاہیے اگر درد مقام گردہ مین ہو تو بیمار کو قفا پر لٹانا چاہیے اور سر اوسکا بلند تکیہ پر
رکھنا چاہیے اور سرین بھی اوسکی تکیہ پر رکھنی چاہیے اور میان پشت اوسکی زمین پر رکھنی چاہیے اور اگر قولنج مین درد
پیدا ہووے بیمار کو زانو پر لٹا کر سر و سینہ اوسکا تکیہ پر رکھنا چاہیے اور اکثر طبیب ایسے مریض کو پہلوے چپ پر لٹاتے ہین اور سر
اور سینہ اوسکا تکیہ پر رکھتے ہین اور تکیہ نیچے سرین کے بھی رکھتے ہین اور دایان پاؤن اوسکا سینہ کیطرف نکالتے ہین اور لازم ہے
کہ حقنہ کرنیوالا اپنے انگوٹھے اور نائزہ محقنہ کو بخوبی چکنا کرے چنانچہ صفت محقنہ کی عنقریب کو ہوتی ہے انشاء اللہ تعالے اور جاننا چاہیے
کہ نائزہ محقنہ کو تمامہ کام مین نہ لانا چاہیے اسلیے کہ اگر تمام کام مین لاوینگے تو دوا اوسکی بالکلیہ خرچ ہوجائیگی اور اگر
نائزہ محقنہ کا کم کام مین لاوینگے تو دوا باہر کیطرف گرجاویگی پس بہتر یہ ہے کہ دو حصہ نائزہ محقنہ کا کام مین لانا چاہیے
اور ایک حصہ باہر رکھنا چاہیے اور لازم ہے کہ محقنہ کو جس جگہہ کہ دوا ہے دونون ہاتھون سے پکڑین اور دبائین
باہستگی لیکن ایکبار تاکہ دوا ایک ہی دفعہ مین باہستگی خرچ ہووے اسلیے کہ اگر دوا دو بار مین یا تین بار مین
خرچ کرین اور ہر دفعہ ہاتھ اوٹھاوین اور پھر محقنہ دونون ہاتھون سے پکڑین اور دبائین تو باد آنتون کے
اندر داخل ہوگی اور ضرر پہونچائیگی اور بیمار کو چاہیے کہ اوس حال مین اپنے کو نگاہ رکھے تاکہ چھینک عارض
ہونے پاوے اور کھانسی نہ اوٹھے یا ہچکی نہ آوے کہ دوا اوس مقام سے کہ جہان پہونچنا چاہیے اوپر کو نہ چڑھ جاوے
یا نیچے کو نہ اوتر جاوے اور اگر دوا حقنہ کی جلد باہر نکل آوے تو اوسیوقت معاودت کرنی چاہیے اور معلوم کرین
کہ حقنہ کی دوا اگر تھوڑی ہوتی ہے تو موضع تک نہین پہونچ سکتی ہے اور اگر بہت ہوتی ہے سستی اور نفخ
اور بیقراری پیدا کرتی ہے اور اکثر اوقات پیچش بھی کرتی ہے اور اگر نہایت گرم ہو غشی لاتی ہے اور خون کے

دست جاری کرتی ہی اور اگر نہایت سرد ہو ریح پیدا کرتی ہے اور اچھی طرح اجابت نہین کرتی ہے اور اگر نہایت گاڑہی ہو آنتون کو آلودہ کرتی ہے اور مثانہ کو زحمت پہونچاتی ہے اور تکلیف دیتی ہے اور اگر بہت پتلی ہو کچھ منفعت نہین کرتی ہی پس ان سب معاملات مین اعتدال ملحوظ رکھین اور قلت اور کثرت مین بھی مقدار اوسکی معتدل رکھنی چاہیی چنانچہ مقدار معتدل حقنہ کی پچاس مثقال ہی یعنے پونی اونیس تولہ اور معلوم کرین کہ بھوسی گیہون کی اور نطرون آنتون کو ثفل سے پاک کرتی ہے اور جوشاندہ چقندر ہمراہ روغن تیون کے یہ بھی فعل کرتا ہی اور دو تولہ جوا کھار ساتھ تین تولہ شکر اور تین تولہ روغن تازہ کی قولنج سخت کو فوراً کھولتی ہی اور حقنہ مین صاحب درد معدہ اور درد اعضا اور وجع مفاصل اور صاحب طحال اور صاحب سدہ اور قولنج سخت بلغمی کے قنطوریون سے چارہ نہین ہی اسلیے کہ قنطوریون خلطون کو لطیف کرتی ہی اور شہد اور روغن سی بھی چارہ نہین ہی اور تخمون سے تخم سپستی اور ہرا سپند اور تخم سداب اور زیرہ نہایت نافع ہی اور بعضی حقنون مین آبگامہ سی بھی چارہ نہین ہی اور کبھی واسطے درد سر اور درد نیمہ سر اور مالیخولیا اور سرسام بلغمی کے بیٹ کبوتر کی یا فرفیون یا جندبیدستر کام مین لاتے ہین اور واسطے بیماری آنکھ اور کان کے شحم حنظل سے چارہ نہین ہے اور حقنہ واسطے صاحب تپ کی نہ بورہ سی کرنا چاہیی اور نہ نمک سے اور نہ کسی چیز تیز سے لیکن واسطے اوسکے حقنہ لعاب اسپغول اور کشکاب سے کرنا چاہیی اور واسطے تپون محرقہ کے روغنگل نیمگرم پانی مین ملائین اور حقنہ لعاب اور شیر اور کشکاب سی تیار کرین اور آنتون کی جلن اور آنتون کے زخم کے لیے جوشاندہ خشخاش اور روغنگل سے کرین اور کسی حقنہ مین افیون اور ہرا دھنیہ نڈالین اسلیے کہ اوس سے سستی اور خدر پیدا ہوتا ہی اور اکثر اوقات اوسکی وجہ سی بیمار ہلاکت کو پہونچتا ہی اور کتاب معالجات مین نسخہ طرح طرح کی حقنون کے بیان کیے جائینگے انشاء اللہ تعالے

باب آٹھوان پانچوین جزو سی پہلی گفتار سے اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی صفت محقنہ مین ہی

معلوم کرین کہ محقنہ آلہ حقنہ کرنے کا ہی اور حقنہ اوس دوا کو کہتی ہین کہ گوندین اور ملائین اور اوس آلہ کے اندر بھرین اور مقعد مین بیمار کے داخل کرین اور یہ آلہ متاخرین نے فلزی اختیار کیا ہی اور فلز بکسر تین اور بضمتین اور تشدید زا مجیمہ جوہر کانی گداختہ ہی ہندی مین اوسکو دہات کہتی ہین مانند سونا اور چاندی اور تانبہ اور لوہا اور جست وغیرہ کے اور آلہ فلزی وہ یہ ہی کہ ایک کٹوری بنائی جاوے اور بیچ مین اوسکی سوراخ کرکے نیچے پیندی کیطرف ایک چیز لمبی گاودم مثل نی کے سوراخدار مقابل سوراخ اوس کٹوری کے لگائی جاوے اور ایسا جوڑین کہ کہین درز نرہے اور پتلی جانب اوس نے کی ٹیڑھی کیجاوی موافق تین چار انگل کے تاکہ مقعد مین در آوی اور جو چیز رقیق اوس کٹوری مین ڈالین اوس نے کی راہ سی مقعد مین پہونچ جاوے اوسکی شکل یہ ہی D اور اگر اس نے مین پیچ کی

طرف ایک اور نے پتلی سے لیقدر پانچ چار اونگل کے چسپان کرین اس طرح کہ دونون کی گنجایش مقعد
مین ہوا اور سوراخ کو باہر سے بند کرین تو بہتر ہے فائدہ اوسکا اس ؟ و رمین یہ ہے کہ جو دوا کہ کٹوری مین
ڈالین وہ مقعد رمین پہونچے اور جو ریاح مقعد سے بسبب مزاحمت دوا کے رفع ہون وہ اوس دوسری
نلکی راہ سے باہر نکلجائین اس آلہ فلزی کو قیف کہتے ہین صورت اوسکی یہ ہے

باب نوان پانچوین جزو سے پہلی گفتار سے اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب سے تدبیر استفراغ مین ہے استعمال طلاسے محمد زکریا لکھتا ہے کہ جو جو
طلا کہ شکم پر ملتے ہین اور وہ طبع کو نرم کرتے ہین موم روغن بناتے ہین روغن انڈی اور موم زرد سے اور اسمین
روغن زیتون اور سوخ خانہ نگس انگبین بھی ڈالتے ہین اور عصارۂ قثاء الحمار یا شیر شبرم یا سقمونیا یا شحم حنظل
یا پتہ گای کا یہ سب مفرد یا دو یا زیادہ بحسب مشاہدہ اوس روغن مین گوندھین اور طلا کرین استفراغ بخوبی
حاصل ہوگا اور کناس اسکندریہ مین لکھا ہوا ہی کہ جسوقت طبع صاحب تپ کی خشک ہو یا اندرون شکم کے
کسی نوع کا ورم ہووی اور اوسوجہ سی اجابت نہوتی ہو تو روغن تازہ آب نیمگرم مین ملائین اور بکثرت اوسکو
باہستگی ناف اور شکم اور پہلوؤن پر شکم کے ملین قبض کھلجائیگا **باب دسوان پانچوین جزو سی
پہلی گفتار سے اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے جماع کی تدبیر مین ہی** جاننا چاہیی کہ
تدبیر جماع کی اور احوال اوسکا کتاب معالجات مین مذکور ہوگا لیکن اسوجہ سی کہ جماع بھی استفراغات جزوی
سی ہے منفعت اور مضرت اوسکی اس جگہہ بھی بیان کرنی بہتر اور مناسب ہی اسلیے کہ وہ منجملہ اون اسباب
کی ہے کہ اگر جس طرح پر اور جسوقت اور جسقدر کہ ہونا چاہیی ہووی سبب تندرستی کا ہوگا اور جو برخلاف اوسکی
ہووی سبب بیماری کا ہوگا اسلیے کہ جسوقت کہ اوعیہ منی کا بھر جاتا ہی اور طبیعت واسطے اوسکی دفع کے
محتاج ہوتی ہے تو اگر آدمی اوسکو بطریق مجامعت دفع کرے استفراغ طبعی ہوگا اور اگر اتفاق مجامعت کا
نہووی تو طبیعت اوسکو خواب مین دفع کریگی اور آدمی بسبب اوسکی جسم مین سبکی اور نشاط اور قوت پاتا ہی
اور اندیشہای بد اور وسواس اور مالیخولیا اوس سی زائل ہوتا ہے اور اگر اتفاق اس استفراغ کا نہووے
اور طبیعت دفع کرنے اوسکے سے بازرہی تو تمام بدن مین گرانی ظاہر ہوگی اور اکثر اوقات منی اپنی جگہہ گرم ہوجاتی ہی
اور بسبب اوسکی گرمی اور اعضا مین پہونچتی ہے اور ہر ایک اندام اوس گرمی کو دوسرے اندام کو دیتا ہے
یہانتک کہ دل تک گذر اوسکا ہوتا ہے اور اوس سبب سے غشیین عارض ہوتی ہین اور اکثر اوقات انجری
اوسکے دماغ پر چڑھتے ہین اور مالیخولیا اور وسواس اور خیرگی چشم اور خفقان اور دوار پیدا کرتی ہین اور
بھوک بھی کھانے کی جاتی رہتی ہے اور جالینوس کتاب حفظ الصحت مین لکھتا ہی کہ مزاج منی کا گرم اور

نرہی کیونکہ اوسمین اجزای ناری اور ہوائی بیشتر ہین اور تولد اوسکا خون صافی اور نہایت پختہ سے ہے اور وہ
ایسا خون ہی کہ غذا اعضای اصلی کی ہوتا ہی اور اسیوجہ سے ہے کہ جب آدمی اپنے حال پر الحاح کرتا ہے
اور جماع بہت زیادہ اعتدال سے کرتا ہی تو بدن سرد ہوجاتا ہے اور قوت اوسکی ضعیف ہوتی ہی اور
خشکی غلبہ کرتی ہی اور بسا اوقات کثرت جماع سے غشی بھی عارض ہوتی ہی اور دلیل اس بات کی کہ منی
اوس خون سے پیدا ہوتی ہی کہ جو اصلی اعضا کی غذا ہوتا ہی یہ ہے کہ اگر آدمی جماع مین زیادتی کرے اور سبب منی کم
اوس سے جدا ہو پچاس درم کی مقدار تک نہ پہونچے اور اگر فصد کھولین سو درم خون ایک ہی دفعہ مین باہر
کرین تو اسقدر خون کے نکلنے سے اتنا ضعف نہوگا جسقدر جماع سے ہوگا اور یہ ایک دلیل قوی ہی اس بات
کی کہ مادہ اوسکا بہتر اور نہایت خالص خون ہی اندر جسم کے اور سبب ضعف کا بسبب کثرت جماع کی یہ ہے
کہ ظرف منی کا دو دفعہ یا تین دفعہ مین جماع کرنے سے خالی ہوجاتا ہی اور اگر پھر اوسکی الحاح کرین تو طبیعت مادہ
پختہ اور نہایت خالص کو اعضای اصلی سے حاصل کرتی ہے اور دلیل اوسکی یہ ہی کہ اگر الحاح بہت کرین
تو خون بجای منی برامد ہوگا اور وہ ایسا خون ہی کہ غذا اعضا کی ہوسکتا ہی اور بدن محتاج اوسکا ہی پس
جسوقت کہ وہ غذا بدن سے نکل گئی تو ایک مدت دراز چاہیے کہ اول طعام خون ہو اور اوسکے بعد پہونچے
اور غذا ہوجاے اسوجہ سے قوت ساقط ہوتی ہے اور بیماریاں طرح طرح کی ناخوش پیدا ہوتی ہین اور خالی
معدہ پر اور بھونک پر اور بعد ریاضت اور بعد حمام اور بعد اسہال جماع کرنا خشکی پیدا کرتا ہے اور حرارت غریزی
کم ہوجاتی ہی اور آنکھو مین تاریکی اور تشنج خشک عارض ہوتا ہی اور بھونک کھائی جاتی رہتی ہے اور
بسا اوقات غشی لاحق ہوتی ہی بالجملہ جماع بعد ہر ایک سبب کے کہ جو تحلیل بہت کرے مانند شادی یا فرط اور
بیخوابی اور مانند اوسکے نہایت ضرر دیتا ہی اور بعد پری معدہ کے طعام اور شراب سے اگر جماع کرین تو گانٹھو مین
درد عارض ہوگا اور پٹھو مین سستی اور احشا مین سدہ لاحق ہوگا اور تنگی سانس اور لرزنا سر اور ہاتھ
پاؤن کا پیدا ہوگا اور استسقا بھی لاحق ہوگا اور اکثر اوقات حالت مجامعت مین لرزہ پشت پر عارض ہوتا ہے
اور باوجود لذت کے تکلیف بھی معلوم ہوتی ہے بابوی ناخوش بدن سے جماع کرنیوالے کے ظاہر ہوتی ہی وہ نشان
اس امر کا ہی کہ بدنین اوسکی خلطین بہت بد ہین کہ بسبب حرکت جماعی کے وہ خلطین حرکت کرتی ہین پس
لازم ہی کہ اس آدمی کو اول ایک ہفتہ جماع سے دور رکھنا چاہیے اور اچھی اچھی غذائین کھلانا چاہیے اور بدن کو
اون خلطوں سے پاک کرنا چاہیے اور بعد تنقیہ جسم کے سب تدبیرین موافق کرنی چاہیئین تاکہ بدنین اوسکے خلط بد کو
نہ پیدا ہونے دیوین اور معلوم کرنا چاہیے کہ صاحب مزاج گرم و تر کا جماع مین بہت قوی ہوتا ہی اور مضرت اوسکی
اوسپر بہت کم اور بدیر پہونچتی ہے اور صاحب مزاج گرم اور خشک بھی قوی ہوتا ہی لیکن اثر خشکی کا جلد اوسمین

ظاہر ہوتا ہی اور آنکھین اوسکی اندر گڑ جاتی ہین اور بدن اوسکا نہایت لاغر ہوجاتا ہی اور صاحب مزاج سرد اور
تر اس کام مین نہایت ضعیف ہوتا ہی اور حرارت اصلی اوسکی اس سبب سی پژمردہ ہوجاتی ہے اور پٹھے سست
ہوتے ہین اور اندامونمین درد ظاہر ہوتا ہے اور صاحب مزاج سرد اور خشک بھی ضعیف اس معاملہ مین ہوتا ہے
اور مضرت اوسکی بہت جلد اوسمین اثر کرتی ہے اور قوت اوسکی ساقط ہوجاتی ہے اور احوال مزاجون کا اور
نشانیان اوسکی پہلی کتاب مین مذکور ہین واللہ اعلم گفتار دوسری دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی
مزاجون بد کی تدبیر مین ہی کہ اوسکو سوء مزاج کہتے ہین اور اس گفتار کے چار باب ہین
باب پہلا دوسری گفتار سی اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی اس امر کی بیانمین
ہی کہ سوء مزاج کیا ہے اور کہان سے ظاہر ہوتا ہے معلوم کرین کہ تندرستی کے لیے
پہنائی عظیم ہے اور اوسکی دو طرفین ہین طرف برتر ستودہ اور غایت تندرستی کی ہے کہ قوتین اندامون
کی اور فعل اونکے سب لائق ایک دوسری کے تمام اور کامل ہوتے ہین جیسا کہ چاہیے اور طرف کہتر
تندرستی ہے ناستودہ اور درمیان مین ان دونون طرفون کے تندرستی ہے باتفاوت بسیار لیکن
وہ تندرستی جو کمال کیجانب نہایت نزدیک ہی کمتر اوسکو پاسکتے ہین اور جو تندرستی کہ نہایت کامل ہے وہم
انسانمین ہی کسی شخص مین موجود نہین ہی اور اگر اتفاقیہ کوئی شخص سالہای عمر مین کمال کیطرف ہووے
تو ممکن نہین ہے کہ وہ اوس کمال پر قائم رہے اسلیے کہ عمر گذرنے والی ہے اور احوال متغیر ہونیوالا اور بدن
بھی تغیر پانے والی ہین اور شک نہین ہے کہ درمیان ان دو طرفون کے جو مذکور ہوئین کوئی وسط بھی
ہو پس جو کچھ وسط سی بطرف کمال میل رکھتی ہے منجملہ تندرستی ستودہ ہی ہے اور جو کچھ بطرف کہتر میل رکھتی ہے
منجملہ اوس تندرستی کے ہی کہ نگاہ رکھنی کی تدبیرون کیطرف نہایت محتاج ہی اور اگرچہ اس قسم کی تندرستیان
بہت بہتر اور نہایت ستودہ نہین ہین لیکن سبکو منجملہ تندرستی کے شمار کرتے ہین اس سبب سے کہ قوتون
اور فعلونمین اندامون کے کوئی ضرر اور فساد قوی پیدا نہین ہوتا ہے کہ حد تندرستی سے خارج ہوجائین اور
جاننا چاہیے کہ اکثر مزاج بھی اسی نوع کے ہین پس اگر کوئی مزاج ایسا ہو کہ وسط سی بجانب کہتر نہایت نزدیک
ہووی اوسکو صد اول بیماری مین تصور کرتے ہین اور میل کرنا مزاج کا خالی نہین ہی اس بات سی کہ
مزاج کسی شخص کا تمام عمر مین ایک جانب کو میل رکھے یا بعضے سالہای عمر مین کسی جانب کو میل رکھے
پس جو مزاج کہ تمام عمر مین ایک جانب کو میل رکھے وہ بھی خالی نہین ہی اس بات سی کہ یا گرمی کیطرف
میل رکھے یا سردی کیطرف یا تری کیطرف یا خشکی کیطرف اور اسکو سوء مزاج ثابت کہتی ہین یا مزاج اندامونکا
برخلاف ایک دوسری کے ہو مثلاً بعض مزاج کہ بہت گرم ہونا چاہیے بہت سرد ہووے اور بعض کہ نہایت

سرد ہونا چاہیے بہت گرم ہووے اور بعض مزاج کہ تر زیادہ ہونا چاہیے خشک نہایت ہووے اور بعض جو خشک زیادہ ہونا چاہیے تر زیادہ ہووے یا جو مزاج کہ تر ہونا چاہیے وہ تر زیادہ اوس سے ہووے کہ جیسا چاہیے یا جو مزاج کہ خشک ہونا چاہیے وہ خشک زیادہ اوس سے ہووے جیسا کہ چاہیے یا جو مزاج کہ گرم ہونا چاہیے وہ زیادہ اوس سے گرم ہووے جیسا کہ چاہیے یا جو مزاج کہ سرد ہونا چاہیے وہ سرد زیادہ اوس سے ہووے کہ جیسا چاہیے اور اسکو سوء مزاج مختلف کہتے ہین

باب ۲ دوسرا دوسری گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اس امر کے بیان مین ہے کہ بدترین سوء مزاج کا کون ہے جاننا چاہیے کہ ثابت سوء مزاجون سے کوئی بدتر سوء مزاج سرد اور خشک مزاج سے نہین ہے اسلیے کہ وہ بوڑھاپے کی مانند ہے کہ آدمی کو پیری کی طرف جلد پہونچاتا ہے اور مختلف سوء مزاجون سے جو شخص کہ مزاج اوسکے اعضاے رئیسہ کا میل کسی مخالف کیطرف رکھے جیسا کہ مثلاً مزاج جگر کا کہ گرم ہونا چاہیے سرد ہووے اور مزاج دماغ کا کہ تر چاہیے خشک ہووے تو وہ شخص بدحال زیادہ تمامی اشخاص سے ہوگا اسلیے کہ وہ شخص جلد بیماریون مین مبتلا ہو جائیگا اور جو سوء مزاج کہ اعضاے رئیسہ مین عارض ہو سہل ہوگا

باب تیسرا دوسری گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اس بیان مین ہے کہ ہر ایک سوء مزاج کیا پیدا کرتا ہے جسوقت کہ سوء مزاج گرم ہوگا تو گرمی بدن کی تری کو پگھلائیگی اور کم کریگی یہانتک کہ سوء مزاج خشک ظاہر ہوگا اور جسوقت کہ سوء مزاج سرد ہو تو رطوبتین خرچ نہونگی اور نوبت یہانتک پہونچیگی کہ بدن مین تری بہت جمع ہوگی اور جسوقت کہ سوء مزاج خشک ہو تو مضرت اوسکی بچپن کی عمر مین ظاہر نہوگی لیکن جوانی اور بڑھاپے مین خشکی غلبہ کریگی اور بسبب اوسکے بوڑھاپے مین سردی مزاج پر غالب ہوگی اسلیے کہ مدد حرارت کی رطوبت معتدل ہے اور بسبب غالب ہونے سوء مزاج سرد کے فضول جسم مین جمع ہونگے اور جسوقت کہ سوء مزاج تر ہو تو بچپن مین بدحال ہوگا اور انتہاے جوانی اور اوڈھیر عمر اور بوڑھاپے کی سن مین تندرست رہیگا اور جسوقت کہ سوء مزاج تر ہو اور گرمی اور سردی مین معتدل ہو تو صاحب اوسکا تمامی عمر مین نیک حال اور تندرست رہیگا خاصتہً انتہاے جوانی مین اور جسوقت کہ سوء مزاج گرم ہو اور تری اور خشکی مین معتدل ہو تو یہ شخص انتہاے تندرستی کے درجہ مین ہوگا اور دانت اور بال اوسکے جلد نکل آوینگے اور وہ طفل جلد باتین کرنے لگیگا اور جلد چلنے پھرنے لگیگا اور جب انتہاے جوانی کو پہونچیگا تو گرمی اور خشکی اوسپر غالب ہوگی

باب ۴ چوتھا دوسری گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اس مضمون مین ہے کہ ہر ایک مزاج مین تندرستی کو کیونکر نگاہ رکھنا چاہیے جسوقت کہ بسبب سوء مزاج گرم کے جوان آدمی پر گرمی اور خشکی غلبہ کرے اور اوسکی وجہ سے صفرا اور صفراوی بیماریان جسم مین اوسکے جلد ظاہر ہووین تو تدبیر نگہداشت اوسکی تندرستی کی

اسطور پر کرین کہ اول ملاحظہ کر لیوین کہ خلط صفراوی کس طرف میلان رکھتی ہے اگر نیچے کے بدن کیطرف متوجہ ہو
تو طبع کو نرم کرنا چاہیے اور کبھی کبھی صبح کیوقت کوئی ٹھنڈائی مانند میوون کے پانی یا شربت آلو بخارا اور مثل اوسکی
اور چیزین جو مناسب ہین نوش کرنی چاہئین تاکہ صفرا دفع ہو سوای ان تدبیرون کے کسی شربت اور کسی علاج دیگر کی
احتیاج نہوگی اور اگر دیکھین کہ صفرا معدہ کیطرف میلان رکھتا ہے تو چند روز نیمگرم پانی سے قی کرین اور ریاضت
آہستہ عمل مین لائین اور اوسکو روغن بنفشہ سے حمام کے اندر ملین اور خوب مالش کرین اور کھانا اور پینا اور سب
تدبیرین اوس آدمی کی تری بڑہانیوالیان ہونی چاہئین اور ہر ایک چیز سے جو حرارت بڑہانیوالی ہو مانند ریاضت
اور غصہ اور بیٹھنے اور چلنے پھرنے سے دہوپ مین اوسکے جسم کو بچاوین اور اگر ممکن ہو سکے تو ہر روز دو مرتبہ حمام
معتدل مین اوسکو جانا چاہیے ایک دفعہ صبح کو کہ جسوقت سو کر اوٹھے دوسرے بعد کھانا کھانے کے لیکن خیال
رکھین کہ بعد کھانا کھانے کے جو حمام مین جاوین اوسکے سبب سے جگر مین کچھ درد اور گرانی معلوم ہوتی ہے
یا نہین اگر معلوم ہوتی ہے تو لازم ہے کہ صبح کو جسوقت سو کر اوٹھین اور کھانا ہضم ہو گیا ہو پہلے حمام مین جانے سے
اون شربتون سے جو سدونکو کھولتی ہین کوئی شربت دینا چاہیے مانند سکنجبین یا بزوری یا شربت افسنتین یا حب
اور غذاؤن غلیظ سے پرہیز کرین اور اگر شخص ایسا شخص ہے کہ اپنے تعہد پر پہونچ سکتا ہے تو تدبیر اوسکی اس طور سے
چاہیے کہ اوسکی مزاج کو پلٹ دیوے اور پھیر دیوے اور اگر نہین پہونچ سکتا ہے تو اوسکی تندرستی کو ساتھ تدبیرون موافق مزاج
اور عادت کی نگاہ رکھین اور گرم اور تر مزاج والیکو ریاضت بہت کرنی چاہیے کھانے سے پہلے اور پیچھے اور حمام کرنا بھی
لازم اور پیشاب جاری کرنیوالی چیزین نوش کرین اور غرغرہ جو لعاب سر سے اوتار لاوے استعمال فرمائین اور اون تدبیرون
سے جو گرمی اور تری کو بڑہاوین پرہیز کرین اور مزاج سرد اور خشک سب مزاجون مین بدتر ہے اسلیے کہ جو کچھ بوڑہاپے
مین انسان پر ظاہر ہوتا ہے اس مزاج مین شروع کودکی اور جوانی مین موجود ہوگا اور جو تدبیرین کہ گرمی اور تری کو
بڑہاتی ہین وہ اس مزاج کو موافق ہوتی ہین اور شراب قوی اس مزاج مین خیلی سودمند ہے اور صاحب اس
مزاج کا اکثر حالات مین لاغر اور خشک اندام رہتا ہے اور بسبب اس مزاج کے قوت غاذیہ اوسکی اور وہ قوت
کہ غذا کو اندامونمین پہونچاتی ہے دونون ضعیف ہو جاتی ہین تدبیر اوسکی یہ ہے کہ اوسکے بدن کی خوب مالش کرین
یہانتک کہ اندام اوسکے سرخ ہو جائین پھر حمام مین لیجائین اور جلد باہر نکالین اور تمام جسم پر روغن ملین پھر کھانا
کھلائین مگر کھانا اوسکا گرم اور تر اور لطیف ہونا چاہیے اور صاحب مزاج سرد اور تر اکثر حالات مین فربہ ہوتا ہے
اور جسم پر بہت چربی رکھتا ہے اوسکو ریاضت بہت کرنی چاہیے اور جسم کو ریاضت سے گرم کرنا چاہیے اور لازم ہے
کہ ریاضت سے پہلے اوسکو خوب ملین جس طرح باب ریاضت مین بیان کیا گیا ہے اور شربتہاے لطیف کام مین
لائین اور وہ غذائین جو رطوبت کو نہ پیدا کرین مانند قلیہ خشک یا ابزار مانند زیرہ اور کرویا اور اجواین اور

صعتر اور دارچینی نوش فرمائین اور خواب اور آسایش کمتر ڈہونڈہین اور اگر کوئی شخص بسبب کسی خطا کے
کہ تدبیرات مین واقع ہوئی ہو جلد بیمار ہوجائے تو اوسکی بیماری کو نیک تدبیرون سے باز رکھنا چاہیے اور جو
کوئی شخص کہ شاذ و نادر بیمار ہووے اوسکو عادت اوسکی سے نہ پھیرنا چاہیے اور معلوم کرین کہ جو شخص کہ مرض مین
اکثر مبتلا رہتا ہے سبب اوسکا امتلا ہوتا ہے یا پیدا ہونا کسی خلط کا اوسکے بدن مین اگر سبب اوسکا امتلا ہو تو جسوقت کہ بدن مین امتلا
دیکھین جلد طرف استفراغ کے مشغول ہون اور بعد تنقیہ کے طعام اور شراب باندازہ کھانا چاہیے کہ جس سے
امتلا ہونے نپائے اور گوہر طعام اور شراب کا نیک اور نفیس ہونا چاہیے تا کہ خلط بد کو پیدا نکرے اسلیے کہ اگر
آدمی طعام اور شراب کو باندازہ کھاویگا لیکن جسوقت کہ گوہر اوسکا بد ہوگا خلطین بد پیدا کریگا اور اسیطرح
اگرچہ گوہر طعام اور شراب کا نیک ہووے لیکن جب اندازہ سے زیادہ کھایا جائیگا بلاشبہ امتلا پیدا کریگا اور
خام خلطین بھی تولد کریگا اور اس طرح کے آدمی کو حمام اور ریاضت اور مالش بدن قبل از حمام سودمند ہے
پس اگر باوجودیکہ مقدار طعام اور شراب کی باندازہ ہووے اور گوہر بھی اوسکا نیک ہو لیکن اسپر بھی آدمی کو امتلا سے
تکلیف ہووے تو لازم ہے کہ طعام اور شراب کمتر اوس سے باز رکھے اور ایسا کھانا ہونا چاہیے کہ غذا کم دیوے
اور اگر سبب بیماری کا پیدا ہونا کسی بد خلط کا ہو تو نگاہ کرین کہ وہ بد خلط کون خلط ہے کہ جو بیماری پیدا کرتی ہے
پس سب تدبیرین برخلاف اوس خلط کی کرنی چاہئین اور جس چیز سے کہ وہ خلط پیدا ہوتی ہے پرہیز کرین
اور عادتین بھی اس شخص کی معلوم رکھنا چاہیے اور صلاح اور فساد مین اوسکے خیال رکھنا چاہیے اور اگر مصلحت
اس امر کی ہو کہ اوسکی عادت کو پھیر دیوین پھیر دینا چاہیے اور طبع کو نرم رکھنا ایک علاج عام ہے خصوصًا
اوس آدمی کے لیے کہ جسکے بدن مین خلطین بد اکثر پیدا ہوتی ہین اور خاصۃً اوس آدمی کیواسطے کہ طبع جسکی ہمیشہ
خشک رہتی ہو اور اجابت بدشواری ہوتی ہو اور نیز لازم ہے کہ اس شخص کو طعام اور شراب اور
چیزین نرم کرنیوالیان شکم کی اول کھلائین اور قابض چیزون سے بچائین مگر وہ آدمی کہ ساتھ خشکی طبع کے فم معدہ
جسکا ضعیف ہو اوسکو اون چیزون سے کہ جسمین قبض ہووے چارہ نہوگا لیکن اسمین بھی احتیاط ہے کہ وہ آدمی
قابض چیزین بعد طعام کہ نرم کنندہ کے کھاوے اور اگر کوئی شخص ایسا آدمی ہے کہ صفرا اوسکے معدہ پر گرتا ہے
اور ابخرے دماغ پر چڑہتی ہین تو اوسکو چاہیے کہ ہر صبح کو قدرے روٹی ساتھ شربت انار یا رُب سیب ترش
یا رُب ہی ترش یا ساتھ شربت زرشک کے تناول کرے اور ریاضت کمتر اور آہستہ کرے پھر حمام مین جاوے
اور حال جگر پر نگاہ کرے کہ اوسمین کچھہ درد اور گرانی معلوم ہوتی ہے یا نہین اگر معلوم ہوتی ہے تو جلد سدہ
جگر کے کھولنے مین مشغول ہووے اور ایسی کی چیزین سدہ کشا نوش فرماوے چنانچہ اکثر مذکور ہوچکی ہین اور اگر
اسپر بھی گرانی اور امتلا معلوم کرے تو پہلے طعام سے اور بعد طعام کے تھوڑی دیر ٹہلے لیکن ٹہلنا طعام سے

پہلی بہت اور جلدی جلدی چاہیے اور بعد طعام کے کمترا اور بہت آہستہ آہستہ اور غرغرہ حمام کے اندر
کرے اور کبھی کبھی ایارج فیقرا رات کو سوتے وقت کھالیا کرے اور اگر کوئی ایسا آدمی ہے کہ اوسکے بدن مین غلیظ
خلطین بہت پیدا ہوتی ہین تو سب تدبیرین اوسکی لطیف کنندہ چاہیئین اور سکنجبین سادہ اور سکنجبین بزوری
اور سکنجبین عنصلی اور معجون فلافلی استعمال کرین اور جسوقت کہ طعام کسی آدمی کے معدہ مین تباہ ہوجاوے
اور جلد نیچے اوتر جائے تو اگر وہ طعام باجابت دفع ہوگا تو انسان مضرت اوسکی سے رہائی پائیگا اور اگر
معدہ اور جگر اور انتڑیون رہجائیگا تو تدبیر اوسکی دفع کی کرنی چاہیے ساتھہ اون چیزون کے جو طبع کو نرم کرتی
ہین بے رنج مانند کمونی کہ بورہ اوسمین ہموزن اور اجزا کے ہو اور اگر انجیر خشک اور کسوم کے بیجون کی گری
اور قدری افتیمون تینون ایکجا کوٹین اور کھاوین طبع کو بخوبی اجابت کرینگی اور اگر اس شخص کو قے کرنا
آسان ہو تو طعام سے پہلے کوئی قے لانے والی شے گرم پینا چاہیے اور قے کرنا چاہیے اور اون غذاؤن سے جو
اوسکے معدہ مین تباہ ہوجاتی ہین دست بردار ہو اور اگر کسی آدمی کا دماغ بد ہووے اور اوسکے سر مین فضول بد
پیدا ہوتے ہون کہ مضرت اونکی ساری جسم مین پہونچتی ہو تو اوس آدمی کو ہمیشہ دماغ کی اصلاح کی طرف مشغول
رہنا چاہیے اور حمام خوش آب وغرغرہ اندر حمام کے اور تدبیر رشیٹ اور لعاب دہن لانے کی سود مند ہوگی اور
یہ سب تدبیرین سابق مذکور ہوچکین ہین اور تنقیہ دماغ کا اوسکے ایارج فیقرا اور حب فوقایا سے کرین اور اگر کوئی
شخص درد سر کی وجہ سے تکلیف مین ہو اور سبب اوسکا گرمی شریانون کی ہو کہ جو اوسکے سر مین ہین تو لازم ہے کہ
اون شریانون مین سے ایک شریان کو کاٹین اور جو سبب درد سر کا قوت حس پٹھون کی ہو کہ دماغ سے
ساتھہ معدہ کے پیوستہ ہین تو کوشش اسبات کی کرنی چاہیے کہ صفرا کے اوترنے کو معدہ سے باز رکھے اور
ہر صبح کو اندکے نان شربت انار یا رب سیب ترش یا رب بہی ترش مین بھگو کر تناول کرین اور ہر وقت
ایارج فیقرا کام مین لائین اور معدہ کو گرمی کے موسم مین روغن بہی سے چرب کرین اور جاڑے کے موسم
مین روغن ناردین سے اور بہار اور خزان مین روغن مصطگی سے چکنا کرین اور اگر کسی شخص کا معدہ
گرم ہووے اور اوسکے سر سے کوئی خلط رقیق معدہ پر اوترتی ہو تو طعام اور شراب اوسکو سرد کنندہ
دیوین اور جاڑے کے موسم مین معتدل اور جو کوئی ایسا آدمی ہو کہ مزاج اوسکے معدہ اور دماغ کا سرد
ہووے تو طعام اور شراب اوسکو گرم کنندہ دیوین لیکن گرمی کے موسم مین معتدل زیادہ چاہیے اور
اور جاڑے کے موسم مین نہایت گرم اور جو کوئی ایسا شخص ہے کہ مزاج اوسکے معدہ کا گرم ہے اور
سر سے اوسکے سرد خلطین اوترتی ہین یا مزاج اوسکے معدہ کا سرد ہے اور سر سے اوسکے خلطین گرم اوترتی
ہین تو تدبیر اوسکی دشوار ہوگی اور دونون امرون مین تدبیر معدہ گرم اور خلط سردکی اور بھی زیادہ دشوار

ہوگی اور اگر با وجود اس مزاج مخالف حال کے مزاج اس شخص کا ایسا ہی کہ استفراغ نہین کرسکتا ہی نہ بذریعے اور نہ باسہال تو اوسکی تدبیر سبب امر ونہی زیادہ دشوار اور سخت مشکل ہوگی اور جاننا چاہیے کہ تدبیر معدہ سرد مین جوارش زیرہ اور فلافلی سودمند ہوتی ہے اور اگر طبع خشک ہو تو جوارش زیرہ مین بورہ برابر فلفل کے داخل کرین اور اگر نرم ہو نصف وزن فلفل کے ڈالین اور تدبیر معدہ سرد مین واسطے اوتارنے خلط بلغمی کے سر سے ایارج فیقرا اور فلافلی اور فودنجی موافق ہوتی ہی اور اور تدبیرین جو لائق اوسکی ہین عمل مین لائین اور تدبیر معدہ گرم اور دماغ سرد مین سلنجبین نافع ہی اور تدبیر مین اوس شخص کے کہ فم معدہ جسکا ضعیف ہو اور جسکو جلد جلد متلی عارض ہوتی ہو اور طبع بھی خشک ہو غذائین گرم کنندہ دینی چاہیین اور بعد غذا کے وہ چیزین جو معدہ کو تقویت بخشین اور قابض اور ترش ہووین کھلائین مانند بہی اور امرود کے کہ اونمین کچھ قبض بھی ہے اور ترش بھی ہین اور تدبیر مین اوس آدمی کے کہ جسکے گردہ مین پتھری اور ریگ پیدا ہوتا ہو اگر وہ آدمی مزاج معتدل رکھتا ہی اور خشک اندام اور لاغر ہے تو غذائین معتدل نہایت موافق ہونگی اور پینے کے لیے اوسکو کشکاب آور شیرخرا اور آب باقلا دیوین اور غذا مچھلی تازہ مناسب ہی اور گوشت جنگلی جانورونکا مانند لوہ اور تیتر اور چکور اور بٹیر اور چڑیا اور گوشت مرغ خانگی اور گوشت بزغالہ کا کھلائین اور اگر وہ آدمی بہت فربہ اور گوشتناک ہی تو سب تدبیرین اوسکی نرم اور لطیف کنندہ چاہئین اور تدبیر مین اوس شخص کی کہ آنکھ اور کان جسکے بسبب مواد اوترنے کی دماغ سے ضعیف ہووین اور بسبب ضعیفی کے مواد کو زیادہ قبول کرتے ہون چھینک لانا دواؤن سے مثل کندش اور فلفل اور عرطنیثا وغیرہ اور رینٹ اوتارنا بھی اسی طرح سے اور لعاب دہن لانا ساتھ غرغرہ کے نہایت نافع ہی لیکن آنکھ مین وہ سرمہ جو آنکھ کو خیلی مفید ہو اور قوت دیوے استعمال کرین تا کہ آنکھ مواد کو قبول نکرے لیکن سرمہ کو ایک مرتبہ آنکھ مین لگانا چاہیے اور واسطے کان کے شیاف مامیثا پیسین آب غورہ مین اور سودہ اوسکا نیمگرم کرکے کانمین ٹپکائین یا وہ شیاف کہ پاپھڑا اور زعفران اور مامیثا اور گلاب کی پھول سے بنایا ہو اسی طریق پر استعمال کرین اور روغن ناردین اور وہ روغن کہ اوسکو افادیہ سے بہتر کیا ہو کام مین لائین اور اگر کوئی ایسا آدمی ہے کہ ایک عضو مین اعضا اوسکے سے بیماری لاحق ہوتی ہے اور سبب اوسکا یا امتلا تمام جسم کا ہے کسی مادہ سے کہ بسبب ضعیفی عضو کی مواد بشیتر قوت اوسپر کرتا ہی یہانتک کہ وہ عضو جلد اوسکا متلی ہو جائے یا کسی عضو مین اعضای رئیسہ سے مواد جمع ہوگیا ہو اور اوسی جگہہ قائم رہے یا اوس سے کسی دوسری عضو کی طرف جو اوس سے نہایت ضعیف ہو یا پنچ اوسکے ہو دفع ہووے تدبیر نگاہ رکھنے تندرستی اور باز رکھنے بیماری کی اوس عضو سے یہ ہے کہ اول سبب اوس بیماری کا ڈھونڈھین اور مادہ فزونی کو جسم سے باہر کرین اور اوس عضو کو قوت دیوین ساتھ دواؤن اور غذاؤن اور طلاؤن کے جو موافق حال

اوسکی ہون اور تدبیر مین اوس آدمی کی کہ منی جسکی بدن مین بہت پیدا ہوتی ہی اور اوسکی سبب سی وہ آدمی اکثر محتاج
مباشرت رہتا ہی اور بوجہ مباشرت کی فم معدہ اوسکا ضعیف ہو گیا ہی غذائین خشک کہ جنسی منی کم پیدا ہووی موافق
ہونگی اور اوس آدمی کی غذاؤن کے اندر سداب اور طرخون ڈالنا چاہیی اور اون سے جو گرم اور تر ہون اور منی جنسی
بہت پیدا ہوتی ہو دست بردار رہین اور کمر اور حوالی کمر پر اوسکے کوئی موم روغن کہ موم صافی اور روغن گل یا روغن
بہی یا روغن نیلوفر سی بنایا ہو طلا کرین اور جو اس موم روغن مین پانی ملکوہ کا یا پانی خرفہ کا یا پانی کاہو کا یا لعاب
اسپغول کا شامل کرین اثر اوسکا نہایت قوی ہوگا اور اگر کوئی ٹکڑا اسرب یعنی سیسہ کا اوس آدمی کی پشت پر بانڈہین
روا ہی اور جسوقت کہ مباشرت کرنی اوسکو منظور ہو تو وہ آدمی اوس روز ماء اللحم نوش کری اور جو قدری نان شراب
مین بھگووین اور کھلاوین نہایت موافق ہوگی اور اگر حاجت ہووی تو ماء اللحم کے اندر مرغ کے انڈہی کی زردی
بھی ڈالین اور گوشت بزغالہ اور شوربای مرغ اوسکے واسطے سودمند ہی اور تدبیر خواب اور آسایش کی بھی
کرین اور اوسکو کسی درشت کپڑی سے ملین یہانتک کہ اعضا اوسکی سرخ ہو جائین اور مالش روغن چنبیلی کی بھی نافع
ہوگی یہ سب تدبیرین اوسدن چاہیین کہ جس روز مباشرت کی ہووی اور باقی اور ایام مین تدبیر منع تولید منی
کی کرین واللہ اعلم بالصواب **گفتار تیسری دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی اعراض نفسانی**
کی تدبیر مین ہے اور اس گفتار کے چھہ باب ہین **باب پہلا تیسری گفتار سے اور دوسرے**
حصہ سی تیسری کتاب کی اس مضمون مین ہی کہ اعراض نفسانی کیا ہین اور کہانسی
ظاہر ہوتے ہین جاننا چاہیی کہ قوت جسم انسان کی دل سے ہی اور قوت حیوانی سے کہ اوسکی اندر ہے
اور یہ ایک قوت ہی اثر قبول کرنیوالی اور اون کامون سی جو بدن انسان سے خارج ہین اونمین سی جو کوئی کام اوس
قوت حیوانی کے پیش آوی اور پیش آنا اوسکا اوسکو موافق آوے تو وہ اثر نیک کو قبول کریگی اور جو موافق
نہ آوی تو اثر بد کو قبول کریگی اور نشان اثر قبول کرنے کا اوسکے یہ ہی کہ اوس حالت سی جو اوس ہی پہلے
تھی پھر جاوے اور طرف دوسری حالت کی بدل جاوی اعراض نفسانی اثر قبول کرنے اس قوت کو اور
اوسکی احوال سے متغیر ہونے کو کہتی ہین جیسی شادی اور غم اور خشم اور لذت اور خوف اور تخوفی اور شرمندگی
اور اندیشہ اور امید اور جو کچھ مانند اوسکی ہے اور معلوم کرین کہ بسبب اعراض نفسانی کے مزاج اعضا ی
انسان اور مزاج اخلاط اور مزاج روح کے پھر جاتے ہین اور فعل اور قوتین اعضا کی بھی سب متغیر ہو جاتی
ہین تغیر باندازہ اور موافق پیش آنے اور نہ آنے کامون کے واللہ اعلم **باب دوسرا تیسری**
گفتار اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی بیان مین قوت اثر اعراض نفسانی کی
ہی جسم انسان مین معلوم کرین کہ اثر اعراض نفسانی کا بدن انسان مین زیادہ طعام اور شراب کے

اثر سی ہے جو کچھہ کہ کھاجاوی اور پیاجاوی اور زیادہ خواب اور بیداری اور حرکت وسکون اور دیگر افعال اور احوال انسان کے اثر سے ہی اسلیئے طعام اور شراب اور اور دواؤن مین سی جو آدمی کھاتا ہی کوئی قوی زیادہ اور اثر کرنیوالی زیادہ زہر سی نہین ہی اور اکثر اوقات آدمی جو زہر کھاتا ہی یا کوئی اوسکو بقصد دیتا ہی تو وہ زہر جب تک بدن مین قرار نہین پاتا ہی اور حرارت اور قوت معدہ اور جگر کی اوسکی اوس زہر مین اثر نہین کرتی ہی تب تک مضرت اوسکی ظاہر نہین ہوتی ہے اور اعراض نفسانی اوسیدم اور اوسیوقت بلا تامل اور بدون مہلت کی اثر کرتے ہین چنانچہ کوئی اندیشہ کہ دل پر گذرے اور اکثر چیزین اور سخن خوش اور ناخوش اوسیوقت اثر کرتے ہین بدون کسی مہلت کے اور اثر ہای اعراض نفسانی بدن انسان مین باتفاوت ہوتی ہین اور ہر ایک سی اثر باندازہ دیگر اور لائق قوت اوس کام کے ہوتا ہی اور یہ کام بھی باتفاوت ہوتا ہے اسلیے کہ اگر قوت حیوانی اوس شخص کی کہ جسکو کوئی کام پیش آوی قوی ہو یا آدمی کار آزمودہ اور گرم اور سرد زمانہ چشیدہ ہو تو اثر اوسکا اوسمین کمتر ظاہر ہوگا اور اگر قوت حیوانی ضعیف ہو یا آدمی کار آزمودہ نہو وی تو اثر اوسکا اوسمین زیادہ ہوگا اور سبب اسکا کہ بعضے آدمی شادی یا اندوہ عظیم یا ترس عظیم سے کہ یکایک اتفاق پڑے مرجاتے ہین یہ ہی کہ وہ کوئی حادثہ نہایت قوی ہوتا ہے اور ناگاہ واقع ہوتا ہے اور نیز قوت حیوانی ضعیف ہوتی ہی اور وہ آدمی بھی کار آزمودہ نہین ہوتا ہی باب ۳ تیسرا تیسری گفتار سی اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کے اعراض نفسانی کی منفعت اور مضرت کی بیان مین ہے بطریق کلی طبیب پر واجب ہی کہ منفعت اور مضرت اعراض نفسا کی ساتھہ حقیقت کی پہچانے اسلیے پہچان اوسکی اور تدبیر حاصل کرنے اور دفع کرنے ہر ایک کی اصل بزرگ ہی نگاہ رکھنے مین تندرستی کے اور باز رکھنے مین بیماری کے اسلیے کہ بسا اوقات حاجت ہوتی ہے کہ تدبیر حاصل کرنے بعض اعراض نفسانی کی کرین اور منفعت اوسکی ڈہونڈہین مانند شادی معتدل کے تاکہ قوتین جسم کی اوسکی وجہ سے نہایت قوی ہو وین اور بیماریون کو دفع کرین اور اسی سبب سی ہے کہ طبیب کو بیماری آدمی سی باہستگی اور نرمی کلام کرنا چاہیی اور سب کام بامراد اوسکے کرنے چاہیین اور دلخوشی اوسکی ڈہونڈہنی چاہیے اور بچون اور لڑکون کو بیماری کی حالت مین اچھی اچھی چیزون کی امید دینی چاہیی اور ہیبت معلم اور درشتی مکتب سی بیخوف کر دینا چاہیی تاکہ ان حیلون سی وہ خوش ہو وین اور قوتین اونکی جسم کی بیماریونکو اونکی دفع کرسکین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دفع مضرت اعراض نفسانی کی تدبیر کی جاتی ہے کہ بسبب دفع مضرت کے وہ قوتین جو ضعیف ہوگئین ہین قوی ہوجاتی ہین اور مزاج کہ اوسکی سبب سی تباہ ہوگیا ہی اصلاح کیطرف پھر آتا ہی اور بیماری زائل ہوجاتی ہے بالجملہ اعراض نفسانی مین عجیب عجیب اثر ہین باب چوتھا

تیسری گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے اعراض نفسانی کی منفعت اور مضرت کی بیان مین ہے بطریق تفصیل معلوم کرین کہ اثر اعراض نفسانی کا جسم انسان مین دو طرح پر ہوتا ہی

ایک یہ کہ اثر بعضی اعراض نفسانی کا ایسا ہی کہ اعضا اور خلطین اور روحین سب گرم ہو جاتی ہین اور حرکت مین آتی ہین دوسری یہ کہ اثر بعض اعراض کا ایسا ہی کہ اعضا اور خلطین اور روحین سب سرد ہو جاتی ہین اور حرکت سے عاجز آتی ہین لیکن وہ اعراض نفسانی جو گرم کرتی ہین اور حرکت مین لاتی ہین خشم ہی یعنے غصہ اور شادی یعنے خوشی اور لذت اور امید اور اندیشہ کاموں مہم کا ہے اور وہ اعراض نفسانی جو سرد کرتے ہین اندوہ ہی یعنے رنج اور ترس ہی یعنے خوف اور ڈر اور مثل اوسکی اور گرم کرنا خشم کا قوی زیادہ شادی اور دیگر اعراض کے گرم کرنے سے ہے اور سرد کرنا خوف کا قوی زیادہ اندوہ کے سرد کرنے سے ہے اور جو خشم یعنے غصہ کہ باعتدال ہووی اکثر مزاجوں مین سودمند ہوتا ہی خاصتہ اوسکو کہ مزاج جسکا سرد ہوا اور ریاضت کم کرتا ہووی اور رنج اور خوف حالت تندرستی مین سبکو نقصان پہونچاتا ہی لیکن بطریق علاج بعضی مزاجوں مین کہ نہایت گرمی کیطرف میلان رکھتی ہون اور خلطین اونکے سبب سے جسم مین رقیق یعنے پتلی ہوگئین ہون اور حرکت مین آئی ہون فائدہ بخشتا ہی اور طرف اعتدال کے پھیر لاتا ہے اور خشم عظیم بھی اوس سے ساکن ہوتا ہی اور رعونت اور سبکساری یعنی غرور کہ بہت خوشی اور افراط سرور سے ظاہر ہوتا ہی وہ بھی اوسکے سبب سے جاتا رہتا ہی اور منفعت غصہ معتدل کی یہ ہی کہ خون کو بدن مین پھیلاتا ہی اور روح کی قوت اور حرارت کو ظاہر جسم پر پہونچاتا ہے اور خشم بافراط یعنے بہت غصہ خارج حد اعتدال سے صفرا کو جلاتا ہے اور بدن مین پھیلاتا ہے اور رنگ چہرہ کا زرد کرتا ہے اس سبب سے صفراوی اور گرم مزاج والہ کو نہایت ضرر دیتا ہے اور مرطوب اور سرد مزاج والے کو اور اوس آدمی کو کہ حرارت غریزی جسکی ضعیف ہوگئی ہو اور بدن پژمردہ اور رنگ اور قوتین ساقط ہوگئین ہون خشم بافراط نافع ہوتا ہی اور شادی اور لذت کہ باعتدال ہو حرارت غریزی کو بھڑکاتی ہے اور تمام بدن مین پھیلاتی ہے اور شادکام آدمی پر اثر بوڑھاپے کا نہین ظاہر ہوتا ہے اور شادی باعتدال مزاج کو گرم اور تر کرتی ہی اور بدن کو فربہ اور قوتون کو قوی کرتی ہی اس سبب سے کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہی اور بدن طعام سے حصہ غذا کا بہت پاتا ہی اور رنگ چہرہ کا [illegible] رونق ہوتا ہی اور فضول اور بیماریان بدن سے دفع ہوتی ہین اور ڈر اور رنج خون اور حرارت غریزی کو قعر بدن مین پہونچاتا ہی اور مزاج کو سرد اور خشک کرتا ہی اور آدمی کو بوڑھاپے کی حالت مین پہونچاتا ہی اور اس سبب سے رنگ چہرہ کا زرد ہو جاتا ہی اور رونق اور تازگی جاتی رہتی ہی اور سب قوتین ضعیف ہو جاتی ہین اور بسبب ضعیفی قوتون کے بیماریان غالب ہوتی ہین اور خجالت یعنی شرمندگی حرارت اور خون کو پھیلاتی ہی اور طرف ظاہر جسم کے پہونچاتی ہے اور اندر کے رطوبتون کو

بھی پگھلاتی ہی اور تحلیل کرتی ہی اور اسی وجہ سی اول چہرہ کو سرخ کرتی ہی اور خون کو روان کرتی ہے اور اس سبب سے کہ حرارت قدری تحلیل قبول کرتی ہی اور رطوبت اندر کی نکلتی ہے آخر مین چہرہ زرد ہوجاتا ہی اور باندازہ تحلیل حرارت کی مزاج سرد ہوتا ہی اور بسبب گھلنی رطوبت کی کچھ ضعف بھی عارض ہوتا ہی اور منفعت پہونچنی کی طرف امید کی اور بیخوف ہوجانے کی کسی کام سی مانند شادی معتدل کے ہی اور مضرت نہ پہونچنی کی طرف امید کے مانند مضرت رنج اور اندوہ کے ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بیماری پرانی اور دشوار جسم انسان مین قائم ہوجاتی ہی اور کسی طرح زوال اوسکا ممکن نہین ہوتا ہی پھر جب وہ بیمار کسی اپنی بڑی امید اور تمنا پر فائز ہوتا ہی تو اوسکی خوشی کی وجہ سی وہ بیماری سُبک ہوجاتی ہے اور جلد جلد علت اوسکی گھٹتی ہی یہانتک کہ چند عرصہ مین بحکم ایزدی بالکلیہ جسم سے مفارقت کرتی ہی اور وہ آدمی سب تکلیفون سی اوسکی خلاصی پاتا ہی اور اکثر اوقات کسی کام سی ترسان ہوتا ہی اور وہ کام ناگاہ اوسپر پہونچی تو بیماری اوسکی اور بھی زیادہ دشوار ہوجائیگی اور خالی رہنا اندیشہ کار ہای مہم سے کُندی خاطر پیدا کرتا ہے اور حرارت اور سب قوتون کو ضعیف کرتا ہی اور رنگ چہرہ کا پھیر دیتا ہی اور دردون اور بیماریون کو بڑہاتا ہے جس طرح اندیشہ مہم کامون کا اور ہمت اون کامون پر اور دلیری کرنا دردون اور بیماریون سے غافل کرتا ہی اور بسا اوقات بیماری بھی زائل کرتا ہی چنانچہ سفر کرنا اور شہر شہر پھرنا اور نہایت تحفہ اور عجیب عجیب چیزین دیکھنا پرانی بیماریون اور وحشت اور دشوار علتون کے لیے خلع سودمند ہی اور عشق بھی منجملہ اعراض نفسانی کے ہی جس کسی پر کہ وہ غالب ہوتا ہی مضرت اوسکی بہت ہوتی ہی اور دفع کرنے اوسکی مین کوئی تدبیر مفید زیادہ غصہ سی نہین ہی اور اندیشہ کامون مہم کا کہ اوسمین خشم اور خوف اور خطر بھی اندکے ہوتا ہی اور کوئی چیز زیانکار زیادہ بیکاری اور بے اندوہی اور بیخوفی سے نہین ہی اور سفر کرنا اور شہر شہر پھرنا اور کار ہای غریب اور چیزین عجیب دیکھنا اور مشغول رہنا طرف کار ہای مہم کی عشق کو باطل کرتا ہی

باب پانچوان تیسری گفتار سے اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی تدبیر مین حاصل کرنے منفعت کی ہے جو کچھ نافع ہے اعراض نفسانی سے اور تدبیر مین دفع مضرت کی جو کچھ مضر ہی اور

سبب اسکو طب روحانی کہتی ہیں معلوم کرنا چاہیی کہ عقلمندون اور بزرگون نے واسطے حاصل کرنے منفعت کی جو کچھ نافع ہی اور دفع کرنے مضرت کی جو کچھ مضر ہے اعراض نفسانی سے تکلفات اور تدبیرات کی ہین کہ بسبب اونکی طریق حاصل کرنے کا جو کچھ کہ نافع ہے اور طریق دفع کرنے کا جو کچھ کہ مضر ہے قابو مین لائے ہین اور بخوبی سمجھا اور سمجھایا ہے لیکن اعراض نفسانی سے جو کچھ کہ نافع ہے شادی اور لذت ہی اسلیے کہ وہ دونون سبب

وجود کے ہین اور طبیعت روح کی رکھتی ہین اور مزاج بدن کو گرم اور تر کرتی ہین اور اعراض نفسانی سے
جو کچھہ کہ زیانکار ہے اندوہ یعنی رنج اور ترس یعنی ڈر ہے اور طریق حاصل کرنے اوسکی منفعت اور دفع کرنے
اوسکی مضرت کی دو ہین ایک طریق یہ ہی کہ ملاحظہ کرین تا کہ ہر ایک اعراض نفسانی سے جسم انسان مین کیا
اثر کرتا ہی علاج اوسکا برخلاف کرین جیسی کہ غصہ کہ حرارت کو بھڑکاتا ہے علاج اوسکا اول سنانے سی عذرات
اور باتین اچھی اچھی پسندیدہ اور حکایتین خندہ ناک اور بازیہای عجیب اور ظاہر کرنے سی دوستون کے
اور اون لوگون کے کہ جنکے ساتھہ انس ہو عمل مین لائین اور باوجود ان تدبیرون کے شربتہاے
خنک دیوین اور ڈر اور رنج کہ حرارت کو بجھاتا ہی اور مزاج کو سرد اور خشک کرتا ہی دفع مضرت اوسکی
ساتھہ امیدون قوی اور سننے آوازون بلند اور مجلسون دلکشا اور شراب اور مفرحات گرم کے کرین
اور اپنے دلکو طرف پڑھنے اور سننے قصون اور مجلسون اور داستانون کے مشغول رکھین اور واسطے لڑکون
اور عورتون اور اون لوگون کے جو ناقص العقل ہین طرح طرح کے شعبدے اور عجیب عجیب کھیل اور
راگ نازک آواز پیش کرین تا کہ وہ اوس سی لذت اور طرب حاصل کرین اور ہر ایک آدمی کی عادت کو
پہچان رکھنا چاہیے کہ غصہ کی حالت مین وہ آدمی کس چیز کیطرف راغب ہوتا ہی اور اوسکی دل کے
نزدیک کون چیز بہتر اور پسندیدہ ہی پس واسطے نگاہ رکھنے تندرستی اور حاصل کرنے خوشدلی کے کوشش
کرنی چاہیے تا کہ اون چیزون کو حاصل کرے اور حصہ لذت اور شادی کا اوسکو بخوبی پہونچے چنانچہ فقیہ آدمی حالت
مناظرہ فقہ مین لذت سخن رانی کی بخوبی حاصل کرتے ہین اور صوفی لوگ اپنے کو راگ سننے مین ایسا مشغول کرتے
ہین کہ اونپر ایک حالت ظاہر ہوتی ہے اور عبارت اوس حال سی یہ ہے کہ کہین فلان خوش گشت اور بہ تمامی
بیان اسوجہ سی ہے کہ انسان کو لذت اور خوشدلی سے چارہ نہین ہی اور طریق دوسرا یہ ہی کہ آدمی قدر اپنی
بڑائی رکھے اور ہمت بلند اور حوصلہ عالی پر قائم رہے اور بتکلف جو چیز کہ اوسکو پیش آوے شادی اور لذت
اور رنج اور خوف سی ہر ایک امر مین خودداری کا لحاظ رکھے اور اون حوادث مین کسی کی آنکھہ مین حقیر ہووے
اور قدر اوس حادثہ کی جیسی کہ چاہیے کمتر سمجھے کہ بسبب اوسکی کوئی تغیر اوسپر پیدا نہووے اور اگر کوئی تغیر پیدا بھی ہووے
تو اوسکو ظاہر نکرے اور دوست اور دشمن سی مخفی رکھے تا کہ اس طریق سی زمانہ کے نیک اور بد پر خوگیر ہووے
یہانتک کہ حوادث نفسانی اوسمین اثر کرنے نپاوے واللہ اعلم **باب چھٹا تیسری گفتار اور دوسرے**
گفتار اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کے اس بات کی شناخت مین ہے
کہ جس طرح اعراض نفسانی جسم انسان مین اثر کرتے ہین اور مزاج اور حالات کو
بدن کے متغیر کر دیتے ہین مزاج بدن کا حالات نفس کو بھی متغیر کرتا ہے معلوم کرین

جس طرح اعراض نفسانی حالات بدن کو پھیر دیتے ہین مزاج بدن کا نفس کو بھی پھیر دیتا ہی لیکن تغیر حالات جسم کا بسبب تغیر حالات نفس کی قوی تر ہے اور تغیر حالات نفس کا بسبب تغیر حالات جسم کے ضعیف تر ہی پس اسوجہ سے گرم و تر ہونا مزاج بدن کا بسبب شادی نفس کے زیادہ شاد ہونی نفس کے ہی بسبب گرمی اور تری مزاج جسم کے اور اسی طرح سرد اور خشک ہونا مزاج بدن کا بسبب اندوہمندی نفس کے زیادہ اندوہمند ہونی نفس سے ہی بسبب سردی اور خشکی مزاج جسم کے

گفتار چوتھی دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی اون حالات کی شناخت مین ہی جو بدن انسان پر ظاہر ہوتے ہین اور ظاہر ہونا اونکا نشان اوس بیماری کا ہی جو آیندہ ہونیوالی ہے

اور اس گفتار کے چار باب ہین

باب پہلا چوتھی گفتار اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی اون حالات مین ہے جو سر اور روے مین ظاہر ہوتے ہین

جسوقت کہ جسم انسان مین وہ حالات ظاہر ہوین کہ حالت تندرستی مین عادت اونکی نتھی تو معلوم کرنا چاہی کہ ظاہر ہونا اون حالات کا نشان اوس بیماری کا ہی جو آیندہ ہونیوالی ہی پس واسطی نگاہ رکھنی تندرستی کے جلد اون عوارض کی دفع کی تدبیر مین مشغول ہونا چاہیے قبل استحکام علت اور عارض ہونی مرض کی لیکن وہ حالتین جو سر اور روی مین ظاہر ہوتی ہین نو ہین ایک اختلاج یعنی پھڑکنا عضو کا ہی کہ جسوقت آنکھ اور چہرہ مین اختلاج بہت واقع ہو تو وہ نشان اس بات کا ہی کہ اوس عضو مین بالضرور مرض تشنج غالب ہوگا دوسری سونا ہاتھ اور پاؤن کا ہی جسوقت یہ مرض پیوستہ رہی یا بہت غلبہ اوسکا ہو خوف عارض ہونی فالج کا ہے تیسری سرخ ہونا آنکھ اور چہرہ کا اور بہت آنا پانی آنکھ سی اور نفرت کرنا آنکھ کا روشنائی آفتاب سی خوف علت سرسام کا ہی چوتھی کابوس ہی اور سر گھومنا ہمیشہ پس جسوقت کہ یہ علتین ہمیشہ رہین تو خوف عارض ہونے مرگی کا ہوگا پانچوین اندوہمندی اور ناخوشی دل کی ہے جسوقت آدمی بدون کسی سبب ظاہر کے ہمیشہ اندوہمند اور ناخوشدل رہی اور سب کا مونسی ناامید تو خوف علت مالیخولیا کا ہی چھٹی جسوقت کہ سامنے آنکھ کے کوئی شے مانند پشہ یا کسی اور جانور کے معلوم ہووی خوف اوترنے پانی کا ہے آنکھ مین ساتوین اگر درد آدھا سیسی کا بشدت یا کسی قسم کا درد سر ہمیشہ رہتا ہو خوف علت انتشار کا ہی کہ آنکھ مین عارض ہووے یہانتک کہ انجام کو خوف اوترنے پانی کا ہے آنکھ مین آٹھوین تیرگی حواسون کی اور کسلانی حرکتون کی ہے اور بھرکنا تمامی اعضا کا باوجود نشانیان امتلا کی پس جسوقت کہ یہ علتین ہمیشہ رہین خوف عارض ہونے سکتے کا ہی نوین شدت اور کثرت زکام اور نزلہ کی ہی جسوقت کہ بکثرت عارض ہو خوف عارض ہونے علت سل اور ذات الریہ کا ہے

باب دوسرا چوتھی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کا اون حالات کی بیانمین ہے جو تمام جسم مین ظاہر ہوتے ہین

معلوم کرین کہ وہ حالات

جو تمام بدنمین عارض ہوتے ہین چودہ حال ہین ایک یہ کہ ہمیشہ تمام جسم سی پسینہ جاری رہتا ہووی وہ دو حال پر
دلالت کریگا ایک امتلا پر اور اوسمین خوف عارض ہونی بیماریون امتلائی کا ہی دوسری رقیق ہونی پر خلطونکی
دلالت کرتا ہی کہ اوس سی خوف ساقط ہونی قوت کا ہی اور اگر یہ پسینہ گندہ ہووی تو جلد اوسکی اثر پر کسی طرح کی
تپ عفنی بتون سی پیدا ہوگی دوسرا حال امتلای مفرط ہی اور اوسکی وجہ سی دو طرح کی بیماریان سخت پیدا
ہوتی ہین ایک سکتہ دوسرا نکلنا خون کا قے کی راہ یا ساتھ تھوک کی مولف فرماتے ہین کہ میتو خوارزم مین
ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ... میری رہتا تھا جمعہ کے دن صبح کی وقت میری پاس آیا اور کہا کہ ارادہ میرا باغ
جانیکا ہی اور حالانکہ وہ موسم فصل بہار کا تھا نبض اوسکی دیکھکر کہا کہ ابھی فصد کھلوانا چاہیی اور استفراغ
جس طریق سی کہ ممکن ہو بہتر ہی اوسنی عرض کی کہ آج جمعہ کا دن ہی بعد نماز کے فصد کھلواونگا پھر جسوقت
وہ آدمی جامع مسجد سی لوٹ کر آیا تبھی مبتلا قے کا اور خون کی قے آنی شروع ہوئی اور بہت خون جسم سی نکلا
آخر تھوڑی دیر کے بعد مرگیا تیسرا حال یہ ہی کہ جسوقت کہ طبع اجابت کری اور بدبو زیادہ عادت سی ہو نشان
بدہضمی اور تخمہ کا ہی چوتھی جسوقت کہ پیشاب نہایت بدبو رکھتا ہو نشان سڑجانی خلطونکا اور خوف پیدا ہونی
عفنی تپ کا ہی پانچوین کم ہونا بھوک کا اور ٹوٹنا ہاتھ پاؤن کا اور رنج اور ماندگی جسم کی بدون کسی سبب
ظاہر کے نشان امتلا اور مقدمہ مرض کا ہی تدبیر فصد اور مسہل کی کرنی چاہیی یا غذا کو کم کر دینا چاہیی چھٹے
بھوک کا کم ہونا ساتھ متلی اور پیدا ہونے ریاح کے ہواندر شکم کے یہ احوال مقدمہ قولنج کا ہی یعنی انجام کو
قولنج عارض ہوگا ساتوین زیادتی بھوک کی نشانی سرد ہونے فم معدہ کی ہے یا نشان کسی رطوبت ترش کا
کہ فم معدہ مین جمع ہو گئی ہو پس تدبیر یہ ہی کہ تدارک سردی فم معدہ کا ترنج پروردہ اور زنجبیل پروردہ اور شراب
صرف سی کرین اور رطوبت ترش کو قے کی راہ پاک کرنا چاہیی یا ایارج فیقرا سے آٹھوین جاتا رہنا بھوک کا
بدون پیدا ہونے ریاح کے نشان گرمی فم معدہ کا ہی واسطے اوسکی شربت غورہ اور شربت انار اور خرمای ہندی اور پوست
اور صندل اور گلاب کی پھول اور کافور اور گلاب کا ضماد معدہ پر کرنا نہایت نافع ہوگا نوین خواہش چیزون
ترش کی نشان پیدا ہونی صفرا کا ہے معدہ مین سکنجبین اور شربت غورہ سی تسکین کرین دسوین سرخی آنکھ
اور تیرگی رنگ چہرہ اور تنگی سانس اور گرفتگی آواز کی ہے جسوقت یہ حالتین ظاہر ہووین خوف عارض
ہونے جذام کا ہوگا گیارہوین بہت غدود نکلنا جسم مین مقدمہ دبیلہ عظیم کا ہی بارہوین چھیپ سفید مقدمہ
برص کا ہی تیرہوین جسوقت کہ خفقان تندرست آدمی کو ہمیشہ رہتا ہو تو اوسمین خوف اس امر کا ہے کہ وہ
آدمی ناگہانی موت مین مبتلا ہوگا تدبیر نگاہ رکھنی قوت اور مراعات دل کی کرنی چاہیی چودہوین کثرت نیند
کی مقدمہ خراج بزرگ کا ہی باب تیسرا چوتھی گفتار اور دوسرے حصہ سی تیسری کتابکی

اون حالات کی شناخت مین ہی جو جگر کے اندر ہوتے ہین جاننا چاہیی کہ وہ حالات جو جگر کے اندر ہوتے ہین تین حال ہین ایک گرانی ہی کہ نیمہ راست مین ظاہر ہووی جسجگہہ کہ پہلو ہائی پشت ہین اور یہ گرانی اگر خلندہ یعنی چبہونی والی اور تمدد کرنے والی یعنی کھینچنے والی عضو کی ہو تو وہ نشان اس امر کا کہ جانب محدب کبد یعنی پشت جگر کی طرف کچہہ علت اور کوئی فساد ہی دوسری سفیدی ثقل اور کمی اوسکی علامت سدہ کی ہی اور مقدمہ یرقان کا تیسرے ورم قبول کرنا پشت چشم اور زیر چشم اور ہاتہہ اور پانو کا نشان ضعیفی جگر کا ہی اور مقدمہ استسقا کا باب چوتہا چوتہی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری

کتاب کی اون حالات کی شناخت مین ہی جو بچے کے جسم مین ظاہر ہوتے

ہین جو حالات کہ بچے کے جسم مین ظاہر ہوتے ہین چار ہین ایک گرانی اور کھینچنا تہیگاہ اور کمرگاہ کا باوجود تغیر حال پیشاب کی نشان عارض ہونی کسی علت کا ہی اندر گردہ کے دوسری وہ اجابت طبع جو مقعد کو سوزش دیوے نشان کسی خلط تیز کا ہی اور خوف اس بات کا ہی کہ آنتو مین خراش پیدا ہوگا تیسری جلن پیشاب کی نشان حرکت کرنے کسی تیز خلط کی ہی اور اسمین ڈر اس بات کا ہی کہ مثانہ کے اندر زخم اور خراش پیدا ہوگا چوتہے کھجلانا مقعد کا کہ بسبب کرم خوردو کی نہو نشان ظاہر ہونی بواسیر کا ہی اور تدبیر باز رکھنے ان بیماریون کی جنکے حالات اور نشانیان اس گفتار مین بیان کیگئین کتاب معالجات مین ہر ایک باب علاج مین اون بیماریون کے مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے گفتار پانچوین دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی

بچون کی پرورش کی تدبیر مین ہی اور اس گفتار کے آٹہہ باب ہین باب پہلا پانچوین

گفتار اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی بچہ کی ناف کاٹنے اور نہلانے اور مالش کرنے اور سُلانے کی تدبیر مین ہے معلوم کرین کہ جسوقت بچہ شکم مادر سے جدا ہووی اوسیدم بمقدار چار انگشت ناف اوسکی سے کاٹین اور بریدہ ناف کو ریشم نرم بافتہ کی ڈوری سے آہستہ باندہین کہ درد نہ پیدا کرے اور کچہہ درشتی اور سختی رشتہ مین نہونی چاہیی اور باوجود اوسکے روغن مین بہی چکنا کر لینا چاہیی اور بعد کاٹنے بریدہ ناف کی کوئی کپڑا روغن زیتون مین آلودہ کرکے رکہین اور بعضون نے کہا ہے کہ ہلدی اور دم الاخوین اور انزروت اور زیرہ اور اشنہ یعنی چہریلا اور مُر یعنی بول ہر ایک کو برابر وزن کوٹکر چہانکر ناف پر چہڑکین اور چونکہ بدن طفل کا عادت رکہنے والا کسی کہرکہری چیز اور سخت شی کا نہین ہوتا ہے اور ہوا کا بہی عادی نہین ہوتا اسلیئے سب چیزین اوسکو درشت معلوم ہوتی ہین اور ہوا سی سردی پاتا ہے لہذا پہلا ایسی ایسی تدبیرین کرنی چاہیین کہ جنسے جسم اوسکا سخت ہو جاوے یہانتک کہ کپڑا اور اور کوئی شی درشت اوسکو ناگوار نہووی پس سب تدبیرون مین سے بہتر تدبیر یہہ ہی کہ اوسکو جلد نمک کی پانی نیمگرم سے غسل

دیوین مگر نہلانی مین احتیاط رکھین کہ پانی آنکھہ اور ناک اور حلق اور کان مین نہ پہونچنے پائے اور جو اوس نمک کے پانی مین شاخ عدسی اور سماق اور کوشھ اور میتھی پکائی ہو بہتر ہے اور چاہیے کہ اول نمک کی پانی سے دھوئین بعدہ نیمگرم شیرین پانی سے اور اگر جسم بچہ کا بہت آلودہ اور خراب ہووے اور ایک دفعہ نہلانی سے پاک نہوا ہو تو دوسری مرتبہ بدستور نمک کی پانی سے غسل دیوین اور ہوای سرد سے محفوظ رکھین اور ہر روز ناک اوسکی باہستگی پاک کرتے رہین اور ہاتھہ اور پاؤن اور بند کشادونکو اوسکے ملا دین اور کھینچین باہستگی اور بند کشادون اور گرد اگرد گردن اور رانون کی جڑون پر برگ مورد اور گلاب کی پھول پیسی ہوئی چھڑکین اور اپنی اونگلی سے اوسکی مقعد کو دغدغہ دیوین کہ کھلجائی اور جو کچھہ اوسمین ثقل ہو دفع ہو جائے اور جسوقت کہ اوسکو اپیٹنا چاہین تو اول آنکھین اوسکی حریر سے پاک کرین اور مثانہ پر اوسکے اونگلی رکھین کہ جو کچھہ اوسمین پیشاب ہو نکلجائے اور اوسکو ایسے مکان مین سلائین کہ جو بہت روشنی نرکھتا ہو اور ہر صبحکو جسوقت سمجھین کہ رات کا دودہ ہضم ہو گیا ہے خالص اور نیمگرم پانی سے نہلاوین پھر روغن سے چرب کرین فرزند نرینہ کو چار مہینہ تک روغن تازہ سے چرب کرین اور طفل مادینہ کو دو مہینہ تک روغن بنفشہ سے اور جسوقت کہ بچہ کو سلائین گہوارہ اوسکا باہستگی ہلائین اور لحن خوش اور آواز باریک سے ترنم کرین کہ بچہ باسایش تمام آرام کرے مگر روز ولادت سے بعد تین دن کے گہوارہ مین اوسکو لٹانا چاہیے اور آہستہ آہستہ جھلانا چاہیے باب دوسرا پانچوین گفتار

اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی بچہ کو دودہ پلانے کی تدبیر مین ہے

اگر دودہ مادر طفل کا تباہ نہوا ہووے تو اور کسی عورت کا دودہ اوسکے حق مین سودمند تر شیر مادر سے نہین ہے لیکن ایک ہفتہ تک جب تک کہ مان اوسکی رنج ولادت اور سوء مزاج سے کہ اوس صدمہ اور رنج سے عارض ہوئی ہون آسایش پائے اگر کوئی غیر عورت دودہ پلائے تو کچھہ مضایقہ نہین ہے بلکہ قرین صواب ہے اور دودہ پلانیوالی کو چاہیے کہ ہر روز دودہ اپنا نچوڑے اور گرا دے بعد اوسکی بچہ کو دیوے اور ایک دن مین دوبار یا تین بار دودہ دیوین اور پہلے تھوڑا تھوڑا دیوین کہ بتدریج بچہ دودہ پینے لگے اور چاہیے کہ دودہ پلانے سے پہلے ایک قطرہ شہد کا ہمراہ جلاب دہن طفل مین ٹپکائین خاصۃً صبح اول مین اور ہر مرتبہ کہ دودہ دیوین دو تین دفعہ سرپستان ملین اور دودہ باہر نکالین پھر سرپستان دہن طفل مین دیوین خاصۃً صبح کیوقت خصوصاً اگر دودہ بہتر نہووے اور اور کوئی دودہ پلانے والی میسر نہوسکی اور لازم ہے کہ پستان کو اندک دبائین اور دہن طفل مین دیوین تاکہ قوت چوسنے سے حلق اور تالو اوسکا دردمند نہووے اور چاہیے کہ شیر طفل کو ابتدا مین تھوڑا دیوین اور بتدریج زیادہ کرین ہر مرتبہ جب دیوین کہ آپ سے مانگے اور روی کیونکہ رونا بچہ کا دودہ پینے سے پہلے خیلے سودمند ہے اور جسوقت دودہ بخوبی اوسکو ہضم ہو گیا

اور خواب سے بھی اچھی طرح اوسنے آرام پایا ہوا وسوقت گہوارہ اوسکا ہلاوین پھر گہوارہ سے اوٹھا کر نہلاوین
اور روغن ملین اور پھر گہوارہ مین لٹائین اور دودہ دیوین اور پھر گہوارہ کو ہلائین لیکن اول مرتبہ
زور سے ہلانا چاہیے اور دوسری مرتبہ باہستگی اسلیے کہ ہلنا گہوارہ کا مرتبہ اول بجای ریاضت ہوگا اور فضول کو بدن
طفل سے دفع کریگا اور دودہ پلانے والیکو چاہیے کہ دودہ بچہ کو دو برس سے زیادہ نہ پلاوے اور دودہ پلانے
مین یہ اہتمام لازم رکھے کہ کبھی داہنی کروٹ بدلکر اور کبھی بائین کروٹ لیکر دودہ پلائے **باب ۳ تیسرا**
پانچوین گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی اختیار دایہ مین ہے عمر دودہ
پلانے والی کی پچیس اور پینتیس برس کے درمیان مین ہونی چاہیے اور نیک خو اور خوبصورت اور فراخ سینہ
اور عقلمند ہووے اور فربہی اور لاغری مین میانہ ہونی چاہیے اور موٹاپا اوسکا گوشت سے ہووے نہ چربی سے اور
چھاتیان اوسکی بزرگی اور خردی اور نرمی اور سختی مین معتدل ہووین اور جنے اوسکے سے دودہ پلانے کیوقت
چالیس دن یا دو مہینے یا زیادہ اوس سے گذر گئے ہون اور فرزند اوسکا نرینہ ہووے اور اسقاط حمل کا دودہ نہووے
اور دودہ خوشبودار اور خوش مزہ اور سفید ہونا چاہیے اور قوام معتدل ہووے کہ اگر ایک قطرہ اوسکا ناخن پر
ڈالین نہ بہت گاڑہا معلوم ہو اور نہ بہت پتلا اور لازم ہے کہ جب تک دودہ پلائے اوس درمیان مین
جماع سے بچی رہے اس سبب سے کہ بوجہ حرکت جماع اور لذت اور شوق کے مواد دودہ کا رحم کیطرف توجہ
کرتا ہے اور تباہ اور شوریدہ ہو جاتا ہے اور اگر دودہ پلانیوالی حاملہ ہو جائے تو مناسب ہے کہ اور کسی دائی کو مقرر کرین
اور دودہ حاملہ کا ہرگز ندیوین **باب چوتھا پانچوین گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری**
کتاب کی نیکی اور بدی اور کمی اور زیادتی شیر اور دایہ کی تدبیر مین ہے دودہ پلانیوالی کو
چاہیے کہ ہر روز صبح کو گرم پانی سے غسل کرے اور جو حمام مین نہاوے تو اور بھی بہتر ہے پھر جب حمام سے
وہ باہر آئے تو چاہیے کہ ہاتھہ اور پاؤن اور پشت اور سینہ اوسکا ملین مالیدنی معتدل اور غذا اوسکی
ایسی ہونی چاہیے کہ جس سے خون نیک پیدا ہووے اور اگر دودہ اوسکا گاڑہا ہو گیا ہو تو واسطے اوسکے
سکنجبین بزوری دیوین اور بادیہ اور صعتر بھی کبھی کبھی پلائین اور چند روز قدری ماہی شور کھلائین اور
اگر قے کر سکے تو سوۓ کے پانی اور سکنجبین سے قے کرائین اور اگر مزاج دائی کا نہایت گرم ہو تو سکنجبین سادہ
نافع ہوگی اور شراب رقیق بھی نہایت مفید ہوگی اور اگر سکنجبین اور شراب باہم ملا کر دیوین بہتر اور مناسب
ہے اور اگر دودہ پتلا ہو گیا ہو گاڑہی غذا دینی چاہیے مانند ہریسہ کے گائے کے گوشت مین پکا ہوا اور چاول یا
گیہون دودہ مین پکائے ہوتی اور اگر دودہ کی کمی ہوا اور مزاج گرم غذائین سرد اور تر دیوین اور جو دودہ
تھوڑا ہوا اور مزاج سرد تو غذا اوسکی نخود آب مقرر کرنی چاہیے اور تلیہ اور آبکامہ اور یہ ایک حریرہ ہے کہ دودہ کو

تخم خشخاش سفید شیر تازہ مین پکاوین اور اگر آتش کنجد شراب مین ڈالکر صاف کرین اور اوس شراب کو
پیوین دودہ کو بڑہا ویگا اور اگر بقدر دو تولہ دس ماشہ گاو کا گہی شراب مین ملاوین اور نوش کرین یہی
فعل کریگا اور گاجر کے بیج اور سونف اور سودہ کے بیج یہ سب اس معاملہ کے لیے بہتر اور مناسب ہین اور
اگر دودہ بدبو رکھتا ہووے شراب ریحانی دینا چاہیے اور جوشی کہ پسینہ کی بو اور بوے دہن کو درست کرتی ہے
وہ بدبوی شیر کو بھی رفع کرتی ہے اور معجون انوشدارو بھی اس مقدمہ مین خیلی نافع ہے ذکر اوسکا معجونونکے
باب مین کتاب قرابادین مین لکھا جائیگا اور اگر کسی عورت کی چہاتیون سے دودہ بکثرت آتا ہووے اور
وہ چاہے کہ دودہ کم ہو جاوے آٹا گیہون کا اور آٹا باقلا کا پانی اور روغنگل مین گوندہین اور پستان پر
لیپ کرین اور مرداسنگ کو روغنگل مین پیسین اور طلا کرین اور جو حرارت ہو لعاب اسپغول مین طلا
کرین اور پاچہ برہ ہمراہ مسور اور قدری زیرہ کے پکاوین اور تناول فرماوین دودہ کم ہو جائیگا اور جسوقت
ان طلاؤنکا استعمال کرین تو لازم ہے کہ اول چہاتیونکو دودہ سے خالی کر لیوین کہ البتہ نہوذ پاسے اور
تخم ندالے اور زیرہ اور سداب یعنی تتلی دودہ کو پھیر دیتی ہے واللہ اعلم

باب پانچوان

گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے تدبیر فطام یعنی دودہ چہوڑانے کی تدبیر مین

ہے معلوم کرین کہ مدت طبعی دودہ پلانے بچہ کی دو برس ہین تیسری برس کے شروع مین دودہ
چہڑاوین مگر گرمی کے موسم مین دودہ چہڑانا مناسب نہین ہے مگر حسب ضرورت اگر چہڑایا جاوے ہر ساعت
پانی ککڑی کا اور پانی کدو کا اور پانی خرفہ کے بیجون کا اور جو چیزین کہ پیاس کو بجہاتی ہین دینی چاہیین
اور بہتر زمانہ دودہ چہڑانے کے لیے فصل بہار ہے پھر خزان اور پھر موسم جاڑے کا اور بتدریج دودہ سے
باز رکھین اور جسقدر زمانہ دودہ چہڑانے کا نزدیک ہو دودہ کم کم دیوین اور غذا بڑہاتے جاوین اور راتون کو
بچہ کو جگا جگا کر تکلیف دودہ دیوین تاکہ باعث تنفر کا ہووے اور ہر روز انکو طعام وافر کہلاوین کہ حاجت
دودہ کی کم باقی رہے اور بعد دودہ چہڑانے کے حریرہ اور گوشت خفیف دیوین اور سب سے بہتر واسطے
بچہ دودہ چہڑائے ہوئے کے شیر برنج ہے اور ہریسہ گوشت نرم اور روٹی میدہ کی کہلاوین اور واسطے
مشغلہ بچہ کے میدہ اور شکر کی مٹھیان بناوین کبھی کبھی ایک مٹھیہ اوسکے ہاتھہ مین دیوین اور اسی طرح وہ مشاغل
جو پستان اور شیر کو فراموش کر دیوین پیش نہاد طفل کرین اور جو بچہ دودہ کی یاد مین بہت مضطرب
ہووے اور کسی شغل سے نہ بہلے تو چاہیے کہ پستان پر کوئی شے تلخ طلا کرین اور بچہ کے موںہہ مین بھی تلخ شے
دیوین کہ تلخی اوسکی سے متنفر ہووے اور حیلہ اس معاملہ مین بہت ہین کہ اکثر مشہور اور معروف ہین

باب چھٹا پانچوین گفتار اور دوسرے حصہ تیسری کتاب کے دانت نکلنے کی تدبیر اور علاج مین اوسکے ہے جسوقت دانت نکلنی شروع ہووین تو بچہ کو ایسی چیزین جو بہت چبائی جاتی ہین نکھلاوین تاکہ مواد دانتون کا تحلیل خرچ ہووے اور دانتون کی جڑون کے گوشت کو مرغ کی چربی اور مغز خرگوش سے ملین کہ نرم ہوجائے اور دانت بآسانی نکل آئین اور روغن بنفشہ نیمگرم پانی مین حل کرکے سر اور گردن پر اوسکے ملین اور ایک قطرہ روغن بنفشہ سے نیمگرم کان مین اوسکے ٹپکائین کبھی کبھی اور جاننا چاہیے کہ دانت نکلنے کے زمانہ مین دست آتے ہین اور آنکھ کا درد اور کھجلانا کان کا اور ورم دانتون کے جڑونکے گوشت پر عارض ہوتا ہے اور ورم گلو بھی ظاہر ہوتا ہے پس علاج ہر ایک کا اپنے اپنے مقام پر مذکور ہوگا اور جسوقت دانت نکل آوین اور طفل چبانے اور کاٹنے پر چیزون کے قدرت حاصل کرے تو لازم ہے کہ ملٹھی تازہ کو کہ بہت خشک نہوئی ہو ہاتھ مین بچہ کے دیوین کہ اوس سے دو نفع ہین ایک یہ کہ اونگلیونکو نہ چباتے دوسرے یہ کہ اصلاح احوال دہن کی بھی ہوتی رہے اور زخم اور مسوڑہون کے درد سے بھی محفوظ رہے اور نیز کبھی کبھی چاہیے کہ نمک اور شہد دہن طفل مین ملین کہ باعث امن کا ہے قلاع سے اور جسجگہہ اصل السوس یعنی ملٹھی تر میسر نہو سکے تو سوکھی ملٹھی لیکر اور پانی مین ترکرکے دیوین اور جسوقت کہ بچہ باتین کرنے لگے تو اوسکی زبان کی جڑ کو اونگلی سے ملتے رہین کہ فصاحت پر معین ہوگی

باب ساتوان پانچوین گفتار اور دوسرے حصے تیسری کتاب کی اون بیماریون کے علاج مین ہے جو دودہ پیتے بچون کو عارض ہوتی ہین معلوم کرین کہ جسوقت کہ کوئی بیماری بچہ کو ظاہر ہووے پہلے حال پر دودہ اور احوال پر دودہ پلانیوالی کے نگاہ کرین اگر سبب اوسکا دودہ کی برائی یا دودہ پلانے والی کی برائی ہو پہلے تدبیر اوسکی کرین پھر علاج مین بچہ کے مشغول ہون بقراط کتاب فصول مین لکھتا ہے کہ واسطے ورم گوشت بن دندان کے اونگلی باہستگی اوسپر رکھین اور روغن بنفشہ یا روغن زیتون یا روغن بابونہ یا روغن سوسن یا شہد طلاکرین **الاسہال** یعنی دستون کا آنا دست بچونکو اگر دانت نکلنے کے زمانہ مین آوین علاج اونکا نکرنا چاہیے پھر اگر حد سے گذرین زیرہ اور سونف رومی اور اجمود گرم کرین اور کسی کپڑے مین باندہکر شکم پر بچہ کے رکھین یا کاورس پوست کندہ پکائین اور اوسکے پیٹ پر لگائین یا زیرہ اور گلاب کے پھول کوٹین اور سرکہ مین گوندہ کر طلاکرین اور اگر حاجت ہووے بقدر دو رتی ڈیڑہ چاول سے چار رتی تین چاول تک پنیرمایہ خرگوش کا ٹھنڈے پانی مین حل کرین اور بچہ کو پلائین اور اوسدن دودہ نہ دیوین اسلیے کہ ممکن ہے کہ دودہ اوسکے معدہ مین بسبب قوت پنیرمایہ کے بستہ ہوجائے بعوض دودہ کے مرغ کے انڈے آدہے بھونے ہوئے دیوین اور اگر ستو یا روٹی کی گودہ سے حریرہ تیار کرین بہتر ہو **قبض شکم**

جسوقت بچہ کو قبض معلوم ہووی گا ہی کا پتہ اوسکی ناف پر طلا کرین اور پیٹ اوسکا گھی اور گرم پانی ملاکر ملین
باہستگی اور شافہ شکر اور نمک کا رکھین اور چوہی کی مینگنیان لیکر اور شاف اوسکا بنا کر مقعد طفل مین
پہونچانا خیلے سودمند ہی تشنج یعنی کھچنا اور اینٹھنا اعضا کا یہ عارضہ بچونکو اگر معہ قبض شکم ہو خصوصاً
دانت نکلنے کے زمانہ مین تو اعضا اور جوڑ بندون کو اوسکے روغن سوسن یا روغن سودہ یا روغن بنفشہ
نیمگرم سے چرب کرین اور تدبیر نرم کرنے شکم کی کرین اگر گمان اس بات کا ہو کہ تشنج خشکی کی سبب سے
ہی اور روغن بنفشہ نیمگرم سر پر اوسکے رکھین اور اندام اوسکے اوس سے چرب کرین نزلہ اور زکام
دودہ پیتے بچونکو نزلہ اور زکام بھی اکثر عارض ہوتا ہے تدبیر اوسکی یہ ہی کہ پانی گرم بہت اوسکے سر پر ڈالین
اور کتیرا اور مغز بہدانہ اور مغز بادام کوٹین اور جلاب مین گوندہین اور تھوڑا تھوڑا دیوین اور اگر مرطوب مزاج ہو
تو اونگلی باہستگی اوسکی زبان کی جڑ پر رکھین کہ قی کردیوی خرخرہ آواز ہنگام ظہور اس عارضہ کی انیسی کو
خوب کوٹین یا آش کرین اور شہد مین گوندہین اور قدری قدری بچہ کو دیوین اور شہد کا پانی نیمگرم قطرہ قطرہ
دہن طفل مین ٹپکائین اور کان کی جڑ اوسکی روغن زیتون گرم سے چرب کرین اور قی لانے کی بھی کوشش
فرمائین عطسہ یعنی چھینک بچون کو اگر چھینک آتی ہو تو بادرنجبویہ خشک پیسین اور ناک مین اوسکی پھونکین
مونھہ آنا کہ جسکو فارسی مین دمیدگی دہان کہتے ہین اوسکی تین قسمین ہین سرخ اور سفید اور سیاہ اگر
سرخ ہو بنفشہ اور گلاب کے پھول پیسکر لگانا کافی ہے اور اگر سماق اور گلاب کی پھول اور دہنیہ خشک ہر ایک
ایک جزو زعفران نیم جزو کو شکر چہانکر موم روغن مین کہ روغن گل اور موم صافی سے تیار کیا ہو گوندہین اور طلا
کرین خیلی سودمند ہوگا اور شربت غورہ نہایت موثر ہی اور آٹا مسور کا اور طباشیر اور دہنیہ خشک بہونا
ہوا اور اندکی کافور مونھہ کی اندر بچہ کے ڈالین اور دودہ نہ دیوین اور بعوض دودہ کے حریرہ دیوین کشکاب اور
روغن بادام سے بنا کر اور اگر سفید ہووی آبگامہ سی دہووین اور شہد کا پانی بھی خیلی سودمند ہوگا اور گلنار
اور پوست انار اور سماق اور ہلدی ہر ایک پونی دو تولہ مازو چودہ ماشہ شب یمانی سات ماشہ سبکو پیسین اور
دہن طفل مین ڈالین اور بچہ کو ہاتھہ پر لیکر سر اوسکا جھکا دین کہ لعاب اوسکی مونھہ سی بخوبی نکلے اور دوا
حلق مین نجا دی اور اگر مازو اور گلاب کی پھول ہر ایک ایک جزو زعفران نیم جزو موم روغن مین گوندہین
اور طلا کرین نہایت نافع ہوگا اور جو عوض موم روغن کے شہد ڈالین تو بہتر اور مناسب ہے اور جو دہن
دہن سیاہ ہووی اور اوس سی بچہ کمتر خلاصی پاتا ہی اور اکثر مرجاتا ہی مگر تدبیر اوسکی یہ ہی کہ ملوہ کا پانی اور
پانی بادون مین ڈالکر موم روغن کے ساتھہ خوب ... کہ ... طلا کرین اور اگر ریشہا کی
زبان اور دانتون کی جڑ مین دوارہ جاتے تو ناہی ... اور رکھہ اوسکی لگائین کان بہنے

کی تدبیر قدری شب یمانی کہ ایک قسم پھٹکری کی ہے یا زعفران یا نطرون کہ ایک قسم جواکھار کی ہے
شراب انگوری اور شہد میں گوندھیں اور فلیتہ پشم اوسمین آلودہ کرکے نیم گرم کان میں رکھیں اور اگر
شب یمانی تنہا کسی شربت میں پیسیں اور فلیتہ اوسمین ترکرکے کان میں رکھیں اور اگر شراب سا تھہ
شہد کے جوش دین اور کان میں ٹپکائین نافع ہوگی اور اگر رطوبت کی ساتھہ کان کا درد بھی ہو تو شیاف
ابیض شیر زنان میں پیسین اور کان میں ٹپکائین اور نسخہ شیاف کا کتاب معالجات میں علاج درد چشم
مین بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی اور روغن گل نیم گرم بھی اگر کان مین ڈالین مفید ہے اور جو درد کا نہ
شدت ہو تو سوت اور مغز اور شیر بول اور اہیل یعنی ہوبیر اور نمک طبرزد روغن مین جوش دین اور
کان مین ٹپکائین **برخاستن چشم** خیانہ سوت کو دودہ مین پیسین اور پشت چشم پر طلا کرین اور بابونہ
پانی مین پکائین اور بھاپ آنکہہ اوس سے دین **سطبری پلک چشم** یعنی موٹا ہونا پلک کا اور سبب اوس
علت ہے کہ کناری پلک چشم کی موٹی ہو جاتی ہین ملوہ کا پانی لگائین نافع ہوگا **بیرون آمدن شکم و ناف**
گرم پانی مین روغن زیتون ملائین اور اندر کی نمک اضافہ کرکے حل کرین اور گائے کے مثانہ مین بھرکر شکم پر
طفل کے رکھین اور پھیدی ناف کے لیئے اجواین پیسین اور مرغ کے انڈی کی سفیدی مین گوندہکر طلا کرین سودمند
ہوگی **کرم شکم** اگر بڑے کیڑے ہون تو شکم بچہ کو افسنتین رومی اور بابرنگ اور پتہ گائے کا اور تخم
حنظل پیسکر رکھین اور اگر اندر کے تسبیح یا خرما اور نارجیل دیوین روا ہے اور جو کیڑی چھوٹی چھوٹی ہون تو قسطالیون
کہ عربی مین خوخ اور ہندی مین آڑو کہتے ہین لیکر اور مغز اوسکی گٹھلی کا نکالکر کوٹین اور شیاف کرین اور روغن مین
چرب کرکے مقعد طفل کے اندر رکھین **باہر آنا مقعد کا** مازو اور پوست انار اور سورد اور گلنار اور شب یمانی
پانی مین پکائین اور بچہ کو اوسمین بٹھائین **باد کو دکان** صعتر اور جند بیدستر اور زیرہ کوٹین اور بقدر
تین حبہ یعنی بوزن چھہ جو کے دیوین **ضعیفی معدہ** شراب میبختہ دیوین یا پانی بہی کا ساتھ قدرے
لونگ اور اندکے مشک کی **ہچکی** جسکو عربی مین فواق کہتے ہین جند بیدستر بقدر دو جو پانی مین حل کرین
اور دیوین **سحج** یعنی زحیر زیرہ کوٹین اور پرانے گھی مین گائے کے گوندھین اور آب سرد مین حل کرین اور
بچہ کو پلائین اور ایک دانہ لہسن کا درست شیاف کرین یعنی مقعد طفل مین رکھین **قے آنا** اگرچہ کونسے
آوے دو رتی زیرہ چاول لونگ پیسکر سیب کے پانی کی ساتھہ دیوین نافع ہوگی اور شربت پودینہ اور شربت
انار بھی سودمند ہے اور اگر حاجت ہووے مشک اور صندل اور گلاب کے پھول اور عود سے اگر خام اور زیادہ
کا ضماد تیار کرکے معدہ پر اوسکو رکھین اور اگر قے بلغمی ہو تو قدری پودینہ جنگلی شربت نعنع کے ساتھہ دیوین ...
قدری پوست خشخاش سفید اور تخم خشخاش اور تخم کاہو ساتھہ شکر کے کوٹین اور دیوین اور روغن کدو یا روغن بنفشہ

سر پر بچہ کی ملین اور روغن کا ہو بھی بیخوابی کے لیے خیلے مفید ہی اور دائی کو بھی ان چیزون مین سے دیوین اور کاہو کا قلیہ کھلائین **سوتے مین ڈرنا بچہ کا** دودھ پلانیوالی کو غذائین لطیف کھلائین اور اوسکو لازم ہے کہ جب بچہ کو دودھ پلا چکے تو ایک گھنٹہ تک اوسکو جگاتے رکھی یہانتک کہ دودھ فم معدہ اوسکی سے اوتر جائے پھر بآرام سلاتے اور صبح کیوقت ایک اونگلی شہد دہن طفل مین لگاتے ساتھہ قدری زیرہ اور صعتر کے اور دائی کے کھانے مین صعتر اور زیرہ اور مرزنجوش شامل کرین **ریش اور پھنسی** مورد اور گلاب کی پھول اور شاخ جھاؤ یا پتے اوسکے اور اذخر پانی مین پکائین اور اوسکو اوس پانی سے دہووین اور واسطے ریش کے مردار سنگ اور سفیدہ کاشغری روغن گل مین پیسین اور طلا کرین **شری** یعنی پتی اوچھلنا بنفشہ اور نیلوفر اور کشنیز جو اور کدو پانی مین پکائین اور بچہ کو اوس پانی مین بٹھائین اور اوس سے دہووین مگر روغن اوس سے دور رکھین اور دائی کو جوشاندہ ہلیلہ دیوین اور بچہ کو انار کا پانی اور گلاب دینا مناسب ہے **سوء مزاج گرم** تدبیر مزاج دودھ پلانے والی کی کرین اور بچہ کو انار کا پانی اور ککڑی کا پانی اور خرفہ کی بیجون کا پانی ساتھہ شربت کے دیوین اور اگر حاجت ہو قدری کافور اوسمین شامل کرین اور پانی بید کی پتون کا اور پانی خرفہ کی پتون کا اور پانی انگور کے پتون کا اور روغن گل سر اور معدہ پر اوسکی ملین اور اگر پسینہ لانے کی حاجت ہووے تو نرے ترکو کوٹین اور نچوڑین اور پانی اوسکا حاصل کرین پھر درمیان سر اور دونون پاؤن بچے کے اوس سے تر کرین اور اوس طفل کو کسی کپڑے سے ڈھکین کہ پسینہ بخوبی آوے

باب آٹھوان پانچوین گفتار دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی بچہ کی پرورش کی تدبیر مین ہے بعد گذرنے زمانہ شیرخوارگی کے جسوقت بچہ باتین کرنے لگے تو اوسکے روبرو نیک باتین کہنا چاہیے اور اچھی اچھی باتین سکھلانا چاہیے اور فحش کے کلام سامنے اوسکے نکہین اور برے کلمات بولنے کی نہ سکھائین کیونکہ اگر اس زمانہ مین اوسکو عادت بری کلمات اور فحش بکنے کی ہو جائیگی تو چھوٹنا اوسکا خیلے دشوار ہوگا اور جسوقت بچہ بیٹھنے اور حرکت کرنے پر قادر ہووے تو اوسکو فرش صاف پر بٹھائین کہ خشونت زمین سے ایذا نپاوے اور احتیاط رکھین کہ بلندی سے نہ پھسلے اور جو شے تیز اور نوکدار ہو اوس سے بچاتے رکھین اور ہمیشہ تہذیب اخلاق مین کوشش کرتے رہین اور مہربانی اور لطف اوسپر ہمیشہ مبذول رکھین اور رضاجوئی اوسکی ہموارہ ملحوظ خاطر رکھین کہ ہر وقت خوش اور خورم رہے اور تدبیر سب باتونسے غم اور غصہ ہے خصوصا بچون کے لیے اور اس زمانہ مین غذا بچہ کی زیرہ اور صعتر شامل کرکے پکانی چاہیے اور جو کچھہ مناسب ہو اور غلیظ غذائین اوس سے دور رکھین اور خوی اور عادت پر طفل کے خیال رکھین پس جو چیز کہ اوسکو بہتر اور مرغوب معلوم ہووے اور ممکن ہے کہ وہ شے میسر ہو سکتی ہے اور پاس اوسکی پہونچا سکتے ہین حتی الوسع روبرو اوسکے لادین اور کسی طرح دل شکنی بچہ کی نہونے دیوین اور جو چیز کہ اوسکو اچھی نہ معلوم ہووے سامنے سے اوسکے دور رکھین اور ہمیشہ غم اور غصہ سے بچائین

اوسکے سبب سے بدخو اور ترش رو ہوجاتا ہی اور بسبب خوی بد کے مزاج بھی متغیر ہوجاتا ہی او راوسکے ساتھہ ایسی موافقت
اور خلق ملحوظ رکھین کہ وہ بھی خوش خلقی اور خوی نیک سیکھی اور بہت کھانا کھانے کی عادت نڈالین اور سامنے
اوسکے بہت کھانا رکھین اور تھوڑا تھوڑا کھلائین کہ آنکھہ اوسکی پر اور دل اوسکا سیر ہوجاوے اور گدلا پانی اور
طعام غلیظ اوس سے دور رکھین کہ گردہ مین اوسکے ریگ اور پتھری پیدا نہووے اور چند روز خربوزہ کے بیجون کی گری
اور ککڑی کے بیجون کی گری اور راند کے سونف ساتھہ شکر کے کوٹین اور اوسکو کھلائین اور صبح کے وقت جب کہ
اوٹھے اوسکو چھوڑ دین کہ کھیل کود مین مصروف ہووے پھر اوسکو تھوڑا سا کھانا کھلائین اور پھر کھیل مین مشغول کر دین
اور کسی بچہ کو کسی وقت مین کسی قسم کی شراب ندیوین اور بجز خالص اور نیم گرم پانی کے نہلاوین اور سرد پانی سے
ہمیشہ بچاوین اسلیے کہ ٹھنڈا پانی بچہ کے جسم کو بڑہنے نہین دیتا اور جسوقت بچہ دوڑنے پر قدرت حاصل کرے تو اوسکو
زمین نرم پر دوڑنے کی اجازت دیوین اور وہ کھیل جس سے صدمہ اور تکلیف نہو اور ایذا نہ پہونچے کھیلنے دین کیونکہ
کھیلنا کودنا خاص بچون کے لیے ریاضت بدن اور ریاضت نفس ہے اور جسوقت قابل تعلیم کے عمر اوسکی
پہونچے اور وہ اکثر بعد پانچ چھہ برس کے مناسب ہے سپرد مکتب کرین مگر اوس زمانہ مین بخاطرداری اور دلجوئی
ملحوظ رکھین کہ باعث ملال کا نہو اور چونکہ مزاج بچون کا نہایت نازک ہوتا ہے معالجہ مین اونکے احتیاط کامل
واجب سمجھین

گفتار چھٹی دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے بوڑہون کی تدبیر مین ہے

اور اس گفتار کے پانچ باب ہین

باب پہلا چھٹی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے بوڑہون کے مزاج کی پہچان اور تدبیر مین اونکے ہے

معلوم کرین کہ مزاج
بڑہاپے کا سرد اور خشک ہے اور بعضے آدمیون کو مزاج پیری کا جلد تر ظاہر ہوتا ہے بسبب مزاجون اصلی
اور بسبب تدبیرون موافق اور ناموافق اور بسبب اعراض نفسانی اور بسبب حادث ہونے بیماریون کے
اور بسبب صنعتون کے کہ جو آدمی کرتے ہین پس جبکہ مزاج اصلی قوی یا بشدت گرم ہووے اور تدبیرین اوسکی موافق ہون
اور اعراض نفسانی لائق مزاج کے پیش آوین اور بیماریان کمتر حادث ہون تو مزاج پیری کا دیر مین ظاہر ہوگا اور جو
یہ سب امور برخلاف ہووین مزاج پیری کا جلد ظاہر ہوگا اسلیے آدمی کو چاہیے کہ جب بڑہاپے کی عمر کو پہونچے اور مزاج پیری کا
ظاہر ہووے تدبیرین اوسکی سب موافق اوسکے ہونی چاہیین اور اعراض نفسانی سے کہ مزاج پیری کا بڑہاوین مانند
اندوہ وغیرہ کے نگاہ رکھنا چاہیے اور جو چیزین کہ مزاج پیری کے برخلاف ہین مانند شادی اور خوشی کے ڈہونڈنی چاہیین
بالجملہ تمام تدبیرین اوسکی گرم کنندہ اور تری بڑہانیوالیان چاہیین اس سبب سے جو چیز کہ گرم اور تر ہے مانند حمام اور شراب
صرف اور مالش باعتدال گرم اور خوشبودار روغنون سے مانند روغن سوسن اور روغن عنبر اور روغن چنبیلی وغیرہ اور عطریات
سونگھنا اور بستر نرم گرم پر لیٹنا اور کروٹین لینا سب سودمند ہین اور موافق مزاج پیری کے ہین معلوم کرین کہ بوڑہون کے معدہ کو

تو نمین رطوبت غریب بہت جمع ہو جاتی ہی تدبیر اوسکی دفع کی کرنی چاہئی بطریق اوراربال یا بطریق تلئین طبیعت اور ریاضت صبح کے وقت گھوڑے پر سوار ہونا اور چلنا پھرنا نہایت نافع ہی لیکن اسقدر بچنا ہی کہ تھک جاوی بلکہ ماندگی سی پہلے ریاضت سی علحدگی لازم ہے اور ہوای بد اور بخارات اور دھوان اور بوئین ناخوش بوڑہاپے مین زیادہ اثر کرتی ہین اونسی پرہیز رکھنا چاہیے

باب دوسرا چھٹی گفتار اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کے بوڑہون کی غذا کی تدبیر مین ہی اور رفع قبض شکم مین

بوڑہون کو کھانا ایک دفعہ نکھلانا چاہیے بلکہ بتفاریق دینا چاہیے اور ہر مرتبہ تھوڑا کھلانا چاہیے اور جس کسی بوڑہے کی طبیعت متحمل ہو سکتی ہو کہ ایکبار کھالیوے اوسکو ایک ہی مرتبہ سیر ہو کر کھانا روا ہے اور کھانا تمام اور کمال اوسکا اوسوقت کھانا چاہیے کہ جب حمام سے باہر نکلے اور کھانا کھاکر حمام مین نجانا چاہیے خاصۃً اوس آدمی کو کہ جو آزمودہ ہوا ور سُدّہ سی جو بیماریان پیدا ہوتی ہین آزمائی ہوئے ہوا ور غذائین غلیظ اور لزج کہ سودا اور بلغم بڑہاوین ندینی چاہیین اور غذائین تیز مانند آلگا مہ وغیرہ نکھلانی چاہیین مگر اوسوقت کہ بدنمین اوسکی رطوبتین فرونی جمع ہو گئین ہون بر سبیل علاج سودمند ہونگی اور اس عمر مین شیر خیلی مفید ہی خاصۃً اگر ریح نہ پیدا کرے اور ترش نہو جاوی اس سبب سے چاول دودہ مین خاصۃً شہد یا شکر سے شیرین کیے ہون کھلانا بہت نافع ہی اور بھونک بوڑہون کو ضرر دیتی ہے اور قلیہ گندنا اور آلگامہ اور روغن زیتون پہلے کھانا کھانے سی دینا خیلے موافق ہے اور طبع کو نرم کرتا ہی اور لبلاب کو نمک کی پانی مین پکائین اور ساتھہ روغن زیتون اور آلگامہ کے بوڑہون کو کھلائین طبع کو نرم کریگا اور بقدر ساڑہی سترہ ماشہ بسفائج ساتھہ ایک دستہ برگ کرنب کی لپکائین اور صاف کرین اور بقدر ایک ہشت یا دو ہشت کسوم کی بیجون کی گری کو ملکر اوسمین جوش دین اور کھلائین قبض شکم بخوبی رفع ہوگا اور بقدر ساڑہی تین ماشہ یا سات ماشہ ملک البطم بوڑہون کی طبع کو نرم کرتا ہی اور احشا کو پاک کرتا ہی زیتون نمک مین ملا ہوا طعام سی پہلے اس معاملہ مین نہایت مفید ہی اور اگر چودہ ماشہ افتیمون کو ہمراہ چند دانہ انجیر خشک اور قدرے کسوم کی بیجون کے کوٹین اور بوڑہون کو دیوین قبض کو دور کردیگی اور انجیر خشک شہد کی پانی مین آلودہ کرکے کھانا کھانی سی پہلے چاٹنا اس معاملہ کے واسطی نہایت سودمند ہی اور معلوم کرین کہ ان چیزون مین سی جو مذکور ہوئین ہر وقت ہر ایک چیز بدلتے رہین ایک شی پر عادت نرکھین اور غذا مین چقندر اور کرفس کا ... البستانی میوجات مین سی انجیر موافق ہین اور زنجبیل پروردہ بھی موافق ہی لیکن اوسقدر کہ بدن کو بوڑہے کی گرم کرے اور خشک نکرے اور جہانتک ممکن ہو سکی تعہد اس امر مین نہ کھلوائین مگر بسبب ضرورت شدید روا ہی

باب تیسرا چھٹی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے تدبیر شراب مین ہے
واسطے بوڑہون کے معلوم کرین کہ شراب واسطے بوڑہون کے کہنہ اور نمکین چاہیے کہ بدن کو گرم
بھی کرے اور ادرار یعنی پیشاب بھی جاری کرے اور شراب سفید اور پتلی نہ پلائین مگر جسوقت کہ پیاس
تکلیف دیوے اور شراب شیرین باد پیدا کرتی ہے اور سخت زیانکار ہے اور کثرت شراب نوشی کی بوڑہون کے
دماغ اور پٹھونکو ممتلی کرتی ہے اور معدہ کے اندر اکثر ترش ہوجاتی ہے اور نہایت ضرر پہونچاتی ہے اور
اور قلت شراب نوشی کی فرحت بخشتی ہے اور کھانا ہضم کرتی ہے اور فضول کو بدن سے دفع کرتی ہے

باب ۴ چوتھا چھٹی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی سدہ کی تدبیر
مین ہے جو اکثر بوڑہون کے جسم مین پڑتا ہے جسوقت معلوم ہوجائے کہ سدہ جگر
مین پڑا ہے تو معجون خلاخلی یا فودنجی یا اثاناسیا یا امروسیا جو کچھ میسر ہوسکے قدر مناسب سے دلوین
اور سب چیزون سے بہتر بوڑہے آدمی کے لیے تریاق بزرگ ہے اور جسوقت ان معجونون سے کسی معجون کا
استعمال فرماتین تو حمام اور مالش روغن اور غذائین گرم اور تر کی ہمیشگی رکھین مانند ماء اللحم کے اور
اور اگر سدہ پھیپڑہ مین ہو یا اعضای تنفس مین تو اوسکے واسطے زوفا اور ہنسراج اور سلیخہ شربتونمین
استعمال کرین اور شربت زوفا خشک نافع ہے اور موبز منقی اس معاملہ مین نہایت مفید ہے باب ۵

پانچوان چھٹی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے بوڑہون کے نہانے
اور خوشبو ملنے کی تدبیر مین ہے جسوقت حمام مین غسل کر چکین تو برگ سرو کو لیکر اور شراب
ریحانی اور شہد مین گوندہکر بدن پر ملین اور نہاوین اور اگر گوٹھہ اور ابہل یعنی ہوہ بیر اور مرزنجوش
یعنی دونا مروا اور پیچ بات اسی طرح سے استعمال کرین نہایت موافق ہوگا اور اگر آرد باقلا اور تخم خربزہ
کوفتہ اور خربوزہ کا گودہ جسم پر ملکر دہوئین گفتار ساتوین دوسرے حصہ سے تیسری
کتاب کے مسافرون کی تدبیر مین ہے اور اس گفتار کے سات باب ہین باب پہلا

ساتوین گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے تدبیر سفر مین ہے بطریق کلی
معلوم کرین کہ مرد مسافر کو سفر مین بیخوابی اور پیاس اور بھوک اور گرمی اور سردی اور غذائون
برخلاف عادت اور پیادہ چلنے اور سواری پر بیٹھنے اور رنج اور تکلیف اوٹھانے سے چارہ نہین ہے
اس سبب سے پہلے عزم سفر سے چاہیے کہ جو کچھ سمجھے اور گمان کرے کہ راستہ مین پیش آویگا اوسیر عادت اختیار
کرے اور بدن کو اوسیر خوگیر کرے مثلاً اگر زمانہ گرمی کا ہو تو مکان کے اندر دن کیوقت مقام گرم مین
بیٹھے اور عادت تنعم اور گرمی سے بچنے کی اور جو کچھ عیش و عشرت کا اقسام ہے اون سب سے دست بردار

ہووے اور اگر زمانہ سردی کا ہو تو جاوے کشادہ مین بیٹھے تاکہ عادی ہواے صحرا کا ہو جاوے اور
ریاضت اور حرکت زیادہ عادت سے کرے اور جو چیزین کہ سفر مین کھاوے گا شہر مین اون چیزون
کی عادت کرے اور ایسی چیز کھاوے کہ جسکا گوہر نیک اور بہتر ہووے اور بہت نکھاوے اور جبتک
بدن کو فصد یا مسہلہ دواؤن سے پاک نکرلیوے سفر نکرے اور جسوقت ارادہ سفر کا ہو اور
معدہ ممتلی سواری مین نہ بیٹھے اور سوار ہوتے وقت کھانا تھوڑا کھاوے اور اگر کوئی شخص سفر
مین پیاسا ہو تو ساڑھے دس ماشہ تخم خرفہ کوٹین اور سرکہ مین ملاکر پلائین فوراً پیاس کو
بجھاوے گا اور جو تخم خرفہ موجود نہو پانی اور سرکہ ملاکر دیوین اور راستہ مین باتین بھی کم کرنی چاہیئے
کہ دہن خشک نہو جاوے اور پشت ستور پر دہی اور دودہ نہ پئے کہ چلنے مین معدہ ہلیگا اور تپ
پیدا کرے گا

باب ۲ دوسرا ساتوین گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اوس مسافر کی تدبیر مین ہے جو گرمی کے موسم مین سفر کرے

گرمی کے موسم مین سر آفتاب سے پوشیدہ رکھین اور اگر گرمی بشدت ہو
لعاب اسپغول اور برگ خرفہ کے پانی سے سینہ کو تر کرین اور جسوقت ارادہ سواری کا ہووے تو پہلے
ستو جو کے اور شربت میوہ جات تناول کرین اور تھوڑی دیر ٹھہر کر سوار ہووین کہ معدہ مین بخوبی قرار
پاوے اور منزل مین بنفشہ اور روغن گل استعمال کرین اور اگر باد سموم غالب ہو تو مونھہ اور ناک کو رومال
سے باندھے رکھین اور اس تکلیف پر صبر کرین اور پہلے سفر سے حالت باد سموم مین تھوڑی پیاز کا گٹھا
اور لسکٹھے دہی مین ملاکر کھالیوین اور اوس دہی کو پی لیوین اور روغن گل اور روغن مغز
کدو اور روغن بادام ناک مین ڈالین اور اگر کسی کو باد سموم نے مارا ہو تو چاہیے کہ فوراً ٹھنڈا پانی
اوسکے ہاتھہ پاؤن پر ڈالین اور خنک پانی سے مونھہ بھی دھلائین اور روغن گل اور روغن بید
اور پانی بید کا اور گلاب سر پر اوسکے ڈالین پھر حکم کرین کہ وہ اپنے بدن کو سرد پانی مین
ڈالے اور ایک ساعت صبر کرے اور بدن کو بدیر دھوتا رہے اور غذا اوسکی خنک ترکاریون سے
تجویز کرنی چاہیے اور جسوقت کہ شدت اوسکی جاتی رہے اور تسکین بخوبی معلوم ہووے تو
مچھلی اور شراب رقیق ممزوج نافع ہوگی اور اگر پیاس غلبہ کرے ٹھنڈے پانی سے کلی کرنی
چاہیے اور اگر اسپر بھی پیاس نہ بجھے تو گھونٹ گھونٹ آب سرد نوش کرے اور اگر تپ نہووے
شیر نوشی کرنا بہتر ہے اور اگر تپ یک روزہ ہووے کھٹا دہی کھانا ازحد مفید ہے

باب ۳ تیسرا ساتوین گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اوس

مسافر کی تدبیر مین ہے جو سردی کے موسم مین سفر کرے

جو کوئی راہ مین سردی کے موسم سے نہایت تکلیف اوٹھاوے تو اوسکو منزل پر پہوچتے ہی آگ کے سامنے نہ بیٹھنا چاہیے لیکن بتدریج اور جسم کو گرم کپڑے سے پوشیدہ کرنا چاہیے اور اور اگر سردی نے بدن پر بہت اثر کیا ہو تو چارہ نہوگا اس بات سے کہ جلد اپنے بدن کو گرم کپڑے سے چھپائین اور آگ سے تاپین مگر آگ کے پاس جانے مین شتابی نکرین اور ہاتھ پاؤنکو روغن زیتون گرم کیے ہوتے یا روغن فرفیون[1] یا روغن قسط گرم کیے ہوتے سے چرب کرین اور غذائین لہسن اور گاے کا گھی بہت ڈالین اور سرمای سرد مین خصوصًا جسدن کہ ہوا ٹھنڈی چلتی ہو معدہ خالی نرکھنا چاہیے اور شراب قوی صرف دو تین قدح نوش کرنا خیلے سودمند ہے اور وہ غذا جسمین لہسن بہت ڈالا ہو کھلائین اور پانی کے بدلے شراب پئین اور صبر کرین کہ معدہ مین قرار پاے اور سرمازدہ کو قدرے ہینگ شراب مین حل کرکے دیوین مقدار ہینگ کی ساڑہے تین ماشہ اور وزن شراب کا چھٹانک کم آدہ سیر چاہیے اور موزہ ایسا پہننا چاہیے کہ پاؤن جسمین ہلاسکین اور اگر پہلے پاؤن کو روغن فرفیون گرم سے ملین یا لہسن یا قطران سے اور تھوڑے سے پر اور بال پاؤن کے اوپر رکھکر اوپر سے کاغذ لپیٹین پھر پاتیابہ اوپر اوسکے لپیٹین اور پاؤن موزہ کے اندر ڈالین سردی سے بخوبی سالم رہینگے اور قطران[1] اس مقدمہ مین لہسن سے بہتر ہے اور اگر پاؤن کو کسی کے سردی نے مارا ہو تو چاہیے کہ شلجم کو پانی مین جوش کرین یا سووہ یا کرنب یا انجیر یا بابونہ اور پاؤن اوس پانی مین رکھین مفید ہوگا اور بہتر سب سے علاج اوسکا یہ ہے کہ پاؤن کو برف مین رکھین تاکہ اثر سرما کا اوس سے دفع ہوجاے اور آگ کے سامنے نہ جانا چاہیے قطعًا اور پاؤن کی مالش بھی ضرور ہے اور یہ پانی جو اوپر مذکور ہوچکے ہین پاؤن پر گرانا چاہیے اور اگر پاؤن کا رنگ بدلا دیکھین پچھنے لگائین اور گرم پانی مین بٹھا دین کہ خون خراب نکل کر تھم جائے اور گل ارمنی سرکہ اور پانی مین حل کرکے طلا کرین اور اگر رنگ پاؤن کا مائل بسیاہی یا سبزی ہو نشان بوسیدگی کا ہے تدبیر اوسکی جدا کرنے کے سوا اور کوئی سودمند ہوگی یا ہے

چوتھا ساتوین گفتار سے دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی رنگ روے کی نگہداشت مین ہے

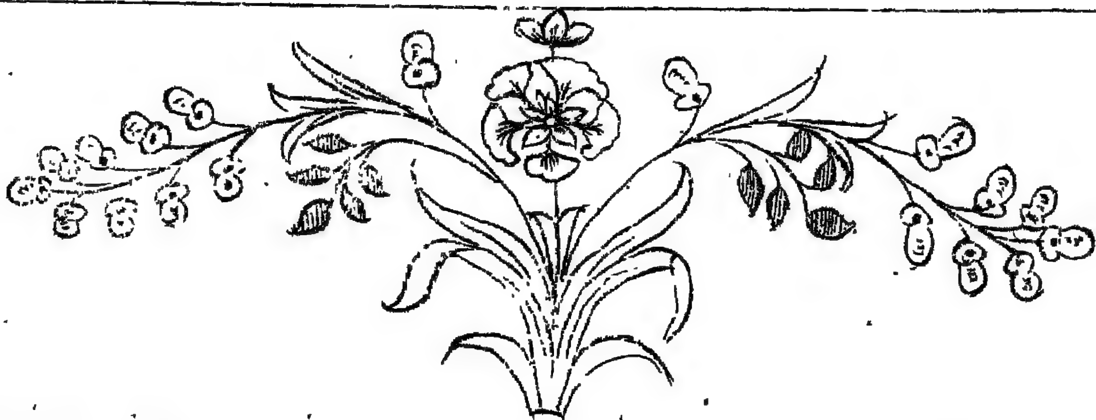
معلوم کرین کہ ہر شے لزج چہرہ پر لگائین مانند لعاب اسبغول یا مرغ کے انڈے کی سفیدی یا کتیرا یا گوند ببول کا پانی مین حل کیا ہوا تاکہ اثر سورج اور ہوا کا پوست روے پر نہ پہونچے —

باب پانچوان ساتوین گفتار سے اور دوسرے حصے تیسری کتاب کی
آبہاے غریب کی مضرت دفع کرنے کی تدبیر مین ہے مضرت پانیون
غریب کی پیاز سرکہ مین ڈالین اور لہسن سرکہ مین شامل کرین دفع ہوجاتیگی اور کاہو بھی اس
معاملہ مین حیلے سود مند ہے اور بہتر یہ ہے کہ مسافر اپنے شہر سے پانی لیجاوے اور جسجگہہ کہ
پہونچنا منظور ہے وہان کے پانی مین ملاوے اور جو کوئی شخص خاک اپنے شہر کی لیجاوے اور اوسکو
آب غریب مین چھوڑ دے اور خوب گھولکر رکھدے اور صبر کرے کہ وہ خاک تہ مین بیٹھ جائے
پھر اوس پانی کو چھانکر پیے بہتر اور نہایت مناسب ہوگا اور ٹپکانا پانی کا اور مصعد کرنا یا
کورے برتن مین رکھکر نتھارنا دافع مضرت ہے اور شراب مین پانی ملانے سے مضرت
آب غریب کی دور ہوجاتی ہے اور رب ترش میوون کا اس معاملہ مین سود مند ہے اور شور
پانی سرکہ مین ملاکر پینا چاہیے یا سکنجبین مین اور اگر تخم مورد اور زعرور اور خرنوب پانی مین ڈالکر
رکھدین کہ قوت اوسکی حاصل کرے بہتر ہوگا اور مضرت زاجات کے کان کے پانیون کی شراب
یا اون چیزون سے جو طبع کو نرم کرتی ہین زائل ہوسکتی ہے اور مضرت تلخ پانیون کی چرب اور
شیرین چیزین دفع کرتی ہین اور غذا نخوداب موافق ہے اور مضرت کھڑے ہوے پانی کی میوہ جات
خشک باز رکھتے ہین اور مضرت غلیظ اور تیرہ پانیون کی لہسن دفع کرتا ہے باب ۶ چھٹا ساتوین گفتار

اور دوسرے حصے تیسری کتاب کی مسافرون کے پیادہ چلنے
اور تھک جانے کی تدبیر مین ہے جو آدمی کہ ہمیشہ پیادہ چلنے کی عادت رکھتے
ہین اور قوت بھی راہ روی کی بخوبی اونمین ہوتی ہے اونکے لیے تدبیر کی کچھہ حاجت نہین ہے البتہ
وہ لوگ کہ قوت نہین رکھتے ہین اور پیادہ چلنے کی عادت بھی اونکو نہین ہے اور اتفاقیہ سفر اونکو
درپیش ہووے اور بضرورت کوہ بلند پر بھی جانا ہے اور سواری میسر نہین اور ناچار پیادہ چلنا
ضروری ہے تو اونکو لازم ہے کہ عصاے سبک ہاتھہ مین لیکر جاوین اور اوسپر اعتماد کرتی ہوے
آہستہ آہستہ چلین اور جسوقت تھکن معلوم ہو کسی سایہ کے تلے بیٹھکر آرام لیوین اور
پھر چلین اور عصا پر اعتماد رکھین اور آہستہ آہستہ بدستور چلین اور جہان تھک جائین پھر
آرام لین اور پھر چلین اسی طرح رفتہ رفتہ پہونچ جائینگے اور اگر بہت تھک جائین کہ
حرکت دشوار ہوجاوے تو پاؤن کے عضلات کو روغن سوسن اور روغن بابونہ سے ملین اور
ترشیون اور غلیظ غذاؤن سے پرہیز کرین باب ۷ ساتوان ساتوین گفتار

اوردوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے مسافران دریا کی تدبیر مین ہے

معلوم کرین کہ تدبیر مسافران دریا کی غذامین اور سردی اورگرمی اور اور حالات مین
مانند تدبیر مسافران دیگر کے ہے لیکن وہ تدبیرین جو مسافران دریا سے خصوصیت
رکھتی ہین یہ ہین کہ اکثر آدمیون کو جو کشتی پر سوار ہوتے ہین متلی اور قے عارض ہوتی ہے
پس جسوقت دیکھین کہ قے آتی ہے اوسکو ہرگز بند نکرنا چاہیے جب تک کہ بالکلیہ
نکل نجاوے اور اگر قے افراط کرے او ضعف لاوے تدبیر روکنے کی کرین اون چیزون سے
کہ معدہ کو قوت بخشین اور قے کو باز رکھین اور اگر کشتی مین بیٹھنے سے پہلے معدہ کو
قوی کرلیوین بہتر ہوگا اور بہی اور انار اور مسور غورہ مین یا سرکہ مین پکاکر
دینا فم معدہ کو قوی کرتا ہے اور ابخرون کو دماغ سے باز رکھتا ہے
خصوصًا اگر ساتھ پودینے کے کھاوین اور اگر شربت
پودینہ اور شربت انار اور بہی اپنے ساتھ رکھین
اولی اور مناسب ہے اور اسی طرح شربت سماق کا
نہایت نافع ہے واللہ اعلم تمام ہوا
حصہ دوسرا تیسری کتاب کا
ذخیرہ کی کتابون سے
والحمد علی اتمامہ





بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب چوتھی استخراج مرض مین ہے

یعنے پہچان مین ہر ایک بیماری کے کہ کون سی بیماری ہے اور شناخت مین نضج اور بحران اور پہچان مین ہے حال بیمار کے کہ آیندہ کس طریق پر ہوگا اسکو طبیب تقدمۃ المعرفت کہتے ہین اور اس کتاب کی چار گفتار ہین

گفتار پہلی تشخیص مرض مین ہے کہ ہر ایک بیماری کون بیماری ہے اور اس گفتار کے تین باب ہین

باب ۱ پہلا اس امر کے بیان مین ہے کہ طبیب پر واجب ہی کہ پہچانے کہ ہر بیماری کون بیماری ہے اور طریق اوسکے یاد کرنے کا معلوم کرنا کہ غرض طب سے دو کام ہین ایک نگاہ رکھنا تندرستونکی تندرستی کا دوسرے دور کرنا بیماری کا بیمارونسے اور ان دونون کامونمین طبیب کو حاجت ہی کہ تندرستی اور بیماری دونون کو پہچانے اور اگرچہ تندرستی کے نگاہ رکھنے مین بیماری کے پہچاننے کی کچھ حاجت نہین ہی لیکن دور کرنے مین بیماری کے اوسکی احتیاج ہی اسلیے کہ جب تک نہ پہچانے کہ ہر بیماری کون بیماری ہے تدبیر اوسکے زوال کی نہین کرسکتا ہی اور طریق شناخت بیماری کا یہ ہی کہ جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض کو پہچانے اور جنس کو قسمت کرے اور انواع کو جو نیچے اوسکے ہین ایک ایک ڈہونڈہے اور علم اوسکا حاصل کرے بعد اوسکے فصل ہر ایک نوع کی دریافت کرے یعنے نوع کے نیچے جو کچھ ایک دوسرے سے جدا ہون پہچانے تا کہ جسوقت چاہے کہ پہچانے کہ ہر بیماری کون بیماری ہے جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض اوس بیماری کا

جلد پہچان سکیگا اور حقیقت پر اوس بیماری کے واقف ہو سکیگا اور تدبیر دفع اوس بیماری کی کر سکیگا اور خطا اور غلطی سے محفوظ رہیگا **باب ۲ دوسرا پہچان مین ہی جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض کے** معلوم کرین کہ جنس دو طرح پر ہی ایک جنس الاجناس ہے کہ ماتحت اوسکے بہت جنسین ہین مانند جسم کے کہ نیچے اوسکے جماد اور نبات اور حیوان ہی اوسکو جنس الاعلی کہتی ہین اور اعلی اسلیے کہتی ہین کہ وہ عام تر ہے یعنی نام جنس کا جماد پر اور نیز نبات اور حیوان پر اطلاق کیا جاتا ہی اس سبب سے جسم جنس اعلی اور جنس الاجناس ہے اور جماد اور نبات اور حیوان انواع ہین نیچے اوسکے دوسری جنس خاص ہی اسلیے کہ جماد اور حیوان اور نبات کہ انواع جنس اعلی کی ہین ہر ایک بقیاس انواع دیگر کے کہ نیچے ہر ایک کی ہین جنس ہے مانند جنس حیوان کے کہ نیچے اوسکے آدمی اور گھوڑا اور اور انواع جانوران ہین پس حیوان جنس خاص ہے اور آدمی اور گھوڑا اور اور جانور ہر ایک نوع ہی نیچے جنس حیوان کے اور نوع خاص تر ہی جنس سے اور ایک نام ہی کلی اور ذاتی کہ بہت اشخاص پر جاوتی ہی مانند نام انسان کے کہ زید اور عمر اور بکر پر اطلاق پاتا ہی پس یہ نام ان لوگون کے نوع مین ایک ہین اور بدن اور عدد مین ایک دوسری سے جدا ہین اور فصل خاص تر نوع سی ہے اور ایک نام ہے کلی اور ذاتی کہ اوپر ہر نوع کے اطلاق کیا جاتا ہے اور ہر ایک نوع بسبب اوس نام کے ایک دوسری سے جدا ہوتی ہے مانند ناطق کے کہ آدمی اوسکی سبب سے اور جانورون سی جدا ہوتا ہے اور خاصہ خاص تر ہے فصل سے اور ایک نام ہی کلی نہ ذاتی بلکہ عرضی ہے جیسے ہنسنی اور لکھنا کہ مخصوص واسطے انسان کے ہی اور عرض عام صنفی ہے نہ ذاتی اور بہت چیزون مین کہ نوع مین مخالف ایک دوسری کے ہین موجود ہے جیسے سفیدی کہ برف مین بھی ہے اور دودہ مین بھی اور اور اور اکثر چیزون مین اور جیسے سیاہی کہ کوے مین بھی ہے اور گدہے مین بھی اور اور چیزون مین **باب ۳ تیسرا اس امر مین ہی کہ طبیب جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض مرض کو کیونکر تلاش کرے اور حقیقت پر بیماری کے کیونکر واقف ہووے** طریق دریافت کرنے جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض بیماری کا یہ ہے کہ طبیب جنس اعلی کو پہچانے اور وہ بیماری ہے کہ سب اجناس اور انواع بیماریون کی ماتحت اوسکے ہین اور کہے علاج بیماری کا برخلاف اور بالتضاد اوسکے کرنا چاہیے پھر انواع کو کہ نیچے جنس اعلی کے ہین ڈھونڈھے اور ہر ایک کو ساتھ فصل ذاتی کے دوسری سے جدا کرے اس سبب سی جنس خاص تر کو دریافت کرے اور علاج خاص تر کا کرے اور کہے یہ بیماری گرم بیماری ہی علاج اوسکا سرد تدبیر وسی چاہیے یا بیماری سرد ہی علاج اوسکا گرم تدبیر وسے چاہیے پھر نوع بیماری کو پہچانے اور ساتھ فصل ذاتی کے اوسکو انواع دیگر سے جدا کرے اور کہے کہ یہ بیماری عفونت سی کسی خلط کے ہے مثلاً اور علاج اوسکا

[illegible] اور کبھی کہ اوسکی عفونت کو بدن سے باہر کرنا چاہیے پھر عفونت خاص تر کو ڈھونڈے اور اسکا تتبع فصل ذاتی کے اوسکو
جدا کرے اور کبھی کہ یہ بیماری عفونت سے [illegible] خلط کے ہے اور کوئی علاج خاص [illegible] ڈھونڈے اور کبھی [illegible]
[illegible]
[illegible] خاص تر اوسکی یہ ہے کہ یہ بیماری گرم بیماری ہے [illegible] سردی سے کرنا چاہیے اور نوع [illegible]
یہ بیماری ایک تپ ہے [illegible] ہوا [illegible] سے علاج [illegible] کرنا چاہیے اور
[illegible] خاص تر یہ ہے کہ [illegible] گرم ہے [illegible] عفونت [illegible] علاج اوسکا [illegible]
ہے حاصل صفرا سے اور تسکین حرارت کی اور فصل اسکی یہ ہے کہ یہ بیماری نہایت گرم ہے اور سبب اوسکا عفونت [illegible]
اور علاج بجز استفراغ صفرا اور تسکین حرارت کے اور کوئی نہیں ہے **مثال** دوسری جنس اصلی بیماری
اور جنس خاص تر اوسکی یہ ہے کہ یہ بیماری گرم ہے کہ ماتحت اوسکے بیماریاں گرم اور ورم گرم اور درد
گرم وغیرہ ہیں اور پھر اوس ہر ایک نوع کے انواع بہت ہیں چنانچہ ماتحت تپ گرم کے غب خالصہ
اور غیر خالصہ اور شطر الغب تپ یکروزہ اور تپ دق ہے اور پھر ہر ایک کے انواع دیگر ہیں جیسے پھر تپ
غب کے خالصہ اور غیر خالصہ ہے اور پھر بیماری دق کے دق راستی اور دق مشائخی ہے اور ہر ایک نوع کو اسکا
فصل ذاتی کے جدا کرے چنانچہ فصل ذاتی غیر خالصہ کی یہ ہے کہ دوسرے دن اثر تپ کا نہیں ہوتا ہے اور
فصل ذاتی شطر الغب کی یہ ہے کہ ایک دن تپ نہایت قوی ہوتی ہے اور دوسرے دن بھی کچھ
اثر تپ کا موجود ہوتا ہے لیکن ضعیف ہوتا ہے اور خاصہ ایک حالت ہے کہ ایک نوع کے لیے ہوتی ہے اور
روا ہے کہ کبھی ہوا اور کبھی نہو لیکن جس وقت کہ موجود ہووے سوا اوس نوع کے اور کسی میں نہو [illegible]
تپ میں اور عرض ایک حالت ہے کہ طبع بیمار پر ظاہر ہوتی ہے مانند درد سر اور بیخوابی کہ تپ سے پیدا ہوتی ہے
پس جس وقت کہ طبیب جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض کو بیماری کے اس ترتیب سے ڈھونڈے
جلد بیماری سے واقف ہو جاوے **گفتار دوسری نضج کی پہچان میں** ہے اور اوسکے باب [illegible]
ہیں **باب پہلا اس امر میں ہے کہ نضج کیا چیز ہے** معلوم کریں کہ نضج پختہ ہونا مواد بیماری کا
ہے لیکن نضج دو طرح پر ہے ایک نضج راستی ہے اور وہ نضج ہے ستودہ اور امیدوار دوسری نضج ہے بد اور ناستودہ
و لیکن اس وجہ سے کہ دونوں میں مواد بیماری کا احوال اپنے سے پھر جاتا ہے دونوں کو نضج کہتے ہیں پس نضج
راستی یہ ہے کہ قوت مغیرہ مواد بیماری کے غالب ہوتی ہے اور اوسکو تیار اس بات پر کر دیتی ہے کہ
طبیعت باسانی دفع اوسکو کر سکے اور نضج ناستودہ غلبہ علت کا ہے اوپر قوت مغیرہ کے اور عاجز ہونا طبیعت
کا پکانے اور اصلاح پر لانے سے مواد بیماری کے اس سبب سے عفونت مواد میں مرض کی ظاہر ہوتی ہے

مثال جسوقت کہ ذات الجنب مین کھانسی کے ساتھ ایسا تھوک آوے کہ قوام مین معتدل اور رنگ
سپید ہو اور اندک مائل بزردی اور بآسانی نکلے اور جو اوسکو آگ پر ڈالین تو اوسکی بو ناخوش نہ معلوم ہو
تو وہ نشان نضج راستی کا ہی اور اگر قوام مین گاڑہا یا پتلا ہو اور رنگ نیلا یا سیاہ یا مائل بسبزی اور آگ پر
ڈالنے سے بو ناخوش دیوے تو وہ نشان پوسیدگی مواد کا ہی اور جسوقت کہ کچہ تھوک نہو اثر نضج کا بالکل
ظاہر نہوگا باب ۲ دوسرا منفعت نضج مین سے ہر ایک خوف اور ہر ایک خطر کہ بیماری مین
پہلے ظاہر ہونے نضج راستی کے ہوتا ہی اس سبب سے ہے کہ غایت یعنی انتہا قوت بیماری کی وقت ظاہر
ہونے نضج تک رہتی ہے پس جسوقت اثر نضج کا ظاہر ہو گیا بیماری نے انحطاط پایا یعنی نقصان اور گھٹنا
اختیار کیا اور بیمار بیماری سے باہر ہوا اسلیے کہ بعد نضج کے کسی بیمار کو اوس بیماری سے کہ جو اوسپر غالب ہے کچہ
خطر نہین ہوتا ہی اگر کوئی خطا ظہور مین نہ آوے اور حال صاحب تپ کا تپ مین مانند حال اوس عضو کی ہے
کہ جسمین ورم ہو کہ وہ پختہ ہوگا اور پیپ ڈالیگا اور جسوقت کہ مواد تپ کا رگون مین پکنا شروع ہووے اوسدن
تپ کا زمانہ تزاید مین ہوگا یعنی شدت اوسکی بڑہیگی اور جب پک جائے اور اثر پختگی کا ظاہر آوے شدت تپ
کی کم ہو جائیگی اسی سبب سے کہا گیا ہی کہ انتہا قوت بیماری کی وقت نضج کے ظاہر ہونے تک ہی اور جو کہ حال تپ کا
اور حال اوس مواد کا جو رگون کے اندر ہو مانند ورم کے ہی کہ پختہ ہوگا کہ جبتک ورم مین پیپ سپید اور ہموار
نہ پڑیگی پختہ نہوگا اسی طرح تپ مین بھی جبتک مین قارورہ کا دسفید اور ہموار ظاہر نہوگی مواد تپ کا رگون مین
پختہ نہوگا اور معلوم کرین کہ بعد نضج کے امن خطر سے موافق اندازہ اثر نضج کے ہوتا ہی جسوقت کہ اثر نضج کا بالکل
ظاہر ہووے بیمار خطر بیماری سے بتمامی باہر آویگا اگر کوئی خطا نکیجائے اور درازی اور کوتاہی بیماری کی بنزدیکی
نزدیکی اور دوری نضج کے ہوتی ہے ہرچند اثر نضج کا جلدتر ظاہر آوے بیماری جلدتر زائل ہوگی اور ہرچند اثر
نضج کا دیر مین ظاہر ہووے بیماری بدیر رفع ہوگی اور نضج راستی دلیل سلامتی کی ہے پس جسقدر اثر نضج
راستی کا ظاہر ہوگا اوسیقدر بیماری مین تخفیف اور امیدواری ظاہر ہوگی اور اگر بیماری سخت اور دشوار ہو
اور اوسمین نشانیان بد معلوم ہووین تو جسوقت کہ ایک نشان نضج کی نشانیون سے ظاہر ہوگا اوسیقدر
بیماری مین نقصان ظہور مین آئیگا اور ہرگز نشان نضج راستی کا ساتھ نشانیون نیک کے یکجا نہین ہوتا ہے
لیکن بعضی بیماریون مین ہوسکتا ہی کہ نشان نضج راستی کا ساتھ نشانیون خطرناک کے یکجا ہووے اور جسقدر کہ
نشان نضج کا ظاہر ہوگا خطر بیماری کا اوسی قدر کمتر ہوگا اور اگرچہ نضج نشان سلامتی کا ہے نہونا نضج کا نشان ہلاکت
ہونیکا نہین ہی اسلیے کہ اکثر بیماریان ایسی ہوتی ہین کہ زمانہ اونکا طول کھینچتا ہی اور باوجود درازی مدت کی
کچہا اثر نضج کا ظاہر نہین ہوتا ہی اور بتدریج بیمار اوس مرض کا بسلامتی بیماری سے علیحدہ ہو جاتا ہی لیکن اعتماد

قوت پر ہے ... اگر قوت بدستور قوی ہو ... چاہئے اور اگر قوت ضعیف ہو ... مستفرغ کرنا چاہئے

باب تیسرا اس معاملہ میں ہے کہ طبیب کو ہمیشہ اثر نضج کا ڈھونڈھنا چاہئے اور جیسا کہ اثر نضج کا بنیادی اعتماد قوت پر کرنا چاہئے اور جو کہ منفعتیں نضج کی بہت ہیں طبیب پر واجب ہے کہ اثر نضج کا ڈھونڈھے واسطے دوام کی ایک یہ کہ جسوقت اثر اوسکا ظاہر ہووے سمجھے کہ قوت مغیرہ مواد بیماری پر غالب ہے اور طبیعت کو قوت حاصل ہوتی ہے کہ مواد کو دفع کر سکے گی اگر طبیعت کو مدد دینا ضرور ہے اس معاملہ میں مدد دیوے اور اگر اثر نہ پاوے اور قوت بدستور قوی ہے تو طبیعت کو اور قوت مغیرہ کو مواد کی پکانے میں مدد دیوے اور اگر قوت ضعیف ہو اور کچھ اثر نضج کا ظاہر نہو تو کوئی علاج قوی اور کچھ استفراغ کسی طرح کا نکرے اور بجز اس امر کے اور کسی تدبیر میں مشغول نہو کہ قوت ضعیف کو نگاہ رکھے اور بیمار دار کو اثر اوسکے سے خبر دیوے کہ علاج نکرنا چاہئے تا کہ طرف جہل کی منسوب نہووے

باب چوتھا اس بات کی شناخت میں ہے کہ اثر نضج کا کیونکر اور کہاں سے ڈھونڈھنا چاہیے معلوم کریں کہ جو کہ نضج مواد میں بیماری کے ہوتا ہے اسلیے طبیب کو چاہئے کہ نگاہ کرے کہ مواد کون سے عضو میں ہے اثر نضج کا اوس عضو سے ڈھونڈھے جیسے اعضائے تنفس کی بیماریوں میں احوال پر تھوک کی نگاہ کرے اور اثر نضج کا تھوک میں ڈھونڈھے اور آنتوں کی بیماریوں میں احوال ثفل سے نگاہ کرے اور جگر کی بیماریوں میں پیشاب میں ملاحظہ کرے اور بیماریوں اور ورموں دماغ میں مانند زکام اور سرسام وغیرہ کے احوال میں اون رطوبتوں کے جو تالوں اور ناک سے اوترتی ہیں نگاہ کرے اور انکے کی بیماریوں میں احوال مرض پر لحاظ کرے اور تپوں میں پیشاب کی گاد میں نگاہ کرے اسلیے کہ مواد عفنی تپوں کا اکثر رگوں میں ہوتا ہے اگر تہ گاد نہ دیکھے اور رنگ اور قوام پیشاب کا پتلا دیکھے سمجھے کہ ہنوز کچھ اثر نضج کا ظاہر نہیں ہے اور اگر رنگ اور قوام اوس ہیئت سے کہ جیسا اول مرض سے رہا ہے متغیر ہو جاوے اور بدل جاوے اگر مثلاً سپید ہووے یا سرخ یا زرد اور قوام معتدل اور تہ میں قارورہ کے گاد بھی ہو تو یقین کرے کہ اثر نضج کا ہے اور اگر باوجود متغیر ہونے قوام بول کے قوام اور رنگ اور گاد ستودہ اور بہتر نہووے دریافت کرے کہ اثر عفونت کا ہے اور نشان نضج بد کا اور احوال پیشاب کا تفصیل تیسری کتاب میں بیان کیا گیا ہے اور اگر تپ کے ساتھ کسی عضو میں ورم ہو تو اثر نضج کا بول میں اور نیز مقام ورم میں ڈھونڈھنا چاہئے اور اگر ورم نہو بجز پیشاب کی اور جگہہ سے نہ دریافت کرنا چاہئے اور معلوم کریں کہ جسوقت کہ سینہ کی بیماریوں میں لفث پختہ یعنی تھوک پکا ہوا ایکبارگی بہت حلق سے نکلے ڈر حال نیک پر نشان دیگا ایک بلغمی مواد پر دوسرے قوی ہونے قوت پر اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے اگرچہ مواد پختہ ہو لیکن بسبب ضعیفی قوت کی تھوک بہت نہیں آتا ہے اور جو بیماریاں کہ خشک مزاجوں عارض ہوتی ہیں نضج مواد کا اون میں بدشواری ہوتا ہے اور نیز تنقیہ بھی اوسکا مشکل ہوتا ہے اور نشان

خشکی کا مثلاً ذات الجنب مین یہہ ہی کہ قوت اپنے مقام پر ہوگی اور وقت نضج کے کچھ تعب نہو گا اور بیماریون جگر اور
تلی اور معدہ اور آنتون مین خشکی طبع ہوگی اور تپ مین خشکی دہن اور سیاہی زبان اور درشتی پوست ہوگی اور
آنکھہ کے درد مین ظاہر نہونا چرک کا اور خشکی چشم ہوگی اور زکام اور سرسام مین خشکی نتھری بینی اور نہ ظاہر ہونا رطوبت
دہون اور زخمون مین سختی موضع کی ہوگی اور نہ جاری ہونا پیپ کا

باب پانچوان نضج ناقص اور نضج تام مین فرق مین ہی

جسوقت کہ سرکی بیماریون مین مانند سرسام اور زکام کے تری رقیق اور تیز بہنی شروع ہووے معلوم کرین کہ آغاز نضج ہی اور
اگر اوسیطور پر ٹھہر جائے نضج ناقص ہی اور اگر قوام اوسکا معتدل پاتین نضج راستی یعنی نضج کامل اور تمام تصور
کرین اور آنکھہ کے درد مین آنسو گرم اور پتلے اور بہت نشان خامی اور شروع نضج کا ہی اور جسوقت کم ہو جاوے
اور قوام معتدل ہو نشان نضج ناقص کا ہی اور جو آنسو کثرت سے آئین اور گاڑہے گاڑہے اور چرک بھی لائین
اور آنکھہ برابر ہونے لگے نشان نضج راستی کا ہی اور سینہ کی بیماریون مین جسوقت تھوک پتلا آنا شروع ہو آغاز نضج کا
ہوگا اور اگر اوسی طور پر ٹھہرے نضج ناقص ہوگا اور اگر قوام اوسکا معتدل ہو جائے اور باسانی نکلے نضج راستی
ہوگا اور جسوقت کہ زخم زرداب رقیق بہت جاری کرے نشان خامی اور آغاز نضج کا ہی اور جسوقت کہ
زرداب کم جاری کرے اور قوام اوسکا معتدل ہو نضج ناقص ہوگا اور ریم سفید اور ہموار اور معتدل کا آنا
نشان تمامی نضج کا ہی اور نشانیان خامی اور نضج ناقص اور نضج تام کی پیشاب مین تین وجہ سے ڈہونڈنی
چاہیین لیکن نشان خامی کا یہ ہی کہ ہر چند پیشاب سفید بہت اور پتلا بہت ہوگا نضج سے دور تر ہوگا اور
جسوقت کہ بعد سفید ہونے کے زردی کیطرف میلان کرے یا بعد رقیق یعنی پتلا ہو جانے کے تیرہ ہو جاوے اور
اوسی ہیئت پر رہے اور گاد نکرے یا قوام اوسکا پتلا ہو اور رنگ ناری یہ تینون احوال نشان آغاز نضج کے
ہین وجہ دوسری شیشی مین اوپر یا درمیان بول کے مانند ابر سپید اور ہموار کے کچھہ گاد معلوم ہووے یہ نشان
نضج ناقص کا ہی وجہ تیسری یہ کہ گاد ہموار اور سفید اور پیوستہ شیشی کی تہ مین نظر آئے یہ نشان نضج تام کا ہے
اور جسوقت کہ نضج ناقص ہوگا بحران بھی ناقص ہوگا اور جسوقت نضج تام ہوگا بحران بھی تمام ہوگا اور بعد
نضج ناقص کے توقع بحران تام کی رکھنی چاہیے اور معلوم کرین کہ ہوای سرد نضج کو بڑہنے نہین دیتی اور طرف
کمال کے پہونچنے نہین دیتی اور غذاؤن سرد اور ٹھنڈہی اور خنک شربتون کا بھی یہی خواص ہے بس اسیوجہ سے
آگ اور حمام اور شربتہای معتدل مددگار نضج ہین اور گرمی کی فصل اور عمر جوانی اور گرم شہرون مین نضج بہت
کامل اور نہایت جلد اور تمام تر ہوتا ہی اور جسوقت کہ مواد کسی عضو مین ہو اور مزاج حالت اعتدال پر ہو تو
قوت عضو کی اوس مواد کو جلد پکا دیگی اور جسوقت کہ مزاج عضو کا تباہ ہو جائے اور ساتھہ مزاج مادہ کے
برابری کرے تو اوس صورت مین علت متمکن یعنی بیماری قرار پکڑے گی اور قوت عضو کی پکانے سے اوسکے

مواد کے عاجز آویگی اور جسوقت کہ تپ غب خالصہ مین دوسری دن پیشاب کی اندر اثر نضج تمام کا ظاہر ہووے تو معلوم کر لینا چاہیے کہ تپ تین نوبت سے زیادہ نہ بڑہیگی اور اگر نضج ناقص ہو تو نوبت بڑہتی جائیگی واللہ اعلم بالصواب

گفتار تیسری بحران کی شناخت مین ہے اور اس گفتار کے دس باب ہین

باب پہلا اس مضمون مین ہی کہ بحران کیا چیز ہے اور انواع اوسکی کتنی ہین

بحران زبان اہل یونان مین ایک لفظ ہے مراد سرکش ہونی ایک دشمن سے کہ ساتھہ کسی دشمن کے واسطے انصاف کے روبرو قاضی کے جاوی اور ایک دشمن دوسری پر غالب ہونا چاہے اور جس طرح ایک مدت تک مجلس حکم مین دونون دشمن بسر کرین اور ہر ایک واسطے ثبوت دعوی اپنی کی کوشش کری یہانتک کہ بعد گذرنے ایک عرصہ کے درستی دعوی ایک دشمن کی نزدیک قاضی کے ثابت ہو جائے اور بعد ثبوت کی قاضی اوسیوقت انصاف کری اسی طرح مواد بیمار کا اور طبیعت جسم بیمار مین بھی اوسی نہج پر ایک مدت تک ساتھہ ایک دوسری کے کوشش کرتی ہین پس اگر اوس مدت مین مواد پختہ ہو جاتا ہی اور طبیعت غالب ہوتی ہے تو اوسیوقت نشان غلبہ طبیعت کا ظاہر ہوتا ہی اور یا طبیعت عاجز آتی ہے اور مواد اوسپر غالب ہوتا ہے تو اوسیوقت نشان ضعف طبیعت کا ظاہر ہو جاتا ہی پس بحران متغیر ہونا حال بیمار کا ہے ایک حال سے طرف دوسری حال بہتر یا بدتر کے اور متغیر ہونا یعنی پھرنا حال بیمار کا چھہ طرح ہے ایک یہ کہ طبیعت ایکبارگی قوت پاوی اور بیماری کے مواد کو دفع کرے دوسری یہ کہ ایکبارگی طبیعت عاجز ہو جاوی اور مواد اوسپر غلبہ حاصل کرے اور حال بیماری کا ایکبارگی پھر جائے اور بیمار ہلاک ہو جائے اسکو بحران بد کہتے ہین اور یہ دونون طرح کے بحران امراض حادہ یعنی تیز بیماریون مین ہوتے ہین تیسری یہ کہ طبیعت بتدریج تھوڑی تھوڑی قوت پاوی اور بیماری کے مواد کو پکاوی اور دفع کری اور ایک مدت مین قوت کامل حاصل کرے اور بیماری کے مواد بتمامی دفع کرے اسکو تحلیل کہتے ہین چوتھی یہ کہ مواد بیماری کا پختہ ہووے اور طبیعت عاجز ہو اور بتدریج ضعیف ہوتی جائے اور مواد کا غلبہ بڑہتا جائے یہانتک کہ بعد ایک مدت کے بالکلیہ عجز طبیعت کا ظاہر ہو جائے اور بیمار ہلاک ہووی اسکو ذبول کہتے ہین اور کاہش بھی کہتے ہین اسلیے کہ اس صورت مین کہ اعضا گھلتی ہین اور رطوبتین تحلیل خرچ ہوتی ہین اور حرارت غریزی تھوڑی تھوڑی کم ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ بالکلیہ فنا ہو جاتی ہے اور یہ دونون طرح کے بحران دراز بیماریون مین ہوتے ہین جسکو طبیب بیماری مزمن کہتے ہین پانچوین یہ کہ حال بیمار کا متغیر ہو جائے یعنی اپنی حال سے پھر جائے گردیدنی مینا یعنی بحران ہووی نیک ولیکن ناقص اور باقی ایک مدت مین تمامی کو پہونچے پس بسلامتی انجام یہ بھی بحران نیک مین سے ہوگا چھٹی یہ کہ پہلے بحران ہووی بد اور ناتمام اور بعد اوسکے قوت رفتہ رفتہ تھوڑی تھوڑی ضعیف ہوتی جائے یہانتک کہ تمام قوت جاتی رہے اور نوبت ہلاکت کو پہونچے یہ منجملہ بحران ہائ

بد کے ہی اور یہ دونون طرح کے بحران نہ بیماریون حادّہ یعنی تیز مین ہوتے ہین اور نہ مزمن بیماریونمین اور بحران
قوی اور تمام ایک بار ہوتا ہی اور جب بحران تمام ہونیوالا ہو تو قبل اوسکی ایک اضطراب جسم بیمار مین نہایت
عظیم ہوگا اور احوال ہولناک ظاہر ہونگے اور جب بحران ناقص ہونیوالا ہو تو اضطراب کمتر ہوگا اور سبب اضطراب کا
کوشش کرنا طبیعت کا ہی ساتھ مواد بیماری کے اور مثال کوشش کرنی طبیعت کی ساتھ مواد بیماری کی
اور وہ اضطراب کہ اوس سی ظاہر ہوتا ہے مانند کوشش کرنے دو لشکر مخالف کے ہے ساتھ ایک دوسرے کے
اسلیے کہ بیماری جسم مین مانند دشمن بیگانہ کے ہے اور طبیعت مانند بادشاہ کے ہے اور جسم مثل ولایت کے پس
جسوقت کہ دونون لشکرون مخالف مین لڑائی سخت واقع ہو تو نشانیان سختی جنگ کی ولایت مین ظاہر
ہونگی مانند نعرۂ مبارزان اور بہنا خون کا اور اوٹھنا غبار کا اور مثل اوسکی پس جسوقت یہ نشانیان
ظاہر آوین تو فتحیابی ایک گروہ کی اور شکست دوسری گروہ کی اوسیوقت ظہور مین آئیگی اور یہ دو حال سے
باہر نہین ہی یا بادشاہ ولایت کا ایکبارگی فتح پائیگا اور دشمن کو اپنی ملک سی دفع کرے گا یا دشمن ایکبارگی
بادشاہ پر ظفریاب ہوگا اور والی کو ولایت سی دفع کریگا یا ایسا حال ہوگا کہ بادشاہ ولایت کا ایکبار غلبہ
پائیگا اور دشمن کو کچھ دور بھگائے گا پھر وہ دشمن دوسری اور تیسری مرتبہ حملہ کرے گا اور آخر مین شکست فاش
اوٹھائیگا اور یا ایسا ہوگا کہ دشمن بادشاہ ولایت پر ایکبار غلبہ پائیگا اور کچھ ملک ولایت مین سی تحت تصرف
مین لائیگا پھر بادشاہ دوسری اور تیسری مرتبہ بھی بہت کوشش کریگا آخر کو شکست فاش اوٹھائیگا اور
اور ولایت قبضہ دشمن مین چھوڑ دیگا پس اس مثال سی معلوم کرلینا چاہیی کہ طبیعت بیمار کی بھی ساتھ مواد
بیماری کی اسیطرح کوشش کرتی ہی اور کوشش کرنا اوسکا بھی دو حال سی باہر نہین ہی یا طبیعت قوی ہوگی اور
بیماری کو ایکبار اعضای رئیسہ اور تمام بدن سی دفع کریگی اسکو بحران تمام کہتی ہین یا طبیعت قوی نہووے اور بیماری
کو اعضاء رئیسہ سی دور کری لیکن اعضاء دیگر اور اطراف جسم سی دفع نکرسکی اسکو بحران انتقال کہتی ہین اور مثال
اسکی مانند اوس بادشاہ کی ہی کہ شہر کو نگاہ رکھی اور اطراف شہر اور ملک کو قبضہ دشمن مین چھوڑ دیوی اور بحران
انتقال کئی طرح پر ہوتا ہی اکثر ساتھ یرقان اور ورم اور خراج اور بثورات کی ہوتا ہی اور اکثر بحران انتقال ساتھ
دبیلہ اور طاعون اور نملہ اور نار فارسی اور آبلہ اور خوزہ اور خناق اور چھیپ اور برص اور غدد اور سرطان اور
دوالی اور داء الفیل اور لقوہ اور تشنج اور درد پشت اور درد سرین اور درد زانو کے ہوتا ہی اور بیماری بسبب
اوسکے دور ہوجاتی ہے بحکم ایزدی اور اکثر اوقات ایک نشان ظہور مین آتا ہے کہ جس سے یہ بات دریافت
ہوتی ہے کہ مواد کسی عضو کیطرف میل کریگا اور اوس عضو مین مضرت بزرگ ہوگی پس جسوقت یہ نشان
ظاہر دیکھین تو نگاہ رکھنی مین اوس عضو کی قوت کی مشغول ہووین اور اوس مواد کو کسی اور طرف پھیر دوین

اور طریق پھیر دینے مواد کا ایک عضو سے طرف دوسری کسی عضو کی باب دوم مین گفتار اول سے دوسری حصہ سے
تیسری کتاب کی بیان کیا گیا ہے اور توقع بحران تمام کی قوت قوی اور خلط گرم اور رقیق سے رکھنی چاہیے
اور اگر قوت قوی نہو اور خلط غلیظ ہو بحران انتقال کی امید رکھنی چاہیے اور جسوقت کہ مواد رقیق ہو بحران
بعرق یعنی پسینہ کی ساتھ ہوگا اور اگر مواد اوس درجہ رقیق نہو لیکن گرم ہووے تو بحران برعاف یعنی ساتھ
نکسیر کے ہوگا یا ساتھ ادرار بول یا ساتھ دستون کے یا ساتھ قی کے اور بحران سر کی بیماریونکا ہوتا ہے
ساتھ چرک کی اور ساتھ اوس پانی کے جو آنکھہ سے اوترتا ہے اور ساتھ زرداب کی جو کان سے بہتا ہے اور
بحران سینہ کی بیماریون کا نفث یعنی تھوک کی ساتھ ہوتا ہے اور جاری ہونا خون کا بواسیر سے اکثر بیماریون
مین بحران نیک ہے خاصۃً اوس آدمی کو جسکو عادت ہوا اور سب سے بہتر اور کامل اور تمامتر بحران رعاف
یعنی نکسیر ہے پھر دست پھر قی پھر ادرار بول پھر پسینہ

باب دوسرا وقت بحران کی شناخت مین ہے اور نیکی اور بدی مین اوسکی

نوین باب مین پہلی گفتار سے دوسری کتاب کے ہم لکھ چکے
ہین کہ سب بیماریونمین چار وقت ہوتی ہین اول وقت شروع بیماری کا ہے اوسکو ابتدا کہتے ہین دوسرا
وقت بڑھنے مرض کا ہے اوسکو وقت تزائد کہتے ہین تیسرا وقت انتہا کو پہونچنے مرض کا ہے اوسکو وقت انتہا کہتے ہین
چوتھا زمانہ گھٹنے مرض کا ہے اوسکو وقت انحطاط کہتے ہین پس معلوم کرین کہ بحران تمام وقت انتہا کی سوا
نہین ہوتا ہے اور جو بحران کہ زمانہ انتہا سے پہلے ہو یا ناقص ہوگا یا بد ہوگا چنانچہ آئندہ مذکور ہوگا اور جو بحران کہ
ابتدای مرض مین ہوتا ہے جلد ہلاک کر دیتا ہے اور جو وقت تزائد مین ہوتا ہے اگر بحران نیک ہووے ناقص ہوگا
اور اگر بد ہووے تو بیمار اوس بحران سے نہایت بدحال اور بے آرام ہوگا اور جو بحران کہ زمانہ انتہا مین ہوتا ہے
تمام ہوتا ہے اور وہ دو حال سے خالی نہین ہوتا یا مواد بیماری کا ساتھ نہایت پختگی کے پہونچتا ہے اور
طبیعت اوسپر قابض اور غالب ہوتی ہے اور حرکت مین آتی ہے اور ایکبارگی دفع کرتی ہے اور یا مواد بیماریکا
نہایت پختگی کو پہونچتا ہے اور طبیعت پر ایکبارگی قہر کرتا ہے اور بیمار ہلاک ہو جاتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جسوقت
کہ حرکت بحران کی اون دنون مین ہو کہ عادت جن روزون کی ہے کہ طبیعت اون روزونمین حرکت
مین آتی ہو تو وہ بحران امیدوار ہوگا اور جو پہلے اوس سے حرکت مین آوے حرکت ضروری ہوگی اور نشان
اس امر کا دیگی کہ مواد بیماری کا نہایت بڑہی یا کثرت ہے اور طبیعت کو گرانبار کیا ہے یا اوسکو اضطراب مین ڈالا ہے
پس اسی سبب سے ہے کہ جسوقت کہ نشانیان بحرانی نشان دیوین اس باتکا کہ بحران مثلاً چودھوین روز
ہوگا تو حرکت اوسکی جلدتر ظاہر ہوگی اور اگر وہ روز کہ حرکت ظہور مین آئے روزہای بحران سے ہو مانند
گیارہوین دیگی تو نشان اس بات کا دیگا کہ بحران اگرچہ نیک ہوگا ناقص ہوگا اسلیے کہ موادی بیماری کے

طبیعت کو اضطراب مین ڈالا ہوگا اسی سبب سے باسلامت بیماریونمین بحران بدبر ہوتا ہے اور وقت پرانے ہوتا ہی اسلیے کہ طبیعت آسایش مین ہوتی ہے اور مواد بیماری کا اوسکو اضطراب مین نہین ڈالتا ہی لاجرم صبر کرسکتی ہی یہانتک کہ مواد بتمامی پختہ ہوجاتا ہی اور بدبیماریونمین جلدتر حرکت بحران کی ہوتی ہی بالجملہ حرکت بحران کی وقت انتہا سی پہلی یا بسبب قوت بیماریکی ہوتی ہی یا بسبب امر بیرونی کے کہ طبیعت کو بیوقت حرکت دیوی جیسے کھانا کسی طعام یا شراب کا نہ بوقت اور نہ باندازۂ حاجت اور نہ لائق مزاج بیماریکے یا بسبب کسی عارض کے اعراض نفسانی سی بحران کو حرکت ہوتی ہی کہ وہ عارض اوسیوقت اوسکی حرکت کو پھیر دیتا ہی جیسے کوئی بیمار کسی کام سے ڈرے تو بحران اوسکا دستون کے ساتھ پھر جائیگا یا قے یا ادرار بول کے ساتھ اور اگر بیمار خوش ہوگا ساتھ پسینہ کی بحران اوسکا پھر جائیگا اور معلوم کرین کہ نہ وقت اوتر نی تپ کے بحران ہوتا ہی اور نہ وقت ٹوٹنی قوت تپ کے مگر شاذ اور وقت اوترنے تپ کے نادر تر چنانچہ ارکیغانیس نے دیکھا ہے اوسکو اپنی تجربہ مین دو مرتبہ اور جالینوس نے ایک مرتبہ اور جسروز بحران نیک کمتر ہوتا ہی اور جسوقت کسی دن مین کہ اوس دن بحران نیک کی توقع ہو نشان بد کوئی ظاہر ہووی وہ سخت بد ہی اور علامت مرگ کی تصور کرنی چاہیے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیماری ابتدا مین نہایت مضطر ہووی پھر ساکن ہوجاتے اور اکثر ابتدا مین ساکن ہووی پھر مضطر ہوجاتے

باب ۳ تیسرا روز ہاے بحران کی پہچان مین

ہے بیماری کے دنونمین سی بعضے دن بحران کے ہین کہ اونکو ایام باحوریہ کہتے ہین اور بعضے ایسے دن ہین کہ خبر دیتے ہین کہ بحران ہوگا اور کون سے دن ہوگا اونکو ایام الانذار کہتے ہین اور بعض وہ روز ہین کہ درمیان مین روزہای باحوری اور ایام الانذار کے ہوتے ہین اونکو واقع فی الوسط کہتے ہین ولیکن روزہای بحران سے بعضے ایسے دن ہین کہ اونمین نیک بحران ہوتے ہین اور بعض ایسے روز ہین کہ اونمین بحران بد ہوتی مثل اونکے ایام الانذار بھی بعضے خبر بحران نیک سی دیتے ہین اور بعض خبر بحران بد سے دیتے ہین پس سب دن بحران کے خواہ نیک ہون یا ناقص چھبیس[۲۶] روز ہین تیسرا[۳] اور چوتھا[۴] اور پانچوان[۵] اور چھٹا[۶] اور ساتوان[۷] اور اٹھوان[۸] اور نوان[۹] اور دسوان[۱۰] اور گیارہوان[۱۱] اور بارہوان[۱۲] اور تیرہوان[۱۳] اور چودہوان[۱۴] اور پندرہوان[۱۵] اور سولہوان[۱۶] اور سترہوان[۱۷] اور اونیسوان[۱۹] اور بیسوان[۲۰] اور اکیسوان[۲۱] اور چوبیسوان[۲۴] اور ستائیسوان[۲۷] اور اکتیسوان[۳۱] اور چونتیسوان[۳۴] اور سینتیسوان[۳۷] اور چالیسوان[۴۰] اور بعض گروہ اطبا نے پہلا اور دوسرا[۲] دن بھی ایام بحران سے شمار کیا ہے اسلیے کہ تمامی ایام کو جنمین تغیر احوال مرض کا ہوتا ہے بحران کہتے ہین پس اسی وجہ سی حال تپ یکروزہ کا کہ عربی مین حمی یوم[۲] کہتے ہین پہلے دن یا دوسرے دن پھر جاتا ہی اور بیماری جاتی رہتی ہے اوسکے گذرنے کو بھی روزہای بحران سے شمار کیا ہے اور بعض طبیبون نے لکھا ہی کہ بعد چالیس دن کے بیماری مین بحران نہین ہوتا ہے بقراط لکھتا ہے

کہ ساٹھ اور ستر اور ایکسو بیس دن کے اندر بحران ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ کودکان کی بیماریون کا بحران چالیس
دن کے بعد ہوتا ہی اسلیئے کہ چالیسوان دن مزمن بیماریونمین روز اول ہے اور حادہ یعنی تیز بیماریونمین روز آخرین
بحران کا ہی اور جو بیماری کہ چالیس دن کے بعد بحران نکرے سات مہینہ کی بعد امید رکھنی چاہیی اور اگر نہایت مزمن یعنی
یعنی پرانی بیماری بہت ہو تو بعد چودہ برس کے بحران کرے گی اسلیئے کہ چودہ برس کی مدت مین احوال انسان کا
پلٹتا ہی اور متغیر ہوتا ہی از روی کمال تغیر خاصتہً احوال عورتون کا کہ وہ اگر بعد اس مدت کی حیض نکلیں تو بسبب
جاری ہوئی حیض کے اونکی جسم سی فاسد خلطین نکلجاتین گی اور بدن خوب صاف اور پاک ہو جائیگا اور جو کوئی
اتنی مدت مین بھی بحران نکرے اوسکو بیماری سے خلاصی کمتر ہوگی اور جاننا چاہیے کہ بحران کے سب دنونمین
بہتر ساتوان دن ہی اسلیئے کہ اکثر جو اس دن بحران واقع ہوتا ہی تمام اور کامل اور بےخطر ہوتا ہے اور ساتھ
استفراغ کے ہوتا ہی اور چوتھا دن ساتوین دن سے خبر دیتا ہے ظاہر ہونے سے کچھ تغیر کے جسم بیمار مین جیسے
یا اجابت طبع یا ساتھ اوس حال کے جو فہم اور حس مین ظاہر ہوتا ہے اور اگر یہ حالات کہ چوتھی دن ظاہر ہون
نیک ہو وین تو بحران بھی ساتوین دن کا نیک ہوگا اور کم اتفاق ہوا ہی کہ بیمار ساتوین دن مرگیا ہے اور
ایک گروہ کہتا ہی کہ اگرچہ حالات چوتھی دن کے بد ہون بحران ساتوین دن اوسکا بد ہوگا اور یہ خاصیت
افضل اور بہتر ساتوین دن کی ہی تمامی ایام بحران مین اور اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ اگر حالات چوتھے
دن کے بد ہوی ہین بیمار ساتوین دن کے بعد کسی اور دن مرگیا ہے ایام بحران سے اور شاذ و نادر ساتوین
دن ہلاک ہوا ہی اور بہت اتفاق اس بات کا ہوا ہے کہ جبکہ چوتھی دن احوال بد ظاہر ہوئی ہین چھٹے دن
بیمار مرگیا ہی اور جو استفراغ کہ ساتوین دن ہوتا ہے بیمار اوس سے راحت پاتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ
چوتھی دن حالات خوب ظاہر ہووین اور بحران جلد تر حرکت کری اور چھٹے دن آوی کیونکہ اگرچہ حالات چوتھے
دن کے نیک ہین لیکن بحران چھٹے دنکا پرخطر ہے اور اضطراب عظیم اوسمین ہوتا ہی اگر استفراغ کسی طرح کا کیا جائے
تو غشی اور سقوط قوت اور سکون نبض کا ظہور ہوگا اور اگر بیمار اوسکا خواب کری خواب اوسکی سکتہ سی مشابہ
ہوگی اور حس باطل ہو جائیگی بالجملہ چھٹا دن ضد ساتوین دنکا ہی پس جو بحران کہ چھٹے روز ہوگا ناقص ہوگا
اور نکس کریگا اسی سبب سی جالینوس نے ساتوین دن کو بادشاہ عادل اور رحیم سے مشابہ کیا ہی اور معلوم
کرین کہ اکثر بیماریون صعب مین بیمار دوسری دن شکستہ پہلی دن سے ہوتا ہی اور نوبتین تپ کی روز جفت قوی
ہوتی ہین اور اس طرح کی بیماریان امراض مزمنہ سی ہوئی ہین لیکن بسبب سختی بیماری اور بدی مواد کے
مشابہ امراض حادہ یعنی مانند تیز بیماریون کے تصور کیجاتی ہین کیونکہ حرکتین اونکی جلد تر ہوتی ہین اور اکثر دوسرے
یا چوتھی دن بیمار مرجاتا ہی لیکن چھٹے دن بہت مرتی ہین اسلیئے کہ دوسری دن ہنوز قوت قائم رہتی ہے اور چوتھی

دن بھی کچھہ رہتی ہی مگر چھٹے دن بالکلیہ ضعیف ہو جاتی ہی کہ بیماری سے نہین کوشش کر سکتی ہے اور سبب سختی
نوبت کے ٹھہر نہین سکتی اور دن ساتوان اور دن دسوان چھٹے دن سے نزدیک ہی کہ ان مین دونون مین بحران
شاذونادر ہوتا ہی اور اگر ہوتا بھی ہے تو سخت ظاہر نہین ہوتا و لیکن بد ہوتا ہی یا ناقص اور اوسپر اعتماد نہین
کر سکتے ہین اور کوئی دن ایسا نہین ہی کہ جوان دونون کے بحران سے خبر دیوے جیسا کہ چوتھا دن ساتوین
دن کے بحران سے خبر دیتا ہی اور بارہوان اور سولہوان اور انیسوان ان دونون سے نزدیک ہے اور دن
چودہوان فضیلت اور قوت مین ساتوین دن سے نزدیک ہی اور درجہ مین اوتر کر چوتھے روز سے نوان دن
پھر گیارہوان پھر بیسوان اور اوتر کر تینون روزون سے جو بیان ہوئے سترہوان دن ہی اور پانچوان روز اور
اوس سے اوتر کر چودہوان روز ہے اور اوس سے اوتر درجہ چوتھے او تیسرے اور اٹھارہوین دن کا ہے اور
اکیسوین دن بحران بہت ہوتے ہین اور اٹھارہوان دن اوس سے خبر دیتا ہی لیکن قوت مین بحران اس
دن کا کمتر قوت بحران بیسوین دن سے ہی اور اسی طرح قوت بحران اٹھائیسوین دن کی بہت کمتر ستائیسوین
روز سے ہی اور چونتیسوان دن قوی ہے روز ہای بحران سے لیکن بحران چالیسوین دن کا اوس سے بہت
قوی ہے اور وہ ایام جو درجہ مین بہت کمتر ان روزون سے ہین جو بیان ہو چکے چوبیسوان اور اکتیسوان
دن ہے اور اوتر کر درجہ مین ان دونون سے سینتیسوان ۳۷ دن ہے اور یہ دن نزدیک ہی اون روزون سے
کہ جنمین بحران نہین ہوتا ہے اور وہ تیرہ دن ہین کہ جن روزون مین بحران قوی نہین ہوتا ہے وہ بائیسوان
اور تئیسوان ۲۳ اور پچیسوان ۲۵ اور چھبیسوان ۲۶ اور اٹھائیسوان ۲۸ اور اونتیسوان ۲۹ اور تیسوان ۳۰ اور
بتیسوان ۳۲ اور تینتیسوان ۳۳ اور پینتیسوان ۳۵ اور چھتیسوان ۳۶ اور اڑتیسوان ۳۸ اور اونتالیسوان ۳۹ دن ہی اور معلوم کرین
کہ بحرانونکو حرکتین سخت اور قوی چودہوین دن تک رہتی ہین اور بعد چودہوین دن کے بیسوین دن تک
بھی بدستور لیکن وہ ایام جو بعد بیسوین دن کے ہین قوت ہر روز کی بتدریج کم ہوتی جاتی ہے چالیسوین دنکی
تمامی تک محصول اس کلام سے اور غرض اس بیان سے یہ ہی کہ بحرانہای سخت بیسوین دن تک ہوتے ہین
اور جو بحران کہ بعد بیسوین دن کے ہوتے ہین خفیف اور آسان اور ساکن ہوتے ہین اور بقراط نے اون دنونمین
سے جو بعد چالیس دن کے ہوتے ہین کسی دن کو روز بحران سے نہین شمار کیا ہے بجز ساٹھہ اور اسی اور اکیسوین
کی اسلیے کہ قوت بحرانہای بست گانی کی اکیسوین بیس دن تک رہتی ہے لیکن کمتر اتفاق پڑتا ہے اور بحران اونمین
شاذونادر ہوتا ہی اور حرکت اونکی قوی نہین ہوتی ہے۔ اور یہ شجرہ ایام بحران وغیرہ کا لکھا جاتا ہے کہ
تاکہ پڑھنے والے پر اس کتاب کے قوت ایام بحران کی بخوبی ظاہر ہووے معلوم کرین کہ پہلا دن اور دوسرا
دن اور تیسرا اکثر تپین ۱۲ اور بیماریان کہ نہایت گرم ہوتی ہین ان دنونمین بحران کرتی ہین اور چوتھا

دن روز [illegible] اور چوتھا خبر دینے والا ہی چھٹے اور ساتوین دن کی بحران سی پس اگر وہ نشانیان جو چوتھے دن مین ظاہر ہون
بہ صورت تمامی اوسکی چھٹے دن ہوگی اور اگر نشانیان خوب ہون تمامی اوسکی ساتوین دن ہوگی اور روز پانچوان
ایسا ہی کہ اس دن مین نیک بحران بہت ہوتا ہی اور چھٹا دن ایسا ہوتا ہی کہ اس دن مین نیک بحران شاذونادر ہوتا ہی اور
اگر اس دن مین اتفاق بحران نیک کا ہو تو با رنج اور با خطر ہوگا اور نکس اوسمین ٹپکیگا اور ساتوان روز ضد چھٹے دن کا ہی اسلیے کہ اوس روز مین بحران نہایت نیک
اور تمام اور بے رنج ہوتے ہین اور آٹھوان دن بحران کا نہین ہے اور اگر بنادر بحران ہووے نیک نہوگا اور
نوان دن روز بحران کا ہے اور حکم اوسکا مانند حکم تیسرے اور پانچوین دن کے ہی اور نیز نوان دن خبر دینے والا ہے
گیارہوین دن سی جس طرح چوتھا دن خبر دینے والا ہے چھٹے اور ساتوین دن سے اور دسوان دن مانند آٹھوین
دن کے ہی اور گیارہوان دن مانند تیسری اور پانچوین اور نوین دن کے ہی اور خبر دینے والا ہے چودہوین دن سے
اور بارہوان دن مثل آٹھوین دن کے ہی اور تیرہوان دن درجہ اوسکا میانہ ہی اور منجملہ اون ایام بحران کے
ہی کہ طبیب توقع بحران کی کرے اور نہ منجملہ اون ایام کے ہی کہ جنمین بحران نہین ہوتی ہین اور چودہوان دن
روز بحران کا ہی روز بعد ساتوین روز کے کوئی دن قوی زیادہ اس دن نہین ہے اور پندرہوان دن ایسا ہے
کہ اس دن مین بحران کم ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے بحران نیک ہوتا ہے اور سولھوان روز مانند دسوین دن کی ہے
اور سترہوان دن روز بحران کا ہے اور حکم اوسکا مانند حکم نوین دن کے ہی اور اکیسوین دن سی خبر دینے والا ہی
اور اٹھارہوان دن ایسا ہی کہ اس دن مین بحران کمتر اوس سی ہوتا ہی جیسا کہ سترہوین دن ہوتا ہی اور اگر ہوتا
بھی ہی تو نیک نہین ہوتا اور اونیسوان دن اس دن مین بحران کمتر ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے بد ہوتا ہے اور
بیسوان دن روز بحران کا ہے اور چودہوین روز سے آگے بڑہکر کوئی دن قوی زیادہ اوس دن سے نہین ہے
اور اکیسوان روز بحران کا ہے لیکن کمتر بیسوین دن سی ہے اور بائیسوان روز بحران کا دن نہین ہے اور
تیئیسوان روز بحران کا دن نہین ہے اور چوبیسوان روز بحران کا دن ہے اور بیسوین دن سے گذر کر کوئی
دن قوت مین اس دن کے برابر نہین ہے اور پچیسوان روز بحران کا دن نہین ہے اور چھبیسوان روز
بحران کا دن نہین ہی اور ستائیسوان روز بحران کا دن ہے اور چوبیسوین روز سے گذر کر کوئی دن مانند
قوت اس روز کی نہین ہی اور اٹھائیسوان دن روز بحران کا نہین ہی اور انتیسوان دن روز بحران کا
نہین ہی اور تیسوان دن روز بحران کا نہین ہی اور اکتیسوان دن روز بحران کا ہے اور بتیسوان دن
روز بحران کا نہین ہی اور تینتیسوان دن روز بحران کا نہین ہے اور چونتیسوان دن روز بحران کا ہی
اور پینتیسوان دن روز بحران کا نہین ہی اور چھتیسوان دن روز بحران کا نہین ہی اور سینتیسوان دن
روز بحران کا ہے اور اڑتیسوان دن روز بحران کا نہین ہے اور اونتالیسوان دن روز بحران کا نہین ہے

اور چالیسواں دن روز بحران کا ہے اور جو بحران کہ بعد اس روز کے ہوتا ہی ضعیف ہوتا ہی اور جاننا چاہیے
کہ بحران بعضے چہارگانی ہین اور بعضے ہفت گانی اور بعضے بست گانی یعنی بعضے بحران چہار روزی ہین اور بعضے
ہر ہفت روزی ہین اور بعضے ہر بست روزی اور قوت بحرانہای بستگانی کی رہتی ہے ایک سو بیس دن تک
اور بعد ایک سو بیس دن کی سات مہینہ کی بعد بحران ہوتا ہے یا بعد سات برس کے یا بعد چودہ برس کے یا بعد
اکیس برس کے اور بحران تمامی امراض حادّہ یعنی سب تیز بیماریونکا طاق دنونمین ہوتا ہی اسی سببسے
بحران تپ غب کا گیارہوین دن بہ نسبت چودہوین دنکے بیشتر متوقع ہی اور بیماریون مزمنہ مین عدد مہینون
اور برسون کے مانند عدد ایام امراض حادہ یعنی تیز بیماریون کے ہوتے ہین مثلاً حمی ربع یعنی تپ چوتھیا
مین سات مہینہ مانند سات نوبت غب کے ہین اور ایام خبر دہندہ ایام بحران بیماریون حادہ ہی ہوتی ہین
اور بحرانین بیماریون مزمنہ کی بھی تقدیم اور تاخیر مثل بیماریون حادہ کے بحرانونکے بہت واقع ہوتی ہی
چنانچہ چھٹی باب مین اس گفتار سے بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے **باب چوتھا روزہای**
خبر دہندہ مین ہی بحران سے روزہای خبر دہندہ ایام بحران سے وہ دن ہین کہ اون
روز دنمین کوئی اثر آثار قبضہ پانے طبیعت کا اوپر مواد بیماری کے یا کوئی اثر آثار عاجزی طبیعت کا ظاہر ہوتا
ہی یہ سب دوسری گفتار مین اس کتاب سے کہ چوتھی کتاب سے بیان کیا گیا ہے اور وہ دن کہ یہ آثار اونمین ظاہر
ہون ایام الانذار کہتی ہین اور پہلے باب مین اس گفتار سے مذکور ہو چکا ہے کہ بحران کوشش کرنا طبیعت کا
ہی ساتھ مواد بیماری کے اور قبضہ پانا طبیعت کا اوسپر یا عاجز ہونا طبیعت کا پکانے سے مواد بیماری کی پس
ایام الانذار وہ دن ہین کہ اونمین اثر شروع اوٹھنے طبیعت کا واسطے کوشش کرنے کی ساتھ مواد بیماری کے
ظاہر ہوتا ہے اور ایام بحران وہ دن ہین کہ اثر قبضہ پانے طبیعت اور قوت کا اوسکی یا اثر عجز طبیعت اور
قوت بیماری کا اون دنونمین ظاہر ہوتا ہے اور جس طرح سے کہ دو لشکر باہم جنگ کرین اور شور لڑنیوالونکا
اور غبار لڑائی کا بلند ہووی اور خون مقتولین کا جاری ہو اور خوب باہم نوبت کٹنے اور مرنے کی پہونچے
اور آخر کو فتح اور شکست ظاہر ہو اسی طرح بیماریونمین بھی ایام الانذار مین بسبب کوشش کرنے طبیعت کی
ساتھ مواد بیماری کے اثر حرکت طبیعت اور اثر حرکت مادہ کا ظاہر ہوتا ہے یا کسی استفراغ ناقص کو آغاز
کرے یا پسینہ اندک یا خیال سامنے آنکھ کے ظاہر آوے یا درد سر یا تنگی سانس کی یا گھبراہٹ اور
بیقراری پیدا ہووی تمامی اوسکی روز بحران ہی مثلاً جسوقت کہ تیز بیماریونمین پہلی دن اثر نضج کا ظاہر ہووے
تمامی اوسکی چوتھے روز ہوگی اور اگر بیمار نہایت گرم مزاج اور جلد حرکت کرنیوالا ہو بحران تیسری دن ہوگا اور
اگر مریض آہستہ تر یعنی سریع الحرکت نہو بحران نوین دن ہوگا اور اگر روز انذار چوتھی دن ہو اور نشانیان ظاہر

اوین بحران چھٹے دن ہوگا اور اگر روز انذار ساتوین دن ہو بحران گیارہوین دن یا چودہوین دن ہوگا
اور جلدی اور دیری موافق گرمی اور آہستگی مواد کے ہوتی ہے اور اگر گیارہوین دن تین حال جمع ہون ایک
یہ کہ تپ جلدتر آغاز کرے دوسری یہ کہ تپ عظیم ہو تیسری یہ کہ کوئی اثر آثار نضج سے ظاہر ہووے بحران چودہوین روز ہوگا
اور اگر نشان پکنے مواد کا چودہوین روز ظاہر ہووے بحران سترہوین دن ہوگا یا اٹھارہوین یا بیسوین یا اکیسوین
روز اور اکثر بیسوین دن ہوگا اور جس طرح چوتھا دن انذار ساتوین روز کا کرتا ہے گیارہوان دن انذار چودہوین
دنکا کرتا ہے اور سترہوان دن انذار بیسوین دن یا اکیسوین دنکا کرتا ہے اور اٹھارہوان روز انذار اکیسوین
دنکا کرتا ہے اور بہت ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اثر پکنے مواد کا سترہوین دن کو ظاہر ہوتا ہے ضعیف ہوتا ہے تو بحران
اوسکا بیس دن سے تجاوز کرتا ہے اور چالیس تک پہونچتا ہے اور بیسوین وسے چالیسوین دن تک پہونچکر بحران کرتا ہے
اور جسوقت نشانیان تیسرے دن ظاہر ہووین ممکن ہے کہ بحران چھٹے دن پڑے اور پانچوان دن انذار نوین
دن کا کرتا ہے اور اگر نشانیان پانچوین دن کی بدہون بحران آٹھوین دن کریگا

باب پانچوان

دورہ ہاے بحران کی پہچان مین ہے دورہ ہای بحران اصلی اون دنون مین ہوتے
ہین کہ ہرچند عدد اونکے پیوستہ ہووین آخر اون دنون کا روز ہای بحران سے باہر ہوگا اور دورہاے اصلی
تین ہین ایک دور چہارگانی ہے دوسرے دور ہفت گانی تیسرے دور بست گانی لیکن حساب پیوستہ ہونے
دورونکا ساتھ ایک دوسرے کے دو طرح پر ہے ایک پیوستن اتصالی دوسرے پیوستن انفصالی پیوستن اتصالی
وہ ہے کہ درمیان مین دو دورون کے ایک دن مشترک ہوتا ہے یعنی ایک نصف اوس روز کا حساب
دور اول سے اور دوسرا نصف حساب دور دوم سے مشترک ہوتا ہے پس دورہای ہر چہارگانی مین روز
مشترک چوتھا دن ہے کہ وہ دن دور اول کا آخر ہے اور دور دوم کا آغاز ہے اور جو کہ چوتھا دن آغاز دوسرے
دور کا ہے آخر اوس دور کا ساتوان دن ہے اسلیے کہ جسوقت روز آغاز کو ساتھ روزہای دور دوم کے شمار کرین
چوتھا دن کہ دن تمامی دور کا ہے ساتوان روز ہوگا اور تیسرا دور دوسرے دور سے منفصل ہوتا ہے اور پیوستگی
اس دور کی بسبیل اشتراک نہین ہے یعنی ساتوان دن درمیان دوسرے اور تیسرے دور کے مشترک نہین ہے اسی سبب سے
بحران تیسرا گیارہوین دن ہوتا ہے اسوجہ سے کہ شروع دور تیسرے کا آٹھوان دن ہے اور روز چوتھا اوس سے
گیارہوان دن ہے اور پیوستگی چوتھے دور کی تیسرے دور سے متصل ہوتی ہے یعنے گیارہوان روز درمیان دونون
دورون کے مشترک ہے اس سبب سے بحران چوتھا چودہوین دن ہوتا ہے بدین وجہ کہ چودہوان دن روز چہارم
گیارہوین دن سے اور اگر پیوستگی پانچوین دور کی چوتھے دور سے اتصالی ہووے بحران سترہوین روز ہوگا اسلیے کہ سترہوان
چوتھا ہے چودہوین دن سے اور اگر پیوستگی انفصالی ہو بحران اٹھارہوین دن ہوگا اور اگر پیوستگی چھٹے دور کی ساتھ

دور پانچوین کے اتصالی ہو بحران بیسوین دن ہوگا اسلیے کہ چوتھا روز سترہوین دن سی بیسوان دن ہے اور اگر انفصالی ہو بحران اکیسوین دن ہوگا اور اگر پیوستگی ساتوین دور کی ساتھ چھٹے دور کے اتصالی ہو بحران چوبیسوین دن ہوگا اور پیوستگی آٹھوین دور کی ساتھ دور ساتوین کے اتصالی ہے اور بحران اوسکا ستائیسوین دن ہوتا ہی اور دور نوان ستائیسوین روز سے اٹھائیسوین دن تک انفصالی ہے اور دور دسوان اکتیسوین روز سی چونتیسوین دن تک اتصالی ہی اور دور گیارہوان چونتیسوین روز سی سینتیسوین دن تک اتصالی ہے اور دور بارہوان سینتیسوین روز سی چالیسوین دن تک اتصالی ہے اب بحرانہائے ہفت گانی کو معلوم کرنا چاہیے کہ ہفت اول ہفت دوم سے منفصل ہی اسی سبب سی بحران پہلا ساتوین دن ہوتا ہی اور بحران دوسرا چودہوین دن اور ہفت سوم ہفت دوم کے ساتھ متصل ہے اور بحران اوسکا بیسوین دن ہوتا ہی اسلیے کہ چودہوان دن درمیان بحران دوسرے اور تیسری کے مشترک ہی اسی سببسے ہر بست روز مین تین دور پڑتے ہین پہلا اور دوسرا منفصل اور تیسرا ساتھ دوسرے کے متصل چالیس روز تمامی تک اور چالیس دنسی ساٹھ اور اسّی اور ایکسوبیس روز تک اسی طرح اور جاننا چاہیے کہ طبیبون نے بحرانونکو چاند کی گردش پر تقسیم کیا ہی اسلیے کہ ہر ایک کام کو جو روز متغیر ہووی اور حرکت کرے چاند سی منسوب کرتے ہین اور نیز چاند کو ایک شرکت ہے دلالت کرنے مین اوپر کامون کے جو اور ستارونکی حرکت سی منسوب ہین اس سبب سی کہ چاند اس عالم مین نزدیک زیادہ اور ستارونسے ہے اور اثر چاند کا اکثر اوسوقت ظاہر ہوتا ہی جبکہ وہ چاند نقطہ اجتماع سی پینتالیس درجہ دور ہووی یا نوے درجہ یا ایکسواسی درجہ دور ہووی لیکن دوری پینتالیس درجہ کی نیمہ تربیع ہی کیونکہ تمامی آسمان کو تین سوساٹھ درجہ پر تقسیم کیا ہی پس پینتالیس درجہ آٹھوان حصہ فلک کا ہی اور نوے درجہ تربیع تمام ہے یعنی چہارم حصہ ہی آسمان کا اور ایکسوپینتیس درجہ تربیع اور نیمہ تربیع ہے اور ایکسواسی درجہ مقابلہ ہے اب جاننا چاہیے کہ نیمہ تربیع چوتھا روز ہے اور اثر اوسکا نہایت قوی ہی اور تربیع تمام ساتوان دن ہی اور اثر اوسکا بھی قوی ہی اور تربیع اور نیمہ تربیع گیارہوان دن ہی اور اثر اوسکا بہ نسبت ساتوین روز کے ضعیف ہی اور مقابلہ چودہوین روز ہوتا ہی اور اثر اوسکا قوی زیادہ ساتوین دنسی ہی اور روز سترہوان موضع مقابلہ سی پینتالیس درجہ دور ہوتا ہی کیونکہ شکل اوسکی دوری کی نقطہ مقابلہ سی تربیع ہی اور نقطہ اجتماع سی ڈیڑہ تربیع ہے اور بیسوان دن نقطہ مقابلہ سے نوے درجہ دور ہوتا ہے اور شکل اوسکی دوری کی دونون نقطونسی تربیع تمام ہے اور چوبیسوین دن مین نقطہ مقابلہ سے ایکسوپینتیس درجہ دور ہی اور شکل اوسکی دوری کی نقطہ اجتماع سی نیمہ تربیع ہی اسی سبب سی چاند جو ہر جگہہ پھرتا ہی اور یہ شکلین پیدا کرتا ہے اون کامون مین جنسی وہ منسوب ہی اثر اور تغیر ظاہر ہوتا ہے پس چاند اگر ان دنون مین ستارہ نیک سی پیوستہ ہووی آثار اوسکے جو جلد ظاہر ہونگے خوب ہون گے اور اگر ستارہ نحس سی پیوستہ

ہو جاتے ہیں آثار بد ظاہر ہونے لگے اور جو کہ امراض حادہ یعنی تیز بیماریان کبھی کا ہوتی ہین سو کہتے ہین کہ چاند سے تغیر ہوتے ہین اسلیے
کہ جب چاند اوس موضع سے کہ شروع بیماری مین ہوتا ہے بدرجات تربیع یا بدرجات مقابلہ دور
ہو جاتا ہے تو اندازہ اوسکے تغیر بیماری مین ظاہر ہوتا ہے اور اس معاملہ مین ایک اور بھی کلام ہے اور وہ یہ ہے
کہ گردش چاند کی برجونمین آسمان کے اونتیس[29] دن اور سوم حصہ مین ایک دن کی ہوتی ہے تمام اور
کمال اجتماع اس مدت مین اوس نقطہ تک پہونچتا ہے کہ جسجگہ سے حرکت کرتا ہے اور جو ایام اجتماع اس سے
ساقط کرین ساڑھے چھبیس[26] باقی رہتے ہین اور ایام اجتماع اڑہائی دن اور سوم حصہ کو ایکدن کی کہتے ہین
کہ ان ایام مین چاند نور آفتاب مین ناپیدا ہوتا ہے اگر مدت ساڑھے چھبیس[26] روز کو کہ چاند اوس مین ظاہر
ہوتا ہے اور اونتیس[29] دن اور ایکدن کے سوم حصہ کو کہ مدت گردش چاند کی ہے برجونمین آسمان کے
دونونکو جدا جدا ہفتہ ہفتہ قسمت کرین تو ہفتہ ہاے مدت گردش ماہ ہفتہ ہاے روزگار ظہور ماہ سے دراز تر
ہونگے اور جو روزگار ظہور چاند کو چار ہفتہ پر قسمت کرین تو ہر ہفتہ اوسکا ساڑھے چھہ دن اور آٹھوان حصہ
دنکا ہوگا اور تین ہفتہ اوسکے بیس[20] دن کے ہونگے کچھہ کم یعنی اونیس[19] دن اور نصف روز اور تین آٹھوین
حصہ دن کے اس جہت سے بحران بیسوین دنکا بنسبت اکیسوین دنکے بہتر اور اولی ہوگا اور اون بیماریونمین
کہ جنکو امراض مزمنہ کہتے ہین بحران اونکے ساتھہ گردش آفتاب کے ہوتے ہین اور جو بیماریان کہ اوس سے بھی زیادہ
نہایت مزمن ہوتی ہین اونکا بحران گردش زحل کے ساتھہ ہوتا ہے لیکن وہ بیماریان کہ بحران جنکا گردش
آفتاب سے منسوب ہے مدت چھہ مہینہ کی اونمین مانند چودہ[14] روز کے ہوتی ہے اور وہ بیماریان کہ جنکا بحران گردش
زحل سے متعلق ہے مدت چودہ برس کی اونمین مانند چودہ روز کے ہوتی ہے اسوجہ سے کہ آفتاب ایکسو اسی[180]
درجہ کہ نیمہ فلک ہے چھہ مہینہ مین پہونچتا ہے اور زحل چودہ برس مین اتنی دور جاتا ہے اور چاند چودہ روز
مین اس مسافت بعیدہ پر جاتا ہے اور بحرانہاے چہارگانی کو کہ بیان ہو چکے ہین ساتھہ گردش آفتاب
کے بھی اسی مثال پر قیاس کرلینا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ روزہاے بحران مین چودہ دن تک درمیان
طبیبون کے کچھہ اختلاف نہین ہے مگر بعد چودہ روز کے البتہ خلاف کیا ہے بقراط کہتا ہے کہ سترہوان
دن یوم بحران کا ہے اور بیسوین بحران کی خبر دینے والا ہے اور ارکاغانیس اور اور طبیب کہتے ہین کہ
اٹھارہوان دن بحران کا ہے اور خبر دینے والا ہے اکیسوین[21] دن کے بحران کی اسلیے کہ اونسے اور اور
لوگون نے روزہاے بحران ہفتگانی کے کہ سات سات تمامہ شمار کیا ہے اور اسی طرح اٹھائیسوین دنکو
ستائیسوین پر ترجیح دی ہے اور بتیسوین[32] کو اکتیسوین[31] پر اور پینتیسوین[35] کو چونتیسوین[34] پر اور بیالیسوین[42] کو چالیسوین پر
ترجیح دی ہے اور بعض گروہ پینتالیسوین[45] اور اڑتالیسوین[48] دن کو بھی ایام بحران سے شمار کیا ہے اور بقراط نے

جو کچھ کہ اپنی تجربہ سے دریافت کیا ہے ... بیان کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے
کہ ایک عرصہ مین جو وبا بسبب ... ہوا اور بعضونکو
چھٹے دن بحران پڑا اور چھہ دن تپ علیحدہ رہی پھر نکس پڑا یعنی پھر تپ نے عود کیا اور پانچ دن اور تپ آئی
اور سترھوین دن بحران تمام کیا اور بعض لوگون کو پہلا بحران ساتوین دن ہوا اور ساتوین دن تپ اوتری
پھر نکس پڑا اور تین دن اور تپ آئی اور سترھوین دن پھر بحران پڑا اور بعضون کو پہلا بحران پانچوین دن ہوا
اور ساتوین دن تپ کو رہا کیا اور پھر نکس پڑا اور تین دن اور تپ آئی اور پھر ایک روز رہا کیا اور دوسرے
دن پھر تپ آئی اور بحران ہوا سب سترہ دن گذرے اور بعضون کو بحران پہلا چھٹے دن ہوا تھا اور چھہ دن
تپ علیحدہ رہی اور پھر نکس پڑا اور تین دن اور تپ آئی پھر ایک دن رہا کیا اور دوسرے دن کہ سترھوان دن
تھا تپ ظاہر ہوئی اور بحران کیا اور یہ تپین محرقہ عارض ہوئی تھین پس تجربہ سے معلوم ہوا کہ دن بحران رسانی
یعنی روز بحران تام کا سترھوان روز ہے اور بیسوین دن کے بحران مین کہتا ہی کہ بعضے بیمارونکو ساتوین دن
بحران ہوا اور نو دن تپ علیحدہ رہی پھر نکس ہوا اور چوتھے دن کہ بیسوان دن تھا بحران ہوا اور بعضے کو اسی طرح
ساتوین دن بحران ہوا اور چھہ دن تپ جدا رہی پھر نکس پڑا اور ساتوین دن کہ بیسوان روز تھا پھر بحران
عارض ہوا اور بعضے کو گیارھوین دن بحران پڑا اور چودھوین روز نکس ہوا اور بیسوان دن بحران پھر ہوا اور کہتا ہے کہ
جس کسی بیمار کو بیسوین دن تپ عارض ہوئی چالیسوین دن بحران اوسکا ہوا ہے اور کہتا ہی کہ اگر اٹھارھوان
دن سترھوین دن سی بہتر ہوتا تو واجب کرتا کہ وہ ایام جو اٹھارھوین طبقہ سی ہین قوی تر ہوتے ہین اور وہ ایام
جو سترھوین طبقہ سی ہین ضعیف تر ہوتی اور بقراط نے سترھوین دنکو ساتھ اٹھارھوین دن کے قیاس کیا ہے
اور بیسوین دنکو ساتھ اکیسوین دن کے اور چوبیسوین دن کو ساتھ پچیسوین دن کے اور ستائیسوین
دنکو ساتھ اٹھائیسوین دن کے اور اکتیسوین دنکو ساتھ بتیسوین کے اور چونتیسوین کو ساتھ پینتیسوین کے
اور چالیسوین کو ساتھ بیالیسوین کے ان سبکو ساتھ ایک دوسرے کے قیاس کیا ہی اور جس جس کو کہ
تجربہ سی دریافت کیا ہی حکایت بیان کی ہے کہ جو اس باب مین مذکور ہو چکی پس بخوبی تجربہ سی اوسکو واضح
ہو گیا کہ سترھوان دن اولی اور بہایت بہتر ہی اور بحران اوس روز کا درست ہی بہ نسبت بحران اٹھارھوین
روز کے اور نیز وہ حکایت کرتا ہے کہ زوجہ الفراطیس کو چھٹے روز تپ عارض ہوئی اور اسی دن مین بحران
کیا اور تپ ٹوٹ گئی پس چالیسوان اور اسی اٹھارھوین طبقہ سی ہے اور پھر کہتا ہی کہ ایک بیمار تھا کہ
مرض اوسکا بڑہ گیا تھا بحران ایک سو بیس دن مین بستگانی دوروں سے ہوا اور ایک بیمار اور تھا کہ بحران
اوسکا چوبیسوین اور ستائیسوین اور چونتیسوین دن پڑا اور کہتا ہے کہ اگر دورہ ہی ہفتگانی سات سات

تمام ہونے تو واجب کرتے کہ دن بحران کا بیالیسوین روز اور چوراسی روز ہوتا نہ چالیسوین اور اسی دنمین پس واضح ہوا کہ وہ دورہ جو ستر ہوین طبقہ سی ہین قوی زیادہ ہوتے ہین اور با وجودیکہ ستر ہوین دنکو اور اون روزونکو جو اوسکے طبقہ سے ہین تجربہ سی دریافت کیا اور حکایت بیان کی اٹھار ہوین دنکو اور اون روزونکو جو اوسکے طبقہ سے ہین تجربہ سی پایا اور حکایت نکی اسوجہ سی کہ اون دنومین جو اٹھار ہوین طبقہ سی ہین کسی بحران کو کہ قابل حکایت بیان کرنے کے ہو نہین دیکھا اور کسی مریض کو نہ دیکھا کہ کسی دنمین اون روزونسی جو اٹھار ہوین طبقہ سی ہین بیماری سے خلاصی پائی ہو اور بہت بیمارونکو دیکھا کہ اون روزونمین جو ستر ہوین طبقہ سے ہین بیماری سے خلاصی پائی اور جاننا چاہیے کہ نکس ایام بحرانی مین پڑتا ہے اور حرکتین اوس بیماری کی کہ جسکا نکس ہوتا ہے بحران کے دنونمین ہوتی ہین اور بحران کے ہی دن زائل ہوجاتی ہین اور ہر ایک دور تیز بیماری کے دورون سے جو ہوتا ہے نیا ہوتا ہے لیکن بسبب پیوستگی دورون کے ساتھ ایک دوسرے کی مشابہ مرض مزمن کے معلوم ہوتا ہے اور ناتجربہ کار غلطی مین پڑتے ہین اور سمجھتے ہین کہ مرض مزمن ہے مثال اوسکی کوئی بیماری کہ گیارہوین دن بحران ناقص کرے اور چودہوین دن نکس پڑے اور بیسوین دن اور بحران ہووے وہ بھی ناقص اور پھر نکس پڑے اور چالیسوین دنمین بحران ہووے بیماری حادہ یعنی تیز بیماری ہوگی

باب چھٹا

اون اسباب کی شناخت مین ہی جو اوقات کو روز ہای بحران کی پلٹ دیتے ہین

وہ اسباب جو بحرانون کو روز ہای بحرانی سے پھیر دیتے ہین آگے یا پیچھے وہ چار نوع پر ہین ایک حال گرمی اور تیزی بیماری کا ہے اور آہستگی اوسکی دوسرا حال بدن بیمار کا ہے اور قوت او ضعف بدن کا تیسری اسباب عارضی اور بیرونی ہین مانند طعام اور شراب بیوقت اور ناموافق چوتھے اعراض نفسانی ہین اگر قوت جسم کی قائم ہو اور اسباب سخت قوی نہووین بحران اپنے وقت پر ہوگا اور آگے اور پیچھے نہ پڑیگا اور وہ ایام کہ بحران بیوقت جن روزونمین ہوتا ہی اونکو ایام واقع فی الوسط کہتے ہین اور وہ تیسرا دن ہے اور پانچوان اور چھٹا اور نوان اور تیرہوان لیکن بحران چوتھے دنکا جسوقت اپنے وقت سی پلٹ جاتے یا تیسرے دن پر آویگا یا پانچوین دن پر اور اگر بحران نوین روز کا روز اپنے سے پھر جاتے ساتوین دن آویگا یا گیارہوین دن اور ایام واقع فی الوسط مین سی نوان دن بہت قوی ہے پھر پانچوین پھر تیسرا اور تیرہوان دن ضعیف ہی اور چھٹا دن بھی بحران کا ہے لیکن روز بد بحران کا ہے چنانچہ باب گذشتہ مین ہم لکھ چکے ہین اور جسوقت کہ بیماری سلیم اور بیخطر ہو اور کوئی عارض پیش آوے کہ بحران کو وقت اوسکے سے پیچھے ڈالدیوے تو وہ بیماری دراز ہوجائیگی اور بہت ایسا اتفاق پڑتا ہے کہ کوئی بیماری بیخطر

ہوتی ہے لیکن اوس بیماری مین حالات ہولناک ظاہر ہوتے ہین اگر اوسمین کوئی عارض قوی پیش آتا ہے کہ بحران کو وقت اوسکی سیر پلٹ دیتا ہی تو انجام اوسکا بد ہوتا ہے اور بیمار ہلاکت کو پہونچتا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ باسلامت بیماریونمین قوی عارضی ایسی لاحق ہوتے ہین کہ وہ بیماری خطرناک ہوجاتی ہی اور بیمار کو قتل کردیتی ہے اسلیے کہ عارض قوی جبکہ تندرست کو بیمار کردیتا ہے تو کیا عجب ہی جو بیمار کو ہلاک کرے

باب ساتوان اس مضمون مین ہی کہ بحران ہر ایک بیماری کا کیونکر ہوتا ہے

مدت گرم بیماریون کی سات دن ہے کہ ساتوین روز بحران اونکا ہوتا ہے اور اگر بہت گرم نہون مدت اونکی چودہ روز ہی اور چودہوین دن کے بحران سے زائل ہوتی ہین اور جو گرم نہین ہین مدت اونکی بیس دن ہی چالیس دن تک اور جسوقت کہ نوبتین تپ محرقہ کی روزہای جفت مین کمتر ہووین بد ہونگی اور اکثر آٹھوین بیمار ہلاکت کو پہونچیگا اور چوتھا دن اوس سے خبر دیتا ہے اور حال بدظاہر ہوتے ہین مانند سرد پسینہ وغیرہ کے اور بحران سرسام گرم اور مانند اوسکے کا اکثر گیارہوین دن ہوتا ہے اسلیے کہ چوتھے اور تیسرے دن کے بعد بیماری زور کرتی ہے اور ساتوین بحران اوسکا ہوتا ہے اور حد بحران بیماریہای تابستانی مزمن کی یہ ہی کہ زمستان یعنی سردی کے موسم مین جاتی رہتی ہے اور زمستانی مزمن تابستان یعنی گرمی کے موسم مین دفع ہوجاتی ہے اسی طرح حد گرم بیماریون کی یہ ہی کہ چودہ دنمین زائل ہوتی ہے اور معلوم کرین کہ بحران محرقہ تو نکا یا ساتھ پسینہ کے ہوتا ہے یا ساتھ قے یا ساتھ دستون کے اور بحران محرقہ خالص کا ساتھ رعاف یعنی نکسیر کے ہوتا ہے اور بحران سرسام کا اکثر ساتھ پسینہ کے ہوتا ہی یا ساتھ نکسیر کے اور ورم جگر اگر جانب مقعر ہو یعنی اگر شکم جگر کیطرف ہو بحران ساتھ پسینہ کے کریگا اور اگر ورم جانب محدب ہو یعنی اگر پشت جگر کی طرف ہو تو بحران اوسکا یا ساتھ پسینہ کے ہوگا یا ساتھ ادرار بول کے اور بحران سر کی بیماریون کے ساتھ مخاط یعنی رینٹ کے ہوتی ہین یا ساتھ کے سنونکی یا ساتھ چرک آنکھ کے اور بحران سینہ کی بیماریون کے ساتھ نفث یعنی تھوک کے ہوتے ہین

باب آٹھوان اون بحرانونکی شناخت مین ہے جن بحرانونکے ایام کی پہچان مشکل اور دشوار ہے

بہت ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ نشانیان بحران کی تین دن برابر رہین یعنی بحران تین دن مین تمام ہوتا ہے اور بعضی طبیبون نے کہا ہے کہ نگاہ کرنا چاہیے کہ نشانیان بحران انکی کونسے روز قوی تر ہین اوس دن روز بحران سمجھنا چاہیے اور بعضے کہتے ہین کہ روز میانین کو روز بحران شمار کرنا چاہیے بشرطیکہ نشانیان بحران کی روز میانین قوی تر ہووین اور نیز خیال کرین کہ منجملہ ان تین دن کے کونسا دن روز بحران کا ہے اوس دن کو روز بحران شمار کرنا چاہیے مثال اوسکی ساتوین شب پسینہ آنا شروع ہوا اور ساتوین اور آٹھوین دن پسینہ رہا تو دن بحران کا ساتوان دن شمار کرنا چاہیے اگرچہ تپ آٹھوین اوترجائے

اور اگر پسینہ تیرہوین دن شروع ہوا اور وہ دوسرا دن کہ چودہوان ہے پسینہ مین ہوا اور تپ چودہوین دن
اوتر جائے تو بحران کا دن چودہوان روز شمار کرنا چاہیے بسبب دو امر کے ایک یہ کہ چودہوان دن قوی زیادہ
تیرہوین دن سے ہے اور دوسرے یہ کہ اوسمین دو خبرین حاصل ہین ایک پسینہ اور دوسرا اوترنا تپ کا
اور جاننا چاہیے کہ روزہای خبر دہندہ سے کہ ایام انذار کہتے ہین روز بحران پہچانا چاہیے اور طریق اوسکا یہ ہے
کہ ملاحظہ کرین کہ اگر چوتھا دن خبر دینے والا ہووے تو حکم کرین کہ بحران ساتوین دن ہوگا اور اگر گیارہوان دن
انذار کرے یعنی خبر دیوے تو حکم کرنا چاہیے کہ بحران چودہوین دن ہوگا اور جاننا چاہیے کہ جس زمانہ مین کہ قوت
قوی ہوا اور طبیعت ذی اور برعلت کے غلبہ پایا ہو تو بحران بانظام اور وقت پر اپنے ہونگے اور اگر قوت ضعیف ہو
یا کوئی سبب اون اسباب سے کہ چھٹے باب مین بیان کیے گئے ہین پیش آوے تو طبیعت حرکت نظامی سے پھر جائیگی
اور بحران بھی وقت اپنے سے پلٹ جائیگا اور جو طبیب کو تجربہ سے واضح ہوا ہو کہ دن بحران درست کا ساتوان دن
ہے اور ایام اوس سے خبر دینے والے ہین اور چودہوان مناسب اوسکے ہے اور گیارہوان خبر دہندہ اوسکا ہے
تو سمجھے کہ جو کچھ چوتھے دن ظاہر ہوا ہے ساتوین دن ظاہر ہوگا کہ وہ خبر دہندہ ہے اور ہفتہ دوم بھی اسی مثال پر ہے
اور گیارہوان چودہوین سے خبر دیتا ہے اس طریق سے نزدیک طبیب کے درست ہوگا کہ دور ہفتگانی دور کامل ہے
اور معلوم ہوجائیگا کہ جو احوال کہ آدھے ہفتہ مین ظاہر ہوتا ہے گواہی دیتا ہے اوس احوال پر جو آخر ہفتہ مین ہوگا
اسلیے کہ دوری میانہ اول اور آخر ہفتہ کی یکسان ہوتی ہے اور معلوم کرین کہ گرم بیماریان پہلے دن بحران
کرتی ہین اور چھٹے دن بحران کرتی ہین اور جو چوتھے دن بحران نہین کرتی ہین ساتوین دن بحران کرتی
ہین اور جو ساتوین دن بحران نہین کرتی ہین گیارہوین دن بحران کرتی ہین اور جو بیماری کہ چوتھے
دن بحران نکرے لیکن اسباب بحران کے ظاہر ہووین بحران ساتوین دن کریگی اور اسی ترتیب سے بحران
پڑے گا مثال اسکی جسوقت کہ تپون تیز مین پہلے دن نشان پکنے مواد کے قارورہ مین ظاہر ہووین اور
نشانیون سے کچھ ظاہر نہون بحران چوتھے دن سے تجاوز کریگا اور اگر پہلے دن نشانیان خطرناک پیدا ہون بیمار
چوتھے دن مرجائیگا اور اگر چوتھے دن تک بد یا نشانیون سے کوئی نشانی ظاہر نہووے تو ممکن نہوگا کہ چوتھے
دن بحران کرے لیکن اگر نشانیان درازی بیماری کی ظاہر ہووین ساتوین دن بحران کریگی اور اور دنکو
بھی اسی پر قیاس کرین اور ممکن نہین ہے کہ اول بیماری مین پہچان سکین کہ درازی مرض کی کس حد تک
ہوگی لیکن اخیر کو پہچان سکتے ہین اور فائدہ شناخت مرض کا یہ ہے کہ معلوم ہوجائے کہ تدبیر بیماری کی
کس طرح کرنی چاہیے یعنے کھانا اور دوا کس اندازہ پر دینا چاہیے اور علاج اوسکا کس کس شی سے کرنا چاہیے
اور جسوقت کہ طبیب کو حقیقت بیماری کی معلوم ہوجائے سوا اس بات کی جائے کہ بحران اوسکا لب

ہوگا تو شناخت کرنی چاہیے کہ دنمین کون ساعت بحران ہوگا اور طریق اوسکی پہچان کا یہ ہے کہ ملاحظہ کرین کہ
کون ساعت ونکی ساعتون سی بیماری گرم اور تیز زیادہ ہوتی ہے اور بیمار ضعیف زیادہ ہوتا ہے اوسکو
دیکھکر حکم کرے کہ بحران اوس ساعتمین ہوگا مثلاً اگر بیمار کو شروع نوبت تپ مین سرمای شدید ظاہر ہووے
اور بدشواری گرم ہووے رنگ متغیر ہو اور دیر مین حالت اصلی پر آئے اور نبض اوسکی صغیر ہو اور نیند نہ آوے
تو ان نشانیون سی ظاہر ہوگا کہ موت بیمار کی شروع نوبت تپ مین ہوگی اور اگر نشانیان بد مانند بیہوشی اور
ہذیان اور گبھراہٹ اور بیقراری اور ضعف اور آنکھ کی تاریکی اور حرارت بافراط درمیان مین تپ کی کہ وقت
انتہا اور نہایت کو پہونچے گرمی تپ کا ظاہر ہووے تو معلوم کرے کہ موت اوسکی وقت انتہای تپ مین ہوگی
اور اگر نشانیان بد مانند پسینہ سرد ناہموار کی اوپر سر اور گردن اور سینہ کے اور ضعیفی نبض آخر نوبت تپ مین
ظاہر ہووین تو معلوم کرین کہ موت اوسکی اوسوقت مین ہوگی بالجملہ جاننا چاہیے کہ موت بیمار کی اوس ساعت
مین ہوتی ہے کہ جب بیماری اور نوبت تپ کی شدید اور سخت تر ہوتی ہے **باب ۹ نوان بحران کی
نشانیون کی شناخت مین ہے بطریق کلّی** نشانیان بحران کی بعضی ایسی ہین کہ
اون نشانیونسی پہچان سکتی ہین کہ بحران جلد ہوگا اور بعضی ایسے ہین کہ اون نشانیون سی جان سکتے
ہین کہ بیمار بحران مین ہے لیکن نشانہا ی اول پانچ طرح ہین ایک گرمی اور آشفتگی بیماری کی ہے دوسرے
نشان پختگی مواد کی ہین کہ پیشاب اور گوہ اور تھوک مین ظاہر ہوتے ہین تیسرے عظیم اور سریع ہونا نبض کا
ہے چوتھے جلد حرکت نوبتون کا پانچوین ساکن ہونا تپ کا کہ لازم ہو یہ سب نشانیان دلالت کرتی ہین
اس بات پر کہ بحران جلد تر ہوگا اور اگر یہ نشانیان میانہ ہون تو دلالت کرینگی اس امر پر کہ بحران بہت
جلد نہوگا اور بہت دیر مین بھی نہوگا ولیکن وہ نشانیان کہ اونسی جان سکتے ہین کہ بیمار بحران مین ہے
ایک بے آرامی بیمار کی ہے دوسرے درد سر سخت ہونا اور گرمی سر کی تیسرے سبات ہے چوتھے بیہوشی اور
ہذیان یعنی بیہودہ بکنا پانچوین کندی حواس اور غفلت چھٹے خیالات سامنی آنکھ کے ظاہر ہونا ساتوین
سر گھومنا کہ عربی مین اوسکو دوار کہتی ہین آٹھوین آواز کان مین معلوم ہونا کہ عربی مین طنین کہتی ہین اور
دوی بھی کہتی ہین نوین آنسو آنکھ سی بہنا بغیر رونے کی دسوین سرخی آنکھ کی بدون درد چشم کے گیارہوین ہلنا
نیچے کے جبڑے کا اور موتھہ سرخ ہونا اور درد ہونا گردن اوٹھاتے وقت اور عضلونکا شکم کے کھچنا طرف سینہ کے
اور نیچے کے ہونٹ کا پھڑکنا اور جلن معدہ کی اور لپٹنا ناف کا اور بولنا ریاح کا شکم مین اور لرزہ سخت کہ
عربی مین اوسکو نافض کہتی ہین اور بدشواری آنا پیشاب کا اور قبض شکم اور پیاس بہت اور متغیر ہونا نبض کا
احوال اپنے سے اور ظاہر ہونا درد کا اعضا مین اسطور سے کہ جیسے کوئی تھکا ہوا ہووے اور رکنا استفراغات کا جنکی

عادت رہی ہو مانند خون بواسیر اور خون حیض کے اسلیے کہ وہ نشان اس باتکا دیگا کہ مواد نی میلان اور
کسی طرف کیا ہی اور یہ سب علامات کہ مذکور ہوتین اگر رات کیوقت ظاہر ہووین بہ نسبت دن کے شدید
اور بہایت سخت اور دشوار ہونگی اسوجہ سی کہ طبیعت رات کیوقت سب اپنی کاموںسی فراغت پاتی ہے
اور بآرام پکانے مین مواد علت کی مشغول ہوتی ہے پس کار سخت اور دشوار طبیعت کو آرام اور کام اوسکی
سی باز رکھتا ہی اور جاننا چاہیے کہ جسوقت مواد بیماری کا خون ہووی اور میل اوپر کیطرف کری تو بحران بیماریکا
ساتھہ رعاف کی ہوگا اور رعاف نکلنا خون کا ہی ناک سی اور جسوقت مواد بیماری کا صفرا ہووی تو بحران اوسکا
ساتھہ قی کے بیشتر ہوگا لیکن اگر کوئی بیمار آنکھہ کے سامنی خیالات سرخ دیکھی بحران ساتھہ رعاف کی ہوگا اور
رعاف عظیم یعنی کثرت نکسیر کی کہ آدمی جس سی خوف کرے بد بیماریون کے مواد کو جڑ سے اوکھاڑتی ہے اور
جلد صحت دیتی ہے اور اگر وقت بحران بیہوشی اور درد سر سخت اور سرخی آنکھہ کی اور تڑپنا دل کا اور تنگی
سانس کی ظاہر ہووی تو معلوم کر لینا چاہیے کہ مواد نی طرف دل یا دماغ کے میل کیا ہے اور جبکہ مواد
طرف ظاہر بدن کے سیلان کرتا ہے تو اکثر بحران ساتھہ پسینہ کے ہوتے ہین اور ساتھہ اور چیزون کے
جو باب اول مین اس گفتار سی بیان کیگئی ہین مانند کر اور خارش اور آبلہ اور یرقان اور حصبہ اور برص اور
مثل اوسکے اور بسا اوقات جبکہ مواد اوپر کیطرف میلان کرتا ہے تو بحران اوسکا ساتھہ نکسیر یا قی کے ہوتا ہی
لیکن چارہ نہین ہی اس بات سی کہ مواد اعضای شریف پر جبکہ گذرے مانند اعضای تنفس اور دماغ کے اور
اوس سبب سے تنگی سانس اور بے آرامی اور بیہوشی پیدا کرے بحران بسلامت ہووی اور نیز ایسا بھی اتفاق
پڑتا ہی کہ اگرچہ مواد عضو شریف کی طرف میلان کرتا ہی اور کوئی نشان بظاہر نہین ہوتا ہی اسی سبب سے کہ کچھہ
مواد اوسکی طرف آتا ہی یا طرف زہرہ یعنی پتہ کے پہونچتا ہی یا طرف مثانہ کی کیونکہ ہر ایک عضو کے لیے ایک طریق
ہی کہ فضلہ اوس راہ سی دفع ہوتا ہے جیسے طریق دفع فضلہ دماغ کا ساتھہ نکسیر کے ہی یا ساتھہ آنسوونکی اور ہر ایک
بحران کیواسطے ایک نشانی ہے کہ طبیعت اون نشانیون سی پہچانتی ہے کہ بحران کس نوع کا ہوگا اور بہت
ایسا ہوتا ہے کہ ایک نشان دو چیز پر نشان دیتا ہے چنانچہ دل کا تڑپنا کبھی نشان دیتا ہے کہ مواد
طرف فم معدہ کی آتا ہے اور کبھی نشان دیتا ہے کہ مواد دل کیطرف میلان رکھتا ہے اور اسی طرح
اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہی کہ ایک نشان ظاہر ہوتا ہے اور وہ نشان دیتا ہے کہ مواد میل کسی طرف
رکھتا ہے لیکن کوئی نشان دوسرا مددگار اوسکا ہوتا ہے اور اس بات سی وہ نشان دیتا ہے کہ
دفع مادہ کون سے طریق اور کس طرح سے ہوگا جیسے کہ درد سر سخت اور ہذیان اور تنگی سانس اور
کھنچنا شکم کے عضلونکا اوپر کیطرف یہ سب نشان دیتے ہین کہ مواد اوپر کیطرف میلان رکھتا ہی نشان

دوسرا ہمراہ اوسکی ہوتا ہی تاکہ پہچان سکین کہ مواد کس طریق سی دفع ہو گا جیسے کھجلانا ناک کا اور خطوط سرخ دیکھنا سامنے آنکھ کے رعاف یعنی نکسیر کے لیے مخصوص ہی اور پھڑکنا نیچے کے ہونٹ کا قی کے نشان مخصوص ہے اور خشکی طبع وقت بحران کے دو چیزون پر نشان دیتی ہے ایک یہ کہ مواد نے اوپر کیطرف میلان کیا ہی اور بحران ساتھ قی کے ہو گا یا ساتھ نکسیر کے یا ساتھ آنسوون کے یا مثل اونکے اور دوسرے یہ کہ مواد نے نیچے کیطرف میل کیا ہے بحران اوسکا یا ساتھ پسینہ کے ہو گا یا ساتھ ادرار کے یا کسی اور طریق کے انواع انتقال سے اور نوع مرض سے بھی پہچان سکتے ہین کہ بحران کس طریق پر ہو گا جیسے کہ ورم جگر کہ جانب محدب ہووے یعنی پشت جگر کیطرف تو بحران اوسکا یا ساتھ پسینہ یا ساتھ ادرار بول یعنی جاری ہونے پیشاب کے ہو گا اور اگر ورم شکم جگر کی طرف ہو بحران اوسکا یا ساتھ دستون کے ہو گا یا ساتھ قی کے اور بحران محرقہ تپون کا اکثر ساتھ نکسیر کے ہوتا ہے یا ساتھ پسینہ کے اور اکثر پسینہ سی لرزہ پیدا ہوتا ہی کہ اوسکو عربی مین نافض کہتی ہین اور ساتھ قے اور دستون کے بھی ہوتا ہے اور بحران غب کی تپونکا اکثر قے یا دستون کے طریق سے ہوتا ہے اور بحران سرسام گرم کا نکسیر کی راہ ہوتا ہی یا پسینہ کے طریق سی اور بحران سرد تپون کا کہ جنکا مواد بلغمی ہووے اور بحران سرسام سرد کہ اوسکو لیثرغس کہتی ہین ہرگز بطریق رعاف نہین ہوتا ہی اور بسا اوقات ایک بیماری کئی طرح پر بحران کرتی ہے جیسے تپ محرقہ کہ اول بحران نکسیر کے طریق سی آغاز کرے پھر پسینہ بہت کرے اور بحران ساتھ پسینہ کی تمام ہووے اور بسا اوقات حاملہ عورتونکا بحران اسقاط حمل سے تمام ہوتا ہی اور اوسکی سبب سی خلاصی پاتی ہین اور معلوم کرنا چاہیے کہ کچھ ضرور اور واجب نہین ہی کہ جسوقت کہ کوئی نشان بحران کی نشانیون سی ظاہر ہووے اثر اوسکے بحران ہووے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بحران بدیر کرتا ہی کیا نہین دیکھتی ہین کہ جسوقت کہ بیمار پسینہ لاوے یا قی کرے یا درد سر شدت کرے اور بیہودہ باتین بکے یا سانس تنگ ہووے اور اوسکی اثر پر بحران کرے اور نشانیان بحرانکی بعضی نشانیان آنے بحرانکی ہین اور بعضی نشان اس بات کا دیتی ہین کہ بحران کس طریق پر ہو گا وہ نشان مقدمہ بحران ہین لیکن نشانیان آنے بحران کی تنگی سانس ہی اور ہذیان اور درد سر اور تاریکی آنکھ کی اور نشان مقدمہ بحران کا شروع ہونا پسینہ کا ہی اور شروع ہونا نکسیر کا اور شروع ہونا اجابت طبع کا اور نشانیان بحران برخلاف کی نشانیان نضج کی ہین اسلیے کہ نشانیان بحران کی ہمیشہ نشان دیتی ہین کہ بحران ہو گا نیک یا بد اور نشانیان نضج کی ہمیشہ نشان دیتی ہین کہ بحران کب ہو گا اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مواد پک جاتا ہی اور بیماری تحلیل زائل ہوتی ہے اور بحران نہین کرتی ہے اور اگر بحران کی نشانیون سی نضج سی پہلے کوئی نشان ظاہر ہووے تو وہ دلیل اس امر کی ہے کہ بیماری نہایت دشوار اور سخت اور نہایت باخطر ہوگی اور جسوقت کہ بحران کے نشان ظاہر آوین اور اونکے اثر پر بحران نہووے تو وہ خالی دو حال سے نہو گا

یا نشان مرگ کا ہوگا یا نشان اس بات کا کہ بحران اپنے وقت سے پھر گیا ہے اور بقراط لکھتا ہے کہ جسوقت نشانیان
بحران کی اپنے وقت پر ظاہر ہووین اور اونکے اثر پر بحران نہووے یا نشان مرگ کا یا نشان اس بات کا کہ بحران
بدشواری ہوگا اور کلام اوسکا عربی زبان مین اسطور سے نقل کیا گیا ہے ان الاعراض اللتی یکون فی وقت البحران
اذا ظهرت ثم لم یکن بحران ربما دلت علی الموت وربما دلت علی ان البحران یعسر اور نیز بقراط کہتا ہے
کہ جو نشانیان نیک کہ نہ بطریق واجب ظاہر آوین اونسے خوف نکرنا چاہیے بلکہ کوئی نشان درست تر اور ڈھونڈھنا
چاہیے تاکہ ساتھ اوس نشان کے فرق کرسکین درمیان اوسکے کہ بطریق واجب ہوا اور درمیان اوسکے جو برخلاف
اوسکے ہو پس جو کہ بطریق واجب ہوا اعتماد اوسپر کرنا چاہیے اور یہ سمجھا اوس عبارت کے ہے جسکو پھر بقراط کہتا ہے کہ
نشانیان نضج کی نشان دیتی ہین اس بات کا کہ بحران جلد اور درست ہوگا اور جسوقت کہ نضج نہ ظاہر ہووے
چار حال سے باہر نہوگا یا نشان اس بات کا دیگا کہ بحران نہوگا یا نشان درد کا اور یا نشان درازی مرض کا
ہوگا یا نشان موت کا ہوگا یا نشان اس بات کا کہ اگرچہ بیمار بہتر ہو نکس پڑے یعنی بیماری پھر لوٹ کر آوے
پس جس کسی سے کہ یہ نکتہ چھپا ہوا ہو وہ فرق نکرسکے گا درمیان نشانیون بحران اور نشانیون موت کا اور حکایت
اسکی بقراط سے زبان عربی مین اس طرح نقل کیگئی ہے لا ینبغی ان یثق بدلالات جیدة لیست علی
الطریق الواجب فلا بد ان یطلب علامة صحیحة تفرق بها بین ما یعرض علی خلافه وتلک لعلا
انما هی ما قال بقراط ان النضج یدل علی سرعة البحران وصحته فاما الاشیاء اللتی لم تنضج
فیدل اما علی انه لا یکون بحران وما علی الاوجاع واما علی طول المرض واما علی الموت
واما علی عوده من المرض ومن لم یحس هذا الفهم لا یحسن ان تمیز بعد تغیر النفس والهذیان
اذ دل علی التلف وبینهما اذ دلا علی ان بحران قد حصر اور اکثر مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ نشانیان
خوفناک ظاہر ہوئی ہین مثلاً نبض باطل ہوئی ہے یا پسینہ شروع ہو کر رک گیا ہے اور اوس سے پہلے
بحران نیک اور تمام کیا ہے پس یہ اوس ہنگام مین ہوتا ہے جبکہ طبیعت ایکبار سب کامون سے ہاتھ
اوٹھالیوے اور فقط بیماری کے دفع کرنے مین کوشش کرے اور اوسی مین مشغول رہے اور جسوقت کہ
سب کامون سے دست بردار ہووے اور دفع بیماری کیطرف مشغول ہووے ممکن ہے کہ غالب ہوگی اور مواد کو
دفع کریگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اگر بیماری سخت عظیم ہو عاجز آوے اور جب تک بیماری سخت عظیم نہوگی طبیعت
ایکبار سب کامون سے دست بردار نہوگی اور جو بیماری سخت عظیم ہووے اگر طبیعت عاجز ہو عجب نہین ہے اور
جسوقت کہ نشانیان بحران کی پیوستہ ہون جیسے مثلاً تیسرے یا چوتھے دن تو وہ دلالت اس بات پر کرینگی کہ بیماری
جلد گذر جائیگی اور بحران جلد ہوگا اور نیکی اور بدی بحران کی اور نشانیونسے بھی جان سکتے ہین کہ ساتھ

اوسکے ظاہر ہون خاصۃً اگر نوبت تپ کی جلد تر آوے اور خاصۃً اگر نبض ایکبار متغیر ہووے اگر عظیم ہووے نشان
سلامتی کا ہی اور اگر ضعیف یا صغیر ہووے نشان بدی کا ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ خشکی اندامون کی اور گھلنا
بدن کا بیماری مین نشان اس بات کا ہی کہ بحران نہوگا اسلیے کہ خشک بیماریان کشندہ ہوتی ہین مانند
دق کے یا نشان اس بات کا ہی کہ بحران دیر مین ہوگا مانند سوداوی بیماریون کے اور نبض بلند دلیل مشترک
ہی انواع بحرانہای استفراغی مین ولیکن نبض عظیم دلالت کرتی ہے کہ مواد نے ظاہر بدن کیطرف میلان کیا ہے
اور بحران ساتھہ رعاف کے ہوگا یا پسینہ کے ساتھہ اور نبض سریع اگر عظیم ہووے دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ
مواد نے اندر کیطرف جسم کے میلان کیا ہے اور بحران اوسکا ساتھہ قی یا دستون کے ہوگا بہرحال اگر طبیعت
قوی ہوگی اور بحران کریگی نبض بلندی سے خالی نہوگی اور پہلی قوت پانی سے طبیعت کی نبض پست اور فسردہ
ہوگی یہ سب جو مذکور ہوئین نشانیان کلی ہین **باب دسوان بحران کی نشانیونکی پہچانمین**
ہی بطریق جزوی لیکن نشانیان میلان مواد کے اوپر کیطرف کو سات ہین ایک ظاہر ہونا درد سر کا ہی
اسلیے کہ جب تک مواد اوپر نہ چڑہے گا درد سر پیدا نکریگا اور بسا اوقات بحران کہ ساتھہ قی کے ہوتا ہے پہلے درد
عارض ہوتا ہی اسوجہ سے کہ معدہ کو دماغ کے ساتھہ مشارکت ہی جیسا کہ کتاب دوم مین بیان کیا گیا ہی دوسرے
سر گھومنا ہی اور گرانی دونو کنپٹیون کی تیسری کان مین آوازین آنا چوتھے یہ کہ کان ایکبارگی بہری ہوجائین
کہ کچھہ نسن سکیگا پانچوین یہ کہ ان نشانیون سے پہلے جو مذکور ہوئین تنگی سانس اور گرانی چشم ہوگی یا ان
نشانیون کے ساتھہ بہم ہوگی چھٹے یہ کہ سر عضلہای شکم کے پہلوون کے اوپر کو کھچینگے بدون درد کے
ساتوین یہ کہ سر گرم ہوگا اور جاننا چاہیے کہ ان سب نشانیونکی تفصیل یہ ہی کہ جسوقت کہ ساتھہ ان نشانیونکے
آنکھہ خیرہ ہووے اور ہونٹ نیچے کا پھڑکے اور مونھہ سے پانی بھی اور جی متلاوے یا فم معدہ درد کرے اور دل
تڑپے اور نبض پست اور فسردہ ہووے خاصۃً اگر لرزہ کہ جسکو نافض کہتے ہین ظاہر آوے تو وہ نشان اس بات کا
وہین گی کہ بحران ساتھہ قی کے ہوگا خاصۃً اگر تپ صفراوی ہوا اور اوس حالت مین روی بیمار زرد ہوگا اسلیے کہ
اکثر اوقات مین جب قی آتی ہے تو رنگ چہرہ کا اول زرد ہوتا ہے اور اگر اوس حالت مین معدہ مین کچھہ
الم اور سر مین گرانی معلوم ہووے تو یقین کرلینا چاہیے کہ بیشک قی آویگی اور یہ نشانیان کودکان مین اکثر ہوتی ہین
کیونکہ اعصاب یعنی پٹھے اونکے ضعیف ہوتے ہین اور ہونا ان نشانیونکا اون عورتون کے جسم مین کہ جنکو عادت ہے
نشان درد رحم کا ہے اور بوڑہون مین نشان پراگندہ ہونے مواد کا ہے اندر جسم کے اور اسباب کودکان کی بیماریکی
کی گوناگون ہوتی ہین اسلیے کہ قوت اونکی ضعیف ہوتی ہی اور معلوم کرین کہ جسوقت کہ بیمار سامنے آنکھہ کے خطوط سرخ
دیکھے اور روے اور آنکھہ اور ناک سرخ ہووے اور اتفاقیہ آنسو آنکھہ سے جاری ہون اور نبض بلند اور سریع اور موجی ہو

اور ناک کھجلائے اور رگین سر کی ضربان کرین تو یہ سب نشانیان دلالت کرینگی کہ نکسیر ہوگی خاصۃً اگر مواد بیماریکا
خون ہووے اور عمر کم تیس برس سے ہو اور مواد صفراوی بھی اکثر بحران ساتھہ نکسیر کرتا ہے اور نشان اوسکا
یہ ہے کہ خطوط اور خیالات زرد اور بے رنگ آگے آنکھونکے روبرو دکھائی دیوین اور یہ نشان بیشتر تپون محرقہ صفراوی
مین ظاہر ہوتی ہین اور سردی کو پانا بیمار کا بحران کے دن اور خشکی پوست کی دونون منجملہ نشانہای رعاف کی
ہین بشرطیکہ اور نشانیان دلیل سلامتی کی نہون تو وہ دونون نشان مرگ کی ہونگے لیکن وہ نشانیان
جو نکسیر کے لیے مخصوص ہین گرمی سر کی ہے اور پانی آنکھہ سے بہنا اور بھرا ہونا کانون کا اور جو نشان کہ ساتھہ قے
کی مخصوص ہین تنگی سانس کی ہے اور کھچنا پہلوون کے سرونکا اور درد معدہ اور وہ نشان جو خاص قے
کی لیے ہین اور ضد نشانات نکسیر کے ہین خیرگی اور تاریکی چشم ہے اور رنگ چہرہ کا زرد ہونا اور وہ نشان جو خاص
نشان رعاف یعنی نکسیر کے ہین اور ضد نشان قی کے شعاعین اور خیالات اور خطوط سرخ آنکھہ کے سامنے معلوم ہونا
اور موتھہ سرخ ہونا ہے و لیکن پھڑکنا نیچے کے ہونٹ کا نشان قی کا ہے خاصۃً اور کھجلانا ناک کا نشان جاری ہونے
نکسیر کا ہے خاصۃً اور جسوقت کہ بحران برعاف ہووے اور نشانہایان تمام سلامت ہووین تو رعاف ضعیف ہوگا
اور حاجت ہوگی کہ طبیعت کو یاری دیوین تاکہ بحران تمام ہووے بقراط فرماتا ہے کہ پانی گرم بہت سر پر ڈالنا
چاہیے اور سر کو گرم رکھنا چاہیے اور اگر رعاف یعنی نکسیر بافراط ہووے تو پانی سرد سر پر گرانا چاہیے اور مجمہ سر پہلو پر
رکھنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ بہترین رعاف وہ ہے کہ اوس جانب سے ہو کہ مواد بیماری کا جسطرف مین ہووے
اور نشانیان میل کرنے مواد کی جسم کے نیچے کیطرف برخلاف ہین نشانیون میلان مادہ کی اوپر کیطرف اور
دوسری یہ کہ بیمار نیچے کی جانب کچھہ الم اور حرارت پاویگا اور رانون کی جڑین اور دونون سُرین ممتلی ہونگے
اور نشانیان میلان مواد کی بطریق پسینہ ایک کم آنا پیشاب کا ہے دوسرے خشکی طبع تیسرے سرخ ہونا ظاہر
پوست کا چوتھی گرم ہونا بدنکا پانچوین ابخرے گرم اور تر جسم سے اوٹھین گے چھٹے نبض نرم اور موجی ہوگی ساتوین
یہ کہ پیشاب جسقدر کہ ہوگا رنگین اور گاڑھا ہوگا خاصۃً اگر چوتھے دن رنگین ہو اور ساتوین دن گاڑھا ہو آٹھوین
جسجگہہ کہ ہاتھہ جسم بیمار پر رکھین جب تک ہاتھہ رکھے رہین پوست جو نیچے ہاتھہ کے ہوگا گرم زیادہ ہوگا نوین یہ کہ
جسوقت کہ بیمار کو لرزہ سخت آوے اور تپ گرم نہایت ہووے اور اور نشانیان سب بسلامت ہون تو
وہ دلیل اس امر کی ہے کہ بحران ساتھہ پسینہ کے ہوگا خاصۃً اگر طبع خشک ہو اور پیشاب گدلا اور کم کم آوے
دسوین بیمار حمام اور آبزن اور تدبیر غسل کو خواب مین دیکھیگا اور جاننا چاہیے کہ رنگین ہونا پیشاب کا نشان
میل مادہ کا ہے طرف رگون کے پس جسوقت کہ مواد رگون کی طرف میلان کرے تو استفراغ اوسکا ساتھہ
پسینہ کی ہوگا یا ساتھہ جاری ہونے پیشاب کے اور تفصیل اوسکی بیان ہو چکی ہے اور بحرانین پسینہ کی چارہ نہین ہے

ج ۴

اس بات سے کہ تپ سخت گرم ہوا ور قوت قوی اور اسباب کثرت پسینہ کو پانچ ہین ایک بہت ہونا مواد کا دوسرے
پتلا ہونا مواد کا تیسرے قوی ہونا قوت دافعہ کا چوتھے ضعیفی قوت دافعہ اور راندامون کی پانچوین کھلنا مسامونکا
اور پسینہ کو جسقدر پاک کرین زیادہ جاری ہوگا اور اوس عضو سے بہت آویگا کہ مواد جسمین زیادہ ہوگا اور جس
عضو کا کہ مسام بستہ ہو یا جس عضو مین کہ مواد کچہہ نہو وے اوس سے کچہہ پسینہ نہ جاری ہوگا اور اسی سبب سے ہے کہ
بیمار جس پہلو کیطرف سوتا ہے پسینہ اوسطرف سے نہین نکلتا ہے اسلیے کہ مسام اوس جانب کی بند ہوتے ہین اور
بنسبت سینہ اور شکم کے پشت کی طرف سے پسینہ بہت آتا ہے اور بہ نسبت نیچے کیطرف کے اوپر کی طرف سے
بہت آتا ہے اور پسینہ سوتے وقت بہت آتا ہے اور جاگتے وقت کم آتا ہے اسلیے کہ سوتے وقت حرارت
غریزی خلطونمین بہت تصرف کرتی ہے اور سانس بہت کھینچتا ہے پس بسبب نفس عظیم کے مواد باہر کی جانب
بہت اخراج پاتا ہے اور نشانیان مواد کی بطریق پیشاب سات ہین ایک جلن سر قضیب کی یا گرانی مثانہ کی
اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مثانہ مین گرانی ہوتی ہے اور جلن سر قضیب مین نہین ہوتی ہے پس سوزش
سر قضیب اور گرانی مثانہ دو نشان ہین تیسرے غلبہ کرنا پیشاب کا ہے اوپر بیمار کے زیادہ عادت اوسکی سے
چوتھے گاڑھا ہونا پیشاب کا ہے پانچوین ظاہر ہونا رسوب کا یعنی گاد کا ہے چھٹے خشکی طبع ہے ساتوین کم آنا پسینہ کا
اور معلوم کرنا چاہیے کہ بحران بطریق بول جاڑے کے موسم مین بہ نسبت اور فصلونکے زیادہ ہوتا ہے اور نشانیان
میلان مواد کی دستون کی راہ آٹھ ہین ایک سبزی پیشاب کی ہے دوسرے یہ کہ باوجود سبزی پیشاب کی
گرانی اور پیچیدگی تمام بدنمین محسوس ہوتی ہے خاصۃً زیر ناف کے اندر تیسرے بولنا ہوا کا شکم مین چوتھے ابھرا
ہونا شکم اور حوالی ناف کا بدون نفخ کے پانچوین نبض صغیر اور قوی اور صلب ہونا چھٹے یہ کہ اکثر اوقات مین
عادت بیمار کی ایسی ہو کہ طبع اوسکی نرم رہتی ہو اور اور استفراغ کو کم کرے ساتوین یہ کہ بیمار صفراوی تپونمین پانی
ٹھنڈا بہت پیے اور پیشاب سفید اور پتلا ہووے اور اور نشانیان باسلامت ہون دلیل اس امر کی ہوگی کہ
اسہال کریگا یعنی دست آوین گے اور بسبب دستون کے سحج پیدا ہوگی اسلیے کہ جسوقت کہ مواد صفراوی بطریق
پیشاب یا بطریق پسینہ میل کرے تو وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ مواد دستون کی راہ نکلیگا اور نشانیان میلان
مواد کی بطریق حیض دو ہین ایک یہ کہ بیمار پر اور نشانیون سے بحران کی ظاہر ہووین دوسرے یہ کہ کمرگاہ اور رحم مین
گرانی اور درد ظاہر ہووے دلالت اس بات پر کریگا کہ مواد نے اوسطرف کو میلان کیا ہے اور بحران بطریق حیض
ہوگا خاصۃً اگر وقت اوسکی عادت کا نزدیک پہونچا ہو اور نشانیان میلان مواد کی بطریق مقعد او کھلنے اوسکی
رگون کے پانچ ہین ایک عادت بیمار کی ایسی ہو کہ رگین اوسکی مقعد کی کھجلاتی ہون اور خون نکلتا ہووے دوسرے
یہ کہ بیمار ابتدا مین مقعد کے اندر درد اور گرانی کو پاوے تیسرے پشت اور کمرگاہ بھی درد کرے چوتھے نبض عظیمی اور موج

کیطرف میلان رکھی پانچوین اور بحرانون کی نشانیون سی کچھ نہ ظاہر ہون اور **نشانیان بحران انتقالکی**
سات ہین ایک قوت تپ کی بیحد دوسرے نہونا کسی نوع کا انواع استفراغات سی تیسرے ظاہر نہ آنا اثر نضج یعنی مواد کی
پکنی کا چوتھے یہ کہ باوصفیکہ اثر نضج کا ظاہر ہووی سب اندامونمین یا ایک اندام مین درد معلوم ہووے پانچوین یہ کہ
نشانیون بد اور خطرناک سی کچھ نہووی بحر نہونی نضج کے چھٹے یہ کہ قوت قوی ہووی ساتوین یہ کہ نبض با انتظام نہ ہو
اور بی قوت نہو اور نشانیان اس بات کی کہ انتقال کس طرف کو ہوگا چار ہین ایک یہ ہی کہ جس عضو مین کہ مواد انتقال
کریگا درد ظاہر ہوگا دوسرے یہ کہ رگین اوس عضو کی اور رگین حوالی کی اوسکے ممتلی ہونگی تیسرے یہ کہ وہ عضو گرم
ہوگا چوتھے اندامہای بیمار نہایت ضعیف ہونگی یا کوئی رنج کھینچے ہوئے ہونگے یا عادت بیمار کی ہوگی کہ اوس اندام
مین کسی طرح کا درد ہوا کرتا ہو تو وہ اندام اولی ہوگا اس باتمین کہ مواد اوسکی طرف کو انتقال کرے اور اندامونسی
اور جاننا چاہیے کہ درد اوٹھنی سے سر پہلوون کے اور کھنچنے سے اونکے بھی معلوم کرلینا چاہیے کہ مواد انتقال کونسی
عضو اور کس جانب کو کریگا اسلیے کہ یہ ایک نشان ہی مشترک میلان مواد کے جمیع انواع کو اور ورم اور خراج
انتقالی اکثر اون بیماریونمین پڑتا ہے جو سرد ہوتی ہین اور جاڑے کی موسم مین اور سالہای کہولیت مین بھی
ہوتا ہی لیکن سرد بیماریون متصل رہتا نہین اس سبب ہی بیشتر ہوتا ہی کہ مزاج سرد مواد کو تحلیل اور نضج یعنی پکنی سے
باز رکھتا ہی اور جبکہ وہ مواد تحلیل نہین قبول کرتا ہے اور نہ پختہ ہوتا ہے تو طبیعت چاہتی ہے کہ اوسکو دفع کرے
اور کسی اور عضو کی طرف کو بھیجے اور کسی طرح کا ورم یا کوئی زخم پیدا کری اور عمر کہولت مین اسلیے بیشتر ہوتا ہی کہ قوت مردم
کہل یعنی طاقت ادہیڑ آدمی کی دفع کلی سے عاجز ہوتی ہے اسوجہ سی چارہ نہین ہوتا اس باتسے کہ مواد ایک عضو سے
دوسری عضو کی طرف نقل کری اور سبب انتقال کے دو ہین ایک گاڑہا ہونا مواد کا یا بہت ہونا دوسری یہ کہ
قوت سخت قوی نہو اور نہایت ضعیف بھی نہو اور ایسی عاجز نہو کہ علت کو اعضای رئیس سے دفع کرے اور اسی طرح کی
قوی بھی نہو کہ ایکبار بدنسی باہر کرے اور یہ دونون سبب مناسب سن کہولت کی ہین اسلیے کہ حال قوت کا
ایام کہولت مین ایسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ نشانیان بحران انتقال کی
ظاہر ہوتی ہین اور اونکے اثر پر استفراغ قوی کا اتفاق پڑتا ہے خاصتہً جاری ہونا سفید پیشاب کا اور بہت
مواد انتقال نہین کرتا اور نشان اس باتکا کہ بیماری جو موجود ہو رخ طرف دوسری بیماری کے کری یہ ہی کہ مثلاً
جسوقت کہ ملاحظہ کرین کہ مرض حادہ یعنی تیز بیماری وقت انحطاط یعنی گھٹنی مرض کے زمانہ مین نہایت قوی ہووے
تو معلوم کرنا چاہیے کہ وہ دلیل ہے اس بات کی کہ بیماری دوسری بیماری کیطرف رخ رکھتی ہے **نشان بحران**
خراجی نشانیان اوس بحران کی کہ بطریق خراج ہوگا چار ہین ایک یہ کہ مدت دراز تک پیشاب بیمار کا پتلا
اور پانی سا آوے دوسرے قوت قوی ہو تیسرے یہ کہ اور بحرانون کی نشانیان سب باسلامت ہووین چوتھے

یہ کہ کوئی بحران دوسرا ظاہر نہووی اور جاننا چاہیے کہ جس عضو سے کہ بیماری مین پسینہ بہت آوی اوس عضو کی طرف
انتقال کا خیال بہت رکھنا چاہیے اور سردی کی فصل اور ادھیڑ عمر دونون دلیل اس بات کی ہین کہ بحران انتقالی
ہوگا اور جو خراج کہ پیدا ہوگا بدیر پختہ ہوگا خاصۃً اگر یہ ہو اور جسوقت کہ شدت تپ مین پیشاب بہت آوی معلوم
کرین کہ نیچے کے جسم مین درد پیدا ہوگا اور وہ بیماریان کہ کچھ بحران نکرین اور آٹھ روز گذر جائین اور اتفاقیہ کسی
عضو مین درد اور الم کسی طرح کا محسوس ہوتا ہو تو انتظار رکھنا چاہیے کہ بالضرور کسی دن بحران کے دنون سے اوس
عضو مین کسی نوع کا خراج ظاہر ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نشانیان خراج کی ظاہر ہوتی ہین اور طبیب خیال
نہین رکھتا پھر اتفاق کثرت جاری ہونے پیشاب کا ہوتا ہے اور پیشاب گاڑہا اور سفید بہت آتا ہے اور خراج
اوس سے دور ہو جاتا ہے اور جسوقت کہ تپ مین ماندگی کسی طرح کی جسکو عیا کہتے ہین ظاہر ہووے اور چوتھے روز
بحران بطریق بول ظاہر نہووے اور پیشاب گاڑہا نہووے خیال رکھنا چاہیے کہ بحران اوسکا ساتھ رعاف کے
ہوگا پھر اگر روزگار دراز ہووے خیال کرنا چاہیے کہ مفاصل مین کچھ رنج پہونچا ہوگا اور کسی نوع کا خراج پیدا ہوگا یا
اندر گوشت کی یا اوس رگ مین کہ زنخدان کے جڑ کے اندر ہوتی ہے خراج ہوگا اسلیے کہ جو کوئی رنج کہ مفاصل میں
پہونچتا ہے مواد اوسجگہہ کہینچتا ہے اور حرارت تپ کی مواد کو اوپر کیطرف چڑہاتی ہے اور گوشت سست کہ زنخدان کی
جڑ مین ہوتا ہے بسبب سستی اور زبونی کے مواد کو قبول کرتا ہے اور خراج وہان پیدا ہوتا ہے اور خراج بیماریون
مزمن مین اکثر نیچے کی اندامو نمین پڑتا ہے اور بسا اوقات بحران ذات الریہ کا ساتھ اوس خراج کے ہوتا ہے جو مفاصل
مین ظاہر ہوتا ہے اور جو کوئی خراج کہ ظاہر ہووے اور بغیر پکے ہوئے پھر جائے تین حال سے باہر نہوگا یا عظیم زیادہ
اوس سے ہو کہ پھر آوے یعنے جسقدر کہ پہلے تہا اوس مقدار سے بہت بڑا پھر پیدا ہووے یا بیماری نکس کرے یا مواد مفاصل
مین اوتر آوے یا مواد اوس عضو پر گرے جو بہت ضعیف ہو یا جس عضو کو کوئی رنج یا درد پہنچا ہو اور بہترین خراج
وہ ہے کہ بعد نضج کے پیدا ہووے اور بدن سے اوٹھا ہوا ہو اور اعضای رئیسہ سے دور ہو اور سخت نہووے اسلیے کہ ورم
صلب یعنے سخت ناپختہ ہوتا ہے اور الم اوس سے بہت محسوس ہوتا ہے اور اگر ساتھ خراج بحرانی کے تپ آوے
خراج مدت ساٹھہ روز مین پختہ ہوگا یا اوس سے کم مدت مین اور اگر موضع خراج فراخ ہو اور مواد اوسمین گنج پاوے
تو وہ بہتر اوس سے ہوگا کہ مقام جس خراج کا تنگ ہو اسلیے کہ مواد جبکہ گنج نپاویگا تو طرف موضع اول کے لوٹ جاویگا
اور اسی طرح طبیب جاہل اگر مواد بد کو کہ عضو شریف سے طرف کسی عضو خسیس کے آیا ہو ساتھ علاج کے پھیر دیوے
تو حرکت اوسکی اور پھیرنا اوس مواد کا بدتر ہوگا اور مضرت اوسکی بڑی ہوگی اور بدترین خراجون کا وہ خراج ہے
کہ جڑ جسکی جسم کے اندر ہووے اور نشانیان بحران کی جو بطریق تشنج ہو دو طرح پر ہین ایک یہ کہ جسوقت کو دک طفل کی
طبع خشک ہو اور خواب مین بہت ڈرے اور بہت بکے اور رنگ اوسکا سرخ یا سبز یا تیرہ ہو تو یہ نشانیان دلالت

کرینگی کہ تشنج ہوگا اور جسقدر عمر بچہ کی کم ہوگی تشنج اوسی قدر جلد عارض ہوگا اسلیے کہ بچے ضعیف زیادہ اوسکے
ہونگے اور یہ نو برس کی عمر تک ہوتا ہی دوسرے یہ کہ جسوقت کہ جوان آدمی کو بیماری مین مرض احول کا لاحق
ہوا اور گردن اور چہرہ کج ہووی اور دانت سوتی وقت چباوی نشان تشنج کا ہی اور بسا اوقات درد گردن
اور گرانی سر یا تپ یا تپ اور ورم گرم دو حال سی باہر نہین ہوتا ہی یا تشنج پیدا کرتا ہی یا قے زنگاری لاتا ہے
اور نشانیان لرزہ کی کہ جسکو نافض کہتی ہین یہ ہین کہ تپون تیز مین جبکہ سب نشان با سلامت ہون اور
پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہو دلیل اس بات کی ہی کہ لرزہ عارض ہوگا اور بحران اوس سی گذر جائیگا پس اگر
سبب کمی پیشاب کا پرانی دست ہووین لرزہ کا انتظار نرکھنا چاہیی اور لرزہ کو پسینہ بھی لازم ہی پس جسقدر لرزہ
قوی ہوگا اوسی قدر پسینہ بھی کثرت سی آویگا کیونکہ تپ بیماریونمین لرزہ مقدمہ عرق ہے اور **نشانیان
بحران نیک کی** تو ہین ایک نضج تمام ہے دوسری یہ کہ اوسدن مین بحران ہووی جو روزہای نیک سی ہے
تیسری یہ کہ روز انذار نے جو مناسب اوس روز کے ہو انذار کیا ہووی یعنے بحران کے دینی خبر دی ہووی
چوتھی یہ کہ بحران یا استفراغ ہو نہ با انتقال پانچوین یہ کہ استفراغ اوس طریق سی ہووی جیسا مواد بیماری کا ہے
چھٹی یہ کہ استفراغ اوس طریق سی ہووی کہ جو لائق اوس بیماری کے ہو جیسی تپ محرقہ مین بحران نکسیر کے طریق سی
ہوتا ہی اور غب مین قی یا پسینہ کی راہ سی ہوتا ہی ساتوین یہ کہ استفراغ اوسقدر ہووی کہ بیمار جسقدر طاقت
رکھ سکتا ہو آٹھوین یہ کہ بیمار بعد اوسکے راحت پاوی نوین یہ کہ قوت بدستور قائم ہو اور نبض نیک ہووے
جیسی کہ چاہیی اور معلوم کرین کہ جسوقت کہ نبض اور قوت ظاہر آنے سختی بحران کی قوی ہو خاصۃً اوسوقت
مین قوی زیادہ اوس سے ہو کہ پہلی تھی تو اعتماد کرنا چاہیی کہ بحران نیک ہوگا اور تمام اوسوقت ہوگا کہ
بعد بحران کے راحت اور سبکی بیمار مین ظاہر ہووی اور جسوقت کہ خلطین بیمار کی نیک ہووین اور اثر نضج کا
جلد ظاہر ہووی خطر سے بیخوف رہنا چاہیی اور جسقدر نشانیان قوت بحران کی ظاہر زیادہ ہوتی جاتین
بیخوف زیادہ ہونا چاہیی کیونکہ وہ دلیل اثبات کی ہے کہ بحران بہتر اور تمامتر ہوگا اور اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہی
کہ علامات خوفناک قوت بحران کی ظاہر ہوتی ہین اور نبض بہت قوی اور با نظام ہوتی ہے اور جالینوس
نیک بحرانون مین ایک مثال لایا ہے وہ کہتا ہی کہ جبکہ گرم صفراوی بیماریونمین نوبت ہر ایک تپ کی دو
ساعت پیچھے وقت سی پڑی اور اور نشانیان روز اول سی گیارہوین شب تک نسق راستی پر ہون اور گیارہوین
دن پیشاب مین غمامہ ظاہر ہووی یعنے ابر سا چھایا ہووی کہ پہلے اوس سے نہوا ہو تو امید قوی رکھنی چاہیی
کہ چودہوین روز بحران ہوگا اور اگر چودہوین شب کو لرزہ آوی اور چودہوین روز کے انداز سے پسینہ شروع
کرے اور نبض اور سانس بقیاس ساتھ اوس احوال کے برابر ہو اور بیماری مین سبکی معلوم ہو اور تمام روز

پسینہ مین رہی کہ وہ پسینہ بہت گرم اور ہموار اور سائل ہووی اور سائل اوس پسینہ کو کہتی ہین کہ جو تمام بدن سے
آتا ہی سر سے پاؤن تک اور رات کو وقت تپ مفارقت کری اور بیمار ایکبارگی تپ سی باہر آوی تو وہ کہتا ہے
کہ اس طرح کا بحران بحران درست ہی اور نکس یعنی لوٹنی مرض سی بیخوف رہنا چاہیے اسلیے کہ چودہوان روز
ایام ستوودہ سی ہے اور فضیلت اوس بحران کی کہ نیک دنین ہوا ایام بحران سے وہ مانند اون روزون
کو کہ جو بیان ہو چکی اوس صورت مین ہی کہ اگر مثلاً وہ نشانیان جو بیان کیگئین اوسی ترتیب اور اوسی حال پر
ہووین ولیکن اگر بحران وقت غیر مین ہووی اور پندرہوین دن پڑی تو وہ اوس تمامی کو نہ پہونچیگا کہ جیسا
بحران چودہوین دنکا ہوگا بلکہ اوس سے دور ہوگا اور اگر بیمار کچہہ خطا کرے نکس پڑیگا اور تمامی اور درستی
مین کمتر اور اوس سی بھی ہٹکر غیر وقت مین ظہور کریگا بالجملہ بحران چودہوین دنکا بہتر اور تمامتر بحران پندرہوین
دن کے سی ہے اور نشانیان بحران بد کی برخلاف بحران نیک کی ہوتی ہین اسوجہ سی کہ بحران بد نضج سی
پہلے اور مرض کے انتہا کو پہونچنے سے پہلے ظاہر ہوتا ہے اور کسی دن ایام بحران سے حرکت نہین کرتا ہے
اور نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور معلوم کرین کہ جو بحران کہ نضج سے پہلے اور وقت انتہای مرض سی پہلے
حرکت کرے اور استفراغ کرے اوسپر غرہ نکرنا چاہیے کیونکہ استفراغ اوسکا کثرت مواد اور عاجزی قوت سے
ہوگا اور اسی طرح جو کوئی بیمار کہ اپنی بدن مین سبکی پاوی بدون استفراغ کے اوسپر بھی غرہ نکرنا چاہیے کیونکہ راحت
بیمار کو بسبب سکون اور غلظ مواد کے پہونچتی ہے نہ بوجہ نیکی احوال جسم کے اور اکثر اتفاق ہوتا ہی کہ مواد لیجاتا ہے
اور پکنے کے ساتھہ مواد کے قوت ضعیف ہوجاتی ہے اور دفع کرنے سی اوسکے عاجز آتی ہے اور نشانیان بد
جو انتہا سے پہلی ظاہر ہوتی ہین خطرناک ہوتی ہین لیکن جب تک قوت بحال رہی حکم نکرنا چاہیے اور دل بیمار پر سے
نہ اوٹھانا چاہیے کیونکہ ہمیشہ اعتماد قوت پر ہوتا ہی اور وہ نشانیان جو نہایت بد ہین دلیل موت کی ہین لیکن
اگر قوت قوی ہو بیماری دراز ہوگی پھر موت آویگی اور اگر قوت ضعیف ہو موت جلد آویگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ نشانیان بد ایام بد مین ظاہر ہوتی ہین پھر ناگاہ قوت قبضہ پاتی ہے اور بحران نیک یا بحران انتقال
کرتی ہے اور بیمار خلاصی پاتا ہی اور طبیب پر واجب ہی کہ جسوقت کہ بدن اور ہیئت جسم اور چہرہ بیمار اور رنگ کو
اوسکی بد دیکھی تو اول احوال پر اوس بیمار کے نگاہ کرنی چاہیے کہ اوسکا کون سبب ہی اسباب بادیہ سی جیسی بیخوابی
اور رنج اور ریاضت اور اسہال یعنی دست اور تفکر وغیرہ یا اگر رنگ زبان کا بیمار کے دگرگون ہو تو جاننا چاہیے
کہ یا کوئی چیز کھائی ہے کہ یہ فعل اوسکا ہی یا سبب ان حالات کا بیماری کوئی ہے اگر سبب اوسکا اسباب
بادیہ سی ہووی جلد اصلاح اوسکی کرنی لازم ہے اور اگر بسبب گرمی بیماری اور ضعف قوت کی ہووی نہایت بد ہے

گفتار چوتھی تقدمۃ المعرفت مین ہے یعنی شناخت مین اس امر کے کہ انجام بیمار کے حال کا

کیا ہوگا اور اس گفتار سات باب ہین **باب پہلا نشانیون مین ہی سلامتی اور خلاصی بیمار کے بیماری سے** جاننا چاہیی کہ نشان سلامت اور خلاصی پانے بیمار کا بیماری سے نو وجہ سی دریافت کرین پہلی قوت طبیعت سی دوسرے قوت دماغ سے تیسری سحنہ یعنی ہیئت اور رنگ چہرہ سی چوتھے تپ سی اور احوال اوسکی سی پانچوین احوال بحران سے چھٹے ادرار بول یعنی پیشاب کی جاری ہونے سے ساتوین اجابت طبع سی آٹھوین نفث یعنی تھوک سی نوین احوال اعضای اندرونی شکم سے لیکن ڈھونڈہنا دلیل سلامتی کی قوت طبیعت سی پانچ وجہ سے ہی ایک یہ کہ بیمار پہلو پر خواب کر سکیگا اور خود اوٹھہ سکیگا اور خود ایک پہلو سی طرف دوسری پہلو کے پلٹ سکیگا اور جسوقت پہلو پر سوویگا اوسی شکل پر رہیگا اور جلد اوندہا نہوگا اور اکثر اوس شکل پر سوویگا جس طرح حالت تندرستی مین عادت رکھتا ہو دوسری یہ کہ بیمار جو رات کو سوویگا اور صبح کو جاگے گا اپنے جسم مین سبکی اور بہتری پاویگا تیسرے یہ کہ جسوقت عقل بیمار کی شوریدہ ہو جائے اور باتین بہکی بہکی کرنے لگے اور ہر ایک چیز کو جیسا کہ چاہیی جانے اور اگر سو رہے اور پھر سو کر جاگے ہوش مین آوی نشان سلامتی کا ہوگا اور دلیل اس امر کی کہ طبیعت نی مواد پر قہر کیا ہی اور بگاڑا ہے لیکن ہوش بحال رہا ہی اور چوتھے سرسام اور تپ بیمار ہونین نشان سلامتی کا نہین ہی اسلیے کہ سل اور دق مین آخری سانس تک ہوش بحال رہتا ہی چوتھے نفس طبعی اور نبض قوی دونون دلیل بزرگ ہین اوپر قوت طبیعت کی پانچوین یہ کہ بیمار شرط پرہیز اور علاج کی بجا نہ لاوے اور پرہیز نکرے اور بیماری ایک حال پر قائم ہو اور زیادہ نہ بڑہے دلیل اس بات کی ہوگی کہ بیماری سلیم ہے اور قوت قائم اور بحال ہے اور علاج جلد اثر پذیر ہوگا اور جسوقت کہ ساتھہ نشانیون امیدواری کے قوت قوی ہووی امید قوی ہوگی اور دلیل اس امر کی کہ بیمار جلد حالت تندرستی کیطرف رجوع کرے گا اور نشان سلامت قوت دماغ سی دو چیز سے دریافت کرسکتی ہین ایک یہ کہ اگر بیمار ہوش مین ہو اور سب حواس درست اور نظر اوسکی مانند نظر تندرستون کے ہو اور رات کو نیند نہ آوے دلیل سلامتی دماغ کی ہوگی دوسری عطسہ یعنی چھینک کا آنا بعد انتہاے سرسام اور تپون تیز کے دلیل قوت دماغ کی ہے کہ فضلہ کو دفع کرتی ہے اور دریافت کرنا نشان سلامتی کا سحنہ اور ہیئت اور رنگ چہرہ سے اسطور پر ہے کہ نگاہ کرین اگر جسم اور ہیئت اور رنگ چہرہ کا طبعی ہووی اور احوال اپنی سے پھرا ہوا نہو دلیل سلامتی کی ہوگی اور اگر احوال اپنی سی پھرا ہوا ہو کہ گوشت رخسارہ کا جلد گھلجائے اور سر بینی اور چہرہ باریک ہو جائے اور رنگ چہرہ متغیر ہووی اور بطرف رنگ بد کے مائل ہو پس اگر سبب گھٹنے گوشت رخسارہ کا اور بدرنگی اور بیخوابی نپانا غذا کا ہو یا کوئی استفراغ انواع استفراغات سی موجب اوسکا ہو تو کچھہ محل خوف نہین ہے کہ جلد بفضلہ تعالے اپنی حالت اصلی پر پھر آویگا اور اگر کسی شخص کا سحنہ مضمحل اور بدرنگی طبعی ہو نشان بدحالی کا

نہین ہی اور اگر کسی آدمی کا چہرہ اور رگین گردن کی اور آنکھین بسبب فزونی طعام اور شراب اور بسبب مستی کی بھری ہوئین اور پھولی ہوئین ہووین وہ حال بھی بد نہین ہی اور اگر بسبب گھلنے گوشت رخسارہ اور ناک کا بیماری ہو وہ بد ہی اسلیے کہ سبب باریکی سر بینی اور چہرہ کا دو حال مین سے ایک ہوگا یا زیادتی حرارت کی ہوگی کہ گوشت رخسارہ اور گوشت بینی کو گھلا دیگی یا ضعیفی حرارت غریزی کی ہوگی کہ اوسکے سبب جب کہ روح گذر نکر سکے گی اور اطراف مین نہ پہونچ سکیگی چہرہ اپنے حال سے پھر جائیگا اور بوجہ اسکے گو ہڈی کا سخت ہی اسلیے ہڈی چہرہ کی بحال خود قائم رہیگی اور گوشت بسبب حرارت کے پگھل جائیگا یا بسبب ضعیفی حرارت غریزی کے اندر کو بیٹھ جائیگا اور چہرہ باریک رہ جائیگا اور سر بینی بھی باریک ہو جائیگی

دریافت کرنا نشان سلامتی کی تپ مین کہ اگر حرارت تپ کی جسم ہموار مین ہو اور کوئی عضو کمتر کسی عضو سے نہو نشان سلامتی کا ہی اسلیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ اعضاے اندرونی شکم سب باسلامت ہین اور کسی طرح کا ورم اور کوئی کسی نوع کا الم نہین ہی اور جسوقت کہ صاحب تپ مطبقہ کو کسی دنین ایام بحران سے لرزہ آوے نشان سلامت اور زائل ہونے تپ کا ہی اسلیے کہ مطبقہ تپین اکثر خلط عفن سے ہوتی ہین جو رگون کے اندر سڑ جاتی ہین اور لرزہ نشان باہر آنے خلط عفن کا ہی رگون کے اندر سے اور جسم کے پاک ہونیکا اوس ہی اسی سبب سے دلیل سلامتی اور دور ہونے تپ کی ہے اور جسوقت کہ صاحب تپ عب کی ناک اور ہونٹ پر پھنسیان نکل آئین دلیل بہتری اور زائل ہونے تپ کی ہی اور تشنج بلغمی اور امتلا تپ سے دور ہوتا ہی اسلیے کہ خلطین بسبب حرارت تپ کے پگھلتی ہین اور تپ چوتھیا کہ عربی مین ربع کہتے ہین صاحب تشنج اور صاحب مرگی کو مفید ہی اور اگر صاحب معدہ اور جگر اور تلی اور اعضاے سرد کو تپ آوے سوء مزاج سرد زائل ہوگا اور وہ عضو سالم رہیگا

دریافت کرنا نشانیان سلامتی کی بحران سے تیسری گفتار مین جو حال بحران کا مفصل لکھا گیا ہے اونکی نشانیون پر بخوبی تامل کرین لیکن جسوقت کہ صاحب درد سر خونی کے سر سے ناک کی راہ کسی دنین بحران کے دنون سے کچھہ رطوبت خام جاری ہونی شروع ہووے یا خون ناک سے آوے نشان سلامتی کا ہی درد سر اوسکے سبب سے جاتا رہیگا اور جسوقت کہ گرم تپ مین ساتوین روز یا کسی اور دنین بحران کے دنون سے اجابت طبع مین یا قے کے ساتھہ کرم بزرگ نکلے دلیل اس بات کی ہوگی کہ طبیعت مواد کو دفع کرتی ہے اور ادرار بول یعنی بہنا پیشاب کا کسی دنین بحران کے دنون سے دلیل سلامت اور دلیل دفع مواد کی ہے اور جو صاحب ذات الریہ کے پاؤن پر کسی نوع کا خراج ظاہر ہووے اور کھنکھار پکا ہوا ہو دلیل اس بات کی ہی کہ مواد ذی انتقال کیا ہے اور طبیعت ذی اوسکو اطراف کی جانب دفع کیا ہی اور اسی طرح

اگر صاحب ذات الریہ کی کان کی جڑ مین یا اندر حوالی سینہ او ر سر پہلو و نکی ریش ظاہر ہووی دلیل انتقال بحران کی ہے اور نشان سلامتی کا اور اگر صاحب مالیخولیا اور صاحب سرسام کو بواسیر عارض ہووی دلیل بحران انتقال کی ہے اسلیے کہ مواد دماغ سے نیچے کیطرف میل کرتا ہی اور مالیخولیا اور سرسام بسبب اوسکی دفع ہو جاتا ہی مولف لکھتے ہین کہ مینے شہر مرو مین اپنے آنکھہ سے دیکھا ہی کہ صاحب مالیخولیا کے پاؤن پر عرق مدنی یعنی مرض رشتہ یکایک نکل آیا اور مالیخولیا اوسکا جاتا رہا اور اگر ظاہر حلق اور زبان پر کسی طرح کا ورم پیدا ہووے دلیل خلاصی کی ہے اور جو رسولی والے کی خایہ پر کسی نوعکا ورم ظاہر ہووی رسولی دفع ہو جائیگی اور اسی طرح اگر صاحب درد گردہ اور درد اعضا اور صاحب نقرس کو حوالی ظاہر ہووی نشان انتقال مواد کا ہی اور علت جاتی رہتی ہے اور اگر کسی شخص کا بدن خلطون بد سے پاک نہوتا ہووی اور جسم پر اوسکی پھوڑا پھنسیان اور خارش نمودار ہو تو وہ نشان اس بات کا ہی کہ طبیعت نی بد خلطون کو ظاہر کیطرف دفع کیا ہے اور اگر صاحب فواق امتلائی کو کہ جسکو ہندی مین ہچکی کہتے ہین چھینک آوی ہچکی جاتی رہے گی اسلیے کہ اوسمین حرکت قوی چاہیے تا کہ اوس مواد غلیظ کو کہ جو پیدا کرنیوالا ہچکی کا ہے گرم کرے اور تحلیل کرے اور عطسہ یعنی چھینک ایک حرکت ہی کہ یہ مطلب اوس سے بسلامتی حاصل ہوتا ہے اور نشان سلامت احوال اندرونی شکم سے اسطور سے ڈھونڈہین کہ جسوقت کہ کسی بیمار کا بیماری مین گوشت شکم کا اور فربہی کہ جو تندرستی مین تھی بحال رہی ہو اور کوئی درد اور کسی طرح کا ورم نہووی تو دلیل اس بات کی ہے کہ آلتہای غذا قوی اور با سلامت ہین اور جسوقت کہ بیمار کو جو غذا کہ کھاوی ہضم ہوتی رہے وہ دلیل سلامتی معدہ اور جگر اور جمیع آلتہای غذا کی ہے اور نیز دلیل سلامتی قوت مدبرہ کی **دریافت کرنا نشانیان سلامتی کی اجابت طبع سے** جسوقت کہ کان کسی بیمار کے بسبب تپ گرم کے بہری ہو گئے ہون اگر صفراوی دستونکا اتفاق پڑے تو کان اچھی ہو جاینگے اور مرض کری گوش بالکلیہ جاتا رہیگا اسلیے کہ کری یعنی بہرا ہونا کان کا بسبب اوتر نی خلط صفراوی کے ہوتا ہے پس جسوقت کہ وہ خلط دستون کی راہ نکل جائیگی کری بھی دور ہو جائیگی اور اسی طرح اگر صاحب درد چشم کو صفراوی دست آنی شروع ہون تو نیز حسب سبب مذکور درد چشم اوسکا جاتا رہیگا اور ممکن ہے کہ صفراوی دستون مین کان بہری ہو جائین اور دست ٹھہر جائین اسوجہ سے کہ مواد صفراوی نے اوپر کیطرف کا رخ کیا ہو گا اور اگر قوام ثفل کا معتدل ہو اور رنگ اوسکا نہایت زرد نہو دلیل اس امر کی ہے کہ قوت ہاضمہ قوی ہے اور معدہ اور احشا سلامت ہے اور اگر استسقا والے کو دست آنی لگین اور کچھہ رطوبت آبناک اوسمین نکلنی شروع ہو تو معلوم کرین کہ وہ مواد استسقا کا ہے کہ دفع ہوتا ہے اس صورت مین وہ آدمی جلد مرض سے خلاصی پاوے گا

دریافت کرنا نشانیان سلامتی کی ادرار بول مین جسوقت کہ پیشاب کسی بیمار کا نارنجی ہو اور اوسمین قارورہ کی مانند ابر سپید کے کہ اوسکو غمامہ اور سحابہ بھی کہتی ہین معلوم ہووے اور میل اوسکا نیچے کیطرف ہو دلیل سلامتی کی ہی اسلیے کہ وہ نشان اسبات کا ہی کہ مواد نے مرض کے دماغ سے رخ پھیرا ہے اور نیچے اوترنے والا ہے اور اوس ... ثقل ہے جو مثل شیر کی بیٹھا ہوا ہو اور سفید ہو کیونکہ وہ دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مواد کو پکایا ہے اور جاننا چاہیے کہ بول ... تعلق یا طاقی دل اور دماغ کی بیماریون مین دلیل سلامت نہین ہے لیکن ... دلیل سلامتی کی ہے

دریافت کرنا نشانیان سلامتی کی نفث مین جو رطوبت کہ کہانسی کی حرکت سے حلق سے نکلتی ہے اور آدمی اوسکو تہوکتا ہے اوسکو نفث کہتے ہین پس اگر صاحب ذات الجنب اور ذات الریہ رطوبت سفید اور پتلی حلق سے گراوے اور روز بروز گاڑہی نکلتی آوے اور بآسانی باہر آوے اور جسقدر گاڑہی پائم ہوتی جاوے رنگ اوسکا سبز اور سیاہ اور سخت زرد نہو اور بو بھی ناخوش نہو دلیل نضج اور علامت سلامتی کی ہے اور اگر صاحب ذات الریہ اور ذات الجنب کا زخم کہلجاوے یعنی وہ زخم کہ پھیپڑہ اور جہلی مین پیدا ہوا ہو منہہ اوسکا پھوٹے اور پیپ سفید اور ہموار ... آلودگی جاری ... ہو اور تپ مفارقت کرے اور بہونک کہانے کی ظاہر ہووے نشان سلامتی کا ... پاؤن پر کسی نوع کا خراج پیدا ہووے اور نفث یعنی کہنکار تہوک کا پکا ہوا ہو دلیل ... ہے اسلیے کہ طبیعت نے مواد کو اطراف کی جانب پہینکا ہے اور اسیطرح اگر صاحب ذات الریہ کو کان کی جڑ یا حوالی سینہ یا سینہ مین یا سراشیف یعنی پہلوون مین زخم ظاہر ہووے دلیل سلامتی کی ہے لیکن وہ زخم بسبب بدی مواد کے ناصور ہو جائیگا

باب دوسرا پُر خطر نشانیون کی شناخت مین

ہے نشانیان بد کہ بہت ہین واجب ہے کہ ہر ایک علامت جو ہر ایک اندام مین ظاہر ہوتی ہے ایک ایک بشرح وبسط بیان کیجاوے اور جاننا چاہیے کہ بدنشانیونسے بعضی قوی زیادہ ہین اور بعضی ضعیف زیادہ اور بعضی میانہ ہین اور بقراط نے درجہ ہر ایک علامت کا بیان کیا ہے اور سب نشانیونسے جو علامت کہ نہایت قوی ہے اور دلیل اس بات کی ہے کہ بیمار کسی حالت مین خلاصی نپاویگا اوسکو تین عبارت سے مذکور کیا ہے یا کہین کہ ہلاک کرنیوالی ہے یا کہین کہ موت سے نزدیک ہے یا کہین کہ کشندہ ہے اور اگر وہ علامت قوی ہو دلیل اس بات کی ہے کہ اگر اوسکے ساتھہ کوئی علامت نیک نشانیونسے شامل ہو امیدوار ہوگی کہ مریض خلاصی پاوے یا کہین بد ہے اور جو کوئی علامت میانہ دلالت کرے کہ اگر کوئی نشانی نیک ساتھہ اوسکے نہو بیمار ہلاک ہو جائیگا اوسکو کہین نہایت بد اور نکوہیدہ ہے اور جسوقت کہ بد علامتون سے دو تین علامتین ظاہر ہووین اور کوئی نشانی

نیک ساتھہ اوسکی نہو دلیل ہلاکت کی ہوگی اور علامت نیک جمیع حالات مین وہ ہی کہ قوت بدستور قوی اور قایم ہووے اور یہ علامات چوالیس وجہ سے ظاہر ہوتی ہین ایک سحنہ اور چہرہ اور رنگ روی سے دوسرے درد سر سے تیسری حس سے اور اون خیالات سے جو اوسکو معلوم ہوتے ہون چوتھے آنکھہ کی حال سے پانچوین ناک کی حال سے چھٹی کان کے حال سے ساتوین دانتون کے حال سے آٹھوین دہن اور زبان کے حال سے نوین حال نفس سے دسوین حال حلق اور مری طعام سے گیارہوین فم معدہ سے بارہوین سونے کی ہیئت سے تیرہوین پوست کی ہیئت سے چودہوین شکم کی ہیئت سے پندرہوین مقعد کی ہیئت سے سولہوین قضیب اور انثیین سے سترہوین رحم سے اٹھارہوین اطراف سے اونیسوین خواب اور بیداری سے بیسوین درد ونسے اکیسوین پیاس اور بھونک سے کھانے کی بائیسوین وہم اور اندیشون سے تیئیسوین حرکتون سے چوبیسوین انگڑائی اور جمہائی سے پچیسوین ورمون اور پھنسیون سے چھبیسوین یرقان سے ستائیسوین لرزہ سے جسکو عربی مین نافض کہتے ہین اٹھائیسوین استفراغ سے اونتیسوین سینہ سے تیسوین رعاف یعنی نکسیر کے بہنے سے اکتیسوین عطسہ یعنی چھینک سے بتیسوین اجابت طبع سے تینتیسوین کمی اور زیادتی سے پیشاب کی چونتیسوین رقت بول سے پینتیسوین گاڑھے اور گدلے ہونے سے پیشاب کی چھتیسوین سیاہی پیشاب سے سینتیسوین سرخی پیشاب سے اڑتیسوین گاد سے پیشاب کی اونتالیسوین حالات گوناگون سے جو پیشاب مین پیدا ہوتے ہین چالیسوین بو پیشاب سے اکتالیسوین قی سے بیالیسوین نفث یعنی تھوک سے تینتالیسوین انواع بیماریون سے چوالیسوین حالہاے گوناگون سے جو بیماریونمین سے ظاہر ہوتے ہین **دریافت کرنا نشانیون کا سحنہ چہرہ اور رنگ روے سے** جسوقت کہ چہرہ اور رنگ روی بیمار کا برنگ تندرستی نرہے بد ہوگا خاصة اگر آنکھین بیٹھہ جائین اور ناک باریک ہوجائے اور کان سرد ہوجائین اور بناگوش نیچے بیٹھہ جاے اور نرمہ گوش پھر جائے اور کھال ماتھی کی کھنچ جائے اور رنگ چہرہ کا تیرہ اور بے رونق مانند گرد زدہ کے ہوجائے یا سبز ہووے یا سیاہ علامت مرگ کی ہے اور جاننا چاہیے کہ سبب متغیر ہونے چہرہ اور رنگ روی کے دو چیزین ہین ایک قوت بیماری کی اور حرارت فزونی دوسرے ضعیفی حرارت غریزی لیکن اگر سبب متغیر ہونے چہرہ اور رنگ روی کا قوت بیماری کی اور حرارت ہو چہرہ بیمار کا جلد متغیر ہوگا اور رنگ چہرہ کا ایکبار جلد بے رونق ہوجائیگا اور گوشت رخسارہ اور ناک کا گھلجائیگا اسوجہ سے کہ تپ جبکہ نہایت گرم ہوتی ہے اور معدہ خلطین رقیق اور قوت ماسکہ ضعیف ہوتی ہے تو ہمیشہ رطوبت غریزی پگھلتی ہے اور انجرے بہجاتی ہے اور طرف مسام کی نکلتی ہے اور روح بھی بصحبت اوسکے تحلیل قبول کرتی ہے یہانتک کہ رطوبت نیست ہوجاتی ہے اور آنکھہ جو کہ عضو نرم اور تر زیادہ بہ نسبت اور اندامون کے ہے بسبب حرارت تپ کی بیشتر گھلتی ہے اور

تحلیل زیادہ قبول کرتی ہے اور اندر کیطرف بیٹھ جاتی ہے اور عضلے بناگوش کے بھی بسبب تری اور نرمی کے
جلد بیٹھ جاتی ہین اور بناگوش نیچے بیٹھتے ہین اور گوشت پیشانی کا بہت قلیل ہوتا ہے اور بسبب حرارت
تپ کے جلد گھلتا ہے اور ماتھا خشک رہجاتا ہے اور کھال اوسکی ہڈی کی اوپر چڑھتی ہے اور اس سبب سے
کہ روح اور رطوبتین تحلیل بہت قبول کرتی ہین رونق چہرہ کی جاتی رہتی ہے اور گرد آلود کے مشابہ
چہرہ ہوجاتا ہے اور جو کہ ہڈی سخت ہے اور گھل نہین سکتی ہے اسلیے ہڈی چہرہ کی بہت ظاہر معلوم ہوتی ہے
اور اگر فصل سال اور مزاج بیمار اور سال عمر اور ضعیفی قوت متعدد ان سببون کے ساتھ شامل ہووے بیمار زرد رنگ
ہوگا یہ سب نشان ضعیفی حرارت غریزی اور دلیل کمی روح اور خون کی اور دلیل نہ پہونچنے دونون کیجانب
اطراف تصور کرین اور جو کہ دونون کان عضاریف یعنی چپنی ہڈی سے بنے ہوے ہین اور گوہر چپنی ہڈی کا
غلیظ اور سخت زیادہ گوشت سے ہے اور روح اور خون اوسمین کم ہے اور معدن روح اور خون سے بہت
دور ہے اسلیے جلد تر سرد ہوجاتے ہین اور نرمہ گوش بوجہ زیادتی نرمی کے جلد سکڑ جاتا ہے اور موڑ جاتا ہے
اور آنکھ بوجہ اسکے کہ اوسمین روح بہت ہے اور گوہر اوسکا گرم اور نرم زیادہ ہے بسبب ضعف حرارت او
نہ پہونچنے قدر حاجت کے روح سے طرف اوسکی پژمردہ اور فسردہ ہوتی ہے اور اندر کو بیٹھی ہے اور پوست
پیشانی کا جو کہ معدن روح اور خون سے دور ہے اور گوشت نیچے اوسکے کم ہے اسلیے کہ گوشت اوسکا جلد ٹھہر جاتا ہے
اور پوست اور ہڈی اوسکی کھنچ جاتی ہے اور یہ نشانیان اکثر امراض مزمنہ یعنی پرانی بیماریون کے
آخر مین ظاہر ہوتی ہین بسبب لاغر ہونے جسم کے مدت بیماری مین اور بسبب ضعیف ہونے قوتون کا اور
کمی روح اور خون کے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ نشانیان بسبب بیخوابی اور درد اور رنج اور زائد اندیشہ اور
غم اور غذا نپانے کی ظاہر ہوتی ہین مگر اوسقدر خطرناک نہین ہوتی ہین جسقدر کہ بسبب بیماری کے ظاہر
ہوتی ہین اور جو لاغری اور گھلنا کہ ایک شب مین بسبب بیخوابی اور درد اور رنج وغیرہ کے ظاہر ہوتا ہے
وہ اوسی ایک شب مین حالت اصلی پر آجاتا ہے **دریافت کرنا نشانیون کا درد سر سے** اگر
ساتھ درد سر شدید اور دائمی کے نہایت گرم تپ نہین کوئی اور علامت نشانیون بد سے ظاہر آوے بالضرور
ہلاک کردیگی اور اگر کوئی علامت بد ساتھ اوسکی نہووے ساتوین دن نکسیر کی توقع رکھنی چاہیے اور جو ساتوان
دن گذر جاوے اور نکسیر نہ جاری ہو انتظار کرنا چاہیے کہ کان یا ناک سے پیپ نکلیگی اور اگر بیس دن گذرین
اور پیپ بھی نہ نکلے ممکن ہے کہ بیسوین دن نکسیر چھوٹے اور اکثر یہ کیفیت ہو کہ کان یا ناک سے پیپ بہے یا خولی
گردن پر کسی نوع کا خراج پیدا ہوا اور جو درد سر کے ساتھ کنپٹیان اور ماتھا گرانی کرے امید نکسیر جاری ہونے
کی قوی ہوگی خاصۃً اگر عمر بیمار کی کم پینتیس برس سے ہو اور اگر چالیس برس کی حد مین ہو پیپ آویگی اور اکثر اوقات

جسکسی کو کہ تپ اور بیماریون مین چوتھی اور پانچوین روز درد سر شدید ہووے ساتوین دن ساکن ہو گا اور بسا اوقات کہ تیسرے دن درد سر شروع ہووے اور پانچوین دن شدت کرے نوین یا گیارہوین دن ساکن ہوگا اور یہ کیفیت تپ غب مین اکثر ہوا کرتی ہے **دریافت کرنا نشانیون کا حس اور خیال سے** جسوقت کہ بیمار سننے آوازون اور دیکھنے رنگتون قوی سے کراہیت کرے اور روشنی نہ دیکھہ سکے دلیل ضعیفی روح نفسانی اور نشان باطل ہونے قوت حساسہ کا ہے اور بقراط اسکو ہلاک کنندہ لکھتا ہے اور جو اندہیرے کو کوئی مریض دوست رکھے اوسکو بقراط کشندہ کہتا ہے خاصۃً اگر تاریکی کو بسبب کسی درد چشم اور کسی درد سر اور تمدد کسی غشاے دماغ کے اختیار کرے پس اگر ساتھہ ان سببون کے اختیار کرے ایسی خطرناک نہوگی اور جسوقت کہ صاحب درد سر اور سرسام اور ذات الریہ دونون ہاتھہ اپنے آنکھون کے سامنے ہلاوے مانند اوس آدمی کے کہ بھڑ یا مکھی پکڑتا ہے یا ہاتھہ اپنے کپڑون پر ملے جس طرح کوئی زیر جامہ کہینچتا ہے ان سبکو بقراط کشندہ کہتا ہے اسوجہ سے کہ اسطور سے ہلانا ہاتھون کا بسبب اون خیالات کے ہے جو آنکھون کے سامنے معلوم ہوتے ہین اور وہ خیالات خلطین بد دکھلاتے ہین کہ جو دماغ کے اندر ہوتی ہین اور جسوقت کہ بیمار کی آنکھہ کے سامنے خیال کسی شخص سیاہ رنگ اور بدشکل کا معلوم ہووے کہ وہ شخص گویا قصد ایذا پہونچانے اور مارنے پیٹنے اور قتل کرڈالنے کا اوس بیمار کے رکھتا ہے بقراط اسکو ہلاک کنندہ لکھتا ہے اسلیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ مین کوئی خلط سوداوی ہے سوختہ اور گوہر دماغ کا بھی سوختہ ہے اور جسوقت کہ بیمار نوبت تپ کے وقت ایسا خیال کرے کہ گویا برف اوسپر برس رہا ہے وہ بھی بد ہے کیونکہ وہ دلیل غالب ہونے خلط سرد کے ہے بد نہین اوسکی **دریافت کرنا نشانیون کا ہیئت چشم سے** جسوقت کہ بیمار کی آنکھہ جھپکے اسی طرح کہ سفیدی اوسکی آنکھہ کی ظاہر ہو اور عادت اوسکی اس طرح کی نرہی ہو تو وہ دلیل ضعیفی قوت عضلہ کی ہے کہ حرکت آنکھہ کی حس سے ہے اور پیچیدگی پلک چشم یا دلیل تشنج کی ہے یا دلیل ضعیفی قوت عضلونکی کہ آنکھہ کی پلک کو جھپکاتے ہین اگر کوئی علامت اور نشانیون بد سے اوسکے ساتھہ ہو بقراط اسکو کشندہ لکھتا ہے اور جسوقت کہ ایک آنکھہ دوسری آنکھہ سے چھوٹی اور کمتر ہو جائے دلیل مرنے آنکھہ کے قوت کی ہے اور سرخی آنکھہ کی دلیل کثرت خلط کی ہے اور اندر دماغ کے اور بسا اوقات بسبب گرم ورمون دماغی کے آنکھہ سرخ ہوتی ہے ان سب علامتون کو نہایت بد لکھتا ہے اور تیرگی چشم اور آسمانگونی اور وہ سرخی کہ بنفشئی رنگ کیطرف میلان رکھے نہایت بد ہے اور مرگ سے نزدیک ہے اسلیے کہ وہ دلیل باطل ہونے حرارت چشم کی ہے اور اضطراب چشم اور حرکت کرنا دیدہ کا ہمیشہ دلیل دوام دیوانگی کی ہے کہ خشکی سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر دلیل رعشہ عضلہ چشم ہے اول کا کہ علاج نہین ہے اسوجہ سے کہ اوسکو ہلاک کنندہ کہتے ہین اور باہر نکلنا آنکھہ کا امراض حادہ یعنی تیز بیماریون مین بغیر اسکے کہ بیمار ڈرے

کی ہو یا بدون اسکے کہ رمد یعنی طبقہ ملتحمہ پر ورم عارض ہوا ہو دلیل اوترنے مواد کی ہی بکثرت اوپر آنکھ کے یا نشان
ورم نواحی دماغ کا ہی اور جاری ہونا آنسوؤنکا بدون قصد رونے اور بدون خواہش بیمار اور بے علامت بحران
اور نہ وقت بحران مین خاصۃً اگر ایک آنکھ سے آنسو نکلین اور کوئی نشانی نیک ساتھہ اوسکے نہو بد ہے اور دلیل
ضعیفی قوت ماسکہ اور دماغ کی ہے اور جمع ہونا رمص یعنی آنکھ کے چیپڑ ونکا تیز بیماریونمین اگر سبب رمد کا نہو
بد ہی اور دلیل عاجزی قوت مدبرہ کی او جسوقت کہ اوپر دیدہ بیمار کے اگرچہ آنکھ کھولے رکھی کوئی چیز مانند خانہ
عنکبوت کی ظاہر آوے اور کنارہ پر پلک کی جمع ہووے اور چیپڑ او میل بہنا شروع ہو تو وہ دلیل نزدیک پہونچنی
موت کی ہے اور آنکھ کھولے رہنا بیمار کا یہانتک کہ اگر اونگلی نزدیک اوسکی آنکھ کے لیجائین پلک نہ مارے اور
آنکھہ نہ جھپکائے کشندہ ہی اسی طرح آنکھ فراخ کھولنا اور باتین پریشان کہنا کشندہ ہی اور اسی طرح احول ہونا آنکھ کا
تیز بیماریونمین بد ہی اور دلیل تشنج عضل کی ہے اور اگر تشنج عضل سے آنکھ پر آفت ہو تنہا اور دماغ مین کوئی آفت
نہ پڑی ہو سہلتر ہے اور نشان ذی آفتی دماغ کا یہ ہے کہ ہوش قائم ہونگے اور طبیبون نے کہا ہے کہ نیچے آنکھ بیمار کے
جسوقت ثبور چند عدسی ظاہر ہون اور بیمار اوسکا مٹھائی کھانے کی آرزو کرے تو وہ آدمی جلد مرجاوے گا۔

دریافت کرنا نشانیون کا ناک کے احوال سے کج ہونا ناک کا اور چپٹی چوڑی ہونا اوسکا بد ہے
اور دلیل موت کی ہی اسلیئے کہ سبب اوسکا کھچنا عضلونکا ہی اور جسوقت کہ بیمار سانس تمامی اپنا ناک کی راہ
سے نکالے بد ہی اور جسوقت کہ بیمار ناک کے اندر بوی خشک پاوے یا بوی روغن کا ویا لوہے کی پاوے وہ بھی بد ہے
اور ٹپکنا آب زرد کا ناک سے حمیات حادہ یعنی تیز تپونمین دلیل نزدیکی موت کی ہے اور چھینکین نہ آنا چھینک
لانیوالی چیزونسے دلیل باطل ہونے حس کی ہی اور نشان مرگ کا او جسوقت کہ بیمار اونگلیونسے ناک اوکھاڑے
مانند اوس آدمی کے کہ جو ناک پاک کرتا ہی اور اوسمین بہت کوشش کرتا ہی بدون کسی سبب کے یہ حرکت اوسکی
خوب نہین ہی اور پانی ناک سے آنا بد ہے **دریافت کرنا نشانیون کا کان کے احوال سے**
جسوقت کہ نرمۂ گوش خشک ہوجائے اور مڑجاوے اور صدف گوش بھی اونچا ہوجاوے بد ہی اور کان کا
درد تپون حادہ مین کشندہ ہی کیونکہ وہ دلیل ہی ورم گرم کی اندر عصب شنوائی کے پس اگر وہ ورم ریش ہوجائے
اور منہہ اوسکا جاری اور کچھ اوسمین سے نکلے اور درد جاتا رہے مخاطرہ سے بیمار باہر ہوگا یہ کیفیت اوہیڑ اور بوڑھے
آدمی کو ہوتی ہے ولیکن جوان اس سبب سے کہ حس اوسکی قوی زیادہ ہوتی ہے وہ پہلے ریش پختہ ہونے اور
منہہ اوسکا بہنے کے ہلاک ہوجاتا ہی **دریافت کرنا نشانیون کا دانتون کے احوال سے**
باہم دانت مارنا جیسے کوئی کچھ کھاتا ہے اور چباتا ہی سخت بد ہی اور چبانا دانتون کا گرم تپ مین کہ عادت
نہوئی ہو نشان موت کا ہے کیونکہ سبب اوسکا تشنج عضلون بناگوش کا ہی اور اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہی کہ

عضلوں کی بناوٹ سے اصل پیدایش مین کوئی آفت پہونچتی ہے اور اوسکی سبب سے دانت چبانی کی عادت
رکہتا ہی یہ منجملہ علامات بد کے ہے اور بسا اوقات دانت چبانا دلیل دیوانگی کی ہے اور اگر پہلی دیوانگی ہووے
اور دانت چبانی کی عادت بعد اوسکی پڑے دلیل موت کی ہی اور طبیبون نی کہا ہی کہ جسوقت کہ تپون گرم
مین رطوبت لزج دانتون پر بیٹہی نیک نہین ہی اسلئے کہ وہ دلیل تیزی حرارت اور گاڑہے ہونی مواد کی ہے
اور سبز ہونا دانتون کا بد ہی **دریافت کرنا نشانیون کا دہن اور زبان سے** سیاہ ہونا
زبان کا تیز تپون مین بد ہی اور خشک ہونا زبان اور دہان کا خوب نہین ہی اور جسوقت کہ زبان خشک ہو اور
وقت انتہای مرض مین کہرکہری ہو جائے پہر کالی ہو جائے کشندہ ہوگی خاصۃً چوتہی دن کے اندر سیاہ ہووے
اور طبیب کو چاہیی کہ خوب غور اور فکر کرے کہ مریض نی یا ایسی کوئی شی کہاتی ہی کہ زبان نی رنگ اوسکا اختیار
کیا ہی اور یا خلط گرم کی وجہ سی کالی ہو گئی ہے کیونکہ جب تک خلط گرم کی قوت قصد اوپر کیطرف کا نہین رکہتی ہے
زبان رنگ اوسکا نہین حاصل کرتی ہی اور مونہہ کہولے رہنا تیز بیماری مین بد ہی اسلئے کہ وہ دلیل ضعیفی عضلون
کی ہے جو دہن کو فراہم کیا کرتی ہین اور کجی ہونٹون کی تیز بیماریون مین بد ہی اور دلیل تشنج یعنی کہنچنی ہونٹ کے
عضلونکی ہے اور جسوقت کہ دونون ہونٹون مین سے ایک ہونٹ اوپر دوسری ہونٹ کی چڑہ جاوے بد ہی اور اگر اصل
پیدایش سی ایسا ہی ہو بد نہین ہی اور پہٹنا ہونٹونکا تپ گرم مین دلیل ضعیفی حرارت کی ہے اور کوتاہ ہونا اور سرد
ہونا ہونٹ کا دونون بد ہین اور اگلی حکیمون نی لکہا ہی کہ اگر زبان پر چند بوند یعنی پہنسیان مانند نخود یا مثل تخم
کدو ظاہر آوین تو وہ دلیل اسباب کی ہوگی کہ اوپر مجری طعام اور معدہ کی بسیار بہت ہین اور جسوقت کہ بیمار
کسی چیز کی آرزو کرے موت نزدیک اوسکی ہوگی **دریافت کرنا نشانیون کا تنفس سے** جلدی
جلدی پے در پے سانس لینا بہت برا ہی کہ وہ دلیل زیادتی حرارت تپ کی ہے اور تنفس عظیم اور متفاوت
سخت بد ہی اسلئے کہ وہ علامت اختلاط عقل کی ہے اور ٹہنڈی ٹہنڈی سانس لینا تیز بیماریون مین بد ہی
کیونکہ وہ دلیل مرنی حرارت غریزی کی ہے اور تنگی نفس اور دشواری دم لینا کہ بسبب ورم نواحی سینہ کے ہو
بد ہی اور جانورونکی طرح سانس نا ڈالنا بد ہی کیونکہ وہ دلیل اس بات کی ہی کہ سینہ کی عضلون مین کچہ آفت ہی اور بدبو دار
سانس لینا بد ہی اور دلیل ہے اس بات کی کہ اعضای تنفس مین کچہ عفونت ہی اور معلوم کرین کہ جسوقت کہ
تیز بیماریون مین موت قریب پہونچتی ہے تو شکم بلند ہو جاتا ہی اور سانس آدمی نہین لی سکتا ہی **دریافت کرنا
نشانیون کا احوال حنجرہ اور حلق اور مجری طعام سے** جسوقت کہ بیمار کو بحران کے دن یک
خناق ظاہر ہووے بد ہوگا اور اگر خناق جہاگ نہ لاوی سہل تر ہوگا اسلئے کہ اکثر اتفاق پڑا ہی کہ جسوقت صاحب
خناق جہاگ مونہہ سی ڈالتا ہی مر جاتا ہی اور جاننا چاہیئے کہ جہان کہین کہ جہاگ ظاہر ہوتے ہین سبب اوسکا

یا حرکت قوی ہی یا حرارت شدید کہ رطوبت کو ساتھہ ہوا کی ملاتی ہی پس اجزا رطوبت کی بسبب قوت حرکت کی
ساتھہ ہوا کی ملتے ہین اور جھاگ بنتی ہین چنانچہ مرگی والی کے مونھہ مین بسبب رطوبت حلق انچتی ہرگی کے اور منھو
مین خوک بیابانی کے غصہ کیوقت اور مونھہ مین گھوڑے کی دوڑانے کی حالت مین بسبب قوت حرکت اور حرارت
کی رطوبت حلق کی وہین کیطرف آتی ہی اور جھاگ بنتی ہی اور جو کوئی گمان کرے کہ جھاگ معدہ سے آتے ہین غلط ہی کیونکہ معدہ
سے ہوا دان قی اور اوگالی کے کچھہ نہین نکلتا ہی بلکہ جھاگ اکثر یہی تر ہین کہ پھیپھڑہ سے آتی ہین اور اون اسباب سے جو
مذکور ہوچکی جھاگ ہوجاتی ہین پس جسوقت کہ خناق مین جھاگ آوین گی تو بیمار جلد ہلاک ہوجائیگا اسلیئے کہ دل
ہمیشہ حاجتمند ہی استنشاق کا کہ ہوای سوختہ اور دودناک کو اپنے سے سانس کے ذریعہ سے باہر کرے اور ورم خناق مین
سانس بند ہوتا ہی اور پھیپھڑہ جسقدر کہ طاقت رکھتا ہی کوشش کرتا ہی کہ اوس ہوای دودناک کو دفع کرتا ہی پس مقدار
رطوبت کی جو اوسمین ہوتی ہی ساتھہ اوس ہوا کی شامل ہوتی ہی اور بسبب حرارت دل کی وہ رطوبت تحلیل کو پہنچتی
مین ہوتی ہی جوش کھاتی ہی اور بسبب بند کرنے قوت پھیپھڑہ کی باہر کرنے مین ہوای دخانی اور کھینچنے مین نسیم تازہ کی
جھاگ پیدا کرتی ہی اسوجہ سے وہ دلیل مرگ کی ہے اور کجی گردن کی اسطور سے کہ کوئی چیز آب وغذا کی نگل نہ سکے اور اوترنا
نہایت بد ہی اور دلیل تشنج خشک کی ہی اور جسوقت کہ حال بیمار کا ایسا ہو کہ جو پانی پیے حلق سے نہ اوتر سکے اور اگر سبب
کوشش کرے پانی ناک کی راہ سے نکل آوے وہ حال بھی نیک نہین ہی اور اگر شبت اوترنے کسی شے کا مجری طعام مین
رئیس ہوتا ہی کہ اندر حنجرہ اور حلق کے ظاہر ہوتا ہی وہ بھی بد ہے اسلیئے کہ نسیم تازہ کو نہین کھینچ سکتا ہی جیسا کہ چاہیئے
اور حلق گھٹ جاتا ہی یہانتک کہ بیمار مرجاتا ہی اور جسوقت کہ صاحب ذبحہ درد شدید سے بیچین ہووے اور جب تک
سیدھا نہ بیٹھے اور گردن سیدھی نکرے دم نہ مار سکے اور گردن اور سینہ پر کچھہ ورم اور سرخی ظاہر نہ آوے تو وہ آدمی
چوتھی روز یا زیادہ مین اوس سے ہلاک ہوجائیگا کیونکہ ذبحہ ورم اندرون حنجرہ کے ہوا کرتا ہی کہ اوسکی وجہ سے سانس کی راہ
بند ہوتی ہی پس اگر ورم اور سرخی گردن اور سینہ پر ظاہر ہوگی تو بیمار سلامت رہیگا مگر ورم ایکبار اندر کیطرف اگر
لوٹ جائیگا تو بیمار فوراً مر جائیگا اور اگر ورم اور سرخی روز بحران مین اندر کیطرف لوٹ جائے اور ظاہر بدن پر
کسی قسم کا خراج نکلے اور بیمار قی کرے اور قی کے ساتھہ پیپ بھی آوے دلیل سلامتی کی ہی اور اگر سرخی اور ورم لوٹ جائے
اور خراج اور قی ظاہر نہ آوے اور درد خناق کا ساکن ہوجائے دلیل موت کی ہی کیونکہ معلوم کرنا چاہیئے کہ وہ مواد پھیپھڑہ
گرا ہے **دریافت کرنا نشانیون کا احوال فم معدہ سے** فواق یعنی ہچکی کا آنا تیز بیماریون مین بد ہی نہایت
اگر بعد دستون کے عارض ہووے اسلیئے کہ وہ دلیل تشنج مری اور فم معدہ کی ہے اور سوزش اور حرارت شدید معدہ
مین ساتھہ حرارت تپ کے بد ہی **دریافت کرنا نشانیون کا سونے کی ہیئت سے** جسوقت کہ بیمار ایسی
حرکت کرے کہ سوتے مین بستر پر پاؤن سے نیچے کیطرف کھسکے وہ دلیل موت کی ہی کیونکہ وہ دلیل اس امر کی ہی کہ قوت

قوت جو آدمی کو نہا و طبعی پر نگاہ رکھتی ہے مردہ ہے اور جسوقت کہ بیمار ایک کروٹ سے کہ سوو ے چت ہو جاوے اور حالانکہ
عادت اور ہیئت اوسکی ہمیشہ سونے کی حالت تندرستی مین اس طرح کی نرہی ہو وہ بد ہے اسلیئے کہ سبب چت سونے کے
تین چیزین ہین ایک بہت ہونا خلط کا اندر احشا کے دوسری خشکی اعضا کی تیسری ضعیفی قوت جسم کے عضلونکی اور درمیان
فربہ اور لاغر آدمی کے اس معاملہ مین کچہہ فرق نہین ہے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بدن انسان کا لاغر ہوتا ہے اور احشا خلط
سے بھری ہوتی ہین اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ قوت عضلون کی ضعیف ہو جاتی ہے اور بدن فربہ ہوتا ہے مگر فرق اون مین اور
نشانیون سے جو مذکور ہوئین کر سکتے ہین اور عادت کو بھی نگاہ کرنا چاہیے اگر حالت تندرستی مین چت سونے کی عادت رکھتا ہو
بد نہین ہے بالجملہ چت سونا بہت برا ہے اسلیئے کہ تندرست آدمی سوائے ماندگی یا بسبب کسی اور رنج کے
چت نہین سوتا ہے اور جسوقت کہ بیمار دونون اپنے پاؤن کو برہنہ کرے اور دونون ہاتھونکو ہموار برابر
پاؤن کے رکھے اور چت ہو کر سووے بد ہے کیونکہ وہ دلیل ضعیفی قوت اور گرمی احشا اور اضطراب عظیم کی ہے کہ پاؤنکو
بسبب حرارت احشا کے برہنہ کرتا ہے اور خنکی ہوا کی ڈھونڈتا ہے اور جو کوئی شخص کہ حالت تندرستی مین اوندھا
سونے کی عادت نرکھتا ہووے اور جب بیمار ہوا اوندھا سووے بد ہے اور دلیل اس بات کی ہے کہ یا احشا کے
اندر کوئی الم ہے یا کوئی عضلہ شوریدہ ہے اور جسوقت کہ بیمار وقت انتہائے مرض مین بستر سے کودے اور بیٹھے اور
ہاتھہ ہر ایک چیز مین لگا دے یہ نشانی موت کی ہے اسلیئے کہ ماندگی بیمار کی وقت انتہا مین ساکن ہو جاتی ہے
پس جبکہ حال اوسکا برخلاف اسکے ہو بد ہے خاصۃً علت ذات الریہ مین کہ وہ ورم پھیپڑہ کا ہے کیونکہ کودنا اور بیٹھنا
بیمار کا دلیل شوریدگی عقل اور تنگی سانس کی ہے اسوجہ سے کہ جبکہ اعضائے تنفس مین ورم ہوتا ہے تو کروٹ پر سونے سے
سانس رکتا ہے اور سیدہا بیٹھنے سے سانس بآسانی چلتا ہے اور تنہائی اور خلوت ڈھونڈھنا اور مونھہ طرف دیوار
کے کرنا خوب نہین ہے **دریافت کرنا نشانیون کا پوست سے** خشک ہونا پوست کا اعضا کے اوپر
اسدرجہ کہ اگر اونگلی سے پکڑین اور کھینچین جلد اپنے مقام پر لوٹ نسکے بد ہے اور اوٹھنا گرم اور ونکا پوست سے اور
ٹھنڈہی سانس لینا دلیل موت کی ہے اور دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت دل کی مضمحل ہو گئی ہے **دریافت
کرنا نشانیونکا احوال شکم اور شراسیف سے** معلوم کرین کہ سر پہلو کو شراسیف کہتے ہین جسوقت کہ تیز
بیماریون مین بادشکم کے اندر داخل ہووے اور تحلیل نہووے خاصۃً اگر اس حال کے ساتھہ اسہال یعنی دست بھی
آوین نشان مرگ کا ہے اور اگر جسم پر بیمار کے پھنسیان پرانی تیرہ رنگ ظاہر ہووین علامت موت کی زیادہ درست
ہو گی اور جسوقت کہ عضلے شکم کے بدون ریح اور ہوا کی تنجاوین اور شکم مین اثر ریح کا کچہہ نہو تو وہ دلیل اس امر کی ہے
کہ شکم کے اندر کسی نوع کا ورم ہے اور اگر سر پہلو اور عضلے شکم کے خاصۃً ناف سے پیڑو تک بہت لاغر ہو گئی ہون تو یہ
کیفیت اونکی بری نشانیون مین سے ہے کہ وہ دلیل ضعیفی اور خشکی احشا کی ہے اور ضعیفی اور خشکی احشا سبب ہضم ہونے

غذا کا ہی کیونکہ فربہی شکم کے عضلونکی آلتہای غذا کو گرم کرتی ہی اور ہضم پر یاری دیتی ہی اور دستونکا آنا بغیر لاغری
گوشت شکم کے باعث خطرہ کا ہی کہ وہ دلیل ضعیفی آنتون کی ہے کیونکہ باوجود ضعیفی آنتون کے دست آنے سے مضرتین
بہت پیدا ہوتی ہین **دریافت کرنا نشانیون کا مقعد سے** باہر نکل آنا مقعد کا بذات خویش حمیات
حادہ یعنی تیز تپون مین بد ہی **دریافت کرنا نشانیون قضیب اور خصیون سے** نرم ہونا خصیون کا
اور ورم اونکا تیز بخاریون مین بد ہی اور ڈہیلا ہونا یا نیچے کو کھنچنا قضیب ہونا اور بیٹھنا قضیب کا دلیل مرنی قوت غریزی کی ہی
یا دلیل درد شدید کی اور احتلام اول بیماری مین دلیل درازی مرض کی ہی اور آخر بیماری مین نہایت نیک ہے
دریافت کرنا نشانیونکا رحم سے باہر نکلنا فرج کا ساتھ رحم کے حمیات حادہ یعنی تیز تپون مین بد ہی
دریافت کرنا نشانیون کا اطراف یعنی ہاتھ پاؤن سے سرد ہونا ہاتھ پاؤنکا تپ گرم
مین نیک نہین ہی اور بیماریون مزمن مین سہل ہے لیکن تپون تیز مین تین حال پر نشان دیتا ہی ایک ورم بزرگ کا
ہونا دوسری بجھنا حرارت غریزی کا تیسری یہ کہ غشی عارض ہوگی اور قوت ضعیف ہوگی اور اگر شروع تپ مین ہاتھ
پاؤن ٹھنڈی ہون اور پھر گرم ہوویں دلیل اس بات کی ہوگی کہ بدن کے اندر کسی قسم کا ورم ہی اور خون نے
بسبب ورم کے میل اندر کیطرف کا کیا ہی اور قریب زمانہ ہلاک ہونے بیمار کا ہی اور اگر رنگ ناخن اور انگلیونکا متغیر
ہو جائے اور نیلگونی اور سبزی کیطرف میلان کرے یا طرف سرخی اور بنفشی کی دلیل نزدیکی موت کی ہوگی اسلیے کہ
نیلگونی اور سبزی دلیل ضعیفی حرارت غریزی کی ہی اور سرخی دلیل تباہی خلط اور غلبہ کی اوسکے ہے اور سیاہ بھی سخت بد ہے
اور اگر ساتھ سردی ہاتھ پاؤن اور متغیر ہونے رنگ ناخنون اور انگلیون کے نشانیان اور نیک ہون عجب نہین ہے
کہ بیمار سلامت رہے اور بیماری ساتھ خراج کے دور ہو جائے یا کوئی ہاتھ پاؤن سڑ کر گر پڑے اسلیے کہ وہ رنگ دفع طبیعت سے
ہی اور مواد نے انتقال کیا ہی اور اگر ہاتھ پاؤن کے ظاہر مین بہت جلن اور گرمی معلوم ہووے اور باطن مین نہایت سردی
ہو دلیل موت کی ہوگی اور گرانی پانا بیمار کا اپنے جسم مین ہمراہ نشانیون بد کے دلیل ضعیفی قوت اور نزدیکی مرگ کی ہے
اور تشنج یعنی کھنچنا ہاتھ پاؤن کا بعد دستون کے گذشتہ ہی اور کزاز اور ہذیان تپ گرم مین دلیل موت کی ہے **دریافت
کرنا نشانیون کا سونے اور جاگنے سے** دن کا سونا اور رات کا جاگنا علامت نیک نہین ہی کیونکہ وہ
برخلاف امر طبعی کے ہی لیکن اگر عادت بیمار کی حالت تندرستی مین ایسی رہی ہو بد نہین ہی اور خواب پانا رات کو اور
دنکو بد تر ہی اور دلیل تباہی دماغ کی یا دلیل درد شدید کی ہی اور بہترین خواب واسطے بیمار کے خواب اول رات کا ہی اور غنودگی بکثرت بد ہی کہ وہ
دلیل ضعیفی قوت کی ہی دلیل تری دماغ کی خاصة اگر عقل بیمار کی صاف ہو اور بسبب درد پیدا ہونا بعد بیداری
بیمار کے علامت مرگ کی ہی اس سبب سے کہ حرارت غریزی حالت خواب مین قعر بدن کی طرف توجہ کرتی ہی اور واسطہ
ہضم غذا اور پکانے مواد اور اصلاح پر لانے کے اوسکی جہانتک ممکن ہو سکتا ہی مشغول ہوتی ہی پس جبکہ مواد قوی ہووے

[illegible] حرارت قصور ہوگی اور مواد [illegible] ہوگا [illegible] بیمار کا [illegible]

[illegible] اگر [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] کرنا [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] بہت [illegible] سبب اوسکا چار چیزین ہین ایک ہوگا اول وسواس دوسرے [illegible] زبان

[illegible] تیسرے تشنج زبان کے عضلوںکا چوتھے [illegible] قوت خیال کی [illegible] اور [illegible]

باتین کرنا اور بہت باتین اور کلام بکثرت کرنا اور تندی اور تیزی کرنا بد ہی اور دلیل شوریدگی [illegible] اور [illegible]

[illegible] اگر بیمار کم سخن ہووی اور نام مُردونکا لینا اور مُردونکو آواز دینا دلیل اس بات کی ہی کہ دماغ مین مواد سوختہ

[illegible] ہی اور دماغ بھی سوختہ ہوگیا ہی اور کلام [illegible] اور حرکت مضطرب سر اور ناک کے کنارون مین

[illegible] اور سکون اور اندامون کا کشندہ ہی دریافت کرنا نشانیون کا بھونک اور پیاس سے

[illegible] زبان مین بھونک، کھانسی کی [illegible] جاتی رہے نشانی بہت بد ہی لیکن [illegible]

[illegible] بد [illegible] ہی بالجملہ سبب [illegible] بھونک کا [illegible] خلط [illegible] اور [illegible] ہونا [illegible]

[illegible] اسوقت کہ [illegible] اور [illegible] جاتی رہے دلیل [illegible]

[illegible] زبان اسیاہ ہو دلیل [illegible] قوت نفسانی کی ہے دریافت کرنا نشانیونکا [illegible] جسوقت

[illegible] سے بہت [illegible] باتین موت کی [illegible] دلیل بد ہی کیونکہ وہ علامت [illegible] غلط

سودا وی کی ہی [illegible] دماغ کے دریافت کرنا نشانیونکا حرکت بیمار سے [illegible] آرامی بیمار کی خوب

نہین ہی اور دلیل [illegible] بد کی ہی اور پر دماغ کے اور رعشہ کہ سبب اوسکا بحران نہو بد ہی دریافت

کرنا نشانیونکا انگڑائی اور جمہائی سے سبب انگڑائی اور جمہائی کا یہ ہی کہ طبیعت [illegible]

اعضا کی ہلاتی ہی کہ فضلہ کو دفع کرے اور اگر مواد تھوڑا ہوا اور مسام کھلے ہوئے ہون اس ہلانے کی حاجت

نہین ہوتی ہی لیکن جب ہلانے کی حاجت ہوتی ہی تو وہ دلیل اس امر کی ہوتی ہی کہ [illegible] اسوجہ سے وہ

بد ہی پس اگر سبب اس حرکت کا واسطے اصلاح مزاج کے ہو اور بیمار [illegible] اور آسانی پاوے سخت بد نہین ہے

اور دلیل اس بات کی ہی کہ طبیعت بسبب کثرت مواد اور ضعیفی قوت کی فضلہ کو دفع نہین کرسکتی ہی مگر بمددگاری

عضلون کی دریافت کرنا نشانیونکا چھینک [illegible] اور [illegible] اگر [illegible]

[illegible]

چھوٹی چھوٹی پھنسیاں مانند باجرہ کی ظاہر جسم پر نکلیں ... اسلیے کہ مواد اونکا بد پختہ ہوگا اور کالی کالی
پھنسیاں ... ہوں اگر نکلیں تو وہ ... پھنسیاں ظاہر ہوں
... مر جائیگا اور اگر زمانہ طول ... اور بیمار مر جائیگا اور
اور رگ گردن پر ... پھنسیاں چند مانند ... بیمار ستر ھوین ... تو وہ تیسرے
دن مر جائیگا اور اگر تپ گرم میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی جڑوں پر ورم سیاہ اور پھنسیاں نخود سے کمتر ساتھ
درد شدید کے ظاہر ہوں اور گرانی اور غنودگی بھی معلوم ... چوتھے دن مر جائیگا اور اگر باوجود اس حال کے
... خشک ہو ... ہلاک ہوگا اور جسوقت ... اور ذات الریہ کی حلق سے کھنکار
تھوک کا کچا اور تھوڑا بدشواری آوے اور پیشاب ... دلیل ظاہر ... پیدا ہوئی ہے اسلیے کہ
... بد ہوگا اور وہی بدی پر رہیگا اور نضج بنا ہوگا اور اگر اخراج لوٹ جائے اور تپ لازم ہو اور تھوک بدستور خام
اور تھوڑا بدشوار نکلتا ہووے تو وہ دلیل اس امر کی ہوگی کہ مواد طرف مقام اول کی پھر گیا ہے اور عقل شوریدہ ہوگئی ہے

دریافت کرنا نشانیوں کا ورموں سے جسوقت کہ تپوں میں نوبت یہانتک پہونچے کہ ... جڑوں پر ورم ہوجاوے تو وہ تپ بدتر اوس سے ہوگی کہ جو بسبب ورم کے کہ مواد سڑی ہوئی سے پیدا ہوتی ہے اگرچہ سبب بد ہین اور جو ورم کہ کانوں کی جڑوں پر ظاہر ہوا اور پختہ نہوا ہو بد ہے اور اگر بعد اوسکے اتفاق کسی استفراغ کا نہ پڑے جب بھی بد ہے اور جاننا چاہیے کہ اگرچہ کوئی خراج یا کوئی ورم پختہ ہووے لیکن ... بد ہین جو کہ خام ہونگی اسلیے پکنے سے خراج ... ہوگا اور اکثر ایسا اتفاق پڑا ہے کہ ورم یا خراج پختہ ہوتا ہے اور طبیب گمان کرتے ہین کہ بیماری انحطاط میں ... گھٹنے میں ہے اور حالانکہ بیمار بعد چند روز کی ہلاک ہوتا ہے اور جو کوئی ورم اور پھنسی کہ ظاہر ہوا اور پھر اندر کیطرف لوٹ جائے وہ سخت بد ہوگی لیکن اگر طبیعت قوت کرے کہ اوسکو دفع کرے اور پھر اوسکو باہر پھینکدیوے دلیل قوت طبیعت کی ہوگی اور نیک ہے اور جس کسی شخص کو عادت ہو کہ پھنسیاں اوسکی پوشیدہ ہوا کرتی ہوں اوسکی جسم میں لوٹ جانا پھنسیوں کا بہ ہوگا

دریافت کرنا نشانیوں کا یرقان سے جو یرقان کہ ساتوین دن سے پہلے ظاہر ہووے بد ہے اور سبب اوسکا سدہ یا ورم جگر کا ہے اور اگر بعد اوس یرقان کے جو پہلے ساتوین دن سے ہو دست آوین تو وہ یرقان چندان بد نہوگا اور جو یرقان کہ بعد ساتوین دن کے عارض ہو اگر بیماری سے سبکی حاصل نہوئی ہو اور کوئی علامت نیک اور نشانیوں سے ہمراہ اوسکی نہو تب بھی نیک نہین ہے اور نشان بدی یرقان کا یہ ہے کہ دست صفراوی آتے ہین اور کوئی شے سوختہ مانند جھاگ کے اونمین شامل ہوتی ہے اور زمین اون دستوں سے جوش کھاتی ہے لیکن اگر بعد یرقان کے دست بہت جاری ہوں اور پسینہ بخوبی آوے بد نہین ہے اور دلیل قوی ہونے قوت کی ہے اور سختی جگر ساتھ یرقان کے بد ہے اور دلیل ... کی ہے کہ

استسقا تک پہونچی **دریافت کرنا نشانیونکا لرزہ سی** جسوقت کسی آدمی کو مدت دراز تک لرزہ آوی اور تپ گرم
بدستور اور قوت ضعیف ہووی کشندہ ہی اور اگر بزر قوت بجای خود ہو لیکن تپ مفارقت نکی ہو وہ بھی نیک نہیں ہے اور بدتر
وہ لرزہ ہی کہ استفراغ کا بھی اتفاق ہو گیا ہو اور اوس سے کچھ فائدہ اور آرام نہ معلوم ہووی اور تپ اوتری اور اگر اتفاق استفراغ کا
نہ ہووی دلیل اس امر کی ہوگی کہ طبیعت دفع خلط سی عاجز ہے **دریافت کرنا نشانیونکا استفراغ سی** جسوقت اتفاق استفراغ کا سوای
اوس خلط کی ہووی کہ سبب بیماری کا ہی تو وہ استفراغ نیک نہوگا اور اگر استفراغ ساتھ اسہال خونی کے ہووی بد ہی اور استفراغ
قلیل پسینہ یا نکسیر وغیرہ سی دلیل اس بات کی ہی کہ طبیعت کوشش کرتی ہی کہ حرکت کری اور حالانکہ قوت اتنی نہیں
رکھتی ہی کہ اوسکو بخوبی دفع کر سکے اور اگر ساتھ اوسکی نشانیان بد اور ہوویں دلیل نزدیکی موت کی ہی اور اگر نیک نشانیات
شامل ہوں دلیل درازی بیماری کی ہی **دریافت کرنا نشانیونکا پسینہ سے** پسینہ کا آنا جلد جلد اول
بیماری میں بہی اور دلیل کثرت مواد کی ہی لیکن اگر سبب اوس پسینہ کا تری ہوا اور زیادتی باران یعنی مینہ کی ہو
بدی اوسکی کمتر ہوگی اور پسینہ سرد ساتھ تپ گرم کے نہایت بد ہی خاصةً اگر بجز سر اور گردن کے نہ آوی وہ بہت
بد ہی اور اگر پسینہ سرد ہو اور بجز سر اور گردن کے نہ آوی وہ بھی بد ہی بالجملہ پسینہ سرد بہت برا ہی اسلیے کہ وہ دلیل
غشی کی ہی اور اگر ساتھ اس پسینہ کے حرارت تپ کی شدید ہووی دلیل نزدیکی موت کی ہی اور معلوم کریں کہ
سبب سردی پسینہ کا یہ ہی کہ حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہی کہ رطوبتوں کو نگاہ نہیں رکھ سکتی ہی اور نہیں پکا سکتی ہی
لیکن حرارت غریب اوسکو ابخرہ بنا دیتی ہے اور حرارت اسوجہ سی کہ غریب ہے اوس سی جدا ہوتی ہی اور ابخری سرد رخ
باہر کی طرف کا کرتے ہیں اور اگر پسینہ اول شروع ہووی اور پھر جلد رک جائے دلیل ضعیفی حرارت غریزی اور خامی
مواد کی ہی اور پسینہ کثرت کہ تپ اوس سی مفارقت نکری اور بیماری اوس سے ہلکی نہووی بد ہی کیونکہ وہ دلیل زیادتی مواد
اور قوت طبیعت کی ہی اور وہ پسینہ کہ بعد بیماری کے زیادہ ہووی سخت بد ہی اگرچہ تمام جسم سی آوی **دریافت
کرنا نشانیونکا رعاف یعنی نکسیر سے** نکسیر تھوڑی بد ہی اور نکسیر بہت اور سیاہ بھی بد ہی اسلیے کہ وہ دلیل اس
بات کی ہی کہ دماغ میں کسی طرح کا طاعون ہی اور طاعون ایک ورم ہی خونی کہ خون اوسمین تباہ ہو جاتا ہی اگرچہ
نکسیر بحران کو دن ہو وہ حال سی باہر نہوگی یا بیمار جلد مر جائیگا یا بیماری دراز ہوگی اور نکسیر سرخ اور چمکتی ہوئی جسکا
برائی کم ہی اور دلیل اس امر کی ہی کہ صفرای بدنی دماغ کے اندر غلبہ کیا ہے اور گوہر دماغ کو شورش میں ڈالا ہے
دریافت کرنا اون نشانیونکا کہ جو عطسہ یعنی چھینک سی ظاہر ہوتی ہیں چھینک
اگر انتہاء مرض میں آوی نیک ہی اور جو اول بیماری میں ہو علامت زکام کی ہی **دریافت کرنا نشانیونکا
براز سے** براز سیاہ اور سبز اور گندہ اور چرب بیماریوں تیز میں نشان مرگ کا ہی اسلیے کہ سیاہ دلیل سوختہ
ہونے خلطوں کی ہی اور سبز دلیل صفرای زنگاری کی ہے اور گندہ دلیل عفونت کی ہی اور چرب دلیل شدت حرارت

اور پگھلنی چربی اور اندامون کی ہی اور نکلنا صفرا کا برازمین شروع مرض مین بد ہی اور وقت انتہای بیماری مین دلیل
اس بات کی ہی کہ بدن پاک ہوتا ہی اور اگر یہ استفراغ بہت ہووی اور بیمار اوسکی اخراج سی راحت اور آرام نپاوی
تو وہ نشانی اس امر کی ہی کہ سب خلطین صفرا ہوگئین ہین اور اجابت رقیق مانند پانی کے سپید یا نہایت زرد
کہ جھاگ بھی ہون نہایت بد ہی اسلیے کہ رقیق دلیل نہ ہضم ہونی طعام کی ہی اور سپید دلیل اس امر کی ہی کہ مواد
صفراوی آنتون پر نہین گرتا ہی اور بدن مین پراگندہ ہوتا ہی اور یرقان پیدا کرتا ہی اور اگر براز نہایت زرد ہو دلیل
اس بات کی ہوگی کہ صفرا آنتون پر بہت اوترتا ہی اور ممکن ہی کہ وہ صفرا جب آنتون پر گری تو آنتون مین خراش
کردیوی اور زخم ڈالدیوی اور سبب جھاگ کا براز مین دو چیزین ہین ایک یہ کہ باد رطوبت مین تغلغل کرکے شامل
ہوجاتی ہی اور جھاگ اوٹھاتی ہی جس طرح دریا ہوا کی دن جھاگ پیدا کرتا ہی دوسری قوت حرارت کی ہی جیسے ہانڈی
آگ کی گرمی سی جوش کھاتی ہی اور جھاگ پیدا کرتی ہی اور جو براز سپید اور کم اور ہموار اور لزج ہو یا زرد تو لزج دلیل
پگھلنے چربی اور اندامون کی ہی اور زردی دلیل اس بات کی ہی کہ وہ حرارت جو چربی کو پگھلاتی ہی نہایت قوی ہی
اور اکثر اوقات سبب زردی کا یہ ہوتا ہی کہ چربی پگھلتی ہی اور پگھلکر بدبو رہتی ہی اور سڑکر باہر نکلتی ہے اور یہ بدتر ہے اور
اگر براز زرد مین پرگرکر پھیلجائی کشندہ ہوگا خاصۃً محرقہ تپ مین اور اگر براز مین مانند پوست یا قلیا کوئی شی نکلی سب
بیماریون مین کشندہ ہوگا اور اگر پاخانہ مین پیپ آوی اور بہت دست کثرت سی آنے سے بھی بیمار راحت نپاوی خاصۃً
اگر اوسکی ساتھ نشانیان بد ہون اور قوت بھی ضعیف ہوگئی ہو دلیل موت کی ہی اور رنگ طرح طرح کا براز مین
معلوم ہونا دلیل اس امر کی ہی کہ خلطین طرح طرح کی بدن کے اندر بکثرت ہین کہ وہ نشان درازی مرض کا ہی
اور جس کسی شخص کو کہ خون کے دست ہمیشہ سی آتی ہون اور بھونک کھائی کی جاتی رہی ہو وہ علامت بُری ہے
اسلیے کہ خون کے دست آنتون کی خراش سی آتے ہین اور سبب قدیم ہونی کا عفونت اور خوردہ ہونا مقام خراش کا
ہی اور سبب باطل ہونی کھانی کی بھونک کا آفت ہی کہ معدہ اور فم معدہ پر پہونچتی ہی آنتون سی اور خون کے دست بعد
جاری ہونا دلیل ورم گرم اور عظیم کی ہی اور اگر دستون مین کسی آدمی کے ٹکڑا گوشت کا برامد ہو علامت موت کی ہی
اور دلیل اس امر کی ہی کہ آنتون مین زخم ہوگیا ہی اور وہ زخم سڑ گیا ہی اور اجابت قلیل قلیل اور پے درپے دلیل بدی
کی ہی اسلیے کہ ہر ساعت بیمار کو اوٹھنا بیٹھنا پڑتا ہی اور اوسکی وجہ سی دمبدم ناطاقتی بھی بڑھتی ہی خاصۃً اگر خلط
سوزان ہو اور بعد اجابت صفرا کے خون کے دست آنا بہت برا ہی اور دلیل ہی اس بات کی کہ آنتین بسبب تیزی
اور جلن خلط صفرا کے چھلگئین ہین اور سیاہ براز کا آنا بدون کسی سبب ظاہر کے خواہ تپ خواہ بے تپ بدترین
علامتون کا ہی پھر اگر جلد رک جاوی اور حالت اصلی پر رنگین ہوجاوی بد ہوگا کیونکہ نشان دیگا کہ طبیعت قوی ہے اور
خلط بد کو بدن سی دفع کرچکی ہے اور تھوک اور پیشاب سیاہ بھی اسی طرح برا ہی اسلیے کہ سیاہی دلیل سوختگی اور تباہی خلط

کی ہی اور جس بیماری مین کہ قے یا دستون کی راہ سے سودا نکلتا ہووی دلیل موت کی ہی کیونکہ وہ دلیل کثرت خلط سودا
اور ضعیف ہونی قوت ماسکہ کی ہی اور یہ دونون بڑہتا اسلیے کہ بسبب کثرت خلط سودا کے قوت ضعیف اثر اور فعل
اپنا نہین کر سکتی ہی اور بعد لاغری اور ناطاقتی مریض کے نکلنا سودا کا نشان مرگ کا ہی اور بیماری حادہ اور مزمن
مین دوسرے دن مرجاتا ہی لیکن بسبب اس استفراغ کا یعنی باعث نکلنے اس خلط سودا کا جسم سے دفع قوت نہین ہے
بلکہ ضعف قوت ماسکہ کا ہی اور اگر صاحب تب محرقہ کی طبع خشک ہو بد ہی کیونکہ وہ دلیل چڑہنے حرارت کی ہے
اوپر دماغ کی اور نکلنا ریح کا با آواز جس شخص کی عادت نہو بہت بد ہی کیونکہ اگر صدور اوس فعل کا باختیار خود ہے
تو وہ دلیل درد شدید کی ہی اور اگر بے اختیاری سے اوسکا ہے علامت آفت عقل کی ہی **دریافت کرنا**
نشانیون کا آمد بول سے اگر تیز تو نہین کبھی کبھی پیشاب تھوڑا تھوڑا آوے اور کبھی بہت اور کبھی رک
رک کر آوے علامت بہت بُری ہی کیونکہ سبب اوسکا دو چیزین ہین ایک یہ کہ طبیعت بہت کوشش مین ہی کبھی غالب
ہوتی ہے اور کبھی مغلوب دوسری یہ کہ مواد گاڑہا اور دشوار ہے کہ نضج بدشواری قبول کرتا ہی پس اگر بیماری تیز نہو بلکہ
آہستہ ہو دلیل غلیظی اور دشواری خلط کی ہی **دریافت کرنا نشانیونکا بیاب پیشاب سے کہ**
جو مانند پانی کے ہو پیشاب بہت پتلا پانی سا تیز بیماریو مین دو چیزونکے سبب سے ہوتا ہی ایک عاجز ہونا طبیعت کا
پکانے سے مواد کو دوسرے چڑہنا حرارت کا اوپر دماغ کے پس وہ موجب آفت عقل کا ہی اور دلیل ہلاکت کی اسلیے کہ حرارت
دماغ مین قائم ہو جاتی ہی اور اگر بیماری دراز ہو جاوے اور پیشاب ویسطور سے بدستور پتلا رہے اور عقل سلیم ہووے اور نشانیان
اور بھی سلامتی کی ظاہر ہون تو وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ گرداگرد سر پہلوون کے یا اسافل یعنی نیچے کیطرف بدن کے
کسی جگہہ خراج پیدا ہوگا کیونکہ دراز بیماری کا سبب خلط گاڑہی اور دشوار ہوتی ہی اور جسوقت طبیعت اوسپر قبضہ پاتی ہے
اوسکو صلاح پر نہین لا سکتی ہے اور نیچے کیطرف پھینکدیتی ہی اور معلوم کرنا چاہیے کہ پیشاب سفید اور پتلا تپون تیز مین
دلیل اس امر کی ہی کہ مواد ذرگون اور آلتہا ہی بول کیطرف سے رخ پھیر لیا ہی اور ممکن ہے کہ دماغ کیطرف توجہ کرے اور سرسام پیدا ہووے
اور ممکن ہی کہ احشا کیطرف میل کرے اور کسی نوعکا ورم پیدا کرے اور اگر با وجود اسکے نشانیان نیک ظاہر ہووین ممکن ہی کہ بحران
ساتھہ قے کے کرے یا ساتھہ دستونکے اور علامت دونونکی معلوم ہی اور اگر بحران ساتھہ دستونکے کرے خطر چھلنے آنتونکا ہی اور اگر
بول کودک کا سفید اور پتلا آوے بد ہی اسوجہ سے کہ پیشاب کودک کا گاڑہا ہوتا ہی اور اوسمین اس سبب سے کہ قوت ہضم
کودک کی قوی ہوتی ہی کہ مواد کو باسانی دفع کرتی ہی گاد ہبت ہوتی ہی پھر اگر بہت دنون تک پتلا آتا ہی دلیل موت کی ہی
کیونکہ وہ ضد احوال طبعی کی ہی اور اگر پتلی پیشاب پر جھاگ معلوم ہووین اور درمیان قارورہ کی مانند ابر زردے
کوئی شی کھڑی ہو خطرناک ہی کیونکہ وہ دلیل بیقراری عظیم اور حرارت شدید کی ہی اور علت ذیابطیس مین پیشاب
پتلا اور سفید ہوتا ہی مانند پانی کے اور جلد نکلتا ہی اور پیاس ہمیشہ رہتی ہی اور اکثر حالات مین سبب سفیدی اور

پتلی ہونی پیشاب کا یا کوئی خلط کچی ہوتی ہی یا کوئی سدہ ہوتا ہی کہ مواد کو روکتا ہی **دریافت کرنا نشانیون کا گاڑھے اور گدلے پیشاب سے** گدلا ہونا پیشاب کا یا دلیل گاڑہی ہونی مواد کی ہی یا دلیل عاجزی طبیعت کی پکانے اوسکی سے اور اگر پیشاب گدلا پہلی وقت بحران سے صاف ہو جاوے بہتر ہوگا اسلیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ مواد جسم کے اندر ٹھہر گیا ہی اور طبیعت دفع کرنے اوسکی سے عاجز ہی **دریافت کرنا نشانیونکا سیاہ پیشاب سے** جسوقت کہ حمیات حادہ یعنی تپون تیز مین پیشاب سیاہ آوے حکم کرنا چاہیے کہ بیمار جلد مر جائیگا پھر اگر قوت قوی ہو نشان اس امر کا ہوگا کہ قوت خلطون بد کو دفع کرتی ہی اور علامت اوسکی دفع کی یہ ہی کہ بیمار اثر پر اوسکی آسایش پائیگا جس طرح عورتین خون حیض سے بسبب پاک ہونی بدن کے خلطون سے راحت پاتی ہین اور اسوجہ سے پیشاب سیاہ اونکا با سلامت ہوتا ہی اور بول سیاہ جسقدر کم ہووے بدتر ہوگا کیونکہ وہ دلیل اس امر کی ہی کہ رطوبت خون مین کم باقی رہی ہی یا قوت آلتہای بول کی ضعیف ہی کہ پیشاب کو جذب نہین کر سکتی ہے پس نشانیان نزدیکی موت کی ہین اور پیشاب کالا قدری گاڑہا بہت بدی کیونکہ وہ علامت کمی رطوبت کی ہی اور نیز دلیل اس بات کی کہ طبیعت پکانے سے مواد اور معتدل کرنے اور دفع کرنے سے اوسکی عاجز ہے اور اگر تیز تپونمین پیشاب کالا اور پتلا آوے اور اوسمین گاد معلق ہووے اور کبھی تیز ہو دلیل اس بات کی ہی کہ درد سر عارض ہوگا اور اگر پیشاب کالا بو رکھتا ہوا اور بیچ مین قارورہ کی ثفل معلق ہووے اور پہلوونکی سرون پر کسی نوع کا ورم ہو اور پہلو کشیدہ ہون اور بیمار پسینہ لاوے دلیل نزدیکی موت کی ہی اسلیے کہ کشیدگی پہلو دلیل تشنج کی ہی اور پسینہ دلیل ضعف کی اور پیشاب پتلا کہ مائل بسیاہی ہو دلیل درازی مرض کی ہی اسلیے کہ رقیق یعنی پتلا ہونا اوسکا نشان خامی کا ہی اور سیاہی علامت بدی کی اور اگلے حکیمون نے لکھا ہی کہ جسوقت سیاہ پیشاب والا لطیف طعام کی آرزو کرے علامت نزدیکی موت کی ہوگی اور جسوقت کہ پیشاب کالا اور پتلا گاڑہا اور بھورا ہو جاوے اور بیمار کچھ آرام نپاوے دلیل اس بات کی ہوگی کہ جگر مین کوئی علت ہی اور دلیل یرقان کی بھی ہوگی اسوجہ سے کہ جسوقت کہ پیشاب کالا اور پتلا گاڑہا اور بھورا ہوگا تو وہ یا دلیل نقصان حرارت کی ہوگی یا دلیل اس بات کی کہ علت پختہ ہوتی ہی اور علامت اوسکی یہ ہوگی کہ بیمار راحت پائیگا پس اگر نقصان حرارت کا ہوا اور بیمار کچھ راحت نپاوے دلیل اس امر کی ہوگی کہ مواد جگر کے اندر رک گیا ہی بسبب سدہ کی کہ وہ جلد ورم گرم پیدا کریگا **دریافت کرنا نشانیونکا پیشاب سرخ سے** جسوقت کہ پیشاب سرخ پتلا ہو اور کوئی اور نشانی نیک ظاہر نہو دلیل اس بات کی ہی کہ بحران جلد ہوگا اور اگر ساتھ اوسکے نشانیان بد ظاہر ہون دلیل اس امر کی ہے کہ بیمار جلد مر جائیگا اور بہتر حالات مین سے سرخی پیشاب کی دلیل درد سر اور آفت عقل اور درازی مرض کی ہے بسبب رقیق ہونے اور پختہ نہونے مواد کے با بجاے پیشاب سرخ اور پتلا دلیل قوت حرارت کی ہے اور اگر پیشاب سرخ

اور پتلا تھوڑا تھوڑا اور پے در پے آوے اور بدبو رکھتا ہو خطرناک ہے کیونکہ وہ دلیل بیقراری اور شدت حرارت اور عاجزی
طبیعت کی ہے اور اگر پیشاب سرخ بہت آوے اور گاد بہت اوسمین ہو دلیل سلامتی کی ہے خاصتہً مرکب تپونمین اور پیشاب
خون ناب تیز بیماریونمین کشندہ ہے اسلیے کہ وہ دلیل کثرت خون اور گرمی کی ہے اور خوف اس بات کا ہے کہ خون
جوش مارے اور تجویفین دماغ کی پُر ہو جائین اور سکتہ عارض ہو یا تجویفین دل کی بھر جائین اور خناق کلبی پیدا ہو
اور اگر پیشاب سرخ ہو اور گاد بھی سرخ ہو دلیل خامی خلط اور درازی مرض کی ہے خاصتہً اگر گدلا ہو اور سرخ بہت ہو
اور اگر پیشاب بھورا تیز تپونمین سپید یا سیاہ ہو جاتی بد ہوگا اسلیے کہ سفیدی دلیل اس بات کی ہے کہ مواد نے طرف
دماغ کے میل کیا ہے اور سیاہی دلیل اس بات کی ہے کہ مواد جلگیا ہے یا حرارت غریزی مردہ ہوگئی ہے

دریافت کرنا نشانیونکا رسوب بول سے یعنی گاد سے پیشاب کی

ثفل سیاہ کہ شیشی کی جڑ مین ہو اور
یا ثفل سیاہ کہ مانند ابر کے چھایا ہوا ہو اور میلان شیشی کی تہ کیطرف ہو دلیل موت کی ہے اسلیے کہ سبب ثفل
سیاہ کا دو چیزین ہین یا سوختہ ہونا مواد کا یا مرنا حرارت غریزیکا پس ثفل سیاہ کہ جڑ مین شیشی کے ہو اور جو کہ معلق ہو
اور شیشی کے تہ کیطرف میلان کھے دلیل اس امر کی ہوگی کہ علت قوی ہے اور قوت اوسکی بیمار پر غلبہ رکھتی ہے اور جو رسوب
کہ قوام اور رنگ اوسکا مختلف ہو بد ہوتی ہے کیونکہ وہ دلیل کثرت طرح طرح کی خلطونکی ہے اور ہمواری رسوب اور ہونگی
اوسکی سپیدی اوسکی سے ہے اور جو بیمار کہ رسوب اوسکی پیشاب کی سرخ اور ہموار اور پیوستہ ہو صحیح وسالم رہیگا اور جس
بیمار کے پیشاب کی گاد سپید اور درشت اور ناہموار ہو وہ آدمی جلد مرجائیگا اسلیے کہ قوام خوب دلالت کرنیوالا ہے
اور پر سلامتی کے رنگ خوب ہے کیونکہ خلط ہموار بہ نسبت خلط درشت اور ناہموار کے جلد دفع قبول کرتی ہے اور جو رسوب
سپید کہ جھاگ کی مانند ہو بد ہے اسلیے کہ سبب سفیدی اور کفناکی کا شامل ہونا باد کا ہے ساتھ اوسکے اور یہ کار طبیعی سے
اور وہ رسوب کہ جب اوسکو ہلاوین روے اوسکا ہلا اور اوپر کو چڑھے اور سر اوسکا باریک ہو وہ بہتر اوس رسوب سے ہے
کہ روے اوسکا مالیدہ اور پھیلا اور فسردہ ہووے اور پیشاب رنگین کہ جسمین رسوب نہو دلیل نضج اور دلیل خیر کی نہین ہے
کہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بسبب کسی حرارت یا کسی نوع کی درد یا بسبب کم پانی غذا کے پیشاب رنگین ہوتا ہے
اور رسوب سرخ محرقہ تپونمین دلیل کثرت خون کی ہے اور دلیل اس امر کی کہ مواد بد پختہ ہوگا اور اگر چالیس دن
بدستور رہے دلیل درازی مرض کی ہے اور امید ہوگی کہ ساٹھوین دن بحران کرے اور اگر امراض حادہ یعنی تیز
بیماریونمین رسوب معلق اور سرخ ہو اور میلان اوپر کیطرف رکھتی ہو اور پیشاب پتلا ہو تو وہ دلیل اس بات کی
ہوگی کہ عقل شوریدہ ہوگئی ہے اور اگر بہت دنون تک اوسی حال پر رہے نہایت بد ہوگی اور بیمار پر خطر ہوگا
اگر پیشاب بتدریج قوام کو بدلے اور رسوب نیچے کیطرف شیشی کے مائل ہو اور سپید ہوتی جاتی دلیل سلامتی کی ہوگی
اور اگر تپ تیز مین رسوب کو ہلاوین اور ہلانے سے مانند خمیر کے ٹکڑون کی ہو جانے اور نشان نضج کا ظاہر نہ آیا ہو تو

وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ اعضا گھٹتے ہیں اور اگر نشان نضج کا معلوم ہووے اور تپ بھی نہو گردہ کے زوال پر دلالت کریگی اور اگر تپ تیز میں رسوب کے اندر ریت کے ریزہ ہوں یا کوئی چیز مانند بھوسی کے معلوم ہووے اور علامت نضج یعنی پکنے مواد کی ظاہر نہو بد ہے کہ وہ دلیل خراش پٹھوں اور رگوں اور ہڈیوں کی ہے اور اگر تپ نہو دلیل خراش مثانہ کی ہوگی اور درد مثانہ میں معلوم ہوگا **دریافت کرنا نشانیونکا پیشاب کی حالات گوناگون سے** بول دہنی یعنی وہ پیشاب کہ رنگ اور قوام میں مثل روغن کے ہو بد ہے لیکن اگر اور نشانیاں نیک شامل ہوں تو کچھ خوف نہیں ہے اور رسوب زیتی بھی بہت بری ہے اور دلیل ہلاکت کی اور زیتی وہ رنگ ہے کہ زردی سے طرف سبزی کے میلان رکھتا ہے اور روفس لکھتا ہے کہ اگر پیشاب پاگا دریا کے بعد پیشاب یا رسوب سیاہ ظاہر آوے دلیل بہتری کی ہے اور پیشاب زیتی وہ بدتر ہوتا ہے کہ جو شروع بیماری تپ ہے اور اگر نشانیاں اور بد ہوں اور چوتھے دن پیشاب روغن کی مانند آوے خطرناک ہوگا کیونکہ بیمار چھٹے دن مر جائیگا اور جو تیز بیماری میں [illegible] نشانیاں کہ پیشاب میں ہوں ایکبارگی پھر جائیں اور نشانیاں بری ظاہر ہوویں

[illegible]

دلیل آفت عقل کی ہے [illegible]

فسردہ کا نہایت برا ہے خاصکر اگر زبان سوکھی ہوا ور اگر رنگ زبان کا سیاہ ہو بدتر ہوگا اور اگر پیشاب پتلا اور بھورا ہو نہیں پھر جاتی اور گاڑھا اور گدلا ہو جاتی مانند گدھے کے پیشاب کی اور بیقراری بھی ہو دلیل اس بات کی ہے کہ تشنج ہوگا اسلیے کہ سبب پتلا اور بھورا ہونے پیشاب کا بجز غلبہ صفرا کے نہیں ہوتا ہے اور سبب گاڑھا اور گدلا ہونیکا بجز بیقراری کے نہیں ہوتا ہے اور اگر علامت عرق النسا میں [illegible] تپ کی ہو پیشاب خون کی مانند ور تھوڑا آوے بد ہوگا **دریافت کرنا نشانیونکا پیشاب** [illegible]

[illegible] **قے سے**

[illegible] دلیل شدت حرارت کی ہے اور [illegible] نشان [illegible] یعنی ہمرنگ [illegible] بدتر ہے اسلیے کہ وہ دلیل [illegible] صفرا کی ہے [illegible]

[illegible] تشنج میں [illegible] رقت [illegible] مر جائیگا [illegible]

[illegible] دلیل [illegible] ہوگا کیونکہ

[illegible]

وہ دلیل عفونت کی [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو تو کہ بعلامت قوت [illegible]

نشانیون کا نفث سے معلوم کرنا کہ سینہ کی بیماریونمین نفث یعنی وہ رطوبت جو سینہ سے آتی ہے سرخ یا زرد ہو اور
ساتھ آب دہن کی شامل ہو اور کھانسی کے ساتھ آوے بد ہی اسلیے کہ حال نفث صرف کا مانند حال نضج صرف کے
ہے اور سختی کھانسی کی دلیل خامی اور غلظت خلط کی ہے اور دلیل کوشش کرنے طبیعت کی ہے کہ اوسکو دفع کرے اور
عاجز ہی دفع اوسکی سے اور نفث سبز اور جھاگ کے ساتھ بدتر ہے اور سیاہ سب سے بدتر ہے اور جو نفث کہ درد سینہ اوس سے
موقوف نہووے جس رنگ کا کہ ہو بد ہی خاصۃً سیاہ رنگ اسلیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ طبیعت اوس مواد کو تمامہ
دفع نہین کرسکتی ہے اور اصلاح پر نہین لاسکتی ہے اور جو علت سل مین نفث اندک ہو اور بدشواری حلق سے نکلے کشندہ
ہوگا کیونکہ وہ نشان ضعیفی قوت اور خامی خلط کا ہے اور اگر نفث قلیل ہووے اور بآسانی نکلے اوس طرحکا بد نہوگا اور
جو بیمار سانس لیسکے جبتک کہ سیدھا نہ بیٹھے اور نفث کچھ نہو دلیل اس امر کی ہے کہ سینہ مین ورم عظیم ہے اور قوت
ضعیف ہے بیمار جلد ہلاک ہوگا اور اگر ذات الریہ ساتھ فصد اور دستون اور نفث اور ضماد کے ساکن نہووے نشان
دیگا کہ پھیپڑہ زخمی ہوگا اور پیپ پڑیگی اور جسوقت پیپ پڑجاوے اگر ہنوز سارہ صفرا غلبہ کرے اور کبھی ساتھ نفث کے
پیپ آوے اور کبھی رطوبت زرد صفراوی نکلے دلیل عاجزی طبیعت کی ہوگی اور اگر کسی شخص کو شروع علت مین یا
ساتوین دن پیپ آوے دلیل اس بات کی ہوگی کہ بیمار چودھوین دن مرجائیگا پس اگر کوئی نشانی نیک نشانیون سے
ظاہر ہو ممکن ہے کہ بیمار ستر ہوین یا بیسوین دن تک زندہ رہے موافق طاقت کے اور اگر قوت ضعیف ہو ممکن ہے کہ نوین یا
گیارہوین دن مرجائیگا اور معلوم کرنا چاہیے کہ علت ذات الجنب اور ذات الریہ مین آدمی ادھیر اور بوڑھے اور جو علتین
جو سینہ مین عارض ہوتی ہین جوان آدمی بہت مرتے ہین اس سبب سے کہ ذات الجنب مین قوت قوی رہنی چاہیے کہ مواد
کو نفث کرسکے اور قوت بوڑھون کی جو کہ ضعیف ہوتی ہے مواد پاک نہین ہوسکتا ہے اور قوت جوانونکی جو کہ قوی زیادہ
ہوتی ہے جلدتر مواد کو پکاتی ہے اور خارج کرسکتی ہے اور اور ورمون مین کہ حوالی سینہ مین ہون اسوجہ سے کہ حرارت جوانونکی
بہت ترقی پر ہوتی ہے لہذا حسب اطاعت ورم کے تپین پیدا ہوتی ہین اور حرارت اعضاے اصلی تک پہونچتی ہے
اور رطوبتون کو پگھلاتی ہے اور قوت کو ساقط کرتی ہے اسوجہ سے جوان ہلاکت کو پہونچتا ہے اور بوڑھون کو حرارت
تپ سے یہ رنج نہین پہونچتا ہے اس سبب سے ان بیماریونمین بوڑھے باسلامت تر جوانون سے ہوتے ہین اور جسوقت کہ
صاحب سل کا نفث ٹھہر جاوے اور تھوک نہ نکلے دلیل ضعیف قوت اور نشان موت کا ہے اور جس شخص کے کہ پیپ سینہ
مین ہجاتی ہے تو وہ پھیپڑہ کو کھالیتی ہے اور فساد اوسکا دل تک پہونچتا ہے **دریافت کرنا نشانیونکا بیماریونسے**
جو کوئی بیماری کے بعد دوسری بیماری کے عارض ہو اگر وہ شدید اور دشوار اور سخت پہلی بیماریسے ہو یا کسی عضو شریف مین ہو
انجام اوسکا بد ہوگا اور جسوقت کہ کسی مرض کا کوئی بیمار جیسا کہ چاہیے پرہیز اور علاج کرتا ہے اور منفعت اوسکی ظاہر نہین ہوتی ہے تو
وہ بیماری دشوار اور بیمار پرخطر ہوگا اور اگر درد سر شدید اور دائمی مین کوئی نشانی ضعیف زیادہ بدنشانیونسے ظاہر ہووے لامحالہ دلیل

موت کی ہے اسلیے کہ درد سر دائمی دلیل ورم غشا کی ہے اور علامت بد ساتھہ اوسکی دلیل ضعیفی قوت کی ہے اور اگر کوئی
نشانی بد ہو تو درد سر مکیرے سے جاتا رہیگا یا ساتھہ خراج کی ورنکسیر جوان آدمی کے دماغ سے جاری ہوگی اور بیسوین دن ہو گی
اگر بیس دنسے زیادہ مدت تک یہی خراج پیدا ہوگا خاصۃً اگر پیلا دہیر یا بور رہا ہو اور علت سرسام ساتھہ ورم سر اور گردن اور
نرانی سر کی دلیل اس بات کی ہے کہ بیمار کو قی زنگاری آویگا اور موت نزدیک ہوگی اسلیے کہ سبب اوس درد سر کا چڑہنا
صفرا کا ہوگا اوپر دماغ کے اور قی زنگاری بسبب زیادتی و ردی صفرا کی آویگی اور نزدیکی موت کی بسبب دشواری علت
اور شرافت دماغ کی ہوگی پس اگر قوت ضعیف ہو فوراً قی آتی ہی بیمار مر جائیگا اور اگر قوت قوی ہو تین دن زندہ رہیگا
پھر مر جائیگا اور اگر کسی شخص کے سر پر کوئی زخم پہونچے اور عقل شوریدہ ہو جاوے دلیل آفت دماغ کی ہے اور اگر بہت شراب
پینے سے عقل شوریدہ ہو جاوے بد ہے اور دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ شراب کے ابخرہ سے گرم ہو گیا ہے اور اگر مست آدمی کو
ناگہانی سکتہ عارض ہووے پھر تشنج ظاہر ہو تو جلد مر جا پس اگر اوس حالت مین کسی قسم کی گرم تپ عارض ہو تو تشنج
اور سکتہ کھل جائیگا اس وجہ سے کہ سکتہ پر ہو جانے سے بطون دماغ کے بسبب کثرت مواد کے ہوا کرتا ہے اور حرارت تپ کی
بسبب اسکے کہ مواد کو پگھلائیگی اور لطیف کریگی بیماری جلد تر رہیگی البتہ اگر مواد نہایت غلیظ ہو تو حرارت تپ کی اوسکو
لطیف نہین کر سکیگی اور اگر کسی تندرست آدمی کو یکایک درد سر عارض ہووے پھر سکتہ غلبہ کرے اور سانس بیمار کی ساتھہ
خرخرہ کی ہو تو وہ آدمی سات دن مین مر جائیگا اور بقراط کہتا ہے السکتۃ اذا کانت قویۃ لا یجاوز الیوم الرابعۃ
یعنی سکتہ جسوقت کہ قوی ہووے بہت اوسکی غیر ممکن ہے اور سات دن سے نہین تجاوز کرتا ہے اور نیز بقراط کہتا ہے اذا کانت
السکتۃ قویۃ لم یکن برؤہا و اذا کانت ضعیفۃ لیسہل ان یبرء یعنی اگر سکتہ قوی ہو تو ممکن نہین ہے کہ بیمار
اوس سے خلاصی پاوے اور اگر ضعیف ہو تو بتدریج نجات پاویگا کیونکہ سکتہ منجملہ تیز بیماریون کے ہے کہ چار دن انتہا
سات دنسے زیادہ نہین بڑہتا ہے اسلیے کہ سدہ عضو رئیس مین ہوتا ہے اور عضو شریف سخت بیماریون مین
اس مدت سے صبر نہین کر سکتا ہے اور جسوقت کہ ذات الجنب ذات الریہ ہو جاوے انجام اوسکا بد ہوگا کیونکہ وہ دلیل
اس بات کی ہوگی کہ مواد بہت ہے اور ریہ کو قبول کرتا ہے کہ آخر کو تکلیف پھیپڑہ کو دیتا ہے اور اگر ذات الجنب
کی بیماری مین مقام مواد کا سیاہ ہووے موت نزدیک ہوگی اور دلالت کریگا کہ فساد مواد کا ظاہر
جسم کیطرف متوجہ ہوا ہے اور اگر صاحب ذات الجنب اور ذات الریہ کو دست آنی شروع ہووین تو بہت برا ہے
خاصۃً ساتوین دنسے اسلیے کہ مواد ان دونون بیماریکا دستونسے نہین پاک ہوتا ہے اور بسبب دستون کے قوت ضعیف
ہوتی ہے اور قوت ضعیف مواد کو بلا نفث بھی پاک نہین کر سکتی ہے اور اگر دست ساتوین دنسے پہلے آوین تو اوسکا دلیل
عاجزی طبیعت کی ہے پکانے سے مواد اور سبب دستونکا ضعیفی قوت ماسکہ کی ہے اور سل کی بیماری مین بھی دستونکا
آنا بہت برا ہے اسلیے کہ وہ دلیل ضعف قوت ماسکہ اور پگھلنا اعضاء اصلی کی ہے اور تازہ ہونا زکام کا ذات الجنب اور

ذات الریہ مین بہی ہی اسلیے کہ ممکن ہی کہ مواد زکام بستہ ہو اور آدمی اور رنج زیادہ دیوے اور اگر کسی شخص [illegible] مین یہ
ہو وے اور واقع [illegible] سبب [illegible] ہی [illegible] تو وہ آدمی جلد مر جائیگا کیونکہ وہ دلیل اس بات کی ہی
[illegible] ہوا ہی اور [illegible] ہونا سر اور سیاہ بد بو دستون کا بغیر خارج ہونی مواد تباہ کے بد ہی کیونکہ سبب
مواد بدن مین رہیگا تو اعضا [illegible] کو تباہ کریگا اور قتل ریگا اور شوریدگی عقل کی سل کی بیماری [illegible]
کیونکہ وہ دلیل [illegible] کی ہی اور اگر کسی شخص کو بغیر سبب [illegible] اکثر عارض ہوئی [illegible]
مین وہ آدمی مر جائیگا اسلیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہی کہ [illegible] نواحی دل تک پہونچا ہی اور عارض ہونا غشی کا با
زیادتی ضعف قلب [illegible] حرارت غریزی ناگاہ فنا جاتی ہی اور خفقان دائم بھی دلیل مرگ مفاجات کی ہی
بسبب اسی سبب مذکور کا اور عارض ہونا استسقا کا بیماری تیز کے کہ ساتھ تپ کی ہو دلیل نزدیکی موت کی ہی
اسلیے کہ سبب استسقا کا سردی جگر اور ضعیفی قوت کی ہی اور علاج اوسکا گرم چیزون سے کرنا چاہیے اور علاج تپ کا
[illegible] ایسا علاج کیا جائیگا تو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہوا بہت [illegible] اور اگر [illegible] تشنج ظاہر ہو نشان موت کا ہی اسلیے کہ سبب
[illegible] اور ردی کا قولنج مین سختی اور دشواری قولنج کی ہی کہ راہین آنتونکی بند ہوتی ہین اور طبیعت ثقل کو طرف مجری طبعی کے
دفع نہین کر سکتی ہی پس ناچار وہ ثقل طرف معدہ کے آتا ہی اور راہ قی نکلتا ہی اور معدہ کو ایذا دیتا ہی کہ ایذا اوسکی دماغ تک
پہنچتی ہی اور تشنج اور ہذیان پیدا ہوتا ہی اور جلد مریض اوس جہان فانی سے رحلت کرتا ہی اور اگر صاحب تقطیر البول کو
وہ قولنج کہ معروف بہ ایلاوس ہی ظاہر ہو [illegible] مر جائیگا مگر وہ کہ جسکو کسی قسم کی تپ آوے اور ادرار بہت
[illegible] صاحب کتاب کامل الصناعہ [illegible] دیکھا ہی اور [illegible]
اسکا نہ دریافت کر سکا اور انکار کیا اور کہا کہ یہ کلام [illegible] اور اگر کسی شخص کو تپ عارض ہووے اور اوسکے
ساتھ [illegible] ہووے اور وہ درد [illegible] نشان موت کا ہی اسلیے کہ یہ درد [illegible]
کی ہی اور [illegible] درد حجاب تک پہونچا تو [illegible] شوریدہ ہو جائیگی اسوجہ سے کہ حجاب کو ساتھ دماغ کے [illegible]
ہی پس اگر [illegible] علامت نیک نشانیون سے ظاہر آوی اور طبیعت قوت پاوے اور مواد کو نکالدے تو اوس [illegible]
[illegible] اور مزاج [illegible]
[illegible]
[illegible] اور اگر کسی شخص [illegible]

سسر ظاہر ہو اور زبان ورم قبول کرے اور بدن پر پھنسیاں عجیب و غریب ظاہر ہوں تو موت نزدیک ہوگی اور
اگر تپ کی حالت میں سر پہلو و تکیہ پھیرنا اختیار کریں اور آنکھوں میں حرکت ہموار ظاہر ہو تو انتظار کرنا چاہیے
کہ ایک حالت اس بیمار پر نئی بعارض ہوگی اسلیئے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ پھر کنپٹی کے مقام پر کوئی ورم اور تفتیح
اور اگر کوئی شخص بیمار ایسا نا طاقت ہوگیا ہو اور سانس پے درپے چلتی ہوا عارض ہووے تو موت نزدیک
ہوگی چار گھنٹہ سے زیادہ زندہ نرہیگا اور اگر صاحب تپ محرقہ کا یکایک تپ اوتر جاوے بغیر اس بات کی کہ کوئی بحران
ظاہر ہوا ہو استفراغی یا انتقالی اور بغیر اس بات کی کہ ساتھ تپ اوترنے کے تسکین کی ہو یا بیمار ایک طرف سے
طرف دوسری ہوا کے گیا ہو اور نبض سریع نہو تی ہو بلکہ آہستہ ہو تو حکم کرے کہ یہ بیمار جلد مر جائیگا اور جو کسی شخص کو
تپ آوے اور اتفاقیہ دل تڑپنا شروع ہووے اور طبع بغیر کسی سبب کے خشک ہو تو وہ آدمی جلد مر جائیگا اور اگر پیشاب
کسی آدمی کا پہلے سفید آتا ہووے اور پھر زرد ہو جائے اور جھاگ بھی اور رہ کی معلوم ہوتے ہوں علامت بد کی

کی ہے دریافت کرنا نشانیونکا حالات گونا گون کہ بیمار و نپر ظاہر ہوتی ہین

جو نشانیاں کہ اگلے حکیموں نے بیان کی ہین قیاس دور از اور سوچنا خیلی دشوار ہے چنانچہ کہا ہے کہ اگر کسی شخص کی
گردن کی رگوں پر کہ عربی میں ورید کہتے ہین چند پھنسیاں کدو کی مانند نکلیں یا حصبہ کی طرح اور بیمار کو خواہش
مٹھائی کی بہت ہو اور ایک مقام پر کہا ہے کہ خواہش بیمار کو ترش ہو تو یقین کرلینا چاہیے کہ وہ آدمی آٹھویں روز
مر جائیگا اور اگر بائین کنپٹی پر سرخ اور سخت پھنسیاں نکلیں اور تپش شدید گردن میں غلبہ کرے تو مریض اوسکا چوتھے
دن مر جائیگا اور اگر کسی شخص کے آنکھ کے تلے چند پھنسیاں مسور کی مانند نکلیں اور مٹھائی کی آرزو کرے دسویں دن
مر جائیگا اور اگر کسی شخص کو ساتھ تپ کے یا بغیر تپ کے ورم اور زخم ظاہر ہوں اور عقل بھی اوسکی جاتی رہے تو وہ
آدمی جلد مر جائیگا اور اگر کسی آدمی کے موںھ یا بدن پر کسی طرح کی نکلے اور رونگٹے اور حب دل ظاہر ہو ناک بھی
کھجلاوے تو وہ بیمار دوسرے یا تیسرے دن مر جائیگا اور اگر کسی شخص کے چند پھنسیاں دانہ انگور کے برابر نکل آویں اور گرد اگرد
اون پھنسیونکی سیاہی ہو تو مریض اوسکا جلد مر جائیگا اور علامت اوسکی مرگ کی یہ ہوگی کہ سر و سینہ پر پسینہ بہت آویگا باب تیسرا

اس مضمون میں ہے کہ نشانیون میں سے کون سی زیادہ ہے اور اعتماد کس پر زیادہ کرنا چاہیے

دلالت آنکھ کی اوپر علت کے سب سے زیادہ قوی ہے اس وجہ سے کہ صافی ہے کہ رنگ جس خلط کا کہ اوسمین ملتا ہے ظاہر
ہوتا ہے اور دلالت رنگ زبان کی اگرچہ کمتر اوس سے ہی ہے اسلیئے کہ اوسمین بڑی رگین ہین اور گوہر اوسکا
متخلخل ہے مانند اسفنج یعنی ابر مردہ کی پس جو مادہ کہ ان آتا ہے جلد قبول کرتا ہے اور رنگ اوسکا جلد اختیار کرتا ہے
اور اگر زبان خشک اور کھردری ہو دلالت کریگی کہ معدہ اور جگر میں کوئی ورم عفونی ہے اور اگر سفید ہو دلیل
سردی معدہ اور جگر کی ہے اور دلیل اس بات کی کہ معدہ میں بلغم بہت ہے اور گاہے دلیل یرقان کی بھی ہوتی ہے اور

آرزوی زبان کی دلالت قوی نہین ہی اسلیے کہ کبھی موافق خلط کی چیزونکی خواہش کرتی ہی اور کبھی برخلاف اوسکی
آرزو کرتی ہی اور دلالت پیشاب کی قوی ہی اسلیے کہ خلطین رگونمین ہوتی ہین اور پانی رگونسی مثانہ مین آتا ہی اسسبب سے
دلالت اوسکی رنگ اور قوام کی نہایت قوی دلالت ہی اس بات پر کہ بدن مین کون خلط غالب ہی اور خواب دیکھنا
بھی دلالت کرتا ہی اوپر خلطون کی خاصةً کہ ایک مدت تک ایک ہی طرح کی خواب نظر آئے اور اوسمین کچھہ اندیشہ اور
کچھہ کلام نہو جیسے دیکھنا خواب مین باران اور تجلی اور جاری کا غلبہ بلغم پر دلالت کرتا ہی اور دیکھنا آگ اور تیز گرمی کا
صفرا کی غلبہ پر دلالت کرتا ہی اور دیکھنا باغات اور شہرون اور غذاؤن نفیس کا خون کی غلبہ پر دلالت کرتا ہی اور دیکھنا
دھوان اور اندھیری اور خرابہ اور خوفناک چیزونکا غلبہ سودا پر دلالت کرتا ہی **باب چوتھا درازی بیماریونکی
نشانیونمین سے** درازی بیماریون کی نشانیان بارہ ہین ایک غلیظ ہونا خلط کا دوسرے ضعیف ہونا
ہضم معدہ کا تیسرے ظاہر ہونا اثر پکنی مواد کا چوتھے ظاہر ہونا گاڑھا پن پیشاب مین خاصةً اگر بیماری گرم ہو پانچوین نبض
عظیم اور دروی بیمار گرم اور سر پہلوون کی بازناک ہونا چھٹے ظاہر ہونا بحران کی نشانیونکا مواد کے پکنے سے پہلے
اور ضعیفی قوت بدون نشانیون بد کے ساتوین یہ کہ نشانیان دشواری بحران کی ظاہر آوین اور منفعت اور مضرت
کچھہ نہ معلوم ہو آٹھوین احتلام بہت عارض ہونا خاصةً اول بیماری مین نوین پسینہ کی کثرت دسوین گاڑھا
سرخ کہ چالیس دن تک سرخ رہی نشان درازی مرض کا ہوگا بالجملہ احوال پر قوت اور عمر اور فصل سال اور مزاج
اور حال پر بیماری کی حرکتون اور اوسکی وقتون پر نگاہ کرنا چاہیے اور موافق اوسکی حکم کرنا چاہیے **باب پانچوان
اون نشانیونمین ہی جو تندرست آدمی سی ظاہر ہوتی ہین اور نشان دیتی ہین کہ
کوئی بیماری ہونیوالی ہے** جسوقت کہ خفقان تندرست آدمی کو ہمیشہ رہی خوف اس بات کا ہوگا کہ
وہ آدمی ناگہانی موت مین کسی دن ہلاک ہوگا تدبیر اوسکی قوی کرنا دل کا اور نگاہ رکھنا قوت طبیعت کا ہے
اور جسوقت کہ دوار اور کابوس کی بیمار ہمیشہ رہی تو خوف اس بات کا ہی کہ انجام کو مرگی یا سکتہ ہو جائیگا تدبیر پاک
کرنے دماغ کی چاہیے رطوبتون غلیظ سی اور جسوقت کہ تمام جسم مین اختلاج ظاہر ہووی خوف تشنج اور خوف سکتہ
ہو جانیکا ہی تدبیر تنقیہ بلغم کی ضرور ہی اور جسوقت کہ ایک جانب چہرہ کی ہمیشہ اختلاج کریگی یعنی خود بخود پھڑکے تو
انجام کو لقوہ ہوگا دماغ بلغم غلیظ سی پاک کرنا چاہیے اور جسوقت کہ حواس کسی آدمی کی کند ہو جائین اور حرکتین
گرانی سی بدشواری کرے اور اعضا پر بوجھ معلوم ہوتا ہو تو خوف عارض ہونی فالج کا ہی بدن کو بلغم سی پاک کرنا چاہیے
اور جسوقت کسی شخص کا چہرہ اور آنکھین سرخ رہتی ہون اور پانی آنکھ سی بہتا ہووی اور روشنی دیکھنی خوش نہ آوی
اور اندھیری کو دوست رکھی خوف عارض ہونی سرسام کا ہی تدبیر فصد اور دستونکی کرنی چاہیے اور جسوقت کہ بغیر کسی
سبب کی کسی آدمی کو کوئی غم اور خوف دلمین قائم ہووی اور وحشت غالب رہی تو خوف پیدا ہونی مالیخولیا کا ہی دماغ کو

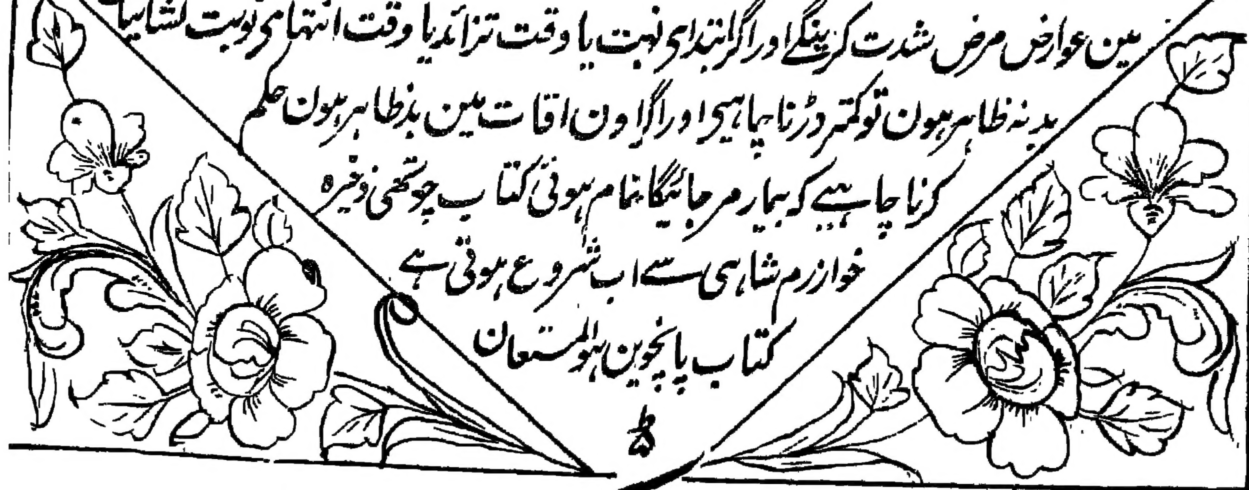
سوختہ خلطون سی پاک کرنا چاہیی اور جسوقت کہ مونھہ سرخ اور ممتلی ہو اور ساتھہ سرخی کے طرف تیرگی کی میلان کری
خوف حادث ہونی جذام کا ہوگا بدنکو خلطون بد سی پاک کرنا چاہیی اور جسوقت کہ بدن گران ہو اور رگین بھری ہوئی
ہون تو خوف پھٹنی کسی رگ کا یا خوف حدوث سکتہ او خوف ناگہانی موت کا ہوگا تدبیر فصد اور مسہل کی کرنی چاہیی
اور اگر کسی آدمی کی چہرہ اور پشت چشم اور اطراف یعنی ہاتھہ پاون پر کسی نوع کا تہبج ظاہر ہووی تو خوف عارض ہونی
استسقا کا ہوگا جگر کی اصلاح لازم ہی اور اگر کسی کا پیشاب اور گوہ نہایت گندہ ہو بدتر عادت سی نشان عفونت کا ہوگا
اور خوف اس بات کا رہیگا کہ انجام کو تپ اور کسی طرح کی اور بیماری حادث ہوگی اور معلوم کرنا چاہیی کہ گندہ ہونا
پیشاب کا قوی زیادہ ہی نشان دینی مین عفونت سی بہ نسبت گندہ ہونی براز کی اور جسوقت کوئی آدمی اپنی بدن مین
ماندگی اور اعضا شکنی پاوی اور باوجود اوسکی بھونک کھانی جاتی رہی ہو تو خوف عارض ہونی تپ کا ہوگا اور حادث
ہونی بیماری کا اور جسوقت کہ عادتین طبعی اور ناطبعی کسی آدمی کی حال معہود سی پھر جاتین تو خوف پیدا ہونی مرض کا ہوگا
اور عادتین طبعی مانند بھونک کھانی کی اور خواہش جماع اور سونا اور جاگنا اور پسینہ اور جاری ہونا پیشاب کا اور اجابت
طبع اور خواب دیکھنا اور سوای اونکی اور باتین ہین پس جسوقت کہ ان عادتون مین سی ایک پھر جاتی یا وہ نشان کسی
بیماری کا ہوگا اور جسوقت کہ درد سر یا درد نیمہ سر پیوستہ رہی خوف انتشار اور اوترنی پانی کا ہوگا اندر آنکھہ کی اور اگر سامنی
آنکھہ کی خیالات مانند پشہ کی یا مثل نقطہ ابر سیاہ کی سامنی آنکھہ کی ظاہر ہون اور آنکھہ خیرہ ہووی تب بھی خوف اوترنی
پانی کا ہی آنکھہ مین اور جس کسی کی کہ داہنی پہلو مین کچھہ گرانی اور خلش کی معلوم ہووی نشان کسی آفت کا ہی اندر جگر کی
اور اگر کوئی آدمی پشت اور تہیگاہ مین گرانی پاوی اور حال پیشاب کا عادت سی پھر جاتی نشان آفت کا ہوگا اندر گردہ کی
اور جسوقت کہ طبع اجابت کری اور ثفل کچھہ رنگ ندیوی یا ہم رنگ ہو نشان سدہ کا ہوگا اور خوف عارض ہونی یرقان کا
اور اگر کسی کی پیشاب مین جلن ہمیشہ رہی تو خوف زخم مثانہ کا ہوگا اور جو کسی کی بھونک جاتی رہی ہو اور قی آتی ہو اور شکم کی
نفخ تکلیف دیتا ہو اور ہاتھہ پاون درد کرین تو بالضرور انجام کو قولنج عارض ہوگا اور کھجلانا مقعد کا اگر بسبب کرم خوردی
نہو جسوقت کہ ہمیشہ رہی خوف حدوث بواسیر کا ہوگا اور کثرت دلونکی مقدمہ دبیلہ یا عارض ہونی بڑی سولی کا ہی اور داد
بہت جسم پر ہونا مقدمہ برص سیاہ کا ہی اور چھیپ مقدمہ برص کا ہی

باب چھٹا اسباب مرگ کی شناخت مین ہی

اسباب مرگ کی تین طرح کی ہین ایک تباہ ہونا مزاج دل کا دوسری تحلیل کو قبول کرنا قوت کا تیسری پژمردہ
ہونا اور بجھنا حرارت غریزی کا لیکن جو کہ مزاج کو تباہ کری اور قوت کو تحلیل ساقط کری چار چیزین ہین ایک درد شدید
دوسری مزاج مفرد تیسری کوئی مزاج غریب مانند مزاج زہر کی چوتھی بند ہونا سانس کی راہ کا چنانچہ صاحب مرض سینہ اکثر
بیٹھہ ہو جانی سی سانس کی راہ کی مر جاتی ہین اور اسی سبب سی اس علت مین لازم ہی کہ بیمار کو اوندھا نہ سونی دیوین اسلیے کہ اوندھا
سونا حلق کو خشک کرتا ہی

باب ساتوان مرگ کی اسباب کی شناخت مین ہے تپ کی نوبتوں مین

جو بیمار کہ ابتدای نوبت تپ مین یا وقت زیادہ ہونے تپکے مرتے اکثر وہ تین ہونگی کہ سبب جنکا کسی طرح کا ورم ہوگا
اعضای اندرونی مین یا بیماریون شدید مین کہ مواد جنکا نہایت بد ہو اور طبیعت حرکت اونکی سی شکست کھاتی خاصۃ
اگر قوت ضعیف ہو اور حال طبیعت کا ساتھ مادہ کی مانند تھوڑی سی آگ کے ہوتا ہی کہ بہت لکڑی کی اندر جسے جاتی ہے
یا مانند اوس آدمی کے کہ جسکا گلا گھونٹین اور وقت انتہای تپ مین بھی اکثر بیمار مرتے ہین بسبب ہزیمت طبیعت کی
مواد مرض سی اور بنا بر وقت انحطاط یعنی گھٹنی نوبت تپ کے بھی مرتے ہین لیکن وقت انحطاط مین نہین مرتے ہین
مگر سبب قوی سی کہ اتفاقیہ عارض ہو جیسی کوئی حرکت قوی یا بہت دستونکا آنا یا خشم عظیم یا کوئی سبب اور اسباب
نفسانیہ اور بدنیہ سی کہ بہت قوی ہو پہلے پسینہ کے رنج بیمار پر آویگا پھر مر جائیگا اور ابلہ مین بھی اکثر انحطاط کی وقت بیمار مرتے ہین
کہ اکثر اوس وقت مین پسینہ سرد اور ناہموار آتا ہی یا سر اور سینہ اور گردن سی تنہا پسینہ جاری ہوتا ہی اور تیز بیماریون مین کہ
صعب اور کشندہ ہون اوسی دن مر جاتا ہی اور بیماریون اور محرقہ تپون مین اور جو مشابہ اونکی ہین وقت انتہای تپ
مین اکثر مرتے ہین اور نشان موت کا یہ ہی کہ عقل شوریدہ اون بیماریون مین ہوگی اور غنودگی اور ضعف ظاہر ہوگا
پھر درد سر اوٹھیگا اور آنکھ تاریک ہوگی اور دل مین درد اوٹھیگا اور بیمار بیقرار ہوگا اور بلغمی تپون مین اول نوبت تپ
مین بیمار مر جائیگا اور نشان اوسکی موت کا یہ ہوگا کہ جاڑا بڑھتا جائیگا اور بدن گرم نہوگا اور نبض ضعیف اور متفاوت ہوگی
اور کسلانی اور سبات بیحد ہوگی بالجملہ موت بیمار کی اسدن اور اوس ساعت ہوگی کہ جب وقت نوبت تپ



مین عوارض مرض شدت کرینگے اور اگر ابتدای نوبت یا وقت تزاید یا وقت انتہای نوبت نشانیان
بد نہ ظاہر ہون تو کمتر ڈرنا چاہیے اور اگر اون اوقات مین بد ظاہر ہون حکم
کرنا چاہیے کہ بیمار مر جائیگا تمام ہوئی کتاب چوتھی ذخیرہ
خوارزم شاہی سے اب شروع ہوتی ہے
کتاب پانچوین ہو المستعان

تمت

